جنونیت

اریج شاہ

مکمل ناول

Urdu Novels Ghar

شاہ صاحب مجھ پر ظلم نہ کریں یہ ظلم نہ کریں شاہ صاحب میں مر جاؤں گی یہ ظلم ہے وہ لڑکی چلا رہی تھی جب کہ وہاں موجود کوئی بھی شخص اس پر رحم نہیں کر رہا تھا یہ پیار محبت چاہت یہاں کے لوگوں کے اصول نہیں تھے یہاں پر تو صرف دہشت تھی

یہ لڑکی ہمارے اصولوں کے خلاف گئی ہے اور ہمارے اصولوں کے خلاف جانے والے کا وہی انجام ہو گا جو اب تک ہوتا آیا ہے۔

گھر سے بھاگنے والی لڑکی کا بس ایک ہی انجام ہے کہ اسے قاری کر دیا جائے

اور ہم اسے کاری کرتے ہیں فیصلہ ہو چکا تھا اور فیصلہ ہوتے ہی وہاں موجود ہزاروں لوگوں نے ہاتھوں میں پکڑے پتھر اس پر برسانے شروع کر دیے۔

یہاں پر کوئی نہیں تھا جو اس پر رحم کھاتا اس کے آنسو دیکھتا اس کی تکلیف دیکھتا اس کا بہتا ہوا خون دیکھتا اگر کسی کو نظر آ رہا تھا تو صرف اور صرف شاہ صاحب کا حکم جو کہ سنا دیا گیا تھا۔

یہ لڑکی محبت کی سزا کاٹ رہی تھی تھوڑی دیر پہلے اس کے محبوب شوہر کو بھی آگ لگا کر قتل کر دیا گیا تھا یہ وہ لوگ تھے جن کی لاش کو دفنانا تک یہ لوگ اپنی توہین سمجھتے تھے۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کے اصولوں کے خلاف جانے والوں کو مسلمان نہیں کہتے تھے ان پر قبر حرام کر دیتے تھے

اوراس معصوم سی لڑکی کا قصور صرف اتنا تھا کہ اس نے اپنی زندگی جینے کی خواہش کی تھی اس نے اپنی محبت کے لیے ایک قدم اٹھایا تھااور یہ اس کا آخری قدم ثابت ہوا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○

کہوپروین کیا خبر لائی ہوسب کچھ ٹھیک تو ہے نا۔۔۔؟پروین نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا وہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی۔

کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے بی بی جی آپ کی اور شاہ صاحب کی محبت کی داستان پورے گاؤں میں پھیلائی جارہی ہے شاہ صاحب کو بے عزت کیا جارہا ہے یہاں تک کہ آپ پر یہ الزام تک لگادیا گیا ہے کہ آپ نے ان کے خاندان کی عزت کو مٹّی میں ملانے کی کوشش کی ہے دشمن کے بیٹے سے دل لگا کے

اور تواور مجھے تو حویلی والوں نے اندر گھسنے بھی نہیں دیا کہہ دیا کہ جن لوگوں کا تعلق اس حویلی سے ہے وہ اس حویلی میں قدم بھی نہیں رکھ سکتے۔

لیکن پھر بھی میں اپنی جان پر کھیل کر شاہ صاحب کا پیغام آپ کے لیے لے کر آئی ہوں۔

پروین شاہ صاحب توٹھیک ہیں نہ انہیں میری وجہ سے بہت کچھ برداشت کرناپڑرہاہے وہ اسے کسی پیر کی طرح بیڈ پر بٹھاتے خود کسی مرید کی طرح اس کے پیروں میں بیٹھ گئی تھی۔

نہ جانے کیسے اتنے دشمنوں میں اس کے محبوب کا پیغام وہ اس کے لئے لے کر آئی تھی۔

بی بی پیغام یہ رہا وہ ایک کاغذ اس کے حوالے کرتے ہوئے رازدارانہ انداز میں بولی اس نے فورا کاغذ لے کر پڑھنا شروع کر دیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○

آج پھر مقابلہ ہونے والا ہے، سننے میں آیا ہے کہ بڑی حویلیوں کے وارث آج گھوڑے کی ریس کی لڑائی لڑیں گے دیکھتے ہیں کون جیتا ہے دونوں ایک دوسرے پر بھاری ہیں۔

گاؤں میں بہت بڑا میلہ لگایا گیا تھا اور ایسے میلوں میں جو سب سے زیادہ چیز دیکھنے کے لائق تھی وہ تو بڑی حویلی کے بیچ کی دشمنی اگر دیکھا جائے تو ان کی دشمنی کی بڑی وجہ کوئی بھی نہیں تھی بس ایک دوسرے سے ان میلوں میں مقابلہ کرتے کرتے وہ کب خاندانی دشمن بن گئے انہیں خود بھی پتہ نہ چلا تھا۔

یہ لڑائیاں سالوں سے چلتی آرہی تھی ان دونوں خاندانوں میں پہلے کسی طرح کا کوئی لینا دینا نہ تھا جب یہ لڑنی شروع ہوئی یہ کہانی تقریباً 50 سال پہلے کی تھی جب ان کے بڑے بزرگ یہاں آکر بس گئے تھے اور انہوں نے ہی اس گاؤں میں میلہ کروانا شروع کیا تھا

اس میلے میں ہوئی ایک عام سے لڑائی نے اس لڑائی کو بڑھا دیا ایک عام سی گھوڑے کی دوڑ کا مقابلہ ان کی خاندانی دشمنی میں تبدیل ہو گیا اور یہ دشمنی آج بھی برقرار تھی۔

آج بھی گھوڑے کا بہت بڑا مقابلہ ہے اس گاؤں میں کیا جانے والا تھا اور دونوں ہی طرف کے فریق اس مقابلے میں جان لگانے کو تیار تھے کیونکہ یہ عزت کا مقابلہ تھا پگڑی کا مقابلہ تھا

اس مقابلے میں جو جیتا اسے بڑی ہی عزت سے ہارنے والا فریق پگڑی پہنا کر خود سے بہتر ہونے کی اعزازی سند دیتا تھا۔

اور پھر جب تک اگلا مقابلہ نہ ہوتا تب تک پہلے فریق کو اس بات کے طعنے دیے جاتے کہ وہ دوسرے فریق سے کمزور ثابت ہوا ہے اس نے اسے ہرا دیا ہے یہی طعنے بازی ان کی دشمنی کی اصل وجہ تھی۔

جو ان دونوں میں نفرت کا رشتہ قائم کر چکی تھی ان دونوں حویلیوں میں یہ نفرت کب کیسے کس وقت پیدا ہوئی کوئی نہیں جانتا تھا لیکن اس ایک عام سے مقابلے نے اس دشمنی کو پچاس سال سے برقرار رکھا ہوا تھا اور آج میں یہاں پر ایک ایسا ہی مقابلہ کیا جا رہا تھا

جس کے لئے سب گاؤں والے بہت زیادہ متجسس تھے کہ آخر اس سال کون جیتے گا۔

اس سال میں وہ اپنے اپنے گھوڑوں کو بہت ہی اچھے طریقے سے تیار کر چکے تھے لیکن کون جانتا تھا اس دفعہ دشمنی کی وجہ صرف گھوڑے کی دوڑ نہیں بلکہ ایک اور بڑی وجہ ہے جو اس دشمنی کو مزید ہوا دے گئی ہے۔

○ ○ ○ ○ ○

بڑی پہاڑی کے پیچھے تمہارا انتظار کروں گا اگر مجھ سے سچی محبت کرتی ہو تو آجانا آج ہم یہ گاؤں چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلے جائیں گے۔

یہاں کے رسم و رواج ہماری محبت کے آڑے نہیں آسکتے اگر تم نے مجھ سے کبھی بھی سچی محبت کی ہے تو آج آجاؤ ہمیشہ کے لئے میرے پاس یاد رکھنا کہ اگر آج تم نا آئی تو تم مجھے ہمیشہ کے لئے کھو دو گی۔

ہماری محبت کی داستان یہیں ختم ہو جائے گی لیکن میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا یہ یاد رکھنا کیونکہ مجھے اس راستے پر لانے والی تم تھی۔

میں نہیں لڑ سکتا اس خاندان سے نہیں لڑ سکتا ان جاہل لوگوں سے ہاں لیکن تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں یہاں سے بہت دور لے جاؤں گا اتنا دور کہ یہ لوگ کبھی بھی ہم تک نہیں پہنچ پائیں گے اگر مجھ سے محبت کرتی ہو تو مجھ پر یقین کر کے چلی آؤ میں تمہارا منتظر رہوں گا۔

وہ نہ جانے کتنی دفعہ یہ پیغام پڑھ چکی تھی بار بار وہی الفاظ پڑھ پڑھ کر اس کی سوچ اسے وہ قدم اٹھانے پر مجبور کر رہی تھی جو وہ کبھی نہیں اٹھانا چاہتی تھی ایک طرف اس کا محبوب تھا تو دوسری طرف اس کا خاندان اس کی برادری اس کی عزت اس کے باپ کی پگڑی۔

وہ کیسے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر چلی جاتی لیکن وہ جانتی تھی یہ لوگ انہیں کبھی بھی ایک نہیں ہونے دیں گے وہ کبھی بھی ایک دوسرے کو پا نہیں سکیں گے اپنی محبت کے لیے اسے ایک نہ ایک دن تو بڑا قدم اٹھانا ہی تھا۔

نجانے کتنی محبت کی کہانیاں ان چار دیواریوں میں جنم لے کر ختم ہو چکی تھی ان مردوں کو کبھی توفیق نہ ہوئی تھی کہ وہ اپنی بہن بیٹیوں کی آرزو پوچھ لیتے ان کے لئے ان کا حکم ہی سب کچھ ہے اور پھر اس حکم کو ماننے کے لیے انہیں مجبور کرنے والی ان کی مائیں تھیں۔

دو دن پہلے اسے بھی پتہ چل چکا تھا کہ جلد ہی اسے کسی کی دلہن بنا دیا جائے گا اور اس کی ماں نے کہا تھا بہتر ہے کہ شاہ حویلی والوں جو تعلقات وہ جوڑے ہوئے ہے ان کا گلا یہیں پر گھونٹ دے ورنہ انجام سے وہ بے خبر نہیں ہے۔

اور یہ پہلی بار تو نہیں ہو رہا تھا اس کی بہنیں اس کی پھو پھو اس کی ماں کس سے ان کی مرضی پوچھی گئی تھی کسی سے بھی نہیں اس خاندان میں وہی ہوتا آیا تھا جو اس خاندان کے مرد چاہتے تھے کبھی کسی عورت سے اجازت مانگنا تو دور کی بات ہے انہیں شادی سے پہلے دوسرے کی تصویر تک نہیں دکھائی جاتی تھی۔

وہ نہیں گزار سکتی تھی ایک ایسی زندگی جو اسے دو پل کا سکون نہ دے سکے وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ آج رات یہاں سے ہمیشہ کے لیے چلی جانے والی تھی ان لوگوں کی عزت کی خاطر کتنی عورتیں اپنی زندگی داؤ پر لگا چکی تھی کتنی عورتیں اپنا آپ بھلا چکی تھی وہ اپنا آپ بھلانے کو تیار نہ تھی۔

اسے نہیں ہونا تھا ان رسموں پر قربان اسے اپنی زندگی جینی تھی اسے اپنے محبوب کے ساتھ اپنی مرضی سے اپنی چاہت سے رہنا تھا وہ نہیں رہ سکتی تھی اس ماحول میں اسے آزاد ہونا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ پوری طرح سے نشے میں دھت تھا۔اس وقت وہ چارپائی پر لیٹا اپنے قریب رکھی شراب کی بوتل کو بار بار لبوں سے لگا رہا تھا جب اچانک ہی اس کے چار پانچ دوستوں وہاں ڈیرے پر آ گئے۔

ارے یار باقر تو اتنا زیادہ پریشان کیوں ہیں ایک ریس ہی تو تھی اِس کی وجہ سے تو یہاں آ کر لیٹ گیا ہے ارے یار ہمارا گھوڑا ہی بیکار تھا اس کو ٹھیک سے تیار ہی نہیں کیا گیا تھا۔

اگر اس کو ٹھیک سے تیار کیا جاتا تو وہ کبھی بھی نہیں ہارتا لیکن اب چھوڑ نہ تو تو دل پر ہی لے کر بیٹھ گیا ہے۔ کھیل میں ہار جیت ہوتی رہتی ہے آج تیرا دن نہیں تھا اس کے دوستوں نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے سے سمجھانا چاہا تھا۔

بکواس بند کرو میں آج ہارا ہوں تو صرف اور صرف اس خداش کی وجہ سے وہ کمینہ مجھے کہتا ہے بچے اگلی دفعہ پھر سے سیکھ کر آنا تمہیں تو ٹھیک سے گھوڑے کی رسی تھامنی بھی نہیں آتی اس نے مجھے ہزاروں لوگوں کے بیچ ذلیل کیا ہے اور میں اس ذلت کو برداشت نہیں کر سکتا میں اسے جان سے مار ڈالوں گا۔

وہ غصے سے بے قابو ہوتا اٹھ کھڑا ہوا تھا

بس کر باقر اتنا بھی دماغ پر لینے کی ضرورت نہیں ہے کھیل ہی تھا نہ ختم ہو گیا میں تو اب تک سمجھ نہیں پا رہا کہ اس ذرا سی چیز کو تم لوگ اتنا سر پر سوار کیوں کر لیتے ہیں امیروں کے عجیب چونچلے ہیں ارحم تھوڑی دیر کے لئے بھول گیا تھا کہ وہ کس کے بارے میں بات کر رہا ہے۔

دیکھ میرے دوست میری بات سن ہمیں یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا اور ویسے بھی تجھے فی الحال یہ گھوڑوں کی ریس کا کچھ خاص ایکسپیرینس بھی نہیں تھا اور وہ خداش کاظمی دس سال سے جیتتا رہا ہے ابھی تک اس کے مقابلے کا کوئی جوان تمہارے خاندان میں پیدا نہیں ہوا۔

ذریام شاہ کو تو ان سب فضول چیزوں میں کوئی انٹرسٹ ہی نہیں ہے کتنی بار کہہ چکا ہے کہ وہ ان فضولیات میں اپنا وقت برباد نہیں کرتا اسے اور بھی بہت سارے کام ہیں اور ایک تو ہے جو اپنے دماغ پر لے کر بیٹھ گیا ہے ان سب چیزوں کو،

تو نا اس بات کو قبول کر لے کہ تو خداش کاظمی سے مقابلہ نہیں کر سکتا وہ تجھ سے ہزار درجہ بہتر ہے وہ شاید مزید اس کی جی حضوری نہیں کرنا چاہتا تھا اسی لئے اسے اس کے ہارنے کی اصل وجہ بتانے لگا۔

میرے سامنے یہ سب بکواس کرنے کے لئے، کیا خداش نے تیرا منہ نوٹوں سے بھر دیا ہے؟؟ وہ اس کا گریبان پکڑے غصے سے بول رہا تھا۔

معاف کرنا دوست میں دوستی میں غداری نہیں کرتا لیکن اپنے دوست کو سچ ضرور بتاوں گا تجھے اپنی ہار قبول کرنی چاہیے جب تو اپنی ہر قبول نہیں کرے گا تب تک تیرے اندر جیت کی خواہش پیدا نہیں ہو گی۔

اس دنیا میں انسان کی سب سے بڑی غلطی خود کو سب سے بہتر سمجھنا ہے وہ اسے سمجھا رہا تھا جبکہ وہ غصے میں آپے سے باہر ہو رہا تھا اس وقت وہ نشے میں تھا اور ایسے میں اس کے غصے کو ہوا دینا بہت غلط ثابت ہو سکتا تھا اس نے اگلے ہی لمحے اپنی جیب سے پستول نکال لی تھی جو شاید وہ خداش کا ظمی کو قتل کرنے کے لئے اپنے ساتھ لا یا تھا۔

یہ کیا بچپنا ہے باقر تیرا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا کبھی کبھی تو بہت عجیب طرح کی حرکتیں کرتا ہے تو یہ پستول جیب میں لے کر کیوں گھوم رہا ہے وہ اب تک اس سے بہت ہی نارملی بات کر رہا تھا جیسے یہ سب کچھ اس کے لیے بہت نارمل ہو۔

اس نے اس کے ہاتھ سے پستول لینے کی کوشش کی تھی لیکن وہ تو غصے سے پاگل ہو رہا تھا اگلے ہی لمحے وہ اپنی پستول سے گولی آزاد کر چکا تھا جو سیدھی اس کے بازو میں لگی تھی

وہ پانچوں بوکھلا گئے تھے وہ سب مل کر باقر کے ہاتھ سے پشتول لینے کی کوشش کرنے لگ گئے تھے جبکہ اپنے درد پر کنٹرول کرتا ارحم بھی اس کے ہاتھ سے پستول لینے کی کوشش کرنے لگا تھا کیونکہ وہ نشے میں تھا اور کوئی بھی غلطی کر

Urdu Novels Ghar

سکتا تھا کھینچاتانی میں اچانک ایک بار پھر سے گولی کی آواز بلند ہوئی تھی پستول ارحم کے ہاتھوں میں تھی اور گولی باقر کا سینہ چیر چکی تھی۔

یہ کیا کیا تو نے ارحم تو نے کیا کر دیا تھا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا شاہ خاندان کے وارث کا قتل کر دیا یہ تو نے کیا کر دیا تھوڑی دیر بعد باقر کا جسم بے جان ہو چکا تھا وہیں زمین پر پڑا وہ دنیا جہان سے بیگانہ ہو چکا تھا وہ سب لوگ پریشان ہو گئے تھے۔

ارحم بھاگ جا۔۔۔وہ سب باقر کو دیکھ رہے تھے جب ان میں سے ایک لڑکا بولا شاید وہ جانتا تھا اس کے قتل کا الزام ارحم پر ہی آئے گا۔

ابے تیرا دماغ خراب نہیں ہو گیا اس نے کسی عام آدمی کا قتل نہیں کیا ہے اس نے شاہ خاندان کے لڑکے کا قتل کیا ہے وہ لوگ اسے دنیا کے آخری کونے سے بھی ڈھونڈ نکالیں گے یہ کبھی بھاگ نہیں پائے گا یہ بات یاد رکھنا دوسرے لڑکے نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

دیکھو ارحم نے جان بوجھ کر نہیں مارا وہ تو صرف اپنا بچاؤ کر رہا تھا غلطی اس کی نہیں ہے وہ اپنے ساتھ پستول لایا تھا نا، تو بھاگ جا ارحم یہاں سے ہم لوگ بھی کہہ دیں گے کہ ہمیں کچھ بھی نہیں پتا بس نکل یہاں سے ورنہ زندگی حرام کر دیں گے یہ لوگ۔

نجانے کیسے اس لڑکے کے دل میں اس کے لیے ہمدردی جاگ گئی تھی وہ جانتا تھا ارحم کی پوری زندگی برباد ہونے میں وقت نہیں لگے گا اور اس وقت ارحم کو بھی یہاں سے بھاگنے سے بہتر اور کوئی راستہ نہیں لگ رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

حویلی میں کہرام مچ چکا تھا ابھی کل ہی تو وہ گھوڑے کی ریس میں حصہ لے کر خداش کاظمی کا مقابلہ کر رہا تھا۔اور آج وہ ایک لاش کی صورت ان کی حویلی کے بیچوں بیچ پڑا تھا۔

جبکہ حویلی کے باہر بہت بڑے پیمانے میں جرگہ بٹھایا گیا تھا پورا گاوں اس وقت وہاں موجود تھا ارحم کا پورا خاندان وہاں گرفتار کر لیا گیا تھا ارحم کے بوڑھے والدین اور اس کی لاڈلی بہن سب لوگ وہاں جمع تھے۔

شاہ صاحب ہم آپ کا بیٹا آپ کو واپس نہیں دے سکتے لیکن ہمیں یقین ہے ہمارا بچہ کسی کا قتل نہیں کر سکتا ہمارا بیٹا تو آپ کے بیٹے کا دوست تھا وہ ایسا نہیں کر سکتا وہ کہیں بھاگ کر نہیں گیا ہو گا یقین ہے وہ واپس آجائے گا آپ تھوڑے دن کا وقت دے دیں اس کا اباپ وہاں وہ لوگوں کے منتیں کر رہا تھا۔

تمہارے بیٹے نے وقت دیا تھا میرے بیٹے کو ارے اسے گولی مار کر قتل کر دیا گیا کیا دشمنی تھی اسے باقر سے،

تمہارے بیٹے کو اپنے ساتھ لے کر چلتا تھا اسے دوست دوست کہتا تھا کیسا دوست تھا تیرا بیٹا اپنے ہی دوست کو جان سے مار گیا مجھے میرے بیٹے کے لیے انصاف چاہیے بس خون کے بدلے خون،

ڈھونڈو اس لڑکے کو اور اس کی لاش کو یہاں لے کر آؤ صرف اس کی لاش کو نہیں بلکہ اس نے پورے خاندان کی لاش کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں میں۔

جب تک ان کا بیٹا نہ مرے تب تک میرے بیٹے کے روح کو سکون نہیں ملے گا وہ بے حد غصے سے بول رہے تھے۔

Urdu Novels Ghar

آرام سے فیصل شاہ ہم آپ کا دکھ سمجھ سکتے ہیں آپ کا بیٹا مرا ہے آپ کی تکلیف ہمارے سامنے ہے لیکن اس طرح سے کسی کے بیٹے کے قتل کے بات کرنا بھی غلط ہے۔ہمارے پاس اس کا بس ایک ہی حل ہے موقع واردات سے ارحم نے بھاگ کر اس جرم میں قصور وار ہونے کا ثبوت دیا ہے جب تک ارحم واپس نہیں آجاتا تم ان کی بیٹی کو ونی کر لو۔

اگر تم انتقام لینا ہی چاہتے ہو تو اتنے سالوں سے جس طرح سے انتقام لیا جا رہا ہے اسی طرح سے انتقام لے لو رحمان کی بیٹی عمایہ کے ساتھ اپنے خاندان کے کسی بھی لڑکے کا نکاح کر لو۔

بہت سکون سے فیصلہ کیا گیا تھا جیسے کسی کی زندگی کا فیصلہ نہ کیا جا رہا ہوں بلکہ کسی بھیڑ بکری کا فیصلہ سنایا گیا ہو وہ خاموشی سے اپنے لیے کیا جانے والا یہ فیصلہ سن رہی تھی کیا ہو رہا تھا یہاں کیوں ہو رہا تھا ان غریبوں کو کون پوچھتا تھا۔

اس کے بھی خواب تھے وہ بھی جینا چاہتی تھی۔اس کے بھائی نے اس کو کبھی گھر سے باہر نہیں نکلنے دیا تھا اس کا اکلوتا بھائی اس کے لاڈ اٹھاتے نہیں تھکتا تھا اور یہاں اس کے لیے آج وہ قربان ہونے جا رہی تھی کتنی آسانی سے اس کی زندگی کا فیصلہ کر دیا گیا تھا۔

اس گاؤں میں ہمیشہ سے انہیں دو حویلی والوں کی سنی جاتی تھی کب کیا کیسے ہوتا ہے کبھی عام عوام سے نہیں پوچھا جاتا تھا۔

Urdu Novels Ghar

گاؤں میں کب کیا خرید اجائے گا اس بات کا فیصلہ بھی شاہی خاندان کے لوگ کرتے تھے گاؤں میں کتنا اناج آئے گا اس کا فیصلہ شاہ حویلی والے لوگ کرتے تھے

بے شک وہ جاہلوں جیسے زندگی گزار رہے تھے یہاں کوئی بھی اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتا تھا اس کا بھائی شاہ حویلی والوں کے خلاف تھا وہ دونوں حویلی کے لوگوں کو پسند نہیں کرتا تھا لیکن نہ جانے کب اس کی دوستی باقر سے ہو گی اور آج وہی دوستی اسے لے ڈوبی تھی نشے میں باقر نے اپنا غصہ اپنے دوستوں پر نکالا تھا لیکن اپنی ہی غلطی کی وجہ سے وہ مارا گیا۔

لیکن جاتے جاتے وہ کتنے لوگوں کی زندگیاں تباہ کر رہا تھا اس بات کا شاید اسے کبھی احساس بھی نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ اب تو وہ منوں مٹی تلے دفنایا جا رہا تھا لیکن اسے دفنانے سے پہلے ان لوگوں کو انتقام چاہیے تھا۔

اسی لئے تو وہ اپنے بیٹے کے قاتل کی بہن کو نہ جانے کس کے ساتھ نکاح کر کے اس حویلی میں قید کرنے جا رہے تھے اس کے ماں باپ تڑپ کر رو رہے تھے ہر کوئی اس پر ترس کھا رہا تھا لیکن اگر کسی کو ترس نہ آیا تھا تو ان شاہ خاندان والوں کو۔۔۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے نکاح نامہ پر سائن کر دیے تھے اس کا شوہر کون تھا اسے نہیں پتا تھا اور نہ ہی اس نے کبھی حویلی کے مردوں کو دیکھا تھا۔

اس کی زندگی کا فیصلہ ہو چکا تھا جیسے قبول کرنے پر وہ مجبور تھی۔اس کا ہمسفر کون تھا کیسا دکھتا تھا عمر کیا تھی کچھ بھی تو پتا نہیں تھا اسے اس کی زندگی میں اس طرح کا کوئی موڑ آئے اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔

اور اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا اس کی اگلی زندگی کیا تھی اسے کچھ بھی اندازہ نہیں تھا اگر کچھ پتہ تھا تو اتنا کہ اسے اپنے بھائی کے گناہ کی سزا کاٹنی تھی۔

اس کے باپ نے اسے اپنے حصار میں لیا ہوا تھا جبکہ ان کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔

جیسے وہ جانتے ہوں کہ اس کی زندگی میں آگے کیا ہونے والا ہے اس نے زندگی میں پہلے کبھی اپنے باپ کو اتنا بے بس نہیں دیکھا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○

دیکھو دیشم تمہارے بابا تمہیں پہلے بھی بہت بار کہہ چکے ہیں کہ حویلی کی چار دیواری کے اندر رہنا سیکھو

تم بہت بدلحاظ ہوتی جا رہی ہو تم نہ تو دادا جان کا لحاظ کرتی ہو اور نہ ہی گھر میں کسی اور کا کب تک یہ سب کچھ چلتا رہے گا

خبردار جو تم یہ کاغذ لے کر اپنے دادا جان کے کمرے میں گئی

بہتر ہے کہ یہ سب کچھ چھوڑ دو اگر تمہیں یونیورسٹی میں جانے کی اجازت دے دی گئی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم دادا جان کی نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھاؤ۔

تم سے بڑی تھی مشال اور منشا کبھی ان لوگوں نے ایسی فضول ضدیں نہیں پالیں جو تم نے پال رکھی ہیں اماں اسے اچھا خاصا ڈانٹ چکی تھیں۔

جبکہ اس نے بس انہیں اپنے یونیورسٹی کی طرف سے ایک ٹرپ کے پیپر ہی دکھائے تھے۔

جو کہ وہ داداجان کے پاس لے کر جارہی تھی کیونکہ اسے داداجان کی اجازت درکار تھی۔

اماں میں یہ کاغذ لے کر داداجان کے کمرے میں جاؤں گی اور ان سے اجازت لوں گی ایم سوری مجھے آپ کو یہ دکھانا ہی نہیں چاہیے تھا۔

پتا نہیں آپ یہ جاہلانہ سوچ سے باہر کب نکلیں گیں اماں آجکل ہر لڑکی یونیورسٹی تو کیا باہر ملک تک جاتی ہے پڑھائی کے سلسلے میں لیکن آپ لوگوں کی سوچ اس حویلی سے باہر نہیں نکلتی

اگر مشال آپی اور منشا آپی نے اس حویلی سے باہر قدم نکلنے کی غلطی نہیں کی تو میری نظر میں ان کی یہ کوئی فرمانبرداری نہیں ہے بلکہ کمزوری ہے کہ وہ اپنے حق میں آواز تک نہ اٹھا سکیں۔

لیکن میں اتنی کمزور نہیں ہوں میں جارہی ہوں داداجان کے پاس مجھے اس ٹرپ پر جانا ہے کیونکہ یہ میری ایجوکیشن کے لئے ضروری ہے۔

وہ اپنی بات مکمل کرتی فوراً کمرے سے نکل چکی تھی جب کہ اس کی بدلحاظی پر اماں بس اسے دیکھ کر رہ گئیں جب سے اس نے یونیورسٹی جانا شروع کیا تھا وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتی تھی۔

بدلحاظی کا ٹائٹل تو اسے بچپن سے ہی ملا ہوا تھا کسی کا لحاظ کرنا اس نے کبھی سیکھا ہی نہیں تھا۔

یہ ان کے خاندان کی پہلی لڑکی تھی جس نے یونیورسٹی کا منہ دیکھا تھا۔ ورنہ اس سے پہلے مشال اور منشا نے اپنا ایسا کوئی خواب پورا نہیں کیا تھا

پانچ سال پہلے مشعل کی اس حویلی سے دھوم دھام سے شادی کی گئی تھی اور تین سال پہلے منشا کو بھی اس گھر سے رخصت کر دیا گیا۔

دیدم کا بھی بہت اچھا رشتہ آیا ہوا تھا اور ایسا ہی ایک اچھا رشتہ اس کا بھی منتظر تھا لیکن وہ تو ہر چیز بھول بھلائے بس اپنی پڑھائی کو ہی سوچے جا رہی تھی۔

وہ اپنا ایک خواب لیے آگے بڑھ رہی تھی اسے وکالت کرنی تھی لیکن یہاں اس حویلی میں اس کے خواب کو سپورٹ کرنے والا کوئی بھی نہیں تھا کوئی بھی نہیں اس کے ماں باپ تک اس کے اس فیصلے کے خلاف تھے۔

کوئی نہیں تھا جو اس کے خواب کو سچ ہوتے دیکھنا چاہتا تھا ہر ماں باپ کی طرح اس کے ماں باپ کی ایک خواہش تھی کہ وہ دلہن بن جائے اور وہ اپنا فرض ادا کر سکے۔

لیکن اس کی ایسی کوئی خواہش نہیں تھی وہ اپنے خواب پورے کرنا چاہتی تھی اپنی زندگی جینا چاہتی تھی اس کی یونیورسٹی تک جانے کے پیچھے کی بڑی وجہ بھی یہی تھی۔

کہ اس کی شادی میں کسی طرح کی کوئی رکاوٹ نہیں تھی، ان لوگوں کے لئے اس کی شادی کوئی مسئلہ نہ تھی ورنہ شاید مشال اور منشا کی طرح سب کا دھیان اس کی شادی کی طرف ہوتا نہ کہ اس کی پڑھائی کی طرف۔۔۔

○ ○ ○ ○

نکاح کے بعد اس رخصت کروا کر وہ حویلی میں لے آئے تھے اب تک اندر سے عورتوں کے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں

جب کہ عمایہ کا روم روم کانپ رہا تھا نہ جانے اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا اس نے اپنی تمام تر ہمت جمع کر کے اندر قدم رکھا تھا۔

لاش کے ساتھ لپٹی روتی ہوئی عورت نے ایک نظر اسے دیکھا جبکہ اس کے پیچھے کھڑے ملازم نے اس عورت کو اشارے سے کچھ بتایا تھا۔

جس پر وہ آنکھوں میں نفرت لئے فوراً اس لاش کے قریب سے اٹھتی اس کے پاس آئی تھی اور پھر جو ہوا اس کے لیے وہ تیار نہ تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ عورت اسے اس کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے فرش پر پھینک چکی تھی

اور پھر دونوں ہاتھوں سے اسے پیٹنا شروع کر دیا۔

وہ کبھی اسے لاتوں سے مارتی تو کبھی منہ پر تھپڑ لگاتی وہ اونچی اونچی آواز میں بین کرتی اس کے بالوں کو جڑ سے اکھاڑ دینا چاہتی تھی۔

ان سب عورتوں کے ساتھ اس کی بھی چیخ و پکار شروع ہوئی جو مرا تھا نہ تو وہ اسے جانتی تھی اور نہ ہی اس سے اسے کوئی مطلب تھا اسے رونا آ رہا تھا اپنی تکلیف پر۔۔۔

اپنے درد پر کوئی اسے گھسیٹ رہا تھا کوئی اسے نوچ رہا تھا۔ کوئی اس کے منہ پر تھپڑوں کی برسات کر رہا تھا کسی کے کی ٹانگیں زور زور سے اسے کمر میں لگ رہی تھی۔

وہ منہ کے بل زمین پر گری تو سر پھٹ گیا خون کی لکیریں زمین پر پانی کی دھار کی طرح بہ نکلی تھی لیکن یہاں کوئی نہیں تھا جو اس پر رحم کھاتا شاید ان لوگوں نے اسے ہی اپنے بیٹے کا قاتل سمجھ لیا تھا۔

ہ ہ ہ ہ

دادا جان کیا میں کمرے میں آسکتی ہوں اس نے دروازے پر کھڑے ہوتے ہوئے ان سے اجازت مانگی تھی دادا جان نے ایک نظر اسے دیکھا۔

کہنے کو وہ ان کی سب سے بدلحاظ اور بدتمیز پوتی تھی لیکن پھر بھی وہ اس سے سختی نہیں کر سکتے تھے۔

آئیں کیا کہنا چاہتی ہیں آپ اور یہ کاغذ کس سلسلے میں لے کر آئی ہیں آپ وہ اسے اندر آنے کی اجازت دیتے کاغذ پر نظر ڈال چکے تھے۔

یقیناً آج دو ہفتے کے بعد انہیں اپنی شکل اسی کاغذ کے سلسلے میں دکھا رہی تھی۔

ان پیپر پر سائن کرنے ہیں آپ نے مجھے اجازت چاہیے مجھے اپنی یونیورسٹی کے ٹرپ پر جانا ہے جس کی وجہ سے مجھے آپ کے سائن درکار ہیں وہ پیپر رکھتے ان سے کہنے لگی۔

کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں بھی جانے کی اگر آپ نے کہیں گھومنے پھرنے جانا ہے تو اپنے بابا سے کہیں وہ آپ کو گھوما لائیں گے۔

اس طرح یونیورسٹی کے ٹرپ میں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ہم اپنے گھر کی بچیوں کے معاملے میں کسی باہر والے پر یقین نہیں کر سکتے۔

Urdu Novels Ghar

آپ جانتے ہیں کہ دشمنوں کی کمی نہیں ہے ہر کوئی ہماری طاق میں بیٹھا ہے بس ہماری طرف سے ایک غلطی کا منتظر ہے وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

نہیں داداجان میرا جانا بے حد ضروری ہے یہ میری پڑھائی کے سلسلے میں ہے آپ پلیز سائن کر دیں اور آپ کو پتا تو ہے کہ میں اپنا خیال رکھ سکتی ہوں۔

آپ کو میری سکیورٹی کو لے کر اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے اس نے جلدی سے کہا تھا،،

اندر یہ ڈر بھی تھا کہ کہیں ان کا لاڈلا پوتا تشریف نہ لائے اور اگر وہ آگیا تو اس کا جانا یہی پر کینسل ہو جائے گا کیونکہ داداجان تو وہی کریں گے جو ان کا لاڈلا چاہتا ہے۔۔۔

اچھا یہ پڑھائی کے سلسلے میں ہے وہ کاغذ اٹھا کر دیکھنے لگے تھے اس نے سکون کا سانس لیا اب جلد ہی اسے اجازت ملنے والی تھی۔۔۔

لیکن اسے زیادہ دیر کے لئے سکون نہ مل سکا ابھی وہ سائن کرنے کے لیے پن اٹھانے ہی والے تھے کہ اچانک وہ دروازے سے اندر داخل ہوا،،

سفید رنگ کے کرتا شلوار پر بھورے رنگ کی شال اوڑھے وہ بھاری قدم اٹھاتا داداجان کے بالکل پاس آ کر رک گیا تھا

داداجان نے اس کے سلام کا جواب دیا جبکہ دیشم نے ایسی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی تھی،وہ چہرہ پھیر چکی تھی۔ کیونکہ ہمیشہ کی طرح خداش کاظمی کی گہری نظروں کا مرکز وہی تھی۔

مبارک ہو دادا جان آج آپ کی پوتی پورے پندرہ دن کے بعد آپ کے کمرے میں پائی گئی ہے پوچھیں کیا مطلب لے کر آئی ہے یہ مطلبی لڑکی،

وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے دادا جان کی کرسی پر بیٹھ گیا تھا یہ جسارت صرف وہی کر سکتا تھا ورنہ یہ غلطی ان کے بیٹوں نے بھی کبھی نہیں کی تھی لیکن سچ ہے کہ اصل سے سود پیارا ہوتا ہے۔اور یہ جناب تو دادا جان کے اکلوتے پوتے ہونے کا اعزاز اپنے نام کر چکے تھے جبکہ پوتیوں کی تو انہیں کمی نہ تھی آٹھ پوتیاں اور اکلوتا پوتا عزیز کیسے نہ ہوتا۔کسی سے نرمی سے بات کرنا تو دور وہ کسی کی طرف نرم نگاہ بھی نہیں ڈالتا تھا اس کے لہجے میں شوخی صرف دیشم کو دیکھ کر ہی آتی تھی۔

اور دادا جان یہ بات بہت اچھے طریقے سے جانتے تھے اس کے انداز پر وہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگے۔

یہ لڑکی ان کے پوتے کی دل کی دنیا آباد کرنے والی تھی یہ وہ لڑکی تھی جس کے سامنے ان کا مغرور پوتا اپنا غرور چھوڑ دیتا تھا۔اور اس ناقدری لڑکی کو اس بات کا احساس تک نہ تھا

وہ ان کے اکلوتے پوتے کی پہلی اور آخری خواہش تھی ان کے پوتے خداش کاظمی نے آج تک ان سے کوئی فرمائش نہیں کی تھی اگر کچھ مانگا تھا تو اس لڑکی کو جو انہیں اپنے پوتے کے لیے بالکل پسند نہیں تھی۔

ان کے سارے خاندان میں دیشم جیسی باغی اور بدلحاظ لڑکی کہیں نہیں پائی جاتی تھی۔

لیکن اس لڑکی کے سامنے خداش کاظمی اپنا آپ بھلا دیتا تھا۔

دیشم ہم سے اجازت مانگنے آئی ہے یہ کوئی یونیورسٹی سے اجازت نامہ آیا ہے اسے ٹرپ پر جانا ہے دادا جان جو کاغذ سائن کرنے والے تھے وہ اس کے حوالے کر چکے تھے جیسے فیصلہ کی مرضی پر رکھ دیا ہو۔

لیکن دادا جان کی اس حرکت نے اسے غصہ دلا دیا تھا اب انکار تو ہونا ہی تھا کیوں کہ دادا جان نے وہی کرنا تھا جو ان کا لاڈلا پوتا چاہتا تھا اور ان کا پوتا تو اسے کبھی بھی کہیں باہر نہ جانے دیتا

دادا جان اگر آپ اجازت نہیں دینا چاہتے تو ایسے ہی بتا دیتے اس کی ضرورت نہیں تھی وہ کے اس پیپر کھینچ کر کمرے سے باہر نکل گئی تھی

اور اس کی بدتمیزی پر دادا جان ایک بار پھر اسے دیکھ کر رہ گئے یہ لڑکی کسی طرح کا کوئی لحاظ کیوں نہیں رکھتی تھی۔

دن بہ دن اس کی بدتمیزی اور بڑھتی جا رہی ہیں لگتا ہے اس کے باپ سے بات کرنی پڑے گی۔بہت ہو گئی پڑھائی اس سال اکتیس سال کی ہو جائے گی تو ہم نکاح کر دیں گے اس کا۔

دادا جان اس کی بدتمیزی پر اچھا خاصہ غصہ ہو گئے تھے جبکہ غصہ تو اس کے انداز پر خداش کو بھی بہت آیا تھا لیکن دادا جان کے سامنے ظاہر کر کے وہ انہیں مزید بدگمان نہیں کرنا چاہتا تھا

دادا جان یہ ساری باتیں ہم بعد میں کریں گے پہلے ذرا محفل کا انتظام کریں آپ کا پوتا پھر سے دشمنوں کو ہرا کر آیا ہے

۔

اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا اس کے چہرے پر بلا کا غرور تھا وہ جب بات کرتا تھا اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک اتر آتی تھی اسے ہارنا پسند نہیں تھا اور اسے کوئی ہرا نہیں سکتا تھا

یہ اس کا یقین تھا دادا جان نے فخر سے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا

ان کا پوتا ان کے غرور کو کبھی ٹوٹنے نہیں دے سکتا تھا جب سے ان کے پوتے نے اس خاندانی دشمنی میں قدم رکھا تھا اب تک شکست کا کبھی سامنا نہیں کیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

اٹھ لڑکی یہاں تجھے آرام کرنے کے لیے نہیں لایا یہاں آ کر کھانا بنا تین سو لوگ آئے ہیں مدرسے سے قرآن خوانی کے لئے

ان سب کے لئے کھانا تو بنائے گی اور اگر کسی طرح کی کوئی کمی بیشی ہوئی نہ تو یاد رکھنا وہ حال ہو گا نہ تیرا جو دوبارہ سیدھی کھڑی بھی نہیں ہو پائے گی۔

وہ دو دن سے اسی کمرے میں بند تھی جو شاید سٹور روم تھا ان دو دنوں میں اس نے سب کو روتے چلاتے ہی دیکھا تھا وہ سب لوگ اپنے بیٹے کا دکھ منا رہے تھے۔

اور ساتھ ساتھ اپنے بیٹے کے قتل کا بدلہ بھی اس سے لے رہے تھے اس دن مار کھاتے کھاتے وہ بے ہوش ہو گئی تھی جب اسے ہوش آیا تو وہ اسی کمرے میں پڑی تھی جو کہ اناج سے بھرا ہوا تھا یہاں پر بڑے بڑے اناج کے تھیلے تھے جبکہ ایک طرف کچھ پرانا سامان پڑا تھا فرش پر ایک چٹائی تھی جہاں پر وہ دو دن سے رہ رہی تھی۔

اس نے خود اس کمرے سے نکلنے کی غلطی ہر گز نہیں کی تھی وہ سب کی آنکھوں میں اپنے لیے بے تحاشا نفرت دیکھ چکی تھی اصل میں یہ نفرت اس کے بھائی کے لیے تھی لیکن یہ نفرت نبھانی اسے تھی۔

Urdu Novels Ghar

دو دن پہلے جب اسے ہوش آیا تو اس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی اس پر یہ رحم کس نے کیا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن یہاں اس کا کوئی ہمدرد نہیں تھا اس بات کا احساس ہے اسے بہت اچھے طریقے سے تھا۔

ابھی تک اس نے اپنے شوہر کی شکل نہ دیکھی تھی بلکہ وہ تو اس کا نام تک نہیں جانتی تھی بس ایک ملازمہ اس کے سامنے کھانا رکھنے آئی تو کہہ گئی تھی

شاہ خاندان کے سارے مرد اس وقت تیرے بھائی کی تلاش میں گئے ہیں اور جس دن تیرا بھائی مل گیا نہ ٹکڑے ٹکڑے ہوں گے اس کے،،،،

اس پر جو ظلم ہو رہا تھا وہ ایک طرف وہ لوگ اس کے بھائی کو بھی جان سے مار دینا چاہتے تھے۔

اور اس کا شوہر بھی اس کے بھائی کی تلاش میں گیا ہوا تھا اس کا شوہر بھی اسے قتل کرنا چاہتا تھا۔

تب سے لے کر اب تک وہ بس یہ دعا مانگ رہی تھی کہ اس کا بھائی کہیں دور بھاگ جائے ان لوگوں کو کبھی بھی نہ ملے وہ بہن تھی اتنا سب کچھ سہنے کے بعد بھی اس میں اپنے بھائی کے حق میں دعا مانگنے کی ہمت پیدا نہ ہوئی تھی۔

حویلی والوں کی طرف سے یہ اس کے لئے پہلا حکم تھا اسے کھانا بنانا تھا کھانا بنانا اس کے لئے مشکل نہیں تھا یہ کام وہ کرتی آئی تھی۔

لیکن ان لوگوں کا کہنا تھا کہ ایک چھوٹی سی غلطی بھی اسے بری سے بری حالت میں پہنچا سکتی ہے ابھی تک اس کے پرانے زخم بھی نہیں بھرے تھے وہ اور کس طرح سے سہتی۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○

سات دن گزر چکے تھے کتنے جلدی گزر گئے تھے یہ سات دن اس نے کتنی ملازموں سے یہ بات سنی تھی شاید ان کے لئے یہ سات دن جلدی گزر گئے ہوں گے۔

"لیکن اس کے لئے تو ستر سال سے بھی طویل تھے۔اور اب بھی اسے یہ زندگی نہ جانے کتنے سالوں تک گزارنی بھی۔اسے خود پر حیرت ہو رہی تھی اتنا سب کچھ برداشت کرنے کے بعد بھی وہ زندہ تھی۔

لیکن سے یقین تھا کہ جلدی ہی وہ ان لوگوں کے ظلم و ستم سہتے سہتے اپنی آنکھیں ہمیشہ کے لئے بند کر دے گی۔

اس کے چہرے پر اس وقت بھی تکلیف سے ہاتھ تک نہیں لگتا تھا اس نے آج کتنے دنوں کے بعد اپنا چہرہ آئینے میں دیکھا تھا کیا وہ ایسی ہی تھی جیسے سات دن پہلے وہ اس حویلی میں آئی تھی۔

نہیں یہ وہ عمایہ رحمان تو نہیں تھی

۔ہاں یہ وہ لڑکی نہیں تھی یہ تو وہ ٹوٹی ہوئی لڑکی تھی۔جس پر ظلم کرنا ٹھوکریں مارنا ذلیل کرنا ان لوگوں نے اپنا فرض سمجھ لیا تھا۔

سات دن سے تو اسے وہاں نیچے ملازموں کے کمرے میں سلایا جا رہا تھا لیکن نہ جانے کیسے آج اس پر رحم کھا کر ان لوگوں نے اس کمرے میں بھیج دیا تھا۔

پہلے تو اسے اس بات کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی پھر تھوڑی دیر پہلے ملازمہ اسے بتا کر گئی تھی کہ اپنی حالت سدھار لو تمہارا شوہر آج گھر پر ہی ہے۔

مطلب اب اس سے اس کی ذات کا غرور بھی چھینا جانے والا تھا۔

کیوں تھا یہ سب۔۔۔آخر کیوں بھائیوں کے لئے بہنوں کی ذات بے مول کی جاتی تھی کیوں بیٹوں کے لیے بیٹیاں بلی چڑائی جاتی تھی۔

پچھلے سات دن سے وہ جو کچھ برداشت کر رہی تھی۔اسے زندگی سے نفرت ہوتی جارہی تھی اور سب سے زیادہ نفرت اسے اپنے بھائی سے ہو رہی تھی

اگر وہ اسے اس جہنم میں ہی پھینکنے والا تھا تم کیوں بچپن سے اسے اتنا لاڈ پیار دیتا رہا کیوں اس کے لیے سب سے لڑتا رہا۔رو رو کر اب تو آنسو بھی سوکھ چکے تھے۔لیکن ان لوگوں کو اس پر رحم نہیں آتا تھا۔

اتنے تھوڑے سے وقت میں ہی ہار چکی تھی ان سب کا مقابلہ کرنا اس کے بس سے باہر تھا وہ کس کس کی نفرت کو برداشت کرتی یہاں تو ہر کوئی آنکھوں میں چنگاریاں لیے اسے جلانے کو تیار تھا۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم نہ جانے کب نیند کی آغوش میں اتر گئی۔پھر اپنے وجود پر ایک سخت گرفت محسوس کرتے اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔وہ دوسری سانس لینا مجھے سے بھول گئی تھی مردانہ پرفیوم کی سخت خوشبو نے اس کے حواس شل کر دیے تھے۔

کمرے کی لائٹ آف بھی تھی کمرا اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اگر روشنی میں بھی ہوتا تو کون سا وہ اس کی شکل دیکھنے کی خواہشمند تھی۔وہ اس کے سخت مردانہ ہاتھ اپنے جسم پر رینگتے محسوس کر رہی تھی۔

جب کہ اس کی گرم سانسوں کا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتے ہوئے وہ سختی سے اپنی آنکھیں میچے بیڈ کی چادر کو سختی سے اپنی مٹھیوں میں جکڑ چکی تھی۔یقیناً آج رات کے بعد اسے خود سے نفرت کرنے کی وجہ سے مل جانے والی تھی۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو کمرے میں بالکل تنہا پایا اس کا شوہر کہیں بھی نہیں تھا۔

اس نے ٹائم دیکھا تو صبح کے ساڑھے سات بجے تھے رات اس کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا شاید وہ بھی ان کے بدلے کا ایک حصہ تھا۔

وہ نہیں جانتی تھی اس سے کیا کیا چھینا جائے گا لیکن رات اس سے اس کی ذات کا غرور چھینا گیا تھا۔

وہ شخص اس کے اتنے قریب تھا اس کے گرد باہوں کا حصار بنائے وہ اس سے اپنا حق وصول کرتا رہا۔

اور وہ کسی خاموش بے جان شے کی طرح اس کی بانہوں میں پڑی رہی ایک عجیب سا احساس تھا۔جیسے کوئی اسے تحفظ دے رہا ہو لیکن وہ تحفظ نہیں تھا وہ ایک قید تھی۔

اک بدلہ تھا وہ شخص اس سے اپنے بھائی کی موت کا انتقام لے رہا تھا یا شاید اس کے وجود سے اپنی ضرورت پوری رہا تھا یا شاید وہ صرف اور صرف اس پر اپنی ملکیت ثابت کرنا چاہتا تھا۔

Urdu Novels Ghar

لیکن جو بھی تھا کل رات وہ اس پر یہ بات واضح کر چکا تھا کہ وہ اس کا مالک ہے اور اس کے ساتھ کچھ بھی کرنے کا حق رکھتا ہے۔

کل ساری رات وہ اس کی بانہوں میں پڑی رہی اسکی خوبشو وہ اپنے حواس پر سوار ہوتا محسوس کرتی رہی

لیکن نہ تو اس نے آنکھیں کھولیں اور نہ ہی اس شخص کو دیکھا

اور صبح ہوتے ہی وہ یہاں سے چلا گیا۔ یہ بھی اس کی زندگی کا ایک تلخ ترین حصہ تھا کہ وہ اپنی آبرو تک جس انسان پر نچھاور کر چکی تھی اس کا نام تک وہ نہیں جانتی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اوبی بی اور کتنا آرام کرے گی تو اب اٹھ جا چل کر سب کے لئے ناشتہ بنا۔ یہ حسین قربتیں صرف چند لمحوں کی ہوتی ہیں۔

یہ رات ختم ہو چکی ہے تو زیادہ خوش فہمی کی شکار مت رہنا کہ تجھے حق مل گیا ہے ایسا کچھ بھی نہیں ہے

یہ سب تو زریام صاحب کی مہربانی ہے کہ تجھے کچھ لمحات دے دیے ورنہ دشمنوں کی بیٹی کو کہاں اتنا حق ادا دیا جاتا ہے۔

وہ تو ہمارے زریام صاحب بہت ہی زیادہ سخی دل کے ہیں اور اتنی رات کو وہ کہیں باہر نہیں جا سکتے تھے ورنہ اگر تم نہیں ہوتی تو شاید کسی عورت کو لے آتے

لیکن پھر سوچا ہو گا اگر جائز رشتہ ہے تو باہر والیوں کو کیوں اتنی اہمیت دینی اور پھر پیسہ الگ سے برباد ہوتا ہے۔

خوبصورت ہے تو کسی کا بھی دل آسکتا ہے اور پھر اپنے شوہر کی خدمت کر کے تو نے تو ثواب ہی کمایا ہے۔

چلو اب خوابوں کی دنیا سے باہر نکل سب انتظار کر رہے ہیں تیرا، تیرے ہاتھوں کا ذائقہ لگ گیا ہے بڑی بی بی کو تیرے ہاتھ کا کھانا پسند ہے انہوں نے کہا ہے کہ ان کا ناشتہ تو ہی بنایا کرے گی

اور ہاں یاد آیا بڑی بی بی کو ڈاکٹر نے مالش کرنے کے لیے تیل دیا ہے ان کے پیروں کی مساج بھی تو ہی کیا کرے گی یہ مت سوچنا کے ذریام صاحب نے اگر تجھے اپنی قربت کے کچھ لمحات بخش دیے ہیں،

تو تیری اہمیت بڑھ گئی ہے تو کل بھی ونی تھی آج بھی ونی ہے اور آنے والے سو سالوں میں بھی ونی ہی رہے گی۔

وہ خاموشی سے اس عورت کو سن رہی تھی جو کہنے کو اس خاندان کی ملازمہ تھی لیکن اس کی زبان صرف اسی کے سامنے چلتی تھی ورنہ باقی سب کے سامنے تو وہ جی حضور جی حضور کرتے نہیں تھک گئی تھی۔

لیکن وہ جانتی تھی کہ اس خاندان میں اس کی اوقات اس عورت سے بھی بہت کم ہے۔

بلکہ وہ اس عورت کے مقابلے کی بھی نہیں ہے اسی لیے بنا کچھ بھی بولے وہ اپنا دوپٹہ سر پر جماتی کمرے سے نکل آئی تھی

یہ تین چار جوڑے وہ اپنے گھر سے لائی تھی اور کل ہی یہ کپڑے اور اس کا باقی کچھ سامان اس کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا

مطلب کہ اب اسے اس شخص کی ناقابل قبول قربت ہر رات برداشت کرنی تھی

لعنتیں گالیاں ذلت اور بے تحاشا مار کے بعد اب اسے اپنی عزت کا بھی سودا کرنا تھا۔

Urdu Novels Ghar

○ ○ ○ ○ ○ ○

السلام علیکم میرا نام میشا ہے تمہارا ابھی آج فرسٹ ڈے ہے وہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی تو حرم نے اسے دیکھا شکر تھا اتنی دیر کے بعد کوئی تو ملا تھا جس سے وہ بات کر سکتی تھی ورنہ کالج کے پہلے ہی دن وہ اتنی زیادہ نروس تھی کہ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کیا کرے کہاں جائے۔

وعلیکم سلام میرا نام حرم کاظمی ہے ہاں میرا پہلا دن ہے اور میں بہت زیادہ نروس ہوں۔

میں یہاں آرہی تھی نہ تو اچانک وہاں سے چار لڑکیاں مجھے کہتی ہیں کہ میری کلاس دوسری طرف ہے

میں وہاں چلی گئی اور وہاں ٹیچر نے مجھے دیکھتے ہی اچھا خاصہ بے عزت کر دیا اور کہا کہ اپنی کلاس میں جاؤ اور مجھے پتا ہی نہیں تھا کہ میری کلاس کدھر ہے۔

پہلے ہی دن میری بے عزتی ہو گئی یہ لوگ کتنے برے ہیں نہ کسی کا احساس تک نہیں کرتے کہ پہلے ہی دن ہم لوگ کتنے پریشان ہوتے ہیں پھر یہ لوگ رینگنگ کر کے ہمیں پریشان کرتے ہیں۔

وہ کافی اداس لگ رہی تھی جب کہ میشا نے اس پیاری سے لڑکی کو دیکھ کر اس کے گال پر چٹکی کاٹی تھی

وہ سچ میں بہت معصوم تھی

یار یہاں کے لوگ ایسے ہی ہیں مجھے بھی صبح صبح ہی بے وقوف بنایا گیا یہ لوگ جب تک ریگنگ نہ کریں انہیں سکون نہیں ملتا خیر تم چھوڑ دو ان سب کو بتاؤ کہاں سے آئی ہو؟

اسے ایزی کرنے کے لئے اس سے باتیں کرنے لگی یہ ان دونوں کا ہی پہلا دن تھا تو اچھا ہی تھا کہ باتیں کرنے کے لیے کوئی تو مل گئی تھی پھر حرم اسے اپنا رزلٹ دکھانے لگی جسے دیکھ کر وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کار زلٹ دیکھ پریشان ہو گئی

یا اللہ تم نے کشمیر بورڈ ٹاپ کیا ہے۔ واؤ یار گریٹ تم یہاں اسی کالج میں کیوں آئی ہو تمہیں تو کسی باہر ملک میں جا کر اپنی پڑھائی جاری رکھنی چاہیے یار اتنے اچھے مارکس ہیں تمہارے اور کافی امیر بھی لگتی ہو

وہ اس کار زلٹ دیکھتے ہوئے کافی حیران لگ رہی تھی حرم مسکرائی تھی

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

تمہیں پتا ہے میری دیشی آپی بھی ایسا ھی کہتی ہیں کہ مجھے یہاں سے نہ سیدھے انگلینڈ جا کر اپنی پڑھائی کرنی چاہیے بالکل اشی ویرو کی طرح

لیکن ایسا نہیں ہو سکتا میں نے جب اشی ویرو سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ اگر وہ خود وہاں انگلینڈ میں ہوتے اور میں بھی ساتھ میں ہوتی تو مسئلہ نہیں تھا

لیکن اب میرے اشی ویرو واپس پاکستان آچکے ہیں تو اب نہ میں وہاں پر جا کے نہیں پڑھ سکتی لیکن میں یہاں پر پڑھوں گی

ویسے بھی میں نے کونسا کوئی ڈاکٹری کرنی ہے اس نے منہ بنا کر کہا تھا جیسے اپنی خواہش کو اندر ہی اندر دبا گئی ہو۔

یار میں سمجھ سکتی ہوں لڑکیوں کو اس طرح باہر بھیجنا آسان نہیں ہوتا ہے خیر چھوڑو ہم کیا فضول باتیں لے کر بیٹھ گئے چلو آؤ کینٹین چلتے ہیں میں نے سنا ہے کہ یہاں کی کینٹین میں بڑے مزے کی چیز ملتی ہیں۔

وہ زبان لبوں پر پھیرتے ہوئے بولی۔ تو حرم بھی مسکرا کر اٹھ گئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ دونوں تقریباً بھاگتے ہوئے کلاس تک آئی تھی کیونکہ ابھی پتہ چلا تھا کہ انگلش کی کلاس شروع ہو چکی ہے اور انگلش کا پرفیسر ضرورت سے زیادہ سٹرکٹ ہے۔

سر کیا ہم کلاس میں آ سکتے ہیں وہ کلاس کے باہر کھڑی اجازت مانگ رہی تھی جبکہ کلاس دھڑا دھڑ سٹوڈنٹس سے بھری ہوئی تھی۔ یقیناً وہ سچ میں بہت سخت ٹیچر تھا تبھی تو اس کی کلاس کوئی مس نہیں کرتا تھا۔

اردو میں کیوں پوچھ رہی ہے انگریز ہے انگلش میں پوچھ حرم۔۔ میشا نے اس کے کان کے قریب سرگوشی کی تھی۔

وہ سچ میں کوئی انگریز ہی لگ رہا تھا یقیناً وہ انگریز تھا اور پھر اسے یہاں آنے سے پہلے ہی یہ بات پتہ چل گئی تھی کہ ان کے کچھ ٹیچرز فورن سے انہیں پڑھنے کے لئے آئے ہوئے ہیں یقیناً وہ ان میں سے ایک تھا

نہیں آپ میری کلاس میں تشریف نہیں لا سکتی آپ یہاں سے دفع ہو جائیں اور کل کی کلاس لینے کے لئے وقت پر آ جایئے گا۔

لیٹ آنے والوں کی میری کلاس میں کوئی جگہ نہیں ہے اس نے انگلش میں جواب دیا اور پھر سے اپنے لیکچر میں مصروف ہو گیا۔

Urdu Novels Ghar

حرم تو پہلے ہی دن اپنی اتنی بے عزتی پر شر مندگی سے سر جھکا گئی۔

اور پھر وہ دونوں ہی کلاس کے تھوڑے سے فاصلے پر بیٹھ گئی مطلب پہلے ہی دن ان کی اتنی بے عزتی ہو چکی تھی جس کا ان دونوں نے سوچا بھی نہیں تھا

ساری غلطی تمہاری ہے تمہیں کیا ضرورت تھی کہ ایک دن میں جا کر ایک ایک چیز ٹیسٹ کرنے کی اب ایسا ہی ہو گا آئندہ کبھی ان کی کلاس لیٹ نہیں کریں گے تمہیں پتا ہے میں اپنے کالج میں ہر ٹیچر کے فیورٹ سٹوڈنٹس میں کبھی بھی کچھ الٹا سیدھا نہیں کیا تم نے پہلے ہی دن مجھے بگاڑ دیا۔

وہ کیا سمجھ رہے ہوں گے کہ ہم اتنے غیر ذمہ دار ہیں کہ اپنی کلاس سے زیادہ ہمیں کینٹین میں کھانے پینے کی فکر لگی ہوئی تھی

یار پہلے ہی دن ہمارا اتنا برا امپریشن پڑا ہے ان سر پر وہ کبھی بھی ہمیں اچھے اسٹوڈنٹس کی لسٹ میں شامل نہیں کریں گے۔

کہتے ہیں نا فرسٹ امپریشن از دا لاسٹ امپریشن یہ بھی بالکل وہی ہوا ہے میں دعوے سے کہہ سکتی ہوں کہ سر اینڈ تک کبھی یہ دن نہیں بھولیں گے۔

حرم دکھ سے بول رہی تھی جب تھوڑی ہی دیر میں ٹیچر کلاس سے نکل کر باہر کی طرف جانے لگے وہ دونوں اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

اور ان کے ساتھ ہی دوسری کلاس سے نکلنے والا ایک اور انگریز ٹیچر ان کے ساتھ باہر کی طرف جانے لگا۔

وہ دونوں مسکرا رہے تھے ان کی فر فر انگلش نے میشا کو بہت امپریس کیا تھا

انگریزوں کی اولادیں نہ ہوں تو یار گورے کتنے پیارے ہوتے ہیں نہ پتا تو چلے اس انگریز کا نام کیا ہے جو ہماری کلاس میں پڑھاتا ہے۔

ویسے ہے بڑا ہینڈسم وہ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے بولی تو حرم نے گھور کر اسے دیکھا۔

استغفراللہ بدتمیز وہ ہمارے روحانی باپ ہیں حرم نے غصے سے گھورتے ہوئے کہا تھا اس طرح کی بدتمیزی اسے ہرگز پسند نہیں تھی۔

چل جانی پھر آجا اپنے روحانی ابے کا نام پوچھ کے آتے ہیں۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ گھسیٹنے لگی

یہ مذاق نہیں ہے میشا میں ٹیچرز پر مذاق برداشت نہیں کرتی اس نے غصے کہا

اچھا یار سوری چل آجا وہ معذرت کرتی بولی جبکہ حرم نے پہلے ہی اپنا ہاتھ چھڑوالیا اور پلر کے پیچھے جا چھپی کیونکہ ٹیچرز انہیں دیکھ کر رک گئے تھے۔

سر آج کے لیے بہت معذرت ہم کلاس میں لیٹ ہو گئے کیونکہ ہمارا پہلا دن تھا کیا میں آپ کا نام جان سکتی ہوں اگر آپ کو برا نہ لگے تو،،

وہ بڑے ہیں کانفیڈنس سے جا کر اس سے بات کرتے انگریزی میں سوال جواب کرنے لگی جب کہ اس ٹیچر کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی

یشام۔۔۔۔۔جواب دوسرے ٹیچر کی طرف سے آیا تھا جس پر وہ مسکرائی

یشام سمتھ یا یشام رابرٹ اس سے تھوڑی دیر پہلے ہی بورڈ سے ٹیچر سمتھ اور ٹیچر رابرٹ پڑھا تھا اسی لئے کنفرم کرنا چاہتی تھی۔

یشام احمر۔۔۔اس دفعہ جواب اس نے خود دیا تھا جس پر میشا صرف سر ہلا کر واپس پیچھے کی طرف بھاگ گئی تھی

یہ تو یار مسلم نکلا دیکھنے میں تو پکا انگریز لگتا ہے۔

وہ اس کا ہاتھ تھامتی تیزی سے نیچے کی طرف جاتے ہوئے اسے بتا رہی تھی جبکہ حرم تو دور تک خود کو کسی کی نظروں کے حصار میں محسوس کر رہی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اتنی دیر ہو گئی اب تک کیوں نہیں آیا ڈرائیور وہ یونیورسٹی سے باہر نکلی تو اسے ڈرائیور کہیں نظر نہیں آیا اس نے سوچا کہ واپس اندر چلے جانا ہی بہتر ہے ورنہ اتنی دھوپ میں تو وہ جل کر رہ جائے گی۔

آج حرم کا کالج کا پہلا دن تھا اور وہ بہت خوش تھی کہ جس طرح سے اس نے سب سے لڑ لڑ کر کالج کے بعد یونیورسٹی کی اجازت لی تھی

اسی طرح حرم بھی کامیاب ہو گئی تھی اور ویسے بھی دادا جان کے ساتھ اس کی محبت بھی تو مثالی تھی۔

سب سے چھوٹی ہونے کی وجہ سے وہ بھی دادا جان کی کافی زیادہ لاڈلی تھی

اور وہ زبردستی ان کی لاڈلی پوتی بھی بنی تھی کیونکہ دادا جان پوتیوں کے معاملے میں کافی سخت تھے۔

لیکن حرم بچپن سے ہی ہر وقت ان کے ساتھ چپکی رہتی ان سے باتیں کرتی ان سے ان کے جوانی کے قصے سنتی یہی وجہ تھی کہ وہ بہت جلد داداجان کی سب سے لاڈلی اور پیاری پوتی بن گئی تھی۔

ورنہ باقی سب پوتیوں کو پیار نام پر غصہ اور سختی ہی ملی تھی ان کا سارا کا سارا پیار تو صرف خداش کاظمی کے لئے تھا۔

وہ یوں ہی تو نہیں اس سے نفرت کرتی تھی اس سے نفرت کرنے کی اس کے پاس بہت مضبوط وجہ تھی

صرف اس کے مقابلے میں نہیں بلکہ اس پورے خاندان کے مقابلے میں جتنی زیادہ اہمیت خداش کاظمی کو ملی تھی اتنی کسی کو نہیں ملی تھی

اسے دنیا کی سب سے بہترین یونیورسٹی سے تعلیم دلوائی گئی

اسے اس کے ہر شوق کو پورا کرنے کی مکمل آزادی دی گئی

یہاں تک کہ سب کو لگتا تھا کہ داداجان کی خاندانی دشمنی اور وہ گھوڑے کی فضول قسم لی ریس اب ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی

لیکن دس سال پہلے اچانک ہی خداش کاظمی نے اس ریس میں حصہ لے کر اسے جیت لیا اور پھر داداجان کی نظروں میں اس کی اہمیت اور بھی زیادہ بڑھ گئی۔

نجانے داداجان کے لیے وہ ریس اتنی اہم کیوں تھی لیکن اس بات کا یقین سب کو تھا کہ خداش کاظمی اس میں کسی طرح کا کوئی انٹرسٹڈ نہیں دکھائے گا لیکن ایسا نہ ہوا۔

بلکہ اس نے نہ صرف انٹرسٹ دکھا کر یہ ریس جیتی تھی بلکہ ہر سال وہ صرف اس ریس کے لیے انگلینڈ سے پاکستان آتا اور پھر جیت کر واپس چلا جاتا۔

داداجان کو تو اپنے پوتے کی ہر ادا پسند تھی اس کا بات کرنا چلنا یہاں تک کہ وہ سانس بھی لے تو داداجان کو اس کا انداز منفرد اور پرفیکٹ لگتا تھا

وہ اپنے سامنے سب کو اس طرح سے ٹریٹ کرتا تھا جیسے کسی کی کوئی اہمیت ہی نہیں وہ سب پر بہت بار یہ واضح کر چکا تھا کہ اس گھر میں جو ویلیو اس کی ہے وہ کسی اور کی نہیں

مشال آپی اور منشا آپی تو اکثر کہتی تھی کہ ان لوگوں کا ہونا نہ ہونا ایک برابر ہے۔

اس گھر میں کسی کا ہونا اہمیت رکھتا ہے تو صرف اور صرف داداجان کے پوتے کا۔۔۔

اسے تو اپنے باپ پر بھی غصہ آتا تھا جو مشال آپی کی پیدائش کے بعد سے لے کر اب تک بس بیٹے کی خواہش پر ہی اپنے آپ کو کوستا رہا

اور ساتھ میں ان بیٹیوں کو بھی کہ اگر ایک بیٹا ہو جاتا تو شاید داداجان کی نظروں میں ان کی اہمیت بھی بن جاتی

لیکن ایسا نہ ہو سکا تایا جان کے ہاں منشا آپی کی پیدائش کے ڈیڑھ سال بعد وہ پیدا ہوا۔

اور اس کی پیدائش کے بعد اس خاندان میں کسی لڑکے نے جنم ہی نہیں لیا داداجان کی تمام تر توجہ کا مرکز وہ اکیلا انسان بن گیا تھا اور پھر اکڑ اور غرور تو داداجان کی دین تھی

اور کچھ اس کے باپ اور چچا کی بھی کہ تم اس خاندان کے اکلوتے وارث ہو تم شہزادے ہو تم بادشاہ ہو سب کچھ تم ہی ہو

اور تم نے سنبھالنا ہے اس خاندان کو وارث تم نے دینا ہے

تم نے یہ کرنا ہے تم نے وہ کرنا ہے

اور اس سب کی وجہ سے اس کے اندر ایسا غرور آیا تھا کہ وہ خود سچ مچ کا بادشاہ سمجھنے لگا۔ کم از کم اسے تو ایسا ہی لگتا تھا

کیونکہ اس کی بات کوئی ٹال نہیں سکتا تھا اگر کوئی اس کی بات کی نفی کرتا تو شکایت سیدھی دادا جان کے پاس جاتی

اور پھر دادا جان اس کا کیا حال کرتے یہ کسی سے چھپا ہوا نہیں تھا

اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ آخر اس کے خاندان میں بیٹے کو اتنی اہمیت کیوں دی جاتی ہے۔۔۔

وہ ہمیشہ اپنے آپ کو بے بس اور غیر ضروری محسوس کرتی تھی ہاں یہ بات الگ تھی کہ ان کو بھی بہت پیار ملا تھا لیکن اہمیت صرف اور صرف خداش کاظمی کی تھی۔

اس نے خود اپنے لئے اسٹیپ اٹھایا خود لڑی جھگڑی اور آخر اس نے کالج میں ایڈمیشن لیا گاؤں کے کالج میں ایڈمیشن لینے کے بجائے اس نے سیدھے شہر کے کالج میں ایڈمیشن لیا تھا۔

جو کہ بہت بڑے پیمانے پر تھا اور یہاں کی پڑھائی بھی باقی لوکل کالج سے بہت اچھی تھی حالانکہ اس کا ارادہ بھی باہر جا کر پڑھنے کا تھا۔

کیونکہ وہ بہت ہی شاندار نمبروں سے پاس ہوئی تھی لیکن پھر اسے اس بات کا احساس دلایا گیا کہ وہ خداش کاظمی نہیں ہے۔

بلکہ وہ دیشم کاظمی ہے۔خاندان کی بیٹی ہے اسے ایک حد میں رہنا ہے وہ اپنے لئے لڑ جھگڑ کر یونیورسٹی میں آئی تھی تبھی تو اسے باغی کہا جاتا تھا اسے بدلحاظ کہا جاتا تھا کیونکہ وہ اپنے لیے لڑنا جانتی تھی۔

شاید اب حرم بھی اس والی لسٹ میں آنے والی تھی آخر اس لسٹ میں ایک اور نام کا اضافہ ہونے والا تھا کیونکہ حرم نے شہر کے کالج میں ہی ایڈمیشن لے چکی تھی۔

جس بات کی اسے بہت خوشی تھی کچھ حد تک اس نے اس کی حوصلہ افزائی کی تھی کہ اسے ہر حال میں آگے پڑھائی جاری رکھنی چاہیے کیونکہ اس نے ایف ایس سی میں اپنے بورڈ میں ٹاپ کیا تھا۔

اور جب اس نے داداجان کو رزلٹ دکھاتے ہوئے اپنی فرمائش کا اظہار کیا تو اس نے اپنے لاڈلے پیارے دشی ویرو (خداش کاظمی) کا سہارا لیا تھا

اور وہ اپنی لاڈلی بہن کی کوئی بھی بات کس طرح سے ٹالتا۔وہ تو اس کی جان تھی۔اس کا رونا دھونا کام آگیا تھا اس نے حرم کی سفارش داداجان سے کر دی تھی اس وعدے کے ساتھ کہ وہ خود اسے لے جائے گا اور خود چھوڑنے بھی جائے گا۔

صبح تو وہ ہی انہیں چھوڑنے کے لئے آیا تھا لیکن وہ اپنی ذمہ داری نبھا نہیں سکتا تھا کیونکہ وہ ضرورت سے زیادہ مصروف رہتا تھا۔

جس کی وجہ سے دادا جان کا اکڑو پوتا اب تک انہیں لینے کے لئے نہیں آیا تھا

حرم کا کالج زیادہ دور نہیں تھا بلکہ یہی سے تھوڑے سے فاصلے پر تھا اگر پانچ منٹ کا فاصلہ کہا جائے تو غلط نہیں تھا۔

صبح وہ انہیں چھوڑ کر گیا تھا اور اب تک کسی کے آنے کی کوئی امید نہ تھی

حرم کا کالج ٹائم آف ہوئے تقریباً آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا جب کہ وہ بھی اپنی آخری کلاس لے کر تقریباً ایک گھنٹہ سے اس کے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

اتنی دیر لگا دی آپ نے ویرو میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی

آپ کو پتا ہے ہماری کلاس کا وقت ختم ہوئے ایک گھنٹہ ہو چکا ہے اور آپ اب آ رہے ہیں۔

وہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس سے کہنے لگی تھی جب کہ خداش کاظمی آنکھوں سے گلاسز اتار کر ایک طرف رکھتا مسکرا کر گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا

گڑیا میں گھر سے تو بالکل ٹائم پر نکلا تھا لیکن اس راستے سے آتے ہوئے بیچ میں ایک دو اور کام یاد آ گئے تو سوچا اگر نکل ہی آیا ہوں اس طرف سے پہلے وہ کام کر لیتا ہوں اور ایک بات یاد رکھنا مجھے دیر سویر ہوتی رہتی ہے تم کالج سے باہر نکلنا جب تک میں خود آ کر تمہیں نہ بلاؤں

خداش اسے دیکھتے ہوئے بولا،، اسے سمجھانا وہ اپنا فرض سمجھتا تھا۔

جبکہ حرم نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا اپنی دوست کو اس نے کتنی دیر روک کر رکھا تھا۔

کہ وہ اسے اپنے بھائی سے ملوائے گی کیونکہ صبح سے اس کی تعریفیں سن سن کے اب میشا کو بھی شوق ہو گیا تھا اس کے بھائی کو دیکھنے کا

اسے وڈیرے لوگ دیکھنے کا بڑا شوق تھا اور جب حرم نے اسے اپنے بارے میں بتایا تھا تب وہ کافی زیادہ ایکسائیٹڈ ہو گئی تھی۔

اس سے ملنے کے لیے اور خاص کر جو بات اسے سب سے زیادہ پسند آئی تھی وہ یہ تھی کہ وہ اپنے خاندان کا اکلوتا لڑکا ہے اور اسے ضرورت سے زیادہ اہمیت ملی ہے۔

میشہ کے حساب سے وہ ایک انتہائی بگڑا ہوا اور ہر طرح کی عیاشی کرنے والا شخص تھا۔

لیکن یہ بات اس نے حرم کو نہیں بتائی تھی ممکن تھا کہ اپنے بھائی کے بارے میں اس طرح کی کوئی بات سن کر وہ برا منا جاتی۔

اور اپنی ایک دن کی دوست کو وہ خود سے ناراض نہیں کر سکتی تھی اسی لیے اسے بس اتنا بتادیا کہ اسے وڈیرے دیکھنے کا بہت شوق ہے

لیکن یہ شوق شوق ہی رہا کیوں کہ خداش کو آنے میں بہت دیر ہو گئی تھی اور میشہ کے بھائی اسے لینے کے لئے آ چکے تھے۔

جس کی وجہ سے اسے جانا پڑ گیا لیکن کون سا اسے یہ دوبارہ موقع نہیں ملنا تھا

اس لیے یہ سوچ کر ریلیکس ہو گئی کہ آج نہیں تو پھر کبھی وہ اس سے ملاقات کر لے گی۔

وہ اسے اپنی دوست کے بارے میں یہی بتا رہی تھی جب اچانک خداش نے اپنی گاڑی ایک یونیورسٹی کے سامنے روکی

واؤ یہ ہے ایشی آپی کی یونیورسٹی کتنی بڑی یونیورسٹی ہے کیا ہم اندر سے جا کر اسے دیکھ سکتے ہیں۔۔۔۔؟

وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی تھی یونیورسٹی بہت بڑے پیمانے پر بنائی گئی تھی اور اس کی تعریف بھی بہت کی جاتی تھی۔اور یقیناً حرم کو بھی اسے اندر سے دیکھنے کا بہت شوق تھا

ابھی تو ہم لوگ گھر جا رہے ہیں تمہاری آپی آ جائے تو بہتر ہے۔تم بتاؤ تمہارا آج کالج کا پہلا دن کیسا گزرا۔وہ دیشم کے آنے کا انتظار کرتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تھا

دن تو ٹھیک ٹھاک ہی گزرا لیکن آج ناں ایک ٹیچر سے بے عزتی بھی ہو گئی۔وہ بھی بنا کسی وجہ کے خیر وہ چھوڑیں میں آپ سے اس یونیورسٹی کے بارے میں پوچھ رہی ہوں میں بھی اس یونیورسٹی میں آؤں گی

اس نے اچانک سے کہا تھا خداش نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر دروازے سے باہر نکلتی دی دیشم کی طرف دیکھنے لگا لمبے گاون کے ساتھ حجاب میں لپٹا پر نور چہرہ دھوپ سے دمک رہا تھا وہ تیز قدم اٹھاتے گاڑی کی طرف آ رہی تھی اس کی شخصیت میں ایک وقار تھا وہ اپنا آپ سنبھال کر رکھنا جانتی تھی۔لوگوں کی نظروں میں خود کو کس طرح سے پیش کرنا ہے اس بات کا اسے بہت اچھے طریقے سے پتہ تھا

وہ سامنے والے کو ایک حد میں رکھنا جانتی تھی۔یوں ہی تو نہیں وہ اس پر دل ہارا تھا۔بہت ساری وجہ تھی اس لڑکی سے محبت کرنے کی۔۔

اس نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اپنی نشست سنبھالی اس کے ساتھ ہی خداش گاڑی سٹارٹ کر دی تھی۔۔

Urdu Novels Ghar

ہاں جی کیسا گزر تمہارے کالج کا پہلا دن اس نے پہلا سوال حرم سے ہی کیا تھا خداش کاظمی کو مخاطب کرنا تو وہ اپنی توہین سمجھتی تھی۔

بہت اچھا گزرا بہت انجوائے کیا آپ کو پتہ ہے میں نے ایک دوست بھی بنائی ہے اس کا نام میشا ہے

۔اف وہ اتنی باتیں کرتی ہے کہ آپ کو کیا ہی بتاؤں آج سارا دن میں اسی کے ساتھ رہی اس کا بھی آج کالج کا پہلا دن تھا

حرم فرنٹ سیٹ سے پیچھے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بتانے لگی تھی۔

وہ بھی بہت دلچسپی سے اس کی باتیں سن رہی تھی خداش کے مرر کا رخ اسی کے جانب تھا لیکن اس بات سے وہ یکسر انجان تھی

وہ تو اس کے دل کی دنیا سے بھی بالکل انجان تھی اگر وہ جان جاتی کہ جس شخص سے وہ دنیا میں سب سے زیادہ نفرت کرتی ہے وہ اپنے دل کا نام ہی اس کے نام پر رکھ چکا ہے

اس کا دل اس کے نام پر دھڑکتا تھا اور یہ سب کچھ آج سے نہیں بلکہ کئی سالوں سے ہو رہا تھا۔

یوں ہی تو نہیں اس کی ہر بد تمیزی ہر انداز وہ نظر انداز کر دیتا تھا

اس کے سامنے گھر کا کوئی فرد اونچی آواز میں بات نہیں کرتا تھا۔کوئی اس کی ذات کو اگنور نہیں کر سکتا تھا کوئی اس کی بات کے خلاف نہیں جا سکتا تھا

Urdu Novels Ghar

لیکن دیشم کاظمی اس کی ایک ایک چیز کی مخالفت کرتی تھی۔وہ اس سے بے انتہا چڑتی تھی اور وہ اس چڑ کی وجہ کبھی بھی سمجھ نہیں پایا تھا

جب کہ وہ اپنے آپ کو اس کے معاملے میں ایک مختلف انسان پاتا تھا۔وہ کبھی بھی اس کا دوست نہیں رہا تھا

جہاں تک اسے یاد پڑتا تھا اس نے زندگی میں کبھی بھی دیشم کے ساتھ کبھی کچھ غلط نہیں کیا تھا لیکن پھر بھی اس کی طرف سے اس سرد مہری پر وہ اکثر حیران رہ جاتا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○

سات دن مزید گزر چکے تھے وہ اسی گھر میں اسی کمرے میں رہ رہی تھی لیکن اس رات کے بعد اس کا شوہر واپس اس کمرے میں نہیں آیا تھا

پرسوں رات اسے خبر ملی تھی کہ اس کا شوہر حویلی میں ہی ہے اور اس کو یہی لگا تھا کہ وہ کمرے میں بھی آئے گا لیکن ایسا نہیں ہوا۔

اور یوں ہی ایک ہفتہ گزر گیا۔

اسے یہ شخص بہت عجیب لگنے لگا تھا ایک تو اب تک اس نے اس شخص کو دیکھا نہیں تھا

اور اس کے کمرے میں بھی اس کی کوئی تصویر نہ تھی یہ الگ بات تھی کہ اس کی کوئی خواہش نہیں تھی اسے دیکھنے کی۔۔۔

لیکن پھر بھی وہ اس کے جسم و جان کا مالک بنا ہوا تھا تو اس کا چہرہ دیکھنا تو تھا ہی لیکن اب تک وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ پائی تھی اس رات کے بعد وہ شخص واپس کمرے میں ہی نہیں آیا

لیکن دو دن پہلے جو اس نے اس کے کپڑے وغیرہ استری کر کے الماری میں رکھے تھے وہ سارے غائب ہو چکے تھے یقیناً اس کے سونے پر وہ آیا تھا کمرے میں اور اپنا سامان لے کر گیا

وہ کون سا اسے اپنی بیوی سمجھتا تھا کہ وہ اسے اپنے آنے جانے کی کوئی خبر دیتا

ملازمہ سے اسے پتہ چلا تھا کہ اس کی ماں کی طبیعت کافی زیادہ خراب رہتی تھی جب کہ آج کل وہ عمایہ کے بھائی کی تلاش میں دن رات ایک کر رہا تھا

اس کی حویلی میں واپسی بہت کم ہوتی تھی وہ حویلی میں واپس صرف اپنی ماں سے ملنے کے لیے ہی آتا تھا

ورنہ اس کی ذات اس کے لئے اتنی اہم نہ تھی کہ وہ اپنا وقت اس پر برباد کرتا ہے یہ بھی اسی ملازمہ کے ہی الفاظ تھے۔

شروع میں اسے یہ سب سنتے ہوئے تکلیف ہوتی تھی لیکن اب آہستہ آہستہ اسے عادت ہوتی جا رہی تھی وہ دن رات بس ایک ہی دعا کرتی تھی کہ اس کا بھائی ان لوگوں کو کبھی بھی نہ ملے

وہ لوگوں کی پہنچ سے دور چلا جائے کیونکہ ایک بات تو اسے پتہ چل چکی تھی کہ جس دن بھی اس کا بھائی ان لوگوں کے ہتھے چڑھ گیا وہ اسے جان سے مار دینے میں ایک لمحہ نہیں لگائیں گے

اور وہ جانتی تھی کہ آج نہیں تو کل اس کی موت بھی مقرر ہے یہ لوگ اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے جو اٹھتے بیٹھتے اس پر ظلم کی انتہا کرتے تھے۔ وہ اسے جان سے مارنے میں کتنا وقت لگاتے

ان کے لیے کہ اس کی زندگی کی کوئی اہمیت رکھتی تھی۔انہیں تو بس یہ پتا تھا کہ وہ ان کے بیٹے کے قاتل کی بہن ہے کسی کو اس بات سے کوئی لینا دینا نہیں تھا کہ وہ بھی ایک انسان ہے اس کے بھی کچھ جذبات ہیں اسے بھی درد ہوتا ہے لیکن ان کے لئے تو تکلیف صرف وہی تھی جو انہیں ہو رہی تھی درد صرف وہ تھا جو وہ اپنے بیٹے کی جدائی میں سہہ رہے تھے جذبات صرف ان ہی کے تھے

ان لوگوں کے لئے بس اپنا خون اہمیت رکھتا تھا اور وہ ایک ونی تھی جس کا احساس اس دن رات دلایا جاتا تھا اسے آہستہ آہستہ ان سب چیزوں کی عادت ہوتی جا رہی تھی۔وہ ان سب چیزوں میں ڈھلتی جا رہی تھی اگر زندگی اسی طرح سے گزارنی تھی تو پھر کسی امید پر کیوں بیٹھے رہنا وہ ان سب چیزوں کو قبول کر چکی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اسے ایک ہفتہ ہو چکا تھا کالج جاتے ہوئے اور اس نے یہاں آنے کے بعد جو چیز سب سے زیادہ نوٹ کی تھی وہ سر یشام احمر کہ کلاس میں سب سٹوڈنٹس کی تعداد تھی کوئی بھی ایسا سٹوڈنٹ نہیں تھا جو ان کی کلاس کو مس کر دیتا ۔

ایک تو ان کا لیکچر دینے کا انداز ایسا تھا کہ کسی کو بھی دوسری بار پڑھنے کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی اور پھر وہ اتنے سٹریکٹ تھے اسٹڈیز کے معاملے میں کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو ان کے رولز کو فالو نہ کرتا۔ یہی ساری لڑکیاں دوسرے ٹیچر کی کلاس میں ایبسنٹ ہوتی تھی کیونکہ انہیں لیکچر لینے میں انٹرسٹ نہیں تھا

Urdu Novels Ghar

کچھ چلبلی سی لڑکیاں تو کہتی تھی کہ سر یشام احمر بہت زیادہ ہینڈسم ہیں اسی لئے ہم ان کی کلاس لیتے ہیں ان کا ڈانٹنے کا انداز بھی بہت ظالم ہے سید ھا دل پر لگتا ہے۔

جب کہ حرم کو یہ ساری باتیں بالکل بھی پسند نہیں تھی کہ وہ ٹیچرز کو ایک الگ مقام دیتی تھی

وہ ہر کلاس اٹینڈ کرتی تھی جلد ہی سر یشام احمر کے دماغ میں آنے والا پہلا امپریشن وہ ختم کر چکی تھی

وہ ایک لائق اسٹوڈنٹ تھی اور اپنے آپ کو نمایاں رکھنا بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی اس کے مقابلے میشا بہت پیچھے تھی۔

لیکن وہ اپنی دوست کو اپنے ساتھ لے کر چلنا بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی وہ اس کے نوٹس بنانے میں ہیلپ کرتی اس کو جو سمجھ نہ آتا وہ ٹوپک سمجھاتی۔

یہی تو وجہ تھی کہ میشا اس جیسے دوست کو پا کر بہت خوش تھی کہ صرف خود آگے بڑھنے پر یقین نہیں رکھتی بلکہ اپنی دوست کو بھی آگے بڑھانے میں اس کی مدد کرتی ہے

سر یشام احمر نے دو دو لڑکیوں کے گروپس بنائے تھے اور ان دونوں کی دوستی کو دیکھتے ہوئے ہی شاید انہوں نے ان دونوں کو ایک گروپ میں شامل کیا تھا۔

یہ گروپ ایک لِائق اسٹوڈنٹ اور ایک ایوریج اسٹوڈنٹ سے بن رہا تھا کہ ایک اسٹوڈنٹ اپنے ساتھی کی مدد کر سکے اور اس کام میں وہ دونوں ایک دوسرے کا بہت ساتھ دے رہی تھی۔

اپنی پڑھائی اور ذہانت کی وجہ سے وہ جلد ہی اپنے سارے ٹیچرز میں فیورٹ اسٹوڈنٹ بن چکی تھی کہ سب لوگ اسے بہت زیادہ پسند کرتے تھے۔

لیکن اس نے نوٹ کیا تھا نہ جانے کیوں سر یشام احمر اس کی اس طرح سے تعریف نہیں کرتے جس طرح سے باقی ٹیچرز کرتے تھے

دو دن پہلے سر یشام احمر نے کچھ اور سٹوڈنٹس کی بہت تعریف کی تھی ان سب میں اس کا بھی شمار ہوتا تھا۔

لیکن اتنی بار نام لے لے کر سب کو بلانے کے باوجود بھی اس کا نام سر نے کہیں بھی شامل نہیں کیا تھا اور اس بات کا اسے بہت دکھ ہوا تھا وہ بولی کچھ بھی نہیں

لیکن جب بینچ پر واپس بیٹھی تو اس نے سر احمر کو دیکھا تھا جو مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

نہ جانے کیوں اسے ایسا لگا کہ سر احمر نے جان بوجھ کر اس کا نام اناؤنس نہیں کیا۔

اور اس بات کے بارے میں اسے بعد میں میشا سے بھی بات کی تھی جس پر اس نے کہہ دیا کہ ہو سکتا ہے کہ باقی لوگوں کی اسائنمنٹس اس سے بہتر ہو

یا ہو سکتا ہے کہ سر نے اس کی اسائنمنٹ پر زیادہ غور نہ کیا ہو

جو بھی تھا سب کی تعریفوں کے بیچ اپنا نام نہ سن کر اسے برا لگا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○

وہ قریباً بھاگتے ہوئے فون کی طرف آئی تھی کتنی دنوں سے وہ ان کے فون کا انتظار کر رہی تھی اور آخر کار آج اسے موقع ملا تھا اپنے نانو سے بات کرنے کے لیے

السلام علیکم نانو کیسے ہیں آپ میں کتنے دنوں سے آپ کے فون کا انتظار کر رہی تھی

کہاں مصروف ہو جاتے ہیں آپ میں نہیں آپ سے بات کرنے والی تھی لیکن پھر بھی سوچا کہ بچارے بزرگ ہیں اور بزرگوں کو دکھ نہیں دینا چاہیے اللہ ناراض ہوتا ہے وہ فون کان سے لگائے شروع ہو چکی تھی

جبکہ دوسری طرف موجود شخص نے مسکراتے ہوئے اس کے سلام کا جواب دیا اور اسے حال ہے خیریت پوچھنے لگا

بالکل بھی ٹھیک نہیں ہوں میں نانو ہمارے ہاسٹل میں کچھ دنوں کے بعد چھٹیاں ہو جائیں گی

آپ مجھ سے ملنے کے لیے آئیں گے نا اس بار ہم کہاں جائیں گے گھومنے کے لیے میں نے نا انٹرنیٹ پر وادی کالام کی کچھ تصویریں دیکھی ہیں بہت خوبصورت جگہ ہے اس دفعہ چھٹیوں پر وہاں چلیں؟؟؟؟

وہ اپنی دھن بولے جا رہی تھی جب کہ ان کی کسی بات کو محسوس نہیں کہا رہی تھی۔

میرا بچہ میری بات تو سنو وہ دراصل اس بار تمہاری چھٹیوں پر میں تمہارے ساتھ نہیں چل سکتا لیکن تم فکر مت کرو تم جہاں بھی جانا چاہتی ہو آرام سے جاؤ بوڈی گارڈ تمہیں وہاں لے جائے گا تمہیں بالکل بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

اصل میں میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے اس دفعہ میں لمبا سفر نہیں کر سکتا اور تم جانتی تو ہو کے وادی کلام یہاں سے کتنی دور ہے اسی لئے میں نے تمہارے بوڈی گارڈ کو کہہ دیا ہے وہ تمہیں وہاں لے جائے گا۔

Urdu Novels Ghar

نانو بہت پیار سے سمجھا رہے تھے جبکہ ان کے نام کا سن کر وہ اداس ہو گئی تھی

کیا ہوا ہے آپ کو نانو آپ کی طبیعت خراب ہے میں آپ سے ملنا چاہتی ہوں پلیز میں حویلی آ جاتی ہوں آپ سے ملنے کے لیے

کسی کو کچھ بھی پتا نہیں چلے گا میں بس آپ سے مل کر واپس آ جاؤں گی اور ویسے بھی انکل تو میرے ساتھ ہی ہوں گے نا۔

میں بس آپ کو دیکھ کر انکل کے ساتھ واپس آ جاوں گی اس کی آواز میں وہ بے قراری صاف محسوس کر سکتے تھے

لیکن وہ اسے یہاں نہیں بلا سکتے تھے یہاں ان کی جان کو خطرہ تھا اگر دوسری حویلی والوں کو پتہ چل گیا۔

اگر اس کے بارے میں کسی کو بھنک بھی لگ گئی تو وہ اسے جان سے مارنے میں لمحہ نہیں لگائیں گے اور وہ اپنی نواسی کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے نہیں دیکھ سکتے تھے وہ ان کی اکلوتی بیٹی کی آخری نشانی تھی جو ان کے لیے بے حد عزیز تھی۔

اس میں وہ اپنی بیٹی کو دیکھتے تھے وہ صرف چھٹیوں میں ہی اس سے ملنے کے لیے جاتے تھے

اور اسے اپنے ساتھ پاکستان کے مختلف علاقوں میں گھماتے تھے چھٹیاں وہ دونوں کے ساتھ گزارتے تھے۔

ہر سال چھٹیوں پر وہ اس کے پاس چلے جاتے تھے جس سے وہ خوش ہو جایا کرتی تھی لیکن اس سال وہ ایسا نہیں کر سکتے تھے ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب رہنے لگی تھی

نہیں میں تمہیں یہاں نہیں بلا سکتا اور تم بھی اپنے دماغ سے یہ بات نکال دو کہ تم کبھی بھی یہاں آسکتی ہو تم یہاں کبھی بھی نہیں آؤ گی چاہے کچھ بھی ہو جائے

بے شک میری موت ہی کیوں نہ واقع ہو جائے تو بھی اس حویلی میں قدم نہیں رکھو گے اس گاؤں میں بھی قدم نہیں رکھو گی

تم کبھی بھی یہاں نہیں آؤ گی تمہاری چھٹیوں کا میں کوئی انتظام کروا دوں گا میں جانتا ہوں کہ تم میرے بنا نہیں جانا چاہتی لیکن میں کوئی نہ کوئی حل ضرور نکالوں گا

تم فکر مت کرنا لیکن چاہے کچھ بھی ہو جائے تو تم اس گاؤں میں مت آنا اگر تم اس گاؤں میں آئی تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گی

وہ بولے جا رہے تھے جبکہ دوسری طرف سے دیدم کے لیے یہ ساری باتیں سننا قابل قبول تھا نہ جانے کتنی ہی دیر ہوئی ان کی باتوں کو سنتی رہی فون رکھنے کے بعد اس کی سوچوں کا مرکز نانو کی باتیں ہی تھی

وہ اسے کیوں خود سے دور رکھتے تھے کیوں اسے حویلی نہیں آنے دیتے تھے بس اسے یہ پتہ تھا کہ دوسری حویلی والے لوگ ان کے دشمن ہیں جو اس کی جان لینا چاہتے ہیں

لیکن وہ اس کی جان کیوں لینا چاہتے تھے کیا بگاڑا تھا اس نے کسی کا وہ تو کسی کو جانتی تک نہیں تھی

نہ جانے کون ظالم لوگ تھے جن کی وجہ سے وہ اپنوں سے دور تھی کاش وہ بھی اپنے اپنوں کے ساتھ ایک نارمل زندگی گزار پاتی

اس نے جب سے ہوش سنبھالا تھا اپنے آپ کو اس ہوسٹل میں ہی پایا تھا اپنی انیس سالہ زندگی میں اس نے اب تک اپنا گھر اپنا گاؤں نہیں دیکھا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ رات کو حرم کے کمرے میں آئی تو اسے مسلسل کچھ لکھتے ہوئے دیکھ کر اس کے پاس ہی بیٹھ گئی

کیا بات ہے حرم بہت محنت ہو رہی ہے میں نوٹ کر رہی ہو تم سب سے زیادہ انگلش پڑھتی ہو

لگتا ہے باقی سارے ٹیچرز اتنے اسٹرکٹ نہیں ہیں جتنے کے انگلش کے وہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس ہی بیٹھ کر اس سے پوچھنے لگی تھی۔

اسٹرکٹ بہت چھوٹا سا لفظ استعمال کر رہی ہیں آپ آپی میرے انگلش کی ٹیچر سخت نہیں ہے نیکسٹ لیول کے سخت ہیں

میں بیان نہیں کر سکتی وہ ہر وقت غصہ نہ ان کے ناک پے رہتا ہے جیسے ابھی کچھ ایسا بول دیں گے کہ بس سمجھو میں تو گئی۔

اتنا خوف آتا ہے ان سے کہ کیا بتاؤں آپ کو پتا ہے ان کی کلاس میں کوئی لڑکی ایبسینٹ نہیں ہوتی ساری لڑکیاں ٹائم پر پہنچ جاتی ہیں

اور ان کے جانے کے بعد استغفر اللہ ان کے بارے میں اتنی عجیب باتیں کرتی ہیں کہ کیا بتاؤں آج کل کی لڑکیوں میں شرم حیا نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے

Urdu Novels Ghar

کبھی ان کو ہوٹ بولتی ہیں تو کبھی ہینڈ سم آف میں تو شرمندہ ہو جاتی ہوں ان لوگوں کی باتیں سن کر۔

اور پتا ہے آج ایک لڑکی میری کلاس کے کہہ رہی تھی کہ سر ان سارے کمنٹ سے انجان نہیں ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ سب باتیں پتہ نہیں سر ان لڑکیوں کے بارے میں کیا سوچتے ہیں۔

ان چند لڑکیوں نے پوری کلاس بدنام کر رکھی ہے سب کے سامنے

مجھے تو اتنا برا لگتا ہے جب وہ ساری لڑکیاں اس طرح سے بات کرتی ہیں کوئی فرق ہی نہیں ہے ٹیچر اور کسی عام انسان میں

وہ افسوس کرتے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ اس کی باتیں سن کر اسے بھی بہت عجیب لگ رہا تھا

یقیناً اُن کی کلاس کو پڑھتے ہوئے وہ ٹیچر بھی شرمندہ ہوتا ہو گا۔

تم چھوڑو ان سب باتوں کو ان پر دھیان دینے کی ضرورت نہیں ہے تم صرف اپنی پڑھائی پر دھیان دو جس کے لئے تم وہاں گئی ہو اور یہ ساری باتیں گھر میں کسی اور کے سامنے کرنے کی ضرورت نہیں ہے

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی تھی جب کہ حرم ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اس کے پاس ہی بیٹھ کر اپنا کام کرنے لگی اور دیشم بھی جتنا ہو سکے اس کی مدد کرنے کی کوشش کر رہی تھی

حرم ایک کپ چائے بنا دو دروازے پر دستک دیتا خداش داخل ہوا تھا

گھر میں اتنے سارے ملازم ہیں آپ کسی اور کو کہہ دیں ناوہ پڑھائی کر رہی ہے اس طرح سے سارا دھیان خراب ہو جاتا ہے۔

دیشم نے اس سے نرمی سے بات کرنا تو کبھی سیکھا ہی نہیں تھا بلکہ وہ تو اس سے مخاطب بھی نہیں ہوتی تھی لیکن یہ اس کی مجبوری تھی کہ اسے حرم کی پڑھائی کا خاص خیال رکھنا تھا

اچھا اگر وہ بیزی ہے تو تم بنادو تم تو فارغ ہو ناوہ برا منائے بغیر اس سے بولا تھا۔

جی بالکل میں فارغ ہوں لیکن میں آپ کی ملازمہ نہیں ہوں

جا کر کسی اور سے کہیں اس گھر میں بہت ساری ملازمہ ہیں جو آپ کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہتی ہیں

وہ چبا چبا کر لفظ ادا کرتے ہوئے بولی تھی جبکہ اس کی بد تمیزی پر حرم نے اپنے بھائی کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھا تھا۔

چائے تو اب میں تمہارے ہاتھ سے ہی پیوں گا اب یہ فیصلہ تمہیں کرنا ہے کہ میرے کہنے پر اٹھ رہی ہو یا دادا جان سے جا کر کہوں دل جلانے والی مسکراہٹ لبوں پر لئے وہ اس سے بولا تھا

جس پر دیشم نے اسے گھور کر دیکھا اور پھر پیر پٹخ کر باہر نکل گئ۔

بھائی آپ کتنا تنگ کرتے ہیں ان کو میں بنا دیتی حرم دیشم کی بد تمیزی پر شرمندگی سے بولی تو وہ اس کے پاس ہی بیٹھ کر اس کی کتابیں دیکھنے لگا

وہ پڑھائی میں شروع سے ہی بہت اچھی تھی اور خداش کی بھی یہی خواہش تھی کہ وہ اس وقت جس طرح اپنی پڑھائی کو لے کر سیریس ہے آگے بھی اسی طرح اپنی پڑھائی پر دھیان دے سکے

لیکن داداجان کا کہنا تھا کہ اس کے شوق کو جلدی ختم کرواور وہ ایک اور دیشم کو اس خاندان میں جنم نہیں لینے سکے۔

اور دیشم نے بھی تو قسم کھا رکھی تھی کہ وہ کسی کی کوئی بات نہیں سنے گی جب کہ داداجان اس کے نکاح کے پیچھے لگے ہوئے تھے۔

وہ بس یہ چاہتے تھے جلد سے جلد اس کا نکاح کروادیں تاکہ جو دیشم کی پڑھائی کے سلسلے میں باتیں بن رہی ہیں یہیں پر ختم ہو جائیں

وہ کو ایجوکیشن میں پڑھ رہی تھی جس کی وجہ سے خاندان والے طرح طرح کی باتیں کر رہے تھے

جیسے اس کا رشتہ کون کرے گا

کون اس سے شادی کرے گا

کون اسے اپنے خاندان کی دلہن بنائے گا

آج کل کی پڑھی لکھی لڑکیوں کا مطلب ہے اپنی نسل برباد کر لو۔

یونیورسٹی میں پڑھتی ہے پتہ نہیں کتنے لڑکوں سے بات چیت کرتی ہو گی۔

پتہ نہیں اس کی کلاس میں کون کون سے لڑکے ہو نگے

کس کس طرح کا مزاج رکھتے ہوں گے

آج کل کے لڑکوں کو تو جیسے ہم جانتے ہی نہیں اور یہی ساری باتیں دادا جان کو پریشان کرنے لگی تھی

اور وہ چاہتے تھے کہ جلد سے جلد دیشم اور خداش کا نکاح ہو جائے تا کہ ان ساری باتوں پر پردہ پڑ جائے خداش کو کوئی اعتراض نہیں تھا اس کی تو من کی مراد پوری ہو رہی تھی

لیکن دیشم سے ابھی تک اس حوالے سے کسی نے بھی کوئی بات نہیں کی تھی۔ سب جانتے تھے کہ وہ اپنی پڑھائی کے معاملے میں کسی طرح کا کوئی کمپرومائز نہیں کرے گی اور شادی کا تو نام بھی نہیں لینے دے گی

لیکن دادا جان کے پاس اس بات کا بھی حل تھا دادا جان نے کہا تھا کہ اگر وہ انکار کرتی ہے تو اس کے سامنے پڑھائی یا گھر بیٹھنے کی شرط رکھ دیں گے مجبور ہو کر اسے ان کی بات ماننے پر جائے گی

جب کے دادا جان کا یہ بھی کہنا تھا کہ ان کے پوتے کو کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا اور وہ اپنی پوتی پر پورا حق رکھتے ہیں وہ جسے چاہے اپنے پوتے کے ساتھ جوڑ سکتے ہیں لیکن وہ اپنے پوتے کی خواہش کو بھی مد نظر رکھنا چاہتے تھے

اور انہیں اس بات کا افسوس تھا کہ ان کے پوتے کی خواہش وہ لڑکی تھی جو اس خاندان کی سب سے بگڑی ہوئی لڑکی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

یشام سب کی اسائنمنٹ چیک کر رہا تھا سب کی اسائنمنٹ چیک کرتے کرتے وہ اس کے پاس آیا اور حرم کے قریب ذرا سا جھک کر اس کے اسائنمنٹ چیک کرنے لگا۔

وہ کافی نروس لگ رہی تھی جبکہ اس کے اس طرح سے جھکنے پر فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی نہ جانے کیوں کہ اس کا اس قدر پاس آنا اسے پسند نہیں آیا تھا

اسے یقین تھا کہ اس کی نیت ہر گز خراب نہیں تھی بس اس طرح سے پاس آنے پر کنفیوز ہو گئی تھی اور بہتر یہی تھا کہ وہ خود کر کھڑی ہو جائے تو ان دونوں میں تھوڑا سا فاصلہ بنا رہے۔

اس کے یوں اچانک اٹھ کر کھڑے ہونے پر وہ بھی فائل ہاتھ میں لے کر چیک کرنے لگا پھر اچانک ہی اس نے تین چار پیجز پر کروس لائن لگا دی تھی وہ غلط تھے اس کا اندازہ حرم کو بھی تھا۔

وہ سب کی کافی زیادہ بے عزتی کر رہا تھا اور حرم کو یقین تھا کہ اس کی بھی آج بہت بے عزتی ہونی ہے حرم نے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لیں یقیناً اب اس کی باری تھی وہ بہت بے عزتی کرنے والا تھا۔

لیکن نجانے کیوں وہ فائل اس کے ڈیسک پر رکھتا ہوا آگے میشا کی فائل اٹھا کر چیک کرنے لگا

حرم نے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ آگے بڑھ چکا تھا اس نے فوراً واپس بیٹھتے ہوئے اپنی فائل کھولی تھی

پہلے پانچ چھ پیجز چھوڑ کر آگے تقریباً سب کچھ غلط تھا لیکن اس نے اسے کچھ بھی نہیں کہا تھا بالکل بھی بے عزتی نہیں کی تھی نہ ہی کلاس کے سامنے اسے شرمندہ کیا تھا

جب کہ میشا اس سے اپنی بے عزتی کروا رہی تھی انگلش کے یہ لیکچرز ان کے لئے سمجھنا کافی مشکل ہو گیا تھا

اور اس وقت وہ میشہ کو بہت برے طریقے سے ڈانٹ رہا تھا لیکن اس نے اسے کچھ بھی کیوں نہیں کہا تھا۔

اسے کچھ سمجھ نہ آیا کلاس ختم ہونے کے بعد اس نے سارے کلاس کی اسائمنٹ چیک کی تھی۔ جن لوگوں کی اسائمنٹ ٹھیک تھی ان کی بے عزتی نہیں ہوئی تھی

جبکہ جن کی خراب تھی ان کو بہت زیادہ ڈانٹ پڑی تھی اور اس کے خراب ہونے کے باوجود بھی اس نے اسے کچھ بھی نہیں کہا تھا۔

اس نے ایسا کیوں کیا تھا اسے بالکل سمجھ نہ آیا وہ میشہ کے ساتھ باہر بیٹھی ہوئی اپنے دوسرے لیکچر کی تیاری کر رہی تھی جب اسے اپنا آپ کسی کی نظروں کے حصار میں محسوس ہوا اس نے فوراً نگاہ اٹھا کر دیکھا تو ٹیچر آفس کے باہر وہ کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا

اس کی نگاہوں میں کچھ عجیب سا تھا جسے محسوس کرتے ہوئے وہ اندر تک کانپ گئی جبکہ وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ وہاں سے ہٹتا اندر داخل ہو گیا

○ ○ ○ ○ ○ ○

رات نہ جانے کون سا پل تھا جب اس کی آنکھ کھل گئی اسے ایسے محسوس ہوا جیسے اس کے بے حد قریب کوئی ہے اسے اپنی نتھنوں سے بہت سخت مردانہ خوشبو ٹکراتے ہوئے محسوس ہوئی تھی۔

اسے اس خوشبو کو پہچاننے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا وہ اس کے بے حد قریب تھا اس کا ہاتھ نیند میں نجانے کب اس کے سینے پر آچکا تھا اس نے فوراً اپنا ہاتھ ہٹانا چاہا لیکن وہ جلدی میں غلطی سے ہی سہی لیکن اس کی نیند خراب کرنے کی وجہ بن گئی تھی

وہ جاگ گیا تھا اس نے بیڈ پر اس کی حرکت کو محسوس کیا تھا وہ سمجھ چکی تھی اب کیا ہو گا ایک اور اذیت ناک رات اس کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا تھا

اس کے ساتھ اس کے پہلو میں لیٹا اس کا شوہر ایک بار پھر سے اس کے قریب آئے گا اور ایک بار پھر سے اس کے پرانے زخموں کو ہرا کرنے کی وجہ بن جائے گا

اس نے سختی سے اپنی آنکھیں میچی تھیں وہ جانتی تھی تھوڑی ہی دیر میں وہ اس کے سخت ہاتھوں کا لمس خود پر محسوس کرے گی اور پھر ایسا ہی ہوا

اس نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں چلائیں اور پھر اپنا ہاتھ اس کے سر کے نیچے کرتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا

وہ اس کے سینے کی دھڑکنوں کو سننے لگی تھی جبکہ وہ شخص پوری طرح اسے خود میں قید کر چکا تھا اپنے بے حد قریب اس کا نرم لمس اسے اپنے ماتھے پر محسوس ہوا

وہ آہستہ آہستہ اسے کسی بچے کی طرح تھپک رہا تھا۔اس کے بازو کو سہلا رہا تھا جیسے اس کی کسی بے حد عزیز کی نیند خراب ہو گئی ہو

اور وہ اس کی نیند کو پر سکون بنانے کے لئے اپنی طرف سے کوشش کر رہا ہے اس کا دل چاہا وہ اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر روئے

کتنا مہربان لگ رہا تھا اس شخص کا لمس لیکن وہ جانتی تھی وہ کوئی مہربان نہیں ہے بلکہ وہ اس کا دشمن ہے اور وہ اس کے بھائی کے قاتل کی بہن۔

ایسا کیسے ممکن تھا کہ وہ اپنے دل میں اس کے لئے کوئی نرم جذبہ رکھتا ہو وہ بے شک رات کی تنہائی میں اس کا شوہر تھا لیکن دن کے اجالے میں شاید وہ اس کی طرف دیکھنا بھی پسند نہ کرتا۔

یہ محبت بھرا احساس اسے صرف چند لمحوں کے لئے نصیب ہونا تھا پھر تو وہی تھا نفرتوں سے بھرپور ایک قید خانہ جسے اسے ساری زندگی سہنا تھا۔

وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے نہ جانے کتنی دیر اس کا لمس محسوس کرتی رہی۔وہ اسے اپنے بے حد قریب کیے اسے اپنی مضبوط بانہوں کے حصار میں لیے ہوئے تھا۔

اس حصار میں اسے کوئی ڈر نہ تھا کوئی تکلیف نہ تھی صرف سکون ہی سکون تھا یہ چند لمحوں کا سکون کاش اس کے لیے زندگی بھر کا سکون بن جاتا لیکن عمایہ جانتی تھی ایسا ممکن نہیں ہے اسی لئے وہ کوئی امید نہیں رکھنا چاہتی تھی وہ خاموشی سے کروٹ بدل گئی۔اسے کوئی امید نہیں لگانی تھی وہ جانتی تھی یہ چاہتیں یہ محبتیں صرف چند لمحوں کی ہیں اس کے بعد اسے پھر سے نفرتوں کا سامنا کرنا ہے نہ جانے وہ کیوں نہیں چاہتی تھی کہ یہ شخص اس سے نفرت نہ کرے۔

شاید وہ اس کی زندگی میں آنے والے اس پہلے مرد تھا جسے وہ اپنے دل میں بہت اونچا مقام دے چکی تھی شاید وہ اس کی نفرر اس کا رویہ برداشت نہیں کر پاتی۔

لیکن اسے ہر چیز کے لئے تیار رہنا تھا اسے بہت کچھ سہتا ہے۔ کوئی اس کا نہیں تھا اور اسے یہ بات یاد رکھنی تھی۔

کروٹ پھیر کر اس کا دل چاہا وہ روئے جی بھر کر روئے چیخ چیخ روئے۔ لیکن نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی اس کے پہلو میں سویا انسان بھی اس کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہے جو باقی سب کرتے ہیں وہ کس کو اپنا درد سناتی۔

کوئی بھی تو نہیں تھا یہاں اسے سننے والا اپنے آنسو اپنے اندر جذب کرتے ہوئے اس نے اس شخص کا ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کیا تھا۔

وہ ایک بار پھر سے اس کے قریب آ گیا تھا اس کے گرد بانہوں کا حصار بناتے ہوئے وہ سو چکا تھا۔

اس کی پکڑ سخت تھی۔ لیکن اس بار دور ہونے کی کوشش عمایہ نے بھی نہیں کی

○ ○ ○ ○ ○

یار مجھے سمجھ میں نہیں آتا تیرے پاس اتنے سارے پیسے ہوتے ہیں تو جو چاہے خرید سکتی ہے جو چاہے لے سکتی ہے تو روز شاپنگ کرنے کے لئے جاتی ہے۔

ہر چیز ہے تیرے پاس لیکن تو اپنے گھر کیوں نہیں جاتی تیرے گھر والے تجھے لینے کے لیے یہاں کیوں نہیں آتے نہ تو کوئی تجھ سے ملنے کے لئے آتا ہے اور نہ ہی تو کسی سے ملنے کے لیے جاتی ہے۔

وہ کلاس لے کر باہر آئی تو نازش اس بتانے لگی کہ کل وہ اپنے گھر جا رہی ہے کیونکہ انہیں تین چھٹیاں ہو گئی تھی اور ہوسٹل کی سبھی لڑکیاں تقریباً اپنے گھر جانے والی تھی

تبھی اس کے ساتھ چلتی نازش اس سے پوچھنے لگی اس کی بس ایک ہی دوست تھی جس کے ساتھ وہ وقت گزارتی تھی

اور زیادہ اس کے کسی کے ساتھ بھی نہیں بنتی تھی اور وجہ یہی تھی کہ کوئی بھی اس کی فیملی کے بارے میں پوچھیں تو وہ سے دوستی ختم کرلیتی تھی شاید وہ ان سوالوں سے خود بھی اکتا چکی تھی

میرے صرف میرے نانا ہیں ہیں اور وہ بزنس کے سلسلے میں آوٹ آف کنڑی رہتے ہیں ان کا یہاں آنا بہت کم ہوتا ہے

لیکن وہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے مذہب اور تعلیم کے قریب رہوں اسی لیے انہوں نے مجھے اس ہوسٹل میں رکھا ہوا ہے

پاکستان سے خاص لگاؤ ہے انہیں اور میں ان کے ساتھ نہیں جانا چاہتی بس اسی لیے میں یہاں پر رہتی ہوں جب نانا کے پاس ٹائم ہوتا ہے تو وہ آتے ہیں مجھ سے ملنے کے لئے اور ہم ہر جگہ گھوم کے آتے ہیں تمہیں پتا ہے ہم کالام جارہے اس دفعہ

وہ ان سے باتوں میں لگانے کی کوشش کررہی تھی تا کہ وہ اس موضوع سے ہٹ جائے یہ موضوع اسے تکلیف دیتا تھا وہ سب کو صفائی نہیں دے سکتی تھی اور نہ ہی سب کو اگنور کرسکتی تھی

نازش بہت کم وقت میں اس کی قریبی دوست بن چکی تھی تو ایسے میں وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس سے دور ہو اس لیے اسے بھی ایک من گھڑت کہانی بنا کر بتانے لگی

ارے واہ یہ تو بہت ہی مزے کی بات ہے وہ تو بہت ہی خوبصورت جگہ ہے میں کبھی بھی نہیں گئی۔ تم بہت ساری تصویریں بنانا اور مجھے دکھانا وہ اس کے ساتھ چلتی باہر آکر بیٹھی جس پر دیدم نے فوراہاں میں سر ہلایا تھا

وہ اس کی بات پر یقین کر چکی تھی اور یہ موضوع بھی ختم ہو چکا تھا وہ بالکل پر سکون ہو گئی ایک انچاہا ٹاپک ختم ہو گیا لیکن اس کے دل سے یہ بات کبھی بھی نکل نہیں سکتی تھی وہ بے شناخت تھی کون تھی وہ کیا تھی اس کی حقیقت کچھ بھی پتا نہیں تھا اسے بس اس کے دودھیال والے اس کے دشمن تھے

جنہیں اس کی پیدائش تک کا نہیں پتا تھا وہ لوگ جانتے تک نہیں تھے کہ ان کے بیٹے کی اولاد زندہ ہے

دنیا میں موجود ہے نہ جانے کیسے نانا جان نے اسے بچا کر سب سے چھپا کر یہاں رکھا ہوا تھا۔

کوئی بھی تو نہیں جانتا تھا اس کے بارے میں اور اگر اس کے نانا بھی نہ رہے تو۔۔۔۔

اس کے دماغ میں اکثر یہ سوال آتا تھا اگر اس کے نانا نہ رہے دنیا میں تو روز ہزاروں لوگ مرتے تھے۔

یہ ساری باتیں سوچتے ہوئے اس کا دل بھی کانپ جاتا تھا لیکن وہ حقیقت پسند تھی وہ جانتی تھی کہ اگر اس کے نانا ہیں تو اس کا وجود ہے اگر وہ نہ رہے تو کچھ بھی نہیں بچے گا۔

وہ اکیلی ہو جائے گی کسی کی کو بھی تو پتا نہیں تھا اس کے بارے میں شاید اس کے وجود سے تو نانا کی فیملی کے لوگ بھی انجان تھے

سکی کو بھی پتہ نہیں تھا کی ایک لڑکی ہے جو اس طرح ملتان کے ایک ہوسٹل میں رہتی ہے جو سوائے اپنے نام کے اور کچھ بھی نہیں جانتی وہ تو اپنے نانا کا نام بھی نہیں جانتی تھی

وہ یہ ساری باتیں پہلے نہیں سوچتی تھی لیکن ایک دن اپنے ٹیچر کی اچانک موت نے اسے ان سب چیزوں کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی یہ سب کچھ سوچنے لگی تھی اپنی زندگی کو لے کر پریشان رہنے لگی تھی۔وہ سمجھ چکی تھی کہ اب انجوائے کرنے کا موج مستی کرنے کا وقت نہیں ہے اسے جلد سے جلد اپنے لئے کوئی فیصلہ کرنا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ سب کو آج کا لیکچر سمجھانے کے بعد بورڈ پر سے ان سب سے کچھ پوائنٹس نوٹ کروا رہا تھا۔جو اس کے آج کے لیکچر کے ریلیٹڈ تھے اور کافی اہم بھی تھے

سب لوگ اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے تو خود بھی کرسی کھینچ کر آرام سے بیٹھ گیا۔

اگر کسی کو کچھ سمجھ نہ آیا ہو تو پوچھ سکتا ہے بعد میں کوئی غلطی نہیں ہونی چاہیے.

اس نے سب کو موقع دیا تھا لیکن اس کے سمجھانے کا انداز تھا ہی اتنا اچھا کہ ایسا ممکن ہی نہیں تھا کہ اس کے کسی اسٹوڈنٹ کو اس کی بات سمجھ نہ آئی ہو۔

لیکچر مکمل ہو چکا تھا بس تھوڑی ہی دیر میں ان کا پریڈ ختم ہونے والا تھا۔اور پھر اسے چلے جانا تھا ان کی کلاس سے اس کی ایک عادت تھی اپنا پیریڈ ختم ہونے سے ایک سیکنڈ پہلے بھی کمرے سے باہر نہیں نکلتا تھا۔

وہ خود وقت کی قدر کرتا تھا اسی لئے تو اسے وقت کی قدر نہ کرنے والے لوگ پسند نہیں تھے۔

سب اسٹوڈنٹس کی طرف سے ریلیکس ہو کر وہ اپنا من پسند کام کرنے لگا تھا وہ سب لوگ مصروف تھے کسی کا بھی دھیان اس پر نہیں تھا۔

اور اگر کسی کا دھیان اس پر ہوتا بھی تو کوئی بھی اسے دیکھتا نہیں تھا۔

اس کی پرسنیلٹی میں ایک ایسا دباؤ تھا جو سامنے والے کو اس سے نظریں چرانے پر مجبور کر دیتا تھا۔

حرم زور اور شور سے اپنا کام کرنے میں مصروف تھی جب اسے اپنا آپ کسی کی گہری نگاہوں کے حصار میں محسوس ہوا۔

اس نے اگلے ہی لمحے نگاہیں اٹھا کر سامنے کرسی پر بیٹھے یشام احمر کو دیکھا تھا جو بنا کسی ڈر و خوف کے اسے اپنی نگاہوں میں لے گئے آرام سے بیٹھا تھا۔

اس نے نگاہیں جھکانے یا شرمندہ ہو کر آگے پیچھے دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی جیسے وہ اس پر یہ بات ظاہر کر رہا ہو کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

وہ اس بات سے بالکل بھی پریشان نہیں تھا کہ وہ اس کو اس طرح اپنے آپ کو دیکھتے نوٹ کر چکی تھی بلکہ وہ تو اب تک نگاہیں اسی پر جمائے اسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔

اس کی آنکھوں میں عجیب سا تاثر تھا جسے سمجھ کر حرم نے نگاہیں رجسٹر پر جھکا لیں اور اپنا کام کرنے لگی

اسے اس شخص سے عجیب سا خوف آنے لگا تھا اس کا اس طرح عجیب انداز سے دیکھنا اور پھر دیکھتے ہی رہنا اسے خوف میں مبتلا کر رہا تھا۔

اور اس کے پر سرار انداز سے خوفزدہ ہوتی وہ ایک بار پھر سے اپنے کام میں مصروف ہونے کی کوشش کرنے لگی

اسے یہی لگا کہ شاید وہ اب اپنی نگاہیں ہٹا چکا ہو گا لیکن نہیں وہ اب بھی محسوس کر پا رہی تھی کہ وہ اسی طرح اسے دیکھ رہا تھا

اس نے نگاہیں اٹھا کر ایک بار پھر سے اس کی جانب دیکھا تو وہ اب تک اسے دیکھ رہا تھا۔

لیکن اس بار نگاہ ملنے پر یشام احمر کے لبوں پر ایک دلفریب مسکراہٹ آئی تھی اور پھر اس دلکش مسکراہٹ کے ساتھ جیسے ہی اس کا ٹائم ختم ہوا وہ اٹھ کر کلاس سے باہر نکلنے لگا۔

اس کے باہر نکلتے ہی وہ جو کب سے اپنی سانس روکے ہوئے تھی گہری سانس لے کر سیدھی ہو کر بیٹھی۔

یہ اس نے آج پہلی دفعہ نوٹ نہیں کیا تھا بلکہ اس سے پہلے بھی وہ یشام کو دو تین بار خود کو عجیب نظروں سے دیکھتا محسوس کر چکی تھی۔

اس کا دل چاہا کہ وہ میشہ کو اس بارے میں بتائے لیکن یہ سوچ کے کہ وہ نہ جانے اس کے بارے میں کیا سوچے گی اس نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○

وہ پیپر دے کر اپنے کالج سے باہر نکلی تھی اس کا ارادہ ہوسٹل جانے کا تھا کل نانا جان نے چیک بھجوا دیا تھا۔

اور کافی بڑی رقم اسے انجوائے کرنے کے لیے دی تھی سات دن کی چھٹیاں اور وہ بالکل اکیلی نانا جان کی طبیعت خراب تھی وہ اس بار اس سے ملنے نہیں آ سکتے تھے۔

بی بی بتائیں کہاں جانا ہے اگر کہیں تو آپ کو ابھی آئس کریم کھلانے لے چلتا ہوں آج آپ کا آخری پیپر تھا یقیناً آپ کا پیپر بہت اچھا رہا ہو گا۔

ڈرائیور چاچا اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کہنے لگے یہ اس کے ڈرائیور بھی تھے اور باڈی گارڈ بھی نانا جان نے انہیں ہر وقت اس کے ساتھ رہنے کے لیے کہا تھا

لیکن وہ بھی ہر مہینے کے اینڈ پر اپنی فیملی سے ملنے جاتے تھے اور وہ کہیں بھی نہیں جاتی تھی۔

جی چاچا پیپر تو اچھا ہوا لیکن میرا کہیں جانے کا دل نہیں کر رہا

آپ اس دفعہ گھر نہیں جا پائیں گے کیونکہ نانا جان نہیں آئیں گے نہ مجھ سے ملنے کے لیے

تو آپ کو بھی میری وجہ سے یہاں رکنا پڑے گا وہ افسوس کا اظہار کر رہی تھی جس پر مسکرا دیئے۔

کوئی بات نہیں بی بی اس دفعہ گھر والوں سے نہیں مل سکوں گا تو کیا ہوا میں اگلے مہینے چلا جاؤں گا یہاں پر تو میں انہیں کے لئے ہی رہتا ہوں۔

وہ اپنے ہی دھن میں بولے تھے لیکن اس بات سے بے خبر کہ وہ اتنے سے جملے میں اسے اپنے رشتوں کا احساس دلا یا گئے تھے

وہ اسے بتا دیتے تھے کہ ان کے پیچھے کوئی ہے جو انہیں چاہتا ہے جو ان کا انتظار کرتا ہے جن کے لیے وہ اتنی محنت کر رہے ہیں اور اس کا کوئی بھی نہ تھا۔

ہاں یہ حقیقت تھی وہ اکیلی تھی تنہا تھی کوئی بھی نہیں تھا اس کا اور اب یہ احساس اسے اور بھی زیادہ شدت سے ہونے لگا تھا۔

کسی اچھی سی جگہ پر لے مجھے جہاں اتنا شور شرابا ہو کہ مجھے اپنے اندر کی آواز بھی سنائی نہ دے وہ اچانک رک کر ان سے کہنے لگی۔

کیوں نہیں بی بی جی آئیں میں نے سنا ہے کہ آپ کے فیورٹ سنگر کا کونسرٹ ہے اس شہر میں آپ کو وہیں لے چلتا ہوں آپ تھوڑی دیر انجوائے کر لیجئے گا لیکن میرے خیال میں آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔

ابھی تو آپ کے پیپر ختم ہوئے ہیں ایسے میں شور شرابے والی جگہ پر جا کر آپ اپنی طبیعت خراب کر لیں گیں وہ فکر مندی سے بولے تو اس نے فورا نفی میں سر ہلایا۔

نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں چاچا آپ مجھے لے چلیں وہ اپنا بیگ اور ہاتھ میں پکڑی چیزیں گاڑی کے اندر پھینکتے ہوئے ان سے کہنے لگی۔

تو وہ بھی اس کے لئے دروازہ کھول چکے تھے ان کی مالکن کی مرضی تھی اور وہ منع نہیں کر سکتے تھے ان کے مالک کا کہنا تھا کہ ان کی نواسی کو کسی چیز کے لیے انکار نہ کیا جائے

وہ چاہتے تھے کہ ان کی نواسی اپنی زندگی کو بھرپور طریقے سے انجوائے کرے لیکن وہ یہ نہیں سمجھ پا رہے تھے کہ اس وقت اسے ان سب عیش و آرام کی ضرورت نہیں تھی،

اسے اپنوں کی ضرورت تھی اور اس کے پاس کوئی اپنا نہ تھا۔

یا شاید انہیں اس بات کا احساس تھا لیکن وہ بھی مجبور تھے اس کے حق میں کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ سلسلہ رکنے کا نام نہیں لے رہا بلکہ بڑھتا جاتا تھا وہ یشام کی حرکتوں کو بہت شدت سے نوٹ کرنے لگی تھی

گھر میں اس نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی اگر گھر میں اس بات کی کسی کو بھنک بھی لگ گئی۔

تو یقیناً اس کی پڑھائی بند ہو جائے گی لیکن اب اسے یشام سر سے ڈر لگنے لگا تھا۔

ان کے عجیب انداز سے اسے دیکھنا ہر وقت اسے اپنی نگاہوں کے حصار میں رکھنا اسے خوف میں مبتلا کر گیا تھا

وہ کیوں اس کے ساتھ ایسا کر رہے تھے وہ یہ بات سمجھ نہیں پا رہی تھی

لیکن کچھ تو تھا جو اس کی مشکل کو بڑھا سکتا تھا۔

اسے شروع شروع میں لگا کہ یہ اس کی غلط فہمی ہے اور کچھ بھی نہیں لیکن اب اسے یقین ہو چکا تھا کہ یہ اس کی غلط فہمی نہیں ہے۔

بلکہ یہ ایک حقیقت ہے جو اس کی نگاہوں کے سامنے ہے وہ ہر وقت اسے دیکھتا تھا اور اسے دیکھ کر مسکراتا تھا

شاید اس کی کلاس کی کسی لڑکی نے سر احمر کو مسکراتے ہوئے نہ دیکھا ہو گا لیکن وہ دیکھ چکی تھی نہ جانے کتنی بار وہ اسے خود کو دیکھ کے پا کر مسکرایا تھا ہاں وہ اسے دیکھ کر مسکراتا تھا۔

لیکن وہ اسے دیکھتا کیوں تھا اس طرح عجیب سے پر اسرار انداز میں اس کی نگاہیں ہر اُس طرف جاتی تھی جہاں حرم جاتی تھی۔

وہ سب کیوں کرتا تھا اسے سمجھ نہیں آتا تھا لیکن دن بادن وہ اس کی آنکھوں کے خوف میں مبتلا ہوتی جارہی تھی اس کی بولتی نظریں اسے اسی سے خوفزدہ کر چکی تھی۔

اب عالم یہ تھا کہ جہاں بھی اسے سر احمر نظر آتے وہ وہاں سے اگلے ہی لمحے غائب ہو جاتی

لیکن پھر بھی وہ اپنے آپ کو اس کی نگاہوں کے حصار میں ہی پاتی تھی۔ کلاس میں لیکچر وہ جلدی ختم کر دیتا تھا اور پھر سب کو اہم پوائنٹ نوٹ کرنے کے لئے کہہ کر خود اسے دیکھنے شروع کر دیتا لیکن کیوں۔۔۔!

وہ اسے کیوں دیکھتا تھا

وہ کیوں ہر وقت اس کی طرف متوجہ رہتا تھا وہ ڈرپوک سی لڑکی تھی اس میں اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ وہ اس سے اس چیز کی وجہ پوچھ پاتی

وہ تو آج کل اس سے اتنی خوفزدہ رہنے لگی تھی کہ اس کا دل چاہتا کہ جگہ سے غائب ہو جائے جہاں سر احمر ہوں۔

میشا کافی دیر پہلے ہی جا چکی تھی وہ کب سے باہر ڈیسک پر بیٹھی ہوئی تھی اگر چاہتی تو وہ اپنی کلاس میں یا پھر وہی کلاس کے باہر بیٹھ سکتی تھی

لیکن وہاں پر آتے جاتے اسٹوڈنٹ اور پھر اپنے دل میں سر احمر کے خوف کی وجہ سے وہ وہاں نہ بیٹھی وہ روز کی طرح آج بھی کالج گیٹ کے اندر رکھی ٹیکس پر بیٹھی خداش کے آنے کا انتظار کر رہی تھی آج کل وہ بہت لیٹ ہونے لگا تھا۔

میشا کو گئے ہوئے تقریباً آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا اور خداش کے آنے کی کوئی امید نہ تھی

جب اسے سامنے سے سر احمر آتے ہوئے نظر آئے ان کے ساتھ سر صیام بھی تھے اس کا دل نہ جانے کون سے خوف کے تحت دھڑکنے لگا۔

وہ فورا اٹھ کر کھڑی ہو گئی سر اس کی طرف آ رہے تھے اس کے ہاتھ پیر کانپنے لگے وہ تیزی سے اٹھ کر گیٹ سے باہر کی طرف دیکھنے لگی

اس کی سانس میں سانس آئی تھی اس کی کانپتی ٹانگوں نے حرکت کی اور وہ گیٹ سے باہر نکل گئی

یہ اس کا پہلا موقع تھا کہ اس نے گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے نقاب تک نہ لیا اور فورا بھاگتی ہوئی خداش کی گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی

کہاں رہ گئے تھے آپ میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی تھی روز لیٹ آتے ہیں میں دادا جان سے آپ کی شکایت کروں گی وہ گاڑی میں بیٹھتے روہانسی ہونے لگی تو خداش نے پریشانی سے اس کا چہرہ دیکھا۔

ایم سوسوری میرا بچہ مجھے نہیں پتا تھا تم پریشان ہو رہی ہو گی میں ضروری کام میں پھنس گیا تھا اور اگلے ہی لمحے اپنی سینے سے لگاتا اس کے آنسو صاف کرنے لگا۔

جب کہ کالج گیٹ پر کھڑے یشام احمر سے یہ منظر چھپ نہ سکا تھا اس کے ماتھے کی لکیریں باہر واضح ہو رہی تھی اس کی مٹھی بہت شدت سے بند تھی

کون ہے یہ۔۔۔۔۔؟ اس نے اپنے پاس کھڑے دوست سے بے حد غصے میں پوچھا تھا ایک پل کے لئے اس کے انداز پر وہ بھی ہڑبڑا گیا۔

میں نہیں جانتا کون ہو سکتا ہے وہ بھی کندھے اچکا گیا لیکن اس کے لہجے میں واضح کپکپاہٹ تھی تھوڑی دیر میں گاڑی وہاں سے نکل چکی تھی

جبکہ یشام احمر کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا اس نے اگلے ہی لمحے قدم واچ مین کی طرف بڑھائیں اور اسے گریبان سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کر لیا تھا

جناب۔۔۔۔ کیا ہو گیا۔۔۔۔۔ مجھ سے۔۔۔ کوئی غلطی۔۔۔۔ ہو گئی کیا۔۔۔۔ وہ پریشانی سے اس کو دیکھنے لگا

وہ بلیک گاڑی کس کی تھی اور فرسٹ ایئر کی حرم کاظمی اس کے ساتھ کیوں گئی

وہ غصے سے آگ بگولا ہو رہا تھا جبکہ واچ مین سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا اس کے کسی بھی بات کا مطلب

جناب وہ تو کاظمی صاحب کی گاڑی تھی خداش کاظمی صاحب وہ پہاڑی علاقے کی طرف رہتے ہیں بڑی حویلی میں یہ ان کی بہن ہے حرم کاظمی نام ہے اس کا۔

ویسے بتا رہا تھا جب کے اس کے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی ہو گئی تھی اس کے چہرے پر ایک بار پھر سے سکون چھا گیا تھا اس نے اس کا گریبان چھوڑ کر اس کا کالر درست کیا

تم ٹھیک ہو نا یشام۔۔۔۔! اس کے دوست نے پیچھے سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا تو وہ کھل کر مسکرا دیا

الحمداللہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔ اس نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے اپنی شرٹ کو ٹھیک کیا اور پھر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اندر کی طرف بڑھ گیا

وہ بالکل پر سکون ہو چکا تھا تھوڑی دیر پہلے والا غصہ ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہا تھا جبکہ اس کا دوست بھی اس کے اس طرح سے پر سکون ہونے پر گہرا سانس لیتا ہے اس کے پیچھے ہی اندر آیا تھا لیکن واچ مین سے معذرت کرنے کے بعد

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

تقریباً ایک گھنٹہ ہو چکا تھا اس کی کلاس ختم ہوئے ہوئے وریہاں بیٹھ کر خداش کا ویٹ کرتے ہوئے تین گھنٹے ہونے والے تھے

لیکن اسے لینے کے لئے کوئی نہیں آیا تھا اب اسے غصہ آنے لگا تھا روز روز اس کا یہی تماشا تھا

اب بھی اتنی دیر انتظار کرنا پڑتا تھا پہلے ڈرائیور آتا تھا تو وہ ایک منٹ بھی اوپر نہیں ہونے دیتا تھا

لیکن اب پچھلے کچھ دنوں سے وہ مسلسل انتظار میں بیٹھی رہتی تھی اسے انتظار کرنا بالکل پسند نہیں تھا اور آج تو طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ تین گھنٹے سے یہاں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی

وہ ڈیسک پر بیٹھی ہی سب کچھ سوچ رہی تھی جب وہ پیون نے اسے آکر بتایا کہ باہر اس کی گاڑی آچکی ہے

وہ جلدی سے اپنا نقاب درست کرتی تیزی سے باہر کی طرف قدم بڑھا رہی تھی اس وقت غصے سے اس کا برا حال ہو رہا تھا

گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اس نے بیگ پھینکنے والے انداز میں اندر رکھا اور گاڑی کا دروازہ بھی کافی زور سے بند کر کیا اس کے اس قدر آتشانہ انداز پر خداش نے اپنی گاڑی پر فاتحہ پڑھ لی تھی۔

میں آج داداجان سے بات کروں گی حرم میں اتنی دیر انتظار نہیں کر سکتی یہ کوئی طریقہ نہیں ہے اگر یہ اتنا ہی مصروف ہیں تو نہ آیا کریں ہمیں لینے کے لئے

اس نے اسے مخاطب نہیں کیا تھا لیکن اپنا غصہ ظاہر کرنا ضروری سمجھا تھا حرم جو پہلے ہی پریشان تھی ایک نظر اسے غصے میں دیکھ کر اسی کی طرف متوجہ ہو گئی

ویرو بیزی تھے اسی لیے لیٹ ہو گئے لیکن انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا کہ آئندہ کبھی بھی لیٹ نہیں ہوں گے

اس کی آواز بھیگی ہوئی تھی لیکن فی الحال شاید دیشم اس پر دھیان نہیں دے رہی تھی

اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا وہ گاڑی کی سیٹ سے سر لگاتی آنکھیں بند کرتے ہوئے اپنے سر کو دبانے لگی

کیا ہوا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں اس نے پلٹ کر اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا اس لڑکی کی تکلیف تو ویسے بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا

بالکل ٹھیک ہوں میں خداش کاظمی آپ کو اللہ کا واسطہ ہے مجھے گھر پہنچا دیجئے آپ کا بہت احسان ہو گا اس نے انتہائی بدتمیزی سے ہاتھ جوڑتے ہوئے جواب دیا تھا۔

اگر میں تمہاری ہر بدتمیزی برداشت کر جاتا ہوں تو اس کا یہ ہر گز مطلب نہیں ہے کہ تم اپنی حد کراس کر جاؤ میں بتا چکا ہوں کہ میں مصروف تھا اسی لیے نہیں آ سکا لینے کے لیے پچھلے کچھ دنوں سے مصروفیات چل رہی ہیں میری لیکن میں پھر بھی اپنا فرض نبھانے کی کوشش کر رہا ہوں وہ نہ چاہتے ہوئے بھی غصے سے بولا تھا

میں آپ کے فرائض میں شامل نہیں ہوتی خداش کاظمی تو خدا کے لئے میرے لیے ڈرائیور کو بھیج دیا کیجئے میں اتنی دیر انتظار نہیں کر سکتی آج بھی آپ ایک گھنٹہ لیٹ آئیں

اگر آپ اتنے ہی مصروف رہتے ہیں تو کیا ضرورت ہے اپنے سر پر میری ذمہ داری لینے کی میں پہلے بھی تو ڈرائیور کے ساتھ ہی آتی تھی اب بھی آجایا کروں گی آپ اپنی بہن کو جب چاہیں لے کر آسکتے ہیں

لیکن خدا کے لئے مجھے اپنے انتظار کی سولی پر مت لگایا کریں۔وہ اتنی بدتمیز ہرگز نہیں تھی لیکن نہ جانے کیوں آج اسے رہ رہ کر اس پر غصہ آرہا تھا

اس کی طبیعت صبح سے ہی خراب تھی لیکن آج اس کا یونیورسٹی میں آنا بہت ضروری تھا وہ آتو گئی تھی لیکن یہاں آکر اس کی طبیعت مزید بگڑ گئی

جس پر اس کے ٹیچر نے کہا کہ وہ اپنے گھر پر فون کر سکتی ہے لیکن گھر فون کرنے کے بجائے اس نے ٹیچر کو یہ کہہ کر مطمئن کر دیا کہ اس کے کزن تھوڑی ہی دیر میں سے لینے کے لیے آتے ہوں

اور وہاں بیٹھ کر اس کا انتظار کرتی رہی تھی

یہ بات ٹھیک ہے وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی طبیعت خراب ہے اگر اسے پتا ہوتا تو یقیناوہ سر کے بل اسے لینے کے لیے پہنچ جاتا

لیکن پھر بھی تین گھنٹے اس کا انتظار کرتے کرتے وہ اکتا چکی تھی ایک تو وہ اس کا انتظار کرتی رہی اور دوسرا اسے اس بات کا دکھ تھا کہ وہ اپنی سب سے ناپسندیدہ ہستی کا انتظار کرتی رہی

جو یقیناً اس کی شان کے خلاف تھا۔

اس کے بد تمیز انداز پر وہ مزید بحث کیا بنا گاڑی مین روڈ پر ڈال چکا تھا لیکن وہ اتنی تیزی سے ڈرائیو کر رہا تھا کہ حرم کو خوف آنے لگا

جبکہ دیشم پر اسے افسوس ہو رہا تھا۔ نجانے کیوں یہ لڑکی اس کے بھائی کے ساتھ اتنی بد تمیزی کرتی تھی یہاں تک کہ ان کے پورے خاندان میں کوئی لڑکی ایسی نہ تھی جو خداش کے سامنے اونچی آواز میں بات کرتی ہو لیکن وہ نوٹ کر رہی تھی کہ کچھ وقت سے دیشم اس کے ساتھ بد تمیز اور بد لحاظ ہوتی جا رہی ہے

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا ہوا آج میرے شہزادے کا موڈ کیوں خراب ہے۔۔۔؟ خداش نے کمرے میں قدم رکھا تو دادا جان نے اس کی شکل سے اس کے غصے میں ہونے کا اندازہ لگا لیا تھا۔

کچھ نہیں تھا دادا جان آج پھر یونیورسٹی پہنچتے پہنچتے بہت لیٹ ہو گیا تھا، دیشم اور حرم کو بہت انتظار کرنا پڑا۔

وہ ان کے پاس ہی بیٹھ کر ان کی میڈیسن نکالنے لگا تھا۔

تو میری جان میں نے تمہیں منع کیا تھا کچھ دن گھر پر رہ لیتیں وہ، تم نے بیکار میں اپنے سر یہ کام لیا ہے۔

میرا خیال ہے کچھ دن کے لیے ان کے کالج و یونیورسٹی بند کر دینی چاہیے میں نہیں چاہتا کے دشمنوں کی طرف سے کسی بھی طرح کا کوئی ایکشن ہو،

بے شک وہ لوگ اس دشمنی کو گھر کی حدود سے باہر رکھتے ہیں لیکن دشمن کو اپنی کمزوری سے دور رکھنا بہتر ہے۔

بات جب دشمنی پہ آتی تھی تب یہ لوگ اپنی عورتوں کی حفاظت کرتے تھے۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان کی کمزوری ان کی عزت ہے۔

شاہ خاندان والوں کی طرف سے ابھی تک کچھ بھی الٹا سیدھا سامنا کرنے کو نہیں ملا تھا، لیکن اس بار بات کافی بڑھ گئی تھی۔

گھوڑے کی دوڑ کے بعد اچانک جس طرح سے باقر شاہ کا قتل ہوا تھا سب کو یہی لگتا تھا کہ اس کام میں کہیں نہ کہیں کاظمی خاندان کا ہاتھ ہے۔

وہ لوگ ان پر نظر رکھے ہوئے تھے بظاہر وہ بالکل مطمئن تھے لیکن پھر بھی وہ اپنی طرف سے انہیں کوئی موقع بھی نہیں دے سکتے تھے'

ان کے لیے سب سے عزیز ان کی عزت تھی،

حرم کے پیپرز ہونے والے تھے ایسے میں وہ اس کا کالج نہیں چھڑوا سکتا تھا اور دیشم تو اپنی ضد کی پکی تھی وہ کبھی بھی اس کے کہنے پر یونیورسٹی جانا نہیں چھوڑنے والی تھی تو ایسے میں وہ خود ان کا ڈرائیور بنا ہوا تھا۔

کیونکہ گھر کی عورتوں کے معاملے میں وہ اپنے ملازم پر بھی یقین نہیں کر سکتا تھا پہلے دیشم ڈرائیور کے ساتھ آتی جاتی تھی، لیکن جب سے باقر شاہ کا قتل ہوا تھا۔

اس نے دیشم کو بھی اکیلے آنے جانے سے منع کر دیا تھا وہ خود ہی انہیں چھوڑنے جاتا تھا اور پھر لینے بھی جاتا تھا۔

جس کے لیے اکثر اسے اپنے بیچ میں بہت سارے اہم ترین کام کو ادھورا چھوڑنا پڑتا تھا اور کبھی کبھی کام نمٹا کر جانا پڑتا تھا۔

نہیں دادا جان حرم کے ایگزامز ہونے والے ہیں، وہ فی الحال چھٹیاں نہیں کر سکتی اور دیشم کو تو آپ جانتے ہی ہیں نہ فضول میں ضد باندھ لے گی۔

اور پھر اس کی وہی ساری فضول قسم کی گفتگو شروع ہو جائے گی کہ آپ مجھے زیادہ اہمیت دے رہے ہیں وہ اس کی پرانی باتوں سے کافی عاجز آیا ہوا تھا

وہ تو ہم تمہیں دیتے ہیں کیونکہ تم اہمیت کے قابل ہو اور وہ لڑکی دن بدن بدلحاظ ہوتی جارہی ہے آج بھی یونیورسٹی جانے سے پہلے اس کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی۔

تو چھوٹی بہو نے اسے جانے کے لیے منع کر دیا لیکن اس کی بدلحاظی کی تو کوئی انتہا ہی نہیں۔

ہماری بات مانو تو بیٹا اب بھی موقع ہے اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی کسی بڑے امتحان میں مت ڈالو، یہ لڑکی بہت خطرناک ہے اور ضدی بھی۔

اچانک بات کرتے ہوئے وہ بات رخ دوسری طرف لے گئے تھے۔ جس پر خداش کاظمی کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آگئی وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ پھر سے بات اس کی شادی پر لے آئے تھے۔

خطروں سے کھیلنا تو میرا فیوریٹ کام ہے دادا جان اور آپ فکر نہ کریں آپ کی ضدی پوتی کو لائن پر لانے میں مجھے زیادہ وقت نہیں لگے گا آپ کو اپنے پوتے کی قابلیت پر شک نہیں ہونا چاہیے وہ دلفریب انداز میں مسکراتے ہوئے بولا۔

ہمیں اپنے پوتے کی قابلیت پر کوئی شک نہیں ہے لیکن خون تو وہ بھی ہمارا ہے نہ ہم اس کی ضد پر بھی سوال نہیں اٹھا سکتے۔

وہ بھی مسکرا دیے تھے

دادا جان ضد تو ہمارے خون میں ہے اور اس لڑکی سے میرے اور بھی بہت سے حساب نکلتے ہیں۔

آپ فی الحال ان سب مسئلوں میں نہ پڑیں وہ مسکرا کر انہیں مطمئن کرتا

وہاں سے اٹھ کر باہر نکل آیا تھا جب کہ دادا جان گہری سوچ میں تھے۔

دیشم کو وہ جب خداش کی بیوی کے روپ میں سوچتے تھے تب نہ جانے کیوں وہ اس بات کو قبول ہی نہیں کر پاتا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

میری جان کالج نہیں جاؤ گی کیا آج وہ صبح یونیورسٹی کے لئے تیار ہو کر سیدھی اس کے کمرے میں آئی تھی

جب اسے بیڈ پر لیٹے اپنا بڑا سا ٹیڈی باہوں میں بھریں نہ جانے کون سی سوچوں میں گم دیکھا۔

میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس نے اپنا ہاتھ بڑی معصومیت سے اپنے ماتھے پر رکھا تھا جو بالکل ٹھنڈا تھا

اچھاتو میرے بچے کی طبیعت خراب ہے میں بھی زرادیکھوں دیشم نے اسی کے انداز میں اس کے سر پر ہاتھ رکھا اسے بخار بالکل بھی نہیں تھا۔

یقیناً یہاں پر اگر اس کی جگہ تائی امی یا پھر اس کی امی ہوتیں تو اس کے صدقے واری جاتیں اور کہتیں کہ ان کی بچی بیمار ہے فضول میں اسے کالج نہ بھیجا جائے۔

یہی تو فرق تھا ان میں انہوں نے کبھی بھی پڑھائی کو اہمیت نہ دی تھی خاص کر بیٹیوں کی پڑھائی کے سلسلے میں وہ کبھی بھی اتنی آزاد سوچ نہیں رکھ سکتی تھیں۔

نہ ان کے گھر والوں نے انہیں پڑھائی کی اہمیت کا احساس دلایا تھا اور نہ ہی وہ خود ان پڑھ تھیں

ان کی نظر میں یہ بات کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی کہ اس طرح بے فضول میں چھٹیاں کر نا ان کے بچوں کی پڑھائی کے لیے کتنا خراب ہو سکتا ہے

میرا بخار فیل نہیں ہو گا آپ کو وہ انتہائی معصومیت سے منہ لٹکا کر بولی تو دیشم کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا

میری پیاری سی جانو اگر آپ نہیں جاؤ گی تو آپ کی پڑھائی پر اثر پڑے گا جو آپ کے لیے آگے جا کر مشکل ہو سکتی ہے

چلو اٹھو میرا بچہ جلدی سے تیار ہو جاؤ

میری جان اتنی لائق ہے مجھے یقین ہے یہ بہانہ صرف آلسی ہے ورنہ اس طرح سے چھٹی کرنے کے لیے بہانہ کبھی نہیں بناتی وہ اس کا ٹیڈی اس کی باہوں سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن حرم بلکل بھی کالج جانے کے لیے تیار نہ تھی

میں نہیں جاؤں گی آپو سمجھو نہ مجھے نہیں جانا پلیز وہ ضد کرنے لگی تھی جب اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور خداش اندر داخل ہوا۔

کیا ہوا میرا بچہ میری جان کی طبیعت کیسے خراب ہو گئی۔

وہ تیزی سے اس کے پاس آیا تھا جب کہ اسے بیڈ کی طرف آتے دیکھ کر دیشم نے فوراً اس کا راستہ چھوڑا تھا

اور اگلے ہی لمحے وہ اسے اپنے سینے سے لگائے پیار سے پچکارنے لگا

اور اب وہ جانتی تھی کہ کیا ہو گا

ویرو کالج نہیں جانا آج میری طبیعت بہت خراب ہے مجھے بخار ہے اس نے فوراً اپنے بھائی کا ہاتھ تھام کر اپنے ماتھے پر رکھا تھا جو ٹھنڈے ہونے کے باوجود بھی خداش کو یہی لگا تھا کہ اسے بہت تیز بخار ہے۔

ہاں تمہیں بہت بخار ہے کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں پر بھی جانے کی بلکہ ایک ہفتہ چھٹی کرو آرام کرو میری جان پڑھائی کو سر پر سوار کیا ہوا ہے جب تک طبیعت ٹھیک نہیں ہو جاتی کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ بولے جا رہا تھا جب کہ وہ پیر پٹختی کمرے سے نکل گئی تھی اب ان دونوں بہن بھائیوں کا لاڈ کبھی ختم نہیں ہونے والا تھا ہاں لیکن اس کی یونیورسٹی کی کلاس مس ہو جاتی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

داداجان مجھے پلیز یونیورسٹی بھجوادیجیے کسی ڈرائیور کو کہہ دیں کیونکہ آج حرم کی طبیعت کچھ ناساز ہے وہ نہیں جا رہی۔

اس نے ان کے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہوئے انہیں بتایا تھاداداجان نے اسے سر سے پیر تک دیکھا وہ مکمل تیار تھی۔

وہ جب اس طرح سے اپنے آپ کو چھپا کر گھر سے نکلتی تھی داداجان کا سینہ فخر سے چوڑا ہو جاتا تھا وہ بے شک باغی تھی بے شک بدلحاظ تھی لیکن اپنی حدود وہ جانتی تھی۔

اگر حرم کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو آج تم بھی چھٹی کر لو داداجان نے بے حد نرمی سے کہا۔

نہیں میں چھٹی نہیں کر سکتی میری بہت اہم کلاس ہے میں آج کل لیکچر ہرگز مس نہیں کر سکتی اس نے اپنے آپ کو کچھ بھی الٹا سیدھا کہنے سے روکتے ہوئے بہت بے چارگی سے جواب دیا۔

جب اپنے پیچھے کسی کو محسوس کرتے ہوئے اس نے فوراراستہ چھوڑا تھا خداش اس کے قریب سے بھی گزر جاتا لیکن اس لڑکی کو شاید اس بات کا احساس دلانے کا شوق تھا کہ وہ اس کی خوشبو کو بھی اپنے آس پاس گوارا نہیں کرتی۔

خداش بیٹا وہ دیشم کہہ رہی ہے کہ اس کا یونیورسٹی جانا کافی زیادہ ضروری ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگے

کوئی ضرورت نہیں ہے یونیورسٹی جانے کی میں ہوسپیٹل لے کر جا رہا ہوں حرم کو اس کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے وہ انہیں دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

یقیناً یہ بہن کے لئے اس کی فکرمندی تھی ورنہ حرم صرف بہانہ بنا رہی تھی اس بات کا شک خداش کو بھی تھا

حرم بالکل ٹھیک ہے اسے کسی ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے وہ آج تھوڑی سست ہو گئی ہے اسی لیے نہ جانے کا بہانہ کر رہی ہے اس نے داداجان کو دیکھتے ہوئے بتایا۔

داداجان وہ چاہے بہانہ کر رہی ہو لیکن کل سے ان محترمہ کی طبیعت بھی خراب ہے وہ جیسے بات ختم کر چکا تھا

داداجان میری طبیعت بالکل ٹھیک ہے میں نے گھر آ کر میڈیسن لے لی تھی اب میں بہتر ہوں بس تھوڑی سے طبیعت خراب تھی میری لیکن۔۔۔۔۔۔

لیکن کچھ بھی نہیں لڑکی پڑھائی کے چکر میں اپنا آپ بھلا بیٹھے ہو تم لوگ خداش اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جاؤ۔

روز اتنا سفر کر کے آنا جانا بھی تھکاوٹ کی وجہ بن سکتا ہے لیکن آج کل کی لڑکیوں کو کون سمجھائے داداجان فیصلہ سنا چکے تھے اور اب وہ دونوں جانتے تھے داداجان اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹیں گے وہ پیر پٹختی داداجان کے کمرے سے نکل چکی تھی

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اب اسے ہر قیمت پر ہوسپٹل تو جانا پڑے گا اس کے غصے سے کمرے سے نکلنے پر خداش دلکشی سے مسکراتے ہوئے داداجان کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گیا

حرم کی طبیعت زیادہ خراب ہے داداجان اسے دیکھ کر پوچھنے لگے تو وہ کھل کر ہنس دیا۔

ارے نہیں داداجان پریشانی والی کی کوئی بات نہیں ہے بس اس کا دل نہیں کر رہا تھا نہ جانے کا میرے خیال میں سردیاں شروع ہو گئی ہیں تو بستر سے نکلنے کا دل نہیں کر رہا تھا اس کا،

ورنہ طبیعت توماشاءاللہ اس کی بالکل ٹھیک ہے اس نے مسکراتے ہوئے انہیں بے فکر کیا تو وہ بھی مسکرادیئے ان کی پوتی اب کالج لیول میں آچکی تھی لیکن اس کے نرسری کلاس والے بہانے انہیں بہت پسند تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

آج کلاس میں ہر کسی کی شامت آئی ہوئی تھی۔وہ سب کی باری باری اچھی خاصی بے عزتی کر چکا تھا۔اس کا غصہ وہ سب نوٹ کر چکی تھی۔

بورڈ پر کچھ لکھتے ہوئے اپنے مارکر کو اتنی سختی سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھا کہ اچانک ہی مارکر دو حصوں میں تقسیم ہوتا اس کے ہاتھ میں آگیا اگلے ہی لمحے اس نے پوری شدت سے مارکر کو زمین پر پھینکا تھا۔

وہاں موجود سب اسٹوڈنٹس کافی گھبرائی ہوئی تھیں۔

انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آج ان کا ٹیچر اتنے غصے میں کیوں ہیں۔

یہ الگ بات تھی کہ کچھ چنچل شوخ لڑکیاں اسے اینگری ینگ مین کا خطاب دے چکی تھی اور اس کے غصے سے لال پیلے ہوتے روپ کو کافی انجوائے بھی کر رہی تھی۔

لیکن ان کی شرارتی نگاہوں کو بریک تب لگی جب اس نے اچانک ہی کہا کہ وہ آج پچھلے پڑھائے گئے ہفتے میں سب لیکچرز کا ٹیسٹ لے گا۔

اچانک ایسے ٹیسٹ کا شاید ہی کسی نے سوچ رکھا تھا اسی لئے سب کے چہرے پر جو پریشانی آئی تھی وہ فطری تھی لیکن وہ رکا نہیں جانے کس چیز کی سزا تھی جو ان سب کو دینے پر تلا ہوا تھا۔

آپ کی سہیلی کہاں ہے مس میشا انور۔۔؟ یہ وہ لائن تھی جو آج اس کلاس کا پریڈ لیتے ہوئے اس نے پہلی دفعہ اردو میں بولی تھی

میشا تو پہلے سمجھ ہی نہ پائی کہ اس نے بولا کیا ہے اتنی صاف اور کلیئر اردو میں وہ حرم کا ہی پوچھ رہا تھا وہ فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

کسی کو بھی اندازہ نہ تھا کہ وہ اتنی کلیئر اور صاف اردو بول سکتا ہے حالانکہ وہ انگلش کی کلاس میں مسلسل انگلش میں بات کرتے آئے تھے۔

آج تو کیا، احمر اپنے لیکچر سے ہٹ کر ایک لفظ بھی فالتو بولنا اپنی توہین سمجھتا تھا۔

۔جی۔۔جی۔۔۔۔ سر اس کی طبیعت خراب ہے اس نے مجھے صبح فون کر کے بتایا تھا کہ وہ آج نہیں آ سکے گی۔

طبیعت۔۔۔۔اس نے بے حد کم آواز میں یہ لفظ دہرایا تھا اور پھر اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے اسے ٹیسٹ کی طرف متوجہ کر کے کمرے سے باہر نکل گیا

جب سامنے سے صیام آتا نظر آیا اس کے چہرے کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے وہ تیزی سے قدم اسی کی طرف بڑھنے لگا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

صیام اس کی طبیعت خراب ہو گئی ہے وہ بہت زیادہ بیمار ہے وہ فکر مند سا صیام کے سامنے کھڑا اسے بتا رہا تھا

یار موسم چینج ہو رہا ہے طبیعت خراب ہو سکتی ہے تو پریشان مت ہو کل آ جائے گی وہ۔۔ صیام نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

اس کا صرف "وہ" کہنا ہے اسے بتایا گیا تھا کہ وہ کس کے بارے میں بات کر رہا ہے۔

وہ بات کرتا ہی کس کے بارے میں تھا صرف اور صرف اس لڑکی کے بارے میں اور کسی سے اسے مطلب کہاں تھا

مجھے لگتا ہے اس کی طبیعت زیادہ خراب ہے مجھے دیکھنا چاہیے نا اس کو صیام مجھے اس سے ملنے جانا چاہئے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

یشام یار تیرا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا وہ صرف ایک سٹوڈنٹ ہے اور تو اس کا ٹیچر ہے تو اس سے ملنے نہیں جا سکتا تھا اس کے گھر والے ہزار طرح کے سوال کریں گے کیا جواب دے گا۔۔۔!

آج تھوڑا صبر حوصلے سے کام لے وہ آجائے گی صبح وہ اسے سمجھا رہا تھا

جب کے اس نے فورا نفی میں سر ہلا دیا تھا مطلب وہ صبر و حوصلے سے کام نہیں لے سکتا تھا اسے کسی بھی طریقے سے حرم سے ملنا تھا۔

وہ بیمار ہے اور مجھے اسے دیکھنا ہے وہ زیادہ بیمار ہو گی تبھی نہیں آئی ورنہ وہ ضرور آتی وہ جانتی ہیں کہ وہ میرے لئے کیا ہے وہ جنونی انداز میں بول رہا تھا جبکہ صیام اسے دیکھ کر رہ گیا۔

کیا مطلب وہ جانتی ہے کیا تم نے اس کو بتا دیا ہے سب کچھ وہ حیرانگی سے دیکھنے لگا۔

نہیں میں نے اسے کچھ نہیں بتایا لیکن وہ سمجھ چکی ہو گی نہ اس کو اندازہ تو ہو گیا ہو گا میرے جنون کی آگ اتنی کمزور نہیں ہے کہ اس نے نوٹ بھی نہ کیا ہو۔

وہ یقین سے بولا تھا

تو پھر کہیں اسی وجہ سے تو وہ نہیں آئی صیام کو ایک اور ڈر لاحق ہوا

نہیں صیام وہ ایسی غلطی نہیں کرے گی میری جنون کو ٹھکرانے کا کوئی حق نہیں ہے اس کے پاس اسے آنا ہو گا اس کالج میں بھی اور میری زندگی میں بھی وہ میری ہے اور اسے یہ بات سمجھنی ہو گی۔

یشام اس معاملے میں تجھے تھوڑا پر سکون ہو کر سوچنا ہو گا اس معاملے میں تھوڑی نرمی سے کام لینا ہو گا وہ کوئی عام سی چیز نہیں ہے اس کی فیملی ہے گھر بار ہے اور۔۔۔۔۔

یشام احمر چھین لے گا اسے پوری دنیا سے اسے اس کی ذات سے وہ صرف میری ہے صیام صرف یشام احمر کی۔ وہ عجیب سی انداز میں بول رہا تھا۔ جبکہ صیام کو اس کے لہجے سے خوف آرہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○

رات دو بجے کا وقت تھا دور دور تک کتوں کے بھونکنے کی آواز آرہی تھی اس اندھیرے میں کوئی شاید اپنے سامنے کھڑے شخص کو بھی پہچان نہ پاتا۔

نہ کوئی سایہ نہ کوئی روشنی آج تو چاند بھی آسمانوں سے غائب تھا ہر طرف غضبناک خاموشی چھائی ہوئی تھی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس حویلی کی طرف جارہا تھا۔

اس جگہ پر شاید یہ حویلی وہ واحد چیز تھی جو باہر لگی لائٹس سے روشنی بکھیر رہی تھی ورنہ اس سے چند فٹ کے فاصلے پر سوائے اندھیرے کے اور کچھ بھی نہ تھا

اس نے سامنے حویلی کے دروازے پر بیٹھے واچ مین کو دیکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کے قریب سے گزر گیا تھوڑی ہی دیر میں وہ وہیں بے ہوش پڑا تھا وہ ایک نظر اسے دیکھتا اپنے چہرے کو ٹھیک سے کور کرتا حویلی کے اندر داخل ہوا۔

بڑا سا لکڑی کا دروازہ اندر سے بند تھا لیکن اسے اس طرف جانا بھی نہیں تھا اس نے نگاہ تیسرے فلور کی طرف اٹھائی تھی

بیشک حویلی کے اندر کے سارے کمرے کی لائٹ آف تھی لیکن وہ واحد کمرہ جس کی لائٹ آن تھی اس کی پرنسسز کو اندھیرے میں نیند نہیں آتی تھی وہ ڈرتی تھی سہم جایا کرتی تھی

اس نے بڑی ہی مہارت سے اوپر چڑھنے کے لئے ایک راستہ تلاش کیا تھا رات کے اندھیرے میں وہ اس بڑے سے درخت پر چڑھتے ہوئے سامنے بالکنی میں کودا تھا

اس نے خاص دھیان رکھا تھا کہ اس کی آواز کسی کو نہ آئے اور پھر ایک چھوٹا سا جمپ اسے اوپر فلور کے گرل کو پکڑنے میں مدد کر گیا۔

اور تھوڑی ہی دیر میں وہ اپنی پرنسسز کے کمرے میں تھا

وہ آہستہ آہستہ چلتا اس کے پاس آ گیا اس کے ہاتھ میں ایک ٹیڈی بیر تھا جس کو اس نے بہت شدت سے خود میں قید کر رکھا تھا

اس کے اندر آگ سے لگ گئی تھی اور اس احساس کو کم کرنے کے لئے اگلے ہی لمحے اس کے ہاتھ سے وہ ٹیڈی چھین لیا تھا یہ سوچ بنا کے وہ اس سے جاگ بھی سکتی ہے۔

اس نے عجیب سے انداز میں اس ٹیڈی کو دیکھا تھا اور پھر اس کی گردن کو پکڑ کر اس نے اپنی جیب سے کچھ نکالا اپنا کام کر کے وہ پر سکون ہوا اور پھر اسے ایک طرف پھینکتے ہوئے ایک گھٹنا بیڈ پر رکھتے وہ اس کی طرف جھکا تھا۔

وہ اسے بہت قریب سے دیکھ رہا تھا شاید اتنا قریب وہ پہلی بار آیا تھا تبھی تو اس کی آنکھوں کی پیاس بجھ ہی نہیں رہی تھی نہ جانے کس احساس کے تحت اس کی آنکھ کھل گئی

اپنے پر جھکے اس آدمی کو دیکھ کر حرم چیخی اور پھر اس کی چیخوں کا سلسلہ رکا نہیں اور مسکراتے ہوئے اسے دیکھتا رہا۔

وہ اس کے سامنے بیٹھ کر بری طرح سے کانپتے ہوئے چیخ رہی تھی یہ وہ پہلا شدید اظہار تھا جو اس نے اسے دیکھ کر کیا تھا جو اسے بہت عزیز تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

حرم چیخے جا رہی تھی جب اچانک دروازہ زور زور سے بجنے لگا۔

لیکن وہ ہر چیز کو بھلائے بس اپنا ڈر ختم کرنا چاہتی تھی۔

اپنی آنکھوں کو زور سے بند کئے وہ دروازے پر ہونے والی دستک کو سنتے ہوئے چلائے جا رہی تھی۔

لیکن اس کے سامنے بیٹھا شخص جس انداز میں اسے دیکھ رہا تھا اس میں اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ وہ اسے آنکھیں کھول کر دیکھ پاتی۔یقیناً وہ اس کا ڈر انجوائے کر رہا تھا۔

اچانک دروازہ کھلا اور خداش بھاگتے ہوئے اس کے پاس آتا اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا۔

کیا ہوا حرم میرا بچہ تم اس طرح سے کیوں چیخ رہی ہو۔۔۔؟

کیا تم نے کوئی برا خواب دیکھ لیا ہے۔۔۔۔؟

دروازہ اندر سے بند کیوں کیا ہوا تھا تم نے۔۔۔۔؟

کتنی بار کہا ہے دروازہ لاک کر کے مت سویا کرو وہ اسے اپنے ساتھ لگاتا اس کے ڈر کی وجہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ اکثر رات کو سوتے ہوئے ڈر جاتی تھی ایسے میں اس کے بابا اسے بہادر بنانے کے چکر میں اس کا کمرہ الگ کروا چکے تھے۔

وہ الگ کمرے میں سونے کو کبھی بھی تیار نہیں تھی لیکن دادا جان نے کہا تھا کہ سب لوگ الگ الگ سوئیں گے۔

کوئی بھی کسی کے ساتھ کمرہ شیئر نہیں کرے گا یہ ان کی شان کے خلاف ہے

کہ حویلی میں اتنے کمرے ہونے کے باوجود بھی وہ سب لوگ ایک ہی کمرے میں جمع ہو کر سوئیں۔

اور پھر پرائیوسی بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے وہ اپنے سارے بچوں کو پرائیوسی دینا چاہتے تھے۔

پھر جب سے مشال کی شادی ہوئی تھی حرم کو الگ کمرہ مل گیا تھا جس پر سونے کے بجائے وہ دیشم کے ساتھ سوتی تھی لیکن دادا جان کو یہ بات بھی منظور نہ تھی۔

وہ کہتے تھے کہ کمرے کا دروازہ بھی کھلا رکھے لیکن وہ سوئے گی اکیلی جس کی وجہ سے بہت سے ڈر جاتی تھی لیکن اسے کسی بھی کمرے میں سونے کی اجازت نہیں تھی۔ دادا جان اس کی بزدلی ختم کرنا چاہتے تھے۔

وہ خداش کے سینے سے لگی مسلسل روئے جا رہی تھی جب کہ دادا جان دروازے پر کھڑے اسے دیکھ رہے تھے دیشم اور دیدم کے ساتھ ساتھ باقی سب بھی بھاگ کر اس کے کمرے میں آ گئے تھے۔

جب کہ دیدم کو ماں کی طرف سے اشارہ ملتے ہی وہ حرم کے پاس آ کر اسے سنبھالنے لگی۔

بس کرو حرم کتنا رُو وگی ایسا ہو جاتا ہے چلو آؤ آج رات کو میرے کمرے میں سو جانا دیدم نے بڑی مشکل سے اسے آفر کی تھی وہ بھی اپنی ماں کے آنکھیں دکھانے کے بعد ورنہ اپنا کمرہ شیئر کرنا وہ پسند نہیں کرتی تھی

کوئی ضرورت نہیں ہے اب ذرا سی بات پر کیا کمرہ بدل دیں گے نہ اتنی بھی ڈرپوک نہیں ہے ہماری پوتی وہ سو جائے گی اکیلے ہی۔

برے خواب تو آتے ہی رہتے ہیں ہماری پوتی بزدل نہیں ہے دادا جان نے بے فکری سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا جب کہ وہ سب کو اپنے اپنے کمرے میں جانے کا اشارہ کرتے ہوئے خود بھی کمرے سے جا چکے تھے اب وہاں صرف دیدم خداش اور دیشم ہی تھے۔

چلو یار ہم اب ذرا سی بات تو پھر رونے کا کوئی فائدہ نہیں تم سو جاؤ ان شاءاللہ اب کوئی برا خواب نہیں آئے گا میں بھی جاتی ہوں کافی زیادہ نیند آ رہی ہے مجھے ماں کے وہاں سے نکلتے ہی دیدم نے فوراً باہر کی راہ لی تھی

ویر و یہاں کمرے میں کوئی تھا تھوڑی دیر پہلے یہاں میرے بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا وہ مجھے دیکھ رہا تھا ہنس رہا تھا

وہ اس کا کالر پکڑ کے اسے بتانے لگی تھی جب کہ وہ اب تک اسے ڈر کے زیر اثر دیکھ کر سمجھانے لگا۔

بس حرم اتنا نہیں ڈرتے کوئی نہیں تھا بس تم برا خواب دیکھ رہی تھی وہ اس کے پاس ہی رک کر اس سے کہنے لگی تھی خداش کی موجودگی کو پوری طرح نظر انداز کر رہی تھی۔

نہیں ویرو میں سچی کہہ رہی ہوں ابھی یہاں تھے میرے انگلش کی ٹیچر تھے میں نے دیکھا وہ یہاں بالکل میرے پاس بیٹھے تھے۔

وہ اسے یقین دلا نا رہی تھی جبکہ انگلش کے ٹیچر والی بات پر دیشم کو ہنسی آگئی۔

وہ اکثر اسے آ کر بتاتی تھی کہ اس کے انگلش کے ٹیچر بہت زیادہ کھڑوس اور ہٹلر ٹائپ ہیں اور گاڑی میں بھی وہ اس کا بہت ذکر کرتی تھی۔

یہ ایک حقیقت تھی کہ جو شخص حرم کو اچھا نہیں لگتا تھا وہ اسے اپنے خوابوں میں ولن کے روپ میں دیکھتی رہتی تھی۔

اور یہاں بھی یقیناً ایسا ہی ہوا تھا

آپ ہنس کیوں رہے ہیں وہ اسے ہنستے دیکھ کر ناراضگی سے پوچھنے لگی

ارے نہیں میں کہاں ہنس رہی ہوں میں تو یہ سوچ رہی ہوں کہ تمہارے انگلش کے ٹیچر کہیں بھوت کی طرح دو دانت نکال کر تو نہیں آئے تھے۔

تمہارے خواب میں اور ہنستے ہوئے کیا ان کے منہ سے خون نکل رہا تھا جیسے ویمپائر کا نکلتا ہے۔

وہ بالکل سیریس انداز میں پوچھنے لگی

جبکہ حرم کے گھورنے پر اب خداش بھی اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

تم میری بہن کا مذاق اڑا رہی ہو اس نے لہجے کو سخت بناتے ہوئے پوچھا

توبہ توبہ میری یہ مجال کہ میں خداش کاظمی صاحب کی بہن کا مذاق اڑاوں کبھی بھی نہیں میں تو صرف پوچھ رہی ہوں کہ وہ جو بھوت اس کو خواب میں نظر آیا تھا وہ کیسا دکھتا تھا

وہ بھوت نہیں میرے انگلش کے ٹیچر سر احمر یشام تھے اور وہ خواب نہیں سچ تھا سچ میں یہاں آپ والی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

اس نے ایک اور کوشش کی تھی اسے دلیل دینے کی لیکن اس کی بات کو سچ مان کون رہا تھا؟؟

ویرو میں سچ کہہ رہی ہوں آپ کو مجھ پر یقین ہے نہ اس نے اسے یوں ہی ہنستے دیکھ کر اس نے خداش سے پوچھا تھا۔

میری جان تم کبھی جھوٹ نہیں بول سکتی مجھے تم پر پورا یقین ہے اب سونے کی کوشش کرو صبح تمہیں کالج جانا ہے وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولا۔

ہاں بالکل حرم سو جاؤ یہ نہ ہو کہ کل بھی کالج نہ جانے پر تمہارے انگلش کے ٹیچر تمہاری کلاس لینے کل پھر تمہارے خواب میں نہ آجائیں اس نے ہنستے ہوئے باہر کی راہ لی اور اس کے باہر جانے تک وہ اسے گھورتی رہی

میں ان کو اپنی بھابھی نہیں بناوں گی۔ وہ منہ بنا کر بولی تو خداش کھل کر مسکرایا۔

نہیں میری جان یہ ظلم مت کرنا وہ بہت پیار سے اسے خود سے لگائے بولا تھا کچھ دن پہلے وہ مشال اور اس کی فون پر ہونے والی گفتگو سن چکی تھی جس پر اس نے اسے یہ بات خود تک رکھنے کی قسم دی تھی

آپ مت جانا مجھے چھوڑ کر اس نے بہت پیار سے اس سے کہا تھا

نہیں میرا بچہ میں تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گا تم یہاں سو جاؤ وہ اس پر کمبل برابر کرتے ہوئے اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا اور پھر جب تک وہ مکمل نیند میں نہ چلی گی تب تک وہ اس کے کمرے سے گیا نہیں تھا۔

لیکن ایک سوال اس کے دماغ میں ضرور آرہا تھا کہ حرم کبھی بھی اپنا کمرہ لاک کر کے نہیں سوتی تھی تو اس نے کمرہ لاک کیا ہی کیوں تھا۔

○ ○ ○ ○ ○

او وبی بی یہاں کیا آرام کرنے بیٹھی ہے جلدی سے چائے بنا اور مردان خانے میں پہنچا بہت سارے مہمان آئے ہوئے ہیں

اور زریام صاحب بھی وہیں پر ہیں تو کوئی غلطی مت کرنا اگر کوئی غلطی ہو گئی نہ تو لحاظ نہیں کریں گے کہ سامنے کون بیٹھا ہے۔

ملازمہ اسے حکم دیتی وہیں سے پلٹ گئی تھی اس نے فوراً چائے بنانا شروع کی تھی اس نے ایک بات بہت شدت سے نوٹ بھی تھی کہ صبح سے کسی نے بھی اسے کچھ بھی الٹا سیدھا نہیں کہا تھا۔

بلکہ تانیہ اور چاچی (باقر کی ماں اور بہن) بھی اسے دیکھتے ہی چہرا پھیر گئی تھیں جبکہ اس کی ساس راحت بیگم نے بھی آج اس کے کمرے میں جانے پر کسی قسم کا کوئی وبال نہ کیا تھا بلکہ اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ لے لیا تھا۔

سب کا آج کا رویہ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا آج تو دادا جان نے بھی اسے غضب بھری نگاہوں سے نہیں دیکھا تھا بس اخبار پڑھتے رہے اور وہاں وہ اپنا کام نمٹا کر کچن میں آ گئی۔

تقریباً پندرہ دن سے وہ اس گھر میں ہی رہ رہی تھی جہاں کے طور طریقے سمجھنا اس کے لئے زیادہ مشکل نہیں تھا اتوار کے دن ان سب کی طرف سے اسے خاموشی ملتی تھی ورنہ باقی کے دنوں میں تو اکثر کسی نہ کسی بات پر وہ لوگ اسے کوس رہے ہوتے تھے اور جب غصہ حد سے سوار ہو جاتا تو ہاتھ اٹھانے میں دیر لگاتے۔

اور اتوار کے دن کوئی اسے کچھ نہ کہتا تھا اور پھر اسے پتہ چلا تھا کہ اس کا شوہر اتوار کو گھر پہ ہوتا ہے لیکن ہوتا کہاں ہے یہ بات وہ نہیں جانتی تھی۔

صرف دو راتوں میں اس نے اسے اپنے قریب محسوس کیا تھا ورنہ وہ کہاں ہوتا تھا کیسا دیکھتا تھا کچھ بھی تو پتہ نہیں تھا اسے۔۔۔۔

وہ چائے بنا کر فوراً مردان خانے کی طرف چلی آئی تھی نہ جانے کون سے مہمان آئے ہوئے تھے۔

جن کی خاطر تواضع اتنی ضروری تھی حویلی میں کوئی بھی مہمان آتا ہے تو اس کے لیے چائے وغیرہ بنا کر پہنچانے کا کام اسی کا ہی ہوتا تھا۔

لیکن آج تک اس نے مردان خانے کی طرف جانے کی غلطی نہیں کی تھی

اور نہ ہی کسی نے اس طرح بھیجنے کے لئے کہا تھا آج اسے وہاں چائے لانے کے لئے کیوں کہا گیا تھا اسے سمجھ نہ آیا لیکن جو اس کا کام تھا وہ تو اسے کرنا ہی تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ پھر سے وہ کسی کے غضب کا نشانہ بن جائے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ جیسے ہی مردان خانے کے کمرے کے باہر پہنچی کوئی تیزی سے کمرے سے باہر نکلا تھا وائٹ کلر کے قمیض شلوار پہنے آستین کہنیوں تک فولڈ کیے وہ انگلیوں میں سگریٹ دبائے اسی کو دیکھ رہا تھا وہ صرف ایک نظر اسے دیکھ پائی۔وہ نیلی آنکھوں والا جو بھی تھا کسی شہزادے سے کم نہ تھا۔

یہاں کیا کر رہی ہو تم۔۔۔؟وہ اچانک اس کا بازو تھامے اسے دوسری طرف تقریبا گھسیٹتے ہوئے لے کر گیا تھا اس کی آواز شعلے برسا رہی تھی۔وہ بے حد غصے میں تھا۔لیکن کیوں۔۔۔؟

اچانک کوئی آکر اس پر اس طرح سے غصہ کرے گا یا نہیں تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا وہ کون تھا وہ جانتی تک نہیں تھی۔لیکن اس کی آنکھوں سے وہ خوفزدہ ہو گئی تھی اتنا حق جتاتا انداز

چائے دینے۔۔۔جا رہی۔۔۔۔

کیا دماغ خراب ہے تمہارا اس طرح سے مردوں میں جاؤ گی۔کس بے وقوف نے تم سے کہا یہاں چائے لانے کے لیے وہ اسی پر چڑھ دوڑا تھا۔

زاہدہ باجی نے آکر مجھے بولا کے مردان خانے میں چائے دے کر آنی ہے تبھی تو میں۔۔وہ نہ جانے اس انجان شخص کو صفائیاں کیوں دے رہی تھی

جبکہ وہ تو اسے سن ہی نہیں رہا تھا اس کے منہ سے زاہدہ کا نام سنتے ہی وہ اونچی اونچی آواز میں اسے پکارنے لگا تھا۔

جی صاحب جی وہ دوڑتی ہوئی اس کے سامنے حاضر ہوئی تھی۔

کس کے کہنے پر تم نے اسے یہاں بھیجا وہ غصے اس سے بات کرنے لگا

او صاحب جی میں کام کر رہی تھی یہ وہاں کچن میں تھی تو میں نے اس کو چائے بنانے کے لیے کہہ دیا وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنی صفائی دینے لگیں

میں نے یہ نہیں پوچھا کہ چائے کس نے بنائی ہے میں نے یہ پوچھا کہ اسے یہاں کس نے بھیجا ہے تمہاری ہمت کیسے ہوئی زریام شاہ کی بیوی کو یوں مردوں میں جانے کے لیے کہنے کی۔

وہ غصے سے اسے گھورتے ہوئے پوچھ رہا تھا جب کہ وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی تو کیا اس گھر کے لوگ اسے زریام شاہ بیوی کے حوالے سے پہچانتے تھے۔

معاف کر دیجئے صاحب آئندہ ایسی غلطی نہیں ہو گی وہ معافی مانگنے لگی جب کہ سامنے کھڑا انسان تو کسی اور سوال کا جواب چاہتا تھا۔

میں نے تم سے یہ پوچھا ہے کہ اسے یہاں مردان خانے میں بھیجنے کے لیے تمہیں کس نے کہا؟؟؟۔وہ اب تک اپنے سوال پر اٹکا ہوا تھا۔

کسی نے نہیں کہا صاحب میں نے خود بھیجا تھا ملازمہ ہاتھ جوڑے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

تم جھوٹ بول رہی ہو بتاؤ مجھے تمہیں ایسا کرنے کے لئے کس نے کہا ہے وہ بے حد غصے سے غرایا تھا۔

زریام شاہ۔۔۔کیوں ملازمہ پر اس طرح سے چلا رہے ہو۔۔؟وہیں داخل ہوتے داداجان غصے سے بولے تھے جب کے اگلے ہی لمحے وہ اپنے ساتھ کھڑی عمایہ کو اپنے پیچھے کر چکا تھا۔

کیونکہ یہ عورت مجھے غصہ دلا رہی ہے داداجان یہ میرے منہ پر جھوٹ بول رہی ہے جیسے میں جانتا ہی نہیں کہ اسے یہ حرکت کرنے کے لئے کس نے کہا ہے وہ ملازمہ کو دیکھتے ہوئے غصے سے بول رہا تھا۔

ایسی بھی کوئی قیامت نہیں آگئی تھی اگر اس لڑکی کو کوئی کام کہہ دیا گیا ہے یہ لڑکی اس گھر میں کیوں آئی ہے مت بھولو تم۔

اس گھر میں اس کی حیثیت ایک ملازمہ سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں ہے یہ بات یاد رکھو وہ اسے دیکھتے ہوئے اسے عمایہ اوقات بتانے لگے تھے

جب کہ وہ خاموشی سے کھڑا انہیں سنتا رہا پھر بولا تو عمایہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

یہ لڑکی ونی ہے میں جانتا ہوں لیکن اس وقت یہ میرے نکاح میں ہے اور میرے گھر کی غیرت گوارا نہیں کرتی کہ میری بیوی کسی غیر مرد کے سامنے جائے۔

اور آئندہ مجھے یہ بات کسی کو یاد دلانے کی ضرورت نہ پڑے وہ غصے سے ملازمہ کو گھورتا اچانک عمایہ کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○

چلو حرم تم تیار ہو؟؟اس نے کمرے میں قدم رکھا تو بیڈ پہ بیٹھی حرم کو روتے ہوئے پایا اس کے ہاتھ میں اس کا ٹیڈی تھا جس کی گردن الگ تھی وہ پریشانی سے اس کے پاس آئی تھی۔

میں نے بتایا تھا نا آپ کو وہ سچی میں یہاں آئے تھے میں بول رہی ہوں انہوں نے میرے ٹیڈی کی گردن توڑ دی دیکھیں میرے ٹیڈی کی گردن ٹوٹ گئی ہے

یہ احمر سر نے کیا ہے سچی میرا یقین کرے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

ارے کیا ہو گیا ہے تمہیں میرا بچہ ایسے نہیں کہتے یہ اس نے نہیں توڑا بلکہ یہ کہیں اٹکنے کی وجہ سے یہاں سے پھٹ گیا ہے دیکھو یہ پھنسا ہوا ہے اس کی گردن دکھاتے ہوئے اسے بتا رہی تھی جو یقیناً کسی جگہ پر پھنس کر پھٹی تھی لیکن حرم اس کی بات کو کیسے مانتی کیونکہ وہ تو اپنی آنکھوں سے احمر کو دیکھ چکی تھی اور اسے یقین تھا کہ یہ کام احمر نے ہی کیا ہے۔

لیکن ایسا کیسے ہو سکتا تھا وہ اس کے گھر کیسے آسکتا تھا اب اسے بھی یہی لگ رہا تھا کہ وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے ورنہ وہ اس کے سامنے بیٹھ کر مسکراتا رہتا وہ یہ سچ بھی تو تھا کہ جس انسان کو وہ پسند نہیں کرتی تھی وہ خواب میں نظر آتا تھا تو کیا وہ احمر کو ولن سمجھتی تھی پچھلے کچھ دنوں سے جس طرح وہ اسے دیکھتا تھا اسے گھورتا تھا وہ آج کل اسے بھی ولن ہی سمجھنے لگی تھی اسے اس شخص سے عجیب سا خوف آتا تھا کہیں نہ کہیں اس کا دل اس بات کو مانتا تھا کہ یہ شخص اس کے لئے اچھا نہیں ہے۔

Urdu Novels Ghar

اچھااب رونابند کروجاکراپنے ویروکواپنے ٹیڈی صاحب دکھاؤان شاءاللہ وہ تمہارے لیے کوئی نئے ٹیڈی کاانتظام کر دیں گے۔

اوراٹھوچلوکالج آج بھی تم نہیں گئی تومیری بہت اہم کلاس مس ہوگی آج میراکوئی ارادہ نہیں ہے تمہارے بہانے بازیاں سننے کاجلدی سے باہرآووہ اسے سمجھاکراٹھ کرباہرچلی گئی تھی جب کہ حرم کواب تک روناآرہاتھااپنے ٹیڈی کودیکھ کر

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اسے لے کرسیدھااپنے کمرے میں آیاتھا۔

اب تک غصے سے اس کابراحال ہورہاتھاجب کہ تفصیلی ملاقات کے بعدوہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اس کاشوہرہے

وہ بیڈپربیٹھتے ہوئے سگریٹ سلگاکراس کی طرف دیکھنے لگاجواب تک دروازے پرکھڑی تھی۔

آئندہ جب تک میں نہ کہوں تب تک تم اس طرف نہیں جاؤگی یہ بات یادرکھنالڑکی میں باربارسمجھاؤں گانہیں اورتمہارے پاس کوئی ڈھنگ کے کپڑے نہیں ہے کیااس نے سرسے پیرتک اس کودیکھاتھاعمایہ نے بھی اسی کے اندازمیں اپنے کپڑوں کودیکھا

خودکوبعدمیں دیکھناتم بلکہ یہ کام میں کروں گاتم جاؤمیرے لئے ناشتہ لے کرلواوراپنی حالت کچھ سدھارواایک شادی شدہ لڑکی ہوتم مجھے ہرگزپسندنہیں ہے کہ میری بیوی خودکواجاڑکررکھے۔

اب میر امنہ کیا دیکھ رہی ہو جاؤ یہاں سے وہ اپنی بات مکمل کر کے اپنے موبائل کی طرف نگاہیں مرکوز کرتا مصروف ہوا تھا جب اسے یوں ہی کھڑے دیکھ کر بولا۔

اور پھر اس کی سپیڈ دیکھنے لائق تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ جلدی سے کچن میں آکر اس کے لیے ناشتہ بنانے لگی یہ سوچے بنا کہ اسے کیا پسند ہے کیا نہیں۔ پتا تھا تو صرف اتنا کہ یہ اس کے شوہر کا حکم ہے جو اس کو پورا کرنا ہے۔

وہ تیز تیز ہاتھ چلائے اپنا کام کر رہی تھی جب تانیہ وہاں آکر اسے دیکھنے لگی یہ لڑکی اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں تھی۔

کیونکہ تانیہ کو تو شاید اس خاندان کی سب سے خوبصورت لڑکی ہونے کا خطاب حاصل تھا پھر وہ اپنے آگے کسی کو کیا سمجھتی۔

لیکن جو وہ اس سے چھین چکی تھی اسے بھی تو وہ بھلا نہیں سکتی تھی اس کے بچپن کا منگیتر اس کی پہلی محبت۔۔۔

پہلے اس لڑکی کے بھائی نے اس کے بھائی کا قتل کیا اور اب یہ لڑکی اس کے منگیتر کی بیوی بن کر اس کے گھر میں آگئی تھی۔

اسے جلدی جلدی ہاتھ چلاتے دیکھ وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ زریام کا ناشتہ بنا رہی تھی۔

کیونکہ اس نے جب صبح زریام سے کہا تھا کہ آج آپ گھر پہ ہیں تو ناشتہ ساتھ کریں گے تو اس نے کہا تھا کہ وہ مردان خانے میں موجود مہمانوں کے جانے کے بعد ناشتہ کرے گا۔

جس پر اس نے ناشتہ کر لیا تھا اور اب یقیناً اس کی بیوی اس کے لئے ہی ناشتہ بنا رہی تھی۔

اورنج جوس وہ چائے نہیں پیئے گا اسے چائے کی پتیلی چولہے پر چڑھاتے دیکھ وہ بولی تھی

اس کی بات سن کر عمایہ بنا کچھ بھی بولے اورنج جوس بنانے لگی۔

تم اس گھر میں آسکتی ہو زریام ان کی بیوی بھی بن سکتی ہو لیکن اس کے دل میں جگہ کبھی بھی نہیں بنا سکتی

ایک بات یاد رکھو تمہاری اس گھر میں اوقات ایک ملازمہ سے زیادہ نہیں ہے تو اپنی حد میں رہو میرے زریام کو امپریس کرنے کی کوشش مت کرو

پچھتاؤ گی تم کیوں کہ تم ونی ہو جیسے ہی تمہارا بھائی ملے گا تمہیں طلاق دے کر اس گھر سے روانہ کر دیا جائے گا۔

تو بہتر ہے کہ تم۔۔ حد میں رہو اس کا کچھ بھی نہیں جائے گا برباد تمہیں ہونا ہے تو تمہارے لیے بہتر یہی ہو گا کہ زریام کے پیچھے خود کو ہلکان مت کرو

اس کے لیے اپنے دل میں کسی طرح کا کوئی احساس پیدا نہ کرنا وہ دل توڑنے میں ماہر ہے۔

وہ اپنی بات مکمل کرتی کچن سے نکل گئی تھی جبکہ عمایہ بنا ہاتھ روکے مسلسل اپنا کام کرتی رہی۔

اس کے جاتے ہی اس کی آنکھ سے ایک آنسو گرا تھا لیکن یہ کونسا پہلی بار ہوا تھا اور وہ کونسا نہیں جانتی تھی کہ وہ شخص کیسا ہے اسے بس یہ پتا تھا کہ وہ اس کا شوہر ہے۔

اور یہ سب وہ جو کر رہی ہے یہ اس کا فرض ہے یہاں ہر رشتہ اسے او قات یاد دلاتا تھا لیکن زریام کے انداز نے اسے احساس دلایا تھا کہ وہ اس گھر میں صرف ونی نہیں بلکہ اس کی بیوی ہے اس کے لئے بس اتنا ہی کافی تھا۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ ناشتہ لے کر کمرے کے اندر آئی تو وہ آرام سے بیڈ پر لیٹا اپنے موبائل فون میں مصروف تھا۔اس کے شرٹ کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔ جسے دیکھتے ہی عمایہ نظریں چرا گئی۔

اس نے ناشتہ لا کر ٹیبل پر لگایا جب اسے اس کی آواز سنائی دی۔

دروازہ بند کر دو اور آؤ ناشتہ کریں وہ اٹھ کر ٹیبل کی طرف آتے ہوئے بولا تھا

میں نے ناشتہ کر لیا ہے اور باہر بہت سارے کام ہیں ابھی زاہدہ باجی کہہ رہی تھی کہ۔۔۔۔

شادی تمہاری میرے ساتھ ہوئی ہے زاہدہ باجی سے نہیں اس کی نہیں میری بات مان لیا کرو لڑکی۔۔۔

میں نے کہا دروازہ بند کرو اور آ کر میرے ساتھ ناشتہ کرو وہ بے حد سخت لہجے میں بولا تھا عمایہ بنا کچھ بولے دروازہ بند کرتی اس کی طرف آئی تھی جب کہ وہ ابھی تک اسی کو گھور رہا تھا

میں نے دروازہ ساتھ لگانے کے لئے نہیں لاک کرنے کے لیے کہا ہے وہ ایک بار پھر سے سخت لہجے میں گویا ہوا۔

نجانے کیوں اس کی نیلی آنکھوں سے اسے خوف سے آیا تھا وہ فوراً پلٹی اور دروازہ بند کرنے لگی جب اسے باہر کسی کے ہونے کا احساس ہوا اور پھر اگلے ہی لمحے وہ زاہدہ باجی کا نیلا دوپٹہ وہاں دیکھ چکی تھی۔

اس نے فوراً دروازہ لاک کیا اور اس کی طرف آگئی جو صوفے پر بیٹھا اپنا ناشتہ دیکھ رہا تھا۔

وہ تانیہ جی کہہ رہی تھی کہ آپ صبح چائے نہیں پیتے تو پھر انہوں نے مجھے جوس بنانے کے لیے کہا۔اس نے جیسے اپنی صفائی پیش کی تھی ذریام نے ایک نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا

اور جوس کا گلاس اٹھا کر اپنے لبوں سے لگا لیا۔

اگر یہ جان ہی لیا تھا کہ میں صبح چائے نہیں پیتا تو یہ بھی جان لیتی کہ جو شخص اورنج جوس پیتا ہے وہ پراٹھا بھی نہیں کھاتا

اس نے ایک نظر گھی سے لدے پراٹھے کی طرف دیکھا تھا۔ تمہیں لگتا ہے کہ میرے جیسا بندہ اس طرح کا آئلی کھانا کھاتا ہو گا۔۔۔؟اس نے شاید نہیں یقیناً اپنی جسمانی صحت کی طرف اشارہ کیا تھا۔

سکس پیک ایپس کے ساتھ کسرتی وجود اور شرٹ سے جھلکتے مضبوط توانا شانے اس بات کے گواہ تھے کہ وہ اپنی جسمانی صحت کا خاص خیال رکھتا ہے۔

سوری مجھے نہیں پتا تھا کہ میں آئندہ احتیاط کروں گی اب اس کے انداز سے اسے خوف آنے لگا تھا۔

ذریام نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے جوس کا ایک اور سیپ لیا اور اسے انگلی سے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

ویسے تمہیں پتا ہونا چاہیے کیونکہ تمہیں پتہ نہیں ہو گا تو پھر کسے پتہ ہو گا۔کافی قریب سے دیکھا ہے ہم دونوں نے ایک دوسرے کو میں تو تمہارے بارے میں سب کچھ جان چکا ہوں۔

تمہیں بھی اتنا انجان نہیں رہنا چاہیے خیر ناشتہ کرو یہ باتیں رات میں کر لیں گے وہ بات کو کس طرف لے کر گیا تھا یہ سوچتے ہی عمایہ کے کان لال ہونے لگے وہ جتنا خوبصورت تھا اس سے کہیں زیادہ بے باک تھا۔

میں نے ناشتہ کر لیا ہے اس نے دوسری بار اسے یاد دلایا تھا۔

ناشتہ کرنے کے بعد بھی تمہاری اتنی ہی آواز نکلتی ہے ناشتہ کرو جو تم نے کیا ہے مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں لیکن میرے ساتھ صبح تم روز ناشتہ کرو گی اپنے لیے جو پسند ہو بنا لینا میرے لیے کیا بنانا ہے وہ میں بتا چکا ہوں۔ مجھے اکیلے ناشتہ کرنے کی عادت نہیں ہے اور ہمارے خاندان کا ایک رواج ہے کہ میاں بیوی اکٹھے ناشتہ کرتے ہیں اسی لیے آئندہ اس بات کا خاص خیال رکھنا اب جلدی سے یہ ختم کرو اور میرے کپڑے استری کرو اور میرے سارے کام تم اپنے ہاتھوں سے کیا کرو یاد رکھنا مجھے ملازمہ کا کام پسند نہیں ہے

وہ دوسرا حکم دیتا گلاس ختم کرتے ہوئے وہیں صوفے پر پھیل کر بیٹھ گیا

عمایہ نے بڑی مشکل سے دوسری بار ناشتہ کیا تھا کیونکہ اس شخص کا روعب ایسا تھا کہ وہ اس کے سامنے دوبارہ انکار نہ کر پائی تھی۔

٥٥٥٥، ٥ ٥

اس کے کپڑے استری کرنے کے بعد وہ باہر جانے لگی تو زریام نے اسے پھر سے روک لیا۔

کہاں جا رہی ہو تم۔۔۔؟ وہ ابھی دروازے تک پہنچی ہی تھی کہ اسے پیچھے سے اس کی آواز سنائی دی۔

وہ نیچے بہت کام ہے۔ مجھے جانا ہے وہ اسے اجازت طلب نظروں سے دیکھنے لگی۔

دیکھو لڑکی تم یہاں سے تب تک نہیں جاسکتی جب تک میں کمرے سے نہ نکلوں ایک ساتھ نکلیں گے اور میں صرف آج کی بات نہیں کر رہا بلکہ ہم روز ایک ساتھ باہر جایا کریں گے۔

یہ چھوٹی چھوٹی باتیں مجھے تمہیں بار بار سمجھانے کی ضرورت نہیں پیش آئے میں اپنی بات دہرانے کا عادی نہیں ہوں۔

میں شاور لے کے آتا ہوں تب تک یہ تم اسے دیکھ لو میں نے تمہارے لئے کچھ اور لائن آرڈر کیا ہے۔اور میرے خیال میں تین چار گھنٹے میں یہ چیزیں تمہیں یہاں ریسیو ہو جائیں گیں۔

اس کے بعد میں دوبارہ تمہیں اس حلیے میں نہ دیکھوں۔

کمرے سے باہر نکلنے سے پہلے یہ بات ہزار بار سوچنا کہ تمہارے نام کے ساتھ کس کا نام جڑا ہے۔

یہ اجاڑ حالت بدلنی پڑے گی۔مجھے ہرگز پسند نہیں کہ میری بیوی اس طرح بے رنگ رہے۔ایک شادی شدہ لڑکی ہو تم تمہیں میرے ساتھ کس طرح چلنا ہے ابھی سمجھ لو آگے آسانی رہے گی

وہ اپنا موبائل اس کے ہاتھ میں پکڑاتا اپنے کپڑے لے کر اندر چلا گیا تھا اس کی پہلی ہی ملاقات بہت عجیب ثابت ہو رہی تھی وہ سب کی طرح ایک بار بار اس کے بھائی کو قاتل نہیں کہہ رہا تھا

وہ سب کی طرح اسے ونی نہیں کہہ رہا تھا بلکہ وہ اسے اپنی بیوی کہہ رہا تھا۔

اسے حق دے رہا تھا وہ اس کے لئے قاتل کی بہن نہیں تھی وہ اس کے لئے اس کی بیوی تھی اور بس اس کی اتنی سی بات اسے آسمانوں تک پہنچا گئی تھی

وہ اس کا رویہ اس کی باتیں بھول چکی تھی اگر پتہ تھا تو صرف اتنا کہ کوئی اسے کچھ بھی کہے اس شخص کے لئے وہ اس کی بیوی ہے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

حرم میڈم کلاس لینے نہیں چلنا کیا جلدی چلو سر کلاس میں جا بھی چکے ہیں

بس دو منٹ میں کلاس شروع ہونے والی ہے وہ اس کا ہاتھ ہلا کر اسے اوپر چلنے کا کہہ رہی تھی سر احمر کی کلاس شروع ہونے والی تھی۔

اور اس کی مجبوری تھی کہ جانا تو اسے تھا اوپر لیکن اس کا خواب۔۔۔ خیر اپنے خواب کی وجہ سے اتنی اہم کلاس مس نہیں کر سکتی تھی ایک تو کل بھی اس نے چھٹی کی تھی جس میں ٹیسٹ ہوا تھا۔

اور لڑکیوں کے مطابق کسی کا بھی ٹیسٹ اس لائق نہیں تھا کہ اس کے بارے میں تفصیل سے بات کی جا سکے یقیناً آج اس کی بے عزتی ہونی تھی کل نہ آنے کی وجہ سے اور پھر اگر وہ آج کی کلاس نہ لیتی تو پھر نہ جانے اس کے ساتھ کیا ہوتا۔

وہ کمرے کے دروازے پر رک کر اجازت مانگنے لگی اس نے صرف سر کے اشارے سے اندر آنے کی اجازت دی تھی ورنہ ان کی طرف دیکھنا تک اس نے گوارہ نہ کیا تھا

وہ مسلسل اپنے سامنے رکھی کتاب کی طرف متوجہ تھا وہ آ کر اپنی چیئر پر بیٹھ گئی۔

اور اسے دیکھنے لگی یہ پہلی بار ہو رہا تھا جب وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا شاید کلاس میں سب لوگ سر کی طرف متوجہ تھے اس وجہ سے

۔وہ اپنی سوچ کو پیچھے دھکیلتی اپنے کام میں مصروف ہو گئ

تھوڑی ہی دیر میں لیکچر شروع ہو چکا تھا وہ سارے لوگ بورڈ کی طرف دیکھتے لیکچر کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

سب کو لیکچر سمجھا کر وہ اپنی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا تو وہ سب اہم پوائنٹس نوٹ کرنے لگے حرم بار بار اس کی طرف دیکھ رہی تھی

لیکن وہ بالکل بھی اس کی طرف متوجہ نہ تھا بلکہ وہ اپنے ہی کام میں لگا ہوا تھا اس میں اتنا بڑا چینج دیکھ کر وہ حیران ہو رہی تھی۔

حرم کیا کر رہی ہے تیرا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا کب سے میں دیکھ رہی ہوں تو سر کو گھورے جا رہی ہے بے وقوف لڑکی اپنے کام پر دھیان دے۔

مجھے پتہ ہے سر بہت ہینڈسم ہیں۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تو انہیں گھورتی رہے میشہ نے اس انداز میں کہا تھا کہ حرم شرمندہ ہو کر رہ گئی۔

میشا نے اس کے اس طرح سے سر کو دیکھنے کا کیا مطلب نکالا تھا اسے سمجھنے میں زیادہ وقت نہ لگا تھا خود پر لعنت ملامت کرتی وہ اپنے کام میں لگ گئی۔

کل کہاں تھی آپ حرم کاظمی۔۔۔اپنے بالکل پاس سے آواز سنائی دینے پر وہ ایک لمحے کیلئے اچھل کر رہ گئی

Urdu Novels Ghar

طبیعت خراب تھی۔۔۔۔وہ نظر چراتے ہوئے جواب دینے لگی۔

کلاس میں ٹیسٹ ہوا ہے آپ کو یقیناً اس بارے میں پتا تو چلا ہی ہو گا وہ پوری کلاس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا تو اس نے فوراً ہاں میں سر ہلایا تھا

مجھے کل کلاس سے سخت ناامیدی ہوئی ہے یہ ٹیسٹ جمرات کے دن دوبارہ سے ہو گا اور مجھے یقین ہے کہ اس دفعہ مجھے نہ امیدی نہیں ہو گی اور نہ ہی کوئی غیر حاضر رہے گا۔

وہ بولتے ہوئے دوبارہ اپنی کرسی کی طرف چلا گیا تھا۔

جی جی سر ایسا ہی ہو گا اس کی جگہ میشا نے جواب دیا تھا۔

یشام اپنا لیکچر ختم کرتا کلاس سے باہر چلا گیا تھا بالکل کسی نارمل ٹیچر کی طرح آج نہ تو اس نے اسے عجیب پر سرار نگاہوں سے گھورا تھا اور نہ ہی آج اس کے انداز میں اسے کچھ عجیب محسوس ہوا تھا بلکہ وہ بہت نارمل سا تھا۔

اور اس کا اتنا نارمل ہونا ہی تو حرم سے ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○

کیا ہو گیا ہے تجھے حرم آج تو اتنا عجیب ری ایکٹ کیوں کر رہی ہے میں نوٹ کر رہی ہوں کہ سر احمر جہاں جہاں جا رہے ہیں تو ادھر ہی دیکھے جا رہی ہے یہ کیا حرکتیں شروع کر دی ہیں تو نے باقی لڑکیوں کی طرح اس کے پاس آکر بیٹھتی وہ اس سے کہنے لگی وہ صبح سے اسے نوٹ کر رہی تھی۔

میں نہیں تو میں کیوں انہیں دیکھوں گی وہ تو بس ایسے ہی میرا دھیان چلا گیا ان کی طرف آج وہ کچھ چینج رہے ہیں شاید اس لیے وہ اپنی صفائی دینے لگی

چینج۔۔۔کیا چیز چینج رہی ہے آج تجھے ان میں مجھے تو روز کے جیسے ہی لگ رہے ہیں بلکہ روز کی بانسبت آج ہائٹ زیادہ لمبی لگ رہی ہے ان کی وہ اچانک سے بولی تو حرم اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی۔

میں ہائٹ کی بات نہیں کر رہی ڈفر بلکہ میں بات ہی کیوں کر رہی ہوں مجھے بھوک لگی ہے چلو آؤ کچھ کھانے چلتے ہیں ۔وہ فوراہی بات بدل کر اٹھنے لگیں جب اچانک سر احمران کے پاس آر کے

مس حرم آپ کیا مجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہیں میرے خیال میں آپ مجھ سے کوئی بات کرنا چاہتی ہیں میں کب سے نوٹ کر رہا ہوں آپ مجھے دیکھ رہی ہیں شاید آپ کچھ ڈسکس کرنا چاہتی ہیں مجھ سے۔۔۔

وہ اسے دیکھ کر بالکل سیریس انداز میں بولا تھا جب کہ وہ پہلے تو اس کے اردو لب ولہجے پر حیران ہوئی اور پھر فوراً نفی میں سر ہلانے لگی ہو بھلا اس سے کیا بات کرتی۔

نہیں سر بالکل بھی نہیں آئی ایم رئیلی سوری میں تو نہیں دیکھ رہی تھی آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے وہ فوراً اپنا بیگ اٹھا کر وہاں سے تیز تیز قدم اٹھاتی نکلی تھی۔

جبکہ میشا بھی جلدی سے اس کے پیچھے بھاگ گئی تھی اور ان کے جاتے ہی اچانک جو مسکراہٹ یشام احمر نے چھپائی تھی وہ دیکھنے لائق تھی۔

_ooooo

دیکھا تو نے کیسے ہر طرف مجھے ڈھونڈ رہی ہے ہر طرف اس کی نگاہیں میری تلاش میں ہیں۔

صبح سے جس طرف میں جا رہا ہوں اس کی نگاہیں میرا پیچھا کر رہی ہیں۔ ابھی ان آنکھوں میں بے چینی ہے لیکن میں ان آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھنا چاہتا ہوں۔

جس میں تھوڑا سا وقت لگے گا لیکن بہت جلد وہ میرے علاوہ اور کسی کو نہیں سوچے گی اس کے دماغ پر اس کے ذہن پر صرف اور صرف یشام احمر کا قبضہ ہو گا۔

روز کی بانسبت آج بہت پر سکون تعارات کو کافی دیر سے واپس آیا تھا اور اسے دیکھ کر صیام نے پہلا سوال یہی کیا تھا کہ تم حرم کے پاس گئے تھے نہ جس پر اس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھا۔

وہ اتنا خوش تھا کہ کوئی حد نہیں اور اب اس نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ حرم کو کل پورا دن تنگ نہیں کرے گا بلکہ اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں اور آج اس نے اپنا وعدہ پورا کیا تھا

لیکن آج اسے مزید پریشانی ہونے لگی تھی پہلے وہ اسے دیکھتا تھا آج وہ اسے دیکھتی رہی تھی سارا دن وہ عجیب قسم کی الجھن کا شکار رہی تھی۔

اور اس کے انداز کو دیکھ کر صیام خود بھی تو الجھن کا شکار ہونے لگا تھا۔ کیا چل رہا تھا اس آدمی کے دماغ میں سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا وہ اس لڑکی سے چاہتا کیا تھا سوچ کیا تھی اس کی

وہ اس سے کئی دفعہ پوچھ چکا تھا کہ وہ آگے کیا ارادہ رکھتا ہے لیکن اس نے کہہ دیا کہ جب کوئی قدم اٹھائے گا اسے بتا دے گا۔ اور اس کا یہ پر اسرار انداز ہی تو اسے اس سے خوفزدہ کرتا تھا۔

صیام سمجھ چکا تھا کہ وہ اس لڑکی کو لے کر اپنے دل میں بہت خاص جذبات رکھنے لگا ہے وہ اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہے لیکن ایسا بھلا کیسے ممکن تھا

ایک تو وہ لڑکی اس سے عمر میں بہت چھوٹی تھی اور پھر وہ اسے جانتی ہی کہاں تھی اور سب سے خاص بات اس کے یہاں آنے کے پیچھے ایک خاص مقصد تھا۔

وہ صرف ایک گرلز کالج کا ٹیچر بن کر یہاں نہیں آیا تھا بلکہ وہ یہاں کسی بہت خاص وجہ سے آیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اسے اپنے ساتھ نیچے لے کر آیا تھا وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اس کے پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔

اس کے پیچھے آتے ہوئے بھی اسے ڈر لگ رہا تھا نیچے سب لوگوں کا دھیان ان دونوں کی طرف تھا وہ موبائل پر مصروف تھا جبکہ اپنے پیچھے آتے وجود کو شاید وہ۔ بھول چکا تھا

وہ آتے ہوئے داداجان کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا جب کہ وہ سیدھی کچن کی طرف چلی گئی تھی اب دوپہر کے کھانے کا وقت ہونے والا تھا تو اسے کھانا تیار کرنا تھا۔

یہ کیا سارا سارا دن اب تمہارے کمرے میں ہی گھسی رہا کرے گی کیا چاچی اسے دیکھتے ہوئے بڑے ہی تیکھے انداز میں بولی تھیں۔

اس نے آئی ابرو اٹھا کر ان کی طرف دیکھا تو ساتھ بیٹھی تانیہ بھی اسی کی طرف متوجہ تھی۔

میرا نہیں خیال کہ میری بیوی کے میرے ساتھ رہنے پر آپ لوگوں کو کسی بھی طرح کا کوئی مسئلہ ہونا چاہیے اس نے کافی سرد انداز میں جواب دیا تھا

نہیں نہیں کسی کو کوئی مسئلہ نہیں ہے بیٹا تم بتاؤ کچھ پتہ چلا اس قاتل کا دادا جان نے فورا بات بدلی تھی۔

ابھی تک تو نہیں لیکن ایک جگہ سے خبر ملی ہے کہ وہ آدمی کچھ دن کے لیے اس جگہ پر چھپا رہا ہے میں اپنے آدمیوں کو وہاں بھیج رہا ہوں دیکھتے ہیں کیا خبر ملتی ہے۔

وہ سرسری سا جواب دیتا اپنی ماں سے باتوں میں مصروف ہو گیا۔

جلد سے جلد قاتل کا پتہ لگاؤ اور اس لڑکی کو اس گھر سے چلتا کرو یہ میرے بیٹے کے قاتل کی بہن ہے اور اس وقت یہ میری بیٹی کی جگہ پر ہے میں اس لڑکی کو ایک دن بھی اس گھر میں برداشت نہیں کر سکتی۔ چاچی اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگیں

کوئی کسی کی جگہ نہیں لیتا چاچی جان ہر انسان اپنی جگہ خود بناتا ہے اور جہاں تک بات ہے آپ کی بیٹی کی جگہ کا یہ جگہ آپ لوگ زبردستی بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔

میں نے کوئی جگہ نہیں دی تھی اور جس لڑکی کو اب آپ نے زبردستی ونی کے نام پر میرے ساتھ مسلط کیا ہے وہ میری بیوی ہے۔

تو یقیناً وہ اپنی جگہ پر آئی ہے۔ اور میں اب مزید اس فضول بحث میں نہیں پڑنا چاہتا۔

میں جلد ہی آپ کے بیٹے کے قاتل کا پتہ لگا لوں گا ان شاءاللہ کوئی اچھی خبر ملتے ہی آپ سب کو انفارم کر دوں گا ۔میں نے اپنے آدمیوں کو بھیجا ہوا ہے اور باقی سب کچھ دن میں گھر پر ہی ہوں تو میں سکون چاہتا ہوں۔

وہ اٹھ کر وہاں سے جا چکا تھا جبکہ داداجان نے غصے سے ان کی طرف دیکھا تھا وہ بہت بار منع کر چکے تھے کہ بار بار اس کے سامنے اس زبردستی کے رشتے کا ذکر نہ کیا جائے۔

ان کا پوتا ونی جیسی بے بنیاد اور فضول رسموں کو نہیں مانتا تھا اور نہ ہی وہ گاؤں میں ہونے والی کسی بھی الٹی سیدھی ایکٹویٹی میں حصہ لیتا تھا اسے یہ گوارانہ انداز بالکل پسند نہ تھا۔

یہ تو داداجان ہی جانتے تھے کہ انہوں نے اسے اس شادی کے لیے کس طرح سے مجبور کیا تھا اور اب بار بار اسے اس بات کی یاد دلانا

کہ اس کے سر پر ایک رشتہ زبردستی مسلط کیا گیا ہے سراسر ایک بے وقوفی ہے انہیں یقین تھا کہ جلد ہی وہ باقر کے قاتل کا پتہ لگا لے گا

اور پھر تو اس لڑکی کو اس کی زندگی سے نکالنے میں انہیں زیادہ وقت نہ لگنا تھا۔

اس نے داداجان کے سامنے شرط رکھی تھی کہ وہ کسی ان پڑھ گنوار لڑکی سے شادی ہرگز نہیں کرے گا۔اور اگر وہ اس کے لیے اس طرح کا کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو اسے پورا حق دیا جائے کہ بعد میں وہ اس تعلق کو ختم کر سکے۔

اور دادا جان نے کہا تھا کہ جیسے ہی وہ اپنے پوتے کے قاتل کو سر عام پھانسی چڑھائیں گے وہ اپنی زندگی کا فیصلہ خود کرے گا اور انہیں یقین تھا کہ عمایہ جس طرح کی لڑکی ہے ایسی لڑکی ان کے پوتے کے ساتھ کبھی بھی نہیں چل سکے گی۔

خیر یہ تو اب وقت ہی بتا سکتا تھا کہ آگے کیا ہونے والا تھا

○ ○ ○ ○ ○

نہیں نانا جان اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں کہیں نہیں جانا چاہتی اور ویسے بھی کونسا مجھے بہت ساری چھٹیاں ہیں صرف آٹھ نو دن ہی تو ہیں میں رہ لوں گی آپ اپنا خیال رکھیں

ایسے کیسے بیٹا ہم پورے سال سے پلاننگ کر رہے تھے۔

کہ تمہیں اس دفعہ وادیِ کالام لے کر جاؤں گا۔

اور یہاں پر میری طبیعت اتنی زیادہ خراب ہو گئی ہے۔

کہ مجھے سفر سے بالکل ہی منع کر دیا گیا ہے ورنہ دل تو میرا ابھی بہت تھا وہاں جا کر گھومنے پھرنے کا۔۔۔

خیر اپنی وجہ سے میں تمہارا پلان ہرگز کینسل نہیں ہونے دوں گا تمھیں جانا پڑے گا گھومنے کے لیے۔۔

اور ڈرائیور چاچا تو ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں گے۔

تو ان کے ساتھ چلی جاؤ میری وجہ سے تمہیں اپنا پلان خراب کرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔

Urdu Novels Ghar

وہاں انجوائے کرو اور بہت ساری تصویریں بنا کر مجھے سینڈ کرو

تاکہ تمہارے ساتھ ساتھ میں بھی اس سفر کو انجوائے کر سکوں۔

میری تو اب عمر ہو گئی ہے بیٹا ہو سکتا ہے آگے مجھے بالکل ہی سفر کرنے سے منع کر دیا جائے۔

تو کیا تم ہمیشہ میرے ہی انتظار میں بیٹھی رہو گی؟؟؟؟

ہرگز نہیں تمہیں ہر اس جگہ پر جانا ہے جہاں تم جانا چاہتی ہو۔

وہ اسے سمجھا رہے تھے وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی وجہ سے وہ اپنا دل خراب کرے۔

اسے بہت شوق تھا وادیِ کالام دیکھنے کا پچھلے سال بھی وہ وادیِ کالام جانے کے بارے میں ہی سوچ رہے تھے۔

لیکن پھر چھٹیوں کے دن کم ہونے کی وجہ سے وہ زیادہ دور نہیں جا سکتے تھے

لیکن اس بار نانا جان چاہتے تھے کہ ان کی نواسی ہر جگہ پر جائے جہاں وہ جانا چاہتی ہے۔

اس کا بالکل دل نہیں کر رہا تھا لیکن نانا جان کے بار بار فورس کرنے پر آخر کار وہ راضی ہو گئی تھی۔

ٹھیک ہے نانا جان میں چلی جاؤں گی اور میں وہاں بہت ساری تصویریں بنا کر آپ کو سینڈ کروں گی آپ کو بالکل ایسا فیل ہو گا جیسے آپ میرے ساتھ ہیں

میں آج ہی جانے کی تیاری کرتی ہوں اور ڈرائیور چاچا کو بتا دیتی ہوں وہ انھیں خوش کرنے کے لیے ایکسائٹمنٹ دکھاتے ہوئے بولی۔

Urdu Novels Ghar

تو ناناجان کے چہرے پر سکون سہ مسکراہٹ آ گئی تھی۔

ان کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ جانے کے لیے راضی ہو گئی ہے وہ دل سے راضی نہیں ہوئی یہ بات تو وہ اس کے انداز سے ہی پتہ لگا چکے تھے۔

نہیں تمہیں ڈرائیو کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں بس ابھی اسے ہی فون کرنے والا ہوں۔

تم بس اپنی پیکنگ کرو اور گرم کپڑے رکھ لینا وہاں بہت ٹھنڈ ہوتی ہے تمہارے لیے مشکل نہیں ہونی چاہیے۔

اپنا خاص خیال رکھنا یہ نہ ہو کہ وہاں ٹھنڈ میں جا کر بیمار پڑ جاؤں میں اپنی نواسی کو ہرگز بیمار نہیں دیکھنا چاہتا میں تمہیں چیک بھجوا رہا ہوں کھل کر انجوائے کرنا وہ فون رکھنے سے پہلے اسے ہدایت دیتے ہوئے بولے تھے۔

ابھی اس دن تو آپ نے چیک بھجوایا تھا ابھی میرے پاس کافی سارے پیسے ہیں مزید پیسوں کی ضرورت نہیں ہے ابھی میں نے ان میں سے کچھ بھی نہیں نہیں وہ انکار کرنے لگی۔

بیٹا ضرورت پڑ سکتی ہے ضروری نہیں کہ تم شاپنگ ہی کرو اور بھی ہزار طرح کی ضروریات نکل سکتی ہیں۔

چلو شاباش اب تم تیاری کرو میں ڈرائیو کو فون کرتا ہوں وہ اسے خدا حافظ کہتے ہوئے فون رکھ چکے تھے جب کہ دیدم بے دلی سے کپڑے نکالنے لگی تھی۔

اب انکار کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا وہ جانا نہیں چاہتی تھی لیکن ناناجان چاہتے تھے جی وہ اس ٹرپ کو انجوائے کرے تو اسے ہر حال میں انجوائے کرنا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

بی بی جی یہ سامان ذریام صاحب نے منگوایا ہے۔

تھوڑی دیر پہلے کوئی آدمی دے کر گیا ہے ملازم نے مجھے پکڑادیا وہ سامان تانیہ کو دکھاتے ہوئے اسے بتانے لگی تھی

تانیہ نے ایک سرسری سی نظر سامان پر ڈالی تھی۔

زریام نے آن لائن شاپنگ کی تھی ایسا تو بہت کم ہوتا تھا۔

وہ آن لائن شاپنگ پر بالکل یقین نہیں رکھتا تھا۔

اور یہ سارا سامان تو لیڈیز لگ رہا تھا یہ سب کچھ اس نے کس کے لئے منگوایا تھا۔

ایک پل کے لئے بھی اس کے دماغ میں عمایہ کی نہ آئی کہ یہ سب کچھ عمایہ کے لئے ہو سکتا ہے۔

وہ تو بس یہ سوچے جا رہی تھی کہ یہ سارا سامان اس نے منگوایا کیوں ہے

رکھو میں یہ اس کے کمرے میں چھوڑ کے آتی ہوں وہ سارا سامان اٹھانے لگی اور پھر اس کے کمرے کی طرف چلی گئی

عمایہ نیچے کچن میں تھی آج کل اس کی زندگی کچن سے شروع ہو کر کچن پر ہی ختم ہو رہی تھی۔

جب سے اس کی شادی ہوئی تھی تب سے وہ اس سے بالکل بھی مخاطب نہیں ہوا تھا اور نہ ہی پہلے کوئی اتنا خاص ہوتا تھا

ہاں لیکن تب وہ کبھی کبھار اس سے بات کر لیتا تھا لیکن باقر کی موت کے بعد ان دونوں میں بات چیت کا سلسلہ بھی ختم ہو چکا تھا

اور پھر اس کی اچانک شادی نے تو جیسے اس کی زندگی میں قیامت مچا دی تھی

وہ کبھی اس چیز کے لیے تیار نہ تھی لیکن داداجان نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ لڑکی صرف اور صرف ان کے پوتے کے انتقام کے لئے یہاں لائی جارہی ہے

اس کے علاوہ اس کا کسی سے کوئی لینادینا نہیں ہوگا اس گھر میں اسے رکھنے کے لیے اسے ونی کے طور پر نکاح کر کے یہاں آنا ہوگا

وہ زریام کو ہرگز ان سب چیزوں میں نہ گھساتے کیونکہ وہ توان چیزوں کو مانتا تک نہیں تھا۔

اس کے لیے یہ سب کچھ فضول تھا لیکن یہ ان کی مجبوری تھی کہ اس وقت انہیں زریام کے علاوہ اور کوئی بھی دستیاب نہیں تھا۔

جس کے لیے وہ یہ فیصلہ کر پاتے اور زریام کے علاوہ اس گھر میں کون تھا جو وہ ان کی اس طرح کی بات مان لیتا

اس معاملے میں وہ صرف زریام کو ہی آگے کر پائے تھے اسے اپنی پگڑی اور خاندان کے خون کا واسطہ دے کر انہوں نے اسے عمایہ سے نکاح پر تیار کیا تھا

اور پھر نکاح کے بعد وہ اس لڑکی کو یہاں لے آئے تھے ان کا کوئی ارادہ نہ تھا اس لڑکی کو زریام کے کمرے میں بھیجنے کا۔۔

لیکن جس دن وہ واپس آیا اس دن اس نے خود ہی کہہ دیا کہ میری بیوی میرے کمرے میں کیوں نہیں ہے۔۔۔؟

داداجان نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا وہ بیوی نہیں صرف ونی ہے لیکن زریام نے کہا کہ جب تک وہ اس کے نکاح میں ہے تب تک تو وہ اس کی بیوی ہی ہے۔

اور جہاں تک ونی کا سوال ہے تو وہ اس طرح کی کسی چیز کو نہیں مانتا جس کا ذکر اسلام میں نہیں۔۔۔

داداجان نے بنا بحث کیے عمایہ کو اس کے کمرے میں پہنچانے کا فیصلہ کر لیا تھا اور اس سلسلے میں تانیہ کے دل میں بغاوت نے سر اٹھایا تھا

اس نے بولنے کی کوشش کی تھی لیکن یہ وہ معاملے تھے جس میں بولنے کی اجازت وہ گھر کی بیٹیوں کو نہیں دے سکتے تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے دروازے پر دستک دی تو اسے اندر سے ہی آواز سنائی دی تھی

کون ہے۔۔۔؟

ذریام میں ہوں تانیہ کیا میں اندر آجاؤں۔تانیہ کوئی بہت بولڈ قسم کی لڑکی نہیں تھی۔

اور نہ ہی ذریام نے اسے خود سے اس حد تک فری کیا تھا کہ وہ بنا اجازت اس کے کمرے میں آ پاتی۔

ان دونوں میں ایک کراس لیمیٹ تھی جو ذریام نے بنائی ہوئی تھی اور اس کو پار کرنے کی اجازت تو نا خود کو دیتا تھا اور نہ ہی اس لڑکی کو۔۔۔

اسے اندر آنے کی اجازت دینے کے بجائے وہ خود اٹھ کر دروازے کے پاس آ گیا تھا

بولو تانیہ خیریت تو ہے وہ دروازے سے جھانکتا اس سے پوچھنے لگا جب کہ اس کے ہاتھ میں شاپنگ بیگز وہ دیکھ چکا تھا۔

Urdu Novels Ghar

یہ سامان آیا ہے نیچے آپ کے نام پر مجھے لگتا ہے کسی نے غلط ایڈریس۔۔۔۔۔۔۔

نہیں غلط ایڈریس پر نہیں آیا یہ میں نے منگوایا ہے اس لڑکی کے لیے میرا مطلب میری بیوی کے لئے وہ اس کے ہاتھ سے بیگ لیتے ہوئے کہنے لگا اس کا انداز اسے یہ بتایا گیا تھا کہ وہ اپنی بیوی کا نام بھی ٹھیک سے نہیں جانتا اور اسے نام بتانے کی ضرورت بھی نہیں تھی کیونکہ وہ ایک ونی تھی۔اور اسے یہاں سے چلے جانا تھا وہ یہ سارا سامان اس کے حوالے کرتی بتا کسی بھی طرح کا کوئی سوال پوچھے وہیں سے پلٹ گئی تھی

سکون اتنا ہی کافی تھا کہ جس لڑکی کا وہ نام تک نہیں جانتا اس کے ساتھ وہ اپنے تعلقات کو کس حد تک لے جا سکتا تھا۔ اور اگر وہ اس لڑکی کے ساتھ کسی طرح کا کوئی تعلق بناتا بھی تھا وہ مرد تھا بنا سکتا تھا اس کی خاندانی بیوی تو تانیہ نے ہی بننا تھا

اس کے دل پر راج تانیہ نے ہی کرنا تھا کون سا وہ اپنے خاندان کے مردوں کو جانتی نہیں تھی

گھر میں بیوی رکھنے کے باوجود باہر کی عورتوں سے تعلق قائم کرنا کون سا اس خاندان میں پہلی بار ہو رہا تھا

اور وہ لڑکی جو چند دن کی مہمان تھی ایک باہر کی عورت تھی جس سے دل تو بہلایا جا سکتا ہے لیکن اس کے ساتھ زندگی نہیں کاٹی جا سکتی اپنی ماں اور تائی کی طرح وہ اپنی سوچ کو اسی پست رکھتی تھی

اس کے لیے مرد کا باہر منہ مارنا ایک نارمل بات تھی

۔لیکن وہ اس بات سے بھی انجان نہیں تھی کہ زریام شاہ کا تعلق ایسے مردوں سے نہیں ہے

بلکہ وہ الگ ہے سب سے الگ اسی لئے تو وہ تو اسے اپنے دل کے بہت اونچے تخت پر بیٹھا چکی تھی

لیکن جس ماں نے اس کی پرورش کی تھی اس نے اسے یہ بھی بتایا تھا

کہ یہ ساری باتیں ان کے خاندان میں بہت چھوٹی سمجھی جاتی ہیں جو عورت ان چیزوں کے خلاف آواز اٹھائے اٹھاتی ہے انہیں گوار کہا جاتا ہے

اور تانیہ کوئی گنوار تھوڑی تھی وہ تو ایسے معاملوں میں اپنے دل کو بہت وسیع کر چکی تھی۔۔۔

○ ○ ○ ○ ○

لو جی بھئی میری گڈی آ گئی اور میں پھر سے جا رہی ہوں تاڑے بھائی کا دیدار تو میرے نصیب میں لکھا ہی نہ ہے۔ میشا اٹھتے ہوئے خالص پٹواری انداز میں بولی تھی۔

یار میں انہیں کتنی بار کہہ چکی ہوں کہ جلدی آ جائیں لیکن اب مجھے لگتا ہے کہ وہ بھی تمہارا دیدار نہیں کرنا چاہتے۔۔۔

تمہیں نہ کسی دن میرے گھر آ جانا چاہیے ورنہ کوئی چانس نہیں ہے تمہارے وڈیرے دیکھنے کے وہ ہنستے ہوئے اس کے ساتھ گیٹ تک جانے لگی

یار کوئی بات نہیں وڈیرے نہ سہی وڈیری تو دیکھ لی میں نے اور جس طرح تمہاری یہ ہڈیاں نکلی ہیں نہ مجھے تو وڈیروں کے روعب والی کہانیاں جھوٹی لگنے لگی ہیں وہ اس کے بازو کو سہلاتے ہوئے بولی۔۔۔

دیکھو میری ہمت کا مذاق مت اڑو میں بس تھوڑی سی کمزور ہوں ورنہ میں نے اچھے اچھوں کو مار گرایا ہے۔۔۔

وہ اس کا مذاق اڑا رہی تھی اسی لئے تو وہ غصے میں اسے اپنی ہمت دکھانے لگی لیکن وہ کون سا اس سے ڈرنے والی تھی۔

ہاں جانو میں جانتی ہوں تم بہت بہادر ہو

وہ پیار سے چٹکی کاٹتے بھاگ گئی تھی جب کے حرم اسے گھورتی ہوئی واپس اندر چلی گئی۔

جاتے جاتے اس کا دھیان اپنے بازو پر تھا جو شاید سب کو کمزور لگتا تھا اس نے تو کبھی بھی اس چیز کو نوٹ نہیں کیا تھا اور اپنے ویرو کو بھی ہمیشہ وہ پنجے میں ہرا دیتی تھی تو وہ کمزور تو ہر گز نہ تھی۔

لیکن میشا۔۔۔آجکل وہ ہر بات پر اسے کمزور کہہ رہی تھی کبھی اس کی ہڈیوں کو لے کر شروع ہو جاتی تو کبھی کہتی کہ تم صحت بناؤ کبھی کہتی جوس پیا کرو کبھی کیا تو کبھی کیا وہ تو اس کی باتوں سے اکتا جاتی تھی۔

کیا میں سچ میں کمزور ہوں وہ سوچ رہی تھی پھر اپنی سوچ کو جھٹکا

اب سمجھی میں خود تو پہلوان ہے چاہتی ہے ہر کوئی پہلوان بن جائے موٹو کہیں کی۔

ہائے میں نے اپنا بیگ تو یہاں پر رکھا تھا کہ آگیا۔

وہ واپس اسی جگہ پر آئی تو اس کا بیگ وہاں سے غائب تھا وہ پریشانی سے سوچنے لگی تھی ابھی میشا کو گیٹ تک چھوڑ جانے سے پہلے اس نے اپنا بیگ یہی بینچ پر رکھا تھا اور اب وہ غائب ہو چکا تھا جب اچانک ہی اس کے پاس پیون آیا

حرم باجی معاف کیجیے گا مجھے لگا آپ اپنی دوست کے ساتھ چلی گئی ہیں آپ کا بیگ یہاں پر دیکھا تو میں پرنسپل کے آفس چھوڑ کر آیا ہوں۔

مجھے لگا آپ اپنی دوست کے ساتھ گھر چلی گئی ہیں اپنا بیگ یہی بھول کر

اوو بھائی یہ آپ نے کیا کیا میں تو صرف وہاں گیٹ تک گئی تھی وہ سر پہ ہاتھ مار کے رہ گئی۔۔

باجی آپ رکے میں ابھی بھاگ کر لا دیتا ہوں آپ کا بیگ وہ مزید خدمات پیش کرنے لگا

ارے ضرورت نہیں ہے بھیا میں خود لے آؤں گی آپ اپنا کام کریں تھینک یو وہ اسے منع کرتی خود ہی پرنسپل آفس کی طرف چلی گئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○

آپ نے بلایا وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اسے کہنے لگی

ہاں یہ سب کچھ چیک کرو اس نے بیڈ پر بڑے شاپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

اتنے سارے کپڑے وہ اتنا ڈھیر لگے دیکھ پریشانی سے کہنے لگی تھی۔

میں زندگی میں پہلی بار ایسی لڑکی دیکھ رہا ہوں جو شاپنگ کو زیادہ کہہ رہی ہے خیر دیکھو ان سب چیزوں کو چیک کرو۔

اگر کچھ اور چاہیے ہو تو بتادو وہ مصروف انداز میں کہتا اپنے موبائل پر لگا تھا۔

میں کام ختم کر کے آؤں پھر چیک کروں اس نے اجازت طلب نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

لڑکی تمہیں میری بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی جو میں کہتا ہوں وہ تم کیوں نہیں کرتی ہو۔۔۔

میں نے کہا یہ سب کچھ چیک کرو اور ابھی چیک کرو وہ ایک بار پھر سے ذرا سخت لہجے میں گویا ہوا۔

اس کے اس طرح سے سختی کرنے پر فوراً چیزیں اٹھانے لگی۔

یہی پر چیک کرلو میں نے کون سا تم سے چھین لینا ہے سب کچھ وہ اسے صوفے کی طرف جاتے دیکھ کہنے لگا

اس نے فوراً ساری چیزیں واپس بیڈ پر پھیلا دی تھی۔۔

پھراس کے سامنے ہی سب کو چیک کرتی رہی۔

یہ آدمی لڑکیوں کے بارے میں خاص معلومات رکھتا تھا یا آن لائن شاپنگ میں اسے یہ سب کچھ ریکمنڈ کیا گیا تھا لیکن شاید ہی اس نے کوئی چیز چھوڑی تھی۔اس میں ہر وہ سامان تھا جو اسے چاہیے تھا۔

وہ سب کچھ دیکھتے ہوئے چور نگاہوں سے اسے بھی دیکھ رہی تھی لیکن اس کا دھیان اس پر نہیں تھا بلکہ وہ اپنے ہی موبائل میں مصروف تھا۔

اس نے شکر کا کلمہ پڑھتے ہوئے ساری چیزیں اٹھانی چاہی۔۔۔

یہ نیلے رنگ والے کپڑے ابھی پہنو یہ مجھے کافی پسند آیا تھا وہ سامان اٹھا رہی تھی جب وہ اچانک بولا اس کا دھیان اب بھی فون کی طرف ہی تھا مطلب وہ اس سے انجان نہیں تھا

ابھی۔۔۔۔اس نے پھر سے بے تکا سوال کیا

نہیں دس سال بعد پہننا حد ہے میں کہہ رہا ہوں ابھی پہنو مطلب صاف ہے کہ ابھی پہن کے آؤ ہر بات کو چار بار کیوں پوچھتی ہو۔

وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

تو عمایہ فوراً ہاں میں سر ہلاتی نیلے رنگ کا جوڑا لیے واش روم میں بند ہو گئی۔۔۔

جبکہ وہ ابھی تک دروازے کو گھور رہا تھا وہ اپنی باتیں دہرانے کا عادی نہیں تھا لیکن یہ لڑکی اس کے صبر کا امتحان لے رہی تھی۔۔۔

وہ اس سے جتنی نرمی سے پیش آرہا تھا یہ اتنا ہی تنگ کر رہی تھی وہ کسی لڑکی کے نخرے اٹھانے کا عادی نہ تھا۔

وہ تھوڑی دیر میں چینج کر کے باہر آئی تو اس نے سر سے پیر تک اس کا معائنہ کیا تھا۔

یہ رنگ اچھا لگ رہا ہے تم پر باقی بھی وہ چیزیں ہوتی ہیں نہ پہننے والی ہاتھوں میں بینگلز کانوں میں کچھ پیروں میں کچھ اب اس کے لئے الگ سے شاپنگ کرنی پڑے گی خیر شام کو تیار رہنا چلتے ہیں تمہاری باقی کی شاپنگ کرنے۔ وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولا

ان کی ضرورت نہیں ہے میں یہ سب کچھ نہیں پہنتی اس نے فوراً انکار کیا تھا۔۔۔

میں نے تم سے پوچھا کس چیز کی ضرورت ہے اور کس چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ غصے سے گھورتے ہوئے بولا تو عمایا نے فوراً نفی میں سر ہلاتے ہوئے اپنا سر جھکا لیا

تو کس نے بولا ہے کہ اپنے نادر مشورے مجھے دو جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو آئی بات ہے سمجھ میں۔۔۔

اس کمرے کے اندر تم میری مرضی کے مطابق رہو گی باہر جاتے ہوئے خود کو سات پردوں میں بھی رکھو تو مجھے اعتراض نہیں۔۔۔

لیکن شوہر کے سامنے رہنے کے کچھ قاعدے قانون ہوتے ہیں اس کا انداز بدلا تھا اس کا ہاتھ اس کے چہرے پر آتی آوارہ لٹوں کو کانوں کے پیچھے اڑسا رہا تھا۔

بال بہت خوبصورت ہے تمہارے رات کو کھول کر آنا تفصیل سے دیکھوں گا وہ بہت نرمی سے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتا انگلیوں کو اس کے ہونٹوں کے قریب لایا تھا۔ عمایہ کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی تھی۔۔۔

تم کسی کو بھی پاگل کر دینے کی خاصیت رکھتی ہو لڑکی تمہیں معصوم سمجھنا بے وقوف ہے تمہاری ادائیں قاتلانہ ہیں۔ مجھے اپنے کمرے میں مکمل عورت کا وجود دیکھنا ہے جو میرے نام سے سجتی ہو سنورتی ہو۔مجھے عورتوں کے وجود میں کبھی دلچسپی نہیں رہی

میں نے خود کو اس فضول دلچسپی سے بہت دور رکھا ہے لیکن اب میں اس نشے کو پورے حق سے وصول کرنا چاہتا ہوں

میں تمہاری روح میں اترنا چاہتا ہوں وہ اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتا اس کا رستہ چھوڑ کر باہر نکل گیا تھا جب کہ وہ کتنی ہی دیر اس کے لفظوں میں کھوئی رہی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اپنا بیگ لینے کے لئے سیدھی اوپر آئی تھی۔

لیکن یہ کیا پرنسپل آفس تو بند ہو چکا تھا تو کیا پرنسپل سر جا چکے تھے اتنا جلدی وہ تو اتنی جلدی کبھی بھی نہیں جاتے تھے۔

اس کا مطلب اس کا بیگ آج ملنا ممکن نہ تھا لیکن نہیں وہ اپنا بیگ چھوڑ نہیں سکتی تھی۔

آج تو سر احمر نے اسائنمیٹ دی تھی جسے وہ کمپلیٹ کرنے والی تھی گھر جا کر تو بیگ کے بنا کیسے کرے گی

وہ اپنی پریشانی لیے واپس جانے لگی تو سامنے ہی اسٹاف روم کا دروازہ کھلا ہوا نظر آیا۔

اسٹاف روم اوپن تھا یقیناً اندر کوئی نہ کوئی ٹیچر تھے اس کے پاس کوئی چابی ضرور ہوگی۔

وہ یہی سوچتے ہوئے اسٹاف روم کی طرف بڑھ گئی تھی اسے اپنا بیگ کسی بھی قیمت پر چاہیے تھا۔

اسے نے دروازے پر کھڑے ہو کر اندر دیکھا تھا سر احمر یشام اور سر صیام کے علاوہ اندر کوئی بھی نہیں تھا

سر یشام کو دیکھ کر اسے سارے دن کی اپنی الٹی سیدھی حرکتیں یاد آ گئی وہ خود ہی شرمندہ ہو کر دروازے پر دستک دینے لگی۔

ارے حرم آئیں اندر آئیں صیام نے اسے دیکھتے ہوئے اسے اندر آنے کی اجازت دی تھی جبکہ ایک چور نظر اس نے سامنے بیٹھے یشام کو دیکھا تھا

جو اپنے موبائل پر مصروف تھا اس کی طرف دیکھنے کی اس نے بالکل غلطی نہ کی تھی۔

ایم سوری سر میں آپ کو ڈسٹرب کر رہی ہوں وہ اصل میں پیون بھیا نے میرا بیگ پرنسپل سر کے روم میں چھوڑ دیا ہے۔مجھے میرا بیگ چاہے لیکن سر تو جا چکے ہیں۔

میرا بیگ پرنسپل آفس میں ہے اگر آپ مجھے میرا بیگ دلوا سکے تو اس نے انہیں دیکھتے ہوئے مکمل بات بتائی تھی

یہ آپ کا بیگ ہے صیام نے سامنے ٹیبل پر رکھے بیگ کی طرف اشارہ کیا

جی سر یہ میرا ہے وہ لمحے میں خوش ہو گئی تھی مطلب اس کا بیگ پرنسپل میں نہیں بلکہ یہاں تھا۔

اسے یہ جان کر بہت اچھا لگا تھا اس نے فوراً آگے بڑھتے ہوئے یشام کے سامنے سے اپنا بیگ اٹھایا تھا

لیکن بیگ اٹھاتے ہی اسے اپنے بیگ کے ساتھ موجود اپنا کی چین غائب محسوس ہوا وہ کہاں چلا گیا تھا وہ تو کبھی بھی اس کے بیگ سے الگ نہیں ہوا تھا وہ ہمیشہ اس کو اپنے بیگ کے ساتھ لگا کر رکھتی تھی۔

تھوڑی دیر پہلے تو پیون اس کو پرنسپل آفس میں چھوڑ گیا تھا پھر میں نے یہاں رکھ لیا مجھے لگا نہیں تھا کہ آپ گھر جا چکی ہوں گی۔

صیام اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جب کہ وہ اپنے کی چین کے بارے میں کچھ بھی پوچھ نہیں پائی تھی صرف مسکرا کر اس نے باہر کی راہ لی تھی۔

اب وہ اتنا بھی مہنگا کی چین نہ تھا جس کے پیچھے وہ اپنے سر سے بحث کرتی لیکن وہ اس کے لیے بہت خاص تھا

بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ وہ اس کے بیگ کی رونق کو بڑھا دیتا تھا تو غلط نہیں تھا

اس میں ایک خوبصورت جھنکار لگی ہوئی تھی اور ساتھ میں چھوٹا سا پنک کلر کا ٹیڈی بیر تھا

اور یہ اس نے اپنے شوق کی وجہ سے اپنے بیگ کے ساتھ لگایا تھا لیکن افسوس کے آج وہ اس کے بیگ سے بچھڑ گیا تھا

اس نے جاتے جاتے آفس کی زمین کے سارے کونے چیک کر لیے تھے ہو سکتا ہے وہ ٹوٹ کر یہیں کہیں گرا ہو

لیکن نہیں وہ کہیں پر بھی نہیں تھا وہ مایوس ہو کر آفس سے باہر نکل گئی جب صیام نے اسے گھورا

میں نے تجھے منع کیا تھا اس کا کی چین مت اتار اس کے بیگ سے لیکن تو حد کرتا ہے۔

ابھی اتنی معمولی سی چیز کیلئے خود کو چور بنوالیا وہ اس کے سامنے بیٹھے ہوئے کہنے لگا

تو وہ دلکشی سے مسکراتا اپنے ہاتھ میں چھپایا ہوا کی چین نکال کر سامنے کر چکا تھا

معمولی یہ تمہارے لیے ہو گا میرے لیے بہت خاص ہے یہ میری محبت کی پہلی نشانی ہے۔اب یہ میرے پاس رہے گا

مرتے دم تک وہ مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ میں موجود اس چھوٹی سی جھنکار کو چھنکا رہا تھا

جب اچانک دروازے پر دوبارہ دستک ہوئی

حرم کو دروازے پر کھڑے دیکھا اس نے فوراً اپنا ہاتھ نیچے کیا تھا لیکن وہ دیکھ چکی تھی کہ اس کے ہاتھ میں اس کی کی چین تھی

اس نے اس کا کی چین اتار کر چھپا لیا تھا ایسا کون کرتا ہے حد ہوتی ہے کسی چیز کی اور اب وہ انجان بنتا اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا۔

جی بولیں حرم بولے آپ دوبارہ یہاں صیام ایک بار پھر سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا

سر میری پانی کی بوتل وہاں ٹیبل پر رہ گئی وہ اندر داخل ہوتی بوتل کو اٹھا کر پیر پٹختی کمرے سے باہر نکل گئی تھی

اب وہ اپنے سر کو چور تو نہیں کہہ سکتی تھی بے شک وہ اس کے ہاتھ میں اپنی کی چین دیکھ چکی تھی اسے اس پر بہت غصہ آ رہا تھا۔

وہ غصے میں واپس ڈیسک پر آ کر بیٹھ گئی جب پیون نے آ کر اسے بتایا کہ اس کا بھائی سے لینے کے لئے آ چکا ہے

وہ جلدی سے اپنا بیگ اٹھاتی باہر نکلنے لگی جب اسے دوسرے فلور پر سر یشام گرل کے پاس کھڑے نظر آئے ان کے ہاتھ میں اس کی کی چین تھی جبکہ دوسرے ہاتھ میں ایک کپ تھا شاید وہ چائے یا کافی پی رہے تھے

لیکن وہ اس چیز کی تفصیل بالکل نہیں جاننا چاہتی تھی اسے تو بس یہ تھا کہ اس کی کی چین ان کے پاس ہے اور سب سے اہم بات یہ تھی کہ وہ ایک لیڈیز کی چین تھی وہ اسے یوز نہیں کر سکتے تھے تو رکھ کر بھی کیا کرتے

حد ہوتی ہے اگر پسند آیا تھا تو پوچھ کر لے لیتے چوری کرنے کی کیا ضرورت تھی وہ باہر نکلتے ہوئے سوچ رہی تھی پھر خود ہی اپنی سوچ پر توبہ توبہ کی

وہ اپنے ٹیچر کو چور کہہ رہی تھی وہ بھی ایک معمولی سی چیز کے لیے

اور یہ بہت ہی غلط بات تھی

لیکن بے شک وہ چیز بہت معمولی تھی لیکن اس کے لیے بہت خاص تھی اور اگر انہیں چاہیے تھا تو اس سے پوچھ کر بھی لے سکتے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

میں نے تمہیں کہا تھا شام کو تیار رہنا ہم دونوں باہر شاپنگ کے لیے جائیں گے تم یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو.....؟

وہ کچن میں ملازمہ کے ساتھ مل کر رات کا کھانا بنا رہی تھی اس کے اچانک آنے پر گھبرا کر اسے دیکھنے لگی

اس کے تو ذہن سے نکل گیا تھا کہ ذریام نے اسے تیار رہنے کے لیے کہا تھا

ایک تو پہلے ہی وہ سب کی نظریں اپنے کپڑوں پر محسوس کر کے اچھی خاصی شرمندہ ہو رہی تھی

ہر کوئی بار بار اسی کو دیکھ رہا تھا اس کے جسم پر موجود یہ نئے کپڑے اس کے لئے ایک سوال بن گیا تھا

Urdu Novels Ghar

اور سب لوگ ہی زریام کے اس قدم پر ہرگز خوش نہیں تھے انہیں اس کا اتنی اہمیت دینا ہرگز پسند نہ آیا تھا کہ وہ اس کے لئے برینڈ سوٹ خرید کر پہنا رہا تھا۔

اور کہاں وہ لوگ اسے گھر کی ایک ملازمہ سے زیادہ اہمیت نہیں دے رہے تھے

اور جو چیز تانیہ کو سب سے زیادہ بری لگی تھی وہ اس سوٹ کا نیلا رنگ تھا زریام کو نیلا رنگ حد سے زیادہ پسند تھا بلکہ نیلے رنگ کی ہر چیز اسے پسند تھی اور یہ قدرت کا ہی ایک کرشمہ تھا کہ وہ خود بھی نیلی آنکھوں کا مالک تھا زریام پر نیلا رنگ حد سے زیادہ سوٹ کرتا تھا وہ بہت کم یہ رنگ پہنتا تھا شاید وہ جانتا تھا کہ اس کلرز میں وجاہت کس حد تک بڑھ جاتی ہے

اور پھر وہ اس کے لیے نیلے رنگ کی شاپنگ کر کے اس کو اپنی پسند میں ڈھال رہا تھا یہ بات تانیہ کیسے برداشت کرتی یہی وجہ تھی کہ عمایہ سے اس نے کافی سختی سے کہا تھا کہ اپنے شوہر کو بعد میں امپریس کر لینا پہلے اپنے کام پورے کرو رات میں اس کی کچھ دوست آنے والی ہیں تو کھانا بہترین ہونا چاہیے کسی بھی طرح کی غلطی پر اسے بہت کچھ برداشت کرنا پڑے گا

وہ پہلے بھی تین بار اس پر ہاتھ اٹھا چکی تھی تو چوتھی بار اٹھانا اس کے لئے مشکل تو ہرگز نہ تھا۔

عمایہ اس سے کچھ زیادہ ہی ڈرتی تھی اس کی آنکھیں سے اسے خوف آتا تھا اور جس انداز میں وہ اس کے بازو کو وحشیانہ انداز میں پکڑتی تھی اس سے عمایا کو بہت زیادہ تکلیف ہوتی تھی

یہی تو وجہ تھی کہ وہ اس کا کام پورا کر دیتی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس کی وحشیانہ سلوک اس کو برداشت کرے

لیکن اس نے نوٹ کیا تھا کہ آج صبح سے ہی اس کا انداز کچھ بدلا بدلا تھا وہ بہت ہی برے طریقے سے پیش آ رہی تھی ابھی تک اس نے اس پر ہاتھ تو نہیں اٹھایا تھا لیکن اس کا انداز صاف بتا رہا تھا کہ اس کا وجود اسے آج ضرورت سے زیادہ اسے کھل رہا ہے

اس وقت بھی وہ اسی کی سہیلیوں کے لیے کھانا تیار کر رہی تھی کیونکہ اس کا آرڈر تھا کہ کھانا بہترین تیار ہونا چاہئے۔ اور اس کی سہیلیوں کو اس کے ہاتھ کا کھانا بہت زیادہ پسند آنا چاہیے پسند نہ آنے پر کیا ہو گا وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی ہے۔

اور یہی وجہ تھی کہ وہ پورا دن لگا کر ان کے لیے کھانا بنا رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ کھانے میں کسی بھی طرح کی کوئی کمی رہ جائے

اس مصروفیات کی وجہ سے وہ بالکل اپنے ذہن سے یہ چیز نکال چکی تھی کہ شام کو اسے زریام کے ساتھ ہی باہر جانا ہے اور اس وقت اس کے بالکل پاس کھڑا اس سے غصے سے مخاطب تھا

وہ آج تانیہ باجی کے نہ کچھ مہمان آنے والے ہیں گھر پہ تو ان کی خاطر تواضع کی تیاری کر رہے ہیں ہم بی بی جی کا حکم ہے کہ کسی چیز کی کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے زاہدہ اسے خاموش دیکھ کر بھی بولنے لگی تھی

اپنی بی بی کو کہو کہ اگر اس کے مہمان آرہے ہیں تو ان کی تیاری بھی وہ خود ہی کرے میری بیوی کو ہر طرف گھسیٹنے کی ضرورت نہیں ہے

اور تم یہاں کھڑی میری شکل کیا دیکھ رہی ہیں جاؤ جا کر فریش ہو کر آؤ ابھی ہم نے جانا ہے

وہ غصے سے کہتا باہر کی طرف اشارہ کر چکا تھا اور عمایہ کو ایسا لگا کہ اگر اس نے اس کی بات نہ مانے تو وہ زندہ زمین میں گاڑ دے گا

وہ اگلے ہی لمحے وہاں سے بھاگ کر کمرے کی طرف چلی گئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

کہاں جارہی ہو لڑکی وہ زریام کے حکم پر بڑی سی چادر لیتی باہر نکلی تھی کہ چاچی نے اسے باہر نکلتے ہوئے دیکھ لیا

ان کے پیچھے ان کی خاص ملازمہ زاہدہ کھڑی تھی مطلب کہ وہ کچن میں ہونے والے پورے واقعے کو لفظ بہ لفظ ان کی سماعتوں میں ڈال چکی تھی پھر بھی وہ اس سے پوچھ رہی تھیں

جی وہ انہوں نے کہا ہے کہ باہر جانا ہے اور وہ ناراض ہو رہے ہیں تو میں جا رہی ہوں

ان کے سامنے وہ سہمے ہوئے لہجے میں ان لوگوں کو اپنے ہی شوہر کے ساتھ باہر جانے کی وجہ بتا رہی تھی

واہ مطلب اب یہ کام بھی شروع کر دیے ہیں تو نے ایک بات میری کان کھول کر سن لے

ان کا ہاتھ اچانک ہی اس کے بالوں کی چوٹی کو اپنی مضبوط گرفت میں لے چکا تھا عمایہ کی سانسیں اٹکنے لگی تھی

زریام پر ڈورے ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے تو صرف اور صرف ونی ہے اور اس سے زیادہ تیری کوئی اوقات نہیں ہے تو جتنی اوقات تجھے بتائی گئی ہے اسی میں رہے

اور خبردار جو تو نے زریام کے ساتھ زیادہ فری ہونے کی کوشش کی یا اسے یہ معصومانہ ادائیں دکھائیں وہ میرا ہونے والا داماد ہے اور جلد ہی تو یہاں سے دفع ہو گی اور اس کی شادی میری بیٹی کے ساتھ ہو گی۔

اپنے اس حسن کے جال میں اس کو پھانسنے کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ میں تیرا جینا حرام کردونگی وہ بے دردی سے اس کے بال جھٹکتی ہوئی اسے منہ پر زوردار تھپڑ لگا چکی تھیں۔

عمایہ گرتے گرتے بچی تھی

صاف کر یہ مگرمچھ کے آنسوا گر تو نے اس کے سامنے آنسو بہائے نہ تو پھر تو دیکھنا میں تیرے ساتھ کیا کرتی ہوں

خبر دار جو اسے کچھ بھی بتایا ہمارے بارے میں یا اسے ہمارے خلاف کرنے کوشش کی اگر تیری وجہ سے وہ ہم سے دور ہوا یا اس کے دماغ میں یہ بات آئی کہ ہم تیرے ساتھ کسی طرح کا کوئی ظلم کر رہے ہیں۔

تو پھر دیکھنا میں تیرا کیا حال کرتی ہوں ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ زندہ زمین میں گاڑ دے

کہاں رہ گئی ہو لڑکی کیا سارا دن میں باہر کھڑا رہ کر تمہارا انتظار کروں اسے باہر سے زریام کی آواز سنائی تھی وہ فوراً اپنا چہرہ صاف کرتی چادر درست کرتے ہوئے بالوں کو پیچھے کر کے باہر کی طرف بھاگ گئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○

امی آپ اسے یہ کیوں کہہ رہی تھیں کہ وہ زریام کو جال میں نہ پھنسائے کیا آپ کو لگتا ہے کہ زریام شاہ کسی کے جال میں پھنس سکتا ہے

اور پھر اسے ہمارے بارے میں کچھ بھی نہ بتانے کا کہا۔اس کے ساتھ وہی سلوک ہو رہا ہے تو ایک ونی کے ساتھ ہوتا ہے تو پھر پریشانی کیسی تانیہ ان کے ساتھ اندر آتے ہوئے پوچھنے لگی تھی

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس کو ضرورت سے زیادہ اہمیت کیوں دے رہی تھیں جب کہ اس کے آنے پر انہوں نے ہی کہا تھا کہ وہ ان کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہے

بے وقوف لڑکی زریام کا رجحان نہیں دیکھ رہی تم اس لڑکی کی طرف اس کے لیے کپڑے خرید رہا ہے

سب کے سامنے اسے اپنی بیوی کہہ رہا ہے اسے باہر شاپنگ پر لے کر جا رہا ہے اس کے ساتھ آوٹنگ کر رہا ہے بے وقوف لڑکی وہ تمہارے ہاتھوں سے نکل رہا ہے

بے شک یہ رشتہ زبردستی کا ہے لیکن اس کی معصومیت اور پاکیزگی اسے اس لڑکی کی طرف کھینچ رہی ہے

کیا تمہیں نظر نہیں آرہا کہ زریام اس پر دھیان دے رہا ہے اسے تم سے کوئی لینا دینا نہ پہلے تھا نہ اب ہے

اور اس کے لیے سب سے تمہارے دادا جان سے لڑ رہا ہے کل بغاوت کرنے میں بھی پیچھے نہیں ہٹے گا

بہتر ہے کہ اس لڑکی کو کنڑول کر لو اگر یہ لڑکی مٹھی میں رہے گی تو زریام کو بھی ہم اپنے کنڑول سے باہر نہیں جانے دیں گے

اس لڑکی کو دبا کر رکھو اگر ایک بار اس لڑکی کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی نہ کہ اس کا شوہر اس کے ساتھ ہے

تو یہ لڑکی ہمارے سر پر سوار ہو جائے گی اسے اس احساس کمتری سے باہر نہیں نکلنے دینا کہ وہ یہاں پر ونی ہو کر آئی ہے اور ونی کی کیا اوقات ہے

اور اگر یہ ذریام کے ساتھ ایسا ہی تعلق رکھے گی جیسا ہم چاہتے ہیں تو وہ جلد ہی اس سے عاجز آ جائے گا اور اس سے بیزار ہو کر اسے طلاق دے دے گا

فی الحال تو میرے خیال میں وہ اس لڑکی پر ترس کھا رہا ہے۔ تمہیں یاد ہے وہ تمہارے دادا جان سے کیسے لگ رہا تھا کہ رہا تھا کہ قتل اس کے بھائی نے کیا ہے اس لڑکی کا کوئی قصور نہیں ہے تو اسے اس سب میں شامل نہ کیا جائے

یہ تو تمہارے دادا جان کی ضد تھی جس کی وجہ سے ذریام جھک گیا لیکن اب وہ جھکے گا نہیں بلکہ وہ مزید اپنے ساتھ کسی طرح کی کوئی زبردستی نہیں ہونے دے گا اپنی زندگی اپنے اصولوں سے جیتا ہے

ایک بار اپنے دادا جان کے کہنے پر شادی کرلی ہے تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ وہ اسے طلاق بھی دے دے گا مجھے یقین ہے کہ اگر وہ اس لڑکی کو لیکر سیریس ہو گیا نا تو وہ کبھی سے طلاق لینے کے لیے راضی نہیں ہو گا

کل دیکھ نہیں رہی تھی وہ کس طرح سے اس کے حق میں بول رہا تھا

زریام کے ذہن کو نہ تو ہم کنڑول کر سکتے ہیں اور نہ ہی وہ اپنے آپ کو کسی کو کنڑول کرنے کی اجازت دیتا ہے

لیکن یہ لڑکی فی الحال ہماری مٹھی میں ہے بہتر ہے کہ اس لڑکی کو زریام سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا جائے اگر یہ لڑکی ہیں اسے اہمیت نہیں دے گی

تو زریام کا انٹرسٹ اپنے آپ اس سے ختم ہو جائے گا کیونکہ کوئی بھی مرد ایسی لڑکی کو ساری زندگی اپنے ساتھ نہیں باندھ سکتا جو اس سے بیزار ہو یا اس سے نفرت کرتی ہو۔

اور تم نے شاید نوٹ نہیں کیا زریام کا لب ولہجہ اس کا انداز اس لڑکی سے اتنا بھی اچھا نہیں ہے وہ صرف زبردستی کے رشتے کو گھسیٹ رہا ہے

شاید وہ اپنی شادی کو کامیاب بنانے کے چکر میں ہے لیکن یہ لڑکی اس کی سوچ کے مطابق بالکل بھی نہیں ہے

تمہیں یاد تو ہو گا زریام نے دادا جان کے سامنے تم سے شادی سے بھی انکار کر دیا تھا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ اس کی بیوی پڑھی لکھی ہو

اسے دبو قسم کی لڑکیاں پسند نہیں ہیں بلکہ اسے وہ لڑکی پسند ہے جو خود مختار ہو اپنے لیے آواز اٹھانا جانتی ہو اپنے لئے لڑنا آتا ہو

اور یہ لڑکی کیسی ہے یہ تم بہت اچھے طریقے سے جانتی ہو یہ لڑکی ذریام کی سوچ تک بھی نہیں جا سکتی

ذریام کو اپنی طرف کرنے کی کوشش کرو ورنہ کیا ہو گا یہ تم بہت اچھے طریقے سے جانتی ہو تمہارے ابا کی یہ خواہش آج کی نہیں بلکہ برسوں پرانی ہے کہ تم ذریام کی دلہن بنو

یہ جگہ تمہاری ہے اور یہ جگہ تم کسی کو نہیں دو گی یہ بات اپنے ذہن میں محفوظ کر لو

اور اس لڑکی کو خود پر حاوی کبھی مت ہونے دینا ورنہ اگر اسے ذریام کا ساتھ مل گیا نہ تو وہ ونی میں آئی لڑکی ہے نہ نوکرانی کی بجائے مہارانی بن جائے گی

اور ہم ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھے رہیں گے وہ اسے سمجھا رہی تھیں جبکہ تانیہ بہت غور سے ان کی باتیں سن رہی تھی

••••

ماشاءاللہ کتنی خوبصورت جگہ ہے یہ جیسے دنیا میں جنت ہو

وہ گاڑی سے نکلتی ہوئی اس خوبصورت وادی کو دیکھنے لگی تھی

جہاں پہنچتے پہنچتے آج ان کو تین دن لگ گئے تھے ڈرائیور چاچا تو ہر وقت اس کے ساتھ تھے

اس کی خوشی دیکھتے ہوئے وہ بھی بہت خوش تھے اور اس کے کہنے پر اس کی ہر طرح کی تصویر بنا رہے تھے

اور پھر ساتھ ساتھ ناناجان کو بھی سینڈ ہو رہی تھی تصویریں اسے لگا نہیں تھا کہ وہ یہاں آ کر اتنا زیادہ انجوائے کرے گی

ناناجان بالکل ٹھیک کہتے تھے یہ جگہ اتنی خوبصورت تھی یقیناً اس خوبصورت وادی میں آ کر انسان بڑے سے بڑا غم باآسانی بھلا سکتا تھا

ڈرائیور چاچا وہ نیچے کی طرف دیکھیں یہاں کوئی چھوٹا سا ہوٹل ہے چلیں آئیں وہاں چلتے ہیں کچھ کھاتے پیتے ہیں مجھے تو بہت بھوک لگی ہوئی ہے

وہ پہاڑی کے چوٹی پر کھڑے تھے وہیں سے کچھ فاصلے پر انہیں نیچے کی طرف ایک چھوٹا سا ہوٹل نظر آ رہا تھا

جو یقیناً یہاں سیر و تفریح کے لیے ہی آئے گئے لوگوں کے لیے بنایا گیا تھا ڈرائیور چاچا تو اس کے حکم کے غلام تھے وہ جہاں کہہ رہی تھی وہ اپنے بندوق لئے اس کے پیچھے ہو لیے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

بی بی جی آپ یہاں آرام سے بیٹھیں میں کھانے کے لیے کچھ آرڈر کر کے آتا ہوں اس ہوٹل میں کیا کچھ ملے گا اندازہ لگانا ذرا مشکل ہے بہت چھوٹا سا ہے مشکل سے دو یا تین ورائٹی کا کھانا ہو گا

لیکن بقول آپ کے اس وادی میں آکر انسان اپنا بڑا سا بڑا غم بھول جائے تو یقیناً بڑے سے بڑے ہوٹل کا کھانا بھی بھول جائے گا

میں ابھی آپ کے لئے کچھ اچھا سا لے کر آتا ہوں وہ اسے وہیں پر بٹھاتے ہوئے خود آرڈر دینے چلے گئے تھے جبکہ وہ اپنے پاس ہی کچھ لڑکوں کا شور سن رہی تھی

کچھ البیلے سے لڑکے وہیں ٹیبل بجاتے ہوئے اونچی آواز میں گانے گا رہے تھے شاید وہ بھی اپنا ٹرپ انجوائے ہی کر رہے تھے

دیکھنے میں تو وہ بھی ملتان یا کراچی کے نظر آرہے تھے کیونکہ وہ جب سے یہاں آئی تھی تقریباً سب لوگوں کو پشتو یا بلوچی بولتے ہوئے سن رہی تھی ان کے اردو گانے اور لب ولہجہ اس بات کا گواہ تھا کہ وہ یہاں کے رہائشی نہیں ہے اور جس طرح کے ماڈرن کپڑے ان لوگوں نے پہن رکھے تھے وہ اس علاقے کے نہیں تھے وہاں کے لوگ تو سادگی پسند لوگ تھے

آپ اکیلی ہیں تو ہمارے ساتھ آکر انجوائے کرے ان میں سے ایک لڑکے نے خوش اخلاقی سے مسکراتے ہوئے کہا

نہیں میں اپنے چاچا کے ساتھ ہوں تھینک یو وہ فوراً چہرہ پھیر گئی تھی بے شک وہ کنفیڈنٹ لڑکی تھی لیکن پھر بھی اتنے سارے لڑکوں کے بیچ میں بیٹھ کر یوں اونچی آواز میں گانے گانا اسے ہرگز پسند نہیں تھا

اوکے جیسے آپ کی مرضی انجوائے کریں آج ہمارے بیسٹ فرینڈ برتھ ڈے ہے اور اس کا برتھ ڈے اسپیشل بنانے کے لیے ہم کالام آئے ہوئے ہیں۔ لیکن ہمارے سارے دوست نہیں آئے۔ خاص کر کچھ فیمیلز فرینڈز

ہم کراچی کے رہنے والے ہیں آپ کہاں سے ہیں وہ لڑکا بھی اس کی جان آسانی سے نہیں چھوڑنے والا تھا اسی لیے مزید تفصیلات میں جانے لگا

آپ کے دوست کو ان کا برتھ ڈے بہت بہت مبارک ہو میں ملتان کی رہنے والی ہوں اور یہاں اپنے چچا کے ساتھ آئی ہوں اس نے ایک بار پھر سے انہیں احساس دلایا تھا کہ وہ اکیلی ہر گز نہیں ہے۔

یہ رہا ہمارا دوست آپ خود بھی وش کر دیجئے وہ لڑکا اچانک سے سامنے سے آتے نوجوان کو دیکھتے ہوئے بولا جو خود بھی ان کی طرف متوجہ ہو چکا تھا

شائزیہ لڑکی تجھ سے کچھ کہنا چاہتی ہے تیرا برتھ ڈے ہے نا وہ لڑکا اچانک ہی کہنے لگا تو ریدم کو نہ چاہتے ہوئے بھی اسے اٹھ کر اسے وش کرنا پڑ گیا

ہیپی برتھ ڈے آپ کا دن اچھا گزرے خوش رہے اس نے مسکراتے ہوئے مروتاً کہا تھا۔ لیکن سامنے والا تو غصے سے بے حال ہو رہا تھا۔

شکریہ اس نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے دوست کو گھور کر دیکھا تھا جو شاید مشکل سے اپنی ہنسی کنڑول کر رہا تھا۔

ہاہاہاہا ایم ریلی سوری مس وہ دراصل بات کچھ ایسی ہے کہ میرا یہ دوست ہے نہ اس کو لڑکیوں سے الرجی ہے اس کے پیچھے اکثر لڑکیاں پڑی رہتی ہے

اوراس کا کوئی بھی دن سکون سے نہیں گزرتا ہم دوستوں نے اس سے شرط لگائی تھی کہ اس کے اس برتھ ڈے پر کسی نہ کسی لڑکی کو اس سے وش ضرور کروائیں گے لیکن

اپنی شرط جیتنے کے لیے یہ ہم سب کو یہاں وادی کالام لے آیا اور کوئی بھی لڑکی اس کو یہاں نہیں جانتی اپنا فون تک اس میں بند کرر کھا ہے ہم نے شرط جیتنے کے لیے آپ کو اسے وش کرنے پر مجبور کیا ایم ریلی سوری ہم صرف شرط جیتنا چاہتے تھے۔

وہ اس آدمی کو دیکھ رہی تھی وہ یہ سب سن کر پہلے تو وہ حیران ہوئی تھی پھر ان لوگوں کی شرارت کو سمجھتے ہوئے غصے سے انہیں گھورنے لگی عجیب بے ہودہ لوگ تھے

اٹس اوکے وہ غصے سے کہتے واپس کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی تھی اسے ضرورت ہی کیا تھی اٹھ کر اسے واپس کرنے کی یہ مروت بھی نا انسان کو کبھی کبھی بہت بڑی مشکل میں ڈال دیتی ہے وہ اپنا غصہ کنٹرول کر رہی تھی کہ ڈرائیور چچا وہاں آئے

لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی کہتے ان کا دھیان ساتھ کھڑے لڑکے کی طرف چلا گیا تھا جو انہیں دیکھے جا رہا تھا یا شاید وہ پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا

ڈرائیور چچا کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا تھا وہ نہ جانے مسکراتے ہوئے لہجے میں اس سے کیا کہنے والے تھے کہ شائز کی طرف دھیان جاتے ہی وہ اپنی بات ہی بھول گئے

چلو چلو بیٹا یہاں سے چلو یہاں پر کچھ بھی نہیں ہے کھانے لائق چلو یہاں سے وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے زبردستی اٹھانے لگے

وہ ان سے پوچھتی ہی رہ گئی کہ اچانک سے کیا ہو گیا ہے لیکن ڈرائیور چاچا ان کے کسی بھی سوال کا جواب دینے کے بجائے بار بار پیچھے دیکھ رہے تھے

اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ اس لڑکے کو بہت اچھے طریقے سے پہچانتے ہیں لیکن وہ اس سے بھاگ کیوں رہے تھے یہ بات اسے کچھ سمجھ نہ آئی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

چاچا آپ اس طرح وہاں سے کیوں آ گئے کیا آپ اس لڑکے کو جانتے تھے بڑا ہی عجیب قسم کا بندہ ہے

ان لڑکوں کو نہ سوائے اپنی بڑائی کرنے کے اور کچھ بھی نہیں آتا جاتا ہے وہ کیسے کہہ رہا تھا کہ آج اس کا برتھ ڈے ہے

اور اپنے برتھ ڈے پر اسے کسی لڑکی کو نہ دیکھنا پڑے اسی لیے وہ اپنے دوستوں کے ساتھ یہاں آ گیا ہے

چھوڑو بیٹا ایسے لوگوں کے منہ نہیں لگنا چاہیے بڑا ہی کوئی آوارہ قسم کا انسان ہے تم چلو گاڑی میں بیٹھو

وہ اسے گاڑی میں بٹھاتے ہوئے کہنے لگے تو وہ فضول سوچوں کو جھٹکتی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی

اسے اس وقت بہت بھوک لگی ہوئی تھی لیکن چچا کا کہنا تھا کہ ہوٹل میں کچھ بھی اچھا کھانے لائق نہیں ہے ویسے ہوٹل کی صاف صفائی اور خوبصورتی دیکھ کر اس کا دل تو نہیں چاہا تھا کہ اس ہوٹل سے اس طرح سے آ جائے

Urdu Novels Ghar

لیکن چچازیادہ بہتر طریقے سے سمجھتے تھے اور ویسے بھی وہ ان سے فضول بحث نہیں کرتی تھی وہ پہلے ہی اس کی وجہ سے کافی ساری مشکلات کا سامنا کرتے تھے۔

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

گاڑی میں ہلکا ہلکا میوزک چل رہا تھا اس کے ہاتھ میں سگریٹ تھی جو وہ ہر سگریٹ ختم کرنے کے بعد نئی لگا لیتا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اس نے گاڑی کے اسٹیرنگ پر رکھا ہوا تھا

یقیناوہ اپنا یہ سفر کافی انجوائے کر رہا تھا اچانک ہی اس نے اپنی گاڑی کا آئسکریم پارلر کے سامنے رکھی تھی

کونسا فلیور کھاؤ گی۔۔۔؟وہ اسے مخاطب کرتے ہوئے پوچھنے لگا تو عمایہ نے حیرانگی سے دیکھا کہ وہ سچ میں اس سے بات کر رہا تھا

میں۔۔۔۔اس نے حیرانگی سے خود کی طرف اشارہ کیا

نہیں تمہارے فرشتوں سے پوچھ رہا ہوں لڑکی اتنی غائب دماغی کیوں ہے تمہاری بتاؤ کون سا آئسکریم فلیور کھاؤ گی میں لے کے آتا ہوں

وہ باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس سے پوچھ رہا تھا وہ جو کب سے اپنے ناخنوں کو گھور رہی تھی آئسکریم پارلر کو دیکھتی اسے پھر سے نظر جھکا گئی

اس کے دماغ میں چاچی کی باتیں گھوم رہی تھی جب کہ تانیہ کا بار بار یہ کہنا کہ وہ اس کی منگیتر ہے اس کی ہونے والی بیوی ہے اسے بری طرح پریشان کر رہا تھا

کچھ بھی لے آئیں میری کوئی پسند نہیں ہے اس نے بڑے ہی مدھم انداز میں جواب دیا

کوئی پسند نہیں ہے اچھی بات ہے تم میری پسند سے کھالو میں لے کے آتا ہوں وہ کہہ کر گاڑی سے باہر نکل گیا

جبکہ وہی رک کر اس کا انتظار کرنے لگی تھوڑی ہی دیر میں اس کے ہاتھ میں دو آئسکریم کپ تھے۔

اس نے ایک کپ اسے دیتے ہوئے دوسرے کپ سے خود کھانا شروع کیا تھا

کیسی ہے میری پسند۔۔۔؟ اس نے ابھی صرف ایک بائٹ ہی دیا تھا کہ وہ اسے پوچھنے لگا

وہ اس سے بات کرنا چاہتا تھا یا پھر اجنبیت کی دیوار گرانا چاہتا تھا وہ بالکل سمجھ نہیں پائی تھی

اس کی منگیتر تھی جو اتنے سالوں سے اس کے نام پر بیٹھی تھی اسے شادی بھی اسی لڑکی سے کرنی تھی تو پھر ویسے اتنی اہمیت دے ہی کہ رہا تھا

آپ کی پسند اچھی ہے اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو پہلی دفعہ اس کے نصیب میں ذریام کی مسکراہٹ ہوئی

میری پسند لاجواب ہے لڑکی اس کا اندازہ تمہیں آگے آہستہ آہستہ ہوتا رہے گا اور پھر جب تم میری پسند میں ڈھل جاؤ گی تب تمہیں میری پسند اور بھی زیادہ اچھی لگنے لگے گی اور بتاؤ تمہیں کیا پسند ہے

وہ ہلکا پھلکا ہو کر اس سے بات کرنے لگا اسے یہی لگ رہا تھا کہ شاید وہ اپنا ٹائم پاس کرنے کے لئے اس سے اس طرح نرم لہجے میں بات کر رہا ہے

مجھے نہیں پتا اس نے نظریں چرا کر کہا تو ذریام نے اسے گھور کر دیکھا

میں تمہاری پسند کی بات کر رہا ہوں لڑکی تمہیں اپنی پسند نہیں پتا کہ تمہیں کیا پسند ہے اور کیا نہیں وہ حیرانگی کو چھپاتے ہوئے کہنے لگا تھا

نہیں مجھے نہیں پتا سب کچھ بھول گئی ہوں کچھ بھی یاد نہیں رہا وہ اپنی آنکھوں میں آئے آنسوؤں کو پرے دھکیلتی چہرہ پھیر گئی تھی

تو تم سب کچھ بھول گئی ہو ویسے یہ عمر ہے تو نہیں یاداشت بھولنے والی لیکن اچھا ہے صرف مجھے یاد رکھو اچھی لڑکیاں شوہر کے علاوہ کچھ یاد رکھتی بھی نہیں ہیں وہ مسکرایا تو عمایہ نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا اس کے آنکھوں کی نمی دیکھ وہ اس کی آنکھوں میں اپنی گہری نیلی آنکھیں گاڑ گیا تھا۔

یہ تمہاری آنکھوں ہر وقت بھری کیوں ہوتی ہے دیکھو عورتوں کے آنسو سے پگھلنے والا مرد نہیں ہوں میں مجھے یہ آنسوؤں سے سخت چڑ ہے

صاف کرو ان آنسوؤں کو اور میرے سامنے رونا دھونا مت کرنا میں نہیں جانتا کہ تمہاری پرانی زندگی کیسی تھی شادی سے پہلے تم کس طرح اس رہتی تھی

لیکن اب تمہیں میری پسند میں ڈھلنا ہوگا جو چیز مجھے پسند نہیں ہے اسے بدلنا ہوگا اور سب سے زیادہ ناپسند مجھے یہ تمہارے آنسو ہیں

ابھی ہماری شادی کے دن ہی کتنے ہوئے ہیں کہ تم اس طرح ہر وقت منہ لٹکائے گھومتی رہتی ہو عجیب حالت بنا رکھی ہے تم نے کہیں سے بھی نئی نویلی دلہن نہیں لگتی ہو

میرے گھر والے فی الحال اس کنڈیشن میں نہیں ہیں جس کنڈیشن میں وہ تمہیں ان باتوں کی گہرائیوں کے بارے میں نہیں بتا سکتے لیکن تم خود تھوڑا عقل کا استعمال کرو

ہماری حویلی نوکروں سے بھری ہوئی ہے آئے دن کوئی نہ کوئی مہمان آتا جاتا رہتا ہے اس کے سامنے اس طرح کی حالت بنا کر گھومتی ہو

جیسے سہاگن نہیں کوئی بیوہ ہو وہ سرد مہری سے بولا تو عمایہ کے آنسو اور شدت سے بہنے لگے وہ اسے دیکھ کر رہ گئی تھی

اللہ نہ کرے آپ ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو میرا کیا ہو گا۔وہ نہ جانے کون سے دھن میں بولی تھی

جب کہ بے اختیاری میں وہ اسے یہ بتا چکی تھی کہ اس کا ہونا نہ ہونا اس کے لیے کتنی اہمیت رکھتا ہے اس کے آ جانے سے ایک امید سی بن گئی تھی

ایک آس تھی کہ اس کا شہزادہ اسے ان ظالموں سے نکال کر دور لے جائے گا وہ اسے ان کے ظلم و ستم کا شکار نہیں ہونے دے گا

اچھا تو میرا ہونا نہ ہونا اس لئے اہمیت رکھتا ہے کیونکہ میرے نہ ہونے یا نہ ہونے سے تمہارا ہونا نہ ہونا جڑا ہے رائٹ بڑی مطلبی قسم کی لڑکی ہو تم

میرا دماغ خراب ہے جو میں ابھی تک تمہیں معصوم سمجھ رہا تھا وہ اسے تنگ کرتے ہوئے اسے کہہ رہا تھا وہ اس کی غلط فہمی دور کرنا چاہتی تھی لیکن زریام اس کی کچھ سننا ہی نہیں چاہتا تھا

وہ جو سوچ چکا تھا اس کے لیے وہیں سہی تھا اب حقیقت بس یہ تھی کہ وہ اپنے مطلب کے لئے اس کے ساتھ تھی وہ پریشان تھی نہ جانے وہ اس کے بارے میں کیا سوچے گا جبکہ اس کی صفائیاں دینا اسے بڑا مزہ دے رہا تھا لیکن اس کے سامنے مسکرا کر یا پھر اسے یہ بتا کر کے وہ صرف اسے تنگ کر رہا ہے وہ اس کی زبان دوبارہ بند نہیں کروا سکتا تھا پہلے ہی حویلی سے لے کر شہر تک کا راستہ ان دونوں نے بالکل خاموشی سے کاٹا تھا اور وہ خاموشی میں سفر کرنے کا زریام مو بھی ہر گز پسند نہ تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

حد ہے یہ لڑکی کسی کام کی نہیں ہے مجال ہے جو اس کو کوئی کام کہ دے دو اور وہ اسے کر دے

وہ کچن میں کام کرتے دیشم کو کوس رہی تھیں جب کہ وہ مسلسل ناچاہتے ہوئے بھی کھانا بنا رہی ہے جو تھوڑی دیر میں بن جانے والا تھا

لیکن نہیں اس کی اماں جب تک اس کی کھل کر بے عزت نہ کر لیں تب تک انہیں سکون کہاں ملتا تھا

ان کی سب سے بڑی وجہ تو اس کا یونیورسٹی جانا تھا ان کا کہنا تھا کہ جب سے وہ یونیورسٹی جانے لگی ہے تب سے وہ گھر کے کام کاج بھول گئی ہے جبکہ ایسا ہر گز نہ تھا

بس کر دے نا اماں جان میں بنا تو رہی ہوں نہ بس اینڈ لگا ہے ابھی بنا کر باہر لے آؤں گی آپ تھوڑی دیر بعد آئیں اس نے اکتاتے ہوئے ان سے کہا تھا لیکن وہ کہاں اتنی آسانی سے چھوڑنے والی تھیں

میرے سامنے باتیں مت بناؤ لڑکی کھانا بناؤ کل کو اگلے گھر جانا ہے آگے جا کر تمہیں ہزار طرح کے کام کرنے ہیں یہ کتابیں یہ ڈگریاں کام نہیں آئے گی وہاں جا کر

ساس کھانے بنوائے گی طرح طرح کے پھر وہاں جا کر ہمارے ناک نہ کٹوانا

وہ غصے سے اسے ڈانٹ رہی تھیں جب کہ وہ اب منہ کو بند کر کے صرف ہاتھ چلانے والا کام کر رہی تھی

اماں اسے باتیں سنا سنا کر امی خود ہی تنگ آ کر کچن سے نکل گئیں جس پر اس نے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے سارا دھیان کھانا بنانے پر لگا دیا تھا

اور اب وہ حرم کے اس طرف آنے کا انتظار کر رہی تھی کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ شاید کھانے میں نمک تیز ہو چکا ہے

لیکن نہ جانے کیا یہ لڑکی کہاں تھی کہ اب تک نیچے نہ آئی تھی اور دیدم بھی اس طرف نہیں آئی تھی سامیہ بھی نانی کے گھر ایسی گئی تھی کہ اب تک اس کی واپسی نہ ہوئی تھی

لڑکیوں کے ہوتے ہوئے اسے گھر کے اتنے کام تو ہرگز نہیں کرنے پڑتے تھے لیکن یہ سنڈے آتا ہی کیوں تھا جس دن اس کی یونیورسٹی بند ہوتی تھی اس کی اماں کی یونیورسٹی شروع ہو جاتی تھی

پتہ نہیں کون کون سے کھانے بنانے میں اسے ماہر کرنا چاہتی تھیں وہ اپنی ہی سوچ میں گم تیز تیز ہاتھ چلائے رہی تھی جب اچانک کوئی اندر داخل ہوا

حرم تم آگئی ہے چکھ کر بتاؤ کیسا بنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بول ہی رہی تھی کہ سامنے حرم کے بجائے خداش کو کھڑے دیکھ کر چپ ہو گئی

کیا بات ہے آج تو بڑے بڑے لوگ کچن میں ہیں وہ آگے بڑھتے ہوئے اس کے ہاتھ سے پلیٹ لے چکا تھا

جبکہ وہ بنا کچھ بولے وہی سے پلٹ کر اپنے کھانے کی طرف مصروف ہو گئی تھی ایسا کیوں ہوتا تھا وہ جس وقت اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی وہی اس کے سامنے آجاتا تھا

نمک تیز ہے وہ اس کے پیچھے کھڑے بولا تو اگلے ہی لمحے دیشم نے اس کے ہاتھ سے پلیٹ چھین کر سامنے کاؤنٹر پر پھینک دی

مجھے بہت اچھے طریقے سے پتہ ہے آپ کو ضرورت نہیں ہے میری غلطی نکالنے کی ویسے بھی آپ کے لئے نہیں حرم کے لئے تھا۔

اس نے جتانا ضروری سمجھا وہ ایسے شخص کو شاید اپنا کھانا بھی ٹیسٹ کروانا پسند نہیں کرتی تھی

ہاں میں جانتا ہوں یہ میرے لئے نہیں تھا لیکن چاچی اماں تمہاری اتنی پریکٹس تو میرے لئے ہی کروا رہی ہیں

اگر کل کو مجھے یہ تمہارے ہاتھ کے کھانے پسند نہ آئے تو تمہارے لئے مسئلہ بن جائے گا

اسی لیے بہتر ہے کہ تم یہ سارے سوال مجھ سے ہی پوچھ لیا کرو وہ اس کی بد تمیزی کا برا منائے بغیر بولا تھا یہ الگ بات تھی کہ حویلی کے اندر آتے ہوئے وہ چچا جان کو نظر انداز کرتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا

کیونکہ فیکٹری میں ہونے والے کچھ اونچ نیچ کو وہ اس کے ساتھ ڈسکس کرنا بھول گئے تھے

جس کی وجہ اسے وہ کافی غصے میں تھا پہلے فیکٹری میں وہاں ورکرز کو اچھا خاصا سنایا تھا

وہاں اس کو جب ساری تفصیل پتہ چلی تو اسے چچا پر بھی اچھا خاصا غصہ آیا

اس نے انہیں کہا تھا کہ وہ ساری اونچ نیچ کی رپورٹ چاہتا ہے جس پر چچا جان نے اسے بعد میں دینے کے لیے کہہ دیا اور اب تک اس کے پاس کوئی رپورٹ نہیں پہنچی تھی

اور یہ ساری چیزیں اسے بہت غصہ دلا رہی تھی لیکن یہاں کچن میں قدم رکھتے ہی وہ اپنا سارا غصہ بھول چکا تھا وہ اس کے ساتھ بہت محبت سے پیش آ رہا تھا

کیا مطلب ہے آپ کا وہ اس کی بات کو مکمل سننے کے بعد بولی شاید وہ سمجھی نہیں تھی یہ شاید سمجھنا چاہتی نہیں تھی

بہت صاف ستھرا مطلب ہے کہ یہ جو تم کھانا بنا رہی ہو نا وہ میرے لیے بنا رہی ہو اور اسے مجھے ہی کھانا ہے تو اس میں نمک ٹھیک کرو اور باہر لے آؤ بہت بھوک لگی ہے مجھے

اور باقی ماشاءاللہ سے تم بہت سمجھدار ہو ساری باتیں تمہیں بہت اچھے طریقے سے سمجھ آتی ہیں اور جن باتوں کا مفہوم ابھی تمہیں سمجھ نہیں ہے وہ تمہیں جلد سمجھا دوں گا۔

جلدی سے کھانا لے کر آؤ وہ کچن سے نکل گیا تھا جب اماں اس کے پیچھے کچن میں داخل ہوئیں

بچے کھانا تیار ہے جلدی سے کھانا لگا دو خداش کو بہت بھوک لگی ہوئی ہے اس نے ٹھیک سے ناشتہ بھی نہیں کیا تھا جلدی کرو میرا بچہ باقی سب لوگ بعد میں کھا لیں گے

اسے کہتے ہوئے وہ خود بھی جلدی جلدی کھانا نکالنے لگی تھیں جب کے اپنے ہاتھ کے بنائے گئے کھانا سب سے پہلے خداش کے حصے میں جاتے دیکھ اسے بہت غصہ آیا تھا۔

تبھی تو وہ چولہا بند کرتی کچن سے نکلتی سیدھی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

••••

چاچا گاڑی روکیں پلیز جلدی گاڑی روکیں آگے بلی ہے گاڑی روکیں نہ پلیز وہ اتنی زیادہ ایکسائٹیڈ ہو گئی تھی کہ ایک ہی لائن میں کتنی دفعہ ان کو گاڑی روکنے کا بول چکی تھی

وہ خود بھی حیران سے گاڑی روک چکے تھے آخر ریدم کو ہوا کیا تھا۔ وہ سمجھ نا پائے

کیا ہو گیا بچے تم ٹھیک تو ہو نا۔۔۔! وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگے تھے وہ انہیں کبھی بھی اپنا ڈرائیور یا نوکر نہیں سمجھتی تھی

وہ ہمیشہ ان کے ساتھ ان کی فرنٹ سیٹ پر ہی بیٹھتی تھی اور اس وقت بھی وہ باہر دیکھتے ہوئے اتنی بے چینی سے ان سے کہنے لگی کہ وہ گاڑی روکنے پر مجبور ہو گئے

چاچا وہ دیکھیں سڑک کی سائیڈ پر وہ بلی کتنی پیاری ہے مجھے وہ بلی چاہیے وہ بھی ابھی چاہیے پلیز پلیز وہ سڑک کے کنارے پر ایک بہت ہی چھوٹی سی معصوم روئی جیسے بالوں والی سفید بلی کو دیکھتے ہوئے ان سے کہنے لگی

وہ خود بھی حیرانگی سے اس نیلی آنکھوں والی بلی کو دیکھ رہے تھے جو بالکل چھوٹی سی تھی اور وہ بھی بے حد خوبصورت

اس کا مالک کہاں ہو گا میں دیکھتا ہوں

وہ تیزی سے گاڑی سے نکلتے ہوئے بلی کے پاس آئے تھے

بلی چلنے کے قابل نہ تھی یقیناوہ صرف کچھ دنوں کی تھی لیکن اس کی خوبصورتی دیکھتے ہوئے وہ خود بھی اس کی طرف خود کو بڑھنے سے روک نہیں پائے تھے

معاف کیجئے گا جناب یہ بلی میری ہے وہ دراصل میں اپنے جانور کو گھر چھوڑنے گیا تھا تو راستے میں یہ بچہ گر گیا

ایک درمیانی عمر کا آدمی تیزی سے بھاگتا ہوا ان کے پاس آیا تھا وہ خود بھی مسکراتے ہوئے بلی کا وہ معصوم سا بچہ ان کے حوالے کرنے لگے جب ریدم گاڑی سے نکل آئی

انکل کیا آپ یہ بلی کا بچہ مجھے دیں گے آئی پرامس میں اس کا بہت خیال رکھوں گی۔اس نے اتنی معصومیت اور چاہت سے پوچھا تھا کہ وہ انکل اسے دیکھنے لگے

کیا آپ یہ بلی کا بچہ ہمیں بیچیں گے ہماری بی بی کو یہ بچہ بہت پسند آیا ہے وہ جانوروں کو اپنے پاس بالکل بھی نہیں رکھتی لیکن اس بلی کے بچے کو دیکھ کر کر وہ خود کو روک نہیں پا رہی

اصل میں جس چیز کو وہ لے نہیں پاتی نہ اس چیز کو لے کر بہت دنوں تک بے چین رہتی ہیں

اور آسانی سے اس کو بھولتی نہیں اگر آپ یہ بلی کا بچہ ہمیں دیتے تو ہم آپ کو منہ مانگی رقم دیں گے

وہ ریدم کی چاہت کو سمجھتے ہوئے اس آدمی سے کہنے لگے۔جو بہت حسرت سے اس بلی کے بچے کو دیکھ رہی تھی

آپ کو یہ بلی کا بچہ چاہئیے۔۔۔؟آپ ایسے ہی رکھ لو پیسے دینے کی ضرورت نہیں ہے ان معصوم جانوروں کو سوائے محبت کے اور کیا چاہیے ہوتا

Urdu Novels Ghar

میں ویسے بھی بہت پریشان تھا اس کی ماں مر چکی ہے نہ جانے میں اس کا خیال کیسے رکھوں گا۔ میرے پاس بہت جانور ہیں

میرے لیے اس کی دیکھ بھال کافی مشکل ہو جائے گی اسے آپ رکھ لیں میری طرف سے ایک تحفہ وہ بلی کا بچہ بہت ہی احتیاط سے اس کی گود میں دیتے ہوئے بولے اور ساتھ ہی اس کے سر پہ ہاتھ رکھا

وہ خوشی سے چہک اٹھی تھی اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ یہ چھوٹا سا بلی کا بچہ اب اس کا تھا

اور انکل نے اس کی چاہت کو دیکھتے ہوئے اسے فری میں یہ دے دیا تھا کتنا پیارا تھا وہ

وہ بہت خوش تھی جبکہ ڈرائیور چاچا اس کی خوشی کو دیکھتے ہوئے خوش تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ دودھ پیو میرا بچہ ماما آپ کا بہت سارا خیال رکھے گی

آپ کو دودھ دے گی آپ سے پیار کرے گی

وہ دودھ کے ڈبے سے دودھ فیڈر میں منتقل کرتی بڑے ہی میٹھے انداز میں سے باتیں کر رہی تھی

ڈرائیور چاچا جیسے ہی کھانا دینے کے لئے اس کے کمرے میں آئے اس کے انداز پر بے ساختہ مسکرا دیئے

اس نے کچھ نہیں کھایا تھا لیکن اس وقت اسے اپنے سے زیادہ اپنے نئے بچے کے کھانے کی فکر لگ گئی تھی

وہ بہت پیار سے اسے گود میں بٹھائے دودھ پلا رہی تھی یہ پیارا سا منظر دیکھتے ہوئے چاچا بھی مسکراتے ہوئے کھانا ٹیبل پر لگانے لگے

اس کا انداز بے حد کیئر نگ تھا وہ پہلی بار اسے کسی سے اس حد تک پیار کرتے دیکھ رہے تھے اور انہیں بہت اچھا بھی لگ رہا تھا

بس وہ خوش رہے اس سے زیادہ وہ کچھ بھی نہیں چاہتے تھے

اس کی خوشی ان کے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتی تھی وہ چاہتے تھے کہ اس بچی کی زندگی میں کبھی کوئی دکھ نہ آئے

بلی آہستہ آہستہ دودھ پیے جا رہی تھی وہ بھی اس سے مانوس ہو رہی تھی جو کافی اچھی بات تھی وہ اسے اپنے بیڈ پر لٹاتے ہوئے اس پر کمبل ڈالے رہی تھی تاکہ اس کو سردی نہ لگے

اس کے اپنے اصول تھے جن کو وہ فالو کرنا چاہتی تھی اور اس نے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اس کی کیٹی اس کے ساتھ ہی سوئے گی فی الحال وہ اس کا نام ڈیسائیڈ نہیں کر پا رہی تھی

اسی لیے وہ اسے فی الحال کیٹی کہہ کر بلا رہی تھی اور ان سب باتوں سے ڈرائیور چاچا کو کوئی مطلب نہ تھا ان کو اس کے کھانے کی فکر کھائے جا رہی تھی

آو بیٹا پہلے کھانا کھا لو تم اپنی کیٹی کو بعد میں دیکھ لینا بلی دودھ پینے کے بعد اسی طرح بے حال سی پڑی اسے پریشان کر رہی تھی

جبکہ ڈرائیور چاچا اسے بار بار کھانا کھانے کے لیے بلا رہے تھے

اپنی کیٹی کو تھوڑی دیر ایسے ہی پڑے دیکھ پہلے تو وہ پریشان ہوئی پھر اچانک اس کی کیٹی نے لیٹے لیٹے بھرپور انگڑائی لی

تمہاری کیٹی کا پیٹ فل ہو چکا ہے اور تم بھی کچھ کھالو میرا بچہ

تمہارے نانا جان مجھے تیسری دفعہ فون کر رہے ہیں ان کے پھر سے کہنے پر آخر کار وہ ان پر احسان عظیم کرتی ہوئی اٹھ کر ٹیبل کے پاس آئی تھی

ایسے نہیں پہلے ٹھیک سے ہاتھ دھو کر آؤ تم نے اپنی کیٹی کو نہلایا ہے اس کو صاف ستھری پر فیوم لگا دی ہے لیکن ہے تو جانور ہی نہ بیٹا

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولے تو وہ اپنے سر پہ ہاتھ مارتی واشروم کی طرف بھاگی تھی

وہ شاید ضرورت سے زیادہ خوش تھی اسی لیے آج اسے اپنا کوئی ہوش نہیں تھا وہ تو بس اپنے پیارے سے فیملی ممبر کو پا کر بے حد خوش ہو رہی تھی اور اس کی خوشیاں اور ایکسائٹمنٹ ڈرائیور چاچا بھی بہت آسانی سے سمجھ رہے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ نیچے آیا تو حرم کو اپنے ٹیڈی کی گردن اور اس کی ڈیڈ باڈی الگ الگ اپنے پاس رکھے پریشان صورت بنائے دیکھا وہ اس کے پاس ہی بیٹھ گیا تھا

کوئی بات نہیں میرا بچہ اس دفعہ جب میں ملک سے باہر جاؤں گا میں تمہارے لیے اس سے بڑا ٹیڈی لے کر آؤں گا بلکہ میں آن لائن آرڈر کر دیتا ہوں تمہیں کچھ دنوں میں مل جائے گا وہ پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے بولا

ضرورت نہیں ہے خداش اسے سر پر چڑھانے کی تمہاری ہی شہ کی وجہ سے یہ دن بادن بچی بنتی جا رہی ہے

لیکن ایک بچی نہیں ہے دو مہینوں میں 18 سال کی ہو جائے گی اسے مزید بگاڑنے کی ضرورت نہیں ہے اب میں اسے کچن کا کام سکھاؤں گی اب یہ کوئی چھوٹی بچی نہیں رہی

اماں جان وہیں بیٹھیں اسے ڈانٹتے ہوئے کہنے لگیں تو خداش نے ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا پھر اشارے سے سمجھانے والے انداز میں ان سے التجا کی تھی کہ فی الحال وہ حرم کو کچھ بھی نہ کہیں کیونکہ وہ کافی زیادہ سیڈ ہے

اور وہ آج سے اداس نہیں تھی بلکہ کل صبح کالج جاتے ہوئے بھی وہ بہت بہت اداس صورت بنائے ہوئے تھی پھر واپس آکر نہ جانے رات کو اس کو نیند کیسے آئی ہو گی کیونکہ وہ تو اپنی ٹیڈی کے ساتھ سوتی تھی

خداش مجھے اشارہ کرنا بند کرو میں نے کہہ دیا نا اب کوئی بھالو اس گھر میں نہیں آئے گا تم لوگوں نے اسے بالکل سر پر چڑھا رکھا ہے

ادھر اس کے دادا جان اس کی فرمائشیں پوری کیے جا رہے ہیں اور تم کھلونے لے کر دے رہے ہو

اب یہ بڑی ہو چکی ہے سمجھو تم لوگ اس بات کو بس بہت ہوا اس کی اٹھارہویں سالگرہ گزر جائے تو اسے گھر کے کام کاج میں لگاؤں گی

اسے بھی اگلے گھر جانا ہے اس سے بڑی ساری ہر کام میں ماہر ہیں

ماشااللہ سے دیشم دیدم اور سامیہ ہر کام میں مہارت حاصل کر چکی ہیں اور یہ ابھی تک کھلونوں سے کھیلنے میں مصروف ہے

اماں کو آج نجانے اس پر غصہ کیوں آگیا تھا شاید اس کا ایک کھلونے کے لئے اس طرح سے اداس ہو کر بیٹھ جانا انہیں پسند نہیں آیا تھا

اماں جان آپ میری بہن پر باقیوں کو فوقیت کیوں دے رہی ہیں میری بہن شہزادی ہے اور کوئی ماہر نہیں ہے یہاں آپ کی ایک ماہر کے ہاتھ کا کھانا کھا کر آرہا ہوں میں کتنا تیز نمک تھا کھانے میں اور آپ میری بہن کا مقابلہ کیے جا رہی ہیں

میری بہن ابھی بچی ہے آہستہ آہستہ سیکھ جائے گی سب کچھ آپ بے کار میں اس کے سر پر کیوں لا د رہی ہیں اتنا کچھ ابھی اس کا وقت نہیں آیا وہ دیشم کو سیڑھیوں سے اترتے دیکھ کر بولا تھا۔ارادہ اسے تنگ کرنے کا تھا

اپنے کھانے کی اس توہین پر وہ سلگ کر رہ گئی

اگر اتنا ہی برا کھانا بناتی ہوں میں تو اب خود کیوں نہیں بنا لیتے کچن تک آئے گئے تھے تو چولہے تک چلے جاتے خود بنا لیتے وہ غصے سے تن فن کرتی اس کے سر پر سوار ہوئی تھی

دیشم کیا بد تمیزی ہے تم کتنی بد لحاظ ہوتی جارہی ہو خداش صرف حرم کو بہلانے کے لیے ایسا کہہ رہا تھا مذاق اور سنجیدہ الفاظ میں فرق تک نہیں پہنچا سکتی تم اماں کچن سے نکلتے ہوئے اسے سنانے لگی تھیں

۔انہیں اس کا یہ بے باک اور بد تمیزانہ انداز ہر گز پسند نہیں تھا لیکن شاید وہ کچھ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی

بس کر دیں اماں آپ ہر وقت ان کی سائیڈ کیوں لیتی رہتی ہیں یہ کیا وزیر اعظم لگے ہیں کہ ہم ان کی ہر بات کو مانیں گے

حد ہوتی ہے کسی چیز کی ان کا جو دل چاہتا ہے وہ کہہ دیتے ہیں یہ سوچے بنا کی صبح سے کچن میں کھانا بنا رہی تھی اگر نہیں پسند تو میرا بنایا ہوا کھانا کھایا کیوں۔۔۔؟

انکار کر دیتے ہیں یا کہتے کہ میں کسی اور سے بنوا کر کھاؤں گا وہ ابھی تک اپنا غصہ ٹھنڈا نہیں کر پائی تھی جبکہ خداش بہت مزے سے اس کی باتیں سن رہا تھا

جب دادا جان یہ شور سن کر باہر آ گئے تھے

دیشم تو آج مقابلے پر ہی اتر آئی تھی جبکہ خداش فالحال بالکل نارمل انداز میں اپنے سامنے رکھی چائے کے کپ کے ساتھ انصاف کر رہا تھا جیسے اسے ان سب چیزوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا

بے شک اس سے اس کی بد تمیزی سے یا پھر گستاخ لہجے سے فرق نہیں پڑتا تھا لیکن دادا جان کو فرق پڑتا تھا جن کا پوتا اس بد تمیز لڑکی کا نام اپنی شادی کے لئے ان کے سامنے لے چکا تھا

اور وہ اپنی آنے والی نسل کو ایک ایسی بد لحاظ بد تمیز لڑکی کے نام پر نہیں چھوڑ سکتے تھے جو اپنی ضد میں اتنی بد تمیز ہو جائے کہ کسی کا لحاظ تک نہ کریں

سوائے دادا جان یا پھر بابا جان کے وہ اپنی بات کرتے کسی کے سامنے ہچکچاتی نہیں تھی

لیکن دادا جان کو یہ باتیں ہر گز پسند نہ تھی یہ لڑکی ان کے اکلوتے پوتے کی ہونے والی بیوی تھی اس کے ساتھ اس نے ساری زندگی گزارنی تھی اور اس کا یہ گستاخانہ لہجہ وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے

خبردار جو ایک لفظ بھی اور کہا تم نے لڑکی اگر تمہیں اس بات سے فرق نہیں پڑتا کہ وہ تمہارا رشتے میں کزن ہے تو کم از کم اس کی عمر کا ہر لحاظ کر لو بڑا ہے تم سے یہ کون سے لہجے میں تم اس سے بات کر رہی ہو

داداجان۔۔۔وہ تو میں صرف ؟۔۔۔۔۔بس داداجان کے غصے کو دیکھتے ہوئے وہ اپنی غلطی اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی

وہ کچھ زیادہ ہی بدتمیزی کا مظاہرہ کر رہی تھی اس بات کا احساس اسے بھی ہو چکا تھا

خاموش۔۔۔اب ایک لفظ اور نہیں معافی مانگو خداش سے۔اچانک داداجان نے اس سے کہا تو وہ حیرانگی سے انہیں دیکھنے لگی

کیا وہ سچ میں اسے اس شخص سے معافی مانگنے کے لئے کہہ رہے تھے جس کو منہ لگانا تک وہ پسند نہیں کرتی تھی

داداجان مجھے اس کی بات بری نہیں لگی وہ میں صرف اسے تنگ کرنے کے لیے بول رہا تھا خداش کو بیچ میں بولنا

اچھا تو اس کی یہ بدتمیزی ایک مذاق کی صورت میں ہے تو پھر تو ہر گز نہ قابل معافی ہے ابھی کے ابھی معافی مانگو اس سے تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس سے اس طرح بات کرنے کی

ہم تمہاری ہر ضد پوری کرتے ہیں تمہاری ہر بات مانتے ہیں اس لئے نہیں کہ تم اس گھر کے اندر سے بدتمیزی کرو چار جماعتیں پڑھ کر تم ہم سے بڑی نہیں ہوئی کہ تم عقل و شعور بھول جاؤ ابھی کے ابھی خداش سے معافی مانگو ورنہ کل سے یونیورسٹی جانے کی ضرورت نہیں ہے ہمیں ایسی پڑھائی نہیں چاہیے جو ادب اور احترام بھلا دے

داداجان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کی پڑھائی پر ہی پابندی لگا دیں ان کی باتیں سنتے ہوئے دیشم کی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آ گئے تھے جیسے دیکھ خداش تڑپ اٹھا تھا

کوئی بات نہیں داداجان آپ ذرا سی بات کو لے کر پریشان ہو رہے ہیں ہم صرف ہنسی مذاق کر رہے تھے۔

ہم نے تمہیں کہا بیچ میں بولنے کے لئے نہیں تو خاموش رہو یہ ہمارا اور ہماری پوتی کا معاملہ ہے اس میں تمہیں پڑنے کی ضرورت نہیں وہ پہلی بار خداش کو ٹوک گئے تھے

ایم سوری۔۔۔وہ بھرے لہجے میں کہتی وہیں سے پلٹ گئی تھی جبکہ اس کا روتے ہوئے بھاگ کر جانا خداش کو بہت برا لگا تھا

اس نے شکایتی نظروں سے ان کی طرف دیکھا تھا ایک چھوٹا سا مذاق یہ روپ اختیار کر لے گا اسے ہر گز اندازہ نہیں تھا

○ ○ ○ ○ ○

آج سنڈے تھا اور کالج کوئی بھی نہیں گیا تھا وہ اس وقت اپنے فلیٹ میں موجود وہی گرل کے قریب کھڑا ہاتھوں میں حرم کی کی چین لئے ہوئے تھا جبکہ صیام نے دوسرے ہاتھ میں اسے لا کر کافی کا مگ دیا تھا

تم اداس لگ رہے ہو خیریت تو ہے نا وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تھا یشام نے ایک نظر اسے دیکھا پھر مسکرا دیا

Urdu Novels Ghar

اب اس کافی کے مگ پر میں تمہیں ناچ ناچ کر مجرا تو دیکھا نہیں سکتا کہ تم نے مجھے کافی پلائی ہے وہ بالکل سنجیدہ انداز میں بولا

توصیام سے گھور کر رہ گیا

وہ اپنی کافی کی بات ہرگز نہیں کر رہا تھا یہ بات تو وہ بھی جانتا تھا

کسی بات کا سنجیدگی سے جواب بھی دے دیا کرو اتنے پریشان کیوں کھڑے ہو کیا ہوا خیریت تو ہے کسی بات کی پریشانی ہے تو مجھ سے شئیر کر سکتے ہو وہ اب ذرا سنبھل کر اپنی بات کلیئر کرتے ہوئے بولا

یار آجکل میری پریشانی صرف تیری ہونے والی بھابھی ہے آج اسے دیکھا نہیں نہ تو دل بے چین ہو رہا ہے مجھے اسے دیکھنا ہے اس سے ملنا ہے میں کیا کروں یار میں نہیں رہ سکتا اسکے بنا

مجھے اس سے ملنا ہے یشام اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا جب کہ صیام سمجھ گیا تھا کہ اب وہ آگے کون سی بات کرنے والا ہے

تو اس سے ملنے کہیں نہیں جائے گا سمجھا میری بات کو خبر دار جو تو آج فلیٹ سے باہر نکلا

بس بہت ہو گیا اس اس کو تنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر تو اسے لے کر سیریس ہے تو اس کے گھر رشتہ لے کر جا۔وہ سنجیدہ تھا

صیام یار تونے بالکل کہہ رہا ہے میں ایسا ہی کروں گا میں اس کو لے کر بالکل سیریس ہوں اور میں کل ہی اس کے گھر رشتہ لے کر جاؤں گا

اور وہ لوگ جب مجھ سے سوال پوچھیں گے تو میں کیا جواب دوں گا یہ بتا مجھے

ان کا سوال ہو گا کہ تم کون ہو۔۔۔؟ تمہارا باپ کون ہے۔۔۔؟

ماں کا تعلق کہاں سے ہے۔۔۔؟

اور میں ان کو بتاؤں گا کہ میرا باپ تو مجھے ٹھیک سے یاد نہیں اور میری ماں ایک کرسچن ہے

جس کے اسلام قبول کر لینے کے بعد بھی کسی نے اسے قبول نہیں کیا

اور مجھے یعنی کے یشام احمر کو لے کے ناجائز بچے کی ماں بن گئی کیونکہ میرے باپ کا خاندان تو مجھے اپنا نام دینا ہی نہیں چاہتا تھا

مجھے ساری زندگی سڑکوں پر بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیا اور میری یہ کہانی سن کا اس کی فیملی کتنی خوش ہو جائے گی

اور فوراً ہمارا نکاح ہو گا اور پھر اسے رخصت کر دیا جائے گا اور یہی اینڈ نگ

نہ وہ اس کے سامنے اس کی بات کا اصل روپ رکھ کر بولا تو صیام نے جھکا گیا

یہ زندگی اتنی آسان نہیں ہے صیام شکیل کی جتنا تم سمجھتے ہو

ساری زندگی خود کو ناجائز کہلوانا کتنا ازیت ناک ہے مجھ سے پوچھو خوش نصیب ہو تم نے تمہیں تمہارے باپ کا نام تو حاصل ہے

میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے میرے ساتھ صرف ایک ٹیگ لگا ہوا ہے کہ میری ماں ایک کرسچن تھی

وہ دنیا سے لڑی میرے باپ کے لیے وہ اسلام قبول کرنے کے بعد بھی مسلم نہیں کہلائے میری آنکھوں کے سامنے مر گئی وہ

اور ابھی کچھ بھی نہیں کر سکا کچھ بھی نہیں تجھے اس حقیقت کو قبول کرنا ہے کہ تیرا دوست بے نام و نشان ہی مجھے حرم کا رشتہ نہیں دیا جائے گا کیونکہ میری کوئی پہچان نہیں ہے

اور جن لوگوں نے مجھے بے نام و پہچان کیا ہے انہیں آسانی سے چھوڑوں گا نہیں اور جہاں تک بات ہے حرم کی تو وہ میری ہے

میں اسے حاصل کر لوں گا اس کے لیے محبت میرے دل میں اللہ نے ڈالی ہے

اور میں اسے اللہ سے ہی مانگوں گا جو اسے میرے دل میں جگہ دے سکتا ہے وہ مجھے اس کی زندگی میں بھی جگہ دے گا

مجھے نہیں پتا کہ اسے حاصل کرنا آسان ہو گا یا مشکل لیکن میں اس کے لئے دنیا سے لڑ جاؤں گا وہ میری ہے

میں نے جب اسے پہلے بار دیکھا نہ صیام تمہارا دل دھڑکنا بھول گیا تھا تو جانتا ہے میری حالت کیا تھی

میں نے اسی دن فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ میری ہے اسے میری زندگی میں آنا ہے اور اسے میرا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا کوئی بھی نہیں

اگر اسے حاصل کرنے کے لئے مجھے غلط راستہ اختیار کرنا پڑا جو شاید مجھے کرنا پڑے گا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے

وہ کہہ کر کپ خالی کرتا ہے اس کے قریب رکھ کر فلیٹ سے نکل چکا تھا جبکہ صیام خاموشی سے اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔۔۔

رات کی نہ جانے کون سے پہر اس کی آنکھ اپنی کیٹی کی چیخوں سے کھلی تھی۔وہ پریشانی سے اپنے بیڈ پر اپنی بلی کو ڈھونڈنے لگی

لیکن یہ کیا وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھتی کھڑکی کی طرف آئی تھی

جہاں سے اسے اپنی بلی کی چیخوں کی آواز سنائی دے رہی تھی تھوڑے سے فاصلے پر راہداری پر ایک کتا اس کی ننھی سی بلی کو اپنے منہ میں دبوچے کھانے جا رہا تھا اس کی تو سانس اٹک گئی

وہ یہ بھول چکی تھی کہ یہ جانور کتنا خطرناک ہو سکتا ہے اسے تو بس یہ پتا تھا کہ اس کی بلی اس کے منہ میں تھی جیسے کبھی بھی وہ کھا سکتا تھا اب وہ جلدی سے کھڑکی سے باہر نکلی تھی یقیناً اس کی کیٹی بھی اسی کھڑکی سے باہر نکلی ہو گی کیونکہ یہ کھڑکی زیادہ اونچی نہیں تھی

اور ڈرائیور چاچا نے اسے بتایا تھا کہ یہ بلی کم از کم پندرہ دنوں کی ہے اور کافی ایکٹیو ہے لیکن اپنی ماں سے بچھڑ جانے کی وجہ سے بہت لیزی ہو چکی ہے لیکن آہستہ آہستہ جب وہ ایکٹیو ہونا شروع کرے گی وہ ہر جگہ آسانی سے آیا جایا کرے گی

لیکن اسے ہرگز اندازہ نہ تھا کہ وہ پہلی رات میں ہی ایکیٹو ہو کر کھڑکی سے باہر نکل جائے گی

اووووو کتے چھوڑو میری کیٹی کو وہ کتے کے سامنے کھڑی بہت غصے اور جارحانہ انداز میں وہیں پڑے ڈنڈے کو اٹھا کر اسے ڈرانے لگی تھی

جب کہ وہ کتا جو شکل سے کافی خونخوار لگ رہا تھا اس کی بلی کے پٹے کو اپنے دانتوں میں جھکڑے اسی کو گھورے جا رہا تھا

اس کو نیچے رکھو ورنہ میں مار دوں گی تمہیں مجھے دو میری کیٹی کو۔ورنہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا وہ خود بھی ڈرتے ہوئے اسے دھمکی دیتے ہوئے بولی لیکن شاید وہ اس کی کسی بات کو سمجھ ہی نہیں رہا تھا تبھی تو صرف اسے گھورنے ہی جا رہا تھا

لڑکی کیوں چلائی جا رہی ہو اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے ٹائیگر سے اس طرح سے بات کرنے کی اپنی آواز نیچی رکھو۔میرے ٹائیگر کو اس لب و لہجے کی عادت نہیں ہے

وہ تمہاری بلی کو کھا نہیں رہا بلکہ باہر چلی گئی تھی تمہاری بلی کسی سڑک پر گاڑی کے نیچے نہ آجائے یا کسی خون خوار جانور کا نوالہ بن جائے اسی لیے ٹائیگر سے لے کر آیا ہے واپس اور تم اسی کو باتیں سنائے جا رہی ہو وہ اچانک غصے سے بھرپور لہجے میں سامنے آتا اس سے بولا تھا

اس لڑکے کو پہچاننے میں اسے ایک سیکنڈ نہ لگا تھا یہ تو وہی تھا جس کا بر تھ ڈے تھا اور جسے بڑی مشکل سے مروت اس نے وش بھی کیا تھا بدلے میں اس نے اسے گھورا تھا۔تو یہ کتا اسی کا تھا

دیکھو مسٹر مجھے نہیں پتہ تمہارا ٹائیگر کیا چاہتا ہے کیا نہیں اس کو کہو میری کیٹی کو چھوڑے۔مجھے یقین ہے اگر میں یہاں نہیں آتی تو اب تک یہ اس معصوم کو کھا چکا ہوتا

شٹ اپ میرا اٹائیگر بلیاں نہیں کھاتا وہ اس کے منہ سے اس کی بلی کو نکالتا چھینکنے والے انداز میں اس کے پیروں کے قریب کر چکا تھا اس کی ممتا تڑپ کر جاگی اور اگلے ہی لمحے تو اسے اٹھا کر اپنے سینے میں بھینچ چکی تھی

میرا بچہ آپ کو کچھ کہا تو نہیں نہ۔ شکر ہے اللہ کا آپ نے مجھے جگا دیا ورنہ یہ کتا میری معصوم سی کیٹی کو کھا جاتا وہ سے اپنے ساتھ لگائے پھر سے بولی تھی جبکہ دوسرے شخص کی آنکھوں میں ایک بار پھر سے غصہ اتر آیا

بس بہت ہوا تم بار بار اسے کتا کہہ کر اس کی توہین کر رہی ہو ایک تو یہ تمہاری اس بلی کی جان بچا کر لا یا ہے اوپر سے تم اسی پر الزام لگا رہی ہو میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میرا اٹائیگر بلیاں نہیں کھاتا

نہ ہی وہ بلیوں کی مما کو صفائیاں دینے کا پابند ہے اور بہتر ہے کہ اس طرح گھوڑے بیچ کر سونے سے پہلے ایک بار اپنی بلی کو ٹھیک سے باندھ دیا کرو تا کہ وہ کمرے سے باہر نکل کر یوں ہر جانور کے لئے کھلی تجوری بن کر نہ گھومے

کچھ پتہ نہیں ہے کہ جانور کس طرح سے پالے جاتے ہیں اور بڑی آئی میرے ٹائیگر پر الزام لگانے والی

تم تو رہنے ہی دو تمہارا یہ کتا کتنا ٹائیگر ہے مجھے بہت اچھے طریقے سے پتہ ہے وہ تو میں کھڑکی پر ہی دیکھ چکی تھی کہ کس طرح سے یہ میری بلی کو کھانے والا تھا اب یہ مت کہنا کہ تمہارا کتا بلی نہیں کھاتا یہ تو وہ والا حساب ہو گیا بھوکے کے سامنے بریانی کی پلیٹ رکھ دو اور وہ اسے کھانے کی بجائے اس کی حفاظت کرتا پھرے بلی نہیں کھاتا مائی فٹ بند کر رکھو اسے

وہ اب بھی باز نہ آئی تو اس نے اپنے کتے کو اشارہ کیا تھا جس پر وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بھونکا۔ ریدم کی تو چیز نکل گئی

دیکھا دیکھا کیسے بھونک رہا ہے تمہارا کتا اور تم کہتے ہو کہ یہ بلیاں نہیں کھاتا وہ پھر جتا کر بولی

میں اب بھی یہی کہوں گا کہ یہ بلیاں نہیں کھاتا اور یہ تمہاری بلی پر نہیں بلکہ تم پر بھونک رہا ہے بلیاں نہیں کھاتا لیکن چھوٹے قد لمبے بالوں والے لڑکیوں کو چھوڑتا بھی نہیں جاٹائیگر مٹا لے اپنی بھوک

اپنے کتے کی پیٹھ سہلاتے ہوئے وہ یقیناً اسی کو اپنا شکار بنانے کے لئے کہہ رہا تھا

ریدم نے اس کی بات کو سمجھنے میں زیادہ وقت نہیں لگایا تھا تبھی تو اگلے ہی لمحے وہ وہاں سے بھاگ نکلی تھی جبکہ کتا اس کے پیچھے پیچھے بھاگنے لگا

اس سے پہلے ریدم نے شاید ہی کبھی اپنی زندگی میں اتنی سپیڈ سے دوڑ لگائی ہو گی جتنی وہ اس کتے کے ڈر سے لگا رہی تھی

بس پھر جس طرح وہ کھڑکی سے باہر آئی تھی اسی کھڑکی سے واپس اندر گھس کر زور سے کھڑکی بند کر چکی تھی جب کہ اس کے جاتے ہی شائزم کے چہرے پر ایک بھرپور مسکراہٹ آئی تھی اور اس کے کتے ٹائیگر نے فخریہ انداز میں اس کی طرف دیکھا

شاباش میرے بچے ایسے لوگوں کا منہ بند کرتے ہیں اب جلدی سے آ جا ایک ریس لگاتے ہیں وہ راہداری سے بھاگتے ہوئے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرنے لگا تو کتا بھی اس کے ساتھ ساتھ بھاگنے لگا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

ایم ریلی سوری دیشو آپی میری وجہ سے داداجان نے آپ کو اتنا زیادہ ڈانٹا مجھے معاف کر دیں پلیز میں آئندہ کبھی بھی نہیں کروں گی مجھے نہیں چاہیے واپس ٹیڈی میں اماں کی ہر بات مانوں گی اور کھانا بھی بنانے کو شش کروں گی پلیز آپ اس طرح سے مت روئے وہ اس کے پاس بیٹھی اس کے آنسو صاف کر رہی تھی

وہ جب سے کمرے میں آئی تھی داداجان کے ڈانٹ کھانے کی وجہ سے روئے جارہی تھی وہ اتنی کمزور تو نہیں تھی کہ اتنی سی بات پر روناد ھونا مچاتی لیکن افسوس اس بات کا تھا کہ آج پھر اسے خداش کے سامنے ڈی گریڈ کیا گیا تھا اس پر اس کی اہمیت بتائی گئی تھی اسے بتایا گیا تھا

کہ وہ اس خاندان کا کتنا اہم فرد ہے ذراسی بات کو اتنا کھینچ کر غلطی اس نے بھی کی تھی لیکن وہ اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا تھا اسے ہر گز یہ حق حاصل نہ تھا کہ وہ اس کے بنائے گئے کھانے کے بارے میں الٹی سیدھی بکواس کرتا پھر شاید وہ یہ سب حرم کو بہلانے کے لیے بول رہا تھا لیکن نشانہ تو اس کی ذات بن رہی تھی

اور یہ بات اسے ہر گز پسند نہ تھی کہ خداش کی وجہ سے آج پھر اسے ڈانٹ کھانے پڑی تھی لیکن ان سب میں حرم کا کیا قصور تھا جو کب سے اسے منائے جارہی تھی

حرم تم پریشان مت ہو میرا بچہ اور خدا کے لئے جب تک تم 18 سال کی نہیں ہو جاتی ان سب کاموں میں مت پرنا کیونکہ ایک بار اگر تم نے ان کاموں میں ہاتھ ڈال دیا تو تمہاری جان کبھی نہیں چھوٹنے والی

یہ چند دن جو ملے ہیں نہ عیاشی کر وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے ہلکی پھلکی ہو گئی تھی جبکہ حرم بھی پر سکون تھی لیکن دیشم نے یہ ضرور سوچ لیا تھا کہ وہ اس کے ٹیڈی کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کرے گی

کیونکہ اس کے بناوہ کافی مشکل سے رہ رہی تھی۔اور خداش کی اس بات سے تو وہ بھی سوپر سنٹ ایگری کرتی تھی کہ وہ سچ میں اس گھر کی شہزادی تھی اس کی ہر خواہش پوری ہونی چاہیے تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس نے اس کے لئے بہت ساری شاپنگ کی تھی خاص کر چوڑیاں پازیب اس کی شاپنگ میں سب سے زیادہ شامل ہوئی تھی

کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ یہ جھنکار ایک سہاگن ہونے کی نشانی ہے جو اسے بے حد پسند ہے اگر وہ کمرے کے باہر نہیں پہن سکتی تو اسے اعتراض نہیں لیکن کمرے کے اندر وہ ہمیشہ اس کے ہاتھوں اور پیروں کو اپنے نام کی چھنکار میں قید دیکھنا چاہتا ہے

ان سب چیزوں کے ساتھ ساتھ وہ کچھ بچوں کی چیزیں بھی لے رہا تھا وہ تھوڑی دیر کے بعد بس اتنا ہی کہتا کہ یہ ہانی کو پسند آئے گا اب ہانی کون تھی وہ نہیں جانتی تھی لیکن اسے دیکھ کر یہ لگ رہا تھا کہ وہ بچوں کی شاپنگ میں کافی ایکسپریس ہے

اسے یہ سب دیکھتے ہوئے مزا آرہا تھا کیونکہ وہ زندگی میں پہلی بار کسی آدمی کو کسی چھوٹے بچے کے لیے شاپنگ کرتے دیکھ رہی تھی جب اس کے دماغ میں اچانک خیال آیا

ہو سکتا ہے کہ وہ اس کی بیٹی ہو لیکن اگر ایسا کچھ ہوتا تو کیا تو اب تک اسے پتا نہ چل چکا ہوتا۔وہ ایک طرف سے مطمئن ہو کر اسے دیکھے جا رہی تھی پھر اس کی گفتگو میں ایک اور نام شامل ہوا ہے جنت

تمہیں جو اپنے لیے پسند آرہا ہے ویسی چیزیں جنت کے لئے بھی لو اب جنت کون تھی یہ سوال اسے بری طرح سے تنگ کر رہا تھا اس۔کے دماغ میں آیا تھوڑی دیر پہلے والا خیال اسے آلجھانے لگا تھا کہ جنت اس کی بیوی ہو سکتی تھی اور یہ ہانی اس کی بیٹی

ہو سکتا تھا اس نے گھر والوں سے چھپ کر کہیں شادی کر رکھی ہو اور اکثر غائب بھی تو رہتا تھا وہ گھر آتا ہی نہیں تھا کتنے کتنے دن گزر جاتے تھے تو ممکن تھا کہ وہ اپنی پہلی بیوی کے ساتھ رہتا ہو

اس کا بہت بار دل چاہا کہ وہ اس سے پوچھے کہ کون ہے یہ جنت اور ہانی لیکن پھر اپنی او قات یاد آگئی وہ ایک ونی تھی اس سے کچھ بھی پوچھنے کا حق وہ رکھتی کہاں تھی

وہ اسے عزت دے رہا تھا اسے اپنے ساتھ لے کر چل رہا تھا اسے اپنی بیوی کہہ رہا تھا کیا اتنا کم تھا کہ وہ اب مزید اس کی زندگی میں انٹر فیئر کر کے اپنا سکون تباہ کرتی

بہت کوشش اور حسرت کے باوجود وہ اس سے کچھ نہیں پوچھ پائی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

تم ناراض ہو ہم سے وہ آج ان کے کمرے میں نہ آیا تو دادا جان خود ہی اس کے کمرے میں چلے آئے وہ بیڈ پر لیٹا ہوا تھا اچھا خاصا پریشان نظر آرہا تھا ان کو دیکھتے ہی تکیہ ہاتھ میں مضبوطی سے قید کرتا اپنے نیچے کرتے رکھتے اس پر اپنا سر رکھ کے وہ بھرپور ناراضگی کا اظہار کر چکا تھا

خداش ہم اس کی ہر بات قبول کرتے ہیں اس کی ہر بات مانتے ہیں لیکن اس کی بد تمیزیاں ہم سے نہیں دیکھی جاتی یہ ہم برداشت نہیں کریں گے اسے سمجھنا ہو گا

وہ معصوم بچی نہیں ہے جسے ایک ایک بات سمجھانی پڑے کل کو وہ اس نسل کی امین ہے تم کیا چاہتے ہو کہ ہم ایک ایسی لڑکی کے نام اپنی ساری نسل کر دی جسے بات کرنے کی تمیز نہیں آج تک ہمارے خاندان میں کسی لڑکی نے اپنے ہونے والے شوہر سے اس طرح بات نہیں کی

دادا جان وہ صرف ایک مذاق تھا آپ کیوں چھوٹے سے مذاق کو لے کر اتنا زیادہ ری ایکٹ کیوں کر گئے ہم صرف مستی کر رہے تھے میں صرف اسے تنگ کرنے کے لئے بول رہا تھا کہ کتنے دن ہو گئے اس سے ٹھیک سے مجھ سے بات تک نہیں کی تھی اسی لیے اسے تنگ کر رہا تھا کہ وہ مجھ سے بات کرے

اور آپ نے آکر وہاں اسے اتنا ڈانٹ دیا۔

یہ مذاق تھا ہم سمجھتے ہیں لیکن ایک مذاق کو لے کر اس کا اس طرح سے ری ایکشن ہمیں وہ صحیح نہیں لگا خداش اور ہم نے بہو سے بھی بات کی ہے کہ وہ اسے تربیت دے تہذیب سکھائے بڑوں سے بات کرنے کے لیے لہجے کی درستگی سکھائے

کہتے ہیں لڑکیاں پڑھ لکھ کر اپنی بہتر سمجھتی ہیں لیکن ہمیں تو اس کی پڑھائی میں کوئی بہتری نظر نہیں آرہی یہ تو تمہاری ضد کی وجہ سے ہم نے اسے یونیورسٹی جانے دیا اگر تم ہمیں نہ کہتے تھے تو وہ کبھی اتنی بڑی یونیورسٹی میں اعلی تعلیم نہ حاصل کر رہی ہوتی اور وہ تم سے ہی اس لہجے میں بات کرتی ہے

ٹھیک ہے دادا جان اب چھوڑیں اس بات کو اور اسے کھانا کھانے کے لئے نیچے بلائے میرا نہیں خیال کے وہ اس واقعے کے بعد نیچے آئی ہے اسے اب تک اس کی فکر کھائے جا رہی تھی دادا جان مسکرا کر ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسے بھی باہر آنے کا اشارہ کرنے لگے

کیونکہ اس کے چلے جانے کے بعد وہ بھی کمرے سے باہر نہیں نکلا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

کر آئی شاپنگ مہارانی ملازم سارا سامان وہی باہر صوفے کے قریب رکھتا واپس جا چکا تھا

وہ زریام کے ساتھ ہی اندر داخل ہوتی ان کے پاس آئی تھی تاکہ وہ سامان کمرے میں لے جا سکے۔ جبکہ زریام سیدھا دادا جان کے کمرے میں چلا گیا تھا

دیکھو تو محترمہ نے کتنا خرچہ کروایا ہے۔وہ بہت سے بچوں کے کھلونے نکالتے ہوئے حیرانگی سے دیکھنے لگیں پھر مسکرا کر تانیہ کو آواز دی

تانی یہ دیکھو ماشاءاللہ ہانی کے لئے کتنی خوبصورت ڈریس لے کر آیا ہے زریام۔ جنت کے لیے کچھ نہیں لایا وہ سامان کو چیک کرتے ہوئے کہنے لگیں اس طرح ہانی اور جنت کا نام لینے کا مطلب یہی تھا کہ وہ بھی اس کے بیوی بچوں کو جانتی تھی

وہ بنا کچھ بولے سیدھی کمرے کی طرف چلی گئی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اگر اس کی سوچ ٹھیک تھی تو پھر تانیہ کی شادی ذریام سے کیسے ہو سکتی تھی وہ سوچ سوچ کر اس کا دماغ گھوم رہا تھا

وہ اس سوچ سے چھٹکارا چاہتی بیڈ پر لیٹ گئی تھی نہ جانے کب اسے نیند آئی اور وہ کب نیند کی آغوش میں چلی گئی اسے پتا نہ چلا

ہوش اسے تب آیا جب اپنی گردن پر کسی کے گرم ہونٹوں کا لمس محسوس کیا

اس نے آنکھیں نہیں کھولیں تھی بس خاموشی سے پرفیوم اور سگریٹ کی ملی جلی مہک کو پہچانتی اپنا آپ اسے سونپ چکی تھی

وہ اس کے اوپر جھکا اس کے چہرے پر جا بجا اپنی محبت کی مہر ثبت کرتا اس کو اپنی محبت کی بارش میں بھی بھگونے لگا

عمایہ کو لگا کہ شاید وہ کسی اور دنیا میں ہے اس نے اپنی گردن پر زریام کے لبوں کا لمس محسوس کیا جب زریام نے اپنے ہاتھ کا انگوٹھا اس کے لبوں پر پھیرتے ہوئے اس کے ہونٹوں پہ اپنے لب رکھ دیئے۔

اس نے عمایہ کا دوپٹہ اتار کر دور پھینکا۔اور ہونٹوں کو اس کے کان کے قریب کیا

لگتا ہے بہت زیادہ تھک گئی ہو میرے آنے سے پہلے ہی سونے کی تیاری پکڑ لی لیکن آئندہ ایک بات یاد رکھنا جب تک میں نہ سو جاؤں تب تک تم نہیں سو سکتی

وہ اسے پوری طرح خود میں قید کرتے ہوئے اس کے حسن کو اپنی پناہوں میں لیے پورے استحقاق کے ساتھ اس کے نازک وجود خود بھینچ چکا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

یہ منظر بالکل پچھلی رات جیسا ہی تھا وہ اپنی گاڑی کچھ فاصلے پر پیچھے روک کر اندھیرے کی طرف قدم اٹھانے لگا۔اور پوڈر کی مدد سے واچ مین کو کچھ گھنٹوں کے لیے بے ہوش کر دیا پھر اسی طرح احتیاط سے حویلی کے اندر داخل ہوتے وقت درخت کی طرف آیا جس پر چڑھ کر اس نے بلکنی میں چھلانگ لگائی

اور پھر اوپر کی جانب گرل پکڑ کے ایک بار پھر سے اس کے کمرے میں آگیا تھا

وہ آہستہ آہستہ اس کے بیڈ کے قریب آتا وہی چھوٹے سٹول کو کھینچ کر اس کے بالکل قریب بیٹھ کر اسے دیکھنے لگا اس کے بال اس کے حسین چہرے کو پوری طرح سے چھپائے ہوئے تھے

یشام نے بڑی نرمی سے اس کے بالوں کو اس کے پرنور روشن چہرے سے ہٹایا لیکن احتیاط کے ساتھ کہیں اس کی آنکھ کھل جائے وہ دوسری بار اپنے کانوں میں اس کی چیخیں سن کر وہ اپنے کانوں کا بیڑہ غرق کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا

اس دن وہ کتنی زیادہ خوفزدہ ہوگئی تھی اس لیے اب اس نے کوشش کی تھی کہ وہ اسے خوفزدہ نہ کرے وہ بے حد نرمی سے اس کے چہرے پر اپنی انگلیوں کے پوروں کا لمس چھوڑ رہا تھا وہ کافی گہری نیند میں تھی

اس لمس کو محسوس کرنے کے باوجود بھی وہ اٹھی نہیں تھی اور نہ ہی کسمسائی وہ بس ایسے ہی آنکھیں بند کئے دنیا جہان سے بیگانہ رہی۔

اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے اس نے خود پر پابندی لگائی تھی لیکن اس کا نوخیز حسن اسے اپنی طرف کھینچ رہا تھا وہ بندہ بشر تھا خود پر کب تک ضبط کرتا سامنے کوئی غیر نہیں اس کی محبوب ترین ہستی تھی

اس کے دل کا قرار تھی اس کا سکون تھی وہ خود پر پہرے بٹھاتا آخر کار بھکنے پر مجبور ہو گیا اس نے ذرا سا جھک کر اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھنے چاہے

لیکن نہیں وہ ایک مسلمان ماں کا بیٹا تھا وہ کیسے یہ بات بھول گیا۔ کیا اس معصوم سی لڑکی کے ہوش سے بیگانہ ہونے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے اپنی ماں کے دین پر سوال اٹھانے کا حق کسی کو دینا چاہیے تھا

نہیں اسے کوئی حق نہیں تھا اپنے ماں کے نام کو خراب کرنے کا وہ ماں جو خود کو مسلمان ثابت کرتے کرتے مر گئی کیوں اس کو اگلے جہان میں شرمندہ کرنے لگا تھا کیوں.. نہیں ایسا نہیں کر سکتا تھا وہ اٹھ کر وہیں سے پلٹ گیا تھا حرم اب تک ہوش حواس کی دنیا سے بیگانہ پڑی تھی

اس کا اتنا جلدی واپس جانے کا ارادہ نہیں تھا وہ تو نہ جانے کتنی دیر اسے دیکھنا چاہتا تھا لیکن نہیں وہ یہاں نہیں رک سکتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر یہاں رکے گا تو اس کا دل میں ضرور اسے کچھ غلط کرنے پر اکسائے گا اور وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا

وہ بہک نہیں سکتا تھا حرم کو چھونے کے لئے اسے محسوس کرنے کے لئے اس کے پاس جانے کے لئے وہ اس کے حق اپنے نام محفوظ کرنا چاہتا تھا اور وہ جلد ہی فیصلہ کرنا چاہتا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

دور کہیں سے اذانوں کی آواز آ رہی تھی اسے اپنے بے حد قریب دیکھتے ہوئے وہ اس کا ہاتھ خود سے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی

لیکن اس نے اتنی شدت سے اسے خود میں قید کر رکھا تھا کہ اس کی یہ کوشش بری طرح سے ناکام ہوئی تھی

زریام کا سر اس وقت اس کی گردن پر تھا وہ ذرا سا ہلی تو اس کے لب اس نے اپنی گردن پر سرکتے ہوئے محسوس کیے اس کے پورے بدن میں ایک سنسناہٹ سی ہوئی تھی

اس نے جلدی سے اپنا چہرہ ذرا زریام سے پیچھے کرتے ہوئے اس کے چہرے کو دیکھا تھا بہت وجیہہ پر سنیلٹی کم مالک تھا

اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ بہت پرکشش انسان تھا کوئی بھی اسے ایک دفعہ دیکھ لے تو آسانی سے اس کے چہرے سے نظر نہیں ہٹا سکتا تھا

کتنی ہی دیر وہ اس کے چہرے کے کھڑے مغرور نقوش میں کھوئی رہی تھی

ایک پل کے لئے وہ خود کو خوش قسمت تصور کرنے لگی یہ خوبصورت انسان اس کا مقدر تھا۔ لیکن کیا اس کا دل بھی اتنا ہی خوبصورت تھا جتنا اس کا چہرہ۔۔۔؟

کیا یہ سب کچھ جو وہ اسے دے رہا تھا وہ اپنے دل کی مکمل رضامندی سے دے رہا تھا

کیا وہ اسے اپنی بیوی کا مقام اپنی مرضی سے دے رہا تھا یا صرف وقتی جذبات کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کے قریب آرہا تھا

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ شخص نفس کا غلام تو نہیں لگتا تھا

اس کی پر سنلٹی دیکھتے ہوئے وہ اس بات کا اندازہ بہت اچھے طریقے سے لگا سکتی تھی کہ اسے لڑکیوں کی کمی نہیں تھی

اور وہ جنت کے بارے میں کچھ الٹا سیدھا نہیں سوچنا چاہتی تھی فی الحال اسے پتہ نہ تھا کہ جنت کون ہے

جنت کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ بھی اخذ کر کے بعد میں شرمندہ ہونے سے بہتر تھا کہ وہ اس موضوع کو

وقت پر چھوڑ دے خود ہی سہی وقت پر اسے سب پتہ چل جائے گا حقیقت چھپائی نہیں چھپتی

اور وہ کون سا اس سے بہت ساری امیدیں لگائے ہوئے تھی کہ جنت کی حقیقت سامنے آنے پر اس کا دل ٹوٹ جائے

گا ہاں ایسا کچھ نہیں ہو گا

اس نے اپنے دل کو بہت مضبوط کر لیا تھا وہ اس شخص کی طرف سے ملنے والی ہر چوٹ کو سہنے کے لیے تیار تھی یہ

سوچتے ہوئے وہ اس کے قریب سے اٹھ کر نماز ادا کرنے چلی گئی

کیونکہ وہ دنیا سے مایوس ہو چکی تھی لیکن اپنے رب سے نہیں

○ ○ ○ ○ ○ ○

نماز ادا کرنے کے بعد اس نے باہر کی طرف دیکھا تو اب تک باہر اندھیرا ہی چھایا ہوا تھا

وہ کھڑکی بند کرتے ہوئے واپس بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی تھی اس کی نیند مکمل نہیں ہوئی تھی

لیکن اسے نیچے جانا تھا روشنی شروع ہوتے ہی اس نے سب کے لئے ناشتہ بنانا تھا جو اس کا روزمرہ کا کام تھا جو وہ

باقاعدگی سے کرتی تھی

اسے ان کاموں سے مسئلہ نہیں تھا لیکن وہ باتیں وہ تیر جو ہر روز اس کی ذات پر چلائے جاتے تھے

وہ تھپڑ جو اس کے چہرے پر برسائے جاتے تھے وہ اسے تکلیف دیتے تھے یہ چھوٹے چھوٹے کام تو وہ اپنے گھر سے سیکھ کر آئی تھی

ان کاموں میں کوئی کوتاہی کر کے وہ اپنی ماں کی تربیت کو شرمندہ نہیں کر سکتی تھی

اسے گھر کے سارے کام بہت اچھے طریقے سے آتے تھے اگر کچھ نہیں آتا تھا تو وہ ان زخموں کو سہنا تھا جو اسے ہر روز دیے جاتے تھے کل کا دن بہت خوبصورت گزرا تھا وہ کسی محافظ کی طرح سارا دن اس کے ساتھ تھا

اور پھر رات کی تنہائی بھی ان دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ بانٹی تھی کتنے خوبصورت لمحات تھے وہ اسے کسی انمول نگینے کی طرح چھوتا تھا

جیسے ذرا سی چوٹ لگنے پر وہ ریزہ ریزہ ہو جائے گی اس کی پناہوں میں اس کی خوشبو میں وہ خود کو اس دنیا کے سب سے خوش نصیب لڑکی تصور کرتی تھی

لیکن اس کے باوجود بھی اس نے اپنی تمام تر امیدوں کا گلا گھونٹ کر رکھا تھا

وہ انہی سب سوچوں میں گم تھی کہ جب اچانک کسی نے اسے اپنی طرف کھینچ کر خود میں قید کر لیا

وہ لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے مضبوط سینے کا حصہ بنی تھی وہ اس کے گرد باہیں حائل کرتا اسے دیکھنے لگا

وہ گہری نیلی آنکھوں میں گزری شب کے رفاقتوں کا خمار لیے اس کے دلکش سراپے کو دیکھ رہا تھا وہ اس کی بخشی قربتوں سے مہک رہی تھی

اس کے یوں دیکھنے پر وہ حیا سے نظریں جھکا گئی۔اور اس کی یہ ادا اسے مزید بے خود بنا رہی تھی

وہ آہستہ سے اس کے چہرے کو تھامتا اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھ چکا تھا

نیچے۔۔۔جانا ہے۔۔۔سب کا۔۔۔ناشتہ بنانا ہے وہ اس کے ہونٹوں کو بخشتا مزید گستاخیوں پر آمادہ تھا جب وہ بول اٹھی

میں ابھی ناشتہ نہیں کرنا چاہتا وہ خمار آلود آواز میں کہتا اس کی گردن پر جھکا تھا

آپ نہیں کرنا چاہتے باقی سب۔۔۔۔۔

میری بیوی ہو تم لڑکی باقی سب کی نہیں صرف اپنے شوہر کی فکر کیا کرو وہ نرمی سے مسکراتے ہوئے اس کے لبوں پر انگوٹھا پھرتا ایک بار پھر سے اس کے ہونٹوں کی مٹھاس کو محسوس کرنے لگا

مزاحمتیں احتجاج سے تو وہ کوسوں دور تھی وہ خاموشی سے اس اس کے بانہوں میں پڑی تھی جب کہ وہ اس کے چہرے کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھوتا اس کا سر اپنے سینے پر رکھتا آنکھیں بند گیا تھا

سو جاؤ پھر نہ کہنا کہ رات کو مجھے سونے نہیں دیا وہ آہستہ آہستہ اس کے بال سہلاتا اسے سونے کے لئے کہہ رہا تھا جب کہ وہ پریشان تھی کہ نیچے جا کر وہ ناشتہ کس طرح سے بنائے

لیکن اس کے پرسکون حصار میں وہ اس سوچ میں زیادہ دیر تک نہ رہ سکی اس کی آنکھیں کب بند ہوئیں اسے خود بھی پتا نہ چلا۔اس وقت وہ ہر خوف سے بہت دور نکل آئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

ریدم اس خوبصورت وادی کی روشن صبح دیکھتے ہوئے کھڑکی کھولی ٹھنڈی ہواؤں کو محسوس کر رہی تھی

دروازے کے قریب والی کھڑکی اس نے نہیں کھولی تھی کیونکہ کل رات کا خوف اب تک باقی تھا

نہ جانے اگر وہ وہاں سے نہ بھاگتی تو یقین وہ کتا اسے کچا چبا جاتا ہے لیکن شکر تھا کہ وہ واپس بھاگ چکی تھی

اور کمرہ قریب تھا ورنہ نہ جانے اس کے ساتھ کیا ہوتا وہ تو اس سے زیادہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی

ایک تو اسے کتوں سے بے حد خوف آتا تھا اور انہیں دیکھتے ہی اس کی جان لگنے لگتی تھی

لیکن کل رات اس میں اتنی ہمت صرف اور صرف اپنی کیٹی کو بچانے کی وجہ سے آئی تھی

اگر اس کتے کے منہ میں اس کی معصوم سی کیٹی نہ ہوتی تو یقیناً وہ اس خونخوار کتے کے سامنے جانے کی غلطی کبھی بھی نہ کرتی

اپنی بزدلی کو وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی اگر کل رات وہ ہمت نہ کرتی تو شاید وہ اپنی کیٹی کو بھی نہ بچا پاتی۔

اس کتے کا مالک کتنا ظالم شخص تھا کیسے کہہ رہا تھا کہ جا کر کھا جاؤ اس کو

ایک انسان ہو کر وہ دوسرے انسان کے بارے میں ایسا سوچ بھی کیسے سکتا ہے ریدم کو تو اس شخص پر غصہ آ رہا تھا

جو کل رات اپنے کتے کی بھوک کو مٹانے کے لیے اس کی قربانی دینے پر تُلا تھا

اپنی سوچ کو جھٹکتے ہوئے وہ اپنی کیٹی کو دیکھنے لگی جو مندی آنکھیں کھولے ہر طرف دیکھ رہی تھی وہ اس کی طرف آتی ہوئی محبت سے اس کا نازک سا وجود اپنی باہوں میں اٹھانے لگی

کیٹی چلو آؤ مارننگ واک کرنے چلتے ہیں مارننگ واک صحت کے لئے بہت اچھی ہوتی ہے اور اب سے ہم دونوں روز واک کیا کریں گے

وہ بھی اس خوبصورت وادی سے شروع کر کے وہ مسکرا کر اسے اٹھائے باہر کی طرف چل دی تھی

آہستہ آہستہ چلتی وہ سب سے پہلے ڈرائیور چچا کے کمرے کے پاس آئی تھی جو ایک کمرہ چھوڑ کر آگے تھا

اس نے آہستہ سے کمرے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کمرے کو کھول کر اندر دیکھا تو چاچا کو قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف پایا

ڈرائیور چاچا آپ تلاوت کر لیں میں زرا وہ سامنے والی سڑک پر واک کرنے جا رہی ہوں وہ یہ کہتے ہوئے انہیں تنگ کیے بنا ہی کمرے سے باہر نکل آئی

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ آہستہ آہستہ چلتی سڑک تک آئی تھی جو پہاڑی کے بالکل ساتھ ساتھ تھی یہ بہت خوبصورت جگہ تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ اس نے آج سے پہلے اتنی خوبصورت وادی کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھی تھی

اس جگہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے وہ اللہ پاک کی خوبصورت ترین قدرت کا نظارہ تھا

وہ آہستہ آہستہ کب پہاڑی سے نیچے کی طرف جانے لگی اسے خود بھی پتہ نہ چلا تھا وہ بس اس خوبصورت وادی کے حسین نظاروں میں کھوئی ہوئی تھی جب اچانک سامنے سے ایک کتا تیزی سے اپنی طرف آتے دیکھا

اس وقت اسے یہ بھی یاد نہ رہا کہ وہ یہاں سے بھاگ کر ہوٹل کی طرف چلی جائے اس کی تو ٹانگیں کانپنے لگی تھی

کیونکہ وہ کتا اس کے بے حد نزدیک تھا وہ وہیں کھڑی آنکھیں بند کرتے ہوئے چیخیں مارنے لگی تھی جب کہ کتا کب اس کے قریب سے گزر گیا اسے پتہ بھی نہیں چلا

لڑکی تمہیں کس بے وقوف نے کہا ہے کہ یہاں آواز گونجتی ہے تو تم چیخیں مارنا شروع کر دو کیوں یہاں پر پلیوشن پھیلا رہی ہو۔ کیا ایک پر سکون وادی تم لوگوں سے ہضم نہیں ہو رہی

اچانک اسے اپنے قریب سے سرد مگر طنزیہ سی آواز سنائی دی تھی اس نے آنکھیں کھول کر اسی کتے کے مالک کو اپنے سامنے کھڑے دیکھا

وہ تم کتا۔۔۔۔

کیا تم نے مجھے کتا کہا تم نے مجھے گالی دی تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے گالی دینے کی

وہ تو بھڑک ہی اٹھا تھا

جبکہ ریدم نفی میں سر ہلانے لگی اس نے کب اسے گالی دی تھی کہ وہ اس پر اتنا چلا رہا تھا

نہیں میں نے گالی نہیں دی وہاں تمہارا کتا میرا مطلب ہے تمہارا کتا ابھی مجھے کاٹنے والا تھا۔

وہ میرا ٹائیگر ہے اسے بار بار کتا مت بولو میں تمہیں آخری بار بار وارن کر رہا ہوں اور وہ ابھی نہیں رات کو تمہیں کاٹنے والا تھا

وہ ابھی ابھی فریش ہوا ہے وہ فریش ہونے کے فوراً بعد بریک فاسٹ نہیں کرتا تو بالکل بے فکر ہو جاؤ

Urdu Novels Ghar

فلحال مورننگ واک کر رہا ہے اس کے بعد اسے ایکسر سائز بھی کرنی ہے۔اگر تمہیں اس کا ناشتہ بننے کا اتنا ہی شوق ہے نا تو تھوڑی دیر کے بعد آجانا

جب اس کے ناشتے کا وقت ہو گا وہ کہہ کر کندھے اچکا کر جانے لگا تھا جب کہ وہ حیرانگی سے سن رہی تھی

اسے کون سا شوق تھا ایک کتے کے لئے خود کو پیش کرنے کا عجیب آدمی تھا یہ وہ سے جھٹکتی آگے بڑھنے لگی تھی جب اسے پھر سے پیچھے سے آواز سنائی دی

سنو لڑکی اس طرف نیچے مت جانا میں نے تھوڑی دیر پہلے اس طرف بھیڑے دیکھے ہیں میرے کتے کا نہ سہی لیکن تم ان کا ناشتہ تم بن سکتی ہو اور تمہاری کیٹی بھی

میں نے سنا ہے کہ یہ جنگل اتنا خطرناک ہے کہ کسی کا نام ونشان بھی نہیں ملتا تمہارا نام ونشان تو پھر شاید مل جائے لیکن تمہاری کیٹی اگر کسی جانور کے ہاتھ چڑ گئی نہ تو میرے خیال میں اس کا نشان بھی نہیں ملے گا

شائزم جانتا تھا یہ جنگل کتنا خطرناک ہے وہ نہیں چاہتا تھا وہ لڑکی نیچے کی طرف جائے اور اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ اپنی ذات پر بات آنے پر ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی انا کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس طرف چلی جائے

لیکن یقیناوہ اپنی معصوم بلی کی زندگی خطرے میں نہیں ڈالے گی

ہاں تو وہاں جا کون رہا ہے میں تو ادھر ہی ہوں اس نے ہوٹل کے پیچھے کی طرف اشارہ کیا تو وہ کندھے اچکا کر نکل گیا

اس نے ایک نظر نیچے پہاڑی کی طرف دیکھا تھا شکر ہے اسے پہلے پتہ چل گیا یہ جگہ خطرناک ہے ورنہ اس کی اور اس کی کیٹی کی لاش بھی نہیں ملتی

○ ○ ○ ○ ○

دیشم گاڑی میں آکر بیٹھی تو خداش نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی جبکہ حرم کا ابھی تک ناشتہ ہی مکمل نہیں ہوا تھا اور آج وہ اماں کے ہتھے چڑھ گئی تھی

اماں اس کو ڈانٹ رہیں تھیں جب کہ وہ نجانے کتنی کوششوں کے بعد کچھ کھانے کے لئے راضی ہوئی تھی اس سے صبح کچھ بھی کھایا نہیں جاتا تھا

لیکن جب سے اس نے کالج جانا شروع کیا تھا اس کی واپسی بہت دیر سے ہو رہی تھی اور اماں کو ہرگز پسند نہ تھا کہ وہ باہر کا کھانا کھاتی

وہ فائل نکالے نہ جانے کیا کرنے میں مصروف تھی۔خداش گردن موڑے اسی کو دیکھ رہا تھا جو مکمل اس سے بے نیاز تھی

اس بار بھی حل غلط نکلنے پر وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

اخر اتنی محنت کے بعد بھی اسے کیوں یہ میتھس کا سوال سمجھ نہیں آرہا تھا ایک تو میتھس میں گریجویشن کرنے کے خواب نے اسے اچھا خاصہ ذلیل کرر کھا تھا

اور خداش جانتا تھا یہ سب کچھ صرف اس کے مقابلے میں ہی کرنے کی کوشش کر رہی ہے وہ کب سے اسکو سر کھپاتے دیکھ کر گہرا سا مسکرایا

پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے اس کے ہاتھ سے وہ فائل لے کر اپنی طرف بڑھائی تھی دیشم بنا کچھ بھی بولے فائل کو دیکھتی رہی

جو چیز مشکل نظر آتی ہے ضروری نہیں کہ وہ مشکل ہو ہر ایک چیز کے دو رخ ہوتے ہیں

بالکل اس سوال کی طرح میں سمجھاتا ہوں تمہیں یہ دیکھو ادھر وہ اسے حل کرنے لگا تو وہ بھی خاموشی سے اس کی مدد لینے لگی

ویسے کل میں نے جو بھی کہا وہ مزاق میں کہا تھا تمہیں ہرٹ کرنے یا پھر شرمندہ کرنے کے لئے میں نے وہ سب کچھ نہیں بولا تھا

وہ صرف حرم کو خوش کرنے کے لئے کہا تھا میں نے لیکن تمہیں برا لگا اس کے لیے سوری

اس کے سوری کہنے پر وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ شخص اس سے سوری بول رہا تھا جو شاید خود کو کبھی غلط تصور بھی نہیں کر سکتا تھا

اور یہ وہی انسان ہے جو کہا کرتا تھا کہ خداش کاظمی سے کبھی کوئی غلطی ہو ہی نہیں سکتی لیکن وہ اس سے معافی مانگ رہا تھا

میں نہیں جانتا دیشم کون سی ایسی چیز ہے جو تمہیں مجھ سے بدگمان کرتی ہے لیکن میرا یقین مانو میرے دل میں تمہیں لے کر کبھی بھی کوئی ایسی بات نہیں آئی

Urdu Novels Ghar

میرے لیے تم بہت خاص ہو کل داداجان نے تمہیں میری وجہ سے ڈانٹا تھا اس کے لیے میں تم سے معذرت کرتا ہوں

پلیز اپنے دل سے میرے لیے یہ بدگمانی نکال دو

داداجان کے لئے ہم سب اہم ہیں تم بھی میں بھی سب تمہیں بس ایسا لگتا ہے کہ۔۔۔۔۔۔

شکریہ میں کرلوں گی باقی وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے اس کے ہاتھ سے فائل لے چکی تھی وہ تقریبا سارا سوال حل کر چکا تھا

اور دیکھے مسٹر خداش کاظمی میں جانتی ہوں میں داداجان کے لیے کتنی اہم ہے آپ کو بتانے کی ضرورت ہی نہیں ہے اور اپنی اہمیت کا اندازہ بھی مجھے بہت اچھے طریقے سے ہے اور کل تو اور بھی اچھے طریقے سے ہو گیا ہے

میری ذات پر مذاق کرنے کا آپ کوئی حق نہیں ہے اور میرا نام لے کر کسی کو بہلانے کی کوشش مت کیجئے گا

سو پلیز یہ جو آپ پتہ نہیں کس طرح خود کو مجھ سے معافی مانگنے پر مجبور کر رہے ہیں مت کرے

کیوں کہ مجھے اندازہ ہی نہیں کہ میں آپ کو کون کون سے بات پر معاف کروں۔آپ نے مجھ سے بہت کچھ چھینا ہے ۔جو اب زندگی میں مجھے کبھی واپس نہیں مل سکتا

اور نہ ہی میں واپس کبھی حاصل کرنا چاہتی ہوں تو یہ جو کسک میرے دل میں ہے نہ یہ کبھی نکل نہیں سکتی نہ آپ اپنا معیار گرائیں اور نہ ہی اپنی ناک نیچی کریں۔

اس سب کے پیچھے جو وجہ ہے وہ بتا دیں مجھے تاکہ مجھے آپ کی اصل بات سمجھ میں آئے وہ فائل ایک طرف رکھتے ہوئے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگاتے اس سے پوچھنے لگی تھی خداش آہ بھر کر رہ گیا۔وہ اس کی بات کو پیار سے سمجھنے والی نہیں تھی

داداجان کو سوری بول دو ان سے کہو کہ جو کچھ تم انجانے میں کر دیتی ہو اس کے لئے تو معذرت خواہ ہو اور آئندہ ایسی کوئی غلطی نہیں کرو گی جس سے ان کا دل دکھے

وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنی بات مکمل کر چکا تھا جب کہ وہ حیرانگی سے اسے سن رہی تھی اس نے کب داداجان کا دل دکھایا تھا کب ان سے کچھ ایسا کہا تھا جس سے وہ ہرٹ ہوں

میں نے اب ایسی کون سی غلطی کر دی جس کی وجہ سے مجھے داداجان سے معافی مانگنی پڑے گی

وہ اسے گھورتے ہوئے بولی

اس نے پھر سے داداجان کے دل میں اس کے لئے کوئی بات تو نہیں ڈال دی تھی اس کا پہلا شک اسی پر جاتا تھا

تم نے کچھ نہیں کیا لیکن پچھلے کچھ وقت سے جو تم حرکتیں کرتی ہو ضد کرتی ہو ہر بات پر ڈٹ جاتی ہو داداجان کو یہ ساری چیزیں پسند نہیں ہیں

ان سب چیزوں کی وجہ سے وہ ہمارے مستقبل کو لے کر کافی پریشان ہیں تم ایک بار ان سے معذرت کر لو تاکہ داداجان کی پریشانی کچھ کم ہو سکے

ابھی تک داداجان نے خداش کی پسند کے بارے میں کسی کو نہیں بتایا تھا خداش کیا سوچ رہا ہے اور اب وہ دیشم کو لے کر کافی پریشان تھے

کل رات انہوں نے کہا تھا اگر دیشم آگے بھی ایسی ہی رہی تو وہ اس بات کو یہیں ختم کر دیں گے یہ سوچے بغیر کہ وہ لڑکی ان کے پوتے کی خواہش ہے

ہمارا مستقبل۔۔۔۔۔۔وہ ساری باتوں میں سے بس یہ دو لفظ پکڑ کر رہ گئی تھی

ہمارا مستقبل مطلب ہم سب کا مستقبل داداجان کے سوچیں ہم سب کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں

اس کا دل تو چاہا تھا کہ آس پاس پڑی کوئی بھاری چیز اس کے سر پر دے مارے تاکہ اس کی کی عقل ٹھکانے آجائے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا

ہاں یہ لڑکی تو خداش کاظمی کے دل پر حکومت کرتی تھی اسے تو سات خون معاف تھے

یہ میرا اور میرے داداجان کا مسئلہ ہے آپ کو بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی معذرت والے ڈرامے کرنے کی ضرورت ہے

وہ حرم کو آتے دیکھ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی

تمہیں میری زات سے اتنی چڑ کیوں ہے۔۔۔؟اس نے پوچھا لیکن حرم ڈور کھول چکی تھی

اس لیے اس کے سوال کا جواب بیچ میں ہی رہ گیا جبکہ وہ اسے گھور کر گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا تھا اس لڑکی کو سمجھانا اس کے بس میں تو ہر گز نہیں تھا

○ ○ ○ ○ ○

وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوٹل کے پیچھے کی جانب آ گئی تھی۔

جہاں پر اس نے شائزم کے سامنے جانے کا اشارہ کیا تھا اس نے بالکل وہی راہ لی تھی اس کی گود میں اس نے چھوٹی سی بلی تھی۔

یہ نظارہ بھی بے حد خوبصورت تھا اس ہوٹل کو چاروں طرف کی خوبصورتی کے مناظر ظاہر کرنے کے لئے یہاں پر بنایا گیا تھا

وہ آہستہ آہستہ چلتی پہاڑی کے قریب آتی نیچے کی جانب دیکھنے لگی جب اچانک اس کا دھیان تھوڑے فاصلے پر ایک لڑکے کی طرف گیا جو بری طرح سے رو رہا تھا وہ کوئی بچہ تو نہ تھا جو اس طرح سے روتا تو اگنور کر کے چلی جاتی یہ تو کوئی 27،28 سال کا آدمی تھا۔

اور اس عمر میں اس طرح بچوں کی طرح رونا اسے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر گیا تھا۔

لیکن اس نے نوٹ کیا وہ آدمی شاید وہاں کسی مقصد سے کھڑا تھا وہ بار بار نیچے کی طرف دیکھتا اور بری طرح سے رونے لگتا ہے اسے سمجھنے میں زیادہ دیر نہ لگی تھی کہ وہ آدمی وہاں پر خودکشی کرنے کے لئے آیا ہوا ہے

وہ اپنی کیٹی کو زمین پر نیچے اتارتی تقریبا بھاگتے ہوئے اس آدمی کے پاس پہنچی تھی

یہ تم کیا کر رہے ہو تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا وہ اس سے سوال کرنے لگی اور ساتھ ہی اس کا بازو بھی پکڑ کر اسے نیچے لانے کی کوشش کر رہی تھی

مجھے چھوڑ دو نہیں جینا چاہتا میں مر جانا چاہتا ہوں اس مطلبی دنیا سے ہمیشہ کے لئے چلا جانا چاہتا ہوں مجھے جانے دو وہ اپنا ہاتھ کھینچ رہا تھا جب کہ ریدم ہر ممکن کوشش کر رہی تھی اس کو وہاں سے نیچے اتارنے کی

دیکھو پلیز نیچے آ جاؤ تم پاگل تو نہیں ہو گئے یہ تم کیا کرنے جا رہے ہو دیکھو یہ زندگی اللہ پاک کی امانت ہے

تم اسے اس طرح اس سے ختم کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے میں تمیں ایسا کوئی قدم نہیں اٹھانے دوں گی وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے نیچے گھسیٹ رہی تھی

اور آخر کار وہ اس کے زور آزمانے پر نیچے کی طرف گر گیا تھا اس نے سکون کا سانس لیا جب کہ وہ آدمی وہی زمین پر بیٹھا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا

تم ٹھیک ہو نا تم اس طرح سے کیوں رو رہے ہو اور تم نے اتنا بڑا فیصلہ کیوں کیا زندگی کوئی مذاق ہے تم تو وہیں ہو نا جو کل رات کو وہاں پر اس لڑکی کے ساتھ کتنے خوش تھے تم گانا بھی گا رہے تھے

وہاں آگ کے آگے پیچھے تم انجوائے کر رہے تھے اس لڑکی کے لیے گانے گا رہے تھے اور اب یہاں پاگلوں کی طرح رو رہے ہو

وہ پریشانی سے اس سے سوال جواب کرنے لگی کیونکہ وہ اس لڑکے کو پرسوں سے جانتی تھی وہ روز شام کو وہاں آگ کے پاس ہوٹل کے ساتھ بیٹھ کر ایک کافی ماڈرن لڑکی کے لئے گانے گاتا تھا ان لوگوں کی پوری ٹیم یہاں آئی ہوئی تھی اس نے روتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا تو ریدم اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے ذریام کو اپنے آس پاس کہیں بھی نہیں پایا وہ کہاں چلا گیا تھا اور وہ کتنی دیر تک سوتی رہی وہ فوراً اٹھ کر جلدی سے دوبٹا لیتی واش روم میں آئی منہ ہاتھ دھو کر اسے باہر کی طرف دوڑ لگائی تھی نہ جانے سب نے اس کے بارے میں کیا سوچا ہو گا

وہ تیز تیز قدم اٹھاتے تقریباً بھاگتے ہوئے نیچے آئی تھی جب نیچے سب کے کہ آواز سنائی دی ذریام ایک چھوٹی سی بچی کے پیچھے بھاگ رہا تھا جو ہاتھ میں اپنا ننھا سا ٹیڈی لیے اسے دینے کے لیے رکی اور جیسے ہی ذریام اس کے پاس پہنچا اس نے پھر سے دوڑ لگا دی

بچی مشکل سے دو ڈھائی سال کی لگ رہی تھی نہ جانے کون تھی اور اتنے سارے لوگ اس نے تو پہلے ان سب کو حویلی میں نہیں دیکھا تھا لیکن ان کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اسی حویلی کے فرد ہیں ان میں سے ایک عورت اٹھ کر کمرے میں گئیں

جبکہ باقی وہیں براجمان سب سے باتوں میں مصروف تھے ایک بزرگ عورت تھیں جو دادا کے پہلو میں براجمان تھیں۔ جبکہ ایک لڑکی تھی جو بہت خوبصورت تھی اس کی عمر شاید 25 کے قریب ہو گی

یہ سب کون تھے اس کو بالکل سمجھ نہیں آ رہا تھا

کھل گئی آنکھ اب نیچے تشریف لے آئیں گی آپ بی بی جی چاچی کی غصے سے بھرپور آواز اس کے کانوں میں گونجی تو اس نے تیزی سے قدم نیچے کی طرف بڑھائے تھے

Urdu Novels Ghar

جاؤ جا کر چائے بنا کر لاؤ وہ اسے بے حد غصے سے کہتے ہوئے وہاں سے جانے کا اشارہ کر رہی تھیں اس نے فوراً سر ہاں میں ہلاتے ہوئے وہاں سے بھاگنا چاہا

رک جائے چاچی جان یہ کونسا طریقہ ہے پہلے اسے سب گھر والوں سے متعارف کروائیں وہ اس گھر کا حصہ ہے کوئی نوکر نہیں جو آپ اسے اس طرح سے بات کرتی ہیں

یہاں آؤ لڑکی۔۔۔ عمایہ یہ ہماری دادی جان ہیں وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے دادی جان کے پاس لے کر آیا دادی جان نے اسے دیکھ کر کوئی بھی رسپونس نہ دیا تو اس نے خود ہی آہستہ سے لیکن بے حد محبت کے ساتھ ان کا ہاتھ تھام کر عمایہ کے سر پر رکھا تھا۔

دادی جان یہ لڑکی میری بیوی ہے آپ کی بہو ادھر آؤ یہ میرے بابا ہیں اس نے اب وہیں بیٹھے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے اسے ان کے سامنے سر رکھنے کا اشارہ کیا تھا وہ فوراً اس کے حکم کی تکمیل کرتی ان کے سامنے آ چکی تھی

پتہ نہیں کیسے لیکن وہ بھی اس کے سر پہ ہاتھ رکھ چکے تھے جب کہ وہ مسکراتا ہوا دروازے کے قریب کھڑی اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی ماں کے سامنے لے گیا تھا

اور یہ وہ پہلا چہرہ تھا جو اسے چاہت سے دیکھ رہا تھا انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا اور اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا

ماشاءاللہ میری بہو بہت حسین ہے اللہ پاک تمہیں نظر بد سے بچائے اور تم دونوں کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے وہ اسے اپنے ساتھ لگاتی بے حد کم آواز میں دعائیں دے رہی تھیں جب کہ چاچی جان پہلو پر پہلو بدل رہی تھی

یقیناً انہیں اس لڑکی سے نفرت تھی لیکن آج ان کی جیٹھانی کی محبت دیکھ کر ان کی نفرت سو گنا بڑھ گئی تھی

اور یہ جنت ہے وہ اسے اس لڑکی کے سامنے لے کر جاتے ہوئے اپنے موبائل کو دیکھنے لگا جہاں پر ضروری کال آ رہی تھی

تم اس سے ملو میں ذرا فون اٹینڈ کر کے آتا ہوں وہ کہہ کر تیزی سے باہر نکلا تھا جب چاچی نے قدم اس کی طرف بڑھاتے ہوئے اس کا ہاتھ دبوچ کر اسے کچن کی طرف پھینکا تھا

بس بہت ہو گیا میل ملاپ اب جاو چائے بنانے کے لیے زیادہ سر پر چڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ونی ہو کر آئی ہے یہ لڑکی اور ہمارا بیٹا اس بات کو قبول ہی نہیں کر رہا لیکن میں اس لڑکی کو اس گھر کی بہو نہیں بننے دوں گی کیوں کہ یہ لڑکی میرے بیٹے کے قاتل کی بہن ہے

آپ لوگ یہ ساری باتیں بھول چکے ہوں گے لیکن میں نہیں بھول سکتی ہے میرا بچہ تھا وہ میں نے جنم دیا تھا اسے اس کے خون کو معاف کر کے آپ اس لڑکی کو اس کو قبول نہیں کر سکتے ان کا اشارہ صاف منیحہ بیگم کی طرف تھا جو اس سے ملتے ہوئے اسے دعائیں دے رہی تھیں

بشری قاتل اس کا بھائی ہے یہ نہیں اور یہ ونی کیا ہے میں نہیں سمجھتی ہمارے مذہب میں نکاح کا حکم ہے اور میرے بیٹے نے اس لڑکی سے نکاح کیا ہے۔

بے شک ہمارے پوتے نے اس لڑکی سے نکاح کیا ہے لیکن اس کی اوقات وہی رہے گی جو ایک ونی کی ہونی چاہیے کوئی اس رسم کو مانیں یا نہ مانیں لیکن ہم مانتے ہیں اور اس گھر میں وہی ہو گا جو ہم چاہتے ہیں اسی لیے تمہیں واپس بلایا ہے بڑی بہو اپنے بیٹے کو سمجھا دو

اگر وہ اس ونی کے ساتھ رہنا چاہتا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں وہ اس لڑکی کے ساتھ رہ سکتا ہے لیکن اس خاندان کا وارث صرف اور صرف ایک خاندانی لڑکی ہی پیدا کرے گی۔

ہم کسی ونی کے باطن سے اپنا وارث اس دنیا میں نہیں آنے دینگے وہ غصے سے کہتے وہاں سے نکل چکے تھے جب کہ ان سب کی باتوں کو سمجھے بغیر وہ کانپے جا رہی تھی۔

دادا جان کی شہ پا کر چاچی پر سکون ہوئی تھیں۔ جب کہ دروازے پر کھڑی تانیہ بھی اطمینان سے مسکرا رہی تھی۔

وہ مرے مرے قدموں سے چلتے کچن کی طرف جانے لگی تھی جب اچانک اس بچی کے رونے کی آواز سنائی دی اس نے مڑ کر دیکھا تو جنت ہے اسے اٹھا کر سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی

جب کہ وہ بار بار باہر کی طرف اشارہ کر رہی تھی جہاں سے تھوڑی دیر پہلے ذریام باہر نکلا تھا. شاید وہ گھر سے کہیں باہر چلا گیا تھا۔

○ ○ ○ ○ ○

لگتا ہے تم بہت مصروف ہو میرا ارادہ تو تم سے بہت ساری باتیں کرنے کا تھا چلو بعد میں سہی فی الحال تو چاچی جان کچھ زیادہ ہی غصے میں نظر آ رہی ہیں میں زراہانی کا دودھ بنانے کے لئے آئی ہوں

ابھی تھوڑی دیر میں اس کو بھوک لگ جائے گی تو گھر سر پر اٹھالے گی رو رو کر اس کو نہ زریام کے علاوہ اور کوئی نہیں سنبھال سکتا جنت اس کے پیچھے آئی تھی وہ حیرانی سے دیکھنے لگی

اس کے سامنے ہی وہ جلدی جلدی اپنی بیٹی کا دودھ بنانے لگ گئی تھی اس کے چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ تھی

زاہدہ تم یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو ہاتھ بٹاؤ اس کا وہ سارا کام اکیلے کرے گی اس نے غصے سے زاہدہ کی طرف دیکھا جو ایک طرف کھڑی اسے حکم سنا رہی تھی جنت کو اس کا انداز بہت برا لگا تھا

وہ بی بی جی چھوٹی بی بی جی نے منع کر رکھا ہے انہوں نے کہا ہے کہ اس کی مدد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ سارے کام اس پر ہی لاگو ہیں وہ جلدی سے بولی تھی

یہ سارے کام اس پر کیوں لاگو ہیں یہ سارے کام تمہارے ہیں تنخواہ تم لیتی ہو یہ نہیں یہ سب کچھ کرنا تمہارا فرض ہے

اگر سب کچھ اسے کرنا ہے تو ہم تنخواہ تمہیں کیوں دیتے ہیں اور یہ اس اُس کیا ہوتا ہے یہ اس گھر کی بہو ہے زریام شاہ کی بیوی ہے تم اسے اس طرح بے ادبی سے کیسے بلا سکتی ہو

ٹھیک ہے تم عمر میں اس سے بڑی ہو لیکن تمہاری جیب کا خرچہ اس کے شوہر کی جیب سے نکلتا ہے

تمہیں تنخواہ زریام شاہ دیتا ہے یہ بات میں تمہیں دوبارہ نہ بتاؤں اب کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو بناؤ سب کے لئے کھانا وہ غصے سے اسے گھورتی ہوئی بولی تو زاہدہ فوراً ہی اس کے ہاتھ سے بیلن لے چکی تھی

تم کافی دیر سے کر رہی ہو کام جاؤ تم فریش ہو کر آ جاؤ تب تک کے لئے یہ کھانا تیار کر دے گی یہ کیا تم نے بال نہیں بنائے یہ بے ترتیبی ذریام کو بہت بری لگتی ہے۔

جاؤ جلدی سے جاؤ اور اچھے سے تیار ہو کر آؤ یہ کیا شکل بنا کر رکھی ہے تم نے ابھی تک تو تمہاری شادی کو دو مہینے بھی نہیں ہوئے اس طرح کی شوہر کے دل پر راج کرو گی وہ پیار سے اس کے گال پر چٹکی کاٹتی شرارت سے بولی

بی بی جی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں آپ اس لڑکی کو اتنی اہمیت دے رہی ہیں جب کہ آپ جانتی ہیں کہ اس کی وجہ سے ----

اب میرے سامنے باقر شاہ کا نام مت لینا زاہدہ میں دیکھ رہی ہوں کہ جب سے میں واپس آئی ہوں تم باقر شاہ کو زیادہ یاد کر رہی ہو باقر شاہ کی موت آئی تھی اور وہ مر گیا

۔اس میں اس لڑکی کا کوئی قصور نہیں ہے اور میرے خیال میں ذریام نے تھوڑی دیر پہلے باہر بھی یہی بات کی تھی میں ملازموں کے سامنے ایسی باتیں دہرانا پسند نہیں کرتی تو بہتر ہے کہ وہ کام کرو جس کے لیے تمہیں یہاں رکھا گیا ہے یہاں کے معاملوں میں انٹرفیر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ اس حویلی میں بھی انٹر کرنے کے قابل نہیں بچو گی

تم ابھی تک میری شکل کیا دیکھ رہی ہو جاؤ جلدی سے تیار ہو کر آ و وہ اسے دیکھ کر پھر بولی۔تو عمایہ ہاں میں سر ہلاتی جلدی سے کچن سے نکلتی سیڑھیاں چڑھتی اوپر کی جانب جانے لگی

○ ○ ○ ○ ○

آج سر کلاس لینے نہیں آئے تھے تو سب لوگ بہت مزے سے بیٹھے ہوئے تھے تھوڑی دیر پہلے ٹیچر نے آکر انہیں بتایا تھا کہ وہ سب لوگ اپنے لیکچرز کی تیاری کریں سر ایک میٹنگ میں مصروف ہیں

ان لوگوں نے اپنا کام کیا کرنا تھا وہ تو اس چیز کی خوشی منا رہے تھے کہ آج ان کا ٹیچر پہلی بار کلاس میں نہیں آیا تھا جس کی ان سب کو ہی بہت خوشی تھی

کیا بکواس کر رہی ہو حرم مطلب سر نے تمہارا کی چین رکھ لیا اپنے پاس اور تم نے کچھ بھی نہیں بولا میشہ کو پرسوں کی ساری بات بتاتے ہوئے وہ اسے بیگ والا پورا واقعہ سنا چکی تھی

اس میں بکواس والی کونسی بات ہے میں بالکل سچ کہہ رہی ہوں سر نے میرے سامنے میرا کیچین چھپا لیا تھا میں پانی کی بوتل لینے واپس ان کے آفس میں گئی تو وہ ان کے ہاتھ میں تھا مجھے دیکھتے ہی ہاتھ نیچے ٹیبل کے کر لیا

کیا مطلب تم ان کو چور کہہ رہی ہو وہ بھی صرف تین سو اسی روپے کی کی چین کے لئے سر کو چور بول رہی ہو میشہ کو دکھ ہوا

میں نے ان کو چور کب بولا میں تو صرف یہ بتا رہی ہوں کہ انہوں نے میرا کی چین چھپا لیا اس نے غصے سے گھورتے ہوئے کہا تھا وہ اسے بتا کچھ اور رہی تھی اور میشہ سمجھ کچھ اور تھی

وہ ابھی باتوں میں ہی مصروف تھے کہ وہ تیزی سے کلاس روم میں داخل ہوا وہ جو سب بہت خوش تھے کہ آج کی کلاس نہیں ہو گی سب کے چہرے پر رونقی سی آگئی تھی

وہ آتے ہی سارا دھیان لیکچر کی طرف لگا چکا تھا وہ اپنی چابی فون وغیرہ ٹیبل پر رکھتا مالکر اٹھائے بورڈ کی طرف دیکھنے لگا

جب میشہ کا دھیان ٹیبل کی طرف گیا تھا جہاں حرم کی کی چین موجود تھی

لیکن وہ تو سر کے موبائل کے ساتھ لگی ہوئی تھی

یار وہ جو کی چین سر کے موبائل کے ساتھ لگی ہے وہ تمہاری ہے میشہ اس کے کان کے قریب بولی تو اس نے فوراً اں میں سر ہلایا تھا

یہ سوال میں اس بورڈ پر لکھ رہا ہوں یہ ابھی کے ابھی مجھے ٹیسٹ دیں تب تک میں میٹنگ سے ہو کر آتا ہوں ٹیم اے پہلا سوال کرے گی اور ٹیم بی دوسرا کسی طرح کی چیٹنگ کی گنجائش نہیں ہے کلام میں سی سی ٹی وی کیمرہ لگا ہے میں آفس میں آپ سب کو دیکھ رہا ہوں

وہ مارکر بند کرتا ہوا ٹیبل پر پھینکتے ہوئے اپنی چیزیں اٹھانے لگا تھا جبکہ کی چین اٹھاتے ہوئے یہ اس کی طرف دیکھا جو پھولے پھولے چہرے کے ساتھ کتنی پیاری لگ رہی تھی یہ کوئی یشام سے پوچھتا

کیا بات ہے مس حرم کوئی مسئلہ ہے کیا اس کا سارا دھیان اپنے ہاتھ میں موجود اس کی کیچین کی طرف دیکھ کر اس نے سوال کیا

آپ کے ہاتھ میں یہ جو کی چین ہے یہ حرم کی ہے میشہ کی زبان پھسلی

اس نے پکڑ کر میشہ کو نیچے کی طرف کھینچا تھا

کیا یہ آپ کی ہے اس نے وہ چھوٹے سے ٹیڈی بیئر والی کی چین اس کے سامنے کی تھی جس کے ساتھ وہ چھنکار تھی وہ دور سے ہی بہت آسانی سے لیڈیز کی چین پہچانے جا رہی تھی

اس نے کھڑے ہوتے ہوئے ساری کلاس کو دیکھا تھا جو اس کی جواب کی منتظر تھی مطلب کیا وہ اتنی گئی گزری تھی کہ تین سو اسی روپے کی کیچین کے لیے سب کی نظروں کا مرکز بن گئی تھی

کیا سوچ رہی ہوں گی یہ ساری لڑکیاں کہ وہ ایک تین سو اسی روپے کی کیچین کے لیے اتنی مری جا رہی تھی کہ بڑی کلاس میں سر سے مانگ لیں

نہیں سر میشہ کا مطلب ہے کہ میری بھی ایسی ہی ہے یہ میری نہیں ہے بہت خوبصورت ہے آپ کی کیچین وہ کہہ کر فوراً بیٹھ گئی تھی

جب کہ اس کے بات سننے کے بعد اس کے لبوں پر مسکراہٹ آ کر غائب ہوئی تھی

یہ بہت خوبصورت ہے میری ایک بہت ہی پیاری سی اسٹوڈنٹ نے مجھے گفٹ دی ہے آپ لوگ اپنا ٹیسٹ کریں وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا

جب کہ اس کے چہرے پر ایک پہ پر کشش مسکراہٹ تھی

دماغ خراب ہو گیا ہے تو کیا کر رہی تھی تین سو اسی روپے کی کی چین کے لئے مجھے پوری کلاس کے سامنے شرمندہ کر رہی تھی کیا سوچیں گی یہ ساری لڑکیاں کہ میں ایک معمولی سی کی چین کے لیے اتنی مری جا رہی تھی کہ پوری کلاس کے سامنے سر سے مانگ لی

حد ہوتی ہے کسی چیز کی وہ اسے گھورتے ہوئے بولی تو میشہ کو بھی اپنی جلد بازی کا احساس ہوا

ارے یار تو بات ہی تو وہی کر رہی تھی نہ کہ وہ تیری ہے تو سر نے جب اچانک سے مجھے مخاطب کیا میرے منہ سے وہی نکلا چل اب اپنا موڈ نہ خراب کر یہ ٹیسٹ کمپلیٹ کر تھوڑی دیر میں سر واپس آنے والے ہوں گے مجھے دونوں سوال آتے ہیں لیکن آدھے آدھے

آدھے کے بچی آفس میں سی سی ٹی وی کیمرہ لگا ہے سر وہاں سب کچھ دیکھ رہے ہوں گے

تو ادھر دیکھ کر اپنا کام کر میں ادھر دیکھ کر اپنا کام کرتی ہوں بالکل بات نہیں کرنا ورنہ سر کی نظر میں ہم چیٹر بن جائیں گے اور میں چیٹر ہرگز نہیں بننا چاہتی

وہ اسے کہہ کر دوسری طرف دیکھ کے اپنا کام کرنے لگی تھی جبکہ آفیس روم میں اپنی میٹنگ کے دوران بھی وہ آفس میں لگے ایل ای ڈی پر ان لوگوں کی حرکات دیکھ رہا تھا

اب سے صیام کا لگایا ہوا چوری کا الزام اس پر سے دھل چکا تھا کیونکہ حرم نے تو کہا تھا کہ یہ کی چین اسکی ہے ہی نہیں اس کے چہرے کے ایکسپریشنز یاد کرتے اس کے لبوں پر مسکراہٹ آجاتی

○ ○ ○ ○ ○

پتا ہے آج بی اے اور بی ایس سی والوں کے پیپرز آئے ہیں کالج میں اور وہ لوگ نہ سیدھا پیپر سیکریٹ روم لے گئے ہیں۔

اوراس طرف کسی کو بھی جانے کی اجازت نہیں ہے کوئی بھی وہاں نہیں جا سکتا یہاں تک کہ اس کالج کے ٹیچرز تک نہیں کیونکہ پچھلی دفعہ ٹیچرز نے بے ایمانی کی تھی کچھ پیپرز لیک ہو گئے تھے

اس دفعہ وہ لوگ کسی بھی چیز پر رسک نہیں لیں گے یہاں تک کہ ٹیچرز اسٹاف کو اس طرف جانے کی پرمیشن نہیں ہے وہ دونوں ساری کلاسز لینے کے بعد باہر آ کر بیٹھیں تو میشہ اسے بتانے لگی وہ بھی کافی دلچسپی سے سن رہی تھی

مطلب کے پیچھے سال پیپرز کسی ٹیچر نے کیے تھے اسے جتنا سمجھ میں آیا تھا اتنا ہی اس نے سوال کر لیا تھا لیکن میشہ نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اس کے شک کی تصدیق کر دی تھی

ہاں یار سننے میں تو یہی آیا ہے کہ ٹیچرز نے بھی ساتھ مل کر بے ایمانی کی تھی ان کو بہت سارے پیسے ملے تھے جنہوں نے پیپر لیک کیے تھے

لیکن ان ٹیچرز کو کالج سے نکال دیا گیا تھا اس سال بھی شک ہے کہ اس طرح کی کوئی حرکت نہ کی جائے اسی لئے ہر چیز چھپا کر اندر لے کر گئے ہیں اور اس طرح کسی کو بھی جانے کی پرمیشن نہیں ہے

دفع کرو یار ہمیں کیا ہمارے پیپر ہونے میں تو ابھی دو مہینے باقی ہیں وہ بات کو ختم کرتے ہوئے بولی تو میشہ بھی کندھے اچکا گئی جب پیون نے آ کر بتایا کہ اس کو لینے کے لئے اس کے گھر والے آ چکے ہیں وہ اسے بائے کہتی وہاں اسے فوراً نکل چکی تھی

جب کہ اب اسے تقریبا ایک ڈیڑھ گھنٹہ یہی پر بور ہونا تھا۔ایک تو اماں نے اتنا ہیوی ناشتہ کروا کر بھیجا تھا کہ اب اس سے کچھ کھانے کا بھی دل نہیں کر رہا تھا ورنہ وہ کینٹین چلی جاتی

○ ○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ نہا کر واش روم سے باہر نکلی تو اسے زریام کی آواز سنائی دی وہ بیڈ پر ہانی کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا جب کہ وہ اپنی توتلی زبان میں اس سے بہت ساری باتیں کر رہی تھی جس کا جواب بہت محبت سے دے رہا تھا

وہ ایک نظر انہیں دیکھتی آئینے کے سامنے آتے اپنے بالوں کو سکھانے لگی تھی جب کہ ہانی بہت غور سے اسے دیکھ رہی تھی

پھر اس نے بڑے ہی رازدارانہ انداز میں زریام کے قریب جھک کر اس کے کان میں کچھ کہا جس کی آواز اسے بھی آئی تھی

ان کے بال اتنے لانگ کیوں ہیں ہانی کے بال اتنے شارٹ کیوں ہیں۔

کیونکہ ہانی اپنے بالوں میں کنگھی نہیں کرواتی جب بھی اس کی ماما اس کی کنگھی کرتی ہے تو رونا شروع کر دیتی ہے اسی لئے اس کے بال لانگ ہی نہیں ہو رہے زریام بھی اسی کی طرح بچوں کے انداز میں جواب دیا تھا

تو ہانی روز کنگھی کرے گی پھر ہانی کے بالوں میں لانگ ہو جائیں گے آنٹی کی طرح اس نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا جب کہ وہ بنا کچھ بھی بولے اپنے بال بنانے میں مگن رہی

آنٹی کچھ نہیں بولتی آنٹی نو لو ہانی وہ ہونٹ باہر کی جانب نکالتے ہوئے بولی تو عمایہ نے فوراً اس کی طرف دیکھا تھا جس پر ذرا سا مسکرایا

ہاں آنٹی نولوزیو کیونکہ تم اس کو آنٹی بول رہی ہو وہ تم سے بات کیسے کرے وہ تمہاری آنٹی نہیں ہیں ذریام نے وجہ بتائی تھی جس پر اس نے فوراً اپنا ہاتھ اپنے سر پر مارا

پھر فوراً ہی زریام کے سینے پر پیر رکھتے ہوئے بیڈ کے کنارے پر کھڑی اس کے قریب آگئی

مامی۔۔۔یو نولوز ہانی۔۔۔۔؟ وہ پوچھ رہی تھی جبکہ اس کے مخاطب کرنے پر وہ اسے دیکھنے لگی اس نے اپنی سوچوں پر خوب لگام لگائی تھی لیکن پھر بھی جنت کے بارے میں کچھ غلط سوچنے سے خود کو روک نہیں پائی تھی

مامی صاحبہ جواب دیجیے میری بچی کو مجھے اور میری بھانجی کو انتظار کرنے کی عادت نہیں ہے زریام کو خود پیچھے سے بولنا پڑا تو اس نے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر اسے اپنی بانہوں میں اٹھا لیا

نو مائی بچہ مامی لوزیو آلاوٹ اس نے بے حد محبت سے اس کے دونوں گالوں کو چوما تھا جس پر وہ چہک اٹھی تھی۔

بس اب خوش مامی لوزیو۔۔۔وہ ہنستے ہوئے اس کے بے حد قریب آتا عمایہ کی کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے ان دونوں کے گرد حصار بنا چکا تھا خود کو اس کے حصار میں محسوس کرتی وہ نگاہیں جھکا گئی تھی

جب اچانک اس نے اپنے گال پر ہانی کے لبوں کو محسوس کیا

ہانی کی مامی بہت پیاری ہیں وہ خوشی سے اس سے کہتے ہوئے زریام کی گود میں چلی گئی تھی

جبکہ بالکل اسی کے انداز میں ذریام بھی اس کے دوسرے گال پر جھکتے ہوئے اپنے لب رکھ چکا تھا وہ اس کی اس بے باکی پر نگاہ تک نہ اٹھا سکی

ارے واہ ہانی کی مامی تو سچ میں بہت پیاری ہے وہ اس کو گدگداتا ہوا کمرے سے باہر لے گیا تھا جبکہ اس کے مونچھوں کا لمس اپنے گال پر محسوس کرتے ہوئے وہ شرم سے سرخ ہو چکی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

کیا تم ایک ایسی لڑکی کے لئے مرنے جا رہے تھے جس نے تمہارے محبت کی قدر تک نہیں کی بلکہ تمہیں اپنے سارے دوستوں کے سامنے صرف اس لئے ذلیل کیا کیوں کے اس بد صورت دل والی کو لگتا ہے کہ تم خوبصورت نہیں ہو اور اس کے قابل نہیں ہو حد ہے محبت چہرہ دیکھ کر نہیں کی جاتی

مجھے تو اس سے زیادہ تم پر غصہ آ رہا ہے تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایک مطلبی عورت کی وجہ سے تم اپنی زندگی ختم کرنے جا رہے تھے

انتہا ہوتی ہے بے وقوفی کی وہ اسے اپنے ساتھ ہوٹل میں لے آئی تھی اور اب اس کے ساتھ بیٹھی اسے باتیں سنا رہی تھی شکر ہے کہ وہ اس کی خودکشی والی کوشش کو ناکام بنانے میں کامیاب ہوئی تھی

یہ کوئی مذاق نہیں ہے میری زندگی ہے اس لڑکی نے مجھے اپنی محبت کا یقین دلا کر یہاں بلایا ہم دونوں یہاں آئے تو اس کی باقی کے ٹیم کے ممبر بھی پیچھے پیچھے یہاں گئے

مجھے ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ ان لوگوں نے گھٹیا شرط لگا کے رکھی ہے وہ صرف میری محبت کی توہین کرنا چاہتے تھے ان لوگوں نے سب نے مل کر مجھے بیوقوف بنایا وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی تھی صرف ڈرامے کر رہی تھی میرے ساتھ

میرے پاس اپنی زندگی کی جمع پونجی وہ بیس لاکھ روپے تھے جو میں نے اس لڑکی پر برباد کر دیے اب جب اسے پتہ چلا ہے کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں بچا وہ مجھے دھوکا دینے پر آ گئی اس کا کہنا ہے کہ اس نے کبھی مجھ سے محبت نہیں کی بلکہ یہ سب ان کی شرط کا حصہ تھا

وہ صرف دیکھنا چاہتے تھے کہ میں اس لڑکی کی محبت میں کتنا گر سکتا ہوں کتنا آگے جا سکتا ہوں کی وجہ سے میں نے سب کچھ برباد کر دیا اپنی پڑھائی ادھوری چھوڑ دی اپنا کام چھوڑ دیا

لڑکی مجھے جہاں کہتی میں اسے وہاں لے کر جاتا تھا اور اس نے مجھے دھوکا دیا اب میرے پاس جینے کی کوئی وجہ باقی نہیں بچی ان لوگوں نے مجھے سب نے مل کر بہت ذلیل کیا ہے میرا تو دوبارہ ان سے ملنے کا ان کو دیکھنے تک کا دل نہیں کر رہا

میرے پیسے پہ عیش کر رہے ہیں وہ لوگ وہ کہتے ہیں کہ میں یہاں سے چلا جاؤں کیونکہ یہاں میرا کوئی کام نہیں ہے لیکن وہ لوگ انجوائے کرنے کے بعد جائیں گے

کیونکہ یہ شرط لگی ہوئی تھی کہ مجھے بے وقوف بنانے کے بعد وہ اپنی چھٹیاں کیسے گزاریں گے میں اس سے نگاہ تک نہیں ملا پا رہا میں اپنا کیریئر اپنا فیوچر سب برباد کر چکا ہوں اس لڑکی کے پیچھے میرے پاس کچھ بھی نہیں بچا تک بہت پریشان تھا۔

سمجھ سکتی ہوں تم بہت زیادہ پروبلم میں ہو لیکن پھر بھی خودکشی کوئی حل نہیں ہے جو تم کر رہے ہو بہت غلط ہے تمہیں اس لڑکی کو دکھانا چاہیے کہ اس کے چھوڑ کر چلے جانے کے بعد میں تمہاری زندگی پر کوئی برا ایفیکٹ نہیں پڑا

بلکہ تم اپنی زندگی میں بہت خوش ہو اور تم آگے بڑھو گے میں جانتی ہوں میں بیوقوفوں والی باتیں کر رہی ہوں اور شاید تم مجھے پاگل سمجھ رہے ہو گے

لیکن اب میں تمہارے سامنے اپنی زندگی کا رونا رو کر تمہارے دکھ کو چھوٹا بڑا کرنے کی کوشش نہیں کر سکتی

تمیں اس لڑکی سے بدلہ لینا چاہیے کم از کم مجھے تو ایسا ہی لگتا ہے کوئی تمہارے پیسے پر عیش کرے تمہاری ذات پر شرط لگائے اور تم خودکشی کر کے مر جاؤ یہ کہاں کا انصاف ہے

تمہیں اسے احساس دلانا ہو گا کہ جس طرح سے تمہارا دل ٹوٹا ہے اس طرح کوئی اس کا بھی دل توڑ سکتا ہے تکلیف کا احساس ہر احساس پر بھاری ہوتا ہے وہ اسے سمجھا رہی تھی جب کہ وہ تمسخرانہ انداز میں مسکرا دیا

تم سچ میں بچی ہو نادان ہو لڑکی ان معاملوں کو نہیں سمجھ سکتی کون دھوکا دے گا اسے اس کو دیکھ رہی ہو کتنی خوبصورت لڑکی ہے وہ کوئی پاگل ہی ہو گا جو اس جیسی لڑکی کو انکار کرے گا

ایسا تمہیں لگتا ہے مجھے نہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے باہر دروازے کی جانب دیکھنے لگی جہاں کتا اور اس کا مالک بہت خوشگوار وقت ایک دوسرے کے ساتھ گزار چکے تھے سننے میں آیا تھا کہ اس آدمی کو لڑکیوں سے الرجی ہے۔اس نے مسکرا کر شائزم کی طرف اشارہ کیا

○ ○ ○ ○ ○ ○

اسلام علیکم وہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے آگے دیکھنے لگی جہاں آج حرم نہیں تھی

وعلیکم سلام خداش اسے جواب دیتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا

حرم کہاں ہے آج آپ اسے نہیں لے کر آئے اس نے پوچھا تھا جب کہ وہ اپنے کان میں لگے بلوٹوتھ کی طرف اشارہ کرتا اسے خاموش رہنے کے لیے ہونٹوں پر انگلی رکھ چکا تھا

جی جی مسٹر خالد میں سن رہا ہوں تو بتائیں وہ گاڑی فل سپیڈ میں آگے بڑھاتے ہوئے بولا جب کہ وہ پچھلی سیٹ پر خاموشی سے بیٹھے ہوئے اس کی کال ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی وہ تو اسے بعد میں لینے آتا تھا پہلے حرم کو لینے جاتا تھا تو حرم کہاں تھی

وہ کافی دیر سے اسے کچھ نہ کچھ بولتے ہوئے سنتے رہیں اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا وہ راستہ لمبا کر چکا تھا لیکن ایسا کیوں اسے سمجھ نہ آیا

پھر ایک جگہ گاڑی روکی اور گاڑی سے نکل گیا وہیں باہر رک کر کتنے دیر اس کا انتظار کرتی رہی اندر ہی اندر غصے سے اس کا برا حال ہو رہا تھا جب کہ خداش کاظمی کی تو اپنے ہی دھن میں وہاں سے کوئی فائل لیتے ہوئے تیزی سے واپس آیا اور ایک بار پھر سے اپنی بلوٹوتھ کانوں کے ساتھ لگانے لگا

میں آپ سے پوچھ رہی ہوں کہ حرم کہاں ہے اور آپ مجھے جواب نہیں دے رہے اس سے پہلے کہ بلوٹوتھ لگاتا وہ بولنے لگی تھی اس نے ایک نظر اسے دیکھا

اس کو ہی لینے جا رہے ہیں اب چپ وہ بلوٹوتھ کان کے ساتھ لگاتا ایک بار پھر سے باتوں میں مصروف ہو گیا تھا جبکہ اس کا انداز اسے بہت برا لگ رہا تھا وہ اس کی بے عزتی کر رہا تھا اسے اگنور کر رہا تھا یا پھر وہ سچ مچ میں مصروف تھا لیکن غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کافی دیر سے انتظار کر رہی تھی آہستہ آہستہ سب سٹوڈنٹ جا رہے تھے کالج میں بہت کم سٹوڈنٹ تھے
جب کہ وہ باہر بیٹھی اپنے ہی کتابوں کے کچھ نوٹس بنانے میں مصروف تھی جب اس کا دھیان سامنے سے جاتے یشام سر کی طرف گیا تھا وہ سیدھا سیکرٹ روم کی طرف جا رہے تھے جہاں پیپر ز رکھے تھے لیکن بالکل چھپا کر وہ ایسا کیوں کر رہے تھے کیا یہ بھی انہیں ٹیچر میں سے تھے جو پیسے لے کر بچوں کا فیوچر بیچ دیتے ہیں وہ پریشانی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی اس کے سامنے وہ کالج کی دوسری گلی کی طرف چلے گئے جہاں پر کالج کے ضروری ڈوکو میٹس چھپا کر رکھے جاتے تھے اس نے اپنے قدموں کی رفتار تیز کر لی تھی
اس نے سوچ لیا تھا اگر سر یشام نے ایسی کوئی بھی گھٹیا حرکت کی وہ ان کو ایکسپوز کر دے گی وہ سب کے سامنے ان کی حقیقت کھول کر رکھ دے گی وہ کسی سے یہ بات نہیں چھپائے گی
کسی کو پیسے کے بدولت کامیاب نہیں ہونے دے گی کامیابی صرف محنت کرنے والوں کو ملتی ہے اور اس بات پر وہ یقین رکھتی تھی اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ سر کو بے ایمانی ہرگز نہیں کرنے دے گی
اس نے سر کے پیچھے جاتے ہوئے ان کو رنگے ہاتھ پکڑنے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن وہ اچانک غائب ہو گئے وہ کہاں چلے گئے اسے کچھ سمجھ نہ آیا وہ آگے کی طرف بڑھ گئی تھی

لیکن سر کہیں پر بھی نہیں تھے اور کہاں چلے گئے تھے وہ کہیں وہ پیپر چوری کرنے میں کامیاب تو نہیں ہو گئے نہیں ایسا نہیں ہو سکتا تھا اسے جلد سے جلد یہ بات پرنسپل سر کو بتانی چاہیے تھی وہ سوچتے ہوئے جلدی سے واپسی کی راہ لینے لگی جب اچانک کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر کی جانب گھسیٹا

اس سے پہلے کہ وہ چیختی کسی نے اس کے منہ پر سختی سے اپنا ہاتھ جما لیا وہ بڑی بڑی آنکھیں کھولے اپنے سامنے کھڑے اس وجود کو دیکھ رہی تھی جس کے لبوں پر گہری پر سرار مسکراہٹ تھی

ہیلو پرنسز کیا ہوا مجھے مس کر رہی تھی پیچھا کرنے کی کیا ضرورت تھی مجھے پکار لیتی میں خود آ جاتا تمہارے پاس وہ اس کے چہرے کے بالکل قریب اپنے ہونٹ ہلاتے سرگوشی نما آواز میں بول رہا تھا جبکہ حرم کا سارا وجود بری طرح سے کانپ رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

دادا جان کے پانچ بیٹے تھے بیٹی نا تھی اور نہ ہی کوئی خواہش رکھتے تھے اس لیے یہ کمی کبھی محسوس بھی نہ ہوئی لیکن پوتیوں کے معاملے میں اور بہت امیر تھے اس کی چھ پوتیاں تھی اور پوتا صرف ایک اور آج وہ اس پوتے کا فصیلہ کر رہے تھے

یہ تو بہت اچھی بات ہے بابا جان مجھے کوئی اعتراض نہیں آپ کا ہر فیصلہ سر آنکھوں پر ثاقب صاحب خوشی سے بولے

دادا جان نے آج ان سب کو اپنے کمرے میں بلایا تھا جہاں انہوں نے خداش کی شادی کے بارے میں بہت اہم فیصلہ کرتے ہوئے ان سب کو سنایا تھا جہاں دیشم کے والدین یہ بات سن کر خوش ہو گئے تھے کہ وہ اپنے اکلوتے پوتے کے لئے ان کی بیٹی کا ہاتھ مانگ رہے ہیں

وہی باقی سب کے لئے یہ بات کافی حیرت انگیز تھی دیشم جیسی بدزبان باغی بدتمیز لڑکی کو وہ اس گھر کی بہو بنا رہے تھے وہ تو سوچ رہے تھے کہ خداش کے لیے اگر گھر میں سے ہی کسی کا رشتہ مانگا گیا تو وہ دیدم یا سامیہ میں سے کوئی ایک ہو گی

لیکن یہاں تو نام ہی دیشم کا لیا جا رہا تھا جس کی امید کسی کو بھی نہیں تھی خاص کر راحت تایا تو اس رشتے کے لیے تیار ہی نہیں تھی تایا فی الحال تو ان کے سامنے کچھ بھی نہیں بول پا رہے تھے کیونکہ یہ ان کا فیصلہ تھا اور اس گھر میں ہمیشہ سے انہیں کے فیصلوں کا احترام کیا جاتا تھا

مجھے تو اس رشتے کی کوئی سمجھ نہیں آ رہی کوئی جوڑ نہیں بنتا دونوں کا ایک تو دیشم کو دیکھیں ذرا وہ کون سے اینگل سے آپ کو خداش کے لئے ٹھیک لگ رہی ہے اس لڑکی کو بات کرنے کی تمیز نہیں ہے ثقلین چاچا کو بیچ میں بولنا پڑا تھا کیونکہ وہ خداش کے حوالے سے بہت ساری امیدیں لگائے ہوئے تھے

یہ فیصلہ ہم نے کیا ہے اور سب دیکھ بھال کر سوچ سمجھ کر کیا ہے تم ہمارے فیصلے میں بولنے کا کوئی حق نہیں رکھتے اس گھر کے سارے فیصلے ہم نے کیے ہیں اور آگے بھی ہم ہی کریں گے

اور ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم دیشم کو خداش کے نکاح میں دے دیں گے وہ فیصلہ سنا چکے تھے جہاں یہ فیصلہ ثاقب کاظمی کو پر سکون کر رہا تھا وہی ثقلین کاظمی اور راحت کاظمی کی پریشانی کی وجہ بن چکا تھا

راحت کاظمی دیشم جیسے لڑکی کو اپنے گھر کی بہو بنانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے تھے وہی ثقلین کاظمی تو یہ دکھائے جا رہا تھا کہ ان کی بیٹیوں کو چھوڑ کر وہ خاندان کی سب سے بد تمیز لڑکی کے لئے یہ فیصلہ کر رہے تھے

اب سمجھ میں آیا مجھے آپ دیشم کی شادی خداش سے اس لیے کرنا چاہتے ہیں تا کہ اس کی بد تمیزیاں خاندان کے اندر ہی رہ جائیں اور پورے خاندان میں ہمارے سر نہ کٹائے۔عالیہ بیگم ایک ادا سے بولی تھیں جبکہ دادا جان شاید ان سے ایسی ہی امید رکھتے تھے اسی لیے وہ حیران بھی نہ ہوئے

ٹھیک ہے ہم کون ہوتے ہیں آپ کے فیصلوں میں کچھ بھی کہنے والے آج لیکن ایک بات یاد رکھیے گا دیدم کا رشتہ بہت بڑے خاندان سے آیا تھا تب ہم نے اس امید میں یہ رشتہ ٹھکرا دیا تھا کے راحت بھائی گھر کی بچی کو باہر نہیں جانے دیں گے

ہم سب کو تو لگتا تھا کہ آپ منشا کے لئے خداش کا فیصلہ کریں گے لیکن نہیں تب تو کسی کو یاد نہ آیا کہ منشا بھی گھر کی بچی ہے اور وہ بھی تو ثاقب بھائی کی بیٹی ہے

تب کسی نے یہ نہ سوچا کہ منشا کی شادی خداش سے کر دیتے ہیں اور اب خداش سے سات سال چھوٹی دیشم کے لیے خداش کے بارے میں سوچا جا رہا ہے جبکہ دیدم اور خداش کی عمر کا فرق بھی کم ہے

ثقلین ہم اپنا فیصلہ سنا چکے ہیں اب تمہاری بیوی فضول کی بحث کر رہی ہے ہم جلد سے جلد نکاح چاہتے ہیں اگلے دو ہفتوں میں دیشم کے ایگزام ہونے والے ہیں اس کے فورا بعد ہم شادی کر دیں گے اس سے پہلے پہلے نکاح کریں گے تم اپنی بیٹی کو سمجھا دینا اس دفعہ انہوں نے ثاقب کاظمی کو دیکھا تھا انہوں نے فوراً اں میں سر ہلایا تھا یہاں بیٹھے وہ اپنی بیٹی کی ذات پر کتنی باتیں برداشت کر چکے تھے

بس ان کے لئے اتنا ہی سکون کافی تھا کہ ان کی بیٹی انہیں کے گھر میں ساری زندگی کے لیے رہنے والی تھی وہ بدلحاظ تھی تھوڑی بدتمیز تھی لیکن دل کی بری نہیں تھی اور سچ یہی تھا کہ وہ انہیں بے حد عزیز بھی تھی وہ اسے خود سے دور نہیں کرنا چاہتے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

اس کے لبوں پہ اپنا ہاتھ رکھے وہ گہری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا

جب کہ وہ اس کے سامنے کھڑی پریشانی سے اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی

لیکن اس کی نگاہیں اسے ایسا کرنے نہیں دے رہی تھی

میرے پیچھے آئی ہو۔کیوں پرنسز تم کب سے میرا پیچھا کرنے لگی۔۔۔؟

اب یہ مت کہنا کہ سب لڑکیوں کی طرح تمہارے اندر بھی جاسوسی والا کیڑا رہا ہے

اگر ایسا ہے تو ہمارے لئے مشکل ہو جائے گی فیوچر میں مجھے جاسوسی کرنے والی لڑکیاں بالکل پسند نہیں ہیں لیکن تمہاری بات الگ ہے

وہ گہرے دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ حرم اسے دیکھ رہی تھی کہ وہ کیا بولے جا رہا تھا

اس کے ہاتھ پیر مارنے پر اس نے آہستہ سے اس کے لبوں سے اپنا ہاتھ ہٹاتے ہوئے اس کے دونوں سائیڈ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اس کا راستہ بند کر دیا

سر آپ میں وہ۔۔۔۔

میں نے کچھ پوچھا۔۔؟ نہیں نا۔۔؟ تو صفائیاں کیوں دے رہی ہو وہ اب تک مسکرائے جا رہا تھا

حرم کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن اس وقت وہ اتنا بدلہ ہوا شخص لگ رہا تھا کہ اس سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا

اس وقت اسے وہ بالکل ویسا ہی لگ رہا تھا جیسے اس نے اپنے خواب میں دیکھا تھا

مسٹر یشام کیا آپ یہاں آ چکے ہیں اسے دور سے پرنسپل سر کی آواز سنائی دی تھی وہ جو پتا نہیں ابھی اس سے کیا کیا بات کرنا چاہتا تھا بد مزہ ہو گیا

اس بڈھے کو بھی آنا تھا وہ بڑبڑاتے ہوئے اسے چھوڑ کر باہر کی طرف نکل گیا وہ بھی تیزی سے ان کے پیچھے آئی تھی یہ سوچے بنا کے ان دونوں کا اس کمرے سے اکیلے نکلنا بھی سوال پیدا کر سکتا ہے

جی سر میں یہاں آ چکا ہوں آپ کا انتظار کر رہا تھا وہ ان سے کہنے لگا کہ جب کہ وہ اس کے پیچھے حرم کو دیکھ رہے تھے

مس حرم آپ یہاں کیا کر رہی ہے وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگے

جبکہ ان کے سوال پر اس نے بھی مڑ کر دیکھا تھا

اسے امید نہ تھی کہ وہ اتنی بے وقوف ہو گی کہ یوں اچانک سامنے آجائے گی وہ سر نفی میں ہلا کر رہ گیا

سر وہ دراصل وہ۔۔۔۔اس نے سر کے پیچھے کی طرف دیوار پر اشارہ کیا تھا جہاں امرود کا درخت لگا ہوا تھا پرنسپل سر اسے دیکھ کر مسکرا دیئے

مس حرم اس طرف بچیوں کا آنا منع ہے اور یہ کچے امرود توڑنا اور بھی زیادہ منع ہے چلیں بیٹا جائے یہاں سے اپنی کلاس میں وہ ذرا سختی سے بولے تو حرم فوراً وہاں سے بھاگ نکلی تھی

بہت پیاری بچی ہے لیکن یہ فرسٹ ائیر کی لڑکیاں بہت شرارتی ہیں آیئے میں آپ کو پیپر دکھاتا ہوں اس کے بھاگنے پر مسکراتے ہوئے وہ اس سے مخاطب ہوئے جب کہ وہ بھی ان کے پیچھے پیچھے ہی چل دیا تھا

○ ○ ○ ○ ○

حرم جیسے ہی وہاں واپس آئی پیون نے اسے بتایا کہ اس کا بھائی باہر اس کا انتظار کر رہا ہے وہ بیگ اٹھاتی باہر بھاگ گئی تھی

وہاں سر کو پرنسپل سر نے بلایا تھا اور وہ پتا نہیں کیا کیا سمجھتی رہی یہ سب کچھ میشا کی وجہ سے ہوا تھا وہ اس کے دماغ میں الٹی سیدھی چیزیں ڈالتے رہتی تھی

جس کے بعد اسے شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے ٹھیک ہے جو بھی تھا اچھا تھا کہ وہ بچ گئی اور سر کو کیا سچ میں یہ لگا تھا کہ وہ امرود کھانے گئی ہے لیکن وہ تو امرود کھاتی ہی نہیں

وہ تو اپنے پیسوں کے لے کر بھی امرود نہ کھائے یہاں تو سر اس پر چوری کے امرود کھانے کا الزام لگا رہے تھے

خیر جو بھی تھا شکر ہے انہیں پتا نہیں چلا کہ وہ ان کے پیچھے ان کو رنگے ہاتھوں پکڑنے گئی تھی

اگر پتہ چل جاتا تو یقیناً اس کے لئے تو مسئلہ ہی بنتا

السلام علیکم گاڑی کی فرنٹ سیٹ کھولتے ہوئے اپنا سامان رکھتی ان سے بولی تھی

جس پر خداش نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی اپنے اسپیشل انسان کو خدا حافظ کہہ دیا جس سے وہ اتنی دیر سے باتیں کر رہا تھا

مطلب کے وہ اتنی فالتو تھی کہ وہ اسے جواب دینا تک ضروری نہیں سمجھتا تھا اور بہن کے آتے ہی اس نے بلوٹوتھ اتار کے پھینک دیا دیشم سلگ کر رہ گئی تھی

گھر نہیں جانا پہلے آئس کریم کھانی ہے آپ نے وعدہ کیا تھا آپ بھول نہیں سکتے گاڑی میں بیٹھے ہی اس کا شور شرابہ شروع ہو چکا تھا

جس پر خداش مسکرا دیا کیوں کہ اسی نے صبح اس سے وعدہ کیا تھا کی واپسی پر وہ آئسکریم کھلائے گا وہ اپنے وعدے سے مکر نہیں سکتا تھا

گاڑی آئسکریم پالر کے باہر رکی جس پر وہ دونوں ریلیکس ہو کر بیٹھ گئی تھی ابھی تھوڑی دیر میں ان کی مزیدار قسم کی آئسکریم آنے والی تھی

خداش نے گاڑی کا ڈور کھولا جب اسے پیچھے سے آواز سنائی دی

میری چاکلیٹ فلیور اس نے بتانا ضروری سمجھا

کسی نے پوچھا تم سے۔۔۔؟ وہ انتہائی ٹھنڈا جواب دیتا اسے دیکھنے لگا تھا

وہ اسے گھور کر رہ گئی مطلب وہ اسے آئسکریم نہیں کھلانے والا تھا وہ گاڑی کا ڈور بند کرتا باہر نکل گیا تھا جب کہ حرم نے تو اس چیز کو محسوس نہیں کیا تھا

کم از کم پوچھ کے جانا چاہیے نا اس نے حرم سے کہا تھا وہ سچ میں آئس کریم پالر آنے کے بعد یہاں سے سوکھے منہ جانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی

غصہ نفرت سب کچھ اپنی جگہ لیکن آئسکریم پر کوئی کمپرومائز نہیں

ارے یار آپو وہ آپ کے لئے کوئی پہلی دفعہ تو آئسکریم لینے گئے نہیں ہیں جو آپ انہیں بتا رہی تھی وہ مزے سے کہتی خداش کے فون پر گیم کھیلنے لگی

جبکہ اگلے دومنٹ میں وہ ائس کریم لے کر حاضر ہو چکا تھا حرم کی وینیلا آئس کریم اس کی طرف بڑھا کر کر اس نے چاکلیٹ آئس کریم اسے دی تھی

جس کو اس نے فورا تھام لیا تھا لیکن سوچا ضرور تھا اگر پتہ تھا تو منہ سے بول دیتا

نہ کہ تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے پتہ ہے لیکن نہیں اسے تو بس موقع چاہیے ہوتا ہے خود کو بیسٹ ثابت کرنے کا

وہ منہ بنا کر کہتے آئسکریم کھول کر کھانے لگی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

بیٹھ جاؤ اب کتنا اور کام کرنا ہے کھانا نہیں کھانا کیا اسے مسلسل لگے دیکھ وہ وہ بول پڑا تھا

چاچا چاچی۔ دادا جان دادی یہاں تک کہ تانیہ بھی کھانا کھا کے جا چکی تھی۔ بابا بھی تقریباً کھانا کھا چکے تھے اور زریام نے ابھی تک اسٹارٹ بھی نہیں کیا تھا

وہ تو کب سے اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا اور عمایہ وہ کبھی کچن میں جا رہی تھی کبھی باہر آ رہی تھی کھانے کے لیے بیٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی

ایسا پہلی دفعہ ہو رہا تھا کہ زریام جنت اور ان کی امی نے اس کے انتظار میں ابھی تک کھانا شروع نہیں کر رہا تھا۔ان کی امی تو کچن میں زریام کے لیے کچھ اچھا بنانے میں لگیں تھیں

آ جائے بھابی صاحبہ کتنا انتظار کروانا ہے آپ نے میرے معصوم بھائی کی بہن کو جنت جو اپنی بیٹی کے لئے ابھی نوڈلز بنا کر لائی تھی اس کے کان میں شرارت سے بولی تو اس کے گال زریام کے حوالے پر سرخ ہونے لگے

تم شروع کرو بیٹا وہ آ جائے گی بابا نے ذرا سخت لہجے میں کہنا چاہا لیکن بیٹے کے ساتھ وہ اپنا لہجہ سخت نہیں کر سکتے تھے اس لئے تھوڑے سنبھل کر بولے۔

آپ کو کس نے کہا کہ یہ جناب ہم میں سے کسی کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں. جی نہیں بابا امی ان کے لیے جو اسپیشل بنا رہی ہیں یہ اس کا انتظار ہو رہا ہے ورنہ ہم غریبوں کا کون انتظار کرتا ہے جنت نے اصل وجہ بتائی جس پر وہ مسکرا دیا تھا

ہاں تو میری ماں اتنے دنوں کے بعد گھر واپس آئی ہے مجھے کچھ اچھا کھانا ہی ہے نا ویسے کھانا تو میری بیوی کے ہاتھ کا بھی بہت اچھا ہے لیکن امی تو امی ہیں

وہ ایک نظر عمایہ کو دیکھ کر بولا تو وہ مسکرا دی سب کے بیچ میں اسے یوں اہمیت دینا اسے بہت اچھا لگ رہا تھا

تو سیدھی طرح کہیں نا کہ مسکا لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے لگاتے رہے لگاتے رہے لیکن بیوی کو کیوں بہلا رہے ہیں ساتھ

عمایہ تو میرے ساتھ کھانا کھائے گی جنت نے اسے فیصلہ سنایا تھا

ہاں تو تمہارے ساتھ ہی کھا لے نہ صرف بیٹھ جائے میں کون سا اس کو کھانا کھانے کے لئے کہہ رہا ہوں تھوڑی دیر کے لئے کوئی اچھی شکل دیکھنے کو ملے ورنہ تمہاری شکل دیکھ کر مجھ سے کھانے کا انتظار نہیں کیا جا رہا

وہ چمچ سے ٹیبل پر فضول میں چھیڑ چھاڑ کرتا اپنی ماں کی طرف سے کسی اسپیشل ڈش کا انتظار کرتے ہوئے بولا

کیا مطلب ہے آپ کا میری شکل اچھی نہیں ہے۔۔ وہ تڑپ کر بولی

تم شیشہ کیوں نہیں دیکھ لیتی جنت یار وہ پر سکون سا جواب دیتا عمایہ کے لیے کرسی گھسیٹتا اسے بٹھا چکا تھا

ہاں جی آپ کی بیوی تو حور پری ہے نہ اس کی شکل دیکھ کر آپ کا موڈ اچھا ہو جائے گا جنت بھی کہاں لگی لپٹی رکھتی تھی

وہ تو ظاہری سی بات ہے تم نے دیکھی ہے اس کی شکل اب تو تمہیں کوئی شک نہیں ہونا چاہیے۔

کوئی پیاری نہیں ہے آپ کی بیوی یہ صابن کا کمال ہے جنت نے دہائی دی تھی۔

اسے اپنی طرح مت سمجھو جنت ضروری نہیں کہ یہاں ہر کوئی تمہاری طرح ہو میری بیوی نیچرل بیوٹی ہے کیوں بیوی کچھ بولو یہاں پر تمہاری بیوٹی کی توہین کی جا رہی ہے

کیا بولوں۔۔۔؟ وہ ان دونوں کی لڑائی جھگڑے میں خود کو شامل کرنے پر پریشانی سے پوچھنے لگی

بیوٹی کا تو پتہ نہیں لیکن بے وقوف ضرور ہے جنت نے انتقام لیا تھا۔

حسن سے بے گانگی کو معصومیت کہتے ہیں زریام نے اس کی غلط فہمی کو دور کیا۔

چپ کرو دونوں میری بہو کو کچھ مت کہنا میری بہو بہت پیاری ہے تم لوگوں کی طرح نہیں ہے صبح سے کاموں میں لگی ہوئی ہے ذرا سا جو آرام کرلے امی کچن سے نکلتی اپنے ہاتھ میں موجود شاہی کوفتے اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہنے لگیں

کیا بات ہے امی جان آپ کو تو بہو دو دن میں اتنی پیاری ہو گئی ہے کہ بیٹی سے زیادہ آپ اس کی تعریفیں کر رہی ہے اور یہ تو ہے ہی پارٹی بدل بیوی کے آتے ہی پارٹی بدل لی

ایک میں اور میری معصوم سی ہانی ماں بیٹی کہاں جائیں جنت افسوس سے سر ہلاتے ہوئے ان کا دھیان اپنی طرف کرنا چاہا جب ہانی بولی

ہانی ماموں کی ٹیم میں ہے۔اور اس کی اس معصومانہ سی بات پر وہاں پر زریام شاہ کا بلند قہقہ گونجا تھا

بیٹا تیری تو اولاد بھی تیری نہیں ہے امی جان ہانی کو پیار کرتی ہنستے ہوئے بولیں جبکہ ان سب میں وہ بھی مسکرا رہی تھی۔

آپ کے ہزبینڈ کہاں ہے۔۔۔! کھانے کے بیچ میں وہ بولی تو سب کے چہروں پر خاموشی چھاگئی تھی اسے احساس ہو گیا کہ اس نے کچھ غلط سوال کر لیا ہے لیکن پھر جنت مسکرا کر بولی

ہماری ڈیورس ہو چکی ہے ہانی کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد ہی میرے ہسبنڈ نے مجھے ڈیورس دی تھی ان کو بیٹی نہیں چاہئے تھی

جنت نے اس سے کچھ بھی چھپانا جیسے بہتر نہ سمجھا تھا وہ اس کی بات سن کر پریشانی سے اسے دیکھنے لگی کتنی زندہ دل لڑکی تھی وہ کچھ بول ہی نہ پائی۔

ماما میں نے کھالیا ہے اب میں دادو کے کمرے میں جاؤں۔کافی دیر کے بعد اسے ہانی کی آواز سنائی دی تھی

دادو نہیں بیٹا نانو۔۔وہ ہانی کو دیکھ کر کہنے لگی تو جنت کے لبوں پر ایک بار پھر سے مسکراہٹ آگئی تھی

اس کی دادی ہی ہیں وہ۔میری شادی باقر شاہ سے ہوئی تھی۔اس نے تفصیل سے بتایا

آپ کے شوہر کا انتقال ہوا تھا میرے بھائی کے ہاتھوں۔۔۔! اسے افسوس ہوا

نہیں جب وہ میرے شوہر تھے تو ان کا انتقال نہیں ہوا تھا ہماری طلاق ہونے کے بعد ان کا انتقال ہوا ہے بے فکر رہو تمہارے بھائی نے میرے شوہر کو نہیں مارا جب وہ فوت ہوئے تب صرف میرے کزن تھے اور کچھ بھی نہیں۔

خیر میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ باقر شاہ کی فیملی ان کے ماں باپ ان کی بہن میری بیٹی کو کو زیادہ محبت کرتے ہیں

اور مجھے اور کچھ نہیں چاہئے اور اب میں مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتی میں اب بالکل بھی موڈ نہیں ہے اپنا موڈ خراب کرنے کا تو تم بھی کھانا کھاو چلو

اور کہاں تھے ہم۔میں کہہ رہی تھی کہ آپ مجھے صبح شاپنگ کرلے کر جائیں گے وہ بات بدل گئی جب کہ ذریام اسے دیکھنے لگا

میں نے تم سے کب کہا کہ میں تمہیں شاپنگ پرلے کر جاؤں گا ذریام نے گھورا

بس ابھی 1_2 سیکنڈ پہلے بس اب مزید کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی ہوں آپ اتنی منت کررہے ہیں تو ٹھیک ہے میں چلی جاؤں گی آپ کے ساتھ شاپنگ پہ

وہ شاہانہ انداز میں بول رہی تھی جب کے ذریام نفی میں سر ہلا کررہ گیا۔اور اس کی شرارت پرامی اور عمایہ مسکرادی

○ ○ ○ ○ ○

مجھے آپ سے بات کرنی ہے آپ پلیز اپنے اس کتے کو سائیڈ ہٹائیں۔۔ریدم اچانک سے پیچھے سے بولی تو اس نے موڑ کراس کی جانب دیکھا وہ اسے آپ کہہ رہی تھی نہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ سوچ کر آگے بڑھنے لگا

میں آپ سے بات کررہی ہو مسٹر شائزم مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے میری بات سنیں اور اپنے کتے کو کہے کہ ذرا سائیڈ میں جائے

میں ایسے کسی انسان سے بات نہیں کرتا جو میرے ٹائیگر کو کتا کہہ کر پکارے اب آپ ذرا سائیڈ پر ہو جائے اور دوسروں کے راستے میں مت آیا کریں

نہیں نہیں میں وہی کہہ رہی تھی کہ اپنے ٹائیگر کو ذرا سائیڈ پر کرے مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے اس کے ہاتھ میں اگر کتے کی رسی نہ ہوتی تو وہ اب تک وہاں سے بھاگ چکی ہوتی

اسے ٹائیگر صرف میں بلا سکتا ہوں۔وہ کندھے اچکا کر بولا

تو میں کیا بلا سکتی ہوں وہ چبا چبا کر پوچھنے لگی۔

سر۔یا ٹائیگر جی جو تمہیں بہتر لگے اس نے دو آپشن دیے تھے

اتنا اڈیٹیو وہ غصے سے پیر پٹختی مڑنے ہی والی تھی جب اسے سامنے بیٹھا شخص نظر آیا اسے ترس آگیا تھا اس پر اس نے ایک مطلبی لڑکی کے لیے اتنا کچھ برداشت کیا تھا تو وہ کیا اس کے کتے کو سر یا جی نہیں بول سکتی تھی

وہ مڑ کر اسے دیکھنے لگی جی میں یہی کہنا چاہتی ہوں کہ آپ کے ٹائیگر جی کو ذرا ہٹائیں کر مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے پلیز ذرا سائیڈ پر آئیں گے

وہ ہمت جمع کر بولی تو وہ مسکرا کر ٹائیگر کی کرسی چھوڑ کر اسے دور جانے کا اشارہ کرتا اس کے ساتھ سائیڈ پر آ کر رک گیا

اس نے ایک نظر دیکھا تھا چا چا کہیں پر بھی نہیں تھے چا چا نے کہا تھا یہ لڑکا بہت بد تمیز ہے جتنا ہو سکے اس سے دور ہی رہو اور وہ بھی اس بات سے اب اتفاق کرتی تھی

جی محترمہ بولیں آپ مجھ سے کیا بات کرنا چاہتی ہیں تو سینے پہ ہاتھ باندھتا اس سے پوچھنے لگا

آپ کا اس بات پر کتنا یقین ہے کہ آپ بہت ہینڈ سم ہیں اور کسی بھی لڑکی کو اپنی طرف ایٹریکٹ کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں

یہ کیا بکواس ہے میں کیوں کسی لڑکی کو اپنی طرف ایٹریکٹ کروں گا اس کا جواب اسے بالکل سمجھ نہیں آیا تھا

بکواس تو نہیں ہے یہ آپ کو بس یہ بتانا ہے کہ آپ کو خود پر کتنا یقین ہے آپ کو خود پر اعتماد تو ہونا چاہیے نا آئی تھنگ آپ کو نہیں ہے مجھے سمجھ میں آ گیا

او ہیلو مجھے کیا نہیں ہے مجھے پتہ ہے کہ میں کیسا ہوں اور مجھے خود پر پورا یقین ہے سمجھی

وہ تو میں خود ہی لڑکیوں کو اتنی اہمیت نہیں دیتا یہاں پر کوئی بھی لڑکی ایسی نہیں ہے جو میں نے ایک اشارے کی منتظر نہ ہو شائزم نے اپنی اہمیت بتانا ضروری سمجھا

مجھے تو نہیں لگتا اگر ایسا کچھ ہوتا تو آپ بات شروع کرنے پر اتنے نہ پریشان ہوتے دیکھیں میں آپ کو چیلنج دینے والی ہوں تو سوچ سمجھ کر فیصلہ کرے یہ نہ ہو کے بعد میں آپ بہانے بازی شروع کر دیں

میں کوئی بہانے بازی نہیں کرتا میڈم اور ویسے بھی میں آپ کا چینلج ایکسپٹ کرنے میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں پہلے ہی بہت مشکل سے لڑکیوں سے جان چھڑا کر یہاں آیا ہوں مزید کسی کو اپنے پیچھے لگانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا شائزم نے بتانا ضروری سمجھا

شکر ہے آپ نے پہلے ہی بتا دیا بعد میں اگر آپ یہ بہانے بناتے نہ میرا وقت برباد ہوتا میں کسی اور کو دیکھ لیتی ہوں یہ تو مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ میرا چیلنج ایکسپٹ کرنے کی ہمت یہاں ہر کسی میں تو ہو گی نہیں۔

وہ تو میرے دوست کہہ رہے تھے کہ مجھے آپ سے پوچھنا چاہیے آپ دیکھنے میں کافی ٹھیک ٹھاک ہیں

لیکن یہاں پر اور بھی بہت سارے لوگ ہیں آپ نے میرا وقت برباد نہیں کیا مجھے اچھا لگا انسان کو ایسا ہی ہونا چاہیے

وہ کہہ کر پلٹ گئی تھی جب کہ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا وہ اس کی بے عزتی کر رہی ہے یہ تعریف

سنو لڑکی میں نہیں جانتا تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے لیکن میں کوئی بہانہ نہیں بنا رہا

میں کبھی کسی لڑکی کے پیچھے نہیں بھاگا اور نہ ہی میں نے کبھی کسی لڑکی کو امپریس کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اگر

تمہیں لگتا ہے کہ یہاں ایسی لڑکی ہے جسے میں پسند نہیں آؤں گا تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے

آپ چیلنج ایکسیپٹ کرنے سے منع کر چکے ہیں نہ تو پھر آپ فضول تقریریں کیوں کر رہے ہیں۔ماریہ کو امپریس کرنا

بچوں کا کھیل ہے

ہٹیں میرے راستے سے مجھے اور کسی کو ڈھونڈنا ہے اور وہ اکتائے ہوئے انداز میں بولی

میں تمہارا چیلنج ایکسیپٹ کرتا ہوں کون سی لڑکی ہے یہ ماریہ بتاؤ مجھے

اب تو وہ سچ مچ میں مکمل موڈ میں آگیا تھا

یہ تو میں آپ کو بتا دوں گی لیکن پہلے سوچ سمجھ کر پیچھے نہیں ہٹ سکتے اگر آپ پیچھے ہٹیں گے تو آپ کو کہنا پڑے گا

کیا آپ کا ٹائیگر ایک کتا ہی ہے اور وہ ساری زندگی بھونکتا ہی رہے گا

ریدم نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا تھا جس پر شائزم نے ہاں میں سر ہلایا اور اس کا اشارہ ملتے ہی سامنے کی

طرف چلا گیا جہاں شاید وہ لڑکی ماریہ تھی

○ ○ ○ ○ ○

وہ اس لڑکی ماریہ کو ڈھونڈ کر آخر اس تک آگیا تھا کسی کے جذبات کے ساتھ کھیلنا اسے پسند نہ تھا۔اور نہ وہ یہ گھٹیا کام کرتا تھا

وہ لڑکیوں سے دوری بنا کر رکھنا ہی اپنے لئے بہتر سمجھتا تھا لیکن وہ جاننا چاہتا تھا۔کہ یہ لڑکی آخر اس سے شرط کیوں لگا رہی تھی

۔یہ لڑکی دکھنے میں اتنی چالاک نہیں تھی۔یہ بات تو وہ پہلی ملاقات میں ہی سمجھ گیا تھا جب اس کے دوستوں نے اسے فضول میں تنگ کرنے کے لیے اس لڑکی کو اسے وش کرنے کے لیے کہا تھا

یہ لڑکی کسی سے شرط لگا کر اسے اس فضول شرط میں شامل کرنے کی کوشش کر رہی تھی

لیکن وہ اس کے لیے کسی لڑکی کو کیوں بے وقوف بنا رہی تھی اسے دور سے وہ ماریہ نامی لڑکی دیکھائی دی

وہ اسے کافی بولڈ لڑکی لگ رہی تھی۔اس کے جذبات کے ساتھ کوئی کیا کھیلتا یہ تو دیکھنے میں ہی بہت شاطر لگ رہی تھی

یقیناً یہ بہت سارے لڑکوں کے جذبات کے ساتھ کھیل چکی ہو گی اس نے اندازہ لگایا تھا

تو کیا اس لڑکی کے لئے وہ اس سے شرط لگانا چاہتی تھی ماریہ اسے دیکھنے میں بالکل بھی پسند نہیں

یقیناً وہ لڑکی خوبصورت بننے کے لیے بہت محنت کر رہی تھی اس کی خوبصورتی کو وہ بالکل سراہنا نہیں چاہتا تھا لیکن اس کی مجبوری تھی اس شرط کو جیتنا تھا کیونکہ وہ اپنے ٹائیگر کو کتا کہنے کا حوصلہ خود میں بالکل نہیں پاتا تھا۔

اس نے دور سے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ لڑکی کس قسم کی ہو سکتی تھی وہ پر سکون سا اس کی طرف قدم بڑھاتا اس کے پاس آگیا۔

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

○ ○ ○ ○ ○

وہ وہاں رکھی کرسی پر بیٹھ گیا سامنے بیٹھی لڑکی جو اپنے فون میں مصروف تھی اسے حیرانگی دسے دیکھنے لگی۔

یار اتنا وقت لگا دیا آرڈر لانے میں حد ہوتی ہے کسی چیز کی ویٹر لڑکی کے سامنے جوس رکھنے لگا تو لڑکی نے ایک بار پھر سے دیکھا لیکن اس کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ تھی۔

سر بہت معذرت یہ رہا آپ کا آرڈر وہ جوس لڑکی کے سامنے رکھا جانے لگا جبکہ وہ حیرانگی سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

آپ کون ہیں اور آپ میرا جوس کیوں لے رہی ہیں۔وہ اس سے سوال کرنے لگا جبکہ اب تک وہ لڑکی اسے دیکھ رہی تھی پھر ایک ادا سے اپنے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے مسکرائی

آپ میری جگہ پر آئے ہیں۔مسٹر ہینڈسم یہ میری ٹیبل ہے اور یہ آرڈر بھی میرا ہے۔آپ کا نہیں۔

کیا میں غلط جگہ آ گیا ہوں۔ سوری میں دوسری ٹیبل پر بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک میری کال آ گئی تو مجھے یہاں سے جانا پڑ گیا اور جب میں واپس آیا تو مجھے لگا کہ میرا ٹیبل ہے کوئی بات نہیں آپ انجوائے کریں میں جا رہا ہوں وہ اٹھنے ہی لگا تھا کہ وہ لڑکی بولنے لگی

انجوائے تو آپ کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے مجھے ہینڈ سم لڑکوں کے ساتھ بیٹھ کر جوس پینا کافی پسند ہے وہ مسکرا کر بولی تھی جبکہ اس کے انداز پر وہ بھی وہیں بیٹھ کر دلکشی سے مسکرا دیا

جب کہ اس کا سارا دھیان اس کی گھڑی اور ہاتھ میں پکڑے آئی فون پر تھا جس سے وہ اندازہ لگا چکی تھی کہ یہ آدمی کتنا امیر ہو سکتا ہے اس کے انداز سے اسے اندازہ ہوا۔ اس نے وہیں بیٹھے ہوئے اپنی گاڑی کی چابی نکال کر سامنے رکھ دی پھر میرے خیال میں ہمیں یہاں بیٹھ کر اپنا ٹائم برباد کرنے کے بجائے ایک خوبصورت سی ڈرائیو انجوائے کرنی چاہیے تاکہ آپ بھی انجوائے کر سکیں اور میں بھی شائزم مسکراتے ہوئے بولا تو ماریہ نے بے باک قہقہ لگایا کافی انٹرسٹنگ ہیں آپ کا وہ جوس وہی چھوڑ کر کھڑی ہو گئی تو اس سے بھی اٹھنا پڑا۔

○ ○ ○ ○ ○

سو گئی کیا۔ وہ کمرے میں آیا تو اسے بیڈ پر لیٹے دیکھ کر بولا

نہیں تو میں تو جاگ رہی ہوں۔ وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اس کے انداز پر وہ مسکرا دیا تھا۔

کیوں جاگ رہی ہو اتنی رات ہو رہی ہے چلو سو جاو۔ وہ زرا سخت لہجے میں بولا تو عمایہ کے چہرے پر اداسی چھا گئی

میں آپ کاانتظار کررہی تھی آپ نے بولا تھا آپ کی اجازت کے بنا نہیں سو سکتی وہ بہت کم آواز میں منمنائی تو اس کا یہ انداز زریام کو اور بھی بہت اچھا لگا۔

میری ہر بات ماننا فرض ہے کیا تم پر وہ اس کے قریب آتا ہوا اس کا چہرا اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام چکا تھا

شوہر کا حکم ماننے والی بیوی جنت میں شوہر کے ساتھ ہوتی ہے۔وہ بہت معصومیت سے بولی۔

اس کا انداز زریام کو بہکنے پر مجبور کر رہا تھا۔وہ لمحے میں اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتا اس کے لبوں کو قید کر چکا تھا۔

تم بہت پیاری ہو عمایہ ہمیشہ ایسی ہی رہنا میری ہر بات ماننا تم پر فرض نہیں ہے میرے لیے خود کو مت تھکایا کرو وہ اسے اپنی بانہوں میں قید کرتا اس کی شہہ رگ پر اپنے لب رکھتا اسے خود میں قید کرتا جا رہا تھا۔

جب کہ اس کی محبت سے بھرپور سرگوشیاں سنتے ہوئے عمایہ اپنی آنکھیں بند کر چکی تھی۔

وہ اس خوبصورت لمحات کی قید میں آچکی تھی جس میں اس کا شوہر اس کے ساتھ تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

سو گئی۔۔۔؟اس کا سر اپنے سینے پر رکھے وہ کب سے اپنے گرد اس کا معصوم سا حصار محسوس کر رہا تھا۔اس کی گرم سانسوں کا لمس اسے اپنے سینے پر محسوس ہو رہا تھا جن اس نے سوال کیا۔

وہ سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی۔

ہاں سو گئی۔وہ بول کر دوبارہ سر اس کے سینے پر رکھ چکی تھی اس کے جواب پر وہ دل کشی سے مسکرایا

میری اجازت کے بنا۔۔وہ اسے خود میں قید کرتا پوچھنے لگا

ہاں۔میں اب آپ کی اجازت کے بنا سویا کروں گی۔ بڑا ہی کوئی لاڈ بھرا ضدی انداز تھا۔یقیناً اس کی بخشی قربت کا ہی اثر تھا ورنہ وہ تو اس سے کھل کر بات بھی نہیں کرتی تھی

کیوں نہیں۔۔!وہ پوچھنے لگا

کیوں کہ آپ کی ہر بات ماننا مجھ پر فرض نہیں ہے اسی لئے میں آپ کی خاطر خود کو تھکاوں گی نہیں وہ اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے اس کی باتیں دہرانے لگی تو کمرے میں اس کا دلکش قہقہ گونجا

میں نے کہا تھا تمہیں معصوم سمجھنا بے وقوفی ہے تم بالکل بھی معصوم نہیں ہو بہت چالاک ہو تم لڑکی بہت چالاک اس کے گردن میں منہ چھپاتا وہ بے باکی سے اسے اس کے بارے میں وہ بتا رہا تھا جو وہ خود بھی نہیں جانتی تھی

اس کا انداز چاہت سے بھرپور تھا وہ اس کی بانہوں میں پگھلتی چلی جا رہی تھی جب کہ ہر لمحے کے ساتھ وہ اسے اپنے قریب تر کر رہا تھا اس کی گردن چہرے اور لبوں پر جا بجا اپنے لبوں کی مہر ثبت کر رہا تھا۔

وہ پوری طرح اس کی پناہوں میں قید تھی۔

ہمیشہ ایسی ہی رہنا چالاک سی اور ایک بات یاد رکھنا ہمیشہ اپنے دل کی سننا کسی کی باتوں میں مت آنا۔

مجھے لے کر کبھی بھی کوئی الٹا سیدھا خیال آئے تو سیدھا آ کر مجھ سے پوچھنا کسی اور سے نہیں تم حق رکھتی ہو مجھ سے ہر طرح کا سوال کرنے کا

اسے اپنے قریب کرتا وہ اسے حق دے رہا تھا جب کہ اسے سنتے سنتے وہ کب نیند کی وادیوں میں اترتی چلی گئی اسے خود بھی پتا نہ چلا

○ ○ ○ ○ ○ ○

تم سے ضروری بات کرنی تھی بیٹا اگر تم فارغ ہو تو کیا میں تم سے بات کر سکتی ہوں اماں اس کے کمرے میں آتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگیں

جو اپنی اسائنمنٹ بنا رہی تھی ایک طرف رکھ کر ان کے پاس آگئی

ایسی کونسی ضروری بات ہے جس کی وجہ سے آپ مجھ سے اس طرح اجازت مانگ رہی ہیں

بات ہی کچھ ایسی ہے بیٹا جس میں تمہارا دھیان میری طرف ہونا ضروری ہے۔اماں مسکرا کر بولیں

ہاں ضرور بتائیں مجھے آپ کیا کہنا چاہتیں ہیں وہ ان کا ہاتھ تھام کر اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھاتے ہوئے پوچھنے لگی تھی

بیٹا تمہیں یاد ہے تم نے کہا تھا کہ ہم تمہارے بارے میں کوئی بھی فیصلہ کرنے کا حکم پورا حق رکھتے ہیں

یہاں تک کہ اپنی شادی کے حوالے سے تم وہیں فیصلہ کرو گی جو ہم کریں گے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگیں تو اس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھا

بیٹا ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے اور میں جانتی ہوں کہ تمہیں اس فیصلے سے کسی طرح کا کوئی اعتراض نہیں ہو گا تمہارے بابا اور تمہارے دادا پیپر سے پہلے تمہارا نکاح کرنا چاہتے ہیں

شادی پیپرز کے بعد ہو گی وہ چاہتے تھے کہ ایک بار تمہیں اس بارے میں بتا دیا جائے۔اس کے ہاں کہنے پر وہ پر سکون تھی اسے بتانے لگی تھی جبکہ دیشم کچھ بھی نہیں بول پائی

وہ کیا کہتی اس نے ہر فیصلہ اپنے ماں باپ کو سونپ رکھا تھا وہ اسے پڑھنے دے رہے تھے اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا

۔وہ ان کی خوشیاں چھین لینے کا کوئی حق نہیں رکھتی تھی صرف ہاں میں سر ہلا گئی جب کہ اماں مسکرا کر اس کی پیشانی چومتی کے کمرے سے باہر نکل گئی تھیں اپنی ماں کے چہرے پر سکون دیکھ کر اسے بھی سکون ملا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

شادی وہ بھی اتنی جلدی اس نے تو سوچا تک نہیں تھا کہ اتنی جلدی اس کی شادی کے بارے میں سوچا جائے گا

وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی ابھی اس کی پڑھائی مکمل نہیں ہوئی تھی ابھی تو اسے اپنے خواب پورے کرنے تھے اسے بہت کچھ کرنا تھا اسے وکیل بننا تھا اور وکیل بننے کے لیے ابھی اسے بہت محنت کرنی تھی شادی تو اس کے وہم و گمان میں بھی کہیں نہیں تھی۔

اچانک اس کی شادی کر دی جائے گا یہ خیال اسے کبھی بھی نہیں آیا تھا وہ تو بس اپنی پڑھائی کو لے کر آگے بڑھ رہی تھی

اس کی بھی شادی ہونی ہے اس کی باری آئے گی یہ تو اسے سوچا بھی نہیں تھا لیکن اتنا جلدی کیوں پہلے تو سامیہ اور دیدم کی شادی ہونی تھی تو اس کا ذکر پہلے کیوں کیا جا رہا تھا

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اتنی جلدی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن اپنے ماں باپ کے فیصلے کے خلاف بھی نہیں جا سکتی تھی

لیکن ان سے بات تو کر سکتی تھی نہ انہیں یہ بتا سکتی تھی کہ اپنا خواب پورا کرنا چاہتی ہے اور ویسے بھی اب تو اس کا خواب بہت زیادہ دور بھی نہیں تھا

اس کے خواب اس کے بہت قریب تھے وہ اتنا وقت اپنے ماں باپ سے مانگ بھی سکتی تھی وہ لا متناہی سوچوں کے ساتھ اپنے ماں باپ کو اس بارے میں بتانے کا سوچ رہی تھی

اور اس میں اس کی مدد سے ایک شخص تھا خو

خداش کاظمی لیکن کیا وہ اس کی مدد کرے گا

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ باہر بیٹھی سوال سولو کرنے کی کوشش کر رہی تھی جب خداش تیزی سے اندر آتے ہوئے آگے بڑھنے لگا

وہ جو سوال آپ نے مجھے دو دن پہلے سمجھایا تھا وہ مجھے ٹھیک سے سمجھا گیا تھا اب مجھے اس سوال میں پھر سے مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے

کیا آپ میری مدد کریں گے وہ اوپر کی طرف جا رہا تھا جب اس کی آواز پر اس کے قدم رک گئے

اپنی اسائنمنٹ میرے کمرے میں رکھ دو میں رات کو کر دوں گا صبح اپنے ساتھ لے جانا ابھی میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا مجھے واپس جانا ہے وہ کہہ کر تو تیزی سے آگے بڑھ گیا تھا جب کہ دیشم دور تک اسے گھورتی رہی کہ وہ سچ مچ میں اسے اگنور کر رہا تھا اسے لگ رہا تھا

ہاں وہ جب بھی اس سے بات کرتا تھا تو وہ آگے سے بہت بد تمیزی سے جواب دیتی اور کبھی کبھی تو سن کر بھی نہیں بولتی تھی۔ شکر ہے وہ جواب تو دے رہا تھا اسے

وہ اپنا ضروری سامان لے کر واپس چلا گیا تھا جبکہ وہ اسے کہہ ہی نہ سکی کہ وہ اس سے بات کرنا چاہتی ہے

اس مسئلہ کا بس یہی ایک حل تھا اس کے علاوہ گھر میں کسی کی نہیں چلتی تھی اسے ہر قیمت پر اس سے بات کرنی تھی ۔اسے نکاح سے مسئلہ نہ تھا بے شک پیپرز سے پہلے اس کا نکاح ہو جائے بس رخصتی والا معاملہ کچھ وقت کے لیے ٹل جائے وہ اس سے بس اتنی ہی بات کرنا چاہتی تھی

اب پتا نہیں وہ اس کی مدد کرے گا بھی یا نہیں لیکن ایک بار بات کرنے میں حرج تھا وہ اپنے اسائنمنٹ اس کے کمرے میں چھوڑ آئی تھی یہ بھی بہت ضروری تھی کیونکہ اس دن کلاس میں صرف اس کے ہی سوال سہی ہوئے تھے وہ اب کچھ غلط کر کے اپنی بے عزتی نہیں کروا سکتی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

صبح صبح وہ اپنے کمرے سے نیچے آیا تو وہ ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی حرم ہر روز کی طرح بے عزتی کروا رہی تھی جب کہ وہ خاموشی سے اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی کہیں رات کو بھول کر وہ سو نا گیا ہوا گر ایسا کچھ ہوا تو آج کے کلاس میں بہت بے عزتی ہونے والی تھی۔

وہ تیار ہو کر نیچے آیا تو اس کے ہاتھ میں اس کی اسائنمنٹ بھی موجود تھی اس نے سکون کا سانس لیا تھا اگر وہ اس کا یہ کام نہ کرتا تو یقیناوہ اسے اپنے دوسرے کام کے بارے میں نہیں کہتی

اس نے خاموشی سے لا کر اسائنمنٹ اس کے سامنے رکھ دی تھی جب کہ اماں اسے مجبور کر رہی تھیں ناشتہ کرنے پر وہ جوس کا گلاس لیتا ان سے وعدہ کر رہا تھا کہ وہ ناشتہ کر لے گا لیکن اماں کو سمجھانا آسان تھوڑی تھا

اسے کھانے کا بار بار کہتی وہ ساتھ ساتھ زبردستی حرم کے منہ میں بھی کھانا ٹھونس رہی تھیں۔وہ مسکرا کر حرم کو ترس بھری نگاہ سے دیکھتا

وہ ان دونوں کو جلدی سے ناشتہ ختم کر کے باہر آنے کا کہہ کر باہر نکل گیا اسے بہت ضروری کام پر جانا تھا دیشم فی الحال تو اپنی اسائنمنٹ کو لے کر پریشان تھی لیکن اب وہ یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اس سے بات کیسے کرے گی اور کیا بات کرے گی وہ تو اس سے بالکل بات ہی نہیں کر رہا تھا

اور اپنی شادی کے بارے میں بات کرتے ہوئے اسے بہت عجیب بھی لگ رہا تھا وہ کہے گی کیا بات شروع کیسے کریں گی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ گاڑی میں اپنی اسائنمنٹ چیک کر رہی تھی جو بالکل ٹھیک تھی شکر تھا کہ اس نے اس کا کام کر دیا کہیں پرانی دشمنی کی وجہ سے وہ اس کا کام نہ کرتا تو۔۔؟ کیا وہ سچ میں ایک دوسرے کے دشمن تھے

آج سے پہلے اس نے یہ بات کبھی محسوس نہیں کی تھی لیکن شاید ہی اس نے کبھی اسے اگنور کیا تھا یا کبھی سے اسے مخاطب کیے بنا آگے بڑھ رہا تھا لیکن آج کل ایسا کچھ زیادہ ہی ہو رہا تھا شاید اسی لیے وہ محسوس کر رہی تھی۔

آج کل وہ اس سے بات نہیں کرتا تھا نہ ہی کچھ کہتا تھا شاید اس کی بدتمیزی کی وجہ سے وہ بے وجہ اس سے کچھ نہ کچھ کہتی تھی اگر اسے زیادہ اہمیت ملتی تھی تو اس میں اس کا کیا قصور تھا یہ تو قصور گھر والوں کا تھا جو بیٹیوں سے زیادہ بیٹوں کی اہمیت دیتے تھے

وہ تو اسے بہت نرمی سے بات کرتا تھا اس کی بد تمیزی کو بھی نظر انداز کر دیتا تھا آج اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس نے کبھی اس شخص کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا تھا

اور وہ بھی صرف اس لیے کیونکہ آج اسے اپنا مطلب تھا اگر اسے اپنا مطلب نہ ہوتا تو یقیناً اس بارے میں سوچ بھی نہیں لیکن آج اسے سوچنا پڑ رہا تھا

اس کی یونیورسٹی آ گئی تھی وہ اس کے نکلنے کا انتظار کرتا رہا جب وہ کافی دیر اپنی ہی سوچوں میں گم رہی تو ہر حرم کو اسے مخاطب کرنا

کیا ہوا آپو آج کیا یونیورسٹی نہیں جا رہی میرے ساتھ کالج چلیں گی بہت مزا آئے گا میں آپ کو سموسہ چاٹ کھلاؤں گی وہ خوشی سے کہنے لگی تھی جب کہ وہ اپنے سر پہ ہاتھ مارتے ان دونوں کو خدا حافظ کہتی جلدی سے گاڑی سے نکل گئی تھی

ارے ان کو کیا ہو گیا حرم سوچنے لگی

اس کا تو میں نہیں جانتا لیکن سموسہ چاٹ والی بات اماں کو پتہ چلے گی آج اس کی چوری پکڑی تھی اور اب وہ اس کی منتیں کر رہی تھی جب کہ خداش اس کی شکلوں پر مسکرائے جا رہا تھا

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کلاس روم میں جا رہی تھی۔جب سامنے ہی سر کو سٹاف روم میں جاتے ہی دیکھا ہو

السلام علیکم سر۔وہ بھاگتے ہوئے اس کے پیچھے آتے ہوئے سلام کرتی اسے چکی تھی۔یشام کی تو صبح حسین ہوگئی تھی اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

سرّوہ مجھے آپ کو بتانا تھا میں امرود نہیں کھاتی اور نہ ہی میں وہ امرود کھانے کے لئے گئی تھی تو پلیز کلاس میں ایسا کچھ بھی نہ کہیے گا میں وہاں امرود کھانے نہیں گئی تھی وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی

اچھا تو آپ امرود نہیں کھاتی تو پھر آپ وہاں کیوں گئی تھی کیا کرنے آئی تھی آپ وہاں وہ سینے پر ہاتھ باندھ دلچسپی سے اس سے پوچھنے لگا تھا

وہ میں وہاں۔۔۔وہ سوچنے لگی تھی اگر وہ اس سے یہ کہتی کہ وہ اس سے رنگے ہاتھوں پکڑنے وہاں آئی تھی تو وہ کیا سوچتے۔

بولے مس حرم میں انتظار کر رہا ہوں آپ وہاں کیوں آئی تھی اس کے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا اور ایک رنگ جا رہا تھا اس کے یہ رنگوں سے بہت حسین لگ رہے تھے

امرود کھانے وہ کافی دیر کے بعد بولی۔جس پر وہ مسکرا دیا تھا

میں یہ بات کسی کو نہیں بتاؤں گا آپ بے فکر ہو کر اپنی کلاس میں جا سکتی ہیں اس نے مسکرا کر کہا تھا جس پر ہر حرم سر ہلاتے اپنی کلاس میں چلی گئی

حد ہوتی ہے کسی چیز کی میرا ہی دماغ خراب ہے اگر سر خود سوچ ہی رہے ہیں تو پھر بات کو گھسیٹنے کی کیا ضرورت ہے ہاں میں امرود چوری کر کے کھانے گئی تھی وہاں وہ خود کو کوستی کلاس میں چلی گئی تھی

○ ○ ○ ○ ○ ○

یار ماہم تونے نوٹ کیا ہے یشام سر ہم سب کی بے عزتی کرتے ہیں

لیکن اس حرم کو کچھ بھی نہیں کہتے اور میں نے دیکھا ہے وہ اکثر حرم کو دیکھتے رہتے ہیں چوری چوری سب سے نظر بچا کے زاینہ نے ماہم سے کہا

نہیں مجھے تو ایسا نہیں لگتا سر بھلا ایسا کیسے کر سکتے ہیں تم بھی بالکل پاگل ہو فضول باتیں کر رہی ہو یہ لڑکی حرم تو عقل سے بالکل پیدل ہے ماہم نے اس کی بات کی نفی کی تھی

تمہیں ایسا تو نہیں لگتا ہے لیکن مجھے تو یہ لڑکی بہت چالاک لگتی ہے اور مجھے یہ بھی لگتا ہے کہ ہم سب سے چھپ کرنا اس نے سر کے ساتھ چکر چلا رکھا ہے

تم مانو یا نہ مانو سر اسے کیوں کچھ نہیں کہتے اس دن جب ہمارا ٹیسٹ ہوا تھا تب اس کا سارا ٹیسٹ غلط تھا لیکن سر نے اسے کچھ نہیں کہا اور ہم سب کو ڈانٹا

ٹھیک ہے بھئی میں تیری بات کو سمجھ گئی سر سب کے سامنے اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہتے ہوں گے

کیونکہ وہ بہت لائق ہے اور ٹوپر رہی ہے بالکل نازمین کی طرح تمہیں یاد ہے کچھ دن پہلے نازمین کا سارا ٹیسٹ خراب ہوا تھا

لیکن سر نے اسے کچھ نہیں کہا تھا بلکہ بعد میں آفس میں بلا کر اسے ڈانٹا تھا اور سمجھایا تھا کہ وہ سب کے سامنے اسے انسلٹ نہیں کرنا چاہتے اسی لئے اسے الگ سے بلا کر یہ بات سمجھا رہے ہیں

بالکل نازمین کی طرح وہ بھی بہت زیادہ لائق ہے اور اسے بھی سب کے سامنے شرمندہ نہیں کرنا چاہتے ہوں گے تم ذرا سی بات کو اتنا زیادہ کیوں سر پر سوار کر لیتی ہو ماہم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا جس پر وہ بنا کچھ بولے مسکرا دی تھی جیسے اس کی بات ایسے سمجھ آ گئی ہو

لیکن وہ تو اپنی ہی سوچوں میں گم تھی وہ گہری نظروں سے حرم کو دیکھ رہی تھی وہ کافی دنوں سے حرم پر نظر رکھے ہوئے تھی کلاس میں وہ کیا کرتی تھی کس طرح سے رہتی تھی وہ ایک ایک چیز کو نوٹ کر رہی تھی

کیونکہ جو چیز اس نے نوٹ کی تھی اسے نظر انداز نہیں کر سکتی تھی اس میں کچھ تو ایسا خاص تھا کہ سر یشام اس کی طرف کچھ زیادہ ہی نظر کرم کر رہے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ کلاس روم میں آیا تو سب کلاس خاموش ہو چکی تھی وہ سب کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اپنے کام میں مصروف ہو گیا دو تین بار اس نے نوٹ کیا کہ زائینہ اسے بار بار دیکھ رہی ہے

کیا بات ہے زائینہ آپ کو مجھ سے کچھ کہنا ہے تو کہیں وہ جو کب سے اس کی نظروں سے ڈسٹرب ہو رہا تھا آخر اسے مخاطب کر بیٹھا

وہ جو اپنی ہی سوچوں میں مصروف تھی اس کے پکارنے پر پریشانی سے ادھر ادھر دیکھ کر نفی میں سر ہلانے لگی نہیں نہیں تو سر کچھ بھی نہیں میں تو بس ایسے ہی وہ جلدی سے اپنی صفائی دینے کی کوشش کرنے لگی تھی جب اچانک ہی اس نے کچھ بولنے سے انکار کر دیا اور مار کر ٹیبل پر پھینک دیا

آئیں اس کو سچن کی سمری سب سٹوڈنٹس کو سمجھائیں وہ حکم دیتا ہوا اسے پریشان کر گیا تھا

وہ جو پتہ نہیں اپنی سوچوں میں کہاں سے کہاں جا چکی تھی اس کی بات پر پریشانی سے آگے آتے ہوئے مارکر ٹیبل سے اٹھانے لگی

لیکن اب اسے مارکر سے لکھنا کیا ہے یہ تو اسے کچھ پتہ ہی نہیں تھا وہ کتنی ہی دیر وہاں کھڑی رہی جب وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا حرم کو بلا چکا تھا

آئیں مس حرم آپ یہ سمجھائیں کو سچن جس طرح سے میں نے سمجھایا ہے بالکل اسی طرح اس نے حرم کو کہا تو وہ فورا اٹھ کر آئی اور جلدی جلدی مارکر سے سمری سامنے بورڈ پر لکھنے لگی

اس کے انداز میں جوش تھا یقیناً اس چیپٹر کو وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکی تھی

ہو گیا سر اس نے خوشی سے بتایا شاید اسے امید تھی کہ وہ اس کے کام سے خوش ہو گا لیکن اس نے اسے واپس جانے کے لیے کہہ دیا تو وہ مایوس ہو گئی

جی تو مس زائینہ آپ کو کچھ سمجھ میں آیا یا نہیں۔۔۔؟ یقیناً نہیں آیا ہو گا کیونکہ خود سے لائق یا خود سے بہتر لوگوں سے آپ سمجھنا اپنی توہین سمجھتی ہیں

لیکن فی الحال میری کلاس میں آپ کو ان سب چیزوں کا خیال رکھنا ہو گا فضول باتوں پر دھیان دینے سے بہتر ہے کہ اپنی تعلیم پر دھیان دے

اگر آپ نے آگے بڑھنا ہے تو۔ نازمین یہاں آئیں اور اس کو سچن کو ایک بار پھر سے اپنے انداز میں سمجھائیں کہ اگر کسی کو سمجھ نہیں آئی تو اسے بھی آ جائے

اس پر اس نے نازمین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو وہ فوراً اٹھتے ہوئے جلدی جلدی بورڈ پر سمری لکھنے لگی تھی

جبکہ اب زائینہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ شرمندگی سے کہا منہ چھپائے۔

بے شک حرم لائق تھی اور شاید یہی وجہ تھی کہ کلاس میں بھی اسے بہت اہمیت ملتی تھی۔

اور وہ پتہ نہیں کیا کیا سوچتی رہی نہ جانے کیوں لگ رہا تھا کہ سر کو اس کی ساری باتیں بھی پتہ چل گئی تھی

کہیں صبح جب یہ ساری باتیں کر رہی تھی سر نے سن تو نہیں دیا اس وقت تو کلاس میں صرف ماہم اور وہ ہی تھی

کہیں ماہم نے تو نہیں بتا دیا لیکن وہ تو سب سے بڑا ڈرتی تھی ان کے سامنے اس کی آواز بھی نہیں نکلتی تھی

تو پھر سر کو کیسے پتا چلا تھا۔ اس کی اس سوچ کا سر کا انداز اسے بہت کچھ سمجھا گیا تھا وہ سوچے جا رہی تھی

جب اچانک ہی اس کی نظر اچانک سامنے سی سی ٹی وی کیمرے پر پڑی تھی اس کے ساتھ چھوٹا سا سپیکر بھی لگا ہوا تھا

مطلب اس کلاس میں ہونے والی ہر گفتگو کو سر بہت اچھے طریقے سے جانتے تھے

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ اسے لینے کے لئے آیا تو وہ فوراً اپنا نقاب سیٹ کرتی باہر نکلی تھی۔

وہ گاڑی کا پچھلا ڈور کھولتی حرم کو نہ دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ آج بھی وہ اسے پہلے لینے کے لیے آیا ہے

مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی تھی اگر آپ مصروف نہیں ہیں تو کیا ہم بات کر سکتے ہیں اس سے پہلے کہ وہ اپنا فون اٹھاتا وہ بولنے لگی

اگر بات زیادہ ضروری نہیں ہے تو ہم گھر چل کر بھی بات کر سکتے ہیں۔اور تم کب سے مجھے منہ لگانے لگی تمہیں تو مجھ سے بات کرنا پسند ہی نہیں ہے نا۔وہ اسے جواب دیتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے وہ شاید آج اسے شرمندہ کرنا چاہتا تھا

اچھا ایسی بات نہیں ہے خیر چلو بتاؤ کیا بات کرنا چاہتی ہو وہ استہزائیہ انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔

شاید آپ کو پتا نہیں ہوگا کہ گھر میں میری شادی کے بارے میں بات چل رہی ہے نہیں نہیں مجھے شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہے اس کے پیچھے مڑ کر دیکھنے پر وہ فوراً بولی تو خداش کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آ گئی۔

تو پھر کیا مسئلہ ہے بتاؤ مجھے وہ ریلیکس سا اس سے پوچھنے لگا تھا۔اسے اس سے شادی پر کوئی اعتراض نہیں تھا یہ بات خداش کے لیے بہت حیرت انگیز تھی لیکن کافی خوشگوار بھی تھی

مسئلہ یہ ہے کہ بابا پیپرز سے پہلے میرا نکاح کرنا چاہتے ہیں اور پیپرز کے فوراً بعد رخصتی

ٹھیک ہے نکاح کر دیں مجھے نکاح پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں فی الحال رخصتی نہیں چاہتی

مطلب کم از کم تب تک تو نہیں جب تک سامیہ اور دیدم کی شادی نہیں ہو جاتیں وہ دونوں عمر میں مجھ سے بڑی ہیں۔ٹھیک ہے میں سمجھتی ہوں زیادہ فرق نہیں ہے لیکن پھر بھی لوگ۔۔۔۔

اپنی بات کرو دیشم لوگ کیا کہیں گے کیا سوچیں گے یہ سب سوچنا تمہارا کام نہیں ہے تم بس یہ بتاؤ کہ تم کیا چاہتی ہو وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

میں کچھ نہیں چاہتی بس میں رخصتی نہیں چاہتی نکاح کر دے لیکن رخصتی نہ کرے

جب تک میں وکیل نہیں بن جاتی اپنے پیروں پر کھڑے نہیں ہو جاتی۔تب تک میں شادی نہیں کرنا چاہتی میں جانتی ہوں کوئی مجھے پڑھنے نہیں دیتا آگے جا کر میری زندگی بہت ٹپیکل ہو جائیں گی بالکل ویسے ہی جیسے ہر لڑکی کی ہوتی ہے

گھر سسرال شوہر انہیں سب چیزوں میں بندہ پھنس جاتا ہے میں اپنا خواب پورا کرنا چاہتی ہوں

تمہیں تمہارا خواب پورا کرنے دیا جائے گا کوئی تمہارے راستے میں نہیں آئے گا تم پر کسی طرح کی کوئی ذمہ داری نہیں ہو گی بالکل بے فکر رہو وہ ایک بار پھر سے اس کی بات کاٹ کر بولا تھا

اب کی بار دیشم کو اس کے انداز پر غصہ آیا تھا

وہ تو جیسے بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا اس کی سسرال کو

یا شاید اسے لگتا تھا کہ وہاں بھی ویسا ہو گا جیسا اس گھر میں ہوتا ہے

لیکن ضروری نہیں کہ اگر خداش کا ظمی کو اس گھر میں اہمیت ملتی ہے تو اس کے سسرال والے بھی اس کے حکم کے غلام ہوں گے

اس بار وہ آگے سے کچھ نہیں بولی تھی بس سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر سوچنے لگ گئی۔ یہ اس کام میں اس کی کوئی مدد نہیں کرنے والا تھا مطلب صاف تھا کہ آگے اس کے لیے کافی ساری مشکلیں پیدا ہونے والی تھی

○ ○ ○ ○ ○

وہ باہر کی طرف جا رہا تھا جب حرم کو بیٹھے دیکھتا اگر وہ آج صبح کلاس کی لڑکیوں کی سوچ کے بارے میں نہ جانتا تو یقینا اس کے پاس ضرور جاتا ہے

لیکن نہیں وہ اپنی وجہ سے ایک معصوم لڑکی کے کردار پر داغ نہیں لگنے دے سکتا تھا

وہ وہیں سے آگے کی طرف بڑھ گیا تھا آج سمری اس نے بہت اچھے طریقے سے سمجھائی تھی اس کا انداز بہت اچھا لگا تھا اس نے ایک چیز نوٹ کی تھی وہ اس کی نقل کرتی تھی

جیسے مین پوائنٹ سمجھاتے ہوئے اس نے بالکل اسی کے انداز میں مارکر کو بند کیا تھا اور پھر مارکر کو الٹا کر کے اس کے انداز میں بورڈ پر ایک ایک لفظ پر غور کرتی

اس کے انداز میں ہی لڑکیوں سے پوچھ رہی تھی کہ کیا نہیں سمجھ آیا کہیں کوئی مشکل کہیں کوئی سوال

وہ اسے بہت غور سے دیکھتی تھی سمجھتی تھی اور یہی تو چیزیں تھی جو یشام کو بہت زیادہ پسند تھی اگر وہ اس کے لئے دیوانہ تھا تو وہ بھی تو اسے نوٹ کرتی تھی

اپنا کام ختم کرنے کے بعد وہ کتنی ہی جوش سے اسے دیکھ رہی تھی یقیناً چاہتی تھی کہ وہ اس کی تعریف کرے لیکن وہ نظر انداز کرتا نازمین کو اٹھا چکا تھا

جس پر وہ مایوس ہو گئی تھی۔ لیکن اس کی مایوسی کو بھی اس نے نظر انداز کر دیا تھا اس کے صبح والے چہرے کو یاد کرتا وہ مسکرا دیا جب اس کا فون بجنے لگا

اور اپنے موبائل پر آنے والے نمبر کو دیکھ کر وہ تیزی سے ایک سائیڈ ہوا تھا یہ وہ نمبر تھا جس کا انتظار بہت دنوں سے کر رہا تھا آخر آج اسے اس نمبر سے فون آ ہی گیا

ہاں راشید بولو کیا تمہیں کچھ پتہ چلا وہ بہت بے قراری سے پوچھ رہا تھا یہ بات شاید دوسری طرف موجود آدمی نے بھی محسوس کر لی تھی وہ جلدی جلدی اسے ساری انفارمیشن دینے لگا تھا

کیا نام بتایا ایک بار پھر سے بتانا اس نے اس آدمی کے بات سنتے ہوئے کہا

خداش کاظمی۔۔۔۔۔

یہ نام تو کہیں سنا لگ رہا ہے۔۔ ہاں اس نے پہلے یہ نام سنا تھا لیکن کہاں۔۔۔؟ فی الحال اس کے ذہن میں نہیں آ رہا تھا

خیر جو بھی تھا اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اسے کافی بڑی انفارمیشن مل چکی تھی

ٹھیک ہے میں دوبارہ فون کروں گا فون بند کرتے ہوئے وہ کالج گیٹ سے باہر نکلا تھا جہاں حرم اپنی گاڑی میں بیٹھ رہی تھی ایک لمحے کے لئے اس کے ذہن میں یہ نام خداش کاظمی دوبارہ آیا

اور پھر اتنے سالوں سے بندھی گرہیں خود بخود کھلنے لگی تھی۔

○ ○ ○ ○ ○

Urdu Novels Ghar

وہ واپس آیا تو ماریہ نامی وہ لڑکی بھی اس کے ساتھ تھی اس کے بازو کو اپنے گھیرے میں لیے ہوئے وہ اس کے بلکل ساتھ لگی تھی وہ کافی غور سے دونوں کو دیکھ رہے تھے

کیا بات ہے زکی تمہاری گرل فرینڈ نے تو ایک ہی دن میں بندہ ہی بدل لیا اور یہ دیکھنے میں تو کافی شریف قسم کا بندہ لگ رہا تھا

اب دیکھو ایک ہی دن میں اس نے لڑکی پٹالی وہ تو مجھے پہلے سے ہی پتا تھا اسی لیے تو میں نے سیدھا اسی کو ہی یہ چیلنج دیا تھا

لیکن آج کل کے لوگوں کا کوئی بھروسہ نہیں کتنے ہوشیار لڑکے ہیں آج کے

وہ ان دونوں پر تفصیلی تبصرہ کرتے ہوئے اسے کہہ رہی تھی جو نہ جانے کب سے نم آنکھوں سے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا

تمہیں دکھ ہو رہا ہے ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھتے ہوئے وہ اس سے پوچھنے لگی

جواب میں زکی کچھ نہیں بولا تھا بس چہرہ پھیر گیا

میں بھی کتنے بے وقوفانہ سوال پوچھتی ہوں ناظاہر سی بات ہے تمہیں برا لگ رہا ہو گا لیکن ایک بات سوچو اگر یہ لڑکی ایک ہی دن میں کسی اور کی ہو سکتی ہے تو تمہارے لیے کتنی اچھی تھی

اچھا ہی ہوا وقت رہتے تم اس سے اپنی جان چھڑا چکے ہو ایسے لوگوں کے لیے آنسو نہیں بہاتے دفع کرو بھول جاؤ اب جب یہ لڑکا اسے ڈیچ کرے گا نہ تب اسے احساس ہو گا کہ اس نے تمہارا دل دکھا کر کتنی بڑی غلطی کی ہے

تمہیں لگتا ہے وہ لڑکا اسے چھوڑے گا مجھے تو نہیں لگتا اتنی خوبصورت لڑکی کا ساتھ کون چھوڑنا چاہے گا میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ لڑکا اب تک اس لڑکی کے پیار میں پاگل ہو چکا ہو گا

مجھے تو نہیں لگتا یہ حور پری صرف تم ہی حور پری لگتی ہے مجھے یقین ہے کہ یہ لڑکا اس سے نہیں پٹنے والا یار اتنی بھی خوبصورت نہیں ہے اس نے شاید لڑکیوں کی نگاہوں سے دیکھ کر کہا تھا

ہے۔۔۔زکی کی آواز جس نے مڑ کر اسے دیکھا۔

جس پر اس نے اسے غصے سے بھرپور نگاہوں سے اسے دیکھا تھا پھر جیسے جان چھڑانے والے انداز میں بولی

ہاں تو ہو گی اپنے گھر میں میں کیا اب اس کی نظر اتارنے بیٹھ جاؤں۔

اور تمہیں کیوں اتنی خوبصورت لگ رہی ہیں مت بھولو اس نے تمہیں دھوکا دیا ہے اور ہم اس سے بدلہ لینے والے ہیں وہ لڑکا ہر قیمت پر اسے چھوڑے گا

بس بات ختم

ابھی وہ کچھ بول رہا تھا کہ چاچا بھی ان کے پاس ہی آ کر بیٹھ گئے یہ لڑکا زکی انہیں بہت زیادہ پسند آیا تھا بیچارے کے ساتھ بہت برا ہوا تھا لڑکی نے اسے دھوکہ دیا تھا اور اس کے پیارے سے دل والی مالکن نے اس لڑکے کو اپنا دوست بنا لیا تھا

ریدم کی دوست بہت کم تھی اس لیے چاچا نے بھی ان کی دوستی پر کسی طرح کا کوئی اعتراض نہیں کیا تھا

○ ○ ○ ○ ○

شادی ہے تو جانا تو پڑے گا ہی نہ اب بیٹا نہیں رہا اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ ہم بھی اس سے جڑے تعلقات کو ختم کر دے اس کی شادی میں کتنے دھوم دھام سے آئے تھے اس کے دوست

کتنی رونق آئی تھی اب صرف باقر کی دوستی نہیں تھی تانیہ کی دوستی ہے اس گھر میں۔شاہ صاحب اور بھائی صاحب آپ اپنے کسی بزنس ٹور کے لیے اسلام آباد جا رہے ہیں

تو آپ کی بھی طبیعت ایسی نہیں ہے کہ آپ کو شادی پر بھیجا جا سکے۔

تو ایسے میں میں نے اور تانیہ نے تیاری باندھ لیں۔بیٹا تو ہمارا تھا نہ اس سے جڑے تعلق بھی ہم نے ہی نبھانے ہیں

عالیہ چاچی بڑے ہی دکھی دل سے کہہ رہی تھیں ان کی باتیں امی کو بھی دکھی کر رہی تھیں

عالیہ جیسی اللہ کی مرضی تھی ویسا ہی ہوا حوصلہ رکھو اب تمہارے اس طرح اداس ہونے سے تمہارا بیٹا لوٹ کر تو نہیں آئے گا

اور یہ تو باقر کا کافی اچھا دوست تھا تمہیں اس کی شادی پہ ضرور جانا چاہیے مجھے بھی خوشی ہوئی کہ تم بھی گھر سے نکل رہی ہو اچھا ہے تھوڑی گھوم پھر آؤ تمہارا بھی دل ہلکا ہو گا تھوڑا ماحول بدلو

اور پھر صرف پانچ دن کی تو بات ہے امی انہیں سمجھاتے ہوئے بول رہی تھیں۔

سوچ رہی ہوں زاہدہ کو ساتھ لے جاتی ہوں۔ہزار طرح کے کام ہوتے ہیں شادی والا گھر ہے آخر یہ ہاتھ بٹائے گی میری تو عمر ہے نہیں کام کرنے والی اور تانیہ کو یہ سب کچھ آتا ہی نہیں۔

میرا تو ارادہ بھی نہیں تھا جوان جہان بیٹی کو اپنے ساتھ لے کر جانے کا پھر سوچا کتنا وقت ہو گیا ہے وہ بھی گھر سے باہر نہیں نکلی بھائی کے دکھ میں ہی بیٹھی رہتی ہے

اچھا ہے وہ بھی تھوڑا باہر نکلے گی ماحول بدلے گا تو تھوڑی بہتری محسوس کرے گی

ہاں بہت اچھا فیصلہ کیا تم نے عالیہ تانیہ کو بھی ساتھ لے جاؤ اچھا ہے وہ بھی گھوم پھر آئے

اور بچیاں شادی کو کافی انجوائے کرتی ہیں اچھا ہی ہے وہ بھی تھوڑی باہر نکلے گی۔ان کی اداسی کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھیں

لیکن شاید ہی عالیہ بیگم اپنی اداسی کو ختم کرنا چاہتی تھی اسی لئے بار بار اپنے بیٹے کا ذکر کئے جا رہی تھی

جو چیز انہیں بری لگ رہی تھی وہ یہ تھی کہ عالیہ آج کل بار بار جنت کے سامنے بیوہ عورتیں کے بارے میں بتاتی تھیں

جنت دو تین بار اپنے غصے کنڑول کرتے ان سے کہہ چکی تھی کہ وہ بیوہ نہیں ہے بلکہ ان کا بیٹا پہلے ہی اسے طلاق دے چکا تھا

اور جنت کے غصے پر بات کو ٹال دیتی تھی لیکن انہیں ان کا انداز بہت برا لگتا تھا اچھا ہی تھا کہ وہ پانچ دنوں کے لیے جا رہی تھی تو یقیناً پورے گھر میں ایک پر سکون ماحول بننے والا تھا جو نہ صرف جنت کے لیے بلکہ عمایہ کے لیے بھی بہت اچھا تھا۔۔

○ ○ ○ ○ ○ ○

وہ آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔اس نے آج نیلے رنگ کا خوبصورت جوڑا پہن رکھا تھا کیونکہ جنت نے اسے کہا تھا کہ تھوڑی دیر میں زریام اسے لینے آئے گا تو وہ تیار ہو جائے۔وہ دونوں ڈنر پر جانے والے ہیں۔جس کی وجہ سے وہ کافی خوش بھی تھی۔

وہ اس کے ساتھ دوسری بار باہر جانے والی تھی اور جب سے وہ زریام کو سمجھنے لگی تھی اس سے باتیں کرنے لگی تھی اسے اس کے ساتھ وقت گزارنا بہت اچھا لگتا تھا وہ جو سوچتی تھی سب غلط ثابت ہوا تھا وہ بہت اچھا شخص تھا۔وہ سب کی طرح تھا۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اسے پسند کرتا ہے وہ اس سے محبت کرتا ہے یا نہیں لیکن وہ اس کے جذبات کی قدر کرتا تھا۔ اس کے ساتھ جڑے رشتے کو دل سے نبھا رہا تھا اور اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا وہ ان دونوں کے رشتے کی عزت کرتا ان کا رشتہ نکاح کا تھا ونی کا نہیں۔

اور اب تو چاچی اور تانیہ کے جانے کے بعد ایک سکون سا ہو گیا تھا۔اب کوئی اسے کچھ نہیں کہتا تھا دادا جان زیادہ تر کمرے میں رہتے یا پھر شام کو باہر نکل جاتے۔اس کا سامنا کم ہی ہوتا تھا

دادی کسی کو کچھ نہیں کہتی تھیں وہ ہر وقت اپنی عبادت میں ہی مصروف رہتیں۔اور شام کو جب زریام آتا اس پر کچھ نہ کچھ پڑھ کر پھونکتیں۔

امی تو سارا سارا دن ہانی کے ساتھ گزار دیتی وہ تو نانی نواسی ایک دوسرے کے لیے کافی تھی۔ان کی ٹیم میں اور کسی کی جگہ نہیں سوائے ہانی کے ماموں کے۔

اور جنت۔۔وہ تو بس اسے شوہر کے دل میں جانے والے راستوں کی مسافر بناتی رہتی تھی۔وہ کچھ ہی دنوں میں زریام کی پسند ناپسند کے بارے میں سب کچھ جان چکی تھی

دروازے کے کھلنے کی آواز پر اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ اسی کو دیکھ رہا تھا اپنی شرٹ اتار کر بیڈ پر پھینکتے ہوئے قدم دو قدم آگے آنے لگا۔

وہ اس کے نزدیک آتے ہوئے اس کی کمر میں اپنا بازو حمائل کرتا اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔وہ اس کے چوڑے شانوں کا حصہ بنتی اس کے قریب کھڑی گہری گہری سانس لے رہی تھی۔

میں نے تیار ہونے کو کہا تھا کہ قیامت ڈھانے کے لئے کس نے کہا تھا۔۔وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتا اس کی تھوڑی انگلیوں میں تھام کر اپنے سامنے کر چکا تھا۔

تم ہائٹ تھوڑی اونچی کر لو یار وہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے بولا۔

اور بنا اسے کچھ بھی کہنے کا موقع دیے اس کے لبوں کی خوشبو خود میں اتارتا خود کو سیراب کرنے لگا۔

سانسوں کی رکاوٹ کا دورانیہ اب بڑھنے لگا تھا۔عمایہ کو سانس لینے میں مشکل ہونے لگی۔

تو وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ ٹس سے مس بھی نہ ہوا بلکہ اس کی کمر کے گرد اپنا حصار مضبوط کرتا ہے اسے مزید اپنے قریب کھینچ گیا

وہ قطرہ قطرہ اس کی سانسوں کو پی رہا تھا نہ جانے کیا تھا آج اس میں کہ اس کی تشنگی ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی وہ جتنا اسے قریب کر رہا تھا اس کی طلب اتنی ہی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

پھر آخر اسے اس کے نازک گداز لبوں اور اس کی سانسوں کی ڈور پر رحم آ ہی گیا وہ پیچھے ہٹا تو عمایہ اس کے سینے پر سر رکھ کے گہرے گہرے سانس لے لگی وہ کتنی ہی دیر مسکرا کر اسے خود سے لگائے کھڑا رہا۔

رات کو تیار رہنا آج تمہاری خیر نہیں وہی اس کے کان میں سرگوشی کرتا اسے خود سے الگ کرتے ہوئے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلا گیا۔ جبکہ وہ کتنی ہی دیر اس کے لمس کو محسوس کرتی خود میں سمٹتی رہی۔

OOOOOO

دیکھو لڑکی شرطیں مت رکھو۔ تمہاری ہر بات مانی گئی ہے تمہیں ہر وہ چیز دی گئی ہے جس کی تم نے خواہش کی اب تم اپنے ماں باپ کو سیکھا رہی ہو کہ کیا کرنا چاہے اور کیا نہیں بابا تو غصہ ہونے لگے اس کی بات سن کر

بابا جان میں شادی سے انکار تو نہیں کر رہی نا آپ لوگ میری زندگی کا جو بھی فیصلہ کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

بس مجھے تھوڑا سا وقت چاہیے۔ میں آپ لوگوں کی ہر بات مانوں گی. بس مجھے تھوڑا سا وقت دیں دے پلیز بابا۔۔۔

بس خاموش ہو جاؤ تمہیں جتنی چھوٹ دے دی اتنی ہی کافی تھی اب فیصلہ ہو چکا ہے نکاح ہو گا اور تمہارے پیپرز کے فورا بعد تمہاری رخصتی ہو گی۔

تم پڑھنا چاہتی تھی ہم نے اس معاملے میں کسی طرح کا کوئی اعتراض نہیں کیا

لیکن اب یادر کھنا اگراب میری پرورش پر سوال اٹھاتو تمہیں گولی مار دوں گا بہت ہو گیا تمہاری بدلحاظ اور بد تمیزی کو برداشت کرتے کرتے اب ہم تھک چکے ہیں اب اور نہیں جو ہم کہتے ہیں وہ کرو

جاو جا کر نکاح کی تیاری کرو پرسوں جمعہ کو تمہارا نکاح ہے شکر کرو کہ تمہیں یہ پیپرز دینے کی اجازت دی جارہی ہے ورنہ ہمارا کوئی ارادہ نہیں تھا

اب اگر تم نے مزید کسی بھی طرح کی کوئی ضد ہے تو شاید تم یہ پیپرز بھی نہ دے سکو اب آگے تمہاری مرضی تم جو کرنا چاہتی ہو۔

وہ اپنا فیصلہ سنا چکے تھے جب کہ وہ اتنی منتیں کرنے کے باوجود بھی خالی ہاتھ کمرے سے باہر نکل آئی تھی کوئی اس کی بات سننے کو تیار نہ تھا۔پرسوں نکاح تھا اور ہر کسی کو اس کے نکاح کی فکر لگی تھی۔

oooooo

جمعہ کو اس کا نکاح تھا۔کسی کا نام ساری زندگی کے لیے اس کے نام کے ساتھ جڑنے والا تھا

وہ کون تھا کیسا تھا اسے کچھ بھی پتا نہ تھا اور نہ ہی اعتراض تھا وہ بس اپنے لیے کچھ کرنے کا سوچ رہی تھی

بابا سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوا تھا۔ بابا تو اس کی کوئی بات سننے کو تیار نہ تھے. دو دن بعد جمعہ تھا۔ بابا نے اسے دادا جان سے بات کرنے سے منع کر دیا تھا۔اور اماں نے اسے یونی جانے سے منع کر دیا تھا

وہ ویسے بھی نہیں جانے والی تھی۔ کیونکہ پیر سے اس کے پیپرز شروع ہو رہے تھے۔اور پیپرز کے فوراًبعد شادی کی تیاریاں شروع ہو جاتی۔

اس وقت وہ اپنے ذہن سے ہر چیز نکال کر صرف اپنی پڑھائی کا سوچ رہی تھی۔ جو مواقع اسے ملا تھا وہ اسے ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتی تھی۔

نکاح سے کہیں زیادہ ضروری اس کے لیے اس کے خواب تھے۔ جو پورے کرنے کا مواقع اسے ملنے والا تھا یا نہیں وہ نہیں جانتی تھی لیکن وہ کوشش نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

○○○○○○

میں نے سنا ہے کہ اس لڑکی کو تم نے پٹا لیا مطلب سنا کیا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا بھی ہے نہیں تم تو اتنے شرافت کے ڈرامے کر رہے تھے

لڑکیوں سے الرجی ہے اور پتہ نہیں کیا کیا۔ اور یہاں تم نے تو پوری کی پوری لڑکی پٹالی۔

میں تو تمہیں اس صدی کا سب سے شریف انسان سمجھ رہی تھی لیکن تم تو میری آنکھوں میں اپنا مقام کھو چکے ہو

وہ اس کے دائیں بائیں گھومتی بالکل ایسا انداز اپنائے ہوئی تھی جیسے وہ کوئی چوری کرتے ہوئے پکڑا گیا ہو

فضول باتیں کرنا بند کرو تم نے مجھے چیلنج دیا تھا اور میں نے وہ چیلنج پورا کر لیا اب تو تمہیں میرے ٹائیگر کو سر کہہ کر بلانا ہو گا چلو آ جاؤ وہ اس سے کہتا ہوا اپنے کتے کی طرف اشارہ کرنے لگا

ایسی تو کوئی شرط نہیں لگی تھی اور نہ ہی میں تمہاری کسی فضول بات کو ماننے والی ہوں میرا تم سے اور تمہارے کتے سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور نہ ہی میں اسے اتنی عزت دوں گی

Urdu Novels Ghar

اگر تم اسے عزت نہیں دو گی تو میں اس لڑکی کو بتا دوں گا کہ یہ سب کچھ میں نے تمہارے کہنے پر کیا اس نے دھمکی دی تھی

اسے اندازہ نہ تھا اس کا تیر سیدھا نشانے پر لگے گا لیکن ایسا ہی ہوا تھا کیونکہ اگر اس لڑکی کو پتہ چل جاتا کہ یہ سب کچھ شرط پے ہوا ہے

تو یقیناً یہ لڑکی زکی کو اس کے دوستوں کے سامنے مزید شرمندہ کرتی۔

ہاں میں وہی کہہ رہی تھی نہ کہ میں ٹائیگر سر کو اب عزت سے سر کہہ کر پکارا کروں گی لیکن اگر سب ایسا ہی ہوا جیسے میں چاہتی ہوں تو

آگے پیچھے کچھ نہیں جو تم نے کہا کہ میں نے کر دیا چیلنج پورا ہو چکا ہے اب بات ختم اب میں مزید اس قصے کو گھسیٹنا نہیں چاہتا۔

نہ ہی وہ لڑکی میرے بس کی ہے اس کی ڈیمانڈ ہی ختم نہیں ہوتی کبھی یہ چیز چاہیے کبھی وہ چیز چاہیے

میں اپنے باپ دادا کی دولت اس میک اپ کی دکان پر خرچنے سے رہا

میں اب اس پر اپنی ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں لگا سکتا اگر تم چاہتی ہو کہ میں مزید اس کے ساتھ اپنا وقت برباد کروں تو اس کے لئے پیسے تمہیں بھرنے ہوں گے وہ جیسے شرط رکھ رہا تھا

میرا دماغ خراب ہے جو میں اس کے لیے پیسے بھروں گی

اتنے پیسے ہیں تمہارے پاس اتنی بڑی گاڑی ہے اتنی مہنگی گھڑی پہن رکھی ہے اور کپڑے دیکھو کیسے بینڈ پہن رکھے ہیں ایک لڑکی سے پیسے مانگتے ہوئے شرم آنی چاہیے

نہیں میرا مطلب ہے کیا میری شکل دیکھ کر تمہیں لگتا ہے کہ میرے پاس اتنے پیسے ہیں نہیں نہ میں بہت معصوم مسکین سی لڑکی ہوں میرے پاس پیسے نہیں ہیں۔

ہاں تم اتنی معصوم اور مسکین ہو کے تمہارے پاس پیسے نہیں ہے لیکن شرط لگانے کے لئے دماغ ہے مزید میرا وقت برباد مت کرو بتاؤ آگے کیا کرنا ہے

وہ مزید شاید اس کے اوور ایکٹنگ نہیں دیکھ سکتا تھا اسی لئے اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا جس پر وہ فوراً سے اسے آگے کا پلان بتانے لگی تھی

جسے وہ جیسے جیسے سنتا جارہا تھا اس کے چہرے کا رنگ ویسے ویسے بدلتا جارہا تھا

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تمہاری یہ فضول بات مانوں گا۔ وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

مت مانو مجھے کیا ہے میں بھی تمہارے ٹائیگر کو سر کہہ کر نہیں بلاؤں گی پھر دیکھ لینا اس نے اپنی طرف سے دھمکی دی تھی لیکن اس کا دھمکی دینا انداز اسے اتنا اچھا لگا تھا کہ وہ بے اختیار مسکرا دیا۔

اپنے ٹائیگر کو تم سے عزت دلوا کے رہوں گا اس کے لیے اب مجھے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے

سنو اب نکلو تمہارے انکل نے دیکھ لیا تو تمہارے لئے مسئلہ بن جائے گا وہ اسے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا تو ریدم فوراً وہاں سے نکلنے لگی۔

لیکن یہ ضرور سوچا تھا کہ اسے کیسے پتہ چلا کہ وہ چاچا کو نہیں بتانا چاہتی اس کے بارے میں کچھ بھی

○○○○○○

صبح سے ہی نکاح کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی ہر طرف شور ہنگامہ مچا ہوا تھا

وہ بنا کچھ بولے ان سب کی تیاری دیکھ رہی تھی سامیہ بھی صبح صبح ہی واپس آ چکی تھی۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے پارلر والی اسے دونوں ہاتھوں پر مہندی لگا کر گئی تھی۔ فیشل کے بعد اور بھی بہت کچھ کرنا چاہتی تھی لیکن سامیہ نے کہہ دیا کہ کل نکاح ہے آج نہیں۔

جب کہ اب دیدم بیٹھی اس کی خدمات سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ منتیں تو حرم نے بھی بہت کی تھی کہ اسے بھی صرف مہندی نہیں لگوانی۔

بلکہ اپنا فیشل کروانا ہے۔ اور بالوں کی کٹنگ بھی کروانی ہے لیکن سب نے کہہ دیا کہ تم بچی ہو تم کچھ نہیں کرواسکتی۔

اور خود بیٹھی اس کے سامنے دلہنوں کی طرح اپنی تیاریوں میں مگن تھی

حرم کا تو دل ایسا خراب ہوا کہ وہ وہاں سے اٹھ کر باہر چلی گئی تھی

دیشم کے نکاح کا جوڑا آ چکا تھا یہ سب کچھ بہت جلدی جلدی ہو رہا تھا

دادا جان چاہتے تھے کہ نکاح جمعہ کے دن ہو اسی لیے یہ ساری تیاریاں اتنی جلد بازی میں کی گئی تھی

کیا بات ہے دیشم تم تو بہت خوش قسمت ہو یار تمہارا نکاح تو ہم سے بھی پہلے ہونے والا ہے

اور وہ بھی اتنے شاندار بندے کے ساتھ ویسے ماننا پڑے گا بڑا لمبا ہاتھ مارا ہے تم نے ہمیں تو کانوں کان خبر بھی نہیں ہونے دی۔

سامیہ ابھی بول رہی تھی کہ حرم کمرے میں آگئی۔سب کی اپنی ہی تیاری چل رہی تھی جب کہ حرم اپنی ہی مستی میں مگن تھی

اس کو صرف اپنی چیزوں سے مطلب تھا ایک ایک کر کے تقریباً ساری چیزیں لے کر وہ اپنی تیار کروا چکی تھی۔اور جو چیزیں اسے نہیں لا کر دی گئی تھی وہ خداش لے آیا تھا اس کے لیے

آخر اس کے اکلوتے بھائی کی شادی تھی وہ اپنی تیاریاں کیوں نہ کرتی جبکہ مشال آج شام تک لندن سے واپس آنے والی تھی لیکن منشا کا آنا ممکن نہ ہو سکا کیونکہ وہ پریگنینٹ تھی۔

بولے نا آپ مجھے دیکھتے ہی خاموش کیوں ہو گئی کیا میں اتنی پیاری لگ رہی ہوں کہ مجھے دیکھتے ہی سب کی بولتی بند ہو گئی۔

حرم جو اچانک سامیہ کو کچھ بولتے بولتے چپ ہوتے دیکھ چکی تھی اس کے سامنے بیٹھ کر پوچھنے لگی

تمہاری برائی کر رہے تھے اور برائی منہ پر تھوڑی نہ کی جاتی ہے سامیہ کندھے اچکا کر بولی۔

آپ سے تو امید بھی یہی ہے لیکن دیشو آپو ایسا نہیں کر سکتی اسی لئے تو ان کو چنا ہے آپ کو چھوڑ کر حرم دانت دکھاتے ہوئے بولی تو سامیہ کا رنگ پل میں زرد پڑ گیا تھا جس کو محسوس کیے بنا حرم دیشم سے باتوں میں مگن ہو گئی تھی۔

دیشو آپو آپ پر یہ لہنگا بہت پیارا لگے گا وہ اس کے نکاح والے جوڑے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی تو وہ مسکرا دی

خوبصورت لوگوں پر خوبصورت چیز اچھی لگتی ہیں وہ آنکھ دبا کر بولی

اپنی وجہ سے وہ گھر میں کسی کا موڈ خراب نہیں کر سکتی تھی اور حرم کتنی خوش تھی اس کے نکاح کو لے کر تین دن کی چھٹیاں بھی لے لی تھی اس نے اپنے کالج سے

ایسا پہلی بار ہو رہا تھا کہ اگلے ہفتے حرم کی سالگرہ تھی اور وہ اپنی سالگرہ سے زیادہ اس بات کو لے کر ٹینشن ہو رہی تھی کہ دیشم کی شادی ہے۔

ایسے میں وہ کسی کی بھی ایکسائٹمنٹ کو ختم نہیں کر سکتی تھی یہ سب لوگ اس سے محبت کرتے تھے اس سے جڑی خوشیاں ان کے لیے اہمیت رکھتی تھی۔

ooooo

وہ کلاس روم میں داخل ہوا تو اس کی پہلی نظر حرم کی خالی سیٹ پر پڑی تھی اور دوسری نظر اپنی ٹیبل پر پڑی اپلیکیشن پر

سر یہ حرم کی اپلیکیشن ہے اس کے بھائی کی شادی ہے

۔کچھ دن تک وہ نہیں آ سکے گی اب اس کی واپسی پیر کو ہو گی۔ میشا تفصیل سے بتا کر بیٹھ گئی تھی جبکہ وہ ہاں میں سر ہلاتا اپنا لیکچر سٹارٹ کر چکا تھا

آج کی کلاس اسے بہت بے رونق لگی تھی حرم کے بنا شاید ہی اسے اس کلاس میں رہنا اچھا لگ رہا تھا وہ جلدی جلدی اپنا لیکچر ختم کر چکا تھا

لڑکیوں سے لیکچر کے بارے میں تھوڑے سوالات کر کے وہ کلاس ختم کرتا کلاس سے باہر نکل آیا تھا۔

حرم کے بھائی کی شادی تھی وہ کافی دن تک نہیں آنے والی تھی اتنے دن وہ اس کے بغیر کیسے رہے گا۔

جمعے کو اس کے بھائی کا نکاح تھا تو ہفتے والے دن اسے آجانا چاہیے تھا اور آج جمعرات کی چھٹی تو بیکار میں کر رہی تھی اور پھر بیچ میں سنڈے وہ تو ویسے بھی اسے ایک دن دیکھے بنا نہیں رہ سکتا تھا۔

اپنے بھائی کی شادی انجوائے کرلو حرم بی بی کیونکہ اس کے بعد تمہاری ایک نئی زندگی شروع ہونے والی ہے۔

OOOOOO

کہنے کو اس کا نکاح تھا لیکن ساری تیاری اسی کو کرنے پڑ رہی تھی لیکن خوشی میں اسے یہ سب کچھ بہت نارمل لگ رہا تھا۔

وہ سب کچھ بہت خوشی خوشی کر رہا تھا نکاح کی ساری تیاریاں مکمل ہو چکی تھی حویلی کو دلہن کی طرح سجا دیا گیا تھا اور اس کی دلہن

نہ جانے اس کی تیاری مکمل ہوئی ہوگی یا نہیں تھوڑی دیر پہلے حرم اس کا موبائل فون لے کر گئی تھی کیونکہ دیشم کی مہندی بہت خوبصورت تھی اور حرم اس کی مہندی کی تصویریں لینا چاہتی تھی

جس کے لیے وہ اس کا فون لے کر گئی تھی اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی تھی وہ خود بھی کافی بے قراری سے اس کے واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

وہ آگے پڑھنا چاہتی تھی اپنے خواب پورا کرنا چاہتی تھی اور وہ بھی تو یہی چاہتا تھا کہ وہ اس کا ایک ایک خواب پورا کرے اس کے سارے خوابوں کو اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھے

اس نے لاء پڑھا تھا لیکن اپنے خاندان بزنس اور زمینی کاروبار کی وجہ سے وہ اپنی وکالت کو آگے نہ بڑھا سکا

لیکن دیشم اپنے خواب پورے کرنا چاہتی تھی اور وہ بھی نہیں چاہتا تھا کہ اس کا یہ خواب پورا ہو وہ وکالت کی ڈگری حاصل کر کے بھی وکالت نہیں کر سکا لیکن دیشم کو وہ اس کے خواب پورے کرنے سے نہیں روک سکتا تھا۔

اسے لگتا تھا کہ شادی کے بعد اس پر پابندیاں عائد ہو جائیں گی گھر سسرال شوہر کی ذمہ داری اس پر ڈال دی جائے گی۔

لیکن ایسا کچھ نہیں ہو گا وہ اسے بتائے گا کہ وہ اس سے کتنی محبت کرتا ہے اتنی محبت کہ وہ اس کی محبت میں اس کے ایک ایک خواب کو پورا کرنا چاہتا ہے۔

داداجان کی بات مان کر وہ خود بھی آج کل بڑی مشکل میں تھا داداجان نے کہا تھا کہ جب تک تم دونوں کا نکاح نہیں ہو جاتا تم دیشم سے مخاطب نہیں ہوں گے اسے بالکل منہ نہیں لگاؤ گے

اور وہ یہ سوچ رہا تھا کہ وہ اس کی آواز سنے بنا اس سے بات کیے بنا کیسے رہے گا۔

لیکن اب وہ خود اس سے بات کرتی تھی اسے مخاطب کرتی تھی اور اس کے لئے یہ ساری چیزیں بہت اہمیت رکھتی تھی

لیکن اب ان کا رشتہ ہی بدلنے والا تھا۔

وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس کی ہونے جا رہی تھی اور خداش کاظمی کے لیے اس سے بڑی اور کوئی خوشی نہیں تھی۔

○○○○○○○

شائزتم نے نوٹ کیا ہے وہ لڑکی ہر وقت ہمیں گھورتی رہتی ہے۔اس لڑکی کو ہم سے مسئلہ کیا ہے سمجھ نہیں آتا مجھے

۔

مجھے اس لڑکی پر بہت زیادہ غصہ آتا ہے وہ اس کے بازو میں باہیں ڈالے باہر آئی جب نظر ریدم ہر پڑی جوان کو ہی دیکھ رہی تھی۔

بے چاری جیلس ہے۔اس کو اتنا کچھ جو دیکھنا پڑ رہا ہے وہ بڑبڑایا۔

کیا مطلب۔۔۔!ماریہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

مطلب اسے دیکھانے کے لیے ہی تو کر رہا ہوں میں یہ سب تو وہ دیکھے گی ہی نہ۔وہ پرسکون سا بولا

جبکہ وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

کیا مطلب میں سمجھی نہیں تمہاری بات کو۔۔۔۔!وہ اسے دیکھ رہی تھی جبکہ وہ دلکشی سے مسکرادیا تھا۔

آوہو۔۔۔ماریہ تم تو ضرورت سے زیادہ ہی ناسمجھ بننے کا ڈرامہ کر رہی ہو۔میں نے تو تم سے نہیں پوچھا کہ وہ احسن تمہیں کیوں دیکھتا ہے یا پھر اس کے ساتھ تمہارا کیا تعلق ہے

یا پھر وہ ذکی وہ کیوں ہر وقت تمہیں دیکھتا ہے۔وہ بات ختم کر رہا تھا۔

ڈارلنگ تم پوچھ سکتے ہو مجھ سے کچھ بھی وہ احسن میرا ابوائے فرینڈ تھا۔لیکن تمہارے لیے میں نے اسے چھوڑ دیا کیونکہ وہ میرے اسٹینڈرڈ کا نہیں تھا۔

اور وہ زکی۔ ہاہاہا۔ وہ میرے پیار میں پاگل تھا بٹ ایم ناٹ انٹرسٹڈ۔ میں اسے چھوڑ چکی ہوں اور اب میں صرف تم سے پیار کرتی ہوں صرف تم ہی میرے بوائے فرینڈ ہو۔ وہ مغرورنہ انداز میں بولی

ویٹ۔۔۔ ویٹ۔۔ یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم ماریہ۔ میں کب سے تمہارا بوائے فرینڈ ہو گیا۔۔۔؟ میں تو صرف اپنا ٹائم پاس کر رہا ہوں۔۔

میں نے تم سے کب کہا کہ میں تمہیں اپنی گرل فرینڈ بنا رہا ہوں۔ وہ لڑکی ریدم میری منگیتر ہے اور اسے جیلس کرنے کے لیے میں تم سے باتیں کرتا ہوں۔

تمہارے ساتھ باہر جاتا ہوں۔ تمہارے ساتھ ٹائم گزارتا ہوں۔ تم میرے لیے صرف میری دوست ہو اور کچھ بھی نہیں۔ میں نے تمہیں اس نگاہ سے کبھی بھی نہیں دیکھا اور نہ ہی شاید کبھی دیکھوں گا۔

تم میرے اسٹینڈ کی نہیں ہو ماریہ۔ تمہارے ساتھ وقت گزارنے کا مطلب وہ نہیں جو تم سمجھی۔ وہ لمحے میں اسے آسمان سے زمین پر لے آیا تھا۔ جبکہ وہ صرف اسے سن رہی تھی۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو شائز۔۔۔! تم ہی تو کہہ رہے تھے کہ میرے ساتھ گزرا وقت تمہارے لیے انمول ہے۔ تم نے مجھے اتنی شاپنگ کروائی اور وہ گفٹ۔۔۔۔؟

وہ سب تو میں اپنے دوستوں کو دیتا رہتا ہوں یار۔ وہ تو ریدم کا صدقہ تھا۔ اس کا مطلب یہ تھوڑی ہوا کہ میں تم سے۔۔۔ ہاہاہاہا۔۔ ماریہ تم اتنی بے وقوف لگتی تو نہیں ہو یار۔

نو ماریہ میں صرف اپنی منگیتر کو جیلس کرنے کے لیے کر رہا تھا۔ میں تم سے پیار نہیں کرتا۔ تم میں ایسا کچھ نہیں ہے کہ تم سے پیار کیا جائے

بوائے فرینڈز تم کپڑوں کی طرح بدلتی ہو اور میں تم سے۔۔۔ اب یہ شکل ٹھیک کر و اپنی ماریہ اگر یہاں کسی کو یہ پتا چلا کہ ایک لڑکے نے تمہیں ڈیچ کیا ہے تو لوگ مزاق اڑئیں گے تمہارا

ریلکس ماریہ۔۔ ہم جو سب کے ساتھ کرتے وہ کبھی کبھی ہمارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے سو ریلکس۔ خیر میری منگیتر دیکھ رہی ہے سو بائے وہ دلکشی سے مسکراتا ایک آنکھ دبا کر اس کے قریب سے اٹھ گیا

جبکہ وہ اسے دور جاتے ہوئے دیکھتی رہی

ooooo

اسے دلہن بنا دیا گیا تھا۔ خود سے لاپروہ سی دیشم آج دلہن کے روپ میں قیامت ڈھا رہی تھی

اس کے دونوں ہاتھ مہندی سے مہک رہے تھے۔ حسین تو وہ ویسے بھی بہت تھی لیکن آج تو وہ آسمان سے اتری کوئی پری لگ رہی تھی۔

خوبصورتی کا دوسرا روپ تو آج دیشم کا ظمی لگ رہی تھی۔ دیشم آئینے کے سامنے کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی۔ اپنے اس روپ سے تو وہ خود بھی بے خبر تھی۔

حرم اور مشال اس کے ساتھ تھی جبکہ سامیہ اور دیدم کی اپنی تیاریاں ختم نہیں ہو رہی تھی

مشال کل ہی یہاں پہنچی تھی۔اور اس کے نکاح پر بہت زیادہ خوش بھی ہو رہی تھی منشا نہیں آسکی تھی جس کا اسے دکھ تھا وہ اپنی بہن کے بہت قریب رہی تھی بچپن سے ہی

اور اب جب اس کی شادی ہو رہی تھی تب بابا بہت زیادہ پریشان تھی انہیں لگا تھا کہ ان کے بڑے بھائی ان کا ساتھ نبھائیں گے اور خداش کے لئے منشا کا رشتہ مانگیں گے لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ھوا اور منشا اس گھر سے رخصت ہو گئی

اور اب تک وہ واپس اس گھر میں آئی ہی نہیں تھی بے شک وہ اپنے شوہر کے ساتھ بہت خوش تھی اور اب ماں کے رتبے پر فائز ہونے والی تھی

لیکن پھر بھی اگر اس کی شادی خداش کے ساتھ ہو جاتی تو آج وہ اسی کے گھر میں رہتی ہمیشہ اس کے پاس لیکن آج وہ اس کے نکاح میں اس سے دور تھی

جس کا اسے بہت افسوس تھا اگر تایا جان اپنی بیٹی کو یہاں بلا سکتے تھے تو پھر تھوڑی بہت کوشش کر کے منشا کو بھی بلا لیتے وہ اس وقت بہت تنہا محسوس کر رہی تھی اپنی ہر بات وہ اپنی بہن سے شیئر کرتی تھی

نہ جانے کیوں آج اس کا ذہن عجیب عجیب طرح کی باتیں سوچ رہا تھا اپنی آپ کو کچھ بھی الٹا سیدھا سوچنے سے روکنے کے باوجود بھی وہ عجیب سی کشمکش کا شکار تھی۔

ہر کوئی اس کی تعریفیں کر رہا تھا جب کہ وہ خاموش بیٹھی تھی کچھ پیر کو ہونے والے پیپر کی ٹینشن تھی

اور کچھ ٹینشن پیپرز سے بعد میں ہونے والی شادی کی بھی اور سب سے زیادہ ٹینشن آج کے دن کی تھی جب وہ خود کو کسی کی ملکیت میں دینے جا رہی تھی

اب تک اس نے اپنے نکاح سے جڑی کسی سوچ کو خود پر حاوی نہیں ہونے دیا تھا لیکن اب آہستہ آہستہ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو چکی تھی کہ اس کی آنے والی زندگی کیسی ہو گی

کیسا ہو گا اس کا شوہر اس کا مزاج کیسا ہو گا وہ دکھتا کیسا ہو گا ایسے بہت سارے سوال اس کے ذہن میں آ رہے تھے بار بار کہا جا رہا تھا کہ اس کا شروع ہونے والا ہے لیکن دلہا آیا بھی تھا یا نہیں اس بات کا کوئی ذکر بھی نہیں کر رہا تھا جو اس کی پریشانی کی وجہ بن رہا تھا

oooooo

کیا ہوا انکل سب ٹھیک تو ہے نا گاڑی کیوں رک گئی پلیز جلدی چلیں ہمیں جلدی پہنچنا ہے نکاح شروع ہونے والا ہے۔

نازمین اور میشا حرم کے فورس کرنے پر اس کے بھائی کے نکاح میں آنے کے لیے مان گئی تھی۔

لیکن ان سے غلطی یہ ہوئی کہ انہوں نے حرم کو اپنے ڈرائیور کو بھیجنے سے منع کر دیا۔ وہ دونوں ساتھ آنے والی تھی تو پریشانی نہ تھی لیکن اب جو گاڑی رک گئی تھی یہ بہت بڑی پریشانی تھی۔

گاڑی خراب ہو گئی ہے بیٹا اسٹارٹ نہیں ہو رہی انکل نے پریشانی سے بتایا

تو فنکل اب کیا ہو گا ہم نکاح میں کیسے پہنچیں گے۔۔۔۔؟

حرم کتنی بار فون کر چکی ہے۔ آپ کچھ کریں نہ ہمیں کیسے بھی نکاح والے گھر پہنچا دیجئے واپسی پر ہم اپنا انتظام کر لیں گے لیکن ہمیں پہنچا دیجئے وہ پریشانی سے انہیں دیکھ کر کہنے لگی تھی

واپسی پر وہ حرم کی گاڑی میں گھر تک آجانے والے تھے اور ویسے بھی حرم نے کہا تھا وہ خود خداش کے ساتھ ان کے گھر تک جائے گی اور واپسی کی کوئی پریشانی بھی نہیں تھی پریشانی تو جانے کی تھی

نازمین کا تعلق ایک بہت ہی چھوٹے سے گھرانے سے تھا اسے بہت مشکل سے اجازت ملی تھی جب کہ میشا بھی کوئی بہت ہائی کلاس نہیں تھی

لیکن اس کے بابا نے اسے ٹیکسی بک کروا کر دی تھی اور یہ ڈرائیور انکل انہیں حرم کے گھر تک چھوڑنے والے تھے کہ اچانک گاڑی خراب ہو گئی

بیٹے اس کا کوئی حل نہیں ہے میرے خیال میں تم لوگوں کے لیے دوسری ٹیکسی منگوانی پڑے گی تب ہی تم لوگ وہاں پہنچ پاؤ گی ورنہ بہت مشکل ہو جائے گی مجھے لگتا ہے کوئی مسئلہ ہوا ہے گاڑی اسٹارٹ ہی نہیں ہو رہی ہے

وہ انہیں بتا کر کسی اور ٹیکسی والے کو فون کر رہے تھے جب اچانک ان کی گاڑی کے پاس گاڑی آر کی میشا نے تو فوراً ہی پہچان لیا تھا

سر یشام دیکھو نکلو اس نے نازمین کو کہا تو اپنے ٹیچر کو دیکھ وہ بھی فوراً گاڑی سے باہر نکلی تھی

نازمین میشہ تم دونوں یہاں کیا کر رہی ہو خیریت تو ہے نا وہ ان دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا تو میشا نے فوراً اپنا مسئلہ اسے بیان کر دیا تھا

اوہ یہ تو بہت غلط ہوا جناب آپ کسی کو فون مت کریں آپ اپنی گاڑی ٹھیک کروائی ان دونوں کو میں لے جاؤں گا یہ میری اسٹوڈنٹ ہیں

مجھے بہت بہتر طریقے سے جانتی ہیں اس کے والد کو فون کر لیں وہ بھی مجھے جانتے ہیں اس نے بہت ہی مؤدبانہ انداز میں ڈرائیور سے کہا تھا

جی جی انکل یہ ہمارے ٹیچر ہیں اور میرے خیال میں یہ بھی وہی جا رہے ہیں ہم ان کے ساتھ چلے جائیں گے

میشا کو تو جیسے پر لگ گئے تھے اس نے فوراً ہی یشام کے ساتھ جانے کا فیصلہ کر لیا تھا

میشہ کے والد سے بات کرنے کے بعد وہ ان دونوں کو لے کر وہاں سے نکل چکا تھا جب کہ وہ دونوں اب بالکل بے فکر ہو چکی تھی

ooooo

کیا ہوا حرم تم یہاں باہر کیا کر رہی ہو بیٹا۔ راحت صاحب مہمانوں کو ریسو کر رہے تھے جب اسے پریشان سا باہر کسی کا منتظر دیکھا۔

بابا میری فرینڈز آنے والی تھی لیکن ابھی تک نہیں آئی مجھے ان کی پریشانی ہو رہی ہے ان کا فون بھی نہیں لگ رہا اس لیے ٹینشن ہو رہی ہے وہ انہیں دیکھتے ہوئے بتانے لگی۔

جب اچانک گاڑی آ کر رکی۔ حرم نے گاڑی سے باہر نکلتی نازمین کو دیکھ کر سکون کا سانس لیا۔

وہ تیزی سے گاڑی کی طرف بھری تھی انہیں اپنے گھر پر میں دیکھ اسے بہت خوشی ہو رہی تھی

تھینک یو سو مچ تم دونوں یہاں آئی مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا کہ میری فرینڈز میرے گھر آئی ہیں آؤ میں تم دونوں کو سب سے ملواتی ہوں

وہ خوشی سے ان دونوں سے کہنے لگی جب کہ میشہ پیچھے اشارہ کررہی تھی گاڑی کے اندر۔

اس نے میشا کے اشارے پر دیکھا تو اپنے سامنے یشام کو دیکھ خود بھی حیران رہ گئی تھی

جب کہ وہ تو جیسے بس اسی کو ہی دیکھے جارہا تھا اس کی نگاہیں اس کے حسین سراپے سے ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

اسے دیکھتے ہی وہ بھی گاڑی سے باہر نکل کر کھڑا ہو گیا وہ اس کے پاس آتے ہوئے اسے سلام کرنے لگی

جب کہ وہ سر کے اشارے سے اس کے سلام کا جواب دیتا اس کے اس حسین روپ میں کھویا ہوا تھا جس میں وہ اسے پہلی بار دیکھ رہا تھا۔

سر اندر آئیں میرے بھائی کا نکاح ہے۔آپ یہاں آئے مجھے بہت خوشی ہوئی پلیز آپ اندر بھی چلیں نکاح کی رسم کو جوائن کرے وہ اسے بھی اندر انوائٹ کرنے لگی تھی۔

نہیں حرم تھینک یو سوچ میں اندر نہیں آسکتا میں ان دونوں کو چھوڑنے کے لئے آیا تھا اصل میں میں تو اپنے فلیٹ جا رہا تھا ان دونوں کو مسئلے میں دیکھا تو سوچا ان دونوں کی مدد کر دیتا ہوں۔

وہ مسکرا کر اسے بتا رہا تھا جب کہ وہ اپنے بابا کو اس کے پاس آنے کا اشارہ کر رہی تھی

راحت صاحب جو اپنے مہمانوں کو ریسیو کر رہے تھے اس کے اشارے پر فورا اس کی طرف آ گئے تھے۔

بابا یہ میرے سر ہیں سر یہ میرے بابا ہیں حرم ان دونوں کو متعارف کرواتی خود مشال کے اشارے پر ان دونوں کو لے کر اندر بھاگ گئی تھی جبکہ راحت صاحب بس اس کے چہرے کو دیکھ رہے تھے جہاں ایک گہری مسکراہٹ تھی

السلام علیکم کاظمی صاحب کیسے ہیں آپ آپ سے مل کر خوشی ہوئی چہرے پر مسکراہٹ لئے ان سے کہہ رہا تھا

پر سرار مسکراہٹ کے ساتھ یہ شاطر نگاہیں انہیں لمحے میں کانپنے پر مجبور کر گئی تھی

اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے تیزی سے اپنے قدم اندر کی جانب بڑھا دیے تھے اس کے سلام کا جواب دیے بنا جبکہ وہ دور تک اپنی پر سرار مسکراہٹ کے ساتھ انہیں جاتے ہوئے دیکھتا رہا

OOOOOO

کیا ہوا بھائی صاحب آپ ٹھیک تو ہیں نا۔۔۔؟ثاقب صاحب جوان کو بلانے کے لیے آئے تھے ان سے پوچھنے لگے۔

احمر۔۔۔۔۔ثاقب وہ وہ۔۔۔و۔۔۔احمر۔وہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ ادا کرنے لگے

احمر ہاں بھائی صاحب احمر اور ساغر کی یاد تو مجھے بھی بہت آ رہی ہے کاش آج وہ دونوں اس خوشی میں ہمارے ساتھ ہوتے۔ثاقب صاحب کچھ افسرادہ سے ہو گئے تھے

جبکہ راحت صاحب بار بار پیچھے مڑ کر دیکھ رہے تھے۔لیکن اب وہاں کوئی نہیں کھڑا تھا

کیا ہوا بھائی صاحب مجھے آپ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی

آپ ٹھیک تو ہیں نا وہ ان کے چہرے پر پسینے کی بوندیں دیکھ کر کہنے لگے جبکہ وہ بار بار پیچھے دیکھ کر اپنے چہرے سے پسینہ صاف کرتے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اندر کی طرف قدم بڑھانے لگے

ارے انہیں کیا ہو گیا اچانک سے بھائی صاحب کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ثاقب صاحب پریشانی سے بڑبڑاتے ہوئے خود ہی باہر آ کر مہمانوں کو ریسو کرنے لگے تھے

جب انہوں نے ایک گاڑی جاتے ہوئے دیکھی یہ گاڑی کس کی تھی یہ تو وہ نہیں جانتے تھے لیکن گاڑی کے پیچھے بہت بڑے بڑے الفاظ میں احمر لکھا ہوا تھا

اس نام کو پڑھتے ہوئے وہ مسکرا دیئے اس نام کے ساتھ ان کی بہت ساری حسین یادیں جڑی ہوئی تھی

۔ان کا بچپن جوڑا ہوا تھا۔ لیکن کچھ نام زندگی بھر کے لیے بچھڑ جایا کرتے ہیں شاید راحت صاحب کی حالت میں اس نام کو دیکھ کر ہی ایسی ہوئی تھی۔

بہت عرصے کے بعد انہوں نے یہ نام پڑھا تھا ورنہ اس نام کو کھوئے ہوئے بھی زمانے گزر چکے تھے

شاید اسی لیے وہ آج خود سے بچھڑے ہوئے لوگوں کو یاد کر رہے تھے

OOOOOO

اسے باہر لایا گیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ کسی اور کی ہونے والی تھی۔ سامیہ اور دیدم اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔ جبکہ حرم بھی اپنی فرینڈز کے ساتھ آ گئی تھی

واو تمہاری کزن کتنی پیاری ہے حرم۔ ماشاءاللہ یہ دلہن بنے کتنی خوبصورت لگ رہی ہے میں نے آج تک اتنی پیاری دلہن نہیں دیکھی نازمین نے اس کی تعریف کی تو جھنیپ گئی

ارے صرف کزن ہی نہیں ہونے والی بھابھی بھی کہو۔ میشا نے لقمہ دیا تو دیشم کو جیسے جھٹکا سا لگا۔ جبکہ حرم خوشی سے چہک کی تھی

لڑکیوں میری ہونے والی بھابھی کو تنگ کرنا سختی سے منع ہے سائیڈ ہو جاو۔ مولوی صاحب آرہے ہیں اندر مشال نے ان کے پاس آتے ہوئے بتایا۔

وہ حیرانگی سے انہیں سن رہی تھی اسے اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آرہا تھا اس کا نکاح کس کے ساتھ ہونے والا تھا یہ سمجھنا اس کے لئے مشکل نہیں تھا لیکن وہ کچھ بھی سمجھنا نہیں چاہتی تھی اس کے لئے ان باتوں پر یقین کرنا ممکن نہ تھا کہ خداش کاظمی کے ساتھ اس کا نکاح ہو رہا تھا لیکن یہ کیسے ممکن تھا

وہ خداش کاظمی جو اس کی بہن سے نکاح کرنے سے صاف انکار کر چکا تھا وہ اس سے نکاح کرنے کے لیے راضی کیسے ہوا تھا کیسے وہ اس سے شادی کر رہا تھا نہیں ایسا نہیں ہو سکتا

وہ اس سے نکاح نہیں کر سکتی تھی وہ کیسے۔۔۔؟ کیسے اس شخص کے نکاح میں جا سکتی تھی جس سے وہ نفرت کرتی ہے۔۔۔؟ ہاں وہ نفرت کرتی تھی اس سے

اس کی نفرت کی کوئی انتہا نہ تھی تو کیسے وہ اس شخص کو زندگی بھر کے لیے اپنے ساتھ جوڑ لیتی کیسے برداشت کرتی اس شخص کا نام ساری زندگی اپنے نام کے ساتھ

وہ نہیں برداشت کر سکتی تھی ایک ایسے شخص کی حکومت خود پر جس سے وہ ساری زندگی نفرت کرتی آئی تھی

وہ اپنی سوچوں میں مگن تھی جب اچانک شور اٹھا مولوی صاحب کمرے میں تشریف لا رہے تھے اور ان کے ساتھ ہی مرد حضرات بھی۔

ساری لڑکیوں کو باہر جانے کے لیے کہہ دیا گیا تھا جب کہ بابا اس کے قریب آ کر بیٹھ گئے

اس نے اپنے ساتھ کچھ ہوتا محسوس نہ کیا اسے کچھ بھی سمجھ نہ آیا تھا بابا کا ہاتھ اس کے سر پر تھا۔

وہ بہت خوش تھے ان کی آنکھوں میں مان تھا ان کی بیٹی ان کا مان بڑھا رہی تھی وہ اس کے پاس بیٹھے اسے سائن کرنے کے لئے کہہ رہے تھے

جبکہ مولوی صاحب کے سوال پر وہ خالی خالی نگاہوں سے اپنے اوپر پڑے اس جالی کے دوپٹے کو دیکھ رہی تھی

جو اس شخص کے نام کا تھا جس کے ساتھ وہ اس طرح کا تعلق جوڑنے کے بارے میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

مولوی صاحب اس سے سوال کر رہے تھے جب کہ بابا اس کے پاس بیٹھے اسے ہاں کہنے کے لئے کہہ رہے تھے

وہ انکار کرنا چاہتی تھی وہ یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی وہ اس تعلق کے لیے تیار نہیں تھی

لیکن اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا وہ اپنے باپ کا مان نہیں توڑ سکتی تھی۔

اسے اپنے باپ کا مان رکھنا تھا وہ بیٹیوں کا باپ تھا اور بیٹیوں کے باپ کو شرمندہ نہیں کیا جاتا۔۔بیٹیوں کا باپ ہر سر اٹھائے اچھا لگتا ہے شرم سے سر جھکائے نہیں۔

قبول ہے۔۔۔اپنے خواب مار کر اپنا آپ مار کر اپنا غرور مار کر وہ اس شخص کا ناپسندیدہ ساتھ قبول کر چکی تھی۔

ہاں وہ دیشم ثاقب کاظمی سے دیشم خداش کاظمی بن چکی تھی۔

سب لوگ اٹھ کر باہر چلے گئے تھے۔نکاح کی رسم مکمل ہو چکی تھی۔باہر مبارکباد کا شور مچا ہوا تھا جبکہ اندر اس کی دنیا تباہ ہو چکی تھی۔۔۔

oooooo

اس کے بہت سارے دوست آئے ہوئے تھے وہ سب سے مبارکباد وصول کر رہا تھا اس کے چہرے پر جاندار مسکراہٹ تھی

نکاح ہو چکا تھا اور وہ بہت خوش تھا وہ آج اس کی ہو چکی تھی۔

اس کی خواہش اس نے تب کی تھی جب وہ محبت کا مطلب بھی نہیں سمجھتا تھا۔اس سے محبت کر کے اس نے اپنے آپ کو پہچانا تھا۔

اسے اس کی زندگی کی ہر خوشی مل گئی تھی۔اس کی پہلی خواہش اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی اس کی زندگی میں شامل ہو چکی تھی۔تو وہ بھلا خوش کیسے نہ ہوتا۔۔۔

سب لوگ آہستہ آہستہ جا رہے تھے اپنے سارے دوستوں کو الوداع کہنے کے بعد وہ ایک نظر اسے دیکھنے کا خواہش مند تھا۔

لیکن اس سے زیادہ ضروری فلحال دادا جان سے ملنا تھا جن کی وجہ سے یہ سب کچھ ممکن ہوا تھا۔

نہ جانے کیسے انہوں نے سب کو راضی کیا تھا وہ جانتا تھا اس رشتے کے لئے کوئی بھی راضی نہیں ہے۔

کوئی بھی دیشم اور اس کے نکاح کے لئے راضی نہیں تھا پہلے بابا جان منشاء کے خواہش مند تھے۔جس کا ذکر وہ چاچا جان سے بھی کر چکے تھے

لیکن بعد میں جب اس نے منشا سے شادی کرنے سے صاف انکار کر دیا اس کے انکار کی وجہ سے بابا جان کو چاچا جان کے سامنے بہت شرمندگی اٹھانی پڑی تھی اور اس کے فوراً بعد انہوں نے منشاء کی شادی کر دی تھی۔

اس دن کے بعد سے لے کر تقریباً تین سال سے چاچا جان ان سے کچھ خفا خفا نظر آتے تھے لیکن پچھلے دو تین دن سے جب سے نکاح کے تیاری شروع ہوئی تھی چاچا جان بہت خوش تھے

اس کی اسے اپنا داماد بنانے کے خواہش کیسے پوری ہو چکی تھی اور یہ سب کچھ صرف اور صرف دادا جان کی وجہ سے ہوا تھا۔

سب کو الوداع کرنے کے فوراً بعد وہ دادا جان کے کمرے میں آیا تھا کیونکہ وہ سب سے زیادہ تھینک یو تو انہیں کا کرنا چاہتا تھا کیونکہ انہیں کی بدولت تو آج سے اس کی چاہت ملی تھی۔

ooooo

دادا جان کیا میں کمرے میں آ سکتا ہوں وہ دروازے پر کھڑا ان سے اجازت مانگ رہا تھا جب کہ وہ اسے دیکھ کر مسکرا کر اندر آنے کی اجازت دے چکے تھے۔

مجھے تو لگتا تھا کہ آج تمہیں دادا جان کی یاد ہی نہیں آئے گی آج تو یقیناً خوشی سے تمہارے قدم زمین پر نہیں ٹک رہے ہوں گے

آخر آج تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خوشی جو تمہیں مل گئی ہے وہ اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہہ رہے تھے

صرف اور صرف آپ کی بدولت آپ کی وجہ سے مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی مل گئی

تھینک یو تھینک یو سوچ آئی لو یو دادا جان میں جانتا ہوں آپ کبھی میری کسی خواہش کو رد نہیں کر سکتے خوشی اس کے چہرے سے پھوٹ رہی تھی۔

ہم تمہاری کبھی کوئی خواہش ٹال نہیں سکتے خداش کیونکہ تم خود ہماری ایک خواہش ہو ہم تم سے بہت پیار کرتے ہیں ہم تمہیں بتا بھی نہیں سکتے کہ ہم تم سے کتنی محبت کرتے ہیں وہ خوشی سے اپنے سینے سے لگائے اپنی راحت کا سامان کر رہے تھے۔

میں جانتا ہوں دادا جان آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں میری ہر خواہش کو پورا کرتے ہیں۔

مجھے بے تحاشا چاہتے ہیں آئی لو یو سوچ میری اس خواہش کو پورا کرنے کے لیے میں زندگی بھر آپ کا احسان مند رہوں گا۔

وہ خوشی سے سرشار لہجے میں بول رہا تھا جب کہ دادا جان اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے شکر خدا کا کہ اس نے غلطی نہیں کی تھی جو اس خاندان کے پچھلی نسل کے نوجوان کر چکے تھے۔

اس نے اس لڑکی کو پسند کیا تھا جو کہ اس خاندان کا حصہ تھی۔ان کا اپنا خون تھی

اگر خداش کی پسند اس خاندان سے باہر ہوتی یا پھر وہ کسی کو بھی ان کے گھر کی بہو بنا کر لے آتا تو وہ کیا کرتے تھے وہی جو انہوں نے 17 سال پہلے کیا تھا۔

ہاں شاید وہ ایسا کرتے لیکن اب ان میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ اس درد کو دوبارہ برداشت کر پاتے ان کے پانچ بیٹے تھے لیکن پوتا صرف ایک تھا

اپنے دو جوان کندھوں کو انہوں نے اپنا کندھا دیا تھا۔ یہ درد آج بھی ان کے سینے میں دفن تھا۔ جسے وہ کبھی بھلا نہیں سکتے تھے یہی وجہ تھی کہ وہ خداش کی پسند پر سر جھکانے کو تیار ہو چکے تھے۔

بے شک دیشم ان کی پسند میں کہیں شامل نہیں تھی وہ اس لڑکی کو اپنی نسل کا امین بنانے کو ہر گز تیار نہ تھے

لیکن خداش کی ضد نے انہیں مجبور کر دیا تھا انہیں کچھ نہیں چاہیے تھا بس ان کا پوتا خوش تھا یہی ان کی خوشی تھی۔

ooooo

راحت صاحب بہت پریشان تھے بار بار وہ چہرہ ان کے سامنے آ رہا تھا۔

یہ محض ایک اتفاق ہے اور کچھ بھی نہیں وہ بڑبڑائے تھے۔۔

اس کا سر ٹینشن سے گھوم رہا تھا انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ بات کسی سے شیئر کرے کیسے بتائیں اس کے بارے میں۔۔

کیا یہ ایک اتفاق ہو سکتا ہے وہ اپنی بات میں الجھ رہے تھے

یہ صرف ایک اتفاق ہے اور کچھ بھی نہیں وہ اٹھ کر بیٹھ گئے۔

لیکن کیسے ایسا کیسے ہو سکتا ہے 17 سال کے بعد وہی چہرہ ان کے سامنے تھا

کسی 17 سال پہلے انہوں نے اپنے ہاتھ سے دفنایا تھا۔

اور آج 17 سال کے بعد وہ وہی چہرہ ایک بار پھر سے دیکھ رہے تھے۔اپنی آنکھوں کے سامنے جیتا جاگتا وہ مسکراتا چہرہ لیکن اس کی آنکھوں میں بے تحاشہ نفرت تھی وہ اس نفرت کو پہچان سکتے تھے۔ایسی نفرت انہوں نے 17 سال پہلے بھی تو دیکھی تھی۔نہیں کچھ بھی نہیں یہ سب صرف اتفاق ہے وہ ہر سوچ کو اپنے ذہن سے جھٹکتے ہوئے بستر پر لیٹ گئے تھے۔

oooooo

یشی کے بابا کو مت لے کر جاو انکل۔

یشی کے بابا کو مت لے کر جاو انکل پلیز پلیز مت لے کر جاؤ۔ایک چھوٹا سا بچہ روتے ہوئے ان کے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

ان کی آنکھ کھل گئی ان کی چہرہ پسینے سے شرابور تھا وہ پریشانی سے سر پکڑ کر بیٹھ گئے تھے ان کی بیگم گہری نیند میں تھیں جب کی نیند سکون سب تباہ ہو چکا تھا۔

ان کے دل میں ایک ڈر بیٹھ گیا تھا وہ اس کی آنکھوں میں نفرت دیکھ کر ڈر گئے تھے

اس کی آنکھیں اس بات کی گواہ تھی کہ وہ کچھ کرنے والا ہے وہ اپنے انتقام میں کوئی بھی حد پار کر دینے والا ہے۔

نہیں ایسا کچھ بھی نہیں ہے یہ صرف ایک غلط فہمی ہے اور کچھ بھی نہیں یہ سب صرف ایک اتفاق ہے ایسا نہیں ہو سکتا ایسا نہیں ہو سکتا وہ خود پر یقین دلا تا رہے تھے

مجھے اس بات کو یہیں ختم کر دینا چاہیے یہ بات کسی کو بھی نہیں بتانی چاہیے بیکار میں ٹینشن لے رہا ہوں میں اور کچھ بھی نہیں مجھے اس بات کو یہیں بھول جانا چاہیے وہ الجھن کا شکار تھے خود ی میں ہی الجھ رہے تھے

وہ کافی دیر سے سونے کی کوشش کرتے رہے لیکن پھر بھی نیند نہیں آئی تو نیند کی گولیاں لے لیں بس کیسے بھی انہیں اس ٹینشن سے جان چھڑانی تھی۔

نیند کی گولیوں نے اثر کیا تھا وہ تھوڑی ہی دیر میں ہر چیز بھول بھلا کر گہری نیند میں اتر چکے تھے یہ جانے بغیر کہ آنے والا وقت ان کے لیے کس حد تک خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

ooooo

وہ گھر واپس آیا تو چہرے پر سکون تھا۔ نجانے کیوں آج اسے بہت خوشی ہو رہی تھی۔اور یہ خوشی اسے راحت صاحب سے مل کر نہیں بلکہ ان کے چہرے کی خوشی چھین کر ملی تھی۔

ہاں راحت کاظمی کے چہرے کی مسکراہٹ چھین کر اسے بے سکون کر کے وہ اندر تک سرشار تھا اسے لگ رہا تھا جیسے اس نے اپنے انتقام کی شروعات کر دی ہو

وہ جس مقصد کے لیے یہاں آیا تھا اس مقصد کی شروعات ہو چکی تھی ہاں اس نے اپنے انتقام کی طرف پہلا قدم اٹھا لیا تھا۔

ابھی تو وہ صرف راحت صاحب کے سامنے آیا تھا تو ان کے پسینے چھوٹ گئے تھے ابھی تو بہت کچھ باقی تھا ابھی تو ان کو بہت کچھ برداشت کرنا تھا۔

یہ تو صرف شروعات ہوئی تھی آگے آگے بہت کچھ باقی تھا وہ ان کی ہستی تک ہلا کر رکھ دینے والا تھا۔

اسے دو دن پہلے یہ سب کچھ پتہ چلا تو تھوڑا اساد کھ بھی ہوا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ حرم ان سب چیزوں میں شامل ہو وہ اسے اپنی الگ دنیا میں لے کر جانا چاہتا تھا وہ اس کے ساتھ اپنی دنیا بنانا چاہتا تھا بلکہ وہ اسی کو اپنی دنیا بنا چکا تھا وہ اس کے ساتھ اپنی زندگی کی شروعات کرنا چاہتا تھا

لیکن حرم بھی ان سب چیزوں کا حصہ بن جائے گی یہ بات تو اس کے ذہن میں بھی نا تھے ہاں اسے یہ جان کر تکلیف ہوئی تھی کہ حرم خاندان کا حصہ ہے جس سے وہ بے تحاشا نفرت کرتا ہے

لیکن حرم کے لیے وہ اپنا انتقام ادھورا چھوڑ تو نہیں سکتا تھا وہ اپنے انتقام سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا۔

وہ اپنی منزل کے اتنے پاس آنے کے بعد پیچھے ہٹنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا اب تو اسے اپنے قدم آگے ہی بڑھانے تھے سامنے کوئی بھی کیوں نہ ہو۔بے شک۔۔۔وہ اس کی محبت تھی

لیکن اپنے ماں باپ کے لیے وہ اپنی محبت کو بھلا سکتا تھا وہ محبت کو چھوڑ سکتا تھا لیکن انتقام کو نہیں۔

ہاں وہ ایک لڑکی کی محبت کی خاطر اپنے ماں باپ کو دھوکا نہیں دے سکتا تھا وہ ایک لڑکی کی خاطر اپنے ماں باپ کو نہیں چھوڑ سکتا تھا جن لوگوں نے اس کے ماں باپ کو دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔

ان کی جائز رشتے کو معاشرے میں قبول نہ کیا ان لوگوں کی بیٹی کے ساتھ محبت کا تعلق نبھا کر وہ کیسے خوش رہ سکتا تھا اسے فلحال اور کچھ نہیں سوچنا تھا صرف سوچنا تھا تو اپنے ماں باپ کو جو ساری زندگی ان لوگوں کی وجہ سے سکون کا سانس نہ لے سکے۔

جو انہیں اپنے جائز رشتے کا یقین دلاتے دلاتے دنیا سے چلے گئے۔

ان لوگوں کی بیٹی کی خاطر وہ اپنے ماں باپ کو نہیں چھوڑ سکتا تھا بے شک وہ پہلی نظر کی محبت کا شکار ہوا تھا بے شک وہ اسے دیوانوں کی طرح چاہنے لگا تھا۔

شاید اس کو بھلا کر وہ جی بھی نہ ناپاتا لیکن اپنے ماں باپ کے انتقام کو کسی لڑکی کی خاطر چھوڑ کر وہ نہیں جا سکتا تھا۔

بہت غرور تھا ان لوگوں کو اپنے خاندان پر تو کیوں نہ وہ پہلا حملہ خاندانی نام پر ہی کرے۔

کیوں نا وہ پہلے حملے میں ہی ان لوگوں کا مان توڑ دے

ان کے غرور کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ کتنا اچھا لگے گا کتنا سکون ملے گا اسے انکے جھکے ہوئے سر دیکھ کر۔

تو وہ اس سکون کو حاصل کیوں نا کرے۔

بہت خوش ہو نا تم راحت کاظمی اپنے بیٹے کی شادی پر اور اگر یہ شادی تمہارے لیے تمہاری بربادی بن جائے تو تم کیا کرو گے۔۔

ہاں میں دیکھنا چاہتا ہوں تمہارا ٹوٹا غرور تمہارا بکھرا مان۔ تیار ہو جاؤ آرہا ہوں میں تمہیں اپنے خاندانی ہونے کا ثبوت دینے۔۔۔۔۔

ooooo

تو یہ سب دھوکا تھا۔ وہ اسے دھوکہ دے رہا تھا اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس جیسی خوب صورت لڑکی کے ساتھ کوئی ایسا کر سکتا ہے۔

اس یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ کوئی ایسا کر سکتا ہے۔آج تک کسی کی اتنی ہمت نہ ہوئی تھی کہ ماریہ کو دھوکا دے سکے

آج تک وہی لڑکوں کو چھوڑا کرتی تھی جو اسے پسند نہیں آتا تھا وہ اسے ڈاج دے دیتی تھی

لیکن کوئی اسے چھوڑ کر چلا جائے گا یہ تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔

نہیں تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے شائزم شاہ تم میرے ساتھ ایسا کرنے کے بارے میں سوچ بھی کیسے سکتے ہو۔

میں نے تمہارے لئے احسن کو چھوڑ دیا کہ میں تمہاری دولت پر عیش کر سکوں اور تم میرے ساتھ دھوکا کر رہے تھے تم میرے ساتھ ٹائم پاس کر رہے تھے۔

نہیں تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے اتنی آسانی سے تو میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں یہ سب کچھ تم نے اس لڑکی کی وجہ سے کیا نا

اب تم دیکھنا میں اس لڑکی کے ساتھ کیا کرتی ہوں میرے ساتھ دھوکا کر کے خوش تو تم بھی نہیں رہو گے تمہاری خوشیاں نہ چھین لیں تو میرا نام بھی ماریا نہیں

بہت پچھتاوگے تم شائزم شاہ سکون تو میں تمہیں بھی نہیں لینے دوں گی مجھ سے پنگا لے کر بہت بڑی غلطی کی ہے تم نے

وہ بہت کچھ ہو جا رہی تھی اتنی آسانی سے سب کچھ اپنے ہاتھ سے نکلنے نہیں لے سکتی تھی

آخر بہت عرصے بعد اتنا امیر آدمی اس کے ہاتھ لگا تھا

اپنی یہ ہار اس سے قبول نہیں ہو رہی تھی صرف اپنی منگیتر کو جلانے کے لیے وہ ایسے اپنے ساتھ لیے گھوم رہا تھا لیکن اب ماریہ کا دل آگیا تھا اس پر اور وہ آسانی سے چھوڑنے والی تو نہیں تھی

بے شک اسے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے اسے کسی طریقے سے اس کی منگیتر کو ہی راستے سے ہٹانا تھا

کیونکہ اب میں شائزم کو چھوڑنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

OOOOOO

اور آج اتوار کا دن تھا اور سب لوگ گھر پر ہی تھے دیشم تو نکاح کے بعد سے لے کر اب تک سامنے نہیں آئی وہ اپنے کمرے میں موجود اپنے ہونے والے پیپرز کی تیاریوں میں مگن تھی۔ جبکہ یہاں خداش کا ظمی تھا جو ہر وقت اس کو دیکھنے کے لئے بے چین تھا۔

اس وقت وہ اس کی بس ایک جھلک دیکھنے کے لئے اتنا بے قرار تھا کہ وہ سب کچھ لٹانے کو تیار بیٹھا تھا بس ایک بار وہ اس کے سامنے آجائے صبح ناشتے پر دوپہر کے کھانے پر یا پھر رات ڈنر کے وقت بھی وہ نیچے نہیں آرہی تھی۔

کل چاچی جان بتا رہی تھیں کہ وہ اپنے پیپرز کو لے کر کافی زیادہ پریشان ہے اور ہر وقت اپنی تیاریوں میں لگی رہتی ہے۔

اور پھر دادا جان نے کہہ دیا تھا کہ اسے بالکل تنگ نہ کیا جائے وہ اپنی پڑھائی کر رہی ہے تو کرنے دی جائے ویسے بھی اس کے پیپرز کے فوراً بعد اس کی شادی کر دی جائے گی تو وہ جیسے چاہتی ہے ویسے کر سکتی ہے

اس نے کسی کو بھی نہیں بتایا تھا کہ وہ آگے کے بارے میں دیشم کی پڑھائی کے لئے کیا سوچ ہوئے ہے۔اس نے دادا جان کو بس اتنا ہی بتایا تھا کہ

وہ اپنی بیوی کا خواب پورا کرنا چاہتا ہے دادا جان کو اندازہ تھا کہ وہ اس کی پڑھائی نہیں چھڑوانے والا لیکن دادا جان کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا

وہ اسے مزید پڑھانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے تھے وہ شادی کے فورا بعد اس کی پڑھائی بند کر دینا چاہتے تھے

وہ اسے پوری طرح سے خداش کی بیوی کے روپ میں ڈھلے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے

وہ چاہتے تھے کہ وہ شادی کے بعد اپنا گھر بسائے اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچے خداش کے ساتھ ایک نئی خوبصورت زندگی کی شروعات کرے نہ کہ پرانے فتور لے کر نئی زندگی میں قدم رکھے۔

خداش کو بھی وہ صاف اندازہ بھی بتا چکے تھے کہ شادی کے بعد اپنی بیوی کو زیادہ سر پر چڑھانے کی ضرورت نہیں ہے تمہاری محبت اپنی جگہ لیکن وہ لڑکی حد سے زیادہ بدتمیز ہے

اور شادی کے بعد بھی اس کی کوشش یہی ہوگی کہ وہ کسی بھی طریقے سے تمہیں وہ سب کرنے پر مجبور کرے جو ہماری مرضی کے خلاف ہے۔

اور اگر تم اس لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہو اور چاہتے ہو کہ ہم اس میں تمہارا ساتھ دیں تو تمہیں اس کی ہر بے جا ضد کو رد کرنا ہوگا۔

اور وقتی طور پر اس نے ان سے کہہ دیا تھا کہ آپ شادی تو کروا دیں باقی میں خود سب دیکھ لوں گا۔

اور اب وہ کس طرح سے سب دیکھنے والا تھا یہ تو وہی جانتا تھا۔

OOOOOO

وہ زیادہ دیر اپنی بے چینی کو خود تک نہیں رکھ پایا تھا وہ اپنی آنکھوں کو سکون پہنچانے کے لیے آخر ناشتہ کرنے کے فوراً بعد ہی اوپر کی طرف چلا گیا تھا حالانکہ اس کا کمرہ نیچے تھا۔

اوپر تو صرف لڑکیوں کے کمرے تھے لیکن اس وقت وہ کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی کنڈیشن میں تھا ہی نہیں۔

ایک تو ملکیت کا احساس اور پھر من چاہی منکوحہ کو دیکھنے کا دل کیوں نہ کرتا۔۔

وہ فی الحال اس سے ملنا نہیں چاہتا تھا اور نہ داداجان اسے اس چیز کی اجازت دے رہے تھے لیکن اپنے دل کی بے قراری کے ہاتھوں مجبور ہو کر اوپر آ گیا تھا ایک بار اس لمحے کو جینا چاہتا تھا کہ وہ اس کی ہو چکی ہے۔

وہ اس کی ملکیت ہے اس کی منکوحہ ہے وہ اسے بہت قریب سے دیکھنا چاہتا تھا۔

وہ اسے چھونا چاہتا تھا اسے محسوس کرنا چاہتا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ بہت زیادہ سوچ رہا ہے

اسے اپنی بے خودی کو کنڑول میں رکھنا تھا وہ فلحال اسے خود سے خوفزدہ نہیں کر سکتا تھا۔

اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ دروازے پر دستک دی تو اگلے ہی لمحے دروازہ کھل چکا تھا وہ نیلے رنگ کے سادے سے لباس میں اس کے سامنے کھڑی تھی۔

کیا میں اندر آ سکتا ہوں وہ شوخ سا بولا پوچھنے کی کیا ضرورت ہے اب تمہیں کہیں بھی آ سکتا ہوں وہ دلکشی مسکراتا اسے پیچھے ہٹاتے ہوئے دروازہ بند کر چکا تھا اس کی بے باک نگاہیں اور حق جتاتا انداز اسے ڈرا رہا تھا۔۔۔

oooooo

وہ حیرت سے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی جو پر سکون سادروازہ بند کرتے ہوئے اسے دیکھ کر دلکشی سے مسکرایا۔

منکوحہ صاحبہ اس طرح سے کیوں دیکھ رہی ہیں جیسے کسی جن کو دیکھ لیا ہو خیر مانا کے آپ اب ہر طرح سے دیکھنے کا اختیار رکھتی ہیں۔

لیکن بندہ ذرا کمزور دل کا ہے یہ نہ ہو کہ جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

وہ اس کے قریب آتے ہوئے اپنا دایاں بھاری ہاتھ اس کے چہرے پر رکھتا اسے حیرت کے سمندر سے باہر نکال لایا تھا

دیشم ایک پل میں اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتی دو تین قدم دور جا چکی تھی۔

اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ شخص یہاں اس کے کمرے تک آ جائے گا۔

کیوں آیا تھا وہ یہاں کیا وہ اسے اس کی اوقات یاد دلانے آیا تھا۔۔۔!

کیا وہ اسے یہ بتانے آیا تھا کہ دیکھ لو تمہاری نفرت کو میں نے کس طرح سے بے مول کر دیا ہے۔۔۔

دیکھ لو جس انسان کو تم اس دنیا میں سب سے زیادہ ناپسند کرتی تھی وہی تمہارا نصیب بن گیا ہے۔۔

کیا وہ اسے یہ بتانے آیا تھا کہ اس کی ہزار نفرت کے باوجود وہی شخص اس کے نصیب میں لکھ دیا گیا ہے

Urdu Novels Ghar

کیوں آئے ہیں آپ میرے کمرے میں آپ کو اس طرح یہاں نہیں آنا چاہیے پلیز جائے یہاں سے وہ وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اسے بہت نارمل انداز میں بولی تھی۔

جبکہ اس کے ڈر کو شرم و حیا سمجھ کر وہ مسکرا دیا

اس کمرے میں تو کیا اب میں اس ہر جگہ پر حق رکھتا ہوں جہاں پر تم نظر آؤ کیونکہ اب تمہاری ذات مجھ سے جڑ چکی ہے اب تو تم میری ہو تو تمہارا کمرہ کیا تمہارا بیڈ تمہارے دل ہر چیز پر میرا حق ہے۔

جب چاہوں گا جہاں چاہوں گا آؤں گا وہ اب بھی بہت پر شوخ نداز لیے ہوئے تھا

آپ کو یہاں نہیں آنا چاہیے پلیز جائے یہاں سے اس نے ذرا سختی سے کہا جبکہ اس کے انداز پر وہ پھر سے مسکرا دیا تھا۔

کیوں نہیں آنا چاہیے تھا کوئی ایک وجہ بتاؤ ابھی چلا جاؤں گا یہاں سے خیر میں تو تمہیں یہ بتانے کے لئے آیا تھا کہ

کہ آپ نے اپنی من مانی کر لی جو چاہتے تھے کر لیا آپ نے ہرا دیا آپ نے مجھے یہی تھی نا آپ کی ضد کہ کسی بھی طرح مجھے زیر کر سکے۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ مجھ سے بدلہ لینے کے لیے آپ اتنے گر جائیں گے کہ مجھ سے نکاح کی خواہش کا اظہار کریں گے یا آپ مجھ پر صرف یہ ظاہر کرنا چاہتے تھے کہ دادا جان آپ کی کوئی بات نہیں ٹالیں گے

Urdu Novels Ghar

اور میری ملکیت آپ کے ہاتھوں میں آجائے گی تو سن لیجئے خداش کاظمی بے شک میرا آپ سے نکاح ہوا ہے لیکن میں آپ سے آج سے نہیں بلکہ کئی سالوں سے نفرت کرتی آئی ہوں اور آگے بھی آپ صرف اور صرف میری نفرت کے ہی قابل رہیں گے۔

وہ چلانے لگی تھی جبکہ اس کی بات سن کر خداش کی ساری شوخی جاتی رہی

نفرت۔۔۔۔ہم میں کی نفرت کا رشتہ کب بنا دیشم

تم مجھ سے چڑتی ہو مجھ سے دور رہتی ہو مجھے پسند نہیں کرتی ہر چیز برداشت کر رہا ہوں میں لیکن نفرت تم مجھ سے نفرت کرتی ہو وہ بے یقین تھا۔

"تو کیا آپ اپنے آپ کو میری محبت کے قابل سمجھتے ہیں۔" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں بولی۔

نہیں۔۔۔یہ نہیں ہو سکتا میں نے کبھی تمھارے ساتھ ایسا کچھ نہیں کیا جس کی بنا پر تم مجھ سے نفرت کر سکو یہ مذاق ہے نہ تم میرے ساتھ مذاق کر رہی ہو بے وقوف بنا رہی ہو مجھے دیکھو۔۔۔۔

میرا اور آپ کا مذاق کا کوئی رشتہ نہیں ہے سمجھے آپ اور آپ سے نفرت نہیں کروں گی تو اور کیا کروں گی۔۔۔!

اگر مجھے پتا ہوتا کہ میری شادی آپ کے ساتھ ہونے والی ہے تو یقین کرے میں حویلی کو آگ لگا دیتی لیکن یہ کبھی نکاح ہونے دیتی۔

نکاح کے وقت مجھے پتہ چلا کہ آپ ہیں وہ انسان جس کو میری زندگی کا مالک بنایا جا رہا ہے

میں نے اپنی زندگی کا سب سے برا لمحہ وہی گزارا ہے جب آپ کو میری زندگی میں شامل کیا گیا

مجھے اب تک یقین نہیں آتا کہ میرے ماں باپ نے یہ فیصلہ کیا کیسے۔اور اب آپ مجھ سے یہ مت پوچھئے گا کہ میں آپ سے نفرت کیوں کرتی ہوں۔۔۔؟

آپ کو تو شاید پتا بھی نہیں ہو گا کہ آپ نے کب مجھے خود سے نفرت کرنے پر مجبور کیا ہے

آئی ہیٹ یو

نفرت ہے مجھے آپ سے سنا آپ نے نفرت کرتی ہوں میں آپ سے آئی۔۔۔۔۔دیشم ابھی بول ہی رہی تھی کہ اچانک خداش نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کر لیا۔

دیشم اسے خود سے پیچھے ہٹانے کی جدوجہد کرنے لگی لیکن اس کی گرفت بہت مضبوط تھی۔

وہ ایک ہی لمحے میں اسے آپ نے اتنے قریب کر چکا تھا کہ اسے سانس لینے میں بہت دشواری ہونے لگی۔

اسے پیچھے کرنے کے چکر میں وہ اس کے ساتھ ہی بیڈ پر جا گری تھی

خداش تو کسی اور ہی جہان میں تھا اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے وہ اس کی نازک سی کمر کو جکڑ کر اپنے اوپر کر چکا تھا۔

مدہوشی میں اس کی سانسوں کو پیتے ہوئے وہ جان چکا تھا کہ وہ رو رہی ہے اس کی سانسوں کی رفتار مدھم سے مدھم ہوتی جا رہی تھی۔لیکن شاید وہ اس کو کسی طرح کی رعایت دینے کا کوئی ارادہ رکھتا ہی نہیں تھا۔

شاید وہ مزید گستاخیوں پر اتر آتا کے اچانک اس کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی اس کے لبوں کو آزاد کرتا وہ بہت بدمزہ ہو کر دروازے کی جانب دیکھنے لگا جبکہ دیشم اس کے اوپر سے اٹھنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی

کون ہے جو اس وقت ہسبنڈ وائف کو ڈسٹرب کر رہا ہے وہ بول ہی رہا تھا کہ اچانک دیشم نے اس کے لبوں پر سختی سے اپنا ہاتھ جما لیا

منہ بند رکھیں دماغ خراب ہو گیا ہے آپ کا اگر کسی کو پتا چل گیا کہ آپ میرے روم میں تو۔۔۔!

تو کیا۔۔۔وہ بے فکر سا پوچھنے لگا

۔اگر آپ بے شرمی کا چولا پہن کر سب کو دکھانا چاہتے ہیں تو برائے مہربانی میرے کمرے سے جا کر دکھائیے گا

یا اللہ اگر کسی نے آپ کو یہاں دیکھ لیا تو۔۔! میرا منہ کیا دیکھ رہے ہیں نکلیں یہاں سے وہ اس کے اوپر سے اٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھانے لگی تھی۔

شرم سے اس کا چہرہ لال ہو چکا تھا جب کہ خداش اس کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ کر لطف اندوز ہو رہا تھا کہ باہر سے آواز آئی۔۔

آپو دروازہ کھولیں پلیز میرا کل ٹیسٹ ہے میشہ کا فون آیا تھا اس ہٹلر نے ٹیسٹ دیا ہوا ہے آپ مجھے تیار کروائیں پلیز کھولے دروازہ حرم نے باہر اچھا خاصا شور مچا دیا تھا۔

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے حرم ہے میں خود بات کرتا ہوں وہ اس کے چہرے کا پسینہ صاف کرتے ہوئے کہنے لگا

نہیں نہیں آپ کچھ نہیں کریں گے آپ پلیز اس کمرے سے جائیں پلیز میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں وہ جس کے سامنے ہاتھ جوڑ چکی تھی اور خداش کو اس پر ترس کے ساتھ پیار بھی آنے لگا

اب اس کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کس طرح سے کمرے سے نکلے جب باہر سے اسے تائی امی کی بھی آواز سنائی دینے لگی۔

ابھی کے لیے تو جا رہا ہوں لیکن آئندہ اگر ایسی کوئی بکواس کی نہ تو اس دفعہ بہت پیار سے سمجھایا ہے میں نے اگلی دفعہ منہ توڑ دوں گا وہ بڑی نرمی سے اس کے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے اس کے لبوں کے نمی صاف کرتا کھڑکی سے باہر نکل گیا تھا۔

جب کہ اس کے جاتے ہی دیشم سکون کا سانس لیتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی۔

OOOOOO

کیا دیشو آپوا تنا وقت لگا دیا دروازہ کھولتے ہوئے حرم کتابوں کا ڈھیر اٹھائے اسے بول کے اندر داخل ہوئی جب کہ تائی امی کا تو سارا دھیان اس کے چہرے پر تھا۔

دیشو تمہارا چہرا اتنا سرخ کیوں ہو رہا ہے طبیعت تو ٹھیک ہے نا تمہاری لڑکی ہر وقت پڑھتی رہتی ہو ایک ہفتے میں تمہاری شادی ہے یہ پڑھائیاں شڑھائیاں کام نہیں آئیں گی تمہارے

رنگ روپ بگاڑ کے رکھ لیا ہے تم نے کل میں نے پارلر سے ایک لڑکی کو بلایا ہے وہ آکر تمہیں تھوڑا سیٹ کرے گی

تائی امی پریشانی سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی وہ انہیں کیا بتاتی کہ یہ ساری کرم نوازی تو ان کے بیٹے خداش کاظمی کی ہے۔۔

تائی امی کل تو میرا پیپر ہے اس نے بتانا ضروری سمجھا تھا

ہاں تو وہ کونسا کر صبح صبح تیرے سر پر سوار ہو جائے گی جب تو واپس آئے گی تبھی آئے گی۔

میری جان تم اپنا خیال رکھا تمہیں ساری زندگی اسی حویلی میں گزارنی ہے کل کو تم نے اس نسل کو بڑھانا ہے اور تم اپنا خیال ہی نہیں رکھتی۔

تمہاری ماں کو تو کوئی لینا دینا ہی نہیں ہے لیکن مجھے تو ہے ناہائے میرے بیٹے کی زندگی کا سوال ہے۔

آخر تائی امی اپنے مطلب کی بات بتا دی جس پر وہ صرف ہاں میں سر ہلا کر رہ گئی

مطلب کے اب اسے وہ سارے جتن بھی کرنے تھے جس سے وہ خداش کاظمی کی نظروں میں اہمیت حاصل کر سکے اب یہی کام رہ گیا تھا اس کے لیے

اسے تو اب تک اس بات پر یقین نہیں آرہا تھا کہ داداجان نے اپنے ہونہار فرمانبردار سب سے زیادہ لاڈلے پوتے کے لئے اپنی باغی سب سے بدتمیز بدلحاظ پوتی کا انتخاب کیسے کیا تھا۔

oooooo

وہ کمرے میں واپس آیا تو اس کے ذہن میں ایک بار پھر سے دیشم کی باتیں گونجنے لگی تھی وہ اس سے نفرت کرتی تھی لیکن کیوں

ایسا کیسے ہو سکتا ہے اس کے پاس بھلا کیا وجہ ہو گی اس سے نفرت کرنے کے لئے ہاں شاید یہ سب کچھ اپنی انا کو تسکین پہنچانے کے لئے اس نے کہا ہو گا

لیکن اس کے یہ الفاظ اس کی زندگی پر کس طرح کا اثر کر سکتے تھے یہ وہ جانتی ہی نہیں تھی

خداش کاظمی کی محبت اتنی کمزور تو ہر گز نہ تھی کہ وہ صرف اس کے الفاظ پر بدل جاتی اس کی محبت اس کی چاہت ہر پل اس کے لئے بڑھتی ہی چلی جا رہی تھی

لیکن پھر بھی اس کے الفاظ نے اسے تکلیف پہنچائی تھی اور وہ عمل جو وہ وہاں اس کے کمرے میں سرانجام دے کر آیا تھا

وہ پہلے وقتی غصہ تھا لیکن پھر کب وہ غصہ محبت کے روپ میں ڈھل کر شدت اختیار کر گیا

یہ اسے خود بھی پتہ نہ چلا تھا وہ اس کے ساتھ ایسا تو کچھ بھی کرنے کے لئے اس کے کمرے میں نہیں گیا تھا

لیکن نکاح کے بعد جو روپ خداش اس کا دیکھنا چاہتا تھا وہ دیکھنے کو اسے نا ملا تھا

اسے لگا تھا کہ نکاح کے بعد وہ اس سے شرمائی گھبرائی ہو گی لیکن نہیں وہ تو ہر بار کی طرح دبنگ لڑنے کو تیار بیٹھی تھی

بس اس کے اس انداز پر اس بات کی مہر لگا نا کے اب وہ خداش کاظمی کی ہے ضروری ہو گیا تھا۔

خداش کو اس کا ہر روپ قبول تھا وہ ہر انداز میں اس کے دل میں اترتی تھی لیکن وہ لفظ نفرت جو اس نے اس کے لیے استعمال کیا تھا اس کے دل کی عجیب سی حالت کر گیا تھا۔

وہ کیسے اس لفظ کو نکال کر اپنی زندگی سے باہر کرے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔

تم مجھ سے محبت کرو گی دیشم مجھے بے پناہ چاہو گی تمہیں مجھ سے محبت کرنی ہو گی۔

تمہاری نفرت کا یہ لفظ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا تمہاری نفرت کیسے برداشت کروں گا تمہیں مجھ سے محبت کرنی ہو گی

تمہیں خود اپنی زبان سے اقرار کرنا ہو گا کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو تبھی مجھے قرار آئے گا۔

تم نے مجھے کانٹوں پر گھسیٹا ہے تو اب مجھے راحت بھی تمہیں دو گی۔

oooooo

یہ تو بہت اچھا فیصلہ کیا ہے تم نے مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ

لے جاؤ چار دن کے لیے اسے گھما پھرا کر لاؤ یہاں تو ہر وقت تم کسی نہ کسی ٹینشن میں لگے رہتے ہو یہ چار پانچ دن اس کے ساتھ گزارو۔

وہ بھی تمہارے ساتھ کچھ لمحے سکون کے گزارے گی ماما کو یہ جان کر بہت خوشی ہوئی تھی کہ ذریام عمایہ کو اپنے ساتھ چار پانچ دن کی چھٹی پر کہیں لے کر جانے والا ہے۔

عمایہ تو گھر کی ہی ہو کر رہ گئی تھی سارا دن کچھ نہ کچھ کرتی رہتی کبھی کچن میں کبھی باہر وہ بہت سگھڑ قسم کی لڑکی تھی گھر بار سنبھالنا اسے بہت اچھے طریقے سے آتا تھا۔

جی ماما میں بھی یہی سوچ رہا ہوں سارا دن گھر پر ہی رہتی ہے میں بھی کچھ دن کی چھٹی پہ ہوں تو گھوم آتے ہیں۔

ایک دوسرے کو سمجھنے کا موقع ملے گا اور ویسے بھی آپ کی بہو اب تک ٹھیک سے مجھے سمجھتی نہیں ہے۔

وہ ان سے شکایت کرتے ہوئے ان کے قریب سے اٹھ کر اوپر کی طرف جانے لگا تو ماما ہنس دیں۔

یقیناً وہ اس کے شرم و حیا کے بارے میں بات کر رہا تھا کیونکہ وہ شرماتی بہت تھی جس کی شکایت وہ کئی بار ان سے لگا بھی چکا تھا۔

ooooo

وہ کمرے میں آیا تو اسے بیڈ پر اس کے کپڑے فولڈ کرتے ہوئے پایا اس نے پیچھے سے اسے اپنی بانہوں میں قید کرتے ہوئے اس کے کندھے پر اپنے لبوں کے مہر لگائی تھی۔

ہر وقت کچھ نہ کچھ کرتی رہتی ہو یہ نہیں کہ شوہر کے بارے میں بھی سوچا جائے۔

اس کی تنہائی دور کی جائے تم بہت بُری بیوی ہو وہ اسے پوری طرح سے قید کرتے ہوئے اس کے بالوں کو سائیڈ کرتا اس کی گردن پر جابجا اپنے تشنہ لبوں کو سیراب کرنے لگا وہ تو اس کی بانہوں میں ہی سمٹ گئی تھی۔

آپ بیٹھیے میں آپ کے لئے چائے لے کر آتی ہوں وہ اس کی شدت سے گھبراتے ہوئے بولی۔

کبھی کبھی چائے کے علاوہ کسی اور چیز کی طلب بھی ہو سکتی ہے لڑکی اور چیزوں پر بھی غور کرو وہ اس کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے بولا

آپ کو کیا چاہیے اب بتائیں مجھے میں لے آتی ہوں۔ کون سی چیز کی طلب ہے آپ کو وہ نروس ہے بولی۔

تمہارے ہونٹوں کی مٹھاس کی وہ اس کے لبوں پر انگلی پھیرتے ہوئے بولا تو عمایہ شرما کر سر جھکا گئی۔

تمہاری شرم وحیا کا علاج بھی نکال لیا ہے میں نے لے کر جا رہا ہوں ایک ہفتے تک تمہیں اتنا قریب رکھوں گا کہ ساری شرم وحیا بھلا دو گی صرف اور صرف ذریام شاہ یاد رہے گا۔

ہم کہیں جانے والے ہیں وہ حیرت سے پوچھنے لگی

کیوں کیا تم میرے ساتھ نہیں چلنا چاہتی وہ اس کی کمر کے گرد اپنا بازو وحمائل کرتا اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پوچھنے لگا

نہیں آپ جہاں لے جائیں۔ وہ سر جھکا کے بولی تو وہ لمحے میں ہی اسے اپنے سینے سے لگا گیا

تمہاری یہی ادائیں تو مجھے اچھی لگتی ہیں لڑکی تم سچ میں کسی کو بھی پاگل کر دینے کا ہنر رکھتی ہو

اور میں پاگل ہونا چاہتا ہوں وہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے بولا تو عمایہ نے آنکھیں بند کر لیں اس کے انداز پر وہ مسکرا دیا تھا

آنکھیں بند کر لینے سے مصیبت ٹل نہیں جائے گی خرگوشنی وہ مسکراتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا تھا۔

جبکہ اس کا پر شدت لمس محسوس کرتے ہوئے عمایہ اس کے سینے میں سر چھپا گئی جب کہ وہ پر سکون سا اسے اپنی بانہوں میں لیے اس کے ماتھے پر لب رکھ چکا تھا۔

oooooo

صبح ہوتے ہی وہ اپنے پیپر کے لئے بالکل تیار ہو کر نیچے آئی تو سب کو ٹیبل پر ناشتہ کرتے ہوئے پایا

السلام علیکم وہ سلام کرتے ہوئے اپنی کرسی گھسیٹ کر بیٹھنے ہی لگی کہ داداجان کی آواز سنائی دی

آج کے بعد تم یہاں پر نہیں یہاں پر خداش کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھا کرو گی داداجان نے اپنے پاس رکھی تیسری کی طرف بھی اشارہ کیا۔

جو خداش کے ساتھ تھی خداش کی تو جیسے من کی مراد پوری ہوئی وہ دلکشی سے مسکرایا

داداجان میری کرسی تو یہ ہے اور میں یہی پر بیٹھ کر ناشتہ کرتی ہوں اس نے کمزور سا احتجاج کیا تھا

اب وہ نہیں ہے اب یہاں ہے تمہارے شوہر کے ساتھ یہ جگہ تمہاری ہے یہاں آؤ اس کرسی پر بیٹھا کرو داداجان نے کرسی کی جانب اشارہ کیا تھا۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی خداش کے ساتھ اپنی جگہ بنا چکی تھی۔

امی مجھے جلدی سے ناشتہ دیں مجھے ایک دفعہ ریوئین بھی کرنی ہے۔ وہ اپنی ماں کو مخاطب کرتے ہوئے بولی جب داداجان ایک بار پھر سے کہنے لگے

پہلے اپنے شوہر کے کھانے کی فکر کرو لڑکی پہلے اس کے لیے ناشتہ نکالو بعد میں اپنی پڑھائی کے پیچھے لگی رہنا۔ کب سے تمہارے آنے کا انتظار کر رہا ہے داداجان کا لہجہ سخت تھا اس نے گھور کر اپنے ساتھ بیٹھے خداش کو دیکھا تو کیا اب اسے یہ سارے کام بھی کرنے پڑیں گے۔

اس سے تو بہتر تھا کہ یہ لوگ مجھے ان کے لیے ملازمہ رکھ لیتے نکاح کروانے کی کیا ضرورت ہے وہ بہت کم آواز میں بڑبڑائی تھی لیکن ساتھ بیٹھے خداش نے بہت غور سے اس کی ہر بات سنی تھی

اپنا مقام پہچانو لڑکی۔ ایک لڑکی اپنے شوہر کے دل میں اپنا مقام خود بناتی ہے اور یہ اس پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ وہ شوہر کی محبوب بیوی بنتی ہے یا پھر ملازمہ اور پھر بعد میں جب شوہر سے اس کی پسند کی جگہ پہ رکھتا ہے تو تب شوہر ظالم ہو جاتا ہے۔

میں نے تمہیں تمہارے انداز میں سمجھانے کی بہت کوشش کی ہے اب مجھے مجبور مت کرو اپنے اور تمہارے رشتے کی گہرائی بھی ٹھیک سے سمجھاؤں وہ بھی اس کی طرح بہت کم آواز میں اس کے کان کے قریب بولا تھا

لگتا ہے آپ ایک ہی دن میں اپنے آپ کو میرا شوہر ہی سمجھنے لگے ہیں لیکن میں آپ کو بتا دوں کہ ابھی صرف نکاح ہوا ہے شادی نہیں وہ چبا چبا کر بولی

اور اگر میں چاہوں تو ابھی تمہارے پیپرز کے بجائے رخصتی بھی ہو سکتی ہے اس کی دھمکی جیسے بالکل نشانے پر جا کر لگی تھی اس کے چہرے پر ایک دم سے پریشانی آگئی تھی وہ جانتی تھی وہ جو کہتا ہے وہ کر سکتا ہے۔

وہ اسے اگنور کرتے ہوئے اپنا ناشتہ کرنے لگی جب کہ خداش اس کی بولتی بند کر کے پر سکون ہو گیا تھا

اور یہ بات وہ بھی بہت اچھے سے سمجھ گیا تھا کہ اس لڑکی کو سیدھا کرنے کا اس کے پاس یہ اچھا طریقہ ہے۔۔۔

اس کا دھیان پڑھائی سے پوری طرح سے غافل ہو چکا تھا وہ تو اب تک خداش کاظمی کی قربت کا ہی سوچ رہی تھی اس کا چہرہ لال گلال ہو رہا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ وہ جب جب پڑھائی کے لئے بیٹھتی خداش کاظمی اس کے ذہن پر سوار ہو جاتا۔

اس نے اتنا اس شخص کے بارے میں پوری زندگی نہ سوچا ہو گا جتنا اس وقت اس کے جانے کے بعد سوچ رہی تھی۔

کیوں کیا تھا اس نے اس سے نکاح کیوں وہ اسے اپنی زندگی میں شامل کر چکا تھا۔۔۔

اگر اس کا مقصد اسے نیچا دکھانا یا اس پر یہ ثابت کرنا نہیں تھا کہ وہ اس گھر میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے

تو پھر اس نے اس سے شادی کرنے کے لیے حامی کیوں بھری تھی جب کہ وہ اس کی بہن سے شادی کرنے سے انکار کر چکا تھا حالانکہ منشا اس سے کہیں درجے زیادہ خوبصورت بھی تھی۔

اب وہ اس بات کو تو قبول کرنے سے رہی تھی کہ وہ اس کی محبت میں پاگل ہو کر ایسا کچھ کر رہا تھا

وہ محبت کے چکروں میں پڑنے والا انسان ہر گز نہیں تھا وہ اسے بچپن سے جانتی تھی اس کے کسی انداز سے اس نے کبھی بھی ایسا کچھ محسوس نہیں کیا تھا۔

تو پھر کیا وجہ ہو سکتی تھی ان سب چیزوں کی وہ کیوں کر رہا تھا ایسا۔۔۔؟

کہیں دادا جان نے اپنے خاندان کی عزت بچانے کے لئے تو ایسا نہیں کیا لیکن دادا جان اپنے خاندان کی عزت بچانے کے لئے بھی اپنے پوتے پر رسک نہیں لے سکتے تھے۔

انہیں اپنے پوتے سے بہت محبت تھی ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ اپنے پوتے کی زندگی اس کے ساتھ برباد کرتے

اور نہ ہی ان کا پوتا اتنا فرمانبردار اور پپو بچہ تھا کہ انکے ایک بار کہنے پر ایک ایسی لڑکی سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے جو پورے خاندان میں باغی مشہور تھی۔

کچھ تو تھا جو اس سے چھپا ہوا تھا خیر اب کون سا پردا باقی تھا نکاح ہو چکا تھا اور جلد ہی وہ رخصت ہو کر ہمیشہ کے لئے اس کے کمرے میں جانے والی تھی۔

اور اس کے بعد شاید وہ ساری زندگی کے لیے اس کی غلام بن جاتی اسے تو ابھی سے ہی اس کی ملازمہ بنا دیا گیا تھا کیسے حکم جاری ہو رہے تھے۔

صبح صبح اس کیلیئے ناشتہ نکال کر اس کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کرنا اور پھر اس کے ساتھ یونیورسٹی تک کا سفر کرنا۔

اس کے لیے آسان تو ہر گز نہ تھا شکر تھا کہ آج کا پیپر اچھا ہو گیا تھا اور وہ باہر بیٹھی اس کے انتظار میں دوسرے پیپر کی تیاری کر رہی تھی۔

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ جلدی نہیں آنے والا اس کی واپسی تقریباً ڈیڑھ بجے کے قریب ہونے والی تھی جب حرم کی چھٹی کا وقت ہو جاتا اور ابھی تو اس کو لمبا انتظار کرنا تھا۔

بہتر تھا کہ وہاں بیٹھ پیپر کی تیاری کر لیتی۔

باجی آپ کو لینے کے لئے باہر گاڑی آچکی ہے پیون نے آکر اسے بتایا اس نے حیرانگی سے وقت کی جانب دیکھا گیارہ بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے اتنا جلدی کون آگیا تھا اسے لینے کے لیے حرم کی چھٹی کو تو ابھی دو گھنٹے سے زیادہ کا وقت رہ گیا تھا۔

وہ جلدی سے اپنا نقاب سیٹ کرتی اپنا بیگ اٹھا کر باہر نکلی تھی جہاں گاڑی کے ساتھ خداش کاظمی آنکھوں پر دھوپ سے بچنے کے لیے گلاسس پہنے کھڑا تھا

وہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا اس کی تعریف میں یقیناً الفاظ کم پڑ جاتے ہوں گے۔نہ جانے وہ کیوں اسے اتنے غور سے دیکھ رہی تھی حالانکہ اس سے پہلے اس نے کبھی اسے ٹھیک سے بھی نہیں دیکھا تھا

ooooo

یشام کلاس میں آیا تو ڈائریکٹ ہی اس نے اپنا ٹیسٹ شروع کر دیا تھا

اس نے حرم کے آنے یا نہ آنے کی وجہ نہیں پوچھی تھی

صاف لگ رہا تھا کہ وہ اسے نظر انداز کر رہا ہے حرم نے تو شکر منایا کہ اس کی غیر حاضری کی وجہ نہیں پوچھی گئی ویسے تو اس نے درخواست بھیج دی تھی لیکن پھر بھی اسے لگا تھا کہ سر وجہ ضرور جاننے کی کوشش کریں گے۔

لیکن یہ بھی اس کے لیے اچھا ہی تھا وہ جلدی سے ٹیسٹ لکھنے لگی تھی ٹیسٹ کی تیاری تو وہ خوب کر کے آئی تھی کہ اس کی غیر حاضری پر کوئی بات نہ کی جا سکے۔

اور جیسے ہی ٹیسٹ ختم ہوا سر سب کے ٹیسٹ لے کر کلاس سے باہر چلے گئے اور اس کے بعد بلکل نارمل دن گزرنے لگا تھا

سب سے زیادہ پریشانی اسے سر یشام کی کلاس میں ہی ہوتی تھی اسی لئے وہ بالکل ریلیکس ہو کر اپنے دن کو انجوائے کرنے لگی تھی۔

بہت ساری تصویروں کا البم وہ اپنے ساتھ لائی تھی جس میں وہ اپنے بھائی کے نکاح کی تصویریں پوری کلاس کو دکھا رہی تھی۔

سب ہی اس کی تعریف کر رہے تھے وہ لگ ہی بہت پیاری رہی تھی کوئی اس کی تعریف بھلا کیسے نہ کرتا۔

اور میشہ اور نازمین کی آمد نے تو اس محفل کو رونق لگا دی تھی وہ بہت خوش تھی ان دونوں کے آنے پر اور اب ان کو شادی پر بھی انوائٹ کر چکی تھی اور ساتھ میں یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اس کا ڈرائیور ہی انہیں لینے کے لیے آئے گا اور چھوڑنے بھی جائے گا

اور اس باران دونوں نے ہی کوئی اعتراض نہیں اٹھایا تھا کیونکہ پہلے ہی وہ کافی مصیبت اٹھا چکی تھی ایسے میں اس آفر کو رد کرنا سراسر بیوقوفی تھی۔۔۔۔۔۔

ooooo

کیا ہوا تم کافی پریشان لگ رہے ہو میں دیکھ رہا ہوں یشام تم کچھ دنوں سے ٹھیک سے کچھ بھی کھا پی نہیں رہے ہر وقت اکیلے بیٹھے رہتے ہو۔

پہلے مجھے یہ لگا کہ تم نے کچھ دن سے حرم کو نہیں دیکھا اس لیے تم اسے مس کر رہے ہو ا بھی تمہاری ایسی حالت ہے لیکن آج تو تم نے حرم کو دیکھ لیا نا اس سے بات بھی کی ہوگی تو پھر تم اس طرح سے اداس کیوں ہو مجھے تو اپنی پریشانی بتاؤ

صیام اس کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگا تھا وہ پچھلے کچھ دنوں سے بہت زیادہ پریشان نظر آرہا تھا اور اس کی پریشانی صیام کو کبھی بھی منظور نہ تھی

وہ اس کا ایک مخلص دوست تھا اور مخلص دوست ہونے کے ناطے اس کی ہر پریشانی کو حل کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا

میری ایک بات کان کھول کر سن لو صیام آج کے بعد میرا اس لڑکی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے نہ تو میں اس لڑکی کو دیکھنے کے لئے مر رہا تھا اور نہ ہی اس سے بات کرنے کے لیے بے چین تھا

وہ صرف میری ایک سٹوڈنٹ ہے اس سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں اس حوالے سے مزید کوئی بات نہیں کرنا چاہتا اور میں تم سے بھی یہی امید کرتا ہوں کہ اب تم مزید اس حوالے سے مجھ سے کوئی بات نہیں کرو گے

وہ سخت لہجے میں گویا ہوا تو صیام پریشانی سے دیکھنے لگا

اسے ہوا کیا تھا کل تک وہ اس لڑکی کا اتنا دیوانہ تھا کہ اس کو ایک نظر نہ دیکھنے پر پریشان ہو جاتا تھا

اور اب وہ کہہ رہا تھا کہ اس لڑکی سے اس کا کوئی لینا دینا ہی نہیں ہے ایسا کیسے ممکن تھا وہ جس چیز کو چاہتا تھا اسے حاصل کرنے کے لئے زمین آسمان ایک کرنے والوں میں سے تھا

اور اب وہ اپنی محبت کے لیے اس حد تک لاپرواہ ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا کچھ تو گڑبڑ تھی

میں نہیں جانتا تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے یشام لیکن جو بات تم اب میرے سامنے کر رہے ہو وہ سب جھوٹ ہے

تم اس لڑکی سے محبت کرتے ہو اس لڑکی کے نام پر تمہارا دل دھڑکنے لگا ہے میں یہ بات مان ہی نہیں سکتا کہ تم اس سے محبت نہیں کرتے

پلیز مجھے بتاؤ تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے کونسی ٹینشن ہے تمہیں وہ اب بات ختم کرنے کو تیار نہ تھا یشام نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر بولا تو جیسے صیام کے لئے کچھ بولنے کو بچا ہی نہیں

وہ دشمن ہے میری۔ میرے دشمن کی بیٹی ہے میں نہیں جانتا تھا اس کا تعلق اس خاندان سے ہو گا وہ لڑکی راحت کاظمی کی بیٹی ہے

وہ لڑکی میرے باپ کے قاتل کی بیٹی ہے۔ صیام مجھ سے میرا بچپن چھین کر میرا نام چھین کر وہ شخص اپنے بیوی بچوں کے ساتھ خوش ہے۔

اس کے بیٹے کا نکاح تھا اور اس نکاح میں وہ بے انتہا خوش تھا مجھ سے میرا باپ چھین کر مجھ سے میری خوشیاں چھین کر وہ شخص اپنے بیٹے کی شادی کے شادیانے بجا رہا ہے۔

اگر وہ راحت کاظمی کی بیٹی ہے تو کیا ہوا تو تو چاہتا ہے نا اسے صیام پریشان سا کہنے لگا۔۔

تجھے کیا لگتا ہے میں اتنا بے غیرت ہوں کہ اپنے باپ کے قاتل کی بیٹی سے محبت کروں گا۔میں کسی سے محبت نہیں کرتا نہیں ہے مجھے اس لڑکی سے محبت۔۔۔۔

نفرت ہے مجھے اس سے اس کے خاندان سے اس کے خاندان کے نام سے میں مٹا دوں گا اس لڑکی کا نقش اپنے دل سے اور برباد کر دوں گا اس خاندان کو

اب میں وہ کروں گا جو کرنے کے لئے میں پاکستان آیا تھا اب میری نفرت کا انتقام شروع ہو گا اور اگر میرے انتقام میں وہ لڑکی آئی تو میں کبھی نہیں سوچوں گا کہ وہ لڑکی میرے لئے کیا ہے وہ صرف میرے دشمن کی بیٹی ہے اور کچھ بھی نہیں۔

اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے وہ جنون کی انتہا پر تھا

اس کے اندر ایک آگ جل رہی تھی اور اس آگ میں وہ اپنی محبت کو بھی جلا دینا چاہتا تھا

اس سب میں حرم کا کیا قصور ہے یشام تم اس سے محبت کرتے ہو تم اسے نقصان پہنچانے کے بارے میں کیسے سوچ سکتے ہو وہ تمہاری محبت ہے۔۔۔

Urdu Novels Ghar

وہ صرف اور صرف راحت کاظمی کی بیٹی ہے صیام شکیل اور آج کے بعد میرے سامنے اس محبت کا نام مت لیناجو میرے اندر مردہ ہو چکی ہے

تمہیں میرے اندر اگر حرم کے نام کا کچھ ملاناتو صرف ایک مردہ محبت کی لاش ہو گی اور کچھ بھی نہیں۔

مجھے نہیں ہے محبت اس سے نہیں کرتا میں اس سے محبت سمجھا تو وہ چلا اٹھا تھا جیسے اس کے سوالوں سے تنگ آ گیا ہو تو کیا کرتا ہے تو اس سے۔۔۔کیوں اسے دیکھنے کو بے چین رہتا ہے اس سے ملے بنا تجھے سکون نہیں ملتا آدھی رات کو اس سے ملنے کے لئے اس کے دیدار کی خاطر تڑپ کر رہ جاتا ہے اگر یہ محبت نہیں ہے تو کیا ہے

بول اگر تو اس سے محبت نہیں کرتا تو پھر کیا کرتا ہے۔کیوں تڑپتا ہے تیرا دل اس کے لیے کیوں اس سے ملنے کے لیے بے قرار رہتا ہے اسے دیکھے بنا سانس تک اٹکنے لگتی ہے تیری اور تو کہتا ہے تیری محبت مر گئی نہیں یشام احمر تیری محبت نہیں مری۔تیری محبت جنونیت کا روپ اختیار کر چکی ہے۔

اور یہ جنونیت تجھے بھی جلا دے گی اور تیری محبت کو بھی۔مجھے نہیں پتا کہ تو راحت کاظمی سے انتقام لے پائے گا یا نہیں لیکن اگر تجھے حرم نہ ملی تو یشام احمر بھی نہیں رہے گا۔

وہ لڑکی تیری طلب نہیں ہے تیرا عشق ہے۔وہ جنون ہے تیرا میں نے تجھے ہر روپ میں دیکھا ہے یشام احمر۔۔لیکن جو روپ تو نے مجھے حرم کی طرف سے دکھایا ہے نا اس سے زیادہ خوبصورت میں نے تجھ میں کچھ نہیں پایا

اگر وہ لڑکی تیری زندگی میں نہ رہی ناں تو،تو بھی نہیں رہے گا خود کو مت مار۔میں تیرا ساتھ دوں گا حرم کو لے چل یہاں سے بھول جا سب کچھ۔

میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں حرم تیرا ہر درد بانٹ لے گی جو دکھ جو تکلیف جو زخم تجھے راحت کاظمی نے دیے ہیں ان پر مرہم حرم کاظمی لگائے گی وہ تیرا سکون بنے گی وہ تجھے قرار دے گی۔

تو بتا دے اسے کہ تو اس سے پیار کرتا ہے اور لے چل یہاں سے

وہ میرے ساتھ نہیں چلے گی۔۔۔۔ صیام پتہ نہیں کیا کیا بول رہا تھا جب اسے اپنے بالکل قریب سے اس کی آواز سنائی دی ایک ہارے ہوئے جواری کی طرح جو سب کچھ لٹا کے بیٹھا تھا۔

کیوں نہیں چلے گی تو اسے بتا تو سہی۔ یشام مجھے یقین ہے تیرا ساتھ ضرور دے گی۔

انتقام بدلہ ان سب چیزوں میں کچھ نہیں رکھا یہ صرف تجھے درد دے گا تکلیف دے گا۔ تیرے دکھوں کو زندہ کر دے گا

تو اپنی خوشی دیکھ تھوڑا مطلبی بن جا اور پھر دیکھنا تجھے زندگی کی ہر خوشی مل جائے گی محبت سے بڑھ کر اس دنیا میں کچھ بھی نہیں ہوتا میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں

اپنی محبت حاصل کر کے تو انتقام بھول جائے گا وہ یقین دلا رہا تھا صیام نہیں چاہتا تھا کہ وہ کسی کی طرح کی مصیبت میں پھنسے یا پھر اپنے غصے اور انتقام کے آگ میں جل کر اپنا نقصان کر بیٹھے

وہ اس کے ساتھ یہاں آیا تھا صرف اسے کوئی غلط قدم اٹھانے سے بچانے کے لیے

اور اسے لگتا تھا شاید صیام وہ کام نہ کر سکے جو حرم کر دے بس حرم کے دل میں اس کے لیے تھوڑی سی گنجائش پیدا کرنی تھی وہ جانتا تھا حرم بہت شفاف دل کی مالک ہے۔

وہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گی لیکن جو انکشاف آج اس پر ہوا تھا کہ حرم راحت کاظمی کی بیٹی ہے وہ اس کے لئے ناقابل یقین تھا

وہ خاموشی سے بیٹھا نہ جانے کون سے پہیلی حل کر رہا تھا صیام اس کے ساتھ ہی بیٹھ کر اسے ایک بار پھر سے اس بدلے اور انتقام کی دنیا سے باہر نکالنے کی ایک اور کوشش کرنے لگا

••••••

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں وہ یونیورسٹی سے باہر نکل کر اس سے پوچھنے لگی تھی جب کہ وہ اسے گاڑی میں بیٹھنے کا اشارہ کرتا خود بھی فرنٹ ڈور کھولنے لگا

پیچھے نہیں آگے بیٹھے ہو یار آج حرم نہیں ہمارے ساتھ اسے ابھی اپنے کالج سے فارغ ہونے میں تقریبا مزید دو گھنٹے لگے گیں۔

تب تک ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ تھوڑا سا ٹائم سپینڈ کرنا چاہیے ویسے بھی میں فری ہوں

اپنا سارا کام نپٹا کر آیا ہوں تمہارے لئے تو ہمیں ساتھ تھوڑا وقت گزارنا چاہیے جلدی سے آ جاؤ۔وہ مسکرا بولا وہ یہاں آ کر خوش تھا یا ناٹک کر رہا تھا وہ سمجھ نہ سکی۔

نہیں مجھے کہیں نہیں جانا آپ مجھے گھر لے کر چلے وہ تھوڑا گھبرا کر بولی

میں نے تم سے پوچھا کہ تمہیں آنا ہے یا نہیں اور جب میں کہہ چکا ہوں آگے بیٹھو تو پھر پیچھے کیوں بیٹھ رہی ہو۔

میں تمہارا ڈرائیور تھوڑی ہوں وہ ذرا آنکھیں دکھاتے ہوئے بولا تو اپنا سامان پیچھے رکھتی وہ ڈور بند کرتے ہوئے فرنٹ ڈور کی طرف آ گئی۔

نہیں آپ میرے ڈرائیور کیسے ہو سکتے ہیں بلکہ ملازمہ تو میں ہوں آپ کی۔ وہ دانت پیس کر کم آواز میں بولی

خداش نے غصے سے اس کی طرف دیکھا تھا لیکن بولا کچھ نہیں بلکہ گاڑی سٹارٹ کر دی

تمہیں بھوک لگی ہو گی کیا کھاؤ گی تم وہ بہت محبت بھرے لہجے میں پوچھنے لگا

نہیں ابھی بھوک نہیں ہے میں سیدھے گھر ہی جا کر کھاؤں گی ویسے بھی ابھی لنچ کا ٹائم نہیں ہوا۔ اس کا انداز اگنور کرنے والا تھا۔ نہ جانے کیسے اس نے اس اگنورنیس کو برداشت کر لیا تھا۔

آئس کریم۔ اس نے آفر کی تھی

نو تھینکس موڈ نہیں ہے وہ باہر دیکھنے لگی۔ وہ پھر سے اس کی اس حد تک نظر اندازی برداشت کر گیا۔

بیچ پر چلیں۔۔۔؟ اس کا لہجہ محبتوں کی شیریں میں ڈوبا تھا۔

نہیں۔ گھر چلنا ہے۔ وہ۔ کہہ کر پھر سے باہر دیکھنے لگی

چلو آؤ تمہیں کچھ دلاتا ہوں۔ اپنے نکاح کی خوشی میں ایک تحفہ تو بنتا ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں آنے والی پہلی جیولری شاپ پر گاڑی روکتے ہوئے بولا

نہیں مجھے کوئی تحفہ نہیں چاہیے اس کا انداز کافی تلخ تھا۔

Urdu Novels Ghar

میں نے تم سے پوچھا۔۔؟اب وہ بھڑک اٹھا تھا

دیکھو دیشم میں نے تمہاری بہت بد تمیزی برداشت کی ہے لیکن کچھ معاملوں میں میں اپنی سنتا ہوں تو بہتر ہے کہ تم بھی میری سنو ورنہ اپنے انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔اس کا انداز بہت کچھ جتا گیا تھا جبکہ دیشم تو سلگ اٹھی۔

ورنہ۔۔۔؟ورنہ کیا کریں گے آپ بتائیں مجھے۔کیا انجام ہو گا میرا میں جاننا چاہتی ہوں۔وہ بھی بد تمیزانہ انداز میں بولی تو خداش نے ایک نظر اسے دیکھا

حجاب میں پوری طرح سے قید اس کا سرخ اناری چہرہ اس وقت غصے کی شدت سے مزید سرخ ہو رہا تھا۔

خداش اس وقت اس سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اسے جواب دینا بہت ضروری ہو گیا تھا اس نے لمحے میں اس کے سر کو پکڑ کر اپنے قریب کیا تھا۔

اور پورے استحقاق سے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ دیئے۔اس کا انداز شدت سے بھرپور تھا چند لمحوں کا کھیل تھا ۔اور ویسے بھی بتایا گیا تھا کہ وہ کیا کچھ نہیں کر سکتا وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتا پیچھے ہٹا

دیشم سے تو سر اٹھانا بھی محال ہو گیا وہ صرف یہ سوچ رہی تھی کہ اسے یہ حرکت کرتے ہوئے یہاں بازار کے بیچ کتنے لوگوں نے دیکھا ہو گا

مزید جاننا چاہتی ہو کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔۔؟وہ پیچھے ہٹتے ہوئے سوالیہ انداز میں بولا

جب کہ دیشم خاموشی سے سر جھکاتے اپنے چہرے سے پسینہ صاف کرنے لگی

باہر آو جلدی سے بیویوں کے نخرے اٹھانے والوں میں سے نہیں ہوں میں لیکن تمہارے تھوڑے بہت اٹھالوں گا میرے ساتھ تعاون کرو دیشم خداش کاظمی اگر اپنی بھلائی چاہتی ہو تو۔

ورنہ ہم لوگ کچھ معاملوں میں بہت شدت پسند ہوتے ہیں۔ خیر کہاں تھا میں ہاں تمہیں گفٹ دینا ہے

باہر نکلو وہ بات ختم کرتے ہوئے گاڑی سے نکلا تو دیشم نے ایک پل لگایا تھا گاڑی سے باہر نکلنے میں۔اور پھر خداش اس کا نازک سا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے سڑک کے سامنے پار جیولری شاپ کی طرف لے گیا تھا۔

ooooo

یہ ٹیسٹ ہیں آپ لوگوں کے۔۔ یہ ٹیسٹ کیے ہیں آپ نے شرم آتی ہے مجھے چیک کرتے ہوئے

مجھے سمجھ نہیں آرہا میں ان تین مہینوں سے آپ لوگوں کو کیا پڑھا رہا ہوں۔۔۔؟

یہ کیا ہے اس طرح سے آپ لوگوں نے پیپر زدیئے ہیں۔۔۔؟ اس طرح سے اپنا نام بنانا ہے۔۔۔؟

اگر آپ نے یہی سب کچھ کرنا ہے تو اپنے ماں باپ کا پیسہ برباد کرنا بند کریں اور گھر جا کر بیٹھ جائے

وہ غصے سے ان سب کے ٹیسٹ وہاں ٹیبل پر پھینکتا ہوا کلاس میں داخل ہوتے ہی شروع ہو گیا تھا۔

حرم مشکل ٹیسٹ کی وجہ سے تھوڑی بہت پریشان تو تھی لیکن اس کا ٹیسٹ اتنا غلط ہونے والا ہے اس بات کا احساس اسے ہرگز بھی نہیں تھا اسے تو یہی لگتا تھا کہ اس کا ٹیسٹ ٹھیک ٹھاک ہو گیا ہے

وہ سب کے ٹیسٹ ایک کر کے دیتا ہوا اب حرم کو آنے کا اشارہ کر چکا تھا وہ جلدی سے اپنی سیٹ سے اٹھ کر اس کے پاس جا کر رکی تھی

سب کی بے عزتی ہونے والی تھی تو یقیناوہ بھی کوئی آسمان سے اتری تھوڑی تھی آج تو اس کی بھی اچھی خاصی کلاس لگنے والی تھی

لیکن اسے یقین تھا وہ زیادہ بے عزتی نہیں کریں گے کیونکہ وہ لائک بچوں کی کلاس میں کم انسلٹ کرتے تھے

شادی انجوائے ہوگئی تو اب ذرا پڑھائی پر بھی دھیان دیں یہ حال ہے آپ کا آئے دن آپ کی چھٹیاں ہوتی ہیں اگر آپ نے نہیں پڑھنا تو خدارا میری کلاس سے پہلے ہی نکل جایا کرے

مجھے سخت کوفت ہوتی ہے ایسے لوگوں سے جن کو آتا جاتا کچھ بھی نہیں لیکن خود کو لائک ظاہر کرنے کا شوق رہتا ہے

۔

میری شکل کیا دیکھ رہی ہیں اٹھائے اسے اور جائیں اپنی سیٹ پہ کل یہ ٹیسٹ دوبارہ ہوگا اور اس دفعہ اگر کوئی غلطی ہوئی تو میری کلاس میں آپ کی کوئی جگہ نہیں ہوگی

مس صوفیہ اگر آپ کو یہ پڑھائی چھوڑ کر کوئی فیشن انسٹیٹیوٹ جوائن کرنا ہے تو شوق سے کر سکتی ہیں کیونکہ پڑھائی آپ کے بس سے باہر ہے وہ حرم کو چھوڑ کے اس کے پچھلی سیٹ پر بیٹھی لڑکی کی طرف متوجہ ہو گیا تھا جو اس کی ڈانٹ سن رہی تھی

اپنی اتنی ساری بے عزتی پر نازمین اور حرم کو تو رونا آرہا تھا جب کہ باقی سب تو ان چیزوں کی عادی تھی اسی لئے ان لوگوں نے زیادہ اثر نہیں لیا تھا۔

سب کو تھوڑا بہت اور ڈانٹ کر وہ کلاس سے باہر نکل گیا تھا سب نے ہی اندازہ لگالیا تھا کہ آج سر یشام کافی زیادہ غصے میں تھے

پچھلے کچھ دنوں سے وہ کافی کم غصہ دکھا رہے تھے لیکن آج ان کا غصہ آسمانوں کو چھو رہا تھا

یقیناوہ ان لوگوں کی پرفارمنس پر سخت خفا تھے وہ اتنی محنت کرتے تھے ان سٹوڈنٹس پر اور اس کے بعد بھی اگر ٹیسٹ ایسا ہو تو ان کی پریشانی تو بنتی ہی تھی

اپنی کلاس ختم کر کے وہ کلاس سے باہر چلا گیا تھا جبکہ وہ سب لڑکیاں پریشانی سے وہیں بیٹھی سوچ رہی تھی کہ اب اس ٹیسٹ کا کیا حل کرے گا

ooooooo

یار میرا ٹیسٹ ٹھیک ٹھاک ہوا تھا جتنا میں نے پڑھائی کی تھی اس کے مطابق میں نے ٹھیک سے ہی لکھ لیا تھا لیکن پتہ نہیں یہ سارا غلط کیسے ہو گیا سوال کچھ اور تھے اور میں جواب کچھ اور لکھتی رہی

یار میرے ساتھ بھی بالکل ویسا ہی ہوا ہے سر نے سوال کچھ اور لکھا تھا اور اس کا جواب میں کچھ اور لکھتی رہیں ایک جیسے دو ٹوپکس میں وہ اکثر کنفیوز ہو جاتی تھی

سر کو اتنی گندی امید تو ہم سے ہرگز نہیں رہی ہو گی ناز مین شرمندہ سی بیٹھی اپنا ٹیسٹ دیکھ رہی تھی

ہاں یار ہم نے بہت برا کیا ہے سر ہم سے کتنے پرامید تھے اور ہم نے کیا کر دیا۔اور یار ایک ہی دن میں یہ سارا تیار کیسے ہو گا اور کل دوبارہ سے ٹیسٹ ہم کیسے کریں گے

وہ پریشانی سے کہنے لگی تھی

یاد آیا سر نے کچھ نوٹس کا بتایا تھا سر کے پاس نہ کچھ نوٹس ہیں جو انہوں نے کاپی کے لیے کہا تھا لیکن میں اکیلی تھی تو کر نہیں سکیں سوچا جب تم آ جاؤ گی تب کروں گی۔

تو سر نے کہا تھا کہ بعد میں مجھ سے لے لینا وہ نوٹس اسی ٹوپک کے حوالے سے تھے ہو سکتا ہے اس میں ہمیں کوئی مدد مل جائے سر سے مانگ لاؤ۔ وہ میشہ کو دیکھتے ہوئے بولی تو میشہ آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھنے لگی جیسے وہ اسے کوئی ناممکن کام کرنے کے لئے کہہ رہی ہوں

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے مجھے کیوں شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کے لیے کہہ رہی ہو خود جاو ویسے بھی تو مجھے تو سر کچھ بھی نہیں کہتے میں تو نالائق بچی ہوں مجھے تو اور ڈانٹ پڑے گی میشہ نے بے بسی سے کہا

نہیں نہیں میں نہیں جانے والی سر نے پہلے ہی اتنی بے عزتی کی ہے کلاس میں اب وہاں سارے اسٹاف کے سامنے بے عزتی کریں گے۔

وہ فوراً نفی میں سر ہلانے لگی اور اب وہ دونوں حرم کو دیکھ رہی تھی

میں نہیں۔ میں نہیں جانے والی جس کو جانا ہے جا کے لے آؤ میں تو ویسے بھی اپنی آپ سے تیار کر لوں گی مجھے کوئی نوٹس نہیں چاہیے حرم فوراً انکار کرتے ہوئے بولی تو ان دونوں نے اس کا ہاتھ تھام لیا

دیکھو یار تمہاری شکل بہت معصوم ہے تمہیں سر کچھ نہیں کہیں گے اور ویسے بھی تم ایسے رونی شکل بنا کر رکھتی ہو تو سر تمہاری کم بے عزتی کرتے ہیں

پلیز جا کر لے آؤ نا نوٹس اگر نوٹس نہ ملے تو پتہ نہیں کیا ہو گا کل وہ دونوں اسے مناتے ہوئے کہہ رہی تھی جب کہ حرم کو اپنے بچاؤ کا کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا

تم لوگوں کو میں ہی ملی ہوں کیا بلی کا بکرا بنانے کے لئے وہ بے بس سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی جبکہ اس کے اٹھنے پر ان دونوں کی بھی امید جاگ گئی وہ دونوں ایسے سٹاف روم تک چھوڑنے آئی تھی ڈر تھا کہ کہیں وہ وہ نوٹس مانگنے کے بہانے کہیں بھاگ نہ جائے

OOOOOO

سر کیا میں اندر اسکتی ہوں۔۔۔؟

وہ سٹاف روم کے دروازے پر کھڑی اجازت مانگ رہی تھی اندر صرف یشام سر تھے

جب کہ وہ جو اپنے ہاتھ میں موجود اس کی کی چین کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کی جانب دیکھتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گیا

سر آپ کے پاس کچھ نوٹس ہیں آپ نے کہا تھا کہ انہیں کاپی کر لیں تو ہمارے لیے کافی فائدہ مند ثابت ہو سکتے ہیں وہ بہت اٹک اٹک کر اس کے سامنے بول رہی تھی

کمرے میں داخل ہوتا صیام ایک نظر اسے دیکھ کر یشام کی جانب دیکھنے لگا۔

اس نے جلدی سے کاغذ نکال کر اس کے سامنے رکھ دیے تھے بنا کوئی بات کیے وہ اپنا دھیان سامنے رکھے لیپ ٹاپ پر لگانے کی کوشش کر رہا تھا شاید وہ اسے نظر انداز کر رہا تھا صیام کو اس کا انداز بالکل پسند نہیں آیا تھا

آپ سے ایک بات پوچھوں حرم۔۔؟ وہ مجھے ہیلپ چاہیے تھی آپ برا تو نہیں منائیں گی صیام کی طرف سے اسے کسی سوال کی امید تو ہر گز نہیں تھی لیکن پھر بھی اس کے پوچھنے پر اس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھا

جی سر میں کیوں بُرا مناؤں گی بولیں میں آپ کی کیا ہیلپ کر سکتی ہوں اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا یشام گہری نظروں اس کی معصوم سی مسکراہٹ کو دیکھ رہا تھا

فرض کریں کہ آپ کے سر یشام اگر کسی بہت بڑی مصیبت میں پھنس جائے تو کیا ان کا ساتھ دینا چاہیں گی میرا مطلب ہے۔اگر صرف آپ سر یشام کو اس پریشانی سے نکال سکیں تو کیا آپ ان کو اس پریشانی سے نکالیں گی وہ بالکل سیریس انداز میں پوچھ رہا تھا حرم کو اس کا سوال عیجب سا لگا

افکورس سر کیوں نہیں اگر سر مجھ سے مدد مانگیں گے کہ تو میں ان کی مدد کیوں نہیں کروں گی۔اس نے جلدی سے جواب دیا تھا

وعدہ۔۔۔وعدہ کریں آپ کہ اگر آپ کے سر آپ سے کچھ مانگے تو آپ ضرور دیں گی انکار نہیں کریں گی وہ امید سے اس کی طرف دیکھنے لگا

حرم نے ہچکچاتے ہوئے ایک نظر سامنے بیٹھے یشام کی طرف دیکھا پھر مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔تو صیام مسکرا کر یشام کو دیکھنے لگا

حرم نوٹس لے کر کمرے سے باہر نکل گئی تو یشام صیام کو نظر انداز کر گیا

میں کہتاہوں ناوہ اندھیروں میں تیرے لیے روشنی کی کرن بن کر آئی ہے۔ایک دفعہ اپنی سوچوں سے نکل کر تو دیکھ محبت سے خوبصورت دنیامیں کچھ بھی نہیں

صیام ٹیبل پر رکھے پیپر زاٹھا کر مسکراتاہوا باہر نکل گیا تھا۔جب کہ وہ سر جھٹک کر اپنا کام کرنے لگا

○○○/○○

ریدم پریشانی سے اپنی کیٹی کو ڈھونڈ رہی تھی نہ جانے اس کی کیٹی کہاں چلی گئی تھی وہ تو اس کے بنا کمرے سے باہر نہیں نکلتی تھی تو ایسا کیسے ممکن تھا

کہ وہ اس طرح اچانک ہی باہر چلے جائے وہ ہر جگہ اسے ڈھونڈ رہی تھی پھر تھک ہار کر باہر کی طرف آگئی شام کا اندھیرا آہستہ آہستہ پھیل رہا تھا اور اس کی پریشانی میں اضافہ ہوتا جارہا تھا

سنولڑ کی تمہارے پاس ایک چھوٹی سی بلی ہوا کرتی تھی نامیں نے تھوڑی دیر پہلے اس بلی کو اس پہاڑی کے قریب جاتے ہوئے دیکھا ہے اتنی چھوٹی سی پیاری سی بلی دیکھ کر میں اس کے پیچھے چلی گئی تھی

اور پھر میں نے اسے تمہارے ساتھ بھی دیکھا تھا اسی لئے مجھے لگا شاید تم اس طرف گئی ہو گئی لیکن ابھی واپسی پر میں نے اس بلی کو اس پہاڑی سے نیچے جاتے ہوئے دیکھا ہے اسی لئے سوچا تمہیں بتادوں

ماریہ کو اچانک اپنے سامنے دیکھ کر پہلے تو پریشان ہوئی تھی پھر اس کے بات سن کر جیسے اس کے قدموں تلے سے زمین نکل گئی۔

ماریا نے اس کے دوست کو دھوکا دیا تھا اور کچھ ہی دنوں میں ذکی اس کا بہت ہی اچھا دوست بن چکا تھا ایسے میں وہ شاید ہی اسے منہ لگانا ہر گز پسند نہ کرتی

لیکن وہ تو اسے کچھ اور ہی بتا رہی تھی اس کے بات سن کر وہ پریشانی سے باہر کی جانب بھاگ گئی تھی

اور اسے بھاگتے دیکھ باہر ہوٹل سے نکلتے ذکی نے بھی تیز قدم اس کے پیچھے اٹھائے تھے جب ماریہ اس کے راستے میں آ گئی

وہ کسی کی منگیتر ہے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے تو بہت برے لگ رہے ہو اس نے ذکی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا وہ اس کا ایکس بوائے فرینڈ تھا اور احسن اسے چھوڑ کر جا چکا تھا اس نے اس سے پیچ اپ کرنے کے بعد وہاں رکنا مناسب نہ سمجھا تھا اس لیے وہ وہاں سے چلا گیا تھا

لیکن ذکی کو وہ یہاں گھومتے پھرتے کافی دفعہ دیکھ چکی تھی اسے یہی لگا تھا کہ وہ اب تک اس پر نظر رکھے ہوئے ہے تو سوچا کیوں نہ ذکی کے ساتھ ہی تھوڑا سا وقت اور گزار لیا جائے

شائزم نے تو اس دن کے بعد اس سے بات تک نا کی تھی ایسے میں وہ کسی نہ کسی کو تو اپنے حسن کے جال میں پھنسا کر فائدہ حاصل کرنے ہی والی تھی تو اب وہ کیوں نہ ذکی ہی ہوتا

تم نے اس سے کیا کہا ہے اور وہ اس پہاڑی کی طرف کیوں گئی ہے تمہیں پتا ہے وہ جگہ کتنی ڈینجرس ہے وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تو ماریہ نے چہرے پر مسکنی طاری کر لی

تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہاری دوست کی دشمن ہوں میں نے اس کی بلی کو اس پہاڑی سے نیچے جاتے ہوئے دیکھا ہے تو سوچا کہ میں اسے بتا دیتی ہوں لیکن یہاں تو تم مجھے ہی سنا رہے ہو

ماریہ نخوست سے کہتے منہ بنا کر وہاں سے اندر چلی گئی جبکہ اس کی میں اس کے پیچھے جانے سے بہتر یہ سمجھا تھا کہ وہ چاچا کو اس بارے میں بتا دے

جبکہ ماریہ جو سوچ رہی تھی وہ اس کے پیچھے جائے گا اسے واپس ہوٹل کی طرف جاتے دیکھ پر سکون ہو گئی تھی

وہ اب تک اس ریجیکشن کو قبول نہیں کر پائی تھی جو شائزم نے اس لڑکی کی وجہ سے اسے دیا تھا وہ اس سے بدلہ نہ لے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا

ooooo

اور آہستہ آہستہ پہاڑی سے نیچے کی طرف اترنے لگی تھی اسے صرف اور صرف اپنی کیٹی کی فکر ہو رہی تھی اتنے اندھیرے میں وہ پہاڑی سے نیچے کی طرف چلی گئی تھی

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کہاں جائے یہ پہاڑ حد درجہ خطرناک اور بلندی پر تھا اور یہاں پر بے حد خطرناک جانور بھی موجود تھے

رات کے وقت ہوٹل سے باہر جانا اس ہوٹل کی مینیجمنٹ نے سختی سے منع کر رکھا تھا یہ جگہ جتنی خوبصورت تھی اتنی ہی خطرناک بھی تھی

وہ چلتے چلتے نہ جانے کس طرف آ گئی تھی وہ بار بار اپنی بلی کو آواز دے رہی تھی لیکن اسے ابھی تک اپنی بلی کی کوئی خبر نہیں لگی تھی۔اندھیرے کے ساتھ ساتھ اس کی پریشانی میں بھی اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا

°°°°°

کیا ہوا آپ لوگ یہاں کیوں کھڑے رہے ہیں سب خیریت تو ہے نا وہ اپنے ٹائیگر کے ساتھ واک کر کے واپس آیا تو ڈرائیور اور ذکی کو وہاں کھڑے دیکھا

یہ دونوں ریدم کے ساتھ نظر آتے تھے تو اس نے پوچھ لیا ابھی تک تو ریدم نے اس کے کتے کو احترام سر نہیں بلایا تھا اور وہ فی الحال اسے بخشنے کا کوئی ارادہ بھی نہیں رکھتا تھا اس لئے وہ اکثر اس سے مخاطب ہوتا تھا لیکن وہ اتنی جلدی ماریہ سے بریک اپ کرنے کی وجہ سے سیدھے طریقے سے بات نہیں کرتی تھی

لیکن ماریہ کے ساتھ گزارا کرنا اس کے لیے بے حد مشکل ہو گیا تھا اسی لیے وہ اپنی جان چھڑا کر اب ریلیکس تھا۔

وہ میری دوست ریدم اپنی بلی کی تلاش میں اس پہاڑی سے نیچے کی طرف چلی گئی ہے جبکہ اس کی بلی یہاں انکل کے پاس تھی

اور اب وہ بھی نہیں مل رہی ہمیں پتا ہی نہیں چل رہا کہ وہ نیچے کس طرف گئی ہے ذکی پریشانی سے کہنے لگا تھا اندھیرا خطرناک حد تک پھیلنے لگا تھا

تم لوگ یہاں کھڑے تماشہ کیا دیکھ رہے ہو اسے ڈھونڈنے کے لئے جاؤ بلکہ ہٹو یہاں سے میں اسے ڈھونڈنے کے لئے جاتا ہوں اور ڈرائیو چاچا آپ دادا جان کو فون کر کے ابھی بتائیں

کہ ان کی لاڈلی نے ایک اور کارنامہ سرانجام دے دیا ہے اور ٹائیگر کو اشارہ کرتے ہوئے نیچے کی طرف جانے لگا جبکہ چچا پریشانی سے اپنے بجتے ہوئے فون کو دیکھنے لگے تھے

اگر وہ فون پر ریدم کے نانا جان کو یہ بتادیں کہ ان کی نواسی گم ہو گئی ہے تو کیا ہوتا خیر جو بھی تو بتانا بہت ضروری تھا۔

OOOOOO

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا تم نے ان دونوں کو اس کا خطرناک جنگل میں جانے کیسے دیا۔

دادا جان بے حد پریشانی سے کہنے لگے تھے جب کہ ڈرائیور چاچا انہیں ریلیکس کرنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے

دادا جان کا بی پی ہائی ہونے لگا تھا جب زریام کمرے میں داخل ہوا

دادا جان آپ ٹھیک ہیں نہ کس سے بات کر رہے ہیں آپ وہ ان کے چہرے پر پسینہ دیکھتے ہوئے فون ان کے ہاتھوں سے لے چکا تھا

ہیلو کون بات کر رہا ہے اس نے فون کان سے لگایا ہی تھا کہ اگلے ہی لمحے فون کاٹ ہو گیا

دادا جان آپ ٹھیک تو ہے نا وہ ان کے پاس بیٹھ کر ان سے پوچھنے لگا تھا جب کہ فون اس نے وہیں سائیڈ پر رکھ دیا تھا نہ جانے کون تھا فون پر اور نہ جانے کیا بات کر رہا تھا لیکن دادا جان کی حالت نے اسے پریشان کر دیا تھا

شائزم کو فون کرو جلدی فون کرو اور پریشانی سے اس سے کہنے لگے تو اسے فورا اپنا موبائل فون نکالا تھا

OOOOOO

وہ۔ تیزی سے جنگل سے نیچے کی طرف جا رہا تھا جتنا جلدی ہو سکے وہ اس لڑکی تک پہنچانا چاہتا تھا کیونکہ بہت تھوڑے ہی عرصے میں وہ یہ بات بہت اچھی لحاظ سے سمجھ گیا تھا کہ وہ انجان لڑکی دادا جان کے لیے کتنی اہمیت رکھتی ہے

ٹائیگر آگے کی طرف جاتے ہوئے اونچی اونچی آواز میں بھونکنے لگا تھا۔ یقیناً اسے کوئی سراغ مل گیا تھا وہ اس کے پیچھے جانے لگا جب اچانک اس کا فون بجنے لگا تھا اسنے جلدی سے فون نکالتے ہوئے اپنے آپ کو نارمل کیا۔

السلام علیکم کیسے ہیں آپ بگ بی آپ کو یاد آ ہی گیا کہ آپ ایک بھائی بھی ہے۔۔ وہ ناراضگی جتاتے ہوئے کہنے لگا جبکہ اس کی آواز سن کر دوسری طرف موجود دونوں انسان ریلیکس ہو گئے تھے

کہاں ہو تم اور میں نے تمہیں کہا تھا اس کا خیال رکھنا وہ جنگل میں۔۔۔۔۔ اپنے بھائی کے بجائے اسے دادا جان کی آواز سنائی دی

دادا جان میں اس کا خیال رکھ رہا ہوں لیکن عجیب طرح کی دوست ہے آپ کی بلی کے چکر میں پہاڑی سے نیچے اتر گئی ہے اور بلی اوپر چاچا کے پاس ہے۔

خیر فکر نہ کریں میں اسے ڈھونڈ لوں گا وہ ان کو پریشانی سے نکال رہا تھا جبکہ ذریام ان کی بات سن کر انہیں نے دیکھنے لگا تھا شاید وہ اسے کچھ بتاتے۔ وہ اس سے بات کر کے ریلکس ہو چکے تھے

فون بند ہو چکا تھا جب کہ زریام جاننا چاہتا تھا کہ کس کے بارے میں بات کر رہے ہیں

وہ میرے لیے بہت ہی عزیز ہے زریام ابھی مجھ سے کچھ بھی نہ پوچھو بس میں اسے کچھ بھی نہیں ہونے دے سکتا وہ میرے لئے بہت خاص ہے۔

وہ بات ختم کرتے ہوئے بولے توذریام نے ہاں میں سر ہلا دیا

ٹھیک ہے داداجان جب آپ مناسب سمجھیں تو بتا دیجیے گا اور عمایا گھومنے کے لیے جا رہے ہیں کل صبح وہ انہیں دیکھتے ہوئے بتانے لگا تو داداجان کے چہرے پر سختی آگئی

تم اس لڑکی کو حد سے زیادہ اہمیت دے رہے ہو وہ لڑکی ہمارے پوتے کی قاتل ہے ہمارے خون کی قاتل ہے اور تم اسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

داداجان میں نے نکاح کے وقت ہی کہہ دیا تھا کہ آپ کے لیے وہ جو بھی ہو لیکن میرے لئے وہ میری بیوی ہے اور اب مزید اس پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا میں اپنی ایک نئی زندگی شروع کر چکا ہوں اور الحمدللہ میں بہت خوش ہوں

اور ہمارا پوتا اس کا خون اس کا کیا ہو گا کہ ہمارے پوتے کا خون ضائع ہو گیا اگر یہ لڑکی تمہاری بیوی بن چکی ہے تو ہمارے پوتے کے خون کا کیا ہو گا ہم اس لڑکی کو ونی کر کے لائے تھے کیونکہ ہمیں اس کا بھائی نہیں ملا تھا اس لیے نہیں کہ تم اسے اپنی عزت بنا لو

داداجان میں آپ کی ہر بات سمجھ رہا ہوں آپ کا غصہ جائز ہے لیکن قاتل وہ نہیں اس کا بھائی ہے ہم سزا دیں گے،،اس کے بھائی کو سزا دیں گے۔

میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ وہ بہت جلد سلاخوں کے پیچھے ہو گا لیکن عمایہ کو میں اپنی بیوی قبول کر چکا ہوں اور اس کے بارے میں کچھ بھی برا سوچنے سے پہلے یاد رکھیے گا

کہ آپ اپنے پوتے کیلیئے بُرا سوچ رہے ہیں وہ کہہ کر کمرے سے نکل گیا تھا جب کہ داداجان کے چہرے پر پریشانی آگئی تھی۔آنے والا وقت نہ جانے انہیں کیا دکھانے والا تھا۔

○○○○○○○○

وہ کمرے میں آیا تو عمایہ سارا سامان پیک کر کے اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی تا کہ وہ ایک بار دیکھ لے کہ کچھ چھوٹ تو نہیں رہا۔

وہ اسے اپنے ساتھ مری لے کر جا رہا تھا تو اس حساب سے سارے گرم کپڑے رکھنے تھے اور اس نے بہت ہی سلیقہ مندی سے سارے گرم کپڑوں کو اس کے بیگ میں پیک کر دیا تھا اور اپنی پیکنگ بھی وہ مکمل کر چکی تھی

ارے واہ تم نے ساری پیکنگ کر کے بہت اچھا کیا صبح جلدی نکلیں گے پہلے تمہارے ماں باپ سے ملیں گے اس کے بعد چلیں گے

کیوں کہ ویسے میرا ارادہ تو صرف 4 سے 5 دن جانے کا تھا لیکن پھر میں سوچ رہا ہوں کہ ہنی مون پر جا رہے ہیں تو پندرہ بیس دن تو ویسے ہی لگ جائیں گے

وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اسے بتانے لگا جبکہ اس کے منہ سے اپنے ماں باپ کا ذکر سن کر وہ فوراً اس کے پاس آگئی تھی

Urdu Novels Ghar

کیا آپ نے یہ کہا کے آپ میرے بابا اور امی سے ملنے چلیں گے ؟؟؟ وہ حیرانگی سے پوچھ رہی تھی جبکہ اس کی حیرانگی کو دیکھتے ہوئے اس نے مسکرا کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے

کیوں کیا تم اپنے والدین سے نہیں ملنا چاہتی ایک ماہ ہو چکا ہے شادی کو اب تو تمہیں خود ہی ذکر کرنا چاہیے لیکن میں سمجھ سکتا ہوں تم ان لوگوں کا ذکر کیوں نہیں کرتی خیر مجھے خود اپنی بیوی کا چہرہ پڑھنا آتا ہے وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا

عمایہ بنا کچھ سوچے سمجھے نم آنکھوں سے آنسو پیچھے دھکلتی اس کے سینے پر اپنا سر رکھ چکی تھی اس کی بے اختیار حرکت پر زریام مسکراتے ہوئے اس کے گرد اپنا گھیرا تنگ کرنے لگا

آپ بہت اچھے ہیں بہت بہت بہت زیادہ اچھے میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے آپ جیسے شخص کا ساتھ ملا ہے عمایہ اس کے دل کے مقام پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولی۔

ارے واہ مجھے تو پتا نہیں تھا کہ میں اتنا اچھا ہوں تھینک یو سوچ مجھے بتانے کے لئے ویسے آپ کے بتانے والا انداز کچھ زیادہ پیارا نہیں ہے میری نیت خراب ہو رہی ہے وہ اس کی نازک گردن سے بال ہٹاتے ہوئے بولا

جب کہ اپنے بال گردن سے ہٹنے کے بعد اس کے لبوں کا لمس محسوس کر کے وہ مزید اس کے سینے میں سمٹ گئی تھی۔

ooooo

دن تیزی سے گزر رہے تھے کہ خداش آج کل بہت زیادہ مصروف رہنے لگا تھا گھر آنے کا بھی وقت نہیں مل رہا تھا

ایسے میں وہ اتنے دنوں سے اسے دیکھنے کے لئے بھی بے چین تھا جو پہلے پیپر کے بعد تین دن کی چھٹیوں پر ہونے کی وجہ سے اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی۔

اس نے تینوں دن حرم سے پوچھا تھا کہ وہ کہاں ہے جس پر اسے یہی جواب ملا کہ ان کی دو چھٹیاں ہیں اب کل اس کا پیپر تھا تو یقیناً کل ہی وہ اسے نظر آنے والی تھی۔

اس دن اس نے اپنے نکاح کی خوشی میں اسے ایک بہت خوبصورت بریسلیٹ گفٹ دیا تھا جو اس نے اسی جیولری شاپ سے خریدا تھا جہاں وہ اسے لے کر گیا تھا۔

وہ اتنی بیزار کیوں تھی آخر وہ اس نکاح سے خوش کیوں نہیں تھی وہ اسے پسند کیوں نہیں کرتی تھی وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا

اسے معلوم تھا وہ کبھی بھی اسے پسند نہیں کرتی تھی اور یقیناً اس نے اس کے بارے میں کبھی بھی کچھ ایسا نہیں سوچا تھا۔

اس کا نکاح اس کے ساتھ ہو گا یا وہ اس کی ہمسفر بن جائے گی اس بات کا خیال شاید اسے کبھی بھی نہیں آیا ہو گا۔

ہو سکتا تھا کہ فی الحال وہ اس رشتے کو قبول نہ کر پا رہی ہو لیکن آگے چل کر وہ یقیناً اس کے اور اپنے متعلق تفصیل سے سوچے گی اسے وقت دینا چاہیے۔

وہ کمرے میں بیٹھا یہی سب سوچ رہا تھا۔ پھر خیال آیا کہ ان دونوں میں ایسا تعلق بن چکا ہے جس کے بعد ان دونوں کو ایک دوسرے کو ہر حال میں قبول کرنا ہے تو وقت دے کر وقت برباد کرنے کا کوئی مقصد نہیں

اسے اس سے نارمل بات کرنی چاہیے اور اسے اس بات کا احساس دلانا چاہئے کہ وہ اس کی منکوحہ ہے اور جلد ہی اس کی بیوی بننے والی ہے

اس سے دور رہ کر اسے اس رشتے کو سوچنے سمجھنے کا وقت دے کر وہ صرف غلطی ہی کر سکتا تھا۔اب صرف وہ اسے رشتے کو قبول کرے اور اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرے۔یہی ایک بہترین فیصلہ تھا اور وہ یہی کرنے والا تھا۔

ooooo

وہ اس گھنے جنگل میں ہر طرف اسے تلاش کر رہا تھا اس نے دو تین دفعہ آواز دے کر اسے بلایا تھا لیکن کوئی جواب نہ ملا

اس کا فون صرف اٹھارہ پرسنٹ باقی تھا تھوڑی ہی دیر میں اس کا فون بھی بند ہو جاتا نہ جانے وہ اس گھنے جنگل میں کس طرف نکل گئی تھی کہ اسے کہیں سے بھی اس کے بارے میں کچھ پتہ نہیں چل رہا تھا

وہ اونچی اونچی آواز میں اسے پکار رہا تھا پھر اس نے یہ چیز اپنی بیوقوفی سمجھ کر ترک کر دی تھی کیونکہ جنگل جانوروں سے بھرا ہوا تھا وہ اپنی جان کو خطرے میں ڈالنے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا

ویسے تو اس کے ساتھ بہت خطرناک جانور تھا جو کسی کو بھی چیر پھاڑ کر رکھ سکتا تھا لیکن شائزم اپنے ٹائیگر پر کسی طرح کا رسک نہیں لینا چاہتا تھا

اس نے جنگل کی طرف خطرناک بھیڑیوں کو جاتے دیکھا تھا اس وقت تو اپنی گاڑی میں تھا اور اس نے گاڑی سے نکلنے کی غلطی نہیں کی تھی

لیکن اس وقت یہ جنگل اس کے لیے کتنا خطرناک ثابت ہو سکتا تھا یہ بات بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہا تھا۔

اسے اور تو کچھ نہیں پتا تھا صرف یہ بتا تھا کی وہ لڑکی نہ جانے کس طرح سے اس کی داداجان کی نواسی ہے اور داداجان اس سے بہت محبت کرتے ہیں۔

اس دن ہوٹل میں داداجان کے سب سے خاص ملازم کو دیکھ کر اس نے سب سے پہلے انہیں یہ بات بتائی تھی کہ ڈرائیور چاچا یہاں کسی انجان لڑکی کے ساتھ موجود ہیں۔

پرداداجان نے اس سے کچھ بھی نہیں چھپایا تھا انہوں نے اسے بتایا تھا کہ وہ لڑکی رشتے میں ان کی نواسی لگتی ہے حالانکہ اس کے حساب سے ان کی کوئی بیٹی نہیں تھی۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ ریدم داداجان کی نواسی کس طرح سے لگتی ہے

جب کہ داداجان نے کہا تھا کہ تفصیل سے ساری باتیں اسے تب بتائیں گے جب وہ گھر آئے گا لیکن وہاں رہ کر اسے ریدم کا خیال رکھنا ہے۔

یہ لڑکی اس کے داداجان کے لیے اتنی خاص تھی تو یقیناً اس میں کچھ تو ایسا تھا بس یہی وجہ تھی کہ وہ اس کے پیچھے یہاں تک آیا تھا ورنہ شاید وہ اس طرح جنگل میں آنے کی غلطی کبھی نہ کرتا۔

وہ تیزی سے آگے بڑھ رہا تھا جب اسے دور سے چیخ کی آواز سنائی دی وہ لمحے میں سمجھ گیا تھا کہ وہ کون ہو سکتا ہے۔

Urdu Novels Ghar

شائزم تیزی سے اس کی طرف بھاگا تھا جبکہ ٹائیگر بھی اس کے پیچھے آ رہا تھا۔

وہ آگے کی طرف بڑھ رہا تھا اس نے اپنے موبائل کی ٹارچ آن کر رکھی تھی تا کہ اسے راستہ نظر آ سکے

لیکن اسے سامنے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا جنگل اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اور وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کس طرف جا رہا ہے

اس کا موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹنے ہی لگا تھا کہ موبائل کو اس نے سختی سے پکڑ لیا اور خود سامنے موجود کھائی میں تیزی سے نیچے کی طرف گرتا چلا گیا۔

ooooooo

وہ جنگل میں کدھر سے کدھر نکل آئی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا

وہ تو بس اپنی کیٹی کو ہی ڈھونڈنے میں لگی ہوئی تھی

اس کے موبائل کی بیٹری ڈیڈ ہو چکی تھی اب وہ اندھیرے میں آگے بڑھ رہی تھی اسے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا بلکہ یہاں آنے سے پہلے اسے ڈرائیور چاچا سے کہنا چاہیے تھا

وہ یقیناً اس کی مدد کرتے اس نے بہت بڑی بیوقوفی کی تھی جس کا احساس اسے اب ہو رہا تھا اب اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے کس طرف جائے

فون بند ہو جانے کے بعد اب اسے رونا آ رہا تھا یہ جنگل بہت خطرناک تھا دور دور سے جانوروں کی آوازیں آ رہی تھیں

اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا ڈر بھی بڑھتا چلا جا رہا تھا نہ جانے اس کی کیٹی کہاں اور کس حال میں ہو گی

کہیں وہ کسی جانور کا کھانا نہ بن چکی ہو۔

اس کی اپنی جان خطرے میں تھی اور اسے اس وقت بھی اپنی کیٹی کی فکر لگی ہوئی تھی اس کے پاس کوئی نہیں تھا

سوائے اس معصوم سی بلی کے

کچھ ہی دنوں میں وہ اس کے لئے بے حد خاص ہو گئی تھی وہ اس کے لئے بالکل اس کی فیملی کا ممبر تھی اس کے علاوہ

کوئی نہیں تھا اس کے پاس

جس سے وہ اپنے دکھ شیئر کر پاتی اپنی باتیں کہہ پاتی جس سے وہ پیار کر پاتی اس جنگل میں وہ اسے اکیلا چھوڑنے کے

بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی

اسے دور سے روشنی کی جھلک نظر آئی شاید ڈرائیور چاچا اسے ڈھونڈتے ہوئے نیچے کی طرف آ گئے تھے

وہ فوراً اٹھ کر اس طرف بھاگی تھی کہ اس کے پیر کے نیچے کوئی ہلتی جلتی چیز آئی

جسے محسوس کر کے اس نے چیخ ماری اور آگے بھاگنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ نیچے کی طرف گرتی چلی گئی

oooooo

وہ بہت زور سے زمین پر آ گرا تھا لیکن اس کے ہاتھ میں موجود موبائل اب بھی جل رہا تھا جس کی مدد سے تھوڑے

فاصلے پر ایک لڑکی کے وجود کو ہی دیکھ چکا تھا۔

وہ جلدی سے اپنی پرواہ کیے بغیر اس لڑکی کے پاس آیا تھا جو شاید بیہوش پڑی تھی اس کے گال تھپتھپاتے ہوئے اسے جگانے لگا شائزم ریلکس ہوا وہ کم از کم اسے مل چکی تھی ورنہ اس گھنے جنگل میں وہ امید چھوڑ چکا تھا۔

ریدم ریدم اٹھو ریدم یار اٹھ جاؤ کیوں پریشان کر رہی ہو وہ اسے جھنجھوڑ کر کہنے لگا جب اسے اس کے وجود میں ہلکی سے حرکت محسوس ہوئی۔

خود پر جھکے ہوئے آدمی کی آواز وہ پہچان چکی تھی۔ لیکن جسم میں درد کی ایسی لہریں اٹھ رہی تھی کہ وہ چاہ کر بھی وہ اٹھ نہیں پا رہی تھی۔

میری کمر میں بہت درد ہو رہا ہے وہ بڑی مشکل سے بول پائی تھی

اب اتنی اونچی پہاڑی سے چھلانگ لگاؤ گی تو کمر میں درد نہیں ہو گا کیا۔۔!!! کس نے کہا تھا خودکشی کرنے کے لئے اس جنگل میں آ جاؤ مجھے کہہ دیتی میں اوپر ہی گلا گھونٹ کر جان نکال دیتا۔

پچھلے تین گھنٹوں سے جان عذاب کر رکھی ہے تمہاری بلی وہاں اوپر ہے لیکن تم مجھے یہ بتاؤ کہ تمہیں کس عقل کے اندھے نے کہا تھا کہ تمہاری بلی یہاں نیچے جنگل میں اپنی کسی بوائے فرینڈ سے ملاقات کرنے کے لئے آئی ہے وہ اٹھا کر بولتے ہوئے اسے کہنے لگا جبکہ اس کا انداز اسے بھی برا لگا تھا

لیکن یہ جان کر کے اس کی بلی اوپر ڈرائیور چاچا کے پاس ہے اسے کچھ سکون ہوا تھا

میری کیٹی کے بارے میں کچھ الٹا سیدھا بولنے کی ضرورت نہیں ہے وہ ایسی بالکل بھی نہیں ہے وہ یہاں کسی سے ملنے نہیں آئی تھی اور تمہاری اس گرل فرینڈ ماریہ نے مجھے کہا تھا کہ وہ یہاں نیچے ہے اس کے کہنے پر میں آئی تھی اس طرف اس نے فوراً اس کی غلط فہمی دور کر دی تھی کہیں وہ اس کی کیٹی کو ایسا ویسا نہ سمجھ لے

وہ لڑکی میری گرل فرینڈ نہیں ہے سمجھی تم۔

وہ تمہاری کیا ہے کیا نہیں میں نہیں جانتی اور نہ ہی مجھے جاننے میں انٹرسٹ ہے مجھے بس یہ جاننا ہے کہ اب ہم یہاں سے کیسے نکلیں گے۔وہ پریشانی سے اسے دیکھ کر کہنے لگی تھی

یہ تو میں بھی نہیں جانتا بلکہ میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ میرا موبائل فون تھوڑی دیر میں بند ہو جائے گا پھر کیا کریں گے ۔اس نے اسے ایک اور وجہ دی تھی پریشان ہونے کی۔

کیا مطلب تمہارا فون چارج نہیں ہے اگر اٹھا کر لے ہی آئے تھے تو فل چارج کر کے بھی لے اتے وہ اسے گھورتے ہوئے بولے

ہاں بالکل کیوں نہیں مجھے تو آپ بتا کر آئی تھی نہ کہ رانی صاحبہ یہاں پر سیر سپاٹے کرنے آئیں گی جن پر اپنے موبائل کی روشنی رکھنا میں مجھ پر فرض ہے۔

آلموسٹ فل چارجنگ تھی تمہیں ڈھونڈنے کے چکر میں تین گھنٹے میں ساری بیٹری بھی گئی اور میں نے کھانا بھی نہیں کھایا بھوک سے میری حالت خراب ہو رہی ہے وہ پریشانی سے کہہ رہا تھا۔

کتنی تھرڈ کلاس کوالٹی کا فون ہے تمہارا اتنی جلدی بیٹری لو ہو گئی دیکھنے میں تو اچھا خاصا مہنگا لگتا تھا خیر بھوک تو مجھے نہیں لگ رہی میں ڈنر کر کے آئی تھی۔اس نے خوش ہوتے ہوئے بتایا تھا۔

مبارک ہو اب منہ بند کر لو ہنس ہنس کر مجھے چڑانے کی ضرورت نہیں ہے یہ

نہ ہو کہ میں تمہیں کھا جاؤں۔وہ دھمکی دے کر آگے بڑھنے لگا جب اس نے بھی تیزی سے قدم اس کے پیچھے ہی بڑھائے تھے

اس کا ٹائیگر بھی ساتھ ساتھ ہی چل رہا تھا اور یہ وہ وقت تھا جب اسے اس کے ٹائیگر سب بالکل ڈر نہیں لگ رہا تھا۔

oooooo

خداش صبح گاڑی سٹارٹ کرنے ہی لگا تھا جب اسے دیشم اندر سے آتی ہوئی نظر آئی ایک پل کے لئے وہ اسے دیکھنے لگا

اس کا دل چاہا کہ اسے دیکھتا ہی رہا ہے وہ خوبصورت تو ہمیشہ سے بے انتہا تھی

اور اپنے آپ کو یوں نقاب میں چھپائے وہ سیدھی اس کے دل میں گھر کر جاتی تھی اس وقت بھی وہ اسے اپنے دل پر قدم رکھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

اس کی ماں کا کہنا تھا کہ منشا اس سے زیادہ خوبصورت ہے اور سامیہ کے بارے میں بھی ان کا یہی خیال تھا ان کا ارادہ تھا منشا یا سامیہ میں سے کسی ایک کو اپنے گھر کی بہو بنانے کا تھا لیکن وہ اپنے دل کا کیا کرتا جو نہ جانے کتنے سالوں سے اس لڑکی نے اپنی قید کر رکھا تھا

بندہ سلام دعا ہی کر لیتا ہے وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر پیچھے بیٹھتے ہوئے اپنی کتاب دیکھ رہی تھی جب اس نے بڑے ہی دلکش انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا حرم ابھی اندر ہی تھی

یہ اچھا موقع تھا اس سے بات کرنے کا اس نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر احسان کرنے والے انداز میں سلام دیا تھا جس کا جواب اسے بڑے ہی خوبصورت انداز میں ملا تھا۔

ناراض ہو کیا مجھ سے وہ اب پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے پوچھنے لگا وہ کتاب سے نگاہیں ہٹا کر اس کی طرف دیکھنے لگی

اس دن زبردستی اپنے ساتھ لے کر جا کر اس نے زبردستی اس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت بر سلیٹ پہنایا تھا۔

اور ساتھ میں یہ تاکید بھی کی تھی کہ یہ وہ کبھی بھی اپنے ہاتھوں سے نہ اتارے لیکن اس کی ہر بات ماننا اس پر فرض تو ہر گز نہیں تھا اسی لیے وہ اس کا بریسلٹ اتار کر رکھ آئی تھی۔

جس پر خود اس کا دھیان ابھی تک تو ہر گز نہیں گیا تھا فلحال تو وہ نگاہیں بھر کر اسے دیکھنے کا ارادہ کیے ہوئے تھا کبھی پیار سے دیکھ لیا کرو ہمیشہ ان نگاہوں میں غصہ کیوں ہوتا ہے وہ شوخ ہو رہا تھا جب کہ اس کی بات پر اس نے دروازے کی طرف دیکھا تھا جہاں سے حرم ابھی تک نہیں نکلی تھی۔

میں کسی طرح کی فضول بات نہیں کرنا چاہتی حرم آنے والی ہو گی وہ کتاب دوبارہ اٹھانے لگی

اس میں فضول کیا ہے منکوحہ محترمہ حال چال ہی تو پوچھ رہا ہوں تم سے اس کے انداز پر وہ مسکراتے ہوئے گویا ہوا۔

بریسلٹ کہاں ہے تمہارا وہ جو اس کی طرف سے کسی جواب کی امید رکھتا تھا اسے یوں ہی کتاب پر جھکے دیکھ بدمزہ ہو کر پوچھنے لگا

اس نے ایک نظر اپنے بازو پر دیکھا اور پھر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

وہ شاید میں نے کمرے میں اتار کر رکھ دیا وہ جلدی سے بولی تھی لیکن انداز ایسا تھا جس سے وہ یہیں سمجھے کہ وہ پہننا بھول گئی ہے نہ کہ جان بوجھ کر اتار کر آئی ہے۔

میں نے تم سے کہا تھا نہ کہ اسے ہمیشہ میں تمہارے ہاتھ پر دیکھوں عجیب غیر زمہ دار لڑکی ہو تم جاؤ پہن کر آؤ وہ حرم کو باہر نکلتے دیکھ کر اسے کہنے لگا

میں واپس آ کر پہن لوں گی میرا نہیں خیال کہ اسے یونیورسٹی پہن کر جانے کی ضرورت ہے ویسے بھی وہ بہت قیمتی ہے میں گم کر دوں گی اس طرح جیولری نہیں پہنتی میں وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی لیکن پھر اسے محسوس ہوا کہ اس کی حرکت اسے بہت ناگوار گزری ہے۔

میں نے کہا ابھی اور اسی وقت جا کر پہن کر آو وہ سنجیدگی سے بولا۔

میں نے کہا میں واپس آ کر پہن لوں گی۔۔

اور میں نے کہا کہ ابھی پہن کر آو وہ اس کی بات کاٹ سختی سے بولا۔

آپ کا مسئلہ کیا ہے آخر وہ تنگ آگئی تھی۔

میرا مسئلہ تم ہو لڑکی اگر تم نہیں پہن کر آؤ گی تو تمہارا پیپر مس ہو جائے گا میں تمہیں یونیورسٹی تو نہیں جانے دوں گا اور میرے علاوہ کوئی تمہیں یونیورسٹی لے کر بھی نہیں جائے گا۔وہ پتا نہیں کیوں اس حد تک ضد پر اتر آیا تھا۔

۔

وہ غصے سے گاڑی سے نکلتے ہوئے گھر کے اندر کی طرف چلی گئی تھی۔

حرم نے پریشانی سے جاتے ہوئے دیکھا۔

کیا ہوا بیٹا تم واپس کیوں آ گئی۔۔۔امی ملازمہ کے ساتھ ناشتے کے برتن اٹھا رہی تھی جو اسے واپس آتے ہوئے دیکھا۔

کچھ نہیں زندگی حرام ہو گئی ہے۔وہ کہہ کر بھاگ گئی تھی جبکہ اماں اس کی بات کا مطلب نکالتی رہیں

oooooo

مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے پلیز کوئی راستہ نکالو ناں !!تا کہ ہم اس جنگل سے نکل پائیں۔اس کے ساتھ پیچھے پیچھے آتی ریدم بول رہی تھی۔

جب کہ اپنے موبائل کی بیٹری کو بچانے کے لیے وہ ٹارچ بند کرتا صرف سکرین لائٹ پر آگے بڑھ رہا تھا۔

یار تمہیں کیا میں کوئی مستری لگتا ہوں کدھر سے نکالوں میں رستہ میں بھی اس جنگل میں پہلی دفعہ ہی آیا ہوں

مجھے جنگل میں گھومنے کا ہر گز بھی کوئی شوق نہیں ہے کہ مجھے پہلے اس طرح کی کنڈیشن کا کوئی اندازہ ہو مجھے نہیں پتا جنگل میں کس طرح کے کدھر سے راستے نکلتے ہیں

اور سب سے بڑا مسئلہ اس وقت جنگل سے نکلنا نہیں اپنی جان کی حفاظت کرنا ہے جنگل خطرناک جانوروں سے بھرا ہوا ہے

اللہ نہ کرے کہ یہاں کوئی بھوکا شیر بیٹھا ہو اور ہم اس کا نوالہ بن جائیں۔ وہ پریشانی سے آگے بڑھتے ہوئے بول رہا تھا جب اچانک اس نے اس کا ہاتھ کس کر تھام لیا

شائزم نے اپنے ہاتھ پر اس کی گرفت کو محسوس کیا تھا لیکن اس کے ڈر کی وجہ سے بنا کچھ بھی بولے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا آگے بڑھنے لگا

مجھے ایک بار یہاں سے نکال دو میں تمہارا یہ احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گی اور دیکھو میری بات یاد رکھنا اگر کوئی شیر آگیا تو مجھے اکیلے جنگل میں چھوڑ کر مت بھاگنا

وہ جیسے اس سے کوئی وعدہ لینا چاہتی تھی اس وقت اس کی باتیں اسے بالکل بچکانہ لگ رہی تھی حالانکہ پہلی دو ملاقاتوں میں اگرچہ اسے وہ بہت عقلمند نہ لگی تھی تو اتنی بے وقوف بھی محسوس نہ ہوئی تھی۔

بے فکر رہو میں تمہیں چھوڑ کر کہیں نہیں بھاگ رہا اور ویسے بھی اگر شیر نے پکڑ لیا نہ تمہیں تو صرف تمہارے کھانے سے اس کی بھوک ختم نہیں ہو گی۔

وہ پھر بھی مجھے پکڑ کر کھا ہی لے گا تو بہتر ہے کہ ہم دونوں ایک دوسرے کی جان کی حفاظت کرے

صرف تمہیں کھانے سے کیا اس کی بھوک ختم ہو جائے گی ریدم نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا تو شائزم نے اندھیرے میں اسے گھور کر دیکھا کیا مطلب تھا اس کی بات کا

کیا اگر شیر کی بھوک صرف اسے کھانے سے ختم ہو جائے تو وہ اسی کو ہی کھائے

اس سے وہ وعدے لے رہی تھی کہ وہ اسے چھوڑ کر بھاگے گا نہیں اور خود یہاں سے بچ کر بھاگنے کی پلاننگ کر رہی تھی

میرا نہیں خیال کے صرف مجھے کھانے سے بھی اس کی بھوک ختم ہو گی اسی لئے ہمیں ایک دوسرے کی حفاظت کرنی چاہیے اب قدم اٹھاؤ پتا نہیں کس طرف جانا ہے وہ اسے جواب دیتا تیزی سے قدم اٹھانے لگا تھا

تمہارے موبائل کی بیٹری تو اینڈ تھی نہ تو ابھی تک ختم کیوں نہیں ہوئی وہ پھر سے سوال کرنے لگی جب اچانک اس کا فون بند ہو گیا

اس کے فون بند ہونے پر اندھیرا مزید پھیل گیا

مجھے سچ میں نہیں پتا تھا کہ میں اتنی منحوس لڑکی کو ساتھ لیے گھوم رہا ہوں وہ غصے سے کہتا تیزی سے قدم اٹھانے لگا۔

جب کہ اس اندھیرے میں وہ اس سے لڑنے کی پوزیشن میں تو ہرگز نہیں تھی

اسی لئے اس منحوس لفظ کو کڑوا گھونٹ سمجھ کر پی گی۔

oooooo

Urdu Novels Ghar

وہ آج بھی اسے لینے جلدی آ گیا تھا اسے تو بڑا غصہ آ رہا تھا ایک تو صبح والی بات پر اور اب اس کا پھر سے جلدی آ جانا یعنی کہ وہ پھر اسے اپنے ساتھ کہیں زبردستی لے کر جانے والا تھا

اس نے پیون کو یہ بول کر واپس بھیج دیا کہ ابھی اس کا پیپر ختم نہیں ہوا جس پر اسے جواب ملا تھا میں باہر ہی ہو تم پیپر ختم کر کے آرام سے آ جاؤ۔

ویسے تو ان جناب کی مصروفیات ہی ختم نہیں ہوتی اور اب جب سے نکاح ہوا ہے ویلے ہی ہو گئے ہیں

وہ سوچتے ہوئے اپنی کتاب اٹھا چکی تھی جب وہیں اس کی کچھ کلاس فیلوز انعم، رابعہ اور نیناں آ کر بیٹھ گئیں

لڑکی تمہاری گاڑی تو کب کی آ چکی ہے لگتا ہے تم نے آج گھر نہیں جانا رابعہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہنے لگی تھی

ویسے تم لوگوں نے ڈرائیور کچھ زیادہ ہینڈسم نہیں رکھ لئے مجھے تمہارے ڈرائیور کا نمبر مل سکتا ہے انعم شرارت سے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی

وہ میرے کزن ہیں اس نے چبا چبا کر کہا جس پر ان تینوں لڑکیوں کے بے باک قہقے بلند ہوئے تھے۔

تو ایسے کزن کو باہر کیوں کھڑے رکھا ہے سنا ہے تمہارا نکاح ہوا ہے کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونے دی کہ کہیں ہم تم سے ٹریٹ نہ مانگ لے

نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے وہ دراصل سب کچھ اچانک ہی ہوا اور میرے سارے ٹیچرز میرے نکاح میں بھی شامل ہوئے تھے میں نے کلاس میں بھی سب کو ہی بتایا تھا کسی سے چھپانے والی تو بات ہی نہیں اس کا انداز بہت ہی سرسرا سا تھا

یہاں اس کی کوئی بھی ایسی دوست نہیں تھی جسے وہ اپنے نکاح میں بلاتی اور دوستیاں ویسے بھی بہت کم ہی کیا کرتی تھی

مشال آپی نے تو کہا تھا کہ وہ اپنی کلاس فیلوز کو بلالے اور اس نے سرسری انداز میں سب کو کہہ دیا تھا شاید اس کے بلانے کا انداز ہی کسی کو پسند نہیں آیا تھا مشال آپی تو اس سے پوچھتے ہی رہی کہ اس کے نکاح میں اس کی سہیلیوں میں سے کوئی بھی شامل کیوں نہیں ہوا

اور وہ انہیں کیا بتاتی کہ وہ ایسی دوستیوں سے ہزار میل دور رہنا پسند کرتی ہے جس طرح کی دوستیاں اسے اس کی یونیورسٹی میں مل رہی تھی

خیر ہم پرانی ساری باتیں بھول جاتے ہیں ٹریٹ تو تم آج بھی دے سکتی ہو اور ہمارے حساب سے تو تمہارا ایک ہی کزن تھا نہ جس کے ساتھ تمہارا نکاح ہوا ہے تو یہ جو باہر کزن ہے وہ جیجو ہی تو نہیں

یہ لڑکیاں اس وقت ضرورت سے زیادہ ہی اس کی سہیلیاں بن رہی تھی اس نے اثبات میں سر ہلا دیا

تو بس ٹھیک ہے لڑکیوں چلو جیجو سے ٹریٹ لیتے ہیں وہ فورا اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی جبکہ دیشم پریشانی سے ان کے کپڑے دیکھنے لگی۔ جو اس کے لیے شرمندگی کی وجہ بن رہے تھے

نہیں وہ بہت مصروف ہیں میرا نہیں خیال کہ وہ اتنا وقت نکال پائیں گے وہ جان چھڑواتے ہوئے کہنے لگی

ہمیں تو اتنے مصروف نہیں لگ رہے اگر وہ پچھلے پونے گھنٹے سے تمہارے انتظار میں باہر رک سکتے ہیں تو پھر ہمیں پندرہ منٹ ٹریٹ لینے میں کتنا وقت لگے گا

چلو لڑکیوں آجاؤ باہر لڑکیاں جلدی سے کہتے باہر کی طرف چلی گئی تھی جبکہ اسے لگا جیسے اس کے قدم من بھاری ہو گئے ہیں وہ کیا سمجھے گا کہ اس کی سہیلیاں اس طرح کی ہیں۔

OOOOOO

جیجو میں انعم ہوں یہ رابعہ ہے اور یہ نیناں ہے اور ہم سب آپ کی مسز کی سہیلیاں ہیں اور تینوں شوخ و چنچل انداز میں اس کے پاس آتے ہوئے بولی تھی

ان کے پیچھے آتی دیشم کو دیکھ کر اس نے ان لڑکیوں کے حلیے کو نظر انداز کرتے ہوئے بڑی مشکل سے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھا۔

جیجو یہ لڑکی بڑی بے وفا ہے اس نے ہمیں نکاح کے بارے میں کچھ بتایا ہی نہیں اور آج جب ہمیں پتا چلا ہے تو ہم سیدھی آپ کے پاس آ گئیں آپ سے ٹریٹ لینے کے لئے۔۔!!!!

اب خبردار جو آپ نے یہ کہا کہ آپ مصروف ہیں کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ پچھلے پونے گھنٹے سے آپ یہیں پر کھڑے اپنی مسز کا انتظار کر رہے ہیں تو پھر ہم سالیوں کو چھوٹی سی ٹریٹ تو ضرور دیں گے نیناں نے اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی کہہ دیا

ارے کیوں نہیں دیں گے ضرور دیں گے ویسے شکل سے کنجوس تو بالکل بھی نہیں لگتے رابعہ کہنے لگی۔

Urdu Novels Ghar

ہاں ضرور آیئے۔۔۔!!!! بیٹھیں گاڑی میں اس نے خوش اخلاقی سے کہا تھا جب کہ ان لڑکیوں کے ٹائٹ جینز اور چھوٹے چھوٹے ٹاپس دیکھ کر وہ اپنی منکوحہ کی سہیلیوں پر سخت بدمزا ہوا تھا کہاں وہ خود کو چھپا کر رکھنے والی لڑکی اور کہاں یہ اس کی آدھ ننگی سہیلیاں۔

وہ اس کے ساتھ فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھی تو وہ تینوں پچھلی سیٹ پر براجمان ہو گئی تھی۔

جبکہ گاڑی شہر کے سب سے مہنگے ترین ریسٹورنٹ میں کھڑی کرتا انہیں باہر آنے کو کہہ کر دیشم کی سائیڈ کا دروازہ کھولنے لگا تھا جس پر انہوں نے ہوٹنگ کی تھی۔

مجھے نہیں لگتا تھا تمہاری فرینڈز اس طرح کی ہوں گی خیر تھوڑی احتیاط کیا کرو دوستی کرتے ہوئے اس کے ساتھ اندر آتے ہوئے وہ بہت ہی کم آواز میں بولا تھا

جب کہ ان تینوں لڑکیوں کے حرکتیں دیکھ کر وہ یہی سوچ رہی تھی کہ کاش زمین پھٹ اور وہ اس میں سما جائے۔

ooooo

کچھ فاصلے سے پانی گرنے کی آواز آرہی ہے مطلب آگے کی طرف بہتا ہوا پانی ہے یا کوئی آبشار ہو گی بہت اچھا ہے اس طرف جانور ہونے کا امکان کم ہے۔

وہ آواز سنتے ہوئے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتا آگے کی طرف بڑھنے لگا جبکہ وہ بالکل خاموشی سے اس کے ساتھ چل رہی تھی اس وقت اس کے پاس یہی ایک آسرا تھا۔

اور تھوڑی ہی دیر میں وہ درختوں کے اندھیرے سے نکل کر چاند کی روشنی میں آگئے تھے

شکر ہے اللہ پاک کم از کم کوئی راستہ نظر آیا وہ پر سکون سا بہتی آبشار کے کے پاس آگیا تھا کم از کم سب نظر تو آرہا تھا وہ اندھیرے سے نکل آئے تھے

اب صبح یہاں سے آگے بڑھیں گے چل چل کر پیروں میں درد ہو گیا ہے وہ پتھر پر بیٹھتے ہوئے کہنے لگی تو وہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا

جب کہ وہی ایک لکڑی اٹھاتے ہوئے ٹائیگر کو اشارے کر رہا تھا

تم کیا کرنے والے ہو وہ اس لکڑی کے ساتھ وہ جڑی بوٹی کو توڑتے ہوئے دیکھ اس سے پوچھنے لگی

اپنی بھوک کا کچھ انتظام کرنے لگا ہوں تم تو کھا پی کر آئی ہو میں تو بلکل خالی پیٹ ہوں بہت سخت بھوک لگی ہوئی ہے مجھے وہ ٹائیگر کے منہ سے کچھ نکالتے ہوئے اس کے ساتھ باندھنے لگا وہ حیرانگی سے دیکھ رہی تھی

یہ کتا کیا لے کر۔۔۔۔

بھاؤ بھاؤ۔۔وہ کچھ بولنے ہی والی تھی کہ اچانک ٹائیگر نے اس پر بھونکنا شروع کر دیا

میرا مطلب ہے ٹائیگر جی یہاں کیا لے کر آئے ہیں اور تم یہ لکڑی سے کیوں باندھ رہے ہو وہ شائزم کے پیچھے چھپے ہوئے عزت سے ٹائیگر کو پکار کر کہنے لگی

کیڑا ہے یار اس نے اپنا ہاتھ کھولتے ہوئے اپنے ہاتھ میں موجود چلتے پھرتے کیڑے کو دکھایا تھا جس پر وہ چیخ کر پیچھے ہٹی۔

زیادہ چیخو مت شیر آگیا نہ تو اپنا انجام تم جانتی ہو وہ اس کی چیخ کو نظر انداز کرتا اپنے لکڑی پانی میں پھینک چکا تھا۔

تمہیں لگتا ہے اس طرح کوئی مچھلی تمہارے ہاتھ آئے گی اور کیا اسے یہ کیڑا پسند ہو گا کھانے میں میرے خیال میں اس وقت تو مچھلی کچھ بھی نہیں کھائے گی وہ اپنی پیٹ پو جا کر کے آرام سے سو رہی ہو گی اندر۔

وہ اس کے ساتھ ہی بیٹھ کر اپنے روشن خیالات اس پر ظاہر کرنے لگی

تم سچ میں اتنی بیوقوف ہو یا مجھے بیوقوف سمجھتی ہو وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

اب تم نے مجھے بیوقوف بولا نا تو میں تمہارا منہ توڑ دوں گی کب سے برداشت کر رہی ہوں میں تمہیں وہ غصے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی یہ آدمی اب ضرورت سے زیادہ ہی سر پر چڑھتا جا رہا تھا۔

بس بس دکھالی تم نے اپنی ہمت بیٹھ جاؤ واپس اگر میں یہاں سے چلا گیا نا سوچو تمہارے ساتھ کیا ہو گا وہ لمحے میں اسے آسمان سے زمین پر اتار لایا تھا

تم بہت برے انسان ہو آئی ہیٹ یو میں واپس جا کر کبھی تمہارے منہ نہیں لگوں گی وہ واپس بیٹھتے ہوئے کہنے لگی۔

جب کہ اپنی لکڑی پر دباؤ محسوس کرتے ہی وہ جلدی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا

اور اگلے دو منٹ میں ایک موٹی تازی مچھلی اس کے سامنے تڑپ رہی تھی

ہائے بے چاری تم اسے کھا جاؤ گے وہ اس مچھلی کو دیکھتے ہوئے اس ظالم سفاک شخص سے پوچھنے لگی تھی۔

جب کہ وہ اپنے کارنامے پر بڑا ہی خوش نظر آ رہا تھا۔

کھاؤں گا میں تو مزے لے لے کر کھاؤں گا ویسے بے چارہ وہ ہوتا ہے جو بھوکا ہوتا ہے اور تمہارے حساب سے تو یہ اپنا پیٹ بھر کر سو رہی تھی نہ تو کیا ضرورت ہے لالچ کرنے کی۔

اب ہٹو پیچھے وہ مچھلی کے دم نکلنے کا انتظار کرتے ہوئے وہیں سے لکڑیاں اکٹھی کرنے لگا لیکن بیوقوف آدمی آگ کہاں سے لگائے گا وہ سوچ ہی رہی تھی جب اس نے ماچس نکالی

یہ ماچس کدھر سے لائے تم وہ اس کے پاس آتے ہوئے پوچھنے لگی۔

جبکہ ماچس کے ساتھ سگریٹ کی ڈبی دکھاتا وہ اس کی بات کا جواب دے کر آگ جلا چکا تھا

آییی گندے تم سموکنگ کرتے ہو۔ سموکنگ نہیں کرنی چاہیے یہ صحت کے لئے بہت خطرناک ہوتی ہے اس کے اندر کا ہمدرد انسان جاگ آیا تھا۔

میں نے تم سے ٹپس مانگیں۔۔۔؟ وہ مچھلی کو لکڑی کے اوپر ٹانگتے ہوئے کہنے لگا

لیکن میں پھر بھی تمہیں بتانا چاہوں گی یہ تمہاری صحت کے لیے بہت برا ہے اس سے انسان بہت جلدی مر جاتا ہے ۔ریدم نے اسے ڈرانا چاہا تھا

کیا بات کر رہی ہو تمہیں لگتا ہے سگریٹ پینے سے انسان مر جاتا ہے چلو آؤ میں تمہیں چھوٹا سا واقعہ سناتا ہوں لندن میں ایک آدمی رہتا تھا جس کا نام اینتھنی تھا وہ بہت زیادہ سموکنگ کرتا تھا ایک دفعہ اس نے سوچا کہ چلو میں سموکنگ چھوڑ دیتا ہوں اور یہ سارے پیسے بچاتا ہوں جو میں سگریٹ پر خرچ کرتا ہوں دیکھتا ہوں اس سے مجھے کیا فائدہ ہوتا ہے تمہیں پتا ہے اس نے ایک سال تک سموکنگ چھوڑ دی اور ایک سال کے بعد اسموکنگ کے جتنے بھی پیسے اکٹھے کیے تھے ان پیسوں سے بائیک لے لی وہ بڑے ہی جوش سے بتا رہا تھا

جبکہ ریدم جس نے شروع میں اس کی کہانی میں کسی طرح کا کوئی انٹرسٹ نہیں دکھایا تھا اب خوش ہوتے ہوئے سننے لگی تھی

دیکھا اس نے سموکنگ چھوڑیں تو اسے نئی بائیک مل گئی وہ اسے فائدہ بتا رہی تھی

ہاں لیکن اسی بائیک کی پہلی ڈرائیو میں ہی اس کا ایکسیڈنٹ ہوا اور مر گیا بیچارے کے سگریٹ کے سارے پیسے ضائع ہو گئے

اس سے تو بہتر تھا کہ ایک سال سگریٹ پیتا رہتا اور پھر اپنی بائیک سے مرنے کے بجائے کسی بس کا سفر کرتے ہوئے مر جاتا۔

بیچارہ ایک سال تک اپنے مزے سے بھی دور رہا اور مر بھی گیا وہ اسے بتاتے ہوئے ساتھ ہی سگریٹ سلگا چکا تھا۔

ریدم بس اسے گھور کر رہ گئی۔اس آدمی سے باتوں میں جیتنا آسان تو ہرگز نہیں تھا بہتر تھا کہ وہ بحث ہی چھوڑ دے

تھوڑی دیر میں وہ بڑے مزے سے اس کے سامنے بیٹھا مچھلی کھا رہا تھا۔

اور اسے سگریٹ کے فوائد بھی بتا رہا تھا۔

oooooo

وہ صبح صبح ہی ان سے ٹیسٹ لے کر چلا گیا تھا آج کوئی لیکچر نہیں ہوا تھا بلکہ مسلسل ان کا ٹیسٹ ہی چلتا رہا تھا

جس میں وہ سارے ہی مصروف رہے اپنے ٹیسٹ کو لکھتے ہوئے حرم خود پر اس کی نظروں کو محسوس کرتی رہی تھی

دو تین بار اس نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا تو اسے پوری کلاس میں نظر دوڑاتے دیکھ کر اپنا خیال رکھتے ہوئے اپنے ٹیسٹ پر دھیان دینے لگی

لیکن پھر بھی وہ بار بار اس کی نگاہوں کو اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی جب ان کا ٹیسٹ ختم ہوا تو سب کے ٹیسٹ لے کر وہ کلاس سے نکل گیا تھا سب لوگوں نے سکون کا سانس لیا تھا جب اس نے ٹیبل پر کچھ پڑا دیکھا

اس نے جلدی سے اٹھ کر ٹیبل پر سے اپنی کی چین اٹھائی تھی جو اس دن سر نے اس سے لے لی تھی یہ ان کے موبائل کے ساتھ لگی تھی تو اتر کیسے گئی وہ سمجھ نہ سکی لیکن وہ اس کو پہچان ضرور پا رہی تھی

ارے یہ سر یہیں چھوڑ گئے کیا۔۔۔؟ میشا اس کے پاس آتے ہوئے کہنے لگی

ویسے یہ سر کی نہیں ہے تیری ہے نا تو لے واپس رکھ لیں تو کوئی ضرورت نہیں ہے انہیں دینے کی میشا نے شرارت سے کہا تو وہ خود بھی ہنس پڑی تھی۔

جب وہ واپس کلاس میں داخل ہوا اور اس کے ہاتھ میں موجود اپنی کیچین دیکھ کے اس کے پاس ہی آ گیا

کیا ہوا آپ کو چاہیے کیا یہ۔۔!!!؟؟؟ وہ اس سے سوال کرنے لگا تھا بالکل سیریس انداز میں شاید وہ اسے واپس کرنا چاہتا تھا لیکن وہ کیوں اسے واپس لیتی وہ تو اس کی تھی ہی نہیں یہ بات تو اسے پوری کلاس کے سامنے ایکسپٹ کی تھی نہیں مجھے نہیں چاہیے یہ آپ کی ہے اس نے فوراً اس کے ہاتھ میں دے کر اپنی سیٹ سنبھال لی تھی

جس پر بہت دلکشی سے مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ میں موجود کی چین پر اپنی گرفت سخت کرتا کلاس سے نکل گیا تھا

تم بھی میری ہو حرم کاظمی اور یہ بات میں بہت جلد بتاؤں گا۔ صحیح کہتا ہے صیام جس چیز کو میں چاہتا ہوں اسے حاصل کرنے کے لیے کسی بھی حد تک گزر جاتا ہوں تو تم سے محبت کر بیٹھا ہوں

تم سے دستبردار ہونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تم میری ہو اور ہمیشہ میری ہی رہو گی۔ راحت کاظمی کو اس کے کیے کی سزاضرور ملے گی لیکن اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ اس کی غلطیوں کی سزا میں خود کو دوں گا۔ میں نے تمہیں چاہا ہے اور تمہیں حاصل کرنے کے لیے میں کوئی بھی حد کراس کر جاؤں گا نا تو میں راحت کاظمی کو معاف کروں گا اور نہ ہی تمہیں چھوڑوں گا میں اسے ایسی سزا دوں گا کہ اس کے روح بھی کانپ اٹھے گی۔۔۔

ooooooo

وہ اس سے باتیں کرتے کرتے سو گئی تھی وہ اس طرح سو جائے گی اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔ اب وہ کیا کرے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو وہ اس سے باتیں کر رہی تھی۔ بلکہ اسے اپنی باتوں سے پریشان کر رہی تھی کہنا زیادہ بہتر رہے گا۔

ایک تو یہ سردیوں کی سرد رات تھی سردیاں شروع ہو چکی تھی یہ علاقہ بھی کافی ٹھنڈا تھا اور آبشار کے پاس سردی بھی کافی زیادہ تھی۔

اگر وہ ساری رات یوں ہی پڑی رہتی تو یقیناً بیمار پڑ جاتی اور وہ اس کے دادا جان کیلئے عزیز تھی اور وہ اپنے دادا جان کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دے سکتا تھا۔

اگر اس کے ہوتے ہوئے اس کے دادا جان کی عزیزہ کو کوئی تکلیف ہوئی تو اس کے لیے کتنی شرمندگی کی بات تھی کہ وہ ان کی نواسی کا خیال تک نہ رکھ پایا وہ کیسے اپنے دادا جان سے نگائیں ملائے گا۔

اسی سوچ کے ساتھ اس نے اس کے لئے کوئی انتظام کرنے کے بارے میں سوچا اور فوراً ہی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

ساری رات میں اس لڑکی کو یوں ہی پڑے تو نہیں رہنے دے سکتا کچھ تو حل نکالنا پڑے گا دوست وہ ٹائیگر سے مخاطب تھا۔

جو بہت غور سے اسے دیکھ اور سن رہا تھا۔ تم یہاں اس کے پاس بیٹھو اور اس کی حفاظت کرو تب تک میں اس کے لئے کوئی انتظام کرتا ہوں۔ اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے ٹھیک ہے نہ۔۔۔؟

وہاں سے تاکید کر کے وہاں سے نکلا تھا

جبکہ ٹائیگر اس وقت اس کے جتنے قریب بیٹھا تھا اگر وہ ہوش میں ہوتی تو ڈر کے مارے چیخیں تو ضرور مارتی!!!!

ooooo

وہ تھوڑی ہی دیر میں اپنے ہاتھ میں بہت ساری گھاس پھوس جمع کر کے لے آیا تھا

دوست مجھے گھورو مت مجھے یہی ملا فی الحال اس کے لئے۔۔۔ میں نہیں جانتا یہ صبح کس طرح سے ری ایکٹ کرے گی لیکن فی الحال اسے سردی سے بچانے کے لیے اس سے بہتر اور کچھ نہیں ہے۔

وہ آگ سے تھوڑے فاصلے پر گھاس سے ایک بستر بنانے لگا جو کہ سپیشل اس گلے پڑی مہارانی کے لیے تھا۔

وہ ابھی تک جتنا اس کے بارے میں سمجھا تھا وہ اتنا ہی تھا کہ وہ اپنے آپ کو بہت کونفیڈنٹ ظاہر کرتی تھی لیکن پھر بھی بہت بدھو سی تھی

اور کوئی بھی اس کی معصومیت کا فائدہ آسانی سے اٹھا سکتا تھا۔دادا جان کے ساتھ اس کا کیا رشتہ تھا وہ اس سے اتنی محبت کیوں کرتے تھے اس طرح کے بہت سارے سوالات اس کے دماغ میں تھے جن کا جواب وہ گھر واپس جا کر مانگنے والا تھا۔

وہ بستر لگا کر اسے جگانے کی کوشش کرنے لگا

سنوریدم اٹھو اور وہاں جا کر آرام کرو اس طرح ساری رات بے سکونی میں ہی سوتی رہ جاؤ گی آگے کا سفر مشکل ہو جائے گا پتہ نہیں ابھی کتنے دھکے کھانے ہیں اس جنگل میں !!!!

وہ اس کا کندھا ہلاتے ہوئے کہنے لگا جب اچانک ریدم نے آنکھیں کھولے بنا اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا۔

وہ اسے جگاتا ہی رہ گیا لیکن وہ اس کے کندھے سے لگی سو رہی تھی۔وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ اسے کس طرح سے جگائے یہ لڑکی اس کے لئے ایک بہت مشکل امتحان بن رہی تھی۔

وہ کافی دیر بیٹھا اس کا معصوم چہرا دیکھتا رہا۔

یہ لڑکی بہت الگ تھی آج تک جتنی لڑکیوں سے وہ ملا تھا ان سب سے الگ اس نے آج تک لڑکیوں کو اپنے آگے پیچھے منڈلاتے ہی دیکھا تھا۔

اس کی ظاہری شخصیت اور پرسنالٹی سے متاثر ہو کر بہت ساری لڑکیاں اسے امپریس کرنے کی کوشش کرتی رہتی تھیں

کوئی اس کے چہرے پر فدا ہو جاتی تو کوئی اس کے مہنگے لائف سٹائل پر مر مٹتی۔ لیکن وہ فاصلہ بنا کر رکھتا تھا۔

لیکن یہ وہ واحد لڑکی تھی جو اسے منہ نہیں لگاتی تھی بلکہ جب بھی سامنے آتی تھی صرف لڑنے کے لیے ہی آتی تھی

اور شاید یہی وجہ تھی کہ وہ اس سے بات بھی کر رہا تھا اور فی الحال وہ اسے بری بھی نہیں لگی تھی۔

لیکن یہ جان کر کے وہ دادا جان کی نواسی ہے اور دادا جان اس سے بہت محبت کرتے ہیں وہ اس کا خیال رکھنے پر مجبور ہو گیا تھا

یہ الگ بات ہے کہ اب تک اس نے اس میں ایسی کوئی بری عادت نہیں دیکھی تھی جس سے وہ اس سے دور بھاگتا یا اس سے عاجز آ جاتا۔

وہ آہستہ سے اس کے نازک سے وجود کو اپنی باہوں میں اٹھا کر اپنے تیار کردہ بستر پر لے آیا تھا۔

وہ اسے اس بستر پر لیٹے ہوئے اپنا جیکٹ اتار کر اس کے سر سے باندھ چکا تھا باقی تو اس نے لمبا سا گرم جمپر پہن رکھا تھا اور پیروں میں گرم موزوں کے ساتھ جو گرز تھے۔

کیا خیال ہے ٹائیگر تمہاری مرضی ہو تو کیا ہم بھی تھوڑی دیر آرام کر لیں وہ ساتھ میں اپنا بستر لگاتے ہوئے اپنے ٹائیگر سے پوچھنے لگا۔

جواس کے پاس ہی بیٹھتے ہوئے ہر طرف دھیان دے رہا تھا۔وہ بہت ہی شاطر نسل کا کتا تھا جسے اس نے فرانس سے منگوایا تھا۔ایسے کتوں کو لوگ باندھ کر رکھتے تھے لیکن وہ اپنے ٹائیگر کو ہمیشہ اپنے ساتھ آزاد رکھتا تھا

تقریباڈھائی سال سے اس کے ساتھ تھااور اب تک اس نے اپنے کتے سے بہت پیار کیا تھااور اس کی طرف سے بہت پیار پایا بھی تھا۔

وہ جانتا تھاوہ اسے بے شک آرام کرنے کے لیے کہہ دے لیکن وہ ساری رات جاگ کر اس کی حفاظت کرے گا۔

وہ کروٹ لے کر ریدم کے چہرے کو دیکھنے لگا تھا۔معصوم ساپر نور چہرہ نہ جانے اسے کس کی یاد دلاتا تھالیکن ایک بھولا ہوا چہرہ اس کی نگاہوں میں آتا ضرور تھاوہ سوچتے سوچتے آنکھیں بند کر گیا۔۔۔

OOOOOO

دن تیزی سے گزر رہے تھے اب اس کے صرف دو ہی پیپر باقی تھے گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی ہر کسی کو اپنی اپنی فکر لگ چکی تھی۔جب کہ وہ اپنے پیپرز کے دوران شادی کی وجہ سے بری طرح سے ڈسٹرب ہو رہی تھی۔

کبھی پارلر والی آ کر اس کی شکل سدھارنے اسے بٹھالیتی تو کبھی بازاروں کے چکر۔وہ ان سب کی وجہ سے بری طرح سے ڈسٹرب ہو رہی تھی لیکن مسئلہ یہ تھا کہ وہ کسی کو اس بارے میں بتا بھی نہیں پا رہی تھی

دادا جان اور گھر کے باقی سارے بڑے اس شادی کو پرفیکٹ بنانے کے چکر میں لگ چکے تھے کیونکہ پوتی بے شک وہ اس خاندان کی تیسری تھی لیکن اکلوتے پوتے کی بھی تو شادی تھی

جسے ہر لحاظ سے پرفیکٹ ہونا بہت ضروری تھا پتا نہیں کون کون سے مہمان کو کون کون سے ملک سے انوائٹ کر لیے گئے تھے آدھے سے زیادہ مہمان تو حویلی میں آکر رہنے بھی لگے تھے کبھی کوئی اس کے کمرے میں آجاتا تو کبھی کوئی! وہ ان سب لوگوں کی وجہ سے بہت تنگ تھی وہ اپنا کمرہ زیادہ تر لاک ہی رکھتی تھی اب کوئی اسے مجبور کہے یا مغرور اس کی بلا سے۔

اسے بس اپنے پیپر بہت اچھے طریقے سے دینے تھے اور اسے کوئی مطلب نہ تھا کسی سے!!! حرم تو اتنے دن سے سوچ رہی تھی چھٹیاں لینے کے بارے میں لیکن آج آخر کار اس نے اپنی درخواست لکھ کر تیار کر لی تھی لیکن اسے یہ فکر لگی ہوئی تھی نجانے اسے چھٹیاں ملیں گے بھی یا نہیں

کیوں کہ ان کے پیپر بھی پاس آچکے تھے تو ایسے میں ان کی تیاریاں بھی زور و شور سے چل رہی تھی۔

ایسے میں کسی سٹوڈنٹ کو چھٹیاں دینا اس کی تعلیم پر برا اثر ڈال سکتی تھی لیکن حرم کیا کرتی اس کے اکلوتے بھائی کی شادی تھی جس میں اس نے ہر قیمت پر شرکت کرنی تھی۔

وہ جلدی جلدی اپنے پیپر کی تیاری کر رہی تھی جب پھر سے دروازے پر دستک ہوئی وہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی

جی اماں اب کیا ہوا وہ دروازے سے جھانکتی اپنی ماں سے پوچھنے لگی۔

وہ پارلر والی کہہ رہی ہے کہ برائیڈل کا کچھ کرنا ہے باہر آؤ۔امی اس سے کہتے ہوئے باہر آنے کا اشارہ کرنے لگیں جب پیچھے اچانک خداش آیا۔

کیوں اس معصوم کے پیچھے پڑ گئی ہیں چاچی جان اسے اپنی پڑھائی کرنی ہے کل اس کا پیپر ہے یہ سارے غیر ضروری کام بعد میں بھی تو ہو سکتے ہیں شادی کوئی آج ہی تو نہیں ہے تم جاؤ اپنی پڑھائی کرو۔۔۔

اور فضول میں آگے پیچھے گھومتے ہوئے نہ دیکھوں میں تمہیں اپنی پڑھائی پر دھیان دو۔اور چاچی جان بار بار اس کے دروازے پر دستک نہ دیں اور باقی لوگوں کو بھی منع کریں

آپ لوگوں نے فضول میں یہ اتنا بازار لگا دیا ہے شادی کی تیاریاں منگل سے کرنی چاہیے تھی مایوں بدھ کو ہو گا تو فضول میں اتنا تماشا لگا دیا ہے آپ لوگوں نے یہاں۔دیشم حیرانگی سے اسے سن رہی تھی آج وہ دیشم کی زبان بول رہا تھا

آپ لوگوں کو اتنا جلدی یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت کیا تھی تم ابھی تک میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو اندر جاؤ۔اور چاچی جان آپ پلیز پارلر والی کو کہہ دیجئے کہ میری دلہن بزی ہے۔

وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے ان سے کہہ رہا تھا جب وہ بھی مسکرا دیں جب کہ دیشم ایک نظر اسے دیکھتی اپنا دروازہ بند کر کے واپس اندر بیٹھ گئی تھی۔

چاچی بنا کچھ بولے پلٹ گئیں اس نے دروازے پر دستک دی تو دوسری طرف سے فوراً دروازہ کھل گیا تھا

آپ۔۔۔۔؟وہ سوالیہ انداز میں اسے دیکھنے لگی ابھی وہ سب کو ایسے ڈسٹرب کرنے سے منع کر رہا تھا اور اب خود ہی دروازے پر کھڑا ہو گیا تھا اوپر سے اس کی بے باک نظریں!

ہاں وہ میں کہہ رہا تھا کہ اوپر چلی جاؤ اوپر والے پورشن پر میرا پرانا کمرہ خالی ہے اور وہ ساؤنڈ پروف ہے تمہیں وہاں کوئی آواز نہیں آئے گی۔

اور کسی کو بتانے کی ضرورت بھی نہیں ہے کہ تم کہاں ہو تم آرام سے وہاں اپنے پیپر کی تیاری کر لو وہ اسے مفید مشورہ دے رہا تھا۔

کوئی کچھ کہے گا تو نہیں اس نے نہ جانے کیسے اس سے پوچھ لیا تھا

کوئی تمہیں کیوں کچھ کہے گا جب کہ میں تمہیں کہہ رہا ہوں کے اوپر چلی جاؤ۔اب ٹائم ویسٹ مت کرو جلدی سے کتابیں اٹھاؤ اور اوپر چلی جاؤ۔۔

اور اتنی ہی پڑھائی کرنا جتنا ضرورت ہے آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے مت بنا لینا میں اپنی دلہن کو بہت خوبصورت دیکھنا چاہتا ہوں وہ مسکرا کر کہتا آگے بڑھ گیا تھا جب کہ اس کی مسکراہٹ پر دیشم کو اپنا دل اور بھی تیزی سے دھڑکتا ہوا محسوس ہوا

وہ دروازہ بند کر کے اپنی کتابیں اٹھانے لگی جب اچانک دماغ میں ایک سوچ آئی

وہ اس کی پڑھائی میں مدد کر رہا تھا تو کیا ممکن تھا کہ شادی کے بعد بھی اسے پڑھنے دیتا۔

کیا ممکن تھا کہ وہ اس کی پڑھائی پر کسی طرح کی کوئی پابندی نہ لگاتا

کیا ممکن تھا کہ وہ اپنے خوابوں کو پورا کر پاتی۔

نہیں ایسا کچھ بھی ممکن نہیں تھا وہ اس شخص سے کوئی امید نہیں لگا سکتی تھی ابھی تک تو یہ ہی نہیں سمجھ پائی تھی کہ وہ اس سے شادی کیوں کر رہا ہے تو ایسے میں اس شخص سے امید لگانا سراسر بیوقوفی تھی

کوکب کی

گرگٹ کی طرح اپنے رنگ بدل دے اسے بالکل بھی اندازہ نہ تھا وہ اس آدمی پر بالکل یقین نہیں کر سکتی تھی۔

اس نے بچپن سے اس کے ساتھ کوئی اچھا سلوک نہیں کیا تھا تو اب اچھا کیسے ہو سکتا تھا وہ صرف دکھاوا کر رہا تھا شادی کے بعد اس نے اپنے سارے رنگ بدل لینے تھے

لیکن فی الحال وہ اس کے لئے اچھا سوچ رہا تھا اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا وہ کتابیں اٹھا کر سب سے نگاہیں بچا کر اوپر چلی گئی تھی

کمرا اندر سے بند کرتے ہوئے وہ بالکل پر سکون ہو گئی تھی باہر سے کوئی بھی آواز اندر نہیں آ رہی تھی۔ یہاں وہ سکون سے پڑھ سکتی تھی

گرمیوں میں اکثر یہ کمرا خداش کے استعمال میں رہتا تھا جبکہ سردیوں میں وہ یہ کمرا نہیں بلکہ نیچے والا کمرہ استعمال کرتا تھا

اور پھر جب دادا جان بیمار ہوئے تو وہ مستقل نیچے والے کمرے میں شفٹ ہو گیا اب تو تقریباً ایک ڈیڑھ سال سے یہ کمرا اسی طرح ویران پڑا تھا

جو آج اس کے لئے فائدہ مند ثابت ہو رہا تھا

○○○○○○○

وہ مری کے ایک بہت خوبصورت علاقے میں آئے تھے اس کے مطابق تو وہ صرف دو سے تین دن کے لیے یہاں آئے تھے لیکن اب اسے پتہ چلا تھا کہ وہ تین ہفتوں کے لیے اس ہٹ کو بک کر چکا ہے

اور اگلے تین ہفتوں تک وہ یہیں پر رہنے والے ہیں۔وہ یہ تو سمجھ چکی تھی کہ اس کا شوہر ایک بہت ہی اچھا انسان ہے لیکن وہ دل کا بھی اتنا اچھا اور محبت کرنے والا ثابت ہو گا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا وہ جتنا اپنے رب کا شکر ادا کرتی کم تھا

کبھی کبھی اسے لگتا تھا کہ یہ سب کچھ بدل جائے گا بالکل کسی خواب کی طرح وہ کبھی نہ کبھی اس خواب سے باہر نکل آئے گی

اور اصل دنیا کا رنگ دیکھے گی لیکن زریام کا چاہتوں سے بھرپور انداز اسے اس دنیا میں پر یقین کرنے پر مجبور کر چکا تھا وہ اس کے ساتھ بہت خوش تھی

یہاں آنے سے پہلے وہ اسے اس کے ماں باپ سے ملوا کر لایا تھا اس کی ماں اس کے ساتھ لگی نہ جانے کتنی دیر روتی رہی اور وہ انہیں یقین دلاتا رہا کہ وہ ان کی بیٹی کا بہت خیال رکھے گا

کتنے مان اور محبت سے کہا تھا اس شخص نے کہ وہ کسی فضول رسم کو نہیں مانتا اس کے لئے اس کی بیوی ہے جس کی وہ نہ صرف خود عزت کرتا ہے بلکہ اپنے خاندان میں عزت کروانا جانتا بھی ہے۔

وہ اپنی بیوی کو کبھی تنہا نہیں ہونے دے گا اس کے ہر قدم پر ساتھ کھڑا ملے گا وہ اس کی باتوں کو سوچتے ہوئے خوبصورت نظاروں میں مگن تھی جب اسے اپنے گرد گرم شال محسوس ہوئی اور پھر ایک نرم گرم سا مضبوط حصار تمہیں بیمار ہونے کا شوق ہے کیا۔۔۔؟ پہلے ہی جب سے یہاں آئی ہو ناک سرخ کر کے بیٹھی ہو اور اب بنا شال بنا کسی گرم کپڑے کے یہاں باہر سردی میں کھڑی ہو خودکشی کرنے کا یہ طریقہ حلال تو نہیں لگتا۔

اور اس کے بازو سہلاتے ہوئے اسے اپنے حصار میں قید کیے بول رہا تھا جبکہ اس کی بات پر وہ مسکرا دی الحمداللہ اتنی حسین زندگی ملی ہے میں تو کبھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتی اس میں نے مسکراتے ہوئے اس کے سینے پر سر رکھا تھا۔

کیا بات ہے لگتا ہے میری مسز کو ضرورت سے زیادہ حسین زندگی مل گئی ہے ذرا مجھے بھی اس حسین زندگی کا ایک نظارہ کروادو وہ اس کے سرخ لبوں کو جھک کر چومتے ہوئے پیچھے ہٹا۔

وہ شرما کر سر جھکا گئی

واہ کافی میٹھا نظارہ ہے مجھے تفصیل سے دیکھنا چاہیے

وہ اچانک ہی اسے اپنی بانہوں میں اٹھاتے ہوئے بولا تو اس کی قربت پر وہ دل تھام کر رہ گئی۔ وہ ایسا کچھ کرنے والا ہے یہ تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔

جب کہ ذریام اس کی سوچوں کو نظرانداز کرتا اسے یوں ہی بانہوں میں اٹھائے اندر لے گیا تھا۔

ooooo

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے تھوڑے سے فاصلے پر اس شخص کے بستر کو لگے دیکھا تھا جبکہ ٹائیگر وہی پر آرام سے بیٹھا ہوا تھا۔

اسے ایک لمحے کے لیے اس کتے سے خوف آیا تھا جب کہ جس طرح وہ آرام سے بیٹھا تھا وہ بھی آرام سے بیٹھ گئی بنا کوئی حرکت کیے وہ اسے دیکھ رہی تھی جبکہ ہر طرف نظر گھماتے ہوئے وہ شائزم کو ڈھونڈ رہی تھی۔

کل رات نہ جانے کب وہ سوئی تھی اسے بالکل اندازہ نہیں تھا چل چل کر وہ بہت برے طریقے سے تھک چکی تھی لیکن پھر اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس طرح کسی غیر مرد پر بھروسہ کر کے وہ اتنی بے فکر نہیں ہو سکتی تھی۔

اگر کل رات اس آدمی کی نیت خراب ہو جاتی ہے اور وہ اس کے ساتھ کچھ الٹا سیدھا کر دیتا تو وہ کیسے اپنے نانا کو اپنا چہرہ دکھاتی

وہ تھا تو ایک آدمی ہی نہ وہ کسی غیر انسان پر اس قدر بھروسہ ہرگز نہیں کر سکتی تھی اسے رہ رہ کر خود پر غصہ آرہا تھا اس کے گرد اس کا جیکٹ لپٹا ہوا تھا۔ جبکہ اس کا بستر بھی کافی زیادہ فاصلے پر تھا مطلب وہ بھی اس کی عزت کا مفہوم بہت اچھے طریقے سے سمجھتا تھا۔

وہ برا انسان ہرگز نہیں تھا ورنہ کل سے لے کر اب تک اسے ایسے بہت سارے موقع مل چکے تھے جس میں وہ اس کا فائدہ اٹھا سکتا تھا لیکن اس شخص نے ایسی کوئی حرکت یا گھٹیا مذاق اس کے ساتھ نہیں کیا تھا یہی اس کے خاندانی ہونے کا ثبوت تھا۔

وہ ایک غیر مرد کے ساتھ تھی لیکن محفوظ تھی تھوڑی دیر انہی سوچوں میں گم وہ سامنے جنگل کی طرف دیکھ رہی تھی جب وہ اپنے کندھے پر کچھ لٹکائے ہوئے اس کی طرف آتے نظر آیا۔

کہاں چلے گئے تھے تم مجھے چھوڑ کر وہ بھی اپنے اس کتے سوری ٹائیگر کے پاس اگر یہ مجھے کھا جاتا تو وہ فوراً اس کے پاس بھاگ کر آئی تھی کتنی دیر سے جو ڈر ٹائیگر سے اسے بے وجہ میں لگ رہا تھا وہ اب ختم ہو چکا تھا

کھانے کے لیے کچھ ڈھونڈنے کے لیے گیا تھا تمہیں رات کو بھوک نہیں لگتی تھی اب تو لگی ہو گی نہ

سوچا تمھارے جاگنے سے پہلے ناشتے کا انتظام کر لیتا ہوں پھر اپنا سفر شروع کریں گے پتہ نہیں کب تک جنگل سے نکلنا ہو گا

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

ہاؤ سویٹ تم میرے لیے صبح صبح جنگل سے یہ فروٹ ڈھونڈ کر لائے ہو تم کتنے اچھے ہو تھینک یو وہ اس کے ہاتھ سے فروٹس لیتے ہوئے وہیں پانی کے قریب بیٹھ کر دھونے لگی

شائزم ایک لمحے میں سمجھ گیا تھا کہ یہ جو اتنی پیاری شکل بنا کر اس نے تھینک یو بولا ہے وہ صرف اپنی بھوک کے خیال سے ہی بولا ہے۔۔۔

OOOOOOOOOOO

فروٹ کے ساتھ ناشتہ کرنے کے بعد وہ اپنا سفر دوبارہ شروع کر چکے تھے۔

وہ کافی دیر بنا کچھ بھی بولے اس کے پیچھے پیچھے چلتی رہی تو اسے کچھ حیرت ہوئی وہ کچھ بول کیوں نہیں رہی تھی۔۔۔؟

وہ یہ اندازہ تو لگا چکا تھا کہ وہ بہت زیادہ باتونی لڑکی ہے اور بولے بنا نہیں رہ سکتی

کیا ہوا تم ٹھیک ہو نا کچھ بول کیوں نہیں رہی طبیعت ٹھیک ہے نا تمہاری وہ تھوڑا فکر مند ہوتے ہوئے پوچھ رہا تھا

ہاں طبیعت تو ٹھیک ہے لیکن میرا گلا سوکھ رہا ہے مجھے پیاس لگی ہے وہ بڑے ہی معصوم انداز میں بولی تھی

بہت پیاری سی لڑکی تھی وہ اس وقت جتنی بڑی مصیبت میں پھنسی ہوئی تھی وہ کچھ بھی نہیں کہہ رہی تھی لیکن اتنا چلنے کے بعد پیاس لگنا بہت عام سی بات تھی۔

پانی کس طرف ملے گا مجھے اندازہ نہیں اب تو ہم اس آبشار سے بھی بہت آگے نکل آئے ہیں تو پانی کا انتظام کہاں سے کر کے دوں۔ تم تھوڑی دیر صبر کر لو ہو سکتا ہے آگے کہیں سے پانی کا کوئی بندوبست ہو جائے۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تو ریدم نے صرف ہاں میں سر ہلایا اور ایک بار پھر سے چلنے لگی۔

تم بہت اچھے انسان ہو تم نے اس مصیبت میں میری مدد کی۔ اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو میری مدد کبھی نہیں کرتا میں تمہیں اپنے نانا جان سے ملواؤں گی میرے نانا بہت اچھے ہیں مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں

وہ اس چیز کا ذکر نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن وہ خود ہی بتا رہی تھی تو وہ بھی بہت غور سے سننے لگا اور پھر دلچسپی سے پوچھنے لگا تمہارے نانا ہیں اور تمہارے فیملی میرا مطلب ہے تمہارے والدین بہن بھائی۔۔ وہ بہت دلچسپی سے موضوع شروع کر چکا تھا جب کہ داداجان کہہ چکے تھے کہ اس کے یہاں آتے ہیں وہ خود ہی اسے سب کچھ بتا دیں گے لیکن شاید وہ اسی سے سب کچھ جاننا چاہتا تھا

میرے والدین نہیں ہیں میں چھوٹی سی تھی جب وہ انتقال کر گئے اور نہ ہی میرے کوئی بہن بھائی ہیں نانا ہی ہیں صرف میرے اس دنیا میں جو مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں جب تم واپس ملو گے نہ میں تمہیں ان سے ضرور ملواؤں گی۔

تم مجھے اپنا کانٹیکٹ نمبر ضرور دینا

ہاں ضرور کیوں نہیں کیا تم اپنے نانا کے ساتھ رہتی ہو اس نے ایک بار پھر سے اس موضوع کو چھیڑا تھا۔

ارے نہیں میں تو اپنے ہوسٹل میں رہتی ہوں میرے نانا ایک بہت بڑے گاؤں میں رہتے ہیں وہاں ان کی حویلی ہے

۔

وہ بہت امیر ہیں اور مجھے بہت سارے پیسے بھی دیتے ہیں میں تو ان پیسوں کو خرچ ہی نہیں کر پاتی لیکن پھر بھی میرے نانا مجھے بہت سارے پیسے دے دیتے ہیں کبھی کبھی سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ میں اتنے پیسوں کا کیا کروں وہ اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ وہ تو کچھ اور ہی جاننے کے چکر میں تھا

وہ دیکھو گاڑی جارہی ہے اس کا مطلب ہے اس طرف سڑک ہے۔وہ کچھ اور پوچھنے ہی والا تھا کہ اچانک ریدم نے بولنا شروع کر دیا

سامنے پہاڑ سے ایک کالے رنگ کی گاڑی جاتی ہوئی نظر آرہی تھی اور گاڑی کی سپیڈ دیکھ کر اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ وہ ایک پلین سڑک جارہی ہے

ہاں یقیناً وہاں پر سڑک ہوگی چلو آؤ جلدی سے وہاں پہنچتے ہیں ہو سکتا ہے وہاں سے ہمیں کوئی لفٹ مل جائے اور ہم واپس ہوٹل پہنچ سکے

وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس جانب بڑھنے لگا فی الحال اس کے لئے سب سے ضروری ہوٹل واپس پہنچنا تھا باقی ساری باتیں تو نانا جان بتا ہی سکتے تھے

اگر یہ داداجان کی نواسی تھی تو اس کی کزن تھی یعنی اس کی پھوپھو کی بیٹی تھی لیکن اس کے حساب سے تو اس کی کوئی پھوپھو نہیں تھی

نہ ہی گھر میں کبھی بھی داداجان کی کسی بیٹی کا ذکر کیا گیا تھا اور نہ ہی کبھی پھوپھو کے حوالے سے کوئی رشتہ ملا تھا

تو پھر یہ اس کی کونسی پھوپھو کی بیٹی نکل رہی تھی اس کا انداز اور داداجان کی بے شمار محبت اس بات کی گواہ ہے کہ وہ ان کی بہت قریبی ہے

کسی دوسرے کی بیٹی پر اپنی دولت خرچ کرنا یا پھر اسے اتنی اہمیت دینا اس کی سمجھ سے بہت باہر تھا

اس کے دماغ میں بہت ساری الٹی سیدھی چیزیں آرہی تھی جو وہ سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

ooooo

وہ یہاں بہت خوش تھی ذریام بھی اسے بہت اہمیت دے رہا تھا وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہتا۔اپنی پیار بھر میٹھی میٹھی شرارتوں سے وہ ہر دن اسے اپنے قریب سے قریب تر کر رہا تھا

۔وہ اسے پورا مری گھمانے پھرانے لے کر جا رہا تھا وہ اس سے پہلے مری کبھی بھی نہیں آئی تھی تو ایسے میں زریام کی اتنی توجہ اس کے لئے بہت خوشی کا باعث بن رہی تھی

لیکن اب آہستہ آہستہ اسے عجیب سا خوف آنے لگا تھا اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ مسلسل کسی کی نظروں کے حصار میں ہے کوئی مسلسل اس پر نگاہیں جمائے ہوئے ہے

وہ ذریام کے بنا خود کو بہت خوف زدہ محسوس کرنے لگی تھی وہ ہر وقت اس کے آس پاس رہتی۔اسے اکیلے چھوڑ کر وہ خود بھی نہیں جاتا تھا

وہ اس کے ساتھ باہر آئی تو یہاں بھی اسے وہی سب محسوس ہونے لگا وہ آگے پیچھے ہر طرف دھیان دے رہی تھی اس کی خوف زدہ نظریں ہر طرف جا رہی تھی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے ایسا کیوں محسوس ہو رہا ہے

لیکن اب اس کی چھٹی حس اس چیز کا اشارہ کر رہی تھی کہ کوئی تو ہے جو ہر وقت اس پر نگاہیں جمائے ہوئے ہے

کیا ہوا تم اتنی ڈری ہوئی کیوں ہو سب ٹھیک تو ہے نا اسے اپنے ساتھ باہر لے کر آیا تو یوں ہی اسے آگے پیچھے نظریں دوڑاتے ہوئے دیکھا

مجھے ڈر لگ رہا ہے ایسا لگ رہا ہے کہ کوئی مجھے ہر وقت دیکھ رہا ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے آپ مجھ سے دور جائیں گے تو یہاں کوئی آجائے گا پلیز آپ مجھے چھوڑ کر کہیں مت جایئے گا

ڈارلنگ کیا ہو گیا ہے تمہیں اس طرح سے ڈر کیوں ہو رہی ہے یہاں پر میرے اور تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہے اور باقی یہ ہنی مون کپلز پلیس ہے ہمارے علاوہ اور اس جگہ پر بہت سارے لوگ ہنی مون منانے کے لیے آئے ہوئے ہیں۔

لوگ آگے پیچھے گھوم رہے ہیں شاید اسی لیے تمہیں ایسا لگ رہا ہے۔شاید تم رش والی جگہ پر پہلے نہیں گئی اس جگہ کافی رش ہے آو نیچے کی طرف چلتے ہیں وہاں نیچے ریسٹورنٹ ہے

تو اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا تو اس نے فوراً اس کے حصار میں اپنی جگہ بنائی تھی جب کہ وہ اس کے گرد اپنی بانہوں کا گھیرا بناتا نیچے کی طرف جانے لگا

وہ اسے بتانا چاہتی تھی صرف یہاں ہی نہیں بلکہ جب سے یہاں مری آئی ہوئی ہے وہ مسلسل خود کو کسی کی نظروں کے حصار میں محسوس کر رہی ہے

لیکن فل الحال زریام کا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔وہ یہاں آکر بہت خوش لگ رہا تھا۔اور عمایہ کو اس کی مسکراہٹ بہت دلکش لگتی تھی۔وہ اس کی مسکراہٹ ماند نہیں کرنا چاہتی تھی

وہ پہلی بار یوں اتنے لوگوں میں آئی تھی تو ہو سکتا تھا کہ یہ سب صرف اس کا وہم ہو تو ایسے میں زریام کو پریشان کرنا اسے بہت عجیب لگ رہا تھا اس نے اپنا ڈر خود تک ہی رکھا۔

لیکن پھر بھی زریام اس کی خاموشی کو نوٹ کر چکا تھا اور اب وہ اس سے باتیں کرتے ہوئے اس کے ڈر کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا کبھی وہ مسکرا دیتی تو کبھی پھر سے آگے پیچھے دیکھنا شروع کر دیتی

اور اس کا یوں بار بار آگے پیچھے دیکھنا زریام کو بھی پریشان کر رہا تھا۔

اس کے دشمنوں کی کمی نہیں تھی ممکن تھا کہ اس کے دشمنوں میں سے ہی کوئی اس کی بیوی کو ڈسٹرب کرنے کی کوشش کرتا تھا یا اسے ڈرانا چاہتا

لیکن یہ سوچتے ہوئے اسے عجیب لگ رہا تھا وہ دشمنی بھی معیاری لوگوں سے کرتا تھا۔

زریام شاہ دشمن بھی سوچ سمجھ کر بناتا تھا ایسا اس کا کوئی دشمن نہیں تھا جو اسے چھوڑ کر اس کی بیوی کو ٹارگٹ کرتا۔

تھوڑی دیر وہاں بیٹھ کر وہ اسے اپنے ساتھ لانگ ڈرائیو پر لے گیا تھا جہاں جاتے ہوئے وہ کچھ پرسکون ہو گئی تھی

اور اسے پرسکون دیکھ کر وہ خود بھی پرسکون ہو کر اس وقت کو انجوائے کرنے لگا تھا ان کی واپسی رات کو بہت دیر سے ہوئی تھی۔

کھانا وہ راستے سے ہوٹل میں کھا کر آئے تھے کمرے میں آتے ہی وہ تھک کر سو گئی تھی جبکہ وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ آخر ایسا کون کر سکتا ہے؟؟؟؟

ooooo

اس نے تیسری دفعہ اسٹاف روم میں جانے کا فیصلہ کیا تھا وہ دونوں اس کے ساتھ ساتھ ہی آ رہی تھی

آج کل پیپر سر پر آ رہے تھے تو سر نے سختی سے چھٹیاں کرنے سے منع کر رکھا تھا

ایسے میں اس کے ایک ہفتے کی چھٹی والی ایپلیکیشن آفس میں جاتی اور منظور ہو کر واپس آتی ہے ایسا تقریباً ناممکن تھا باقی دو ٹیچرز کو تو اس نے آج مطمئن کر لیا تھا کہ وہ اپنی بہن سے تیاری کر لے گی لیکن اپنے بھائی کی شادی پر کسی طرح کا کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتی

اور ٹیچرز اس کی قابلیت سے بھی اچھی طرح سے واقف تھے۔دو ٹیچرز نے تو اس کی ایپلیکیشن پر سائن بھی کر دیا تھا

باقی مسئلہ اس کے کلاس انچارج سر ہشام احمر کا تھا جس سے بات کرتے ہوئے بھی وہ گھبرا رہی تھی

کیونکہ پچھلے کچھ ٹائم سے اس کا کوئی بھی ٹیسٹ اتنا قابل قبول نہیں تھا جس کی بنا پر اسے چھٹیاں با آسانی مل سکے تو ایسے میں وہ پریشان تھی

پرسوں کلاس ٹیسٹ کے بعد ان کی بہت انسلٹ بھی ہوئی تھی۔اور کل کا ٹیسٹ بھی کافی برا تھا لیکن کل اچھا نہ ہونے کے باوجود سر نے کچھ نہیں کہا تھا۔

بلکہ اس کا ٹیسٹ چیک کرتے ہوئے نہ جانے کیوں سر ہشام احمر کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی تھی اور پھر انہوں نے ایک بار پھر سے اس ٹیسٹ کو سمجھایا تھا

لیکن یہ منحوس ٹاپک اتنا عجیب تھا کہ ہر بار اس کے سر کے اوپر سے ہی گزر جاتا۔ایک دو دفعہ انہوں نے دوسرے ٹیچرز سے بھی مدد لینی چاہی تھی

اور ساری کلاس کو اس مسئلے میں گھرا دیکھ کر دوسرے ٹیچر نے بھی کہا تھا کہ یہ اتنا اہم ٹاپک نہیں ہے اسے آپ کو بعد میں بھی پڑھایا جا سکتا ہے لیکن سر ہشام کے دماغ میں نجانے کیا چل رہا تھا

وہ تو جیسے اس ٹاپک کے پیچھے لگ گئے تھے ہر حال میں سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے۔

اس نے اسٹاف روم کے اندر دیکھا تو اسے سر ہشام کے ساتھ دو اور ٹیچرز بیٹھے نظر آئے۔

میں نہیں جا رہی ہوں مجھے نہیں جانا مجھے نہیں چاہیے چھٹیاں میں بنا بتائے کر لوں گی اور واپس آکر بے عزتی کروا لوں گی وہ واپس پیچھے مڑتے ہوئے ان سے کہنے لگی تھی

نہیں تم جاو گی یہ رولز کے خلاف ہے تو میں اپنی چھٹیوں سے پہلے سر کو بتانا پڑے گا کہ تم چھٹیاں چاہیے ورنہ انجام کے ذمہ دار تم خود ہو گی میشہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی جب اچانک ہی وہ اسٹاف روم سے نکل کر باہر آیا

آپ لوگ یہاں باہر کھڑی کیا کر رہی ہیں وہ سیدھا ان کے پاس آیا تھا۔

جب میشہ نے اس کے ہاتھ سے اپلیکیشن چھین کر سر کی طرف کر دی جسے اس نے فوراً تھام دیا تھا

سر حرم کے بھائی کی شادی ہے اور اسے چھٹیاں چاہیے دو ٹیچرز نے اسے اجازت دے دی ہے آپ کے سائن کی ضرورت ہے۔

پھر ہم اسے پرنسپل آفس میں سبمٹ کر دیں گے۔ وہ ایک ہی سانس میں تیز تیز چلتی تھی جب کہ حرم سر جھکائے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں چٹاخنے میں مصروف ہو گئی

آپ دونوں نے حرم کے اسسٹنٹ کی نوکری کب سے سنبھال رکھی ہے۔ وہ پیپر کھول کر درخواست پر سائن کرنے لگا جبکہ اس کے سوال پر پہلے تو ان تینوں نے حیرت سے اسے دیکھا پھر خود بھی ہنس دی۔

وہ سر ہم کب سے کہہ رہے تھے کہ آپ سے سائن لینے کے لئے چلے لیکن یہ بار بار واپس جا رہی تھی تو اس لیے ہمیں اس کے ساتھ آنا پڑا نازمین نے مسکراتے ہوئے بتایا

ان میں سے کسی کو بھی امید نہ تھی کہ وہ اتنے سکون سے سائن کر دے گا۔

اور آپ کیوں نہیں آ رہی تھی مس حرم اس نے مسکراتے ہوئے اب حرم سے سوال کیا تھا

سر وہ ٹینشن تھی ٹیسٹ کی ہم میں سے وہ ٹاپک کسی سے بھی ہینڈل نہیں ہو رہا اور پھر آپ نے چھٹیاں کرنے سے بھی منع کر دیا ہے تو ایسے میں حرم کافی ٹینشن تھی

پتا نہیں اسے چھٹیاں ملیں گی یا نہیں۔

وہ ٹاپک کافی زیادہ اہم ہیں جسے آپ لوگوں کو ہر قیمت پر ہینڈل کرنا پڑے گا اور حرم کو بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اس کا بھی ہینڈل ہو جائے گا۔

اپنے بھائی کی شادی کو انجوائے کرو۔اور ٹاپک کے حوالے سے تمہیں ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے وہ میں تمہیں کروا لوں گا۔

وہ ایپلیکیشن اسے واپس کرتے ہوئے پر سرار انداز میں مسکرا کر وہاں سے اندر چلا گیا تھا جب کہ میشا اور نازمین تو اس کے مسکرانے پر ہی اتنی خوش ہو گئی تھی

ٹاپک کے حوالے سے اس نے کیا کہا انہوں نے دھیان نہیں دیا۔

مبارک ہو چھٹیاں مل گئی اب انجوائے کرو خداش بھائی کی شادی کو۔وہ دونوں اس سے گلے ملتے ہوئے کہہ رہی تھی ۔جب کہ چھٹیوں کی خوشی تو اسے بھی بہت زیادہ تھی اب وہ بھی اپنے بھائی کی شادی کو کھل کر لے انجوائے کر سکتی تھی۔

لیکن سر اسے ٹاپک کس طرح سے تیار کروائیں گے یہ بات اسے سمجھ میں نہیں آئی تھی لیکن فی الحال اس نے اس چیز پر اپنا دماغ کھپانا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

oooooo

آج دیشم آخری پیپر دے آئی تھی اب وہ بالکل پرسکون تھی۔اب جو بھی اسے تنگ کرنا چاہتا تھا کھل کر کر سکتا تھا کیونکہ سب سے اہم کام تو ہو گیا تھا۔

حرم تو صبح کافی پریشان لگ رہی تھی یہ سوچ کے، کہ اسے چھٹیاں ملے گی یا نہیں جبکہ اپنا آخری پیپر دے کر وہ اسٹاف روم میں آئی تھی اور وہاں ٹیچرز کو شادی کا کارڈ دے دیا تھا۔

اس کی ٹیچرز نے کہا تھا کہ اسے فی الحال شادی نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس طرح کی کسی بڑی ذمہ داری کو سنبھالنے سے پہلے اپنی پڑھائی مکمل کرنی چاہیے

سبھی لوگ جانتے تھے کہ اس کا ایک خواب ہے وہ اپنے خواب کو لے کر آگے بڑھ رہی ہے ایسے میں اس کی شادی کی خبر سب کے لیے ہیں کافی حیران کن تھی

اس نے کہہ دیا تھا کہ اس کی فیملی اس کی شادی پر زور دے رہی ہے اور وہ اپنی فیملی کے خلاف نہیں جا سکتی اور جہاں تک بات اس کے خوابوں کی ہے تو اپنے خواب پورے کرنے کے لیے کسی بھی حد تک چلی جائے گی

خداش اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا اور آگے اس کی زندگی میں کیا ہونے والا تھا یہ سوچ بنا اس نے اپنے آپ کے لیے ایک چیلنج تیار کر لیا تھا

وہ ہمیشہ سے لڑتی آئی تھی اپنے خوابوں کے لیے آئندہ بھی لڑنے کو تیار تھی وہ باہر آ کر بیٹھی جب پیون نے اسے بتایا کہ اس کی گاڑی آچکی ہے

آج بھی اتنا جلدی وہ اتنی جلدی کیوں آجاتا تھا اسے لینے کے لیے۔

اپنا سامان سمیٹ کر باہر نکل آئی تھی

oooooo

شکر ہے آج محترمہ جلدی نکل آئیں جلدی آؤ لہنگا پسند کرنے جانا ہے اماں نے کہا تھا کہ آج یہ کام ہے ہر قیمت پر کرنا ہے

ویسے میرا ارادہ تو حرم کے ساتھ جانے کا تھا لیکن وہ ابھی تک اپنے کالج سے فارغ نہیں ہوئی

تو سوچا کہ تم ہی پسند کر لو گی ویسے بھی پہننا تو تمہی نے ہے وہ گاڑی میں بیٹھے ہوئے اسے کہہ رہا تھا جب کہ وہ صرف ہاں میں سر ہلا گئی

تمہیں کون سا کلر پسند ہے وہ گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا

میں شادی کے بعد اپنی پڑھائی جاری رکھوں گی۔

میں نے پوچھا کہ کلر کونسا پسند ہے

اس کے جواب پر وہ بدمزہ ہو کر پھر سے پوچھنے لگا

میں کلر کی نہیں کریئر کی بات کر رہی ہوں۔اس نے تپ کر جواب دیا جس پر وہ دلکشی سے مسکرایا

کریئر کی بات بھی ہو جائے گی پہلے کلر کی بات ہو جائے ہم لہنگا پسند کرنے جا رہے ہیں۔

میں اپنی پڑھائی جاری رکھنا چاہتی ہوں اگر آپ نے م شادی کے بعد مجھے میری پڑھائی سے منع کیا یا پھر آپ کی کوئی اور ڈیمانڈز ہے تو آپ مجھے ابھی بتادیں!!!!

ابھی بتانے سے کیا ہو گا نکاح تو ہو چکا ہے وہ اس کی بات پر مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

کیا مطلب ہے آپ کا اگر آپ سے نکاح ہو چکا ہے تو میں آپ کی غلام بن چکی ہوں اور آپ جو کہیں گے وہ میں کروں گی؟؟؟؟؟وہ حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی!!!!

نہیں محترمہ آپ میرے نکاح میں آکر میری منکوحہ بن چکی ہیں اور مزید ایک ہفتے میں آپ میری بیوی بن جائیں گی۔پہلے بھی کہا تھا تم سے اب بھی کہتا ہوں اپنی جگہ اور مقام ٹھیک سے سمجھ جاؤ۔

ویسے شوہر اپنی بیوی کی ہر بات مانتا ہے ہاں لیکن اگر بیوی میں بات منوانے والے قابلیت ہو تو!!!!وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا۔

شوہر سے بات منوانے کا ہنر سیکھ کر آو لڑکی تمہارے لیے فائدے مند ثابت ہو گا وہ شوخ ہو رہا تھا۔

آپ نے گاڑی کیوں روکی ہے یہاں۔۔۔! وہ گاڑی روکنے پر وہ حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی

تمہیں شوہر سے بات منوانے کے ہنر سکھانے کے لئے وہ اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے چکا تھا دیشم جو اس افتاد کے لئے ہرگز تیار نہ تھی اچانک اس کے کالر پر اپنا ہاتھ سختی سے جما گئی۔

خداش پیچھے ہٹا تو اگلے ہی لمحے وہ شیشے سے جڑ کر بیٹھی تھی اگر دروازہ لاک نہ ہوتا تو یقیناً گاڑی سے ہی نکل جاتی۔۔۔

یہ بھی ایک طریقہ ہے اس طریقے سے تم شوہر سے ہر بات منوا سکتی ہو لیکن اس کے لیے تمہیں پہلے اچھی خاصی محنت کرنی پڑے گی مطلب ہنر سیکھنا پڑے گا

اور میں سکھانے کے لیے بھی تیار ہوں اگر تمہیں کسی اور سے سیکھنے میں شرم آتی ہے تو وہ گاڑی واپس سٹارٹ کرتے ہوئے اسے تنگ کرنے لگا تھا

جبکہ اس کے بدلے بدلے انداز دیشم کو سخت پریشانی میں مبتلا کر رہے تھے۔۔۔

ooooo,

فائنلی ان دونوں کو لفٹ مل گئی تھی اور اب ان کا ہوٹل کا سفر دوبارہ شروع ہو چکا تھا

ان دونوں نے خدا کا شکر ادا کیا تھا پہلے بھی دو گاڑیاں آئی تھی لیکن وہ دونوں گاڑی والے اپنے ساتھ اس خطرناک کتے کو بٹھانے کو تیار نہیں تھے

اور اب تیسری دفعہ انہیں کوئی ایسا انسان مل گیا تھا جو خود بھی کتوں سے کافی لگاؤ رکھتا تھا

ریدم کو خود بھی کتوں سے نہ سہی لیکن جانوروں سے خاص لگاؤ تھا اس لئے ان دونوں کے بات اسے بالکل پسند نہیں آئی تھی

کہ وہ اپنے ساتھ شائزم کے ڈوگی کو بٹھانے کو تیار نہیں تھے اسی لیے اس نے بھی ان دونوں بھیج دیا تھا

اور اس کے ساتھ چلتی رہی تھی وہ اس کے لیے اتنی مصیبت اٹھا سکتا تھا تو کیا وہ اس کے کتے کے لئے تھوڑی دیر پیدل نہیں چل سکتی تھی۔

گاڑی نے ان دونوں کو ہوٹل کے حدود تک پہنچا دیا تھا اب آگے جانا ہے ان کے لئے مشکل نہیں تھا

شکر ہے ہم لوگ یہاں تو پہنچے ویسے مجھے اندازہ نہیں تھا کہ یہ جنگل اتنا لمبا ہے کہ ہمیں آتے ہوئے اتنا وقت لگ جائے گا یا ہم ضرورت سے زیادہ ہی چلتے رہے ہیں راستے کی تلاش میں، وہ بولے جا رہی تھی۔

جب کہ شائزم اسے سنتے ہوئے کندھے اچکا کر آگے بڑھ رہا تھا

ڈرائیور چاچا نے تو انہیں دور سے ہی آتے ہوئے دیکھ لیا تھا وہ خود ہی آدھے راستے میں انہیں رسیو کرنے پہنچ چکے تھے وہ چاچا کے سینے سے لگ کر کتنی دیر انہیں مطمئن کرتی رہی کہ وہ بالکل ٹھیک ہے۔

لیکن ڈرائیور چاچا کو پھر بھی بہت ساری پریشانیاں لاحق تھیں

انہوں نے فوراً ہی داداجان کو فون کرتے ہوئے انہیں بتایا تھا کہ وہ دونوں بالکل ٹھیک ٹھاک یہاں پہنچ چکے ہیں

جبکہ یہ جان کر ان کو حیرت ہوئی تھی کہ شائزم بھی اس قصے کے بارے میں کچھ نہ کچھ جان چکا ہے

Urdu Novels Ghar

شائزم بے بی تم کہاں چلے گئے تھے میں تمہارے لئے بہت زیادہ پریشان تھی مجھے تو ساری رات پریشانی سے نیند ہی نہیں آئی کہ تمہیں کہیں اس خطرناک جنگل میں کچھ ہو نہ جائے ماریہ اچانک یہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی اور اس کے سینے سے لگ گئی

اس کی یہ حرکت وہاں موجود سب کو ہی ناگوار گزری تھی جب کہ ذکی جو اس کو دیکھ کر وہاں آیا تھا ماریہ کی حرکت پر اس نے منہ پھیر لیا تھا۔

تم ٹھیک ہو نا کافی پریشان تھا میں آنا چاہتا تھا لیکن ہوٹل کی مینیجمنٹ نے ہمیں نیچے کی طرف نہیں آنے دیا بس اوپر سے ہی تم لوگوں کو ڈھونڈتے رہے پتہ نہیں تم لوگ کس طرف نکل گئے تھے

ذکی اس کی نازک سی بلی کو اس کے حوالے کرتے ہوئے بتانے لگا کہ شاید کیٹی خود بھی اسے کافی مس رہی تھی

ہاں تمہیں پتا ہے ہم جنگل میں بہت آگے نکل گئے تھے وہاں اتنے خطرناک جانور تھے ہم نے وہاں ڈاینا سور دیکھا اور ناوہاں پر بہت بڑا۔۔۔۔۔

ایک منٹ ایک منٹ ڈائناسور تو دنیا سے ناپید ہوگئے ہیں ناوہ حیرانگی سے دیکھ کر پوچھنے لگا تھا جب کہ شاِئزم نفی میں سر ہلاتا ہوٹل کی طرف جانا چاہ رہا تھا۔

ارے دنیا سے ناپید ہوگئے ہیں لیکن یہاں اس جنگل میں میں نے دیکھے ہیں تمہیں مجھ پر یقین ہے نہ وہ اسے یقین دلاتے ہوئے بولی تو زکی نے ناچاہتے ہوئے بھی ہاں میں سر ہلا دیا

Urdu Novels Ghar

اور ماریہ کو مکمل نظرانداز کرتے ہوئے ڈرائیور چچا کے ساتھ اوپر کی طرف بڑھ گیا ماریہ بھی خود کو اس حد تک اگنور کرنے پر تھوڑی پریشان ہوئی لیکن شائزم کو چھوڑنے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس کے گلے لگنے پر اس نے کوئی رسپونس نہیں دیا تھا۔

لیکن اس کی اس حرکت پر اس نے اسے کچھ کہا بھی نہیں تھا

تم روم میں چلو میں تمہارے لئے کچھ آرڈر کر کے آتی ہوں وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تو شائزم نے اسے گھور کر دیکھا یہ بلا تو اس کے پیچھے ہی پڑتی جا رہی تھی اس نے ہاں میں سر ہلا کر اپنا ہاتھ اس کے بازو سے نکال لیا

یہ چھپکلی تو پیچھے لگ گئی ہے تمہارے تم تو کہہ رہے تھے کہ تم اس سے جان چھڑوانا چاہتے ہو اور اب اس کے ساتھ آہم آہم کافی اچھی گہری دوستی لگ رہی ہے تم دونوں کی ریدم شرارت سے ہنستے ہوئے بولی تھی۔

اس کے بات پر وہ بنا کچھ بولے کندھے اچکاتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گیا جبکہ وہ بھی اس کے پیچھے ہی آئی تھی کیونکہ وہ زکی کے چہرے سے اندازہ لگا چکی تھی کہ ماریہ کا ہونا یا نہ ہونا اس کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا تو پھر شائزم اس میں انٹرسٹ لے رہا تھا تو اسے کیا اعتراض ہو سکتا تھا

○○○○○○○

تمہیں یہاں پر میں نظریں گھمانے کے لیے نہیں کچھ پسند کروانے کے لئے لے کر آیا تھا

کیا تمہیں اب تک کچھ بھی قابل قبول نہیں لگا وہ اس کے ساتھ ہی مارکیٹ میں آئی تھی لیکن یہاں پر اسے کوئی لہنگا پسند نہیں آ رہا تھا

کیونکہ کوئی بھی اس کی چوائس کے مطابق نہیں تھا بہت خوبصورت لگے ہونے کے باوجود اس کی پسند کا کوئی کلر یہاں موجود نہیں تھا

نہیں مجھے یہاں پہ کوئی بھی پسند نہیں آرہا وہ اسے دیکھ کر مسکین صورت بنا کر بولی

کوئی بات نہیں ابھی بہت کچھ ہے دیکھنے لائق کہیں اور چلتے ہیں وہ اس کی مایوس شکل دیکھ کر بولا اپنی پسند کا دلہا تو اسے نہیں ملا تھا وہ چاہتا تھا کم از کم اپنی پسند کا لہنگا اسے مل جائے

لاسٹ مومنٹ پے لہنگا لینے کون آتا ہے یہ ساری چیزیں پہلے کرنی چاہیے تھی آپ کو۔ایک ہی دن ہوتا ہے پوری زندگی میں دلہن بننے کے لیے کم از کم لہنگا تو آرڈر پر پہلے ہی تیار کروالینا چاہئے اب یہ لاسٹ مومنٹ میں کہاں سے ملے گا مجھے تو کوئی بھی پسند نہیں آرہا۔

وہ سخت بیزار لگ رہی تھی

اب اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے ہم تمہاری وجہ سے اتنے لیٹ ہیں تو تمہیں برا لگ جائے گا لیکن اب برا لگتا ہے تو بے شک لگتا رہے

کیونکہ یہی اصل وجہ ہے میں نے خود ہی تمھارا لہنگا تیار کروانے کے لیے نہیں دیا تھا کیونکہ میں چاہتا تھا کہ لہنگا تم اپنی پسند کے مطابق خود پسند کر کے لو اب تم میری اس بات پر یقین کرتی ہو یا نہیں یہ تمہاری مرضی ہے لیکن وجہ یہی ہے۔

اگر ایسا تھا تو آپ مجھے پہلے بتادیتے تھے وہ اس کی بات سے امپریس ہوئے بنا بولی تھی

تم کچھ زیادہ ہی مصروف تھی پچھلے دنوں میں نہیں چاہتا تھا کہ تم ڈسٹرب ہو پھر مجھ پر الزام لگ جاتا کے دو کتابوں میں سپلیاں اس لہنگے کی وجہ سے آئی ہیں

کیونکہ میں تمہیں اپنے ساتھ لہنگا پسند کرنے لے گیا تھا وہ اتنے مزے سے بولا تھا کہ دیشم کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

استغفراللہ سپلیاں آئیں آپ کی اللہ نہ کرے کہ میرا کوئی ریکارڈ خراب ہو۔آپ تو چاہتے ہی یہی ہیں کہ میں فیل ہو جاؤں اور میرے خواب ادھورے رہ جائیں اور آپ پورے خاندان میں سب سے زیادہ تعلیم یافتہ انسان بن جائیں لیکن ایسا بالکل بھی نہیں ہوگا اور خبر دار جو یہ لہنگے والا الزام میری مصروفیات پر لگایا

ابھی شادی میں پانچ دن باقی ہیں میں خود ہی اپنا لہنگا پسند کر لوں گی وہ منہ بنا کر جا کر گاڑی میں بیٹھ گئی جب کہ خداش مزے سے اس کے پیچھے ہی آیا تھا۔

کاشی ڈیزائن سے لہنگا لونگی بس فیصلہ ہو گیا وہ اس کے گاڑی میں بیٹھتے ہی بولی تھی۔

تو پھر پہلے بتا دیتی ہم آن لائن آرڈر کر دیتے اتنا گھما پھرا کیوں رہی ہو۔یونیورسٹی کے باہر یہ بتا دیتی بازاروں میں چکر کاٹتے کاٹتے اب مجھے بھوک لگ گئی ہے۔

وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا تو دیشم نے اسے گھور کر دیکھا وہ اسے گھمار ہی تھی یا وہ خود ہی کبھی اسے ادھر تو کبھی ادھر لے کر جا رہا تھا

فضول میں اتنا وقت برباد کر دیا ہے۔چلو آؤ میرے ساتھ لنچ کر لو تمہارے ساتھ آنے کا کچھ تو فائدہ ہو وہ گاڑی ریسٹورنٹ کے باہر کھڑی کرتے ہوئے اس سے کہنے لگا

میں نے آپ کا وقت برباد کیا ہے وہ صدمے سے دیکھنے لگی۔

بحث کرنے والی عورتیں اپنے شوہر سے بات منوانے کا ہنر نہیں رکھتی وہ اسے دیکھتے ہوئے شرارت سے بولا تھا پھر سے ہنر کی بات پر وہ فوراً گاڑی سے باہر دیکھنے لگی تھی

ویسے آج پورا دن ہنر سیکھنے کے علاوہ کوئی اچھا کام نہیں کیا ہے تم نے اگر تم کہو تو ایک اور کلاس۔۔۔۔۔۔۔

دور رہے مجھ سے خدا کے لئے مجھے بھوک لگ رہی ہے وہ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے تقریباً بھاگتے ہوئے ریسٹورنٹ کے اندر چلی گئی جب کہ وہ بھی دلکشی سے مسکراتا ہوا اس کے پیچھے ہی آیا

تمہاری بھوک تو میں شادی کے بعد ختم کروں گا مسز میری بانہوں میں آکر جب ایک ایک بات کا حساب دو گی تب تمہیں پتہ چلے گا کہ خداش کاظمی تمہارے معاملے میں کتنا ظالم ہے۔

اور ہنر تو تمہیں سارے سیکھنے پڑیں گے اگر تمہیں اپنی باتیں منوانی ہیں تو مانی تو تمہیں میری بھی پڑیں گی۔ساری اکڑ نہ نکال دی تو میرا نام بھی خداش کاظمی نہیں۔

وہ سکون سے گاڑی لاک کرتے ہوئے اس کے پیچھے ہی آگیا تھا جو ریسٹورنٹ کے اندر کھڑی اسی کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

OOOOOO

وہ تقریباً بھاگتے ہوئے اپنے کالج سے باہر نکلی تھی چہرے پر خوشی صاف اس بات کا پتہ دے رہی تھی کہ اس کی چھٹیاں منظور ہو چکی تھیں۔

خداش تواس کے چہرے کی رونق دیکھ کر ہی خوش ہو گیا تھا جب کہ خداش کے ساتھ آگے اپنی سیٹ پر دیشم کو بیٹھے دیکھا اسے بہت خوشی ہوئی تھی وہ بنا کچھ بھی بولے پچھلی سیٹ کھول کر اندر بیٹھ گئی تھی

جب کہ وہ تو پتہ نہیں کون سے دھیان میں لگی ہوئی تھی اسے پتہ بھی نہ چلا کہ کب حرم کا کالج آیا کب گاڑی رکی اور کب حرم پچھلی سیٹ کھول کر بیٹھ گئی

حرم سوری میں تمہاری جگہ بیٹھ گئی تم آگے آو اس نے فوراً ہی دروازہ کھولا تھا

ارے نہیں نہیں وہ میری نہیں آپ کی جگہ ہے اتنے سالوں سے میں آپ کی جگہ پر بیٹھتی رہی لیکن آج آپ اپنی جگہ پر بیٹھی ہو

ویسے ماشاءاللہ آپ دونوں پیارے لگ رہے ہو ایک ساتھ میرا دل کر رہا ہے میں آپ دونوں کی تصویر لے لوں اور بالکل بے فکر رہیں کباب میں ہڈی بننے کا مجھے کوئی شوق نہیں ہے تو میں شادی سے پہلے ٹائم دیتی ہوں آپ کو ایک دوسرے کے ساتھ سپینڈ کرنے کے لیے۔

ویسے آج بھی ویرو جلدی پہنچ گئے ہوں گے آپ کی یونیورسٹی میں وہ شرارت سے بھرپور لہجے میں پوچھ رہی تھی

حرم ہو گیا مذاق بیٹا اب بس !! اسے خداش کی آواز سنائی دی تو وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

اس سے پہلے کہ وہ گاڑی سٹارٹ کرتا کالج گیٹ سے باہر نکلتے آدمی کو دیکھ کر اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا

یہ کون ہے اس نے اپنی حیرت کو چھپائے بنا حرم سے پوچھا تھا

میرے کھڑوس ٹیچر ہیں ان کی آپ کے سامنے میں بہت تعریف بھی کرتی ہوں ان کا نام سر یشام ہے اور یہ میری کلاس کے انچارج ہیں وہ بڑے مزے سے بتا رہی تھی۔

وہ اور کچھ بتاتی کہ اچانک ہی اسے اپنی طرف دیکھتے پا کر یشام نے مسکرا کر اس کی جانب قدم بڑھائے تھے وہ بھی گاڑی سے نکل آیا تھا۔

ooooooo

السلام علیکم مبارک ہو شاید آپ کی شادی ہے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے یشام نے مسکرا کر کہا تھا

جی خیر مبارک میری شادی ہے کیا ہم پہلے مل چکے ہیں خداش نے اپنی حیرت چھپائے بنا اس سے پوچھا تھا

ہو سکتا ہے ہم پہلے ملے ہوں لیکن میرا تعلق لندن سے ہے میں یہاں تقریباً ساڑھے چار مہینوں سے اس کالج میں جاب کر رہا ہوں۔اس کی حیرت پر اس کی دلکشی میں اضافہ ہوا تھا

پھر شاید یہ میری غلط فہمی ہو گی ہو سکتا ہے کہ حرم کو لاتے یا لے جاتے کہیں میں نے دیکھا ہو

خداش نے بات ختم کرنے والے انداز میں کہا تو اس نے بھی کندھے اچکا دیے

ویسے میں آپ کے نکاح میں بھی آیا تھا ہو سکتا ہے آپ نے مجھے تب دیکھا ہو۔وہ واپس گاڑی کی طرف جانے لگا جب یشام نے مسکراتے ہوئے کہا

شاید۔۔اس کا مطلب ہوا کہ آپ میری شادی پر انوائٹڈ ہیں شادی پر ملاقات ہو گی وہ مسکرا کر کہنے لگا

نہیں میں آپ کی شادی پر انوائٹ نہیں ہوں آپ کی بہن نے مجھے انوائٹ نہیں کیا وہ صرف اپنے دوستوں کو ہی انوائٹ کرتی ہیں اس نے ایک نظر حرم کی طرف دیکھا جو ان کی باتیں سن تو نہیں پا رہی تھی لیکن ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر تھوڑی نروس ہو گئی تھی کہیں سر نے اس کی شکایت تو نہیں کر دی

ہاہاہاہا میں معذرت خواہ ہوں آپ میری شادی پر ضرور آ رہے ہیں اس نے نہ سہی لیکن میں نے آپ کو انوائٹ کیا ہے یاد رکھیے گا خداش نے دوستانہ انداز میں کہا تو یشام نے ہاں میں سر ہلا دیا

اب دلہا خود انوائٹ کر رہا ہے تو ہم انکار کیسے کر سکتے ہیں۔ وہ مسکراتے ہوئے اس سے بولا تھا

یہ ہوئی نہ بات تو شادی پر ملاقات ہو گی وہ مسکراتے ہوئے اس کے گلے لگ کر واپس اپنی گاڑی کی طرف آ گیا تھا جبکہ یشام چہرے پر پر سرار مسکراہٹ لیے اپنے ہاتھ میں موجود کی چین کو گھماتے ہوئے واپس اندر کی طرف چلا گیا تھا

oooooo

اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم یہاں صرف سونے کے لئے آنے والی ہو تو یہ کام ہم گھر پر بھی پورا کر سکتے تھے اٹھو آج ایک اور جگہ پر لے کر چلتا ہوں تمہیں وہ نہا کر نکلا تو اس کو اب تک بستر میں گھسے پا کر کہنے لگا

میرا کہیں جانے کا دل نہیں کر رہا اتنی سردی میں میں بستر سے بھی نہیں نکلنا چاہتی ہوں

اور آپ کو گھومنے کی پڑی ہے آج ہم کہیں نہیں جائیں گے کمرے میں ہی رہیں گے وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولی تو ذریام کے لبوں پر گہری مسکراہٹ اور آنکھوں میں شرارت چمکی تھی

کوئی اعتراض نہیں جان من آپ کا حکم سر آنکھوں پر وہ شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اگلے ہی لمحے عمایہ بستر چھوڑ کر بھاگنے کی کوشش کرنے لگی

لیکن ہائے رے قسمت وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے اسے اپنے شکنجے میں لے چکا تھا

وہ۔ جھٹکے سے اسے بیڈ پر گراتا اس کے ساتھ ہی اوپر آگیا

آپ جو کہیں گی مسز وہی ہوگا آپ کو نہیں جانا باہر تو کوئی زبردستی تھوڑی ہے ہم بیڈروم میں بھی کھل کر انجوائے کر سکتے ہیں نا

اس کی شہ رگ پر اپنی ٹھنڈی انگلیاں پھیرتے ہوئے وہ اس کے پورے جسم میں سنسناہٹ پیدا کر چکا تھا جبکہ اس کی مونچھوں کی چبھن اپنی گردن پر محسوس کرتی وہ خود میں سمٹ کر رہ گئی

چلے ہم باہر چلتے ہیں یوں کمرے میں تو صرف بور ہی ہوں گے نہ اسے اپنے نیچے سے گھٹی گھٹی آواز سنائی دی تھی اس کا زوردار قہقہ پورے کمرے میں بلند ہوا تھا

کیوں اتنی جلدی کمرے میں رہنے کی خواہش پوری ہو گی تمہاری اب تو میں کہیں نہیں جانے والا تب تک تو بالکل بھی نہیں جب تک میں اپنی اس حسین بیوی کے حسین روپ کو خراج تحسین پیش کر کے اپنی بے قرار سانسوں کو راحت نہ پہنچا لوں۔

اور یہ سب کچھ میں صرف تمہاری خواہش کو مد نظر رکھ کر کہہ رہا ہوں کیونکہ تمہیں باہر نہیں جانا اور اگر تمہیں باہر نہیں جانا تو میری بوریت کا کچھ انتظام تو تمہیں ہی کرنا پڑے گا

زریام اس کے نازک گداز لبوں کو اپنے لبوں میں قید کرتے ہوئے اس کی سانسوں کی خوشبو کو خود میں بسائے جارہا تھا
۔

اس کے دونوں ہاتھوں کو بیڈ سے لاک کرتے ہوئے تھوڑی ہی دیر میں پوری طرح اس پر قابض ہوتے اس کے سانسوں میں ہلچل مچا چکا تھا

جب اچانک ہی کمرے کی کھڑکی پر ایک زوردار پتھر آ لگا۔وہ دونوں لمحے میں ہوش کی دنیا میں واپس آئے تھے وہ جلدی سے اٹھتا کھڑکی کے پاس آیا تھا جو پتھر لگنے کی وجہ سے چکنا چور ہو چکی تھی۔

عمایہ کا تو خوف سے برا حال ہو رہا تھا اس طرح اچانک ہوئی حرکت پر وہ ہرشان ہو گئی تھی۔جب کہ وہ شرٹ پہنتا غصے سے کمرے سے نکل گیا تھا۔

اور اس کے کمرے سے نکلتے ہی اچانک کسی نے کھڑکی سے اندر چھلانگ لگائی تھی جس پر وہ حیرت سے اپنے منہ پر ہاتھ سے اسے دیکھ رہی تھی۔

ooooooo

ایم ریلی سوری سر پتہ نہیں کس نے گھٹیا حرکت کی ہے میں بہت معذرت خواہ ہوں میری کوشش ہو گی کہ آئندہ آپ کو اس طرح کی تکلیف سے نہ گزرنا پڑے

وہ بہت غصے سے مینیجر کے پاس آیا تھا اس طرح کی گھٹیا حرکت پر اس کا پارہ ہائی ہو چکا تھا۔

مینیجر کی بار بار معذرت کرنے پر وہ اسے وارن کر کے واپس کمرے میں آیا تو اس نے عمایہ کو شیشے کے سامنے کھڑا دیکھا اس کا پہلا دھیان کھڑکی کی طرف گیا تھا

کوئی آیا تھا کیا کمرے میں۔۔۔؟ اس نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جو شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں میں بے ترتیب ہاتھ چلا رہی تھی

نہیں تو کوئی بھی نہیں آیا وہ فوراً بولی تو اس نے ہاں میں سر ہلایا

پکی بات ہے۔۔۔؟ وہ پھر سے اس سے پوچھنے لگا۔ عمایہ نے اپنے آپ کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا

ہمممم ! وہ ہنکارا بھرتا کھڑکی کی جانب آ کر دیکھنے لگا۔

oooooooooooo

اس کی آنکھ رات کافی دیر سے کھلی تھی وہ بھی بے دھیانی میں جب اس کا ہاتھ اپنی بائیں سائیڈ پر گیا اپنے قریب کسی کا وجود محسوس نہ کرتے ہوئے وہ اٹھ گیا تھا۔

عمایہ کہاں جا سکتی ہے وہ پریشان سا واش روم کی طرف دیکھنے لگا جس کی لائٹ آف تھی۔ مطلب کے وہ کمرے میں کہیں پر بھی نہیں تھی اب اس کی ٹینشن میں اضافہ ہوا تھا

Urdu Novels Ghar

زریام جلدی سے بیٹھتے اٹھتے ہوئے اپنی شرٹ پہننے لگا دروازہ کھلا تھا اس کا مطلب تھا عمایہ کمرے سے باہر گئی ہے ۔لیکن ایسا بھلا کیسے ہو سکتا تھا

عمایا جیسی ڈرپوک لڑکی اس طرح سے کمرے سے نہیں نکل سکتی تھی وہ جس طرح کی بزدل طبیعت رکھتی تھی کمرے سے نکلنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا

وہ اس کے بارے میں بہت کچھ سمجھ چکا تھا وہ ایک ڈرپوک کی قسم کی لڑکی تھی اور اس طرح رات اندھیرے میں کمرے سے نکل جانا تقریبا نا ممکن تھا وہ تو اسے بنا بتائے واش روم تک نہیں جاتی تھی تو وہ اس طرح کمرے سے کہاں جا سکتی تھی وہ پریشانی سے کمرے سے نکل آیا تھا

وہ تیزی سے چلتا ہوا باہر نکلا لیکن ریسیپشن پر کوئی بھی موجود نہیں تھا وہاں رکنے کے بجائے وہ باہر نکلا تھا آگے پیچھے ہر طرف دیکھتے ہوئے اس نے عمایہ جو کہیں بھی نہ دیکھ کر واپس اندر کی راہ لی تھی ایسا ممکن نہیں تھا کہ وہ کمرے سے اکیلی نکلے۔

مجھے اندر ہی جا کر دیکھنا چاہیے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ اس طرح رات کی تنہائی میں باہر آ جائے اس وقت تو ہوٹل ریسیپشن پر بھی کوئی بھی موجود نہیں ہے

وہ زیر لب بڑبڑاتا واپس کمرے کی جانب آیا تھا۔

اس نے کمرے میں دوبارہ قدم رکھتے ہوئے واش روم چیک کیا اور پھر کھڑکی کے پاس آیا۔

لائٹ آن کر کے وہ چینجنگ روم کی طرف آیا ہے یہاں پر بھی وہ نہیں تھی۔

اب اس کا شک ختم ہو چکا تھا وہ کمرے میں تو ہر گز نہیں تھی اگر ہوتی تو سامنے ہی ہوتی اس کمرے میں ایسی کوئی پوشیدہ جگہ تو تھی نہیں جہاں وہ چھپ کر بیٹھ جاتی۔

اب اس کی پریشانی صحیح معنوں میں شروع ہوئی تھی وہ کمرے سے باہر نکلنے ہی لگا جو وہ تیزی سے اندر داخل ہوئی

"کہاں تھی تم اس وقت آدھی رات کو کمرے سے باہر کیوں گئی تھی دماغ خراب ہو گیا تھا تمہارا میں پاگلوں کی طرح تمہیں ہر جگہ ڈھونڈ رہا ہوں باہر تک سے ہو کر آیا ہوں میں اور تم کمرے میں تھی نہیں کہاں گئی تھی تم وہ غصے سے اس کو دونوں بازوؤں سے پکڑتے ہوئے اپنے بے حد قریب کر کے کہنے لگا تھا۔"

اس کے چہرے سے وہ اس کی پریشانی کا اندازہ لگا چکی تھی کہ اس کی غیر موجودگی میں وہ اسے ڈھونڈنے کی بہت کوشش کر چکا تھا۔

وہ۔۔وہ میں۔۔۔

خاموش یہ وہ میں۔۔۔۔یہ سب کچھ میں نہیں سننا چاہتا۔کہاں گئی تھی تم یہ بتاؤ مجھے کوئی اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا تھا۔

عمایہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس کے سوال کا کیا جواب دے۔

میری شکل کیا دیکھ رہی ہو۔جو پوچھا ہے وہ بتاؤ اتنی رات کو مجھے بتائے بنا کہاں گئی تھی تم۔۔۔؟

اگر تمہارا جانا اتنا ضروری تھا تو کیا تم مجھے بتا کر نہیں جا سکتی تھی۔

Urdu Novels Ghar

اس طرح آدھی رات کو کمرے سے نکلنے کی کیا تک بنتی ہے وہ بھی تب جب میں سو رہا تھا۔اس کا غصہ کسی طرح کم نہیں ہو رہا تھا اور نہ ہی اسے کوئی بہانہ سمجھا رہا تھا۔

میری طبیعت خراب ہو رہی تھی مجھے گھٹن محسوس ہو رہی تھی اس لیے میں کمرے سے باہر نکل گئی وہ ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی

تو کیا تم مجھے بتا کر نہیں جا سکتی تھی کیا ہوا تھا تمہاری طبیعت کو۔۔۔؟ وہ اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا ۔اور ساتھ ہی اس کے ماتھے اور چہرے کو چھو رہا تھا جیسے اس کی طبیعت کی خرابی کا اندازہ لگانا چاہتا ہو

آئندہ مجھے بتائے بنا کمرے سے باہر نکلنا میں باہر تک تمہیں دیکھ کر آیا ہوں کہاں تھی تم کس طرف گئی ہوئی تھی وہ کمرے کا دروازہ لاک کرتے ہوئے اس سے کہنے لگا عمایہ کو سکون ہوا تھا وہ اس کی طبیعت خراب والی بات پر یقین کر چکا تھا۔

اتنی زیادہ بے چینی ہو رہی تھی کہ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ کس طرف جاؤں باہر گئی۔ لیکن پھر ڈر لگنے لگا تو واپسی کے لیے پچھلے راستہ لے لیا۔

وہ اپنے بہانے کو مضبوط کرتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی

اب کیسا محسوس کر رہی ہو تم وہ اس کے ساتھ ہی بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تھا۔

اگر اب بھی طبیعت نہیں سنبھلی تو میں ساتھ چلتا ہوں تمہیں ڈر نہیں لگے گا وہ اس کے بعد لوگوں کو ٹھیک کرتا ہوا کہنے لگا یقیناً وہ اس کی بات پر پوری طرح یقین کر چکا تھا۔

نہیں اب میں۔بہت بہتر محسوس کر رہی ہوں۔اس نے مسکرا کر اس کے ہاتھوں کو تھام لیا تھا جبکہ اس کے ماتھے پر لب رکھتا ہوا اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا۔

عمایہ۔۔۔۔۔۔اس نے چاہت سے پکارا تھا

جی۔۔۔۔؟اس کے سینے پر سر رکھے ہوئے وہ بولی۔

میں تم پر بہت یقین کرتا ہوں۔اس کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ عمایہ کو اپنے دل کی دھڑکن تیز ہوتی محسوس ہوئی۔

مجھے جھوٹ سے نفرت ہے میں ہر غلطی معاف کر سکتا ہوں لیکن جھوٹ برداشت کرنا میرے بس سے باہر ہے۔مجھ سے کبھی بھی جھوٹ مت بولنا۔

وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے بول رہا تھا۔جبکہ اس کی بات سنتے ہوئے عمایہ کو گھبراہٹ ہو رہی تھی اس کا دل عجیب سے انداز میں دھڑک رہا تھا۔

وہ سوچ رہی تھی کہ کیا اسے سب کچھ بتا دینا چاہیے۔لیکن اس کے دل سے بس یہیں آواز آ رہی تھی نہیں۔۔۔۔اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے

OOOOOO

ساڑھے نو بجے کا وقت تھا۔اس کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی۔پر بنا اس کی جانب سے اجازت کا انتظار کیے دروازہ کھل گیا۔

Urdu Novels Ghar

سامنے ریدم کی جگہ ماریہ کو دیکھ کر وہ بدمزہ نہ ہوا۔ عجیب مطلبی لڑکی تھی یہ ریدم جب سے ان کی واپسی ہوئی تھی وہ ایک بار بھی اس سے ملنے نہ آئی تھی۔

وہ خود بھی آرام کی نیت سے اپنا دروازہ بند رکھے ہوئے تھا شاید وہ دروازے تک آئی ہو اسے ڈسٹرب نہ کرنے کے خیال سے واپس چلی گئی ہو۔

تم یہاں میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو؟ وہ ماریہ سے سوال کرنے لگا۔اس کا یوں اچانک اس کے کمرے میں آنا اسے ہرگز پسند نہ آیا تھا۔

میں تم سے ملنے ائی ہوں شائز ڈارلنگ کیسے ہو تم کل سے تم سے ملاقات نہیں ہوئی وہ اس کے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہنے لگی۔ابھی تک وہ فریش نہیں ہوا تھا اس کی آنکھ تھوڑی دیر پہلے ہی کھلی تھی اس وقت وہ اپنے موبائل فون پر مصروف تھا۔

لڑکی ایک بات میری کان کھول کر سنو شائز صرف مجھے میرے دوست کہتے ہیں کوئی ایرا غیرا مجھے اس نام سے نہیں بلا سکتا۔اس میں تنبیہی انداز میں کہا۔

میں کوئی ایری غیری ہوں کیا۔کیا تم مجھے اپنا دوست نہیں سمجھتے۔۔۔؟ وہ۔مایوس سی اسے دیکھ رہی تھی۔

نہیں ہم دوست نہیں ہیں اور نہ ہی ہم۔دوست ہو سکتے وہ صاف گوئی سے بولا۔

لیکن تم نے کہا تھا کہ تم مجھے اپنی دوست سمجھتے ہو۔۔وہ اسے کوئی پرانی بات یاد دلا رہی تھی۔اسے آسمان سے زمین پر۔لاتے ہوئے اس نے کہا تھا کہ وہ اسے دوست سمجھتا ہے۔اسے یاد تھا لیکن اسے اندازہ نہ تھا وہ پیچھے لگنے والی ہے۔

دیکھو ماریہ میرا تم سے۔۔۔۔

میں جان چکی ہوں کہ ریدم تمہاری منگیتر نہیں ہے اس کے چاچا نے مجھے بتایا کہ تم اس کے کچھ نہیں ہو بلکہ تم دونوں ایک دوسرے کو جانتے تک نہیں ہو اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

تو۔۔وہ اس کی مسکراہٹ کو اگنور کرتے ہوئے بولا۔

تو مجھے کیوں ڈیچ کیا تم نے۔۔۔؟ تم کسی کے ساتھ ریلیشن شپ میں نہیں ہو تو۔۔۔۔

تو پھر یہ کہ میں تم میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں صرف ٹائم پاس کر رہا تھا لیکن تم مجھے اس کے بھی قابل نہیں لگی۔ سو جان چھڑانے کے لیے بول دیا اب جاو نکلو میرے کمرے سے مجھے تم میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔ وہ پر سکون سا بولا تو ماریہ کمینگی سے مسکرائی۔

توانٹرسٹ لانے میں کتنا وقت لگے گا وہ اٹھ کر اس کے پاس آتی اپنی شرٹ کے بٹن کھلنے لگی تھی۔

فضول سوچ ہے تمہاری تمہیں لگتا ہے کہ مردوں کو صرف اسی طرح امپریس کیا جا سکتا ہے۔ تمہاری جیسی کئی آئیں اور گئیں۔ تم تو کوٹھے والیوں کو بھی پیچھے چھوڑ گئی یقیناً چند پیسوں کے لیے تم کسی کی رکھیل بھی بن سکتی ہو۔ لیکن مجھے کسی رکھیل کی ضرورت نہیں اور اگر کبھی ہوئی بھی تو میرا معیار اتنا گھٹیا نہیں ہو گا

اس کے شرٹ کے بٹن کھلنے پر وہ پر سکون سا بیٹھا اس سے بولا تھا ماریہ کے ہاتھ کندھے سے خود کو بے لباس کرتے رک گئے۔ جب اچانک دروازہ کھلا تھا۔

وہ۔جو سکون سے بیڈ پر بیٹھا خود پر جھکی آدھ بے لباس ماریہ کو دیکھ رہا تھا۔اچانک دروازے پر نمودار ہونے والے ریدم کے چہرے کو دیکھ پریشان ہوا تھا۔

ایم۔۔سوری۔۔۔سو۔۔سوری۔۔۔وہ اگلے ہی لمحے دروازے سے باہر نکل گئی تھی جبکہ شائزم اپنی شرٹ پہنتا پیچھے بھاگا تھا

ooooooo

حرم مزے سے اپنا بھاری زرد لہنگا اٹھائے ادھر سے ادھر جا رہی تھی۔۔اتنا بھاری لہنگا اس نے اپنے شوق سے لے تو لیا تھا لیکن اب اس کو سنبھالنا بہت مشکل ہو گیا تھا۔

اور اب اسے پریشانی کل والے لہنگے کی ہو رہی تھی جو اس نے اس والے سے بھی زیادہ بھاری لیا تھا

اس سے تو اسی لہنگے میں نہیں چلا جا رہا تھا کل کے لہنگے میں تو اس کی جان ہلکان ہونے والی تھی اور بارات کے لیے اس نے اس سے بھی بھاری فراک لی تھی

اس کو سنبھالنا تو اور بھی مشکل ہونے والا تھا سومیہ اور ریدم دونوں نے اسے منع کیا تھا ایسا کرنے سے لیکن اس نے کہہ دیا کہ اس کے اکلوتے بھائی کی شادی ہے اور اپنے سارے ارمان نکالے گی اب ارمان کی جگہ اس کی جان نکل رہی تھی یہ الگ بات تھی۔

وہ کچھ سوچتے ہوئے اوپر کی طرف جانے لگی جب اچانک ہی سیڑھیوں پر اس کا پیر اس کے لہنگے میں اٹکا اور وہ وہیں بیٹھ گئی

تم ٹھیک ہونا حرم تم سے بہت سے چلا نہیں جا رہا تھا جاؤ دوسرا ڈریس پہن کر آجاؤ خداش تیزی سے اس کے پاس آکر کہنے لگا۔

ارے نہیں نہیں ویرو میں بالکل ٹھیک ہوں آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں

وہ تو بس ایسے ہی پیر اٹک گیا تھا اب کوئی مسئلہ نہیں ہو گا آپ جائیں میں ہینڈل کر لوں گی اس نے اسے فکر کرتے ہوئے چہرے پر بشاشت طاری کی تھی

پکی بات ہے مجھے تو ایسا نہیں لگتا پہلے بھی تم وہاں گرتے گرتے بچی ہو اس نے تھوڑی دیر پہلے والے دھکے کی یاد کروائی تھی۔

اوو ہو ویرو آپ تو مجھ پر نظریں جما کر بیٹھ گئے ہیں کیا میں اتنی پیاری لگ رہی ہوں۔۔۔اچھا نا اب میں آہستہ آہستہ چلوں گی یہ لہنگا نا تھوڑا سا لمبا ہے بار بار پاؤں کے نیچے آجاتا ہے لیکن اب میں احتیاط کرونگی۔وہ اسے یقین دلاتے ہوئے بولی تو خداش نے ہاں میں سر ہلا دیا

ٹھیک ہے لیکن اب اگر تم مجھے کہیں گرتی پڑتی نظر آئی نا تو اچھا نہیں ہو گا وہ اسے وارن کر رہا تھا۔

جب کہ وہ مسکراتے ہوئے ہاں میں سر ہلاتی آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھنے لگی تھی اس کے سامنے تو اس نے خوب احتیاط سے قدم اٹھائے تھے

جبکہ اس کے وہاں سے جاتے ہی اس کی سپیڈ دیکھنے لائق تھی جو صرف سیڑھیوں کے اوپر تک ہی رہی کیونکہ آخری سیڑھی پر ایک بار پھر سے اس کا پیر اس کے لہنگے میں اٹک گیا تھا اور وہ دھڑم سے زمین پر گری۔

لیکن ہر بار کی طرح اس بار بھی بچت ہو گئی تھی۔

اس نے آگے پیچھے ہر طرف دیکھا اور پھر اٹھ کر کھڑی ہو گئی گردن تھوڑی سی اکڑائی اب سب کو اس بات کا یقین بھی تو دلانا تھا کہ اسے لہنگے میں چلنا آتا ہے۔

لیکن اپنے پچھے سے نازمین اور میشہ کا قہقہ سن کر وہ سخت بدمزہ ہوئی تھی

کیا ہے زیادہ دانت نکل رہے ہیں تم لوگوں کے یہ نہیں کہ یہاں اگر آہی گئی ہو تو میری تھوڑی ہیلپ کر دو

تم مجھ پر ہنس رہی ہو وہ انہیں دیکھ کر غصے سے بولی تھی جبکہ اس کی چھوٹی سی ناک پر اتنا غصہ دیکھ وہ دونوں ہی ہنستے ہوئے اس کے پاس آگئی تھی۔

کیوں نہیں جان من ہم آپ کی مدد ضرور کریں گے اپنا ہاتھ ذرا ادھر دے دیجئے اور میشہ تم پر اس کا لہنگا تھاموا صل دلہن تو یہ لگ رہی ہے۔نازمین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جب کہ نیچے رسم شروع ہونے کی خبر دے دی گئی اب اس نے نیچے بھی جانا تھا۔آج اسے اپنی دونوں سہیلوں کی اہمیت کا اندازہ ہو گیا تھا جن کی مدد کے بنا پر آسانی سے نیچے نہیں جا سکتی تھی

OOOOO

مایوں کی رسم حلانکہ بہت سادگی سے کرنے کا اعلان کیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی بہت سارے لوگوں کو انوائٹ کر لیا گیا

اور بہت سارے لوگوں نے اسے ہلدی بھی بہت ساری ہی لگائی تھی۔ وہ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے سے بیٹھی تھی۔ اور اب تک عورتیں جوش سے اپنا کام کر رہی تھی

دوسری طرف بھی کچھ ایسا ہی حال تھا حویلی کی دوسری طرف مرد لوگ اپنی رسم ادا رہے تھے جہاں خداش کو بیچ میں بٹھائے وہ سارے اسے ہلدی سے رنگ چکے تھے۔

دادا جان نے کہا تھا کہ اسے یہ ساری رسمیں لازماً ادا کرنی پڑے گی اسی لیے وہ اس کے لیے تیار ہو گیا تھا ورنہ کوئی خداش کاظمی کو اس کی اجازت کے بنا ہاتھ لگاتا تو لگاتا کیسے۔۔

دادا جان کا حکم تھا کہ ساری رسمیں ادا کی جائیں گی اسی لیے وہ ان کے کسی بھی عمل میں بول نہیں رہا تھا بس ان کی ہر بات کو خاموشی سے مان رہا تھا۔

کیونکہ یہ سب دادا جان کی خوشی سے ہو رہا تھا۔ لیکن اب اسے تھوڑی دیر پہلے پتہ چلا تھا کہ وہ شادی کے دن تک دیشم سے نہیں مل سکتا

بلکہ اس سے یہ کہہ دیا گیا تھا کہ شادی سے پہلے اب اس کا ایک دوسرے سے آمنا سامنا بھی نہیں ہو سکتا یہ رسم ہے جو اسے ہر حال میں پوری ہو گی

لیکن کوئی بھی رسم خداش کاظمی پر تھوپی تو جا نہیں سکتی تھی اسی لئے وہ اسے ماننے سے صاف انکار کر چکا تھا

لیکن بابا جان کا کہنا تھا کہ ویسے بھی دیشم اور خداش ایک دوسرے کے آمنے سامنے زیادہ نہیں آتے تو انہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں جب کہ خداش تو آج رات کی کوئی اور ہی پلاننگ کر کے بیٹھا ہوا تھا

○○○○○○

دیشم تھک ہار کر سونے کے لئے اپنے کمرے میں آئی تھی۔

اتنی دیر ایک ہی جگہ بیٹھ کر اس کی کمر اکڑ گئی تھی۔ عورتوں نے ہلدی لگا لگا کر اسے سر سے پیر تک پیلا کر دیا تھا اب تو وہ صرف نہانا چاہتی تھی۔

وہ اپنا ٹاول اور آرام دہ لباس لے کر واش روم جانے لگی تھی جب اچانک کمرے کی لائٹ بند ہوئی اور دوسرے ہی لمحے کسی نے اس کا ہاتھ کھینچا۔اس سے پہلے کہ وہ چیختی کسی نے اپنا بھاری مضبوط ہاتھ اس کے لبوں پر جما دیا۔

وہ اپنے بے حد قریب مردانہ پرفیوم کو محسوس کر کے سمجھ چکی تھی کہ وہ کون ہے۔ لیکن وہ اس کے نازک لبوں سے ہاتھ بھی ہٹا چکا تھا

اور دوسری مشکل اس کی خداش نے لائٹر جلا کر ختم کر دی تھی۔

چشم بد دور۔۔آواز کے ساتھ ہی لائٹر کی روشنی بجھ گئی۔ پھر اچانک پھر سے لائٹر کی آواز آئی روشنی پھر سے پھیل گئی۔

سراپا حسن۔۔روشنی پھر بجھ گئی۔

دلنشیں

نازنیں

ماہارو

مہ جبین

ہر ہر لفظ کے ساتھ اس کا لائٹر جل رہا تھا اور بجھ رہا تھا۔

میری مدد کرو یہ سمجھ نہیں پا رہا کہ کون سے نام سے تمہیں پکاروں۔مایوں کی دلہن بن کر ایسی لگو گی تو میری دلہن بن کر مجھ پر کیا قیامت برپا کرنے کا ارادہ رکھتی ہو کہیں مجھے اپنے حسن سے ہی تو ختم کرنے ارادے نہیں ہیں تمہارے

اس کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ تھی۔

لیکن اتنی ساری تعریف بھی اس کے لبوں پر مسکراہٹ نہ بکھیر سکی تھی وہ سخت بیزار نظر آرہی تھی۔

خداش پلیز اس وقت میرا ہر گز آپ کی یہ ساری فضول باتیں سننے کا موڈ نہیں ہے میں بہت تھک گئی ہوں اور اب آرام کرنا چاہتی ہوں

اور کیا آپ کو کسی نے یہ نہیں بتایا کہ شادی سے پہلے ہم ایک دوسرے سے نہیں مل سکتے۔

وہ اس سے دور ہونا چاہتی تھی لیکن خداش اسے مزید قریب کرنے کا ارادہ رکھتا تھا وہ اس کی کمر میں ہاتھ سخت کرتا اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔

میں کسی کے حکم کا غلام نہیں ہوں خداش کاظمی اپنے اصول خود بناتا ہے دوسروں کے بنائے ہوئے اصولوں پر نہیں چلتا۔وہ اس کے چہرے سے اپنا چہرے مس کرتے ہوئے اس کی خوشبو کو محسوس کر رہا تھا۔

Urdu Novels Ghar

خداش پلیز۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنے آپ کو چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔اور اس کی اس بے زاری پر خداش کی نرمی اچانک سختی میں بدلی تھی۔وہ اچانک ہی وہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں سختی سے قید کر چکا تھا لیکن دیشم کی مزاحمت اب بھی ختم نہ ہوئی لیکن خداش کی گرفت بہت سخت تھی

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ تمہیں کیا لگتا ہے ہمارے قریب آنا تمہیں چھونا میرے لیے مشکل ہے؟ایک منٹ میں ساری اکڑ نکال سکتا ہوں۔لیکن شادی سے پہلے میں کوئی حد کر اس نہیں کرچاہتا۔

وقت دے رہا ہوں تمہیں سنبھلنے کا مجھے مجبور نہ کرو کہ میں تمہاری عقل ٹھکانے لگادوں۔

میرے سامنے یہ ناٹک دوبارہ مت کرنا تمہاری نازک سی جان کو نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے۔

تمہیں چھونے کا تمہیں دیکھنے کا حق محفوظ رکھتا ہوں میں۔اور اگر تم نے دوبارہ میرے قریب آنے پر اپنے چہرے پر یہ بیزاری لائی نہ تو اپنے انجام کے ذمہ دار تم خود ہو گی۔

خداش کاظمی اپنے حق کا وصول کرنا بہت اچھے طریقے سے جانتا ہے وہ ایک لمحے میں اسے پیچھے ہٹاتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

جب کہ وہ اپنی دھڑکنیں نارمل کرتی شاور لینے آئی تھی جب اپنے لبوں پر چبھن محسوس کرتے ہوئے اس نے شیشے میں اپنا عکس دیکھا۔

خون کی ننھی سی بوند اسے چہرہ جھکانے پر مجبور کر گئی

○○○○○○

اف۔۔۔۔۔! آب حیات آب حیات آب حیات اور کچھ نہیں ہے کیا آپ کے پاس پڑھنے کے لئے وہ اسے کتاب اٹھائے دیکھ کر اس کے پاس ہی لیٹ گئی تھی۔

پڑھنے کے لئے تو بہت کچھ ہے لیکن سالار سکندر کی محبت کرنے کا الگ ہی مزہ ہے دیشم نے مسکرا کر کتاب سائیڈ پر رکھی تھی یہ کتاب تقریباً ساڑھے چار سال سے اس کے پاس تھی۔

ایسا کیا ہے جناب سالار سکندر کی محبت میں ہمیں بھی تو پتہ چلے وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

اپنی مہندی والے دن وہ یہ سب کچھ پڑھ رہی تھی،

ہاں ہاں بتاؤ اسے کہ سالار سکندر میں ایسا کیا ہے تا کہ اس کے دماغ میں بھی الٹے سیدھے خیال بننا شروع ہو جائیں یہ رائٹرز بھی ناں ایسے ایسے کردار لکھ دیتیں ہیں جن کا اصل دنیا سے کوئی لینا دینا ہی نہیں ہوتا

مشال جو اپنے بیٹے کو چمچ سے دلیا کھلانے میں مصروف تھی ان دونوں کی باتوں میں حصہ لیتے ہوئے بولی۔ جب کہ سومیہ اور دیدم تو اپنے چہرے کو نکھارنے میں لگی ہوئی تھیں

خداش جو مشام کی بیٹی کو لے کر اس کے پاس اوپر آیا تھا۔

سالار سکندر۔۔۔۔اس کے نام پر وہ دروازے کے باہر ہی رک گیا اس نے آج تک دیشم کو اتنی محبت سے اپنے بابا کا نام لیتے ہوئے بھی نہیں سنا تھا۔

کہنے کو سالار سکندر صرف ایک ناول کا کردار ہے لیکن ہم جیسی خوابوں میں رہنے والی لڑکیوں کے لیے وہ صرف ناول کا کردار نہیں بلکہ اصل ہیرو ہے،

ایک ایسا ہیرو جسے ہم نے اپنی بند آنکھوں سے دیکھا ہے اس کے لفظوں کو محسوس کیا ہے۔اس کی محبت ہر ہم ایمان لے آئے تھے۔۔مانا کہ یہ سب صرف رائٹر کا ٹیلنٹ ہے وہ اس کے کردار کو ہمارے ذہنوں میں ہمارے دلوں میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر گئیں لیکن سالار سکندر کی محبت بے مثال تھی اس کے جیسی محبت کوئی نہیں کر سکتا،

جانتی ہو اس نے امامہ کو صرف تحفہ دینے کے لیے اپنی جائیداد بیچ دی تھی اپنا فیوچر داو پر لگا دیا تھا اور۔۔۔۔۔

بس بس رہنے دو مجھے نہیں سننا یہ سب کچھ ،ہم اصل دنیا میں جینے والے لوگ ہیں ابھی وہ کچھ اور بتاتی کہ دیدم نے اسے چپ کروا دیا۔

اور تم بھی شادی سے پہلے جتنا یہ سب کچھ بھول سکتی ہو نا بھول جاؤ خداش کاظمی اصل دنیا کا باسی ہے وہ تمہارے لیے کوئی لاکھ ڈیڑھ لاکھ کی انگوٹھی رونمائی میں لائے گا۔

کیونکہ نا تو تم امامہ ہو اور نہ ہی خداش کاظمی کوئی سالار سکندر ہے،سومیہ نے حقیقت کا آئینہ بڑی تلخی سے دکھایا تھا

تو میں نے کب کہہ دیا کہ وہ سالار سکندر ہے یا پھر میں امامہ ہوں مجھے امامہ بننے کا شوق نہیں ہے اور نہ ہی مجھے اپنی زندگی میں کسی سالار سکندر کی خواہش ہے،

اور جہاں تک بات اس ناول کی ہے تو یہ میں آج آخری دفعہ پڑھ رہی ہوں کیونکہ آج میں اس ناول سے نکل کر اصل زندگی میں قدم رکھوں گی اور اس حقیقت کو قبول کرونگی جو اصل میں حقیقت ہے۔ نجانے کیوں سومیہ کا تلخ انداز اس کی آنکھوں میں پانی بھر لایا تھا وہ اٹھ کر واش روم میں بند ہو گئی۔

جب مشال کا دھیان دروازے کے باہر کھڑے خداش کی طرف گیا تھا

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔؟ تمہارا اور اس کا پردہ ہے مشال نے جلدی سے دروازہ کی طرف آتے ہوئے دروازے کو بند کرنا چاہا تھا۔

تمہاری لاڈلی کو بھوک لگی ہوئی ہے اسی لئے آیا تھا ورنہ رولز توڑنے کے میں بالکل بھی حق میں نہیں ہوں اس کی آواز باقاعدہ طور پر دیشم نے سنی تھی

دل تو چاہا کہ ابھی کمرے سے باہر نکل کر سب کو بتادے کہ کل رات وہ نہ صرف اس کے کمرے میں آیا تھا بلکہ انتہائی نازیبا حرکتیں بھی کر کے گیا ہے۔

لیکن فی الحال وہ اپنی ذات پر کسی طرح کا کوئی تبصرہ نہیں کروانا چاہتی تھی اس لئے خاموشی سے اپنا منہ دھوتی رہی۔

OOOOOO

ارے یار کہاں بھاگ رہی ہو بات تو سنو میری وہ تیزی سے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے آیا تھا جو اپنا سامان کمرے سے باہر نکالنے کے بعد شاید اس سے ملنے کے لیے اس کے کمرے میں گئی تھی

نہیں بھاگ رہی بس تھوڑی شرمندگی ہوگئی تھی کم ازکم دروازہ تولاک کردیتے اگر تم لوگوں نے یہی ساری حرکتیں کرنی ہوتی ہیں تو

خیر میں نے تمہیں یہ بتانا ہے کہ میں جا رہی ہوں بس کل سے میری یونیورسٹی واپس سٹارٹ ہونے والی ہے۔

تو میں اور چاچا واپس جا رہے ہیں۔ پھر میں نے سوچا کہ تم سوچو گے کہ میں نے جانے سے پہلے تمہیں بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا اسی لیے میں آئی تھی لیکن مجھے اس طرح سے نہیں آنا چاہیے تھا کم ازکم دروازہ نوک کر کے آنا چاہیے تھا

وہ شرمندہ سے کھڑی تھی

جو تم نے سوچا ویسا کچھ بھی نہیں ہے وہ لڑکی میرے پیچھے پڑی ہے اور کچھ بھی نہیں آج تک اس نے کبھی کسی کو اپنی صفائی نہیں دی تھی لیکن آج دے رہا تھا کیوں۔۔؟ وہ نہیں جانتا تھا

ارے تم اتنے پریشان کیوں ہو رہے ہو۔۔۔اگر تم اس میں انٹرسٹڈ ہو بھی تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے پتا ہے مجھے بس یہ لگتا تھا کہ ذکی کو یہ برا لگے گا

کہ ماریہ کسی اور لڑکے میں انٹرسٹ لے رہی ہے۔ لیکن اب ایسا نہیں ہے اب زکی ماریہ کو بالکل بھی پسند نہیں کرتا اور اب اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہتا ہے

اگر تم ماریہ کے ساتھ ریلیشن بنانا چاہتے ہو تو بنا سکتے ہو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہیں۔

ماریہ اگر بہت اچھی لڑکی نہیں ہے تو بہت بری بھی نہیں ہے پتا نہیں وہ کس طرح سے یہ کہہ رہی تھی جبکہ اس کے انداز پر وہ مسکرا دیا تھا

وہ ماریہ کی تعریف کبھی نہیں کر سکتی تھی۔

تم اتنا جلدی کیوں جا رہی ہو وہ ٹاپک کو ختم کرتے ہوئے بولا

جلدی کہاں ہم تو لیٹ جا رہے ہیں۔ کل سے یونیورسٹی سٹارٹ ہو جائے گی تو پھر مجھے ہر حال میں اپنی کلاسس لینی ہیں۔۔ تم بہت اچھے ہو تمہارے ساتھ اچھا وقت گزرا اور تمہارے ٹائیگر جی بھی بہت اچھے ہیں۔

اگر زندگی رہی تو پھر ملیں گے۔ اس نے مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے کیا تھا

کیا مجھے تمہارا نمبر مل سکتا ہے وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا

ابھی تو کہا زندگی رہی تو پھر ملیں گے میں ٹیلیفونک رابطوں پر اعتبار نہیں رکھتی

اگر قسمت میں ملنا لکھا ہوا تو کہیں نہ کہیں ملاقات ہو جائے گی وہ اپنا ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ سے نکالتے ہوئے بولی تو شائزم مسکرا دیا

ان شاءاللہ پھر ضرور ملیں گے وہ دلکشی سے مسکرا کر اسے خدا حافظ کر چکا تھا۔

جبکہ وہ بھی مسکرا کر وہاں سے جانے کے لیے نکل چکی تھی وہ اسے دور تک جاتے دیکھتا رہا اس کا دل بے چین ہو رہا تھا ۔اس کے جذبات بدل رہے تھے وہ کیا محسوس کر رہا تھا شاید یہ بات وہ خود بھی نہیں جانتا تھا

○○○○○○○

آپ نے بلایا مجھے دادا جان۔ وہ کمرے میں داخل ہوا

جہاں بڑے چاچا جان اور چھوٹے چاچا جان کے ساتھ بابا جان بھی موجود تھے۔

جی آگئے جناب پوچھے بابا جان کس کی اجازت سے اس نے پچیس کروڑ کی زمین کوڑیوں کے دام بیچ دی

۔ بڑے چاچا جان نے غصے سے پوچھا۔

صبر کرو۔۔۔ہم پوچھ رہے ہیں نا۔دادا جان کو ان کا لہجہ پسند نہ آیا تھا

وہ میری ہی زمین تھی غالباً وہ جیسے انہیں یاد دلا رہا تھا

بالکل یہ ساری جائیداد زمین ہر چیز تمہارے نام ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم اسے بیچنا شروع کر دو اس دفعہ چھوٹے چاچا جی نے بیچ میں بولنا ضروری سمجھا تھا

خدا اش بتاؤ کہ تم نے وہ جائیداد کیوں بیچی بیٹا 40 کروڑ کی زمین تم 25 کروڑ میں بیچ آئے اگر تمہیں پیسے چاہیے تھے تم ہم سے کہتے اپنے باپ سے کہتے چاچا سے کہتے۔۔

ایسی کونسی مشکل آن پڑی تھی تم پر کہ تم نے اپنے خاندان کی جائیداد بیچ دی۔

دادا جان کا لہجہ اب بھی بہت نورمل تھا ان کے لئے پوتے کی خواہش سے بڑھ کر جائیداد کا کوئی ٹکڑا ہر گز نہیں تھا۔اور نہ ہی وہ اس پر کوئی باز پرست کرنا چاہتے تھے لیکن یہ ان کے تین بیٹے اسے اتنی عیاشی کی اجازت دینے کو تیار نہیں تھے

میں دیشم کے لیے کوئی گفٹ لینا چاہتا تھا وہ پر سکون سے بولا۔

چھوٹے چاچا جان کو تو مانو چپ ہی لگ گئی تھی وہ اپنے خاندان کی جائیداد بیچ کر ان کی بیٹی کے لیے تحفہ خرید رہا تھا

واہ۔۔۔تو کون سا تحفہ خریدا ہے آپ نے دیشم کے لیے جس کے لیے آپ کو جائیداد بیچنے کی نوبت آگئی بڑے چاچا شاید اس کی بات

سے امپریس نہیں ہوئے تھے

بیٹا اگر تم اسے کوئی تحفہ دینا ہی تھا تو جائیداد بیچنے کی کیا ضرورت ہے پچیس کروڑ تو تمہارے پاس ہوتے ہی۔دادا جان نے چاچا جان کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا جس پر اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی

اگر وہ تحفہ پچیس کروڑ کا ہوتا تو اپنی فیملی کو جواب دہ بھی نہ ہوتا۔

تو پھر۔۔۔؟اس بار سوال بابا جان کی طرف سے آیا تھا

میں نے 300 کروڑ کا آئی لینڈ خریدا ہے سڈنی میں دیشم کے نام پر اس نے پر سکون ہو کر انہیں دوسرا جھٹکا لیا تھا

تین سو کروڑ۔۔۔ان کے لئے الفاظ ادا کرنا مشکل ہو گیا

باقی کیا کیا بیچا ہے اس نے یہ پوچھا ہے اس سے اس دفعہ تو بابا دھاڑتے بولے تھے۔

جب کہ اب دادا جان کے چہرے کی نرمی بھی ماند پڑ چکی تھی

صرف اپنے حصے کی جائداد بیچی ہے آپ لوگوں کے جائیداد میں سے صرف وہ خاندانی ٹکڑا بیچا ہے میں نے اور فکر نہ کریں میں آپ لوگوں کو لوٹا دوں گا۔میں اپنی بیوی کو کوئی بھی تحفہ آپ کی جائیداد سے ہر گز نہیں دینے والا میں نے سودا لگایا ہوا ہے اپنے شہر والے بنگلے کا اور پلیز اب آپ یہ سب کچھ بند کریں

داداجان نے کہا تھا کہ سب کچھ میرا ہے تو آپ لوگ سوال جواب کیوں کر رہے ہیں میں کیا اپنی جائیداد میں سے اپنی بیوی کو ایک تحفہ بھی نہیں دے سکتا۔

وہ مایوس ہو کر ان سے پوچھنے لگا تھا

جبکہ داداجان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا اور باباجان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس بے وقوف کی عقل ٹھکانے لگا دیں

جس نے صرف ایک گفٹ کے لیے انہیں سڑکوں پر لانے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی تھی۔

داداجان نے بہت پہلے اپنی جائیداد کا ففٹی پرسنٹ حصہ اپنے پوتے کے نام کر دیا تھا۔

لیکن آج انہیں محسوس ہو رہا تھا کہ انہوں نے غلطی کی تھی۔

کیا کرے گی یہ لڑکی تمہارے اس آئی لینڈ کا یہ بتانا پسند کرو گے باباجان نے غصے سے گھورتے ہوئے کہا تھا

وہ تو اس کی مرضی ہو گی نہ بابا میں تو صرف اسے تحفہ دوں گا وہ مسکرایا تھا۔اس کی مسکراہٹ بہت معصوم تھی

جب کہ داداجان خاموشی سے نفی میں سر ہلا گئے تھے

اگر آپ لوگوں کا حساب کتاب ختم ہو گیا ہو تو کیا میں یہاں سے جا سکتا ہوں وہ بیزار ہو چکا تھا

تمہیں اندازہ بھی ہے تم نے کیا کیا ہے خداش۔۔۔ باباجان نے ایک بار پھر سے احساس دلانا چاہتا تھا

خداش کاظمی اندازے لگانے والوں میں سے نہیں کر کے دکھانے والوں میں سے ہے۔وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا جب کہ داداجان نے مزید کچھ بھی بولنے سے انہیں منع کر دیا تھا

○○○○○

وہ کمرے سے باہر نکلا تو مشال سامنے ہی کھڑی تھی

اب یہ مت کہنا کہ عرشان شاہ نے تمہیں جاسوسیاں کرنا سکھادیا ہے۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا جب کہ وہ مسکرا کر اس کے ساتھ ہی باہر کی طرف چلنے لگی تھی

تم نے کیوں کیا ایسا خداش تمہیں پتا بھی ہے یہ کل کو ہمارے لیے کتنا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔اس سے دیشم تم سے محبت تو نہیں کرنے لگے گی

تمہیں کس نے کہہ دیا کہ اس طرح سے مجھے دیشم کی محبت چاہیے۔اس طرح تو میں صرف اس کے دماغ سے وہ سالار سکندر کا نقشہ مٹانا چاہتا ہوں

وہ کہہ رہی تھی کہ ہر کوئی سالار سکندر نہیں ہوتا میں نے سوچا میں اس کو بتادوں کہ ہر کوئی خداش کاظمی بھی نہیں ہوتا۔

اسے افسانی محبت چاہیے تو مجھے اس کی خوشی چاہیے۔

اور اگر کل اس نے تم سے آسمان کے ستارے مانگ لئے تو کیا کرو گے۔وہ جیسے اسے لاجواب کرنا چاہتی بھی خداش اس کے انداز پر مسکرادیا

تمہیں پتا ہے میرے نام ساڑھے سات سو کروڑ کی جائیداد تھی آئی لینڈ پر تو میں نے صرف دو سو پچھتر کروڑ لگائے ہیں اس کی مسکراہٹ دیکھنے لائق تھی

مطلب کے باقی کی جائیداد تم آسمان سے ستارے خریدنے میں لگا دو گے۔اس نے سوال کرتے ہوئے اس کے چہرے پر دیکھا تھا اور اب وہ اسے سمجھانا چاہتی تھی وہ اسے اس طرح کے کسی بھی بے وقوفی سے روکنا چاہتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ جو شخص اپنی منکوحہ کے دماغ سے ایک افسانی کردار کا نقشہ مٹانے کے لیے اپنی جائیداد کا ایک بڑا حصہ اس کے تحفے میں لگا سکتا ہے تو یقیناوہ ایسا کرنے سے بھی پیچھے نہیں ہٹے گا

لگا دیئے۔اس کی پرسکون آواز آئی

مشال کو لگا وہ کھڑے کھڑے بے ہوش ہو جائے گی

اسی لئے تو بابا جان کے بھی پچیس کروڑ بیچ میں لگ گئے۔آسمان پر کروڑوں ستارے ہیں اب وہاں ایک ستارہ میری دیشم کے نام کا چمکے گا۔اس کا نام بھی میں نے دیشم رکھا ہے۔میں افسانی محبت بھی بے مثال کروں گا وہ مسکرا کر آگے بڑھ گیا تھا جبکہ مشال کو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کہے اس کے پاس الفاظ ختم ہو گئے تھے

اس نے کہا تھا کہ وہ دیشم سے محبت کرتا ہے لیکن مشال یہ سوچ رہی تھی کیا یہ صرف محبت تھی۔۔۔؟

○○○○○○

کیا خیال ہے ڈارلنگ آجاؤ پہاڑی کی طرف چلیں میں نے سنا ہے کہ پہاڑی کی دوسری طرف کا۔نظارہ بہت خوبصورت ہے اور وہاں اوپر ناں ایک چھوٹا سا ووڈ ہاؤس بھی ہے جسے ہم بک کروا لیتے ہیں اتنی خوبصورت جگہ ہے دو تین دن وہی پر رہیں گے۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا جو آئینے کے سامنے بیٹھی اپنے گیلے بالوں کو سکھا رہی تھی۔

نہیں میرا تو کہیں جانے کا دل نہیں ہے اگر آپ جا کر دیکھنا چاہتے ہیں کہ چلے جائیں۔میں یہیں رہ لوں گی وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی

اس کے انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ پہاڑی کے دوسری طرف کا نظارہ دیکھنا چاہتا ہے اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے وہ اپنی کوئی خواہش ادھوری چھوڑ دے۔

میں ہنی مون پر آیا ہوں غالباً اور میرا نہیں خیال کہ ہنی مون پر اس طرح کہیں اکیلے جایا جاتا ہے اور تمہارا کہیں پر بھی جانے کا دل کیوں نہیں کر رہا۔۔۔؟

نہ تو تم کل میرے ساتھ باہر جانے کو تیار تھی اور نہ ہی آج صبح سے ہم کہیں باہر گئے ہیں۔

اس ہوٹل میں ایسا کیا ہے جو تم یہی کی ہو کر رہ گئی ہو۔اور ہاں میرے جگانے سے پہلے کہاں گئی تھی تم۔۔۔؟ وہ اٹھ کر بوٹ پہنتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تھا

وہ جو یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اس کی غیر حاضری کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا گھبرا کر اسے دیکھنے لگی

وہ میں ٹھنڈی ہوا کھانے گئی تھی۔ صبح صبح میرا کمرے میں رہنے کا دل نہیں کر رہا تھا اس لیے اس نے جلدی سے بہانہ گڑھا تھا۔

کیا بات ہے آج کل تم ٹھنڈی ہوائیں کچھ زیادہ ہی نہیں کھا رہی جب کہ میرے ساتھ کہیں جانے کا تمہارا دل ہی نہیں کرتا وہ ایک لمحے میں اس کے پاس آتے ہوئے اس کے بازو کو کھینچ کر اپنے قریب کرتا اس کے گرد اپنا حصار تنگ کر گیا تھا

نہیں ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے۔ بس میرا دل نہیں کر رہا کہیں جانے کو وہ اس کی شرٹ کے بٹن پر انگلی پھیرتے ہوئے یوں ہی نظریں جھکائے بولی

زریام نے آہستہ سے اس کا چہرہ اپنی انگلی کی مدد سے اونچا کیا تھا

اگر کوئی پریشانی ہے تو تم مجھ سے شیئر کر سکتی ہو ویسے میرے ہوتے ہوئے تمہیں کوئی پریشانی ہونی تو نہیں چاہیے وہ اپنا انگوٹھا بے حد نرمی سے اس کے لبوں پر پھیر رہا تھا۔

نہیں کوئی پریشانی نہیں ہے مجھے بھلا آپ کے ہوتے ہوئے کیا پریشانی ہو سکتی ہے اس کی گرم سانسوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتے ہوئے وہ پر سکون ہو کر بولی تھی

وہی تو میں کہہ رہا ہوں کہ میرے ہوتے ہوئے تمہیں کوئی گرم ہوا بھی چھو کر نہیں گزرے گی

تم مجھ پر اعتبار کر سکتی ہو عمایہ۔ وہ نرمی سے اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھتے اس کی سانسوں کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں بسانے لگا تھا۔

آپ مجھے کبھی چھوڑیں گے تو نہیں نا۔۔۔؟اس کی گردن پر اپنی ٹھنڈی انگلیوں کا لمس چھوڑتے ہوئے وہ اس کے سوال پر اس کی بند آنکھوں کے پیچھے کا ڈر جانے لگا تھا۔

سانسوں کے بنا کہاں زندہ رہا جا سکتا ہے۔تم تو آتی جاتی سانس بنتی جا رہی ہو۔وہ ایک بار پھر سے اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔جبکہ عمایہ اپنا ہر ڈر ہر خوف بھلائے اس کی بانہوں میں اپنا گھر بنا گئی تھی۔

وہ مزید کچھ بھی کہے بنا اس کی شال اس کے کندھوں پر اوڑھا کر اس کا ہاتھ تھامے باہر لے گیا تھا اب اس کا ارادہ اسی ووڈ ہاؤس میں جانے کا تھا جہاں کی وہ تھوڑی دیر پہلے بات کر رہا تھا

جب کہ وہ صرف اپنے ہمسفر کے ہم قدم تھی۔

ooooooo

کہاں جانے کی تیاری ہے باس آج تو بڑے چمک رہے ہو صیام نے اسے شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنی تیاری کو دیکھتے پا کر پوچھا

ہاں میں شادی میں جا رہا ہوں وہ مسکرا کر خود پر پرفیوم سپرے کرنے لگا،

شادی پہ۔۔۔!کس کی شادی پہ۔۔۔؟!وہ حیران ہو کر اس کے سامنے ہی آکر رک گیا

حرم کے بھائی کی شادی ہے سوچا اپنے سسرال والوں کو اپنی شکل دکھا کے آتا ہوں،وہ آنکھ دبا کر مسکرایا تھا

کیا مطلب ہے تمہارا میں کچھ سمجھا نہیں وہ شاید سچ میں اسے نہیں سمجھا تھا،

یہی تو مسئلہ ہے صیام شکیل تم آسانی سے کچھ سمجھتے نہیں ہو، لیکن فکر مت کرو واپس آکر سمجھاتا ہوں نا تمہیں اپنے سسرال والوں سے میل ملاقات کر کے آتا ہوں،

وہ سے اسکا کندھا تھپتھپاتا دل کشی سے مسکراتے ہوئے کمرے سے نکل گیا تھا

جب کہ صیام کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آخر وہ کرنے کیا گیا ہے

OOOOOO

کس سے ملوانے والے ہو یہ بھی تو بتاؤ دادا جان کو اس نے صبح ہی بتا دیا تھا کہ آج اس محفل میں کوئی آنے والا ہے، جس سے وہ ان کی ملاقات کروانے کا سوچ رہا ہے

لیکن وہ کس کے بارے میں بات کر رہا تھا یہ بات وہ نہیں جانتے تھے وہ ہزار بار پوچھ چکے تھے لیکن اس نے انہیں کچھ بھی نہیں بتایا تھا جس کی وجہ سے ان کا تجسس بڑھتا جا رہا تھا،

پتہ نہیں میں خود بھی نہیں جانتا اسے بس اتنا پتہ ہے کہ حرم کا ٹیچر ہے اور اسکے علاوہ آپ مجھ سے کچھ مت پوچھئے گا وہ مجھ سے ملا نہ تو مجھے لگا کہ وہ کوئی بہت اپنا ہے میرا

اسی لئے میں نے اسے شادی پر انوائٹ کیا ہے اور یقیناً وہ آج ضرور آئے گا اور آپ اس سے مل کر مجھے بتائیے گا کیا وہ آپ کو بھی اتنا ہی اپنا لگا ہے جتنا کے مجھے

اس کے چہرے سے لگ رہا تھا جیسے وہ کسی کشمکش میں ہے دادا جان نے بنا کچھ بھی کہے سر ہلا دیا تھا

OOOOOO

تم کب واپس آرہے ہو شائزم ہم سب تمہیں بہت مس کررہے ہیں اب تو تمہارا ٹوور ختم ہو گیا ہے

اب تو گھر واپس آجاؤ اپنے ایک پوتے کو کھو چکے ہیں دوسرے کو خود سے دور کرنے سے اب ڈر لگنے لگا ہے دادا جان کے لہجے میں مایوسی تھی یقیناً وہ باقر کے چلے جانے سے بہت دکھی تھے

آجاؤں گا دادا جان مجھے ٹھیک سے انجوائے تو کرنے دیجیئے اور ویسے بھی جب میں گھر آتا ہوں تو آپ لوگوں کی بزنس بزنس کی گردان شروع ہو جاتی ہے

اور مجھے نہیں گزارنی کوئی بورنگ قسم کی لائف ہے آپ مجھے بتائیں بھائی اور بھابھی کی واپسی ہو گئی کیا؟؟ وہ ٹوپک بدلتے ہوئے بولا۔

وہ تمہاری بھابھی نہیں ہے سنا تم نے ایک تو ذریام کا دماغ خراب ہو گیا ہے جو اسے اس لڑکی میں اپنی بیوی نظر آرہی ہے

جبکہ ہم اس سے بہت پہلے ہی اس چیز کے بارے میں بتا چکے ہیں کہ وہ لڑکی صرف ایک ونی ہے اور جیسے ہی اس کا بھائی ہمیں مل جائے گا ہم اسے اس گھر سے دھکے مار کر باہر کر دینگے

دادا جان اس کے لہجے میں نفرت ہی نفرت تھی

دادا جان وہ آپ کے لئے کچھ بھی کیوں نہ ہو آپ یہ سوچیں کہ وہ بھائی کے لیے کیا ہے۔۔۔ اگر بھائی کو وہ لڑکی پسند ہے اور وہ اس کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی گزرانا چاہتے ہیں تو اس میں کچھ غلط تو نہیں ہے نا

غلط نہیں ہے تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا شائزہ وہ ایک ونی ہے اور تم چاہتے ہو کہ ہمارا پوتا ہمارے خاندان کا خون اس کے ساتھ زندگی گزارے ایسا کبھی نہیں ہو گا وہ لڑکی کبھی ہمارے پوتے کی بیوی نہیں بن سکے گی دادا جان غصے سے غرائے تھے

اچھا تو اگر وہ لڑکی آپ کے پوتے کی بیوی نہیں بن سکتی تو کیوں آپ نے اس لڑکی کا نکاح کروایا تھا بھائی سے کیوں ونی کے نام پر اس لڑکی کی زندگی اجیرن کر دی

آپ لوگوں کو اس لڑکی سے کوئی تعلق ہی نہیں رکھنا تھا کوئی رشتہ ہی نہیں بنانا تھا تو کیوں اسے بھائی کے کمرے میں بھیج دیا

اگر کل کو وہ آپ کے خاندان کی نسل کو آگے بڑھانے کا ذریعہ بن گئی تو کیا کریں گے آپ۔۔۔؟

بس خاموش ہو جاؤ شائزا اگر ہم تمہیں بولنے کا موقع دے رہے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمہارے جو زبان میں آئے وہ بولتے چلے جاؤ

اس لڑکی سے نہ آج ہمارا کوئی تعلق ہے اور نہ ہی آنے والے کل کو ہو گا اگر ایسا کچھ ہوا بھی تو ہم اس کی کوکھ سے اپنے خاندان کا خون پیدا نہیں ہونے دیں گے۔

ایک ونی ہر حال میں ونی ہی رہے گی وہ جیسے بات ختم کر چکے تھے

اچھا تو وہ صرف ونی ہی رہے گی واہ۔۔۔ آپ کو پتا ہے دادا جان مجھے لگتا تھا آپ میں اور سید قربان کاظمی میں زمین آسمان کا فرق ہے لیکن آپ آج مجھے اسی مقام پر کھڑے نظر آ رہے ہیں جہاں کبھی وہ کھڑا تھا

اس کے پاس اپنے خون کو قبول نہ کرنے کی بہت بڑی وجہ تھی لیکن آپ کے پاس نہیں ہے اس نے تو پھر دین سے باہر کی عورت کے بطن سے اپنے خون کو قبول نہ کیا تھا لیکن آپ تو اپنے ہی دین میں۔۔۔۔۔۔۔

خاموش گستاخ تم ہمارا مقابلہ اس نامردود سے کر رہے ہو تمہیں اس میں اور اپنے داداجان میں کوئی فرق نظر نہیں آرہا وہ بے حد غصہ سے گرجے تھے

آپ کے چلانے سے یا پھر غصہ ہونے سے میری بات بدلے گی نہیں داداجان میں بھی آپ کا خون ہوں۔

غلط بیانی برداشت نہیں ہوتی مجھ سے بھی اپنے کہے سے مکر نہیں سکتا۔مجھے کوئی فرق نظر نہیں آرہا آپ میں اور اس میں اب دونوں ایک جیسے ہیں اور مجھے اس بات کا افسوس ساری زندگی رہے گا وہ کہہ کر فون بند کر چکا تھا جب کہ داداجان کتنی ہی غصے سے فون کو گھورتے رہے

ooooo

انہیں یہاں آئے دوسرا دن گزر چکا تھا ذریام تو یہاں آکر بہت خوش تھا۔کیونکہ یہاں ان کو ڈسٹرب کرنے والا کوئی بھی نہیں تھا اور اس کی پیاری سی بیوی ہر وقت اس کے ساتھ تھی۔

اس کی آنکھ کھلی تو اپنے آس پاس عمایہ کو کہیں بھی نہ پا کر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا تھا اس کا ارادہ باہر جانے کا تھا یقیناً وہ بھی باہر ہی کہیں اس خوبصورت سے موسم کو انجوائے کر رہی تھی

وہ شرٹ پہنتا باہر نکلا تھا جب اس کا فون بجنے لگا یہ وہ واحد چیز تھی جیسے وہ خود سے دور نہیں کر سکتا کیونکہ گھر میں سے کبھی بھی کسی کا بھی فون آجاتا تھا

لیکن اس وقت فون گھر سے نہیں بلکہ کہیں اور سے آیا تھا اس نے اگلے ہی لمحے فون کو اٹینڈ کر کے اپنے کانوں سے لگایا تھا

سر اس لڑکے کا پتہ چل چکا ہے وہ لڑکا اور کہیں نہیں بلکہ اس وقت مری میں ہے اور اسی ہوٹل میں رہ رہا ہے جہاں پر آپ رہتے ہیں۔اور سر ایک اور بات۔۔۔۔۔۔وہ کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گیا ذریام کو مزید تجسس نے آلیا تھا

اور کیا تم خاموش کیوں ہو گئے بولو کیا کہہ رہے تھے تم وہ اس کے خاموش ہونے پر تیزی سے بولا تھا

سر آپ کی مسز اس بارے میں جانتی ہیں اور وہ دو تین بار اس سے مل بھی چکی ہیں۔اور میرے خیال میں وہ ہوٹل میں چھپا ہوا تھا اور جب سے آپ کی بیگم کو یہ بات پتہ چلی ہے وہ آپ کے ساتھ وڈ ہاؤس میں چلی گئی ہیں تاکہ آپ کو اس چیز کی بھنک نہ پڑے وہ بولے جا رہا تھا جب کہ چائے کی ٹرے لیے اندر آتی عمایہ کے لبوں کی مسکراہٹ دیکھ وہ اسے گھورنے لگا تھا

میں تم سے پھر بات کرتا ہوں اس نے فون بند کرتے ہوئے کہا جبکہ عمایہ اس کے لیے چائے کا کپ اٹھا کر اس کے پاس ہی آ گئی تھی

ہوٹل میں کس سے مل رہی تھی تم وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا۔

کسی سے نہیں۔۔۔عمایہ کو گھبراہٹ نے آلیا تھا

جھوٹ نہیں مجھے جھوٹ سے سخت نفرت ہے تم ہوٹل میں کس سے ملی تھی وہ گرجتے ہوئے بولا تھا

کسی سے بھی نہیں آپ کو کیا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔اس کا تھپڑ اتنا شدید تھا کہ عمایہ کے ہاتھ میں چائے کا کپ زریام کے ہاتھ پر الٹ گیا تھا جبکہ وہ خود دور جا گری تھی

کیا کہا تھا میں نے تم سے مجھ سے جھوٹ مت بولنا۔ لیکن تم نے وہی کام کیا جس سے مجھے نفرت ہے۔ آخری بار پوچھتا ہوں کس سے ملتی تھی تم۔اس رات کمرے میں ،میں نے کھڑکی کے پاس پیروں کے نشان دیکھے تھے۔ لیکن تم نے کہا کوئی نہیں میں نے تم پر یقین کیا

اپنی آنکھوں دیکھا جھٹلا کر۔ میں نے بار بار پوچھا تم کچھ کہنا چاہتی ہو تم نے کہا نہیں۔

میں نے تم پر یقین کیا عمایہ لیکن تم نے۔۔۔۔۔۔سب کے خلاف جا کر تمہیں اپنایا عمایہ لیکن تم نے وہی کیا جس سے مجھے نفرت ہے۔

کیا لگتا ہے وہ بچ جائے گا نہیں دنیا کی کوئی طاقت اسے مجھ سے بچا نہیں سکتی یاد رکھنا۔سامان پیک کرو ہم واپس جا رہے ہیں ہم ابھی۔وہ کہہ کر اپنا فون لے کر باہر چلا گیا۔ جبکہ وہ وہی بیٹھی روتی رہی

○○○○○○○○

سر وہ عجیب بندہ تھا ہم نے بہت دفع نوٹ کیا آپ لوگ جہاں جا رہے ہیں وہ آپ لوگوں کے پیچھے پیچھے جاتا تھا لیکن جب آپ لوگ وڈہاؤس کی طرف گئے تھے تب وہ یہاں سے نکل گیا تھا

عجیب قسم کا پر اسرار بندہ تھا ایسا لگتا تھا جیسے کسی سے چھپ کر یہاں بیٹھا ہو

ہم نے دو تین دفعہ انکوائری کرنے کی کوشش کی تو وہ آگے سے الٹی سیدھی صفائیاں دینے لگا

دکھنے میں خطرناک نہیں لگ رہا تھا اسی لیے ہم نے بھی اس پر زیادہ دھیان نہیں دیا اور پھر اس دن صبح آپ کی مسز اس سے باتیں کر رہی تھی

ہمیں لگا کہ ان دونوں میں جان پہچان ہے لیکن پھر ہم نے آپ لوگوں کا پرسنل میٹر سمجھ کر کسی قسم کی دخل اندازی نہیں کی

مینجر اس کے سامنے کھڑا اس کے غصے کی وجہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا

اتنے مہینوں سے وہ آدمی جوان کے ہوٹل میں بنا کسی جان پہچان کے رہ رہا تھا اس کے بارے میں اس طرح پوچھ تاچھ ہو گی یہ تو وہ جانتے تک نہیں تھے

یہ ان کے لئے عجیب بات تھی وہ تو اپنے ہوٹل کی ریسپشن بچانے کے لیے کسی طرح کا کوئی ہنگامہ نہیں کرنا چاہتے تھے

کوئی انجان پر سرار آدمی تم لوگوں کے ہوٹل میں آکر رہے گا تو کیا تم لوگ اس سے کچھ بھی پوچھیں بنا اسے یہاں رکھو لوگے وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا

جانتے ہو وہ کون ہے وہ ایک خطرناک مجرم تھا ایک قتل کر کے بھاگا ہوا ہے دو مہینوں سے اس کی تلاش کی جارہی ہے اور وہ کہیں نہیں مل رہا ہے کیوں کہ وہ یہاں تم لوگوں کے ہوٹل میں چھپ کر بیٹھا ہوا تھا

چھوڑوں گا نہیں میں تم سب کو دیکھ لوں گا دیکھنا میں کیا کرتا ہوں جانے کس کا غصہ وہ کس پر نکال رہا تھا لیکن وہ لوگ دھمکی سے واقعی خوف زدہ ہو چکے تھے۔

Urdu Novels Ghar

جبکہ خوف کے باوجود عمایہ اس کا سرخ ہوتا ہاتھ دیکھ رہی تھی جو گرم چائے گرنے کی وجہ سے بری طرح جھلس چکا تھا لیکن اسے اپنی پرواہ کہاں تھی

OOOOOOO

میں تو کہتی ہوں تمہیں ضرورت کیا تھی اتنا بھاری لہنگا بنوانے کی یار دلہن تم نہیں تمہاری کزن ہے وہ اسے دونوں طرف سے تھامے اسے چلنے میں مدد کر رہی تھی

اس نے تو اپنی دوستوں کے سامنے صاف صاف بتا دیا تھا اس لہنگے میں چلنا اس کے بس سے باہر ہے

لیکن اب سوچ رہی تھی کہ کاش ایک بار ٹرائی کر لیتی کاش وہ ایک بار دیکھ ہی لیتی کہ کیا وہ اس لہنگے میں آسانی سے چل پائے گی

خیر اب کیا ہو سکتا تھا

دیکھو تم لوگ پورے فنکشن میں میرے بالکل ساتھ ساتھ رہنا اگر کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی کہ مجھے اس بھاری لہنگے میں چلنا نہیں آ رہا تو تم دونوں کی خیر نہیں

حرم آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی ان کے ساتھ باہر آئی تھی جبکہ نارمین اور میشہ دونوں اس کے دائیں بائیں سے لہنگا تھامے ہوئے تھیں

ارے یار ہم نے کہاں جانا ہے تمہارے ساتھ رہنا ہے بے فکر رہو ہم تمہیں بالکل نہیں گرنے دیں گے دونوں نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

جب وہ آہستہ آہستہ چلتی سیڑھیوں کے پاس پہنچی

احتیاط سے قدم اٹھانا یہ نہ ہو کے گر جاؤ وہ ایک بار پھر سے اسے سمجھا رہی تھیں دونوں کا دھیان اس کے لہنگے پر تھا

جبکہ وہ خود بھی اپنے لہنگے والے فیصلے پر پچھتاتی قدم اٹھا ہے رہی تھی جب لہنگے کا کام دار حصہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا

اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی سیڑھوں سے نیچے گری لیکن اس کی قسمت اچھی تھی یا پھر سامنے والے کی ٹائمنگ پرفیکٹ تھی وہ اس کی باہوں میں جھول گئی تھی

یاالٰہی

شکر ہے اللہ کا۔۔۔وہ دونوں ایک آواز میں بولی تھی جبکہ یشام یہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا اس کا لہنگا زیادہ بھاری ہے یا وہ خود

اس کا ہاتھ اس کی کمر میں کافی سختی سے حائل اگر وہ ذرا سا بھی اپنے ہاتھ کو ڈھیلا چھوڑ دیتا تو وہ نیچے گر جاتی

اس نے بڑی ہی احتیاط سے اس کے نازک سے وجود کو سیدھا کیا تھا۔حالانکہ اس وقت اس کے دل کی دھڑکنیں کافی تیز ہو گئی تھی۔شاید سامنے والی کی قربت کا ہی اثر تھا

آپ ٹھیک ہیں حرم وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا جب کہ وہ اپنے سینے پر ہاتھ رکھے اور سر ہاں میں ہلا کر اسے مطمئن کر رہی تھی

شکر ہے اور احتیاط سے چلے جس طریقے سے آپ چل رہی ہیں نا ایک دو ہڈیاں تو تڑوا ہی لے گی

اور میں بندہ پریکٹیکل قسم کا ہوں ٹوٹی پھوٹی لڑکی کے ساتھ میرا گزارہ نہیں دوسرا جملہ اس نے کافی کم آواز میں بولا تھا جبکہ حرم اسے گھورنے لگی تھی

میرا مطلب ہے مشکل ہو جائے گی آپ کے لیے اگر کوئی ہڈی ٹوٹ گئی تو، خیر یہ بتائیں کہ آپ کے بھائی کس طرف ہیں

انہوں نے بلایا ہے مجھے آپ نے تو انوائٹ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی ہوگی اس نے مسکراتے ہوئے میٹھا سا طنز کیا تھا

آپ نے بتایا ہی نہیں کہ آپ آنا چاہتے ہیں وہ اپنی غلطی پر پردہ ڈالتے ہوئے پریشانی سے بولی تھی

شادی پہ انوائٹ ہونے والے لوگوں کو کیا پہلے بتانا پڑتا ہے کہ وہ شادی پہ آنا چاہتے ہیں یا نہیں سوری مجھے یہ نہیں پتا تھا آئندہ خیال کروں گا وہ مسکراتے ہوئے آگے بڑھ گیا

جبکہ حرم اب ان دونوں کی گھوریاں دیکھ رہی تھی شاید اس نے کوئی بیوقوفی والی بات کی تھی

ooooooo

پتا نہیں یشام کس طرف نکل آیا تھا راہداری بالکل خالی تھی اس کا ارادہ تو خداش سے مل کر واپس جانے کا تھا۔ لیکن وہ اسے ملا ہی نہیں

وہ باہر کا راستہ ڈھونڈ رہا تھا جب اسے ایک بھاری آواز سنائی دی اس کے لبوں پر شیطانی مسکراہٹ در آئی تھی

وہ آگے جانے کا ارادہ کینسل کرتے ہوئے اسی کمرے کی طرف چل گیا تھا جہاں سے یہ آواز سنائی دے رہی تھی

وہ خود بھی اپنے ہاتھ میں چشمہ پکڑے جلد بازی میں کمرے سے نکل رہے تھے

جبکہ فون اب تک کان سے لگا ہوا تھا۔

فون رکھتے ہوئے وہ سامنے کی طرف دیکھنے لگے جب کوئی ان کو اپنی طرف چلتے ہوئے نظر آرہا تھا

اس کی چال ان کے لئے کافی جانی پہچانی تھی لیکن حیران کن بھی تھی وہ اپنی عینک صاف کرتے ہوئے اپنی دھندلائی آنکھوں سے سامنے آنے والے شخص کو دیکھنے لگے

لیکن پیروں سے شروع ہونے والا نظروں کا یہ سفر اختتام ہوتے ہوتے جیسے ان کی دنیا ہلا گیا تھا وہ چہرے پر سرار مسکراہٹ لئے ان کو دیکھ رہا تھا

اور اس کا چہرہ دیکھ کر انہیں لگا جیسے ان کا دل بند ہو جائے گا

قربان کاظمی کیسے ہیں آپ۔۔۔!

پہچانا مجھے۔۔۔۔ارے آپ کیسے پہچانیں گے مجھے میں تو آپ کے لیے انجان ہوں نا اتنا بھی آسان نہیں ہو سکتا کسی انجان کو پہچاننا لیکن یہ شکل۔۔اس نے تو آپ کو کچھ یاد کروا دیا ہو گا ہے نا کچھ یاد آیا۔۔۔؟

میرا نام نہیں پوچھیں گے خیر میں خود ہی بتا دیتا ہوں۔وہی ہوں میں جس سے اس کا نام اس کی پہچان چھین لی تھی آپ نے سید یشام احمر کاظمی سن آف سر احمر قربان کاظمی مجھ سے مل کر کیسا لگا دادا جان

وہ انہیں وہیں دیکھتے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ لئے کسی سرپرائز کی طرح ان کے سامنے کھڑا تھا

جب کہ داداجان اگلے ہی لمحے اپناہاتھ اپنی بائیں سائیڈپر رکھ چکے تھے ان کادل بند ہونے لگا تھا انہیں لگ رہا تھا جیسے زمین آسمان سے جاملی ہوا ان کی دھڑکنیں ان کاساتھ چھوڑ رہی تھی

وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے دل کے مقام کو تھامیں زمین پر بیٹھتے چلے جارہے تھے

جب کہ وہ حیران ہوئے بنااپنی مسکراہٹ کو خود سے دور کئے انہیں دیکھ رہاتھا

جیسے ان کے سانس ختم ہونے کاانتظار کررہاتھا

وہ زمین پر بری طرح سے تڑپ رہے تھے جب کہ وہ ان کے پاس ہی بیٹھ گیا چہرے پر معصوم بچوں جیسے مسکراہٹ تھی جیسے یہ ساراتماشہ دیکھ کر اسے بہت سکون مل رہا ہو

ارے داداجان آپ سے توخوشی برداشت نہیں ہورہی کیاآپ کو میرے باباجان کے پاس جانے کابہت شوق ہے چلیں میری امی سے بھی ملاقات کرلیجئے گا

اوران سے معافی ضرور مانگے گا انہیں بتایئے گا

کہ وہ خود توساری دنیامیں مجھے احمر قربان شاہ کابیٹاثابت نہ کرسکی لیکن احمر قربان شاہ کے چہرے نے ان کے دشمنوں کی ہستی ہلادی ہے

وہ ان کے سامنے بیٹھاشاید آج اپناساراغصہ نکال دیناچاہتا تھااس کاانداز بہت عجیب تھاجیسے کوئی پاگل انسان سکون سے اپنی منزل پارہاہو

اسے دور سے کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی تووہ اگلے ہی لمحے وہاں سے اٹھتا تیزی سے راہداری سے نکلتا چلا گیا

جب کہ خداش داداجان کی غیر موجودگی کو محسوس کر کے ان کے کمرے کی طرف آیا تھا لیکن انہیں زمین پر بری طرح تڑپتے دیکھتے ہوئے وہ بھاگ کر ان کے پاس آیا

--

داداجان آپ تو ٹھیک ہیں کیا ہوا ہے آپ کو۔۔۔۔۔

وہ ان کے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے ان کی حالت سے بہت کچھ معلوم ہو چکا تھا، جب کہ داداجان بار بار راہداری کی طرف اشارہ کر رہے تھے ان کے منہ سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکل رہے تھے

۔۔۔۔احم۔۔۔۔۔۔اح۔۔۔۔۔خداش۔۔۔احمر۔۔۔میرا۔۔۔بچہ

ooooooo

وہ کمرے میں آ کر خود ہی اپنا سامان پیک کرنے لگا جبکہ وہ بس پیچھے کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

اس کا بہت بار دل چاہا تھا کہ وہ اس کو بتا دے کہ ارحم یہیں پر ہے لیکن وہ اتنی ہمت خود میں پیدا کر ہی نہیں پائی

اگر اسے پتہ چل جاتا کہ ارحم یہاں پر ہے تو وہ اسے مار دیتا اس کے دماغ میں یہ سوچ تھی اور کوئی بھی بہن اپنے بھائی کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا کیسے دیکھ سکتی تھی

ارحم کہہ رہا تھا کہ وہ ماں باپ کو وہاں سے نکال دے گا اور اسے اپنے ساتھ لے جائے گا وہ ایسے حیوانوں کے بیچ میں اسے نہیں رہنے دے گا لیکن اس نے اسے بتایا تھا کہ یہ لوگ حیوان نہیں ہیں

بلکہ ذریام تو بہت اچھا انسان ہے اور اسے بہت محبت سے رکھتا ہے وہ نہیں جانتی کے ذریام اس سے محبت کرتا ہے یا نہیں،

لیکن وہ اس کی عزت کرتا ہے اور اس کے لیے زندگی گزارنے کے لئے بس یہی وجہ کافی تھی کہ وہ اس شخص کی نظروں میں عزت کے لائق ہے۔

اسے یہی لگا تھا کہ ذریام کو ارحم کے بارے میں کبھی بھی پتہ نہیں چلے گا ارحم یہاں سے بھاگنے کو ہرگز تیار نہیں تھا وہ اپنی بہن کو بھی اس گاؤں سے نکالنا چاہتا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ ہم بھاگ جائیں گے

ہم ایسی جگہ چلے جائیں گے جہاں کوئی بھی ہم تک نہیں پہنچ پائے گا وہ گاؤں سے اپنے ماں باپ کو نکالنے کی ساری تیاری کر چکا تھا۔

لیکن وہ جو اس شخص کی محبت میں پور پور ڈوب چکی تھی اسے چھوڑ کر جانے کا خیال بھی اپنے دماغ میں کیسے آنے دیتی۔۔۔۔؟

اس نے صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ وہ اپنے شوہر کو چھوڑ کر جانے کے لیے تیار نہیں ہے

اس نے خود ارحم کو واسطے دے کر یہاں سے نکالا تھا اس کی منتیں کی تھی کہ وہ یہاں سے چلا جائے کیونکہ زریام کا غصہ وہ دیکھ چکی تھی وہ کیسے بھی اس کے بھائی کو پکڑنا چاہتا تھا۔

لیکن وہ اس کے بھائی کی گناہ کی سزا وہ خود کو نہیں دے سکتی تھی تو وہ کیوں اسے چھوڑ کر چلی جاتی

وہ اس کے ساتھ ووڈ ہاؤس میں کسی پلاننگ کے تحت نہیں وہاں گئی تھی وہ تو بس اپنے شوہر کے ہم قدم ہوئی تھی لیکن اسے ہر گز پتہ نہ تھا

کے ذریام یہ سوچے گا کہ وہ ایک پلاننگ کے تحت اس کے ساتھ گئی ہے۔اسے بہت دکھ ہو رہا تھا

اور بار بار وہ صرف ذریام کا ہاتھ دیکھ رہی تھی جہاں پر اب سوجن بھی ہو چکی تھی

سفید رنگت پر وہ سرخ نشان جلن کا ہی تھا کوئی بھی پہچان سکتا تھا۔

وہ اپنا سامان پیک کر چکا تھا اس کی طرف تو دیکھنے کا بھی روادار نہیں تھا

آپ پلیز اپنے ہاتھ پر کچھ۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ ذریام نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کروا دیا۔

○○○○○/○

داداجان کو ہارٹ اٹیک ہوا تھا یہ بات گھر میں ایک دھماکے سے کم نہیں تھی ہر کوئی پریشان ہو گیا تھا

ایسا کچھ ہونے والا ہے یہ تو کسی نے سوچا تک نہیں تھا داداجان کی طبیعت بہت خراب تھی

ان کا آپریشن چل رہا تھا ڈاکٹر کے مطابق ان کو بہت بڑا جھٹکا لگا تھا۔

جس کے نتیجے میں انہیں ہارٹ اٹیک سے گزرنا پڑ رہا تھا۔خداش یہ تو سمجھ چکا تھا کہ جس تکلیف سے وہ گزر رہے ہیں

اس کی وجہ کہیں نہ کہیں ان کا سب سے چھوٹا اور لاڈلا بیٹا احمر قربان کا ظمی ہے

جس کا نام ونشان تک اس حویلی سے ایک عرصے سے مٹا دیا گیا تھا۔ دادا جان نے اپنی زندگی میں ہی اپنے جوان بیٹوں کو کندھے دیے تھے۔

ایک نہیں بلکہ دو دو بیٹوں نے بھری جوانی میں ان کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔

شاہ خاندان اور کاظمی خاندان کی دشمنی کی اصل وجہ بے شک کوئی نہیں جانتا تھا کیونکہ یہ راز آج بھی دفن تھا لیکن یہ بھی سچ تھا کہ قربان کاظمی کے بیٹے ساگر کاظمی کی موت کے پیچھے کی وجہ کہیں نہ کہیں شاہ خاندان تھا لیکن احمر کاظمی کی موت کی وجہ اب تک کوئی بھی جاننا پایا تھا۔

اور یہ راز شاید ان کی موت کے ساتھ ہی دفن ہو جانا تھا لیکن اب خداش اس راز کو مزید راز نہیں رہنے دے سکتا تھا وہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر اس کا چچا احمر کس طرح سے مرا۔ اور آج اتنے سالوں کے بعد دادا جان کو اپنے اس بیٹے کی یاد کیسے آ گئی...

جوان کے اصولوں کے خلاف تھا جوان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ان کے اصولوں کو رد کر دیتا تھا جوان کا سب سے باغی بیٹا تھا۔ وہ جتنا لاڈلا تھا اتنا ہی اپنی کرنے والا تھا۔

اور اس نے ہمیشہ اپنی ہی کی تھی

ooooooo

تیسرے دن دادا جان کی طبیعت کافی حد تک سنبھل چکی تھی لیکن سب کی پریشانی اب بھی برقرار تھی

شادی میں پورا خاندان موجود تھا ایسے میں رسم آگے پیچھے کرنا یا پھر ڈیٹ بدلنا بہت مشکل ہو گیا تھا جس پر دادا جان نے کہا تھا کہ سب کچھ اسی دن پر ہو گا جس دن طے پایا ہے

لیکن دادا جان کو فلحال ہسپتال سے چھٹی نہیں تھی تو ایسے میں وہ کوئی رسم کرنا ہی نہیں چاہتا تھا وہ اپنے دادا جان کے بغیر اپنی کوئی بھی خوشی کیسے مناتا

لیکن دادا جان کہہ رہے تھے کہ ساری رسمیں تب ہی ہو گی جب وقت مقرر کیا گیا ہے۔

اور دادا جان کی ضد کے آگے آج تک کہاں کسی کی چلی تھی جواب چلنی تھی گھر میں ایک بار پھر سے شادی کی تیاریاں ویسے ہی شروع کر دی گئی تھی

مہندی کی رسم جو اس رات نہ ہو سکی آج ادا کی جا رہی تھی جب کہ رخصتی جو تین دن کے بعد تھی وہ اسی دن رکھ لی گئی تھی تا کہ کسی مہمان کو پریشانی نہ اٹھانی پڑے

دیشم تو دادا جان کی حالت کا سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی یہاں ان کی جان پر بنی ہوئی تھی اور گھر والوں کو شادی کی فکر لگی ہوئی تھی اسے تو سب پر غصہ آ رہا تھا

مایوں میں ہونے کی وجہ سے اسے ہسپتال بھی نہ جانے دیا گیا تھا جبکہ مایوں میں تو خداش بھی تھا لیکن وہ گھر ہی واپس نہ آیا یہی تو اس گھر کے اصول تھے مردوں کے لیے الگ عورتوں کے لئے الگ

وہ بے وجہ تو ان کے سامنے آواز نہیں اٹھاتی تھی وہ ہر بار بیکار ضد تو نہیں کرتی تھی لیکن یہ ساری باتیں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا

اوراب تواسے ہمسفر بھی ایسادے دیا گیا تھاجو صرف اور صرف اپنی بات کو ہی صحیح سمجھتا تھا

شادی کے بعد تو یقیناوہ کبھی اس سے کچھ پوچھنے یا جاننے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کرے گا اسے ابھی سے اپنی قسمت پر رونا آرہا تھا

ooooooo

کیا بات ہے تم بہت پریشان لگ رہے ہو جب سے کالج سے واپس آئے ہو میں نوٹ کر رہا ہوں کہ تمہیں کوئی پریشانی ہے

کیا حرم کو مس کر رہے ہو۔۔۔؟ صیام کافی دیر سے نوٹ کر رہا تھا اسی لئے پوچھا بنا نہ رہ سکا

نہیں میں اسے مس نہیں کرتا صرف کچھ دن ہی کی تو بات ہے اس کے بعد وہ ہمیشہ کے لئے میری ہو جائے گی تو پھر ابھی سے مس کر کے کیوں بیکار میں دل کو خجل کرنا میں تو کسی اور بات کو لے کر پریشان ہوں۔وہ کچن میں داخل ہوتے ہوئے بولا اور تو صیام اس کے ساتھ ہی کچن میں آگیا تھا

نائس لوجک یعنی کے حرم کی پریشانی نہیں ہے بتاؤ کس چیز کو لے کر اتنی سڑی ہوئی شکل بنائی ہے وہ اسے دودھ میں پتی ڈالتے دیکھ پوچھنے لگا تھا

یار میرے دادا ہسپتال میں ہیں زندگی موت کا کوئی بھروسہ نہیں ہے اب تک کوئی خبر نہیں ملی اسی چیز کی پریشانی ہے اس نے بہت سیریس انداز میں کہا تھا جبکہ صیام سے اس کا اپنے دادا کے لئے اتنا پیار ہضم نہ ہوا

Urdu Novels Ghar

تو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ تمہارے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ تمہارا سب سے بڑا دشمن اپنے انجام تک پہنچ گیا ہے تمہیں اتنا پریشان دیکھ کر کچھ عجیب لگ رہا ہے کہیں دادا کی محبت تو نہیں دل میں جاگی وہ سراسر مذاق اڑانے والے انداز میں بولا تھا۔

صیام میں مذاق نہیں کر رہا سیریس ہوں میں وہ اسے گھور کر بولا تو صیام فوراً اپنا مذاق چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوا تھا

آئی ایم رئیلی سوری یار مجھے نہیں پتہ تھا تو اس معاملے کو لے کر اتنا پریشان ہو گے کیا ہوا ہے تیرے دادا کو اور کون سے ہوسپٹل میں ہیں۔۔؟ وہ فوراً معذرت کرتے ہوئے کہنے لگا تو یشام نے اسے دیکھا

اتنی زیادہ انفارمیشن تو نہیں ہے مجھے بس جتنا پتا ہے اتنا تمہیں بتا دیا

تو بھائی جس نے اتنی انفارمیشن دی ہے تجھے کیا وہ یہ نہیں بتائے گا کہ وہ کون سے ہوسپٹل میں ہم ملیں گے نہیں بس خیریت معلوم کر کے آ جائیں گے تو پھر ریلکس ہو جائے گا

ارے یار کوئی مجھے کیوں بتائے گا میں خود تو گیا تھا مہندی والی رات پرسوں وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

اچھا تو وہاں کیا کسی نے تجھے بتایا تھا صیام سمجھے بنا بولا۔

کوئی مجھے کیوں بتائے گا صیام کیا میرے پاس اپنی آنکھیں نہیں ہیں

مطلب تو نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ان کو ہارٹ اٹیک ہوتے ہوئے پھر تو تجھے ان کی کنڈیشن کا اندازہ ہو گا نا

ہاں مجھے ان کی کنڈیشن کا اندازہ ہے اسی لئے تو پریشان ہوں میں کیسے پتہ کروں کچھ سمجھ نہیں آ رہا

ہاں بات تو کافی پریشانی والی ہے لیکن تیرے سامنے ان کو ہارٹ اٹیک ہوا تو کیا تو نے کچھ کیا نہیں۔۔۔؟ پتہ نہیں وہ کیا پوچھنا چاہتا تھا

میں کیا کر سکتا تھا بیٹھ کے دیکھتا رہا وہ مرنے ہی والے تھے لیکن اس کا پوتا آگیا۔ وہ بدمزا لگنے لگا صیام پریشان سا اسے دیکھنے لگا

میرا تو ارادہ تھا آخری سانس تک بیٹھ کر دیکھتا رہوں لیکن میں وہاں سے چلا آیا تھا تو مجھے پتہ نہیں وہ زندہ ہے یا مر گیا ، کہیں مر ناں گیا ہو... تھوڑی دیر پہلے والی فکر مندی کا مطلب وہ اب سمجھا تھا

انہیں ہارٹ اٹیک کیوں ہوا تھا۔ "یشام" وہ اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگا

شاید اسے لگا ہو گا کہ اس کے بیٹے کی روح بدلہ لینے کے لئے اس کے سامنے آگئی ہے مجھے دیکھ کر یا پھر کچھ اور۔۔۔

سچائی تو برداشت ہوتی نہیں ہے اسے ابھی ایک ہی جھٹکا دیا تھا دل تھام کر بیٹھ گیا۔ وہ بہت بدمزہ ہو رہا تھا شاید وہ قربان شاہ کو اتنی آسان موت دینے کے حق میں نہیں تھا

پھر تو تجھے خوش ہونا چاہیے صیام سینے پہ ہاتھ باندھ کر غصے سے بولا تھا اس کا تو مقصد پورا ہو رہا تھا تو یہ منہ کیوں لٹکایا ہوا تھا اس نے

پتہ ہے کیا صیام پہلے میں بہت خوش تھا جب وہ میرے سامنے مر رہا تھا مجھے لگا دو تین منٹ میں وہ مر جائے گا لیکن جب میں واپس آرہا تھا میں نے سوچا اتنی آسان موت ایک جھٹکا لگا اور مر گیا

ابھی تو میں نے اسے بہت سارے جھٹکے دینے ہیں ابھی تو میں نے اپنی ماں کی بدنامی کا انتقام لینا ہے ابھی تو میرے باپ کا حساب باقی ہے اتنی جلدی تو بڈھے کو جانے نہیں دوں گا میں۔۔

میرے وجود میں اپنا خون برداشت نہیں ہو رہا تھا نہ اس سے جب اپنی ہی پوتی اس ناجائز کے نکاح میں آئے گی بڈھے کا کیا حال ہو گا۔۔۔۔؟

ابھی تو میں نے بہت کچھ دیکھنا ہے اسی لئے تو پریشان ہوں کہ بڈھا کہیں میرے بدلے سے پہلے پہلے اوپر نہ پہنچ جائے تیرے پاس حرم کا نمبر ہے یا پھر کالج میں کہیں پر اس کے گھر کا نمبر لکھا ہوا اخلاقیات نبھاتے ہوئے مجھے اس کے دادا کا حال تو پوچھ لینا چاہیے ناں وہ چہرے پر بڑی معصوم مسکراہٹ لیے بول رہا تھا جبکہ صیام کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس کا گلہ گھوٹ کر اسے مار ڈالے

OOOOOO

تم لوگ تو پندرہ بیس دن کے بعد واپس آنے والے تھے اتنی جلدی واپسی کیسی ہو گئی۔۔۔۔؟

امی ان دونوں کی واپسی پر بے حد خوش تھی۔زریام کا موڈ تو بہت خراب تھا اس نے راستے میں اس سے کوئی بات نہیں کی تھی

وہ بات کرنے کی بہت کوشش کرتی رہی لیکن زریام کے چہرے پر لگا نو لفٹ کا بورڈ اسے کچھ بولنے ہی نہیں دے رہا تھا۔

اور واپس آنے کے بعد بھی اس کا موڈ بالکل ویسا ہی تھا وہ پہلے تو سب کے ساتھ نیچے ہی بیٹھ گئی جب کمرے میں آئی تب زریام کہیں جانے کو تیار تھا۔

اس کا ہاتھ اب تک بے تحاشہ سرخ ہو رہا تھا۔اور اس کے غصے کو دیکھتے ہوئے وہ بھی اس کے پاس جانے کی ہمت خود میں بالکل نہیں پا رہی تھی

زریام۔۔۔وہ باہر نکلنے لگا تو وہ اس کے رستے میں آگئی

راستے سے ہٹ جاؤ لڑکی اگر میرا ہاتھ دوسری دفعہ اٹھا ناں تو پہلے سے زیادہ تکلیف دہ ہوگا۔وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تھا

وہ عمایہ سے پھر لڑکی بن گئی تھی۔وہ جانتی تھی کہ زریام کا تھپڑ شدید ہے لیکن اتنا شدید نہیں تھا کے اسے زیادہ تکلیف سے دوچار کرتا

لیکن اسے وہ تھپڑ تکلیف دے ہی کہاں رہا تھا اسے تو زریام کا رویہ تکلیف دے رہا تھا

وہ کسی قیمت پر اسے معاف کرنے کے لئے تیار نہیں تھا۔

کمرے سے نکل کر یقیناً وہ گھر سے نکل گیا تھا اور وہ کہاں گیا تھا یہ بات وہ ہرگز نہیں جانتی تھی

oooooo

دادا جان ہسپتال میں ہی تھے لیکن گھر پر مہندی کی رسم شروع کر دی گئی تھی وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ اپنے پوتے کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی کی رکاوٹ بنے

Urdu Novels Ghar

خوش تو کوئی بھی نہیں تھا لیکن پھر بھی دادا جان کی بات سب لوگ ہی مان رہے تھے مہندی کی رسم بہت ہی سادگی سے ادا کی جا رہی تھی کوئی شور شرابہ نہیں کوئی ہلا گلا نہیں

رسم کے فوراً بعد ہی خداش ہسپتال چلا گیا تھا جبکہ گاؤں کی کچھ عورتوں نے سادگی سے رسم مکمل کر کے اسے اس کے کمرے میں بھیج دیا۔

اس کے دونوں ہاتھوں پر مہندی کا گہرا رنگ آیا تھا یہ الگ بات تھی کہ فی الحال یہ دیکھنے کا یا اس چیز کو نوٹ کرنے کا ہوش کسی کو بھی نہیں تھا

بارات کل کے بجائے پرسوں رکھی گئی تھی انہیں یقین تھا کہ پرسوں تک دادا جان کو ہسپتال سے وہ لوگ ڈسچارج کروانے میں کامیاب ہو جائیں گے

oooooo

کیا بات ہے دادا جان کچھ بتائیں تو سہی آپ اتنے اداس کیوں ہیں اور اس دن کیا ہوا تھا کس چیز کو لے کر آپ نے اتنی زیادہ ٹینشن لی ہے کہ آپ کا دل بند ہونے کے درپر آ گیا

وہ مسلسل دو دن سے ان سے یہی سوال کر رہا تھا لیکن وہ اسے کیا جواب دیتے جب کہ وہ اپنی آنکھوں پر یقین نہیں کر پائے تھے

ان کا سب سے لاڈلا چھوٹا بیٹا ان کے سامنے کھڑا تھا وہ اسے ہاتھ لگا سکتے تھے اسے محسوس کر سکتے تھے

ہم تمہیں کیا بتائیں خداش ابھی تو ہم خود ہی اس چیز کو نہیں سمجھ پائے خیر یہ ساری باتیں چھوڑو تم بتاؤ کہ رسم ٹھیک سے ہو گئی نا وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگے تھے

ان سے بولنا بھی مشکل ہو گیا تھا۔ کچھ دن پہلے وہ بلکل ٹھیک تھے اور آج ہسپتال میں تھے وقت بدلتے سچ میں وقت نہیں لگتا

سب کچھ ٹھیک سے ہو چکا ہے دادا جان پرسوں کے دن بارات ہو گی تب تک ہم آپ کی اس ہسپتال کی سڑی ہوئی بدبو سے جان چھڑوالیں گے۔ وہ انہیں خوش کرتے ہوئے بولا انہیں ہسپتال میں رہنا کبھی بھی پسند نہیں تھا اس کے انداز پر وہ مسکرا دیے تھے

تمہاری شادی سکون سے ہو جائے اس کے بعد اس معاملے پر تفصیل سے غور کریں گے وہ بڑبڑائے تھے

کون سے معاملے پر۔۔۔۔وہ انہیں دیکھ کر پوچھنے لگا

فی الحال اس موضوع کو چھوڑو اپنی شادی کے بارے میں بات کرو ہم مزید یہاں نہیں رہنا چاہتے نکالو ہمیں یہاں سے وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہے تھے جبکہ وہ صرف ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے ہاں میں سر ہلا گیا تھا

oooooo

مہارانی تو کیا واپس صرف اس کمرے میں رہنے کے لئے آئی ہے اس گھر میں تیری کوئی ذمہ داری ہے تیرا کوئی کام ہے اپنی اوقات مت بھول۔

اگر وہ تجھے اپنے ساتھ کہیں باہر لے گیا تھا تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تیری اوقات بدل گئی ہے تو کل بھی ونی تھی اور آج بھی ونی ہے

وہ کمرے میں داخل ہوتی اس کے سر پر سوار ہو کر کہنے لگیں وہ جو پہلے ہی پریشان تھی ان کی باتوں پر مزید پریشان ہو گئی یہ تو اسے یاد ہی نہیں رہا تھا

یہاں اور بہت ساری چیزیں ہیں جو اسے دیکھنی ہیں

مجھے اپنی اوقات یاد ہے آپ کو شکایت نہیں ہو گی وہ اپنی آنکھیں رگڑتے کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ چاچی حیرت سے اسے دیکھتی رہی تھی۔

وہ آج پہلی بار ان کے سامنے بولی بھی تھی تو کیا کہ وہ جانتی ہے کہ اس کی کیا اوقات ہے۔۔؟

انہیں تو لگ رہا تھا کہ ہنی مون سے واپس آنے کے بعد وہ پوری کی پوری بدل چکی ہو گی لیکن یہاں تو الٹا ہی ہو رہا تھا اس میں تو کوئی بھی بدلاو نظر نہیں آیا تھا بلکہ وہ تو پہلے سے زیادہ ملازمہ لگ رہی تھی

پہلے جب انہیں پتہ چلا تھا کہ وہ زریام کے ساتھ ہنی مون پر گئی ہے ان کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ گیا تھا

وہ تو اس کے واپس آنے پر اس کی اوقات یاد دلانا چاہتی تھی لیکن اس کے مطابق اسے اپنی اوقات ٹھیک سے یاد تھی۔اسے کچھ بھی یاد کروانے کا موقع نہ ملا

یہ لڑکی انہیں حیران کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی تھی

oooooooo

ہار کتنی دردناک ہوتی ہے آج یہ بات ساگر کاظمی کو پتہ چلی تھی تھوڑی دیر پہلے ہی گھوڑے کی ریس سے ہار کر وہ بری طرح سے بھرا ہوا تھا۔

اپنے دل پر پتھر رکھ کر اپنا غصہ دبا کر ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی وہ مظہر شاہ کے سر پر جیت کی پگڑی رکھ کر آیا تھا۔

غصے سے اس کا برا حال ہو رہا تھا بابا جان سخت خفا تھے۔وہ کیسے ہار آیا تھا آج سے پہلے تو ایسا کبھی بھی نہیں ہوا تھا۔

کون سی غلطی کی تھی اس نے کہاں کچھ غلط ہوا تھا۔آج سے پہلے تو اس سے کبھی کوئی غلطی نہیں ہوئی تھی تو آج ایسا کیسے ھو گیا۔

وہ اپنی ہار کو قبول نہیں کر پا رہا تھا خود پر ہنستے ہزاروں چہرے بار بار اسے اپنی نظروں کے سامنے محسوس ہو رہے تھے۔

نہیں یہ نہیں ہو سکتا وہ میں نہیں ہار سکتا۔۔

کیا اس ہار کو مجھے اگلے مقابلے تک قبول کرنا پڑے گا۔نہیں مجھ سے نہیں ہو گا میں کس طرح سے لوگوں کی ہنستی نظروں کا سامنا کروں گا کیسے ہار گیا میں مجھے ہار نہیں چاہیے تھا۔

بابا کی عزت خاندان کا وقار سب مٹی میں ملا دیا میں نے۔یہ مجھ سے کیا ہو گیا وہ اپنا سر پکڑے اس ہار کو قبول کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس کا سامنا وہ تھوڑی دیر پہلے کر کے آیا تھا

ooooo

ایک ہفتہ گزر چکا تھا اس بات کو آج ایک ہفتے کے بعد وہ اپنے کمرے سے باہر نکلا تھا

بابا سے نظریں ملانے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی دل کر رہا تھا کہیں بھاگ جائے۔ناشتے کی میز پر سب لوگ موجود تھے وہ نظریں جھکائے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا

بابا جان مجھے معاف کر دیجیے۔میں ہار گیا پتا نہیں کیسے میں نے کوئی غلطی نہیں کی تھی پھر بھی میں کیسے ہار گیا

اس کا گھوڑا میرے گھوڑے سے آگے نکلا کیسے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا

آٹھ سال سے میں نے کبھی کسی کو خود سے آگے نہیں جانے دیا اور اس بار۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے غرور نے تمہیں ہرایا ہے ساگر کاظمی تمہارا یہ غرور کے تم آٹھ سال سے نہیں ہارے تمہیں کوئی ہرا نہیں سکتا اس غرور نے تمہیں ہرا دیا۔

تمہارا دشمن مظہر شاہ نہیں تم خود ہو۔تمہارا غرور تمہیں لے ڈوبا اور تم نے ہمارے خاندان کی عزت کو مٹی میں ملا دیا۔ہمیں شرم آتی ہے تمہیں اپنا بیٹا کہتے ہوئے۔

وہ غصے سے اٹھ کر اندر چلے گئے تھے جبکہ ساگر شاہ اپنے آپ کو ایک بار پھر سے شرمندگیوں کی اتھاہ گہرائیوں میں محسوس کر رہا تھا۔

اس کی آٹھ سال کی جیت پر یہ ایک ہار غالب آچکی تھی اس کی ذات پر بابا جان کا فخر ختم ہو چکا تھا اس کی طرح شاید وہ بھی اس ہار کو قبول نہیں کر پا رہے تھے

ooooo

آج دادا جان کو ڈسچارج ہو جانا تھا۔وہ رات سے انہی کے پاس تھا

اور ساری فارمیلٹی پوری کر چکا تھا تھوڑی دیر میں وہ انہیں لے کر گھر کے لئے نکلنے والے تھے۔

اس وقت دن کے تقریبا گیارہ بج رہے تھے یہی وجہ تھی کہ باباجان کو پریشانی لاحق ہو رہی تھی۔ سارا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا اور دیشم کو بھی دلہن بنا دیا گیا تھا۔

وہ جتنی جلدی کرنے کی کوشش کر رہی تھی اتنا ہی لیٹ ہو رہا تھا

وہ سارے پیپر تیار کروا کے لایا تو داداجان بھی اس کا سہارا لیتے ہوئے کمرے سے باہر نکلے تھے دماغ میں ہزاروں طرح کی سوچیں تھی۔

اگر وہ اپنے پوتے کی شادی کو لے کر خوش تھے تو بھی بار بار ان کی سوچ احمر کاظمی کی طرف جا رہی تھی۔

ایسا کیسے ممکن تھا کیسے ہو سکتا تھا ایسا کیا احمر ہی تھا وہی چال وہی ڈال وہی بات کرنے کا انداز وہی چہرہ وہی مسکراہٹ تو کیا سچ میں سترہ سال پہلے ان سے غلطی ہوئی تھی کیا خداش کے علاوہ ان کا ایک اور پوتا بھی تھا۔ کیا ان کے خاندان کا ایک اور وارث بھی تھا۔

وہ ان کے سامنے کھڑا تھا لیکن اس کی آنکھوں کی وہ نفرت۔۔ وہ آہ بھر کر رہ گئے

ooooooo

داداجان کی گھر پر واپسی کیا ہوئی جیسے خوشیاں لوٹ آئی تھی سب مسکرا رہے تھے سب نے انہیں ویلکم کیا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے گھر سے کسی بڑے کا سایہ اٹھنے والا ہے لیکن اب سب کے چہروں پر اطمینان تھا۔

جہاں تھوڑی دیر پہلے ویرانی ہی ویرانی تھی اب پھر سے رونق لگ گئی تھی ہر طرف مستی مذاق کا سماں تھا۔

اب تو خداش کو تنگ کرنے میں بھی دیدم اور سامیہ کو بڑا مزا آرہا تھا۔ وہ دونوں دروازے پر اسے خوب لوٹ کر گئی تھی۔ جبکہ حرم اپنے بھائی کو لٹتے دیکھ کر منہ بسورتی رہی

ابھی تک خداش اپنی تیاری کر رہا تھا جب حرم اس کے کمرے میں آ گئی

بھاری فراک میں وہ خود کو تھکا تھکا سا محسوس کر رہی تھی اور اوپر سے بیوٹیشن نے تیار ہی ایسا کر دیا تھا جیسے دلہن وہی ہو

حد ہے یہ کیا بنا دیا اس ظالم عورت نے میری معصوم بہن کو وہ پریشانی سے اس کا چہرہ تھام کر دیکھنے لگا تھا۔

ویرو آپ بھی ناکمال کرتے ہیں۔۔ بھئی تیار کیا ہے مجھے۔۔ کتنی پیاری لگ رہی ہوں میں۔۔ اس نے پوری طرح گھوم کر اسے اپنی تیاری دکھائی تھی

اتنی بھی پیاری نہیں لگ رہی ہو وہ اسے چھیڑتے ہوئے بولا تو اس کا منہ کھل گیا۔

میں نہیں بولتی آپ سے۔ وہ روٹھ کر بیٹھنے لگی تو خداش نے مسکراتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام لیا۔

اچھا اچھا بابا ایم سوری تم تو بلکل شہزادی لگ رہی ہو اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اب وہ دل سے بول رہا تھا۔

جس پر وہ خوش ہو گئی۔

ہاں یاد آیا آپ نے مجھے پانی کے پیسے دینے ہیں یہ رسم ہوتی ہے وہ ہاتھ آگے کرتے ہوئے بولی خداش نے کنفیوز ہو کر اسے دیکھا پہلے سالی کے نام پر سامیہ اور دیدم اسے اچھا خاصہ لوٹ چکی تھیں اور اب شاید بہنوں کی باری آ گئی تھی۔

ایسی تو کوئی رسم نہیں ہوتی اس نے جیب سے پیسے نکالتے ہوئے اسے گھورا تھا۔

ہوتی ہے ہوتی ہے آپ پہلی پہلی بار دلہا بنے ہو ناں اسی لئے آپ کو پتا نہیں ہے وہ پیسے لیتے ہوئے چہک کر بولی تھی۔

تمہارے ٹیچر آئے ہیں۔۔؟ اسے اچانک خیال آگیا تو وہ پوچھنے لگا۔

آج تو نہیں دیکھے مہندی والے دن آئے تھے۔اس نے فورا بتایا تھا

مجھے تو نہیں ملے خیر اس دن ٹینشن ہی اتنی زیادہ تھی چلو آج اگر آئے تو ملاقات ضرور ہو جائے گی۔وہ بات ختم کر چکا تھا جبکہ حرم بھی مزید تھوڑی دیر اس کے پاس رک کر باہر چلی گئی تھی

ooooooo

نہیں آپ دلہن کے پاس اس طرح نہیں بیٹھ سکتے آپ کو پہلے نیگ دینا پڑے گا۔سامیہ اور دیدم اس کے دائیں بائیں بیٹھی تھی۔

جبکہ وہ خاموشی سے بیچ میں گھونگھٹ لیے بیٹھی تھی۔

بارات تھوڑی دیر پہلے ہی گاؤں کا ایک چکر کاٹ کر حویلی آئی تھی اور انہیں دروازے پر ہی روک کر دودھ اور پتہ نہیں کیا کیا کھلا پلا کر پیسے لوٹے گئے تھے

اور اب یہ اپنی دلہن کے پاس بیٹھنے کے لئے بھی اس سے پیسوں کی مانگ کی جا رہی تھی

یہ تو کھلے عام لوٹ مار ہے میں ایسی کسی رسم کو نہیں مانتا پہلے ہی تم لوگ مجھے بہت لوٹ چکی ہو۔اب جو دیا ہے وہ آدھا آدھا کر لو۔

وہ ان کا فیصلہ کرتے ہوئے انہیں اٹھنے کا اشارہ کر رہا تھا لیکن یہ خوبصورت موقع وہ اپنے ہاتھ سے جانے کیسے دے سکتی تھیں۔

ایسے کیسے ہم نہیں مانتے طرح سے کیسے چیٹنگ ہوتی ہے ہم نہیں کرنے دیتے اور ویسے بھی یہ تو رسم ہے نا یہ تو آپ کو ادا کرنی پڑے گی اور آپ نے کونسا روز روز شادی کرنی ہے۔

ایک ہی موقع ملا ہے۔سامیہ نے مسکین سی شکل بنالی تھی

اور نہیں تو کیا یہ تو ہمارے خاندان کی واحد شادی ہے آپ ہمارے خاندان کے واحد چشم و چراغ ہیں۔دیدم نے دانتوں کی نمائش کی۔اس کے ناٹک دیکھ خداش عش عش کر اٹھا۔

اس

میں کوئی چشم و چراغ نہیں سمجھی اور آئندہ مجھے ان فضول ناموں سے بھی مت بلانا۔خداش کو خطاب پسند نہ آیا۔

ہاں نہ اور رسمیں بند کرو اس کی ضرورت نہیں ہے ہمیں بھی تو پیسے لینے ہیں آگے بھی تو رسمیں ادا ہونی ہیں

سب کچھ سالیوں کا نہیں ہوتا بہنوں کا بھی کچھ ہوتا ہے خداش جو اپنی بہن کو خود کے لیے لڑتے دیکھ رہا تھا اصل مقصد جان کر اسے گھور کر رہ گیا

یہ پکڑو اور بنا چوں چراں کے رکھواب کم یا زیادہ والا ڈرامہ مت کرنا۔وہ کچھ نوٹ نکل کر دیتے ہوئے بولا تو دونوں نے ایک پل لگایا تھا تھامنے میں ویسے بھی وہ اسے کافی لوٹ چکی تھی اب مزید لوٹنے کا ارادا نہیں تھا

○○○○○○

وہ اس کے بالکل ساتھ جڑ کر بیٹھ گیا دیشم نے تھوڑا سا پیچھے ہونا چاہا لیکن نہیں ہو سکی کیونکہ اس کے بالکل ساتھ ہی حرم بیٹھ گئی تھی

آپو میں دیکھوں کیسے کہ آپ کتنی پیاری لگ رہی ہیں حرم اس کے کان میں گنگنائی تھی۔

دیدم اور سومیہ نے مل کر اسے کمرے سے یہ کہہ کر نکال دیا تھا کہ وہ دلہے کی بہن ہے اور وہ دونوں دلہن کی بہنیں ہیں

اور دلہے کی بہن اس کے کمرے میں نہیں رہ سکتی کتنا چھوٹا سا منہ نکل آیا تھا حرم کا ان کی فضول سی بات سن کر لیکن وہ بنا کچھ بھی کہے کمرے سے نکل گئی تھی۔

اس کے بعد حرم ابھی ہی اس سے ملی تھی۔

تھوڑی دیر کے بعد جب گھونگھٹ اٹھ جائے گا تب تم دیکھ لینا وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی جب کہ بالکل ساتھ بیٹھا شخص بھی غور سے ان کی بات سن رہا تھا

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے یہاں کسی کے بھی سامنے گھونگھٹ اٹھانے کی کمرے میں جا کر سکون سے اٹھائیں گے ۔حرم جان تم سامیہ اور دیدم کے فون سے دیکھ لو اس نے تصویریں تو لی ہی ہوں گی نہ۔

خداش نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا شاید اسے خود دیکھنے کی جلدی نہیں تھی۔

وہ دونوں مجھے نہیں دکھائیں گی انہوں نے مجھے دلہن کے کمرے میں بھی نہیں رہنے دیا وہ کیا مجھے تصویریں دکھائیں گی۔

کل جب آپو دلہن بنیں گی ناں میں کسی کو دیکھنے کے لئے کمرے میں بھی نہیں آنے دوں گی کیوں کہ آج یہ ان کی بہن ہیں کل تو میری بھابھی ہوں گی ناں وہ منہ بسور کر بول رہی تھی

وہ بدلے کی پوری پوری تیاری کر کے بیٹھی تھی اس کے انداز پر خداش مسکرا دیا

ہاں بالکل اب یہ صرف تمہاری بھابھی ہو گی تم بھی میرے علاوہ کسی کو دیکھنے مت دینا خداش نے پوری چھوٹ دی تھی۔

آپ کو کیسے منع کر سکتی ہوں آپ تو ان کے ہزبنڈ ہے ناں وہ معصومیت سے بولی تو خداش دلکشی سے مسکرایا جیسے خداش تو یہی سننا چاہتا تھا۔

ہاں یار مجھے بھلا کس کی اجازت کی ضرورت ہے میری تو ملکیت ہے اس کے کندھے سے کندھا مس کرتا اسے کچھ باور کرواتے ہوئے بولا تو دیشم کا سر مزید جھک گیا۔

سب لوگ باری باری آکر انہیں سلامی دے رہے تھے دو تین عورتوں نے چہرہ دیکھنے کی ضد کی لیکن خداش نے خود ہی انہیں منع کر دیا

خداش کے سامنے کہاں کسی کی چلتی تھی۔وہ عورتیں خود ہی بار بار کہہ کر نیچے اترتی چلی گئیں۔

وہ اپنی ضد پر اڑا رہا تھا جبکہ دیشم تو بے وجہ ہی شرمندہ ہوتی جا رہی تھی عجیب قسم کا آدمی تھا مجال تھا جو کسی کی بھی سن لیتا

جبکہ اس طرح سے گھونگھٹ لٹکائے دیشم بھی بری طرح سے تھک چکی تھی۔ پتہ نہیں یہ سب کچھ کب ختم ہونا تھا ایک ہی پوزیشن میں بیٹھے بیٹھے اس کی کمر اکڑ گئی تھی۔

ooooo

بابا میں بھی واپس نہیں آنا چاہتا اور ویسے بھی وہاں واپس آکر کیا کروں میں آپ کی گھوڑوں کے ریسوں میں حصہ لوں یا پھر کسی خاندانی دشمنی کا حصہ بن جاؤں

مجھ سے یہ سب کچھ نہیں ہوتا اور یہ ساری باتیں آپ کو بہت بار کہہ چکا ہوں میں یہاں بہت خوش ہوں اور ویسے بھی میرا اب پاکستان واپس آنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

احمر میری جان تم ایسا کیوں کہتے ہو۔ دو سال ہو چکے ہیں تمہارا چہرہ تک نہیں دیکھا۔ بابا بے بسی سے بولے تھے وہ اس معاملے میں بے بس تھے

احمر سے انہیں بے حد محبت تھی۔ ان کا سب سے چھوٹا لاڈلا بیٹا جو ان کو بہت عزیز تھا ان سے بہت دور ہو چکا تھا ان کے بے معنی اصولوں کی وجہ سے۔

وہ ان کے اصولوں کے خلاف تھا جو حویلی کے اندر ان کے پانچوں بیٹوں کے لئے بنے ہوئے تھے سات سال پہلے وہ پڑھائی کے سلسلے میں لندن آیا تھا پھر یہیں کا ہو کر رہ گیا

پڑھائی کے ساتھ ساتھ اس میں شعور بھی آیا اور وہ صحیح اور غلط کی پہچان بھی سمجھ گیا۔ اسے اپنے باپ کے بنائے گئے اصول غلط لگنے لگے

بیچ میں دو یا تین بار جب وہ پاکستان گیا اور وہاں کے حالات سمجھے تو اسے یہی لگا کہ یہ سب کچھ اس کے لیے نہیں بنا بہتر ہے کہ وہ ان سب چیزوں سے کنارہ کشی کر لے۔

وہاں رہ کر وہ اپنی ذات کے خلاف نہیں جا سکتا ان سب چیزوں کو قبول کرنے کو تیار ہی نہیں تھا اسی لیے تو ہمیشہ کے لیے لندن میں منتقل ہو گیا

اسے واپس جانا پسند نہیں تھا شروع میں تو بابا جان نے اس کی ضد پر کچھ بھی نہیں کہا تھا

بلکہ لندن میں اس کا ایک بہترین بزنس تیار کروا دیا یہاں پر کام پر دھیان دیتا رہا۔ لیکن اب بابا کو اس کی یاد ستانے لگی تھی

احمر سے دور رہنا ان کے لیے آسان ہر گز نہیں تھا اب جب ان کی دو دو ہفتے اس سے بات نہ ہوتی تو وہ بے چین ہو کر اسے فون کرتے تھے۔

اور اب تو ان کی بس ایک ہی ضد تھی کہ احمر واپس آ جائے وہ اپنے کسی بچے کو خود سے دور نہیں کر سکتے تھے

لیکن اب تو جیسے یہ ممکن ہی نہ تھا وہ واپس آنا ہی نہیں چاہتا تھا۔

بار بار ایک ہی بات کر کے بابا کو غصہ آنے لگا تو خدا حافظ کر کے وہ فون بند کر چکا تھا

اور اب تقریباً دو ہفتے تو وہ انہیں فون کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔ جب تک بابا کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو جاتا تب تک وہ اس معاملے سے دور ہی رہنا چاہتا تھا

وہ جانتا تھا کہ بابا اتنے غصے میں کیوں ہیں۔دو ہفتے پہلے ہونے والے گھوڑے کے ریس میں ان کا سب سے قابل ترین بیٹا ساگر کاظمی ہار گیا تھا

اور یہ ہار اسے آٹھ سال بعد دیکھنے کو ملی تھی آٹھ سال پہلے باباجان خود اس گھوڑے کے ریس میں حصہ لیتے تھے اور بہت کم ہی ہار ان کا مقدر بنتی تھی لیکن ساگر پہلی بار ہارا تھا۔

اور یقیناً باباجان اس سے سخت خفا تھے۔دو دن پہلے اس کی ساگر سے بھی بات ہوئی تھی وہ بھی کافی بے یقینی کی حالت میں تھا

وہ اب تک اس ہار کو سوچ رہا تھا اس کا سوال بس یہی تھا کہ یہ ہار کیسے اس کا مقدر بنی

کہیں نہ کہیں کوئی بے ایمانی ضرور ہوئی ہے ورنہ وہ کبھی ہار نہیں سکتا۔یہ اس کا یقین تھا اور اس یقین پر وہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتا تھا

"وہ اسے کہنا چاہتا تھا ان فضول چیزوں کو چھوڑ کر وہ اپنے کریئر پر دھیان دے اپنے فیوچر کو بہتر بنانے کی کوشش کرے لیکن اس کی تو بس ایک ہی رٹ تھی کہ وہ ہارا کیسے اس کے ساتھ بے ایمانی ہوئی ہے۔

وہ اسے کچھ بھی کہے بنا ہی فون بند کر چکا تھا اور آج بابا سے بات کر کے بھی اسے مایوسی ہوئی تھی۔

وہ فون بند کر کے انہی سوچوں میں مگن تھا جب اس کے چہرے پر دو ننھے مگر ٹھنڈے ہاتھ آئے

یشی۔۔۔۔میری جان تمہارے ہاتھ ٹھنڈے کیوں ہیں وہ اگلے ہی لمحے اپنے تین سالہ بیٹے کو اٹھا کر اپنی گود میں رکھتے ہوئے اس کے ہاتھ سہلانے لگا یقیناً وہ برف سے کھیل کر آیا تھا۔

اوراس وقت اس کی گود میں لیٹا وہ الٹے سیدھے لا جک دے رہا تھا

○○○○○

ساری رسمیں ادا ہو چکی تھی اسے لا کر کمرے میں بٹھا یا گیا وہ اس کمرے میں پہلی بار تو نہیں آئی تھی لیکن شادی سے پہلے اس کے کمرے کو ایک بار پھر سے تیار کروایا گیا تھا اور بے شک اب یہ کمرہ اور بھی خوبصورت لگ رہا تھا

اس کمرے کی ایک ایک چیز خداش کے اعلی ذوق کا پتا دیتی تھی۔

سامیہ اور دیدم کافی دیر اسے تنگ کرنے کے بعد اب اٹھ کر باہر چلی گئی تھیں اس وقت وہ کمرے میں بالکل تنہا بیٹھی ہوئی تھی۔

فی الحال اس نے خداش کے بارے میں کچھ بھی نہیں سوچا تھا خداش کو لے کر اس کے دماغ میں اگر کوئی اچھی سوچ نہیں تھی تو برا بھی کچھ نہیں تھا

وہ اپنا دل پوری طرح صاف کر کے یہاں آئی تھی ایک عام سی لڑکی کی طرح وہ بھی ہزاروں خواب سجائے بیٹھی تھی

۔

اس وقت اس کے ذہن و دل میں خداش کے لئے کچھ بھی برا نہیں تھا وہ ایک نئی زندگی کی شروعات کر رہی تھی پوری ایمانداری کے ساتھ

خداش اس کے لیے کیسا ہمسفر ثابت ہونے والا تھا یہ وہ نہیں جانتی تھی لیکن اپنی زندگی کو لے کر وہ آنے والے ہر بدلاو کو قبول کر چکی تھی۔

اسے نہیں پتہ تھا کہ اس کی زندگی میں کیا ہوگا لیکن ایک چیز اس نے سوچ رکھی تھی کہ خداش اسے اجازت دے یا نہ دے لیکن اپنی پڑھائی پر کسی طرح کا کوئی کمپرومائز نہیں کرے گی

oooooo

ہم اس طرح کی کسی پنچایت کو نہیں مانتے،اور نہ ہی کسی پنچایت کی ضرورت ہے،

یہ قانونی فیصلے ہیں اور بہتر ہے کہ ان قانونی فیصلوں کو قانون کے طریقے سے کیا جائے،

بابا جان نے پنچایت کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اور ان کے ساتھ ان کے بیٹے بھی اس نئے خودساختہ قانون کو ماننے سے انکاری تھے۔

اور ان کے ساتھ ہی وہ سب لوگ بھی جو شاہ خاندان سے زیادہ کاظمی خاندان کو پسند کرتے تھے وہ بھی اس نئے قانون کو ماننے سے انکار کر چکے تھے

یہ گاؤں بہت زیادہ ترقی یافتہ نہیں تھا گورنمنٹ کا اس طرف رجحان کافی کم تھا ایسے میں فیصلوں میں اکثر تاخیر ہو جاتی تھی

کچھ عرصہ پہلے یہاں کے پنچایت میں ایک آدمی مقرر تھا جو کچھ عرصہ پہلے وفات پا گیا

اب اس کے بعد گاؤں کے سب سے طاقتور لوگوں کو گاؤں کا پنچایت بنانے کا فیصلہ کیا گیا تھا

لوگوں کے زیادہ ووٹ شاہ خاندان کی طرف چلے گئے کاظمی خاندان والوں کو تو آگ لگ گئی

وہ کسی بھی طرح پنچایت کو ماننے کو تیار نہ تھے اور ان کا یہ انکار جہاں کچھ لوگوں کو پسند آیا تھا وہی کچھ لوگ اس کے خلاف ہو گئے۔ گاؤں والوں کی باہم رضامندی کی بنا پر شاہ خاندان کے شاہ صاحب کو گاؤں کا سرپنچ بنانے کا فیصلہ کر دیا گیا

اور اب پورے گاؤں والوں کو انہی کے حکم کی پابندی کرنی تھی اس کے علاوہ جو لوگ ان کی حکم کو نہیں مانتے وہ اگلے سال الیکشن میں حصہ لے کر بھی سرپنچ بن سکتے تھے سب کا ہی ارادہ تھا کہ اگلے سال کاظمی صاحب کو بھی مخالف پارٹی میں کھڑا کر دیا جائے گا

لیکن اس سال تو شاہ صاحب کو ہی یہاں کا سرپنچ بنایا جائے گا اس معاملے کی ہزار طرح کی مخالفت کی گئی

لیکن فیصلہ پھر بھی شاہ صاحب کے حق میں ہی آیا کیونکہ گاؤں کے زیادہ تر لوگ انہی کے حق میں تھے

اور اس طرح سے وہ گاؤں کے سرپنچ بن گئے اب سارے فیصلے ان کے ہاتھ آ چکے تھے اور وہ جب چاہے جیسے چاہے فیصلہ کر سکتے تھے

لیکن گاؤں والوں کی ہمدردیاں سمیٹنے کے لیے فی الحال وہ بھی کاظمی خاندان کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا رہے تھے

جبکہ ان اختیارات پر سب سے زیادہ خلاف کاظمی خاندان کے لوگ ہی تھے۔ جو انہیں نقصان بھی پہنچا سکتے تھے

لیکن ابھی انہیں جیت کا نشہ چڑھا ہوا تھا جو جیت وہ گھوڑے کی ریس میں حاصل کر چکے تھے

۔لیکن وہ جانتے تھے کہ کاظمی خاندان کے لوگ اتنی آسانی سے چپ نہیں بیٹھیں گے وہ ان کے خلاف کوئی نہ کوئی قدم ضرور اٹھائیں گے اور ان کے ہر قدم پر وہ بھی بھرپور مقابلہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے

oooooo

سارا دن اپنی ٹینشنوں سے لڑتے لڑتے وہ پاگلوں کی طرح اپنے کاموں میں مصروف رہی تھی

جنت اور ماما تو اسے دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی آخر آج اسے ہوا کیا تھا۔؟

کہ وہ واپس آتے ہی کاموں میں لگ گئی تھی

انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیوں یہ سب کچھ کر رہی ہے ماما نے تو دو بار اسے کام کرنے سے منع کیا،

لیکن وہ رکی نہیں اسے تو کوئی جنون سوار تھا جبکہ جنت بھی دو تین دفعہ اس کے پاس آئی تھے

جنت نے کل اپنے شہر والے گھر چلے جانا تھا کیونکہ وہ ہانی کو سکول داخل کروانے والی تھی

جب اس کی شادی ہوئی تھی اسے جہیز میں شہر والا وہ بنگلہ دیا گیا تھا جس میں کافی عرصہ تک باقر اس کے ساتھ ہی رہا تھا لیکن اسے طلاق دینے کے بعد وہ یہاں چلا آیا تھا

جنت کافی عرصے تک وہیں پر رہی کبھی کبھار ماں باپ کی یاد حد سے زیادہ ستانے لگتی تو یہاں آجاتی تھی۔

لیکن زیادہ تر وہ وہیں پر رہنا پسند کرتی تھی تو کل وہ واپس جانے والی تھی اس لیے چاہتی تھی کہ وہ تھوڑی دیر عمایہ کے ساتھ وقت گزارے

لیکن عمایہ تو سارا سارا دن کام میں مصروف ہی رہی اس نے اسے منع بھی کیا

کہ کیا حالت بنالی ہے تم نے اپنی صبح سے تم گھر کی ملازمہ بنی ہوئی ہو۔زریام واپس آنے والا ہو گا اپنی حالت ذرا سدھارو جب واپس آئی تھی کتنی پیاری لگ رہی تھی

ایک ہی دن میں تم نے اپنا حشر کر لیا ہے لیکن وہ جیسے کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھی وہ تو اپنے ہی فضول کاموں میں لگی ہوئی تھی

۔جنت کو تو اس پر اچھا خاصا غصہ آ گیا تھا۔

لیکن پھر کتنی دیر اس پتھر کے ساتھ سر پھوڑتی وہ خود ہی مایوس ہو کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی اسے ناراض کر کے اچھا تو اسے بھی نہیں لگتا تھا لیکن فی الحال وہ تنہا رہنا چاہتی تھی

زریام کی ناراضگی نے اسے بے حد پریشان کر دیا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کیا کرے۔

کس طرح سے اسے اپنا یقین دلائے کس طرح اس کا یقین واپس جیتے اس کی جنت جیسی زندگی پھر سے جہنم بن گئی تھی اور وہ ایسا نہیں ہونے دے سکتی تھی۔

میں ان کو منالوں گی کسی بھی طرح میں کیسے بھی کر کے ان کو مناؤں گی میں انہیں ناراض نہیں رہنے دے سکتی

اگر وہ ہمیشہ کے لئے ناراض ہو گئے تو۔۔نہیں ایسا نہیں ہو سکتا اس کا دل بہت زیادہ ڈر رہا تھا اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی زریام کی ناراضگی جیسے اس کی جان لے رہی تھی

کل تک وہ اس کے لئے صرف اس کا شوہر تھا لیکن آج اس کی محبت تھا اس کے لئے سب کچھ تھا وہ اسے خود سے ناراض نہیں رہنے دے سکتی تھی اسے کیسے بھی اسے منانا تھا۔ لیکن کیسے۔۔ یہ سوچ سوچ کر وہ پریشان ہو چکی تھی

ooooooo

آج کل بہت زیادہ پریشان رہنے لگا تھا۔ اس کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا تھا یہ تو وہ نہیں جانتا تھا

لیکن اس کے خواب و خیالوں میں بس ایک ہی لڑکی چھائی ہوئی تھی۔ ہاں وہ جو کبھی لڑکیوں سے ہزاروں میل دور فاصلے پر رہنا پسند کرتا تھا۔

آج کل اس کے دماغ میں بس ایک ہی لڑکی کا سایہ تھا ہزار کوششوں کے باوجود بھی وہ اپنے دماغ سے اس لڑکی کو نکال نہیں پا رہا تھا، وہ ناچاہتے ہوئے بھی بار بار ریدم کے بارے میں سوچ رہا تھا

اسے یہاں سے واپس آئے تو قریب اکیس دن گزر چکے تھے لیکن اب تک اس کے ذہن میں وہ لڑکی بری طرح سے بسی ہوئی تھی۔

وہ کہاں کسی لڑکی کو دیکھتا تھا یا اس کے بارے میں سوچتا تھا کہ وہ پہلے اس فیلنگ سے گزرا ہو یا اپنی اس کنڈیشن کو سمجھ سکتا ہو

یہ سب کچھ تو بالکل نیا تھا بالکل الگ تھا۔ اس نے کہا تھا قسمت میں ہوا تو دوبارہ ضرور ملیں گے

لیکن اگر قسمت نہ ہوئی تو کیا وہ مجھ سے دوبارہ کبھی نہیں ملے گی۔۔۔؟

کیا ہم کبھی بھی مل نہیں سکے گیں۔

نہیں وہ اس سے ملنا چاہتا تھا اسے دیکھنا چاہتا تھا اسے سمجھنا چاہتا تھا۔

ہاں وہ اسے بہت کچھ بتانا چاہتا تھا وہ اس کی بیو قوفی بھری باتیں سننا چاہتا تھا وہ اس کی باتوں کو انجوائے کرنا چاہتا تھا وہ اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا۔اس کے ساتھ اسی طرح جنگل کا ایک اور سفر کرنا چاہتا تھا

اسے ڈرے ڈرے سہمے انداز میں بے وقوفانہ باتیں کرتے ہوئے سننا چاہتا تھا وہ اس کے منہ سے اپنے ٹائیگر کے لئے کتنا سننا چاہتا تھا۔

آخری ملاقات میں اس نے اس کے ٹائیگر کو ٹائیگر جی کہہ کر بلایا تھا کتنا پیارا لگا تھا اس کے منہ سے یہ لفظ۔۔۔

یاد کرتے ہوئے اس کے لبوں پر دلکش مسکراہٹ آگئی تھی اس کی ایک ایک بات ایک ایک انداز بہت خوبصورت تھا وہ بہت پیاری باتیں کرتی تھی۔ لیکن وہ جا چکی تھی وہ چلی گئی تھی۔

ان کی ملاقات کو قسمت کے بھروسے پہ چھوڑ کر وہ اب گھر جانا چاہتا تھا اور وہاں جا کر داداجان سے اس لڑکی کے بارے میں سب کچھ پوچھنا چاہتا تھا۔

سب کچھ جاننا چاہتا تھا اس کے بارے میں وہ کون تھی کہاں سے آئی تھی داداجان کے ساتھ اس کا کیا تعلق تھا۔

اور داداجان نے اس کے فیوچر کے بارے میں کیا کچھ سوچ رکھا ہے پچھلے کئی دن سے وہ لڑکی اس کی ہر بات میں شامل ہو چکی تھی ٹائیگر سے باتیں کرتے کرتے اچانک وہ یاد آ جاتی۔ وہ

دوستوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چھوڑ چکا تھا وہ اپنی ایک الگ دنیا میں مگن تھا۔اس کے دوست روز آتے اسے باہر چلنے کے لئے کہتے لیکن وہ کہیں جانا ہی نہیں چاہتا تھا کیونکہ اسے اسے اپنے دوستوں کی سنگت میں وہ مزہ نہیں مل رہا تھا جو ریدم کی سنگت میں ملا تھا کچھ تو بہت الگ تھا اس لڑکی میں

oooooo

وہ آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا، چہرے پر دلکش مسکراہٹ تھی جیسے آج اس نے سب کچھ پالیا ہو 'اور سچ میں آج اس نے سب کچھ پالیا تھا، اس کے دل کی خواہش پوری ہو چکی تھی

جسے وہ چاہتا تھا جس کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا وہ اس کے ساتھ تھی،

اس کی بیوی کے روپ میں اس کی ملکیت بن کر۔ تو کیوں نہ آج وہ خوش ہوتا اس کی چال میں غرور کیوں نہ ہوتا، تو آہستہ آہستہ چلتا اس کے بالکل پاس آکر بیٹھا تھا۔

وہ گھونگھٹ میں سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی اس نے آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر اس کا گھونگھٹ پیچھے گیا تھا"

وہ آسمان سے اتری پری سے کم حسین نہ تھی۔اسے لگا جیسے وقت تھم سا گیا ہو۔وہ ان لمحوں کی گرفت میں آچکا تھا ،اس کا معصوم حسن اس کے دل میں قیامت برپا کرنے کے لئے تیار تھا،

وہ خود کو اس دنیا کا سب سے خوش قسمت ترین انسان محسوس کر رہا تھا،

جسے اس نے چاہا تھا اسے اس نے پالیا تھا اور یہ انمول تحفہ اللہ نے اس کے نصیب میں لکھ دیا تھا۔ بہت کم لوگ ہوتے ہیں جنہیں ان کی پہلی چاہت مل جاتی ہے خداش انہی خوش قسمت لوگوں میں سے ایک تھا جسے بنا کسی امتحان کے اس کی پہلی محبت مل گئی تھی

بہت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ لیکن الفاظ ختم ہو گئے ہیں، تمہیں پتا ہے میں نے سوچا تھا تمہارے حسن کی تعریف کروں گا تم سے باتیں کروں گا بچپن سے لے کر اس مقام تک تم سے اپنا ہر دکھ سکھ شیئر کروں گا لیکن کچھ بھی نہیں کر رہا ہوں وہ اس کا نازک مرمریں ہاتھ تھامتے ہوئے اپنے لبوں کے قریب کر کے بولا۔

وہ جو یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اسے نیچا دکھائے گا یا پھر اس سے کہے گا کہ دیکھو میں نے تمہیں فتح کر لیا اب سے تم میری ملکیت ہو اس کے منہ سے اس طرح کے الفاظ سن وہ خود بھی حیران رہ گئی تھی

کچھ بولو نا یار ورنہ میرا دل بند ہو جائے گا خوشی سے۔۔ میرے دل نے ڈبل ٹرپل سپیڈ پکڑ لی ہے وہ بے ساختہ ہی اسکا نازک ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھ چکا تھا اس کا دل سچ میں بے ترتیب تھا۔ اس کے جذبوں سے دیشم کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی

وہ تو دیوانہ سا لگ رہا تھا اس کا اندازہ اس کی باتیں اسے کنفیوز کر رہی تھی۔

تمہیں سالار سکندر بہت اچھا لگتا ہے ناں۔۔۔؟ وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا تو وہ نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھنے لگی تھی

تمہارے لیے ایک گفٹ لایا ہوں ایک منٹ رکو میں ابھی دیتا ہوں وہ سائیڈ دراز سے ایک کتاب نکال کر اس کے حوالے کرنے لگا

بہت عجیب قسم کا دولہا ہوں میں اپنی دلہن کو ناول تحفے میں دے رہا ہوں ناول کی دیوانیوں کے لئے تو یقیناً آئیڈل ہسبینڈ میں ہی ہوں وہ آنکھ دبا کر دل کشی سے مسکرایا تھا جبکہ اس کے ہاتھ میں موجود آب حیات دیکھ وہ سچ مچ میں بے ہوش ہونے کے قریب تھی

پکڑ لو یار تمہارے لئے ہی لایا ہوں وہ اس کے ہاتھ میں کتاب تھماتے ہوئے بولا

اس نے اس کے حسن کی تعریف نہیں کی تھی اس کی تعریف میں غزل نہیں کہی تھی اس نے بہت الگ کام کیا تھا اس نے سچ میں اسے وہ تحفہ دیا تھا جو کوئی بھی لڑکی سوچ بھی نہیں سکتی وہ حیران سی کبھی اس کا چہرہ تو کبھی اپنے ہاتھ میں موجود آب حیات کو دیکھ رہی تھی

شادی کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ لڑکی اپنے خواب چھوڑ دے اپنی زندگی جینا چھوڑ دے تم جو کرنا چاہتی ہو جو پانا چاہتی ہوں سب کرو میں تمہارے راستے کی رکاوٹ نہیں تمہارا سب سے مضبوط سہارا بننا چاہتا ہوں۔

تمہیں سالار سکندر پسند ہے نا۔۔۔؟ پسند کرو اسے لیکن اس سے محبت مت کرنا

محبت صرف مجھ سے کرو اگر مجھے تمہاری محبت مل گئی ناں تو شاید میں خوشی سے مر ہی جاؤں گا۔

یہ مت سوچنا کہ رونمائی میں تمہارے لئے یہ 500 کی کتاب لے کر آیا ہوں ہر گز نہیں۔

اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت دن پر میں تمہیں کیا یہ تحفہ دوں گا بے شک کتابوں سے انمول دنیا میں کچھ نہیں ہوتا لیکن میں نے بھی تمہارے لئے کچھ انمول خریدنے کی کوشش کی ہے

Urdu Novels Ghar

اور یہ سب کچھ میں نے اس لیے نہیں خریدا تا کہ تمہاری محبت حاصل کر سکوں مجھے تمہاری محبت اس طرح سے نہیں چاہیے تمہاری محبت تو میں تمہارے دل میں اتر کر پا ہی لوں گا یہ تحفہ صرف اور صرف اس ناولٹی افسانے کے کردار سے نکلنے کے لیے دے رہا ہوں۔

تم نے کہا تھا کہ ہر کوئی سالار سکندر نہیں ہوتا۔ شاید نہیں ہوتا ہو گا وہ اپنی محبت کے لیے یقیناً بہت انمول شخص رہا ہو گا لیکن تمہاری زندگی میں کوئی سالار سکندر نہیں بلکہ یہ خداش کاظمی ہے۔ اور یقین کرو میں بھی برا نہیں ہے وہ فائلز اس کے حوالے کرتے ہوئے بولا

فائل میں دو طرح کے کاغذات پڑے تھے جسے وہ فی الحال پڑھنا یا سمجھنا نہیں چاہتی تھی اس وقت تو اس کا دماغ اسے کچھ بھی سوچنے یا کرنے کی اجازت ہی نہیں دے رہا تھا

وہ تو بس ٹکٹکی باندھے اس سامنے کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی جو آج ایک نیا روپ دکھا رہا تھا

سمجھ گیا تم یہ نہیں پڑھنا چاہتی نا اس وقت میں خود ہی بتا دیتا ہوں یہ کاغذات ایک آئی لینڈ کے ہیں میں نے سڈنی میں تمہارے نام سے ایک بہت خوبصورت آئیلینڈ۔ خریدا ہے ہم ہنی مون منانے وہیں پر جائیں گے اور یہ کاغذات وہیں کے ہیں اور یہ میں نے تمہارے نام ایک ستارہ کیا ہے۔

میں جانتا ہوں یہ بہت ہی فضول چیزیں ہیں تمہارے نزدیک اور تمہارے نزدیک شاید ان چیزیں کا کوئی کام بھی نہیں ہو گا لیکن میں تمہیں کچھ سپیشل دینا چاہتا تھا کچھ ایسا تحفہ دینا چاہتا تھا جو تمہیں یہ بات بتا سکے کہ تم میرے لیے کتنی اسپیشل ہو۔

اس لیے یہ خریدا ہے تمہیں پسند آیا ناں۔۔وہ امید سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا وہ بے یقینی سے اپنے ہاتھ میں موجود تین چیزوں کو دیکھ رہی تھی بے شک ان تین چیزوں میں پسند تو اسے آب حیات ہی تھی

لیکن وہ شخص جو منتظر نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اسے جواب بھی تو دینا تھا وہ نگاہ اٹھا کر اسے دیکھتی مسکرا کر ہاں میں سر ہلا چکی تھی خداش کو جیسے سکون ملا تھا

یعنی کہ تمہیں میرے دیے ہوئے تحفے پسند آئے شکر ہے

لاؤ مجھے میرا تحفہ دو وہ اپنا ہاتھ اس کے سامنے کرتے ہوئے بولا دیشم نے بنا کنفیوز ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا خداش کو لگا جیسے پوری دنیا اسے مل گئی ہے

اس نے جھک کر اس کے ہاتھ کو بڑی عقیدت سے چوما تھا جب اچانک دروازے پر بڑی تیزی سے دستک ہونے لگی وہ فوراً اٹھ کر دروازے کے پاس آیا تھا

خداش بابا جان کی طبیعت اچانک بہت زیادہ خراب ہو گئی ہے میرے خیال میں ابھی اسی وقت انہیں اسپتال لے کر جانا پڑے گا جلدی آؤ بابا جان دروازے پر کھڑے کافی پریشان لگ رہے تھے وہ ان کے پیچھے بھاگا تھا جبکہ دیشم بھی ان کی بات سن چکی تھی پریشانی سے اٹھ کر ان کے ساتھ ہی باہر بھاگ گئی تھی

○○○○○○○○

دادا جان کی طبیعت بہت زیادہ بگڑ گئی تھی اچانک ان کی طبیعت اتنی کیسے خراب ہو گئی۔۔۔؟

کوئی بھی سمجھ نہیں پایا تھا، خداش تو ان کی حالت دیکھ کر بری طرح سے بوکھلا گیا تھا،

Urdu Novels Ghar

کیونکہ اس وقت ان کی حالت پہلے سے بھی زیادہ خراب لگ رہی تھی وہ فوراً ہی انہیں گاڑی میں ڈالتا ہسپتال کی طرف روانہ ہو گیا تھا جبکہ پیچھے سب لوگ پریشان تھے۔

ooooo

وہ انہیں فوراً ہسپتال لے گیا تھا نہ جانے انہیں کیسے تکلیف ہوئی تھی کوئی نہیں جانتا تھا وہ تو کمرے میں بالکل تنہا تھے۔

اور شاید اپنے کسی دوست سے فون پر بات کر رہے تھے اس وقت تک وہ زیادہ تر سو ہی جاتے تھے۔

لیکن ان کے دوست ہارٹ اٹیک کا سن کر فون کرتے تھے۔اور بابا جان کے حساب سے تھوڑی دیر پہلے ان کے دوست کا فون آیا تھا جس سے وہ بات کر رہے تھے۔

پھر اچانک طبیعت خراب ہو گئی ڈاکٹر نے کہا تھا انہیں کسی بھی طرح کی ٹینشن سے دور رکھا جائے۔

گھر میں تو ایسی کوئی چیز نہیں تھی جس سے انہیں ٹینشن ہوتی یا پھر ان کی حالت خراب ہوتی

وہ انہیں سپتال لے کر پہنچا تو ڈاکٹر نے فوراً ان کو ایمرجنسی میں شفٹ کر دیا۔ڈاکٹروں کے مطابق انہیں کسی چیز کی شدید ٹینشن تھی۔

لیکن کس چیز کی ٹینشن تھی۔یہی تو وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا فلحال دادا جان کو کسی طرح کا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

تھوڑی دیر پہلے وہ بے حد خوش تھے اور بچیوں کے ساتھ ہنسی مذاق بھی کر رہے تھے تو اب دادا جان کی طبیعت اس حد تک خراب کیسے ہو گئی۔۔

خداش یہ سوچ رہا تھا کہ انہیں کس کا فون آیا وہ گھر جا کر یہ چیک کرنا چاہتا تھا لیکن فی الحال اسے دادا جان کی جان سے زیادہ عزیز اور کچھ بھی نہیں تھا ڈاکٹر ان کا چیک اپ کر رہے تھے جب کہ وہ باہر پریشان سا بیٹھا ان کے واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا

oooooo

عمایہ پاگلوں کی طرح سارا دن کام میں لگی رہی تھی

اور پھر اس نے زریام کو منانے کے لیے اس کی پسند کا سارا کھانا بنا لیا تھا

شاید اسی کو دیکھ کر اس کا دل بھی پگھل جائے

وہ شام کو گھر واپس آیا تو عمایہ کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا

وہ تو پریشانی سے بے حال ہو رہی تھی۔ کیونکہ وہ اس کی طرف دیکھنا تک گوارا نہیں کر رہا تھا۔

وہ اس کے سامنے بچھ بچھ کر اس کی من پسند ڈش اس کے سامنے رکھ رہی تھی لیکن اس نے تو بے نیازی کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔

وہ اتنا سخت دل بھی ہو سکتا ہے اس نے کبھی نہیں سوچا تھا اس کے سامنے تو وہ ہمیشہ سے ایک الگ منفرد انسان تھا۔

کھانا کھاتے ہوئے وہ مکمل طور پر اسے اگنور کر رہا تھا۔

جنت اور ماما کے علاوہ تانیہ اور چاچی نے بھی یہ بات نوٹ کر لی تھی اس کے ہاتھ سے کھانا نہ لیتے ہوئے وہ تانیہ کے ہاتھ سے کھانا لے چکا تھا۔

تانیہ کو اشارہ کیا ملازمہ فوراً ہی کام پر لگ گئی تھی۔

عمایہ کو اگنور کرنا اس کے لئے کافی اچھا ثابت ہو رہا تھا

عمایہ کے ہاتھ سے کھانا نا لینے کا مطلب یہی تھا کہ وہ اس کے اس سے ناراض ہے اور وہ اس ناراضگی کا بھرپور فائدہ اٹھانا چاہتی تھی

لیکن وہ کیوں ناراض تھا اس سے۔۔۔۔! آخر ان دونوں میں ایسا کیا ہوا تھا کہ بات یہاں تک آپہنچی تھی۔

کہ وہ اسے دیکھنا بھی نہیں چاہتا تھا کچھ تو ہوا تھا

اور تانیہ کو یہ جاننے کی کچھ زیادہ ہی بے چینی ہو رہی تھی صبح صبح زریام نے جنت کو چھوڑنے کے لئے جانا تھا

وہ ایک دن میں تو کبھی بھی واپس نہیں آتا تھا۔

تو یقیناً اسی ناراضگی میں صبح جانے والا تھا اور تانیہ اس ناراضگی کا فائدہ اٹھا سکتی تھی۔

کھانا کھانے کے فوراً بعد وہ نہ صرف زریام کے کمرے میں گئی بلکہ صبح کے لئے زریام کے کپڑے تیار کر کے رکھ دیئے۔

اور اس کے ہاتھ سے کھانا نہیں لے رہا تھا تو وہ اس کے تیار کردہ کپڑوں کو بھی چھونا پسند نہیں کرے گا۔اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ ذریام کسی بھی بہانے سے عمایہ کو مخاطب کرے

یہ ناراضگی، ناراضگی ہی رہنی چاہیے وہ فخریہ انداز میں اپنا کارنامہ دیکھ کر کمرے سے نکل گئی تھی۔

وہ کمرے کی طرف ہی آرہا تھا جب کہ وہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس آرکی عمایہ تیزی سے چائے کا کپ لیکر آرہی تھی

وہ زریام میں نے آپ کے کپڑے تیار کر دیے ہیں صبح آپ کو جنت کو چھوڑنے کے لئے جانا ہے نا۔۔؟

تو میں نے سوچا کہ میں آپ کے کپڑے تیار کر دیتی ہوں عمایہ بیچاری سارا دن کام میں لگی رہی ہے

تھک گئی ہے بیچاری تو میں نے کر دیے۔وہ مسکراتے ہوئے بول رہی تھی جب کہ عمایہ جو سوچ رہی تھی کہ شاید وہ اسے اپنے کمرے میں دوبارہ آنے سے منع کرے گا بنا کچھ بولے آگے بڑھ گیا

اس کا یہ اندازا سے مزید ڈر میں مبتلا کر رہا تھا

ooooo

داداجان کی حالت اب تک ٹھیک نہ ہوئی تھی۔

گھر میں پریشانی بڑھنے لگی تھی۔

تھوڑی دیر پہلے اس نے گھر پر فون کر کے بتادیا تھا کہ داداجان کو پھر سے ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔اور حالت کافی زیادہ خراب ہے۔

ڈاکٹر کے مطابق انہیں کسی بہت بڑی ٹینشن میں ڈالا گیا تھا۔

انہیں کس کا فون آیا تھا یہ جاننا بہت ضروری ہو گیا تھا۔

اگر یہ سب کچھ ایک فون کال کی وجہ سے ہوا تھا تو یقیناً وہ کوئی دوست نہیں بلکہ دشمن تھا۔

داداجان کا کون دشمن ہو سکتا ہے شاہ خاندان کے علاوہ اس کا سارا شک اسی طرف جا رہا تھا

اس نے گھر فون کر کے سامیہ سے کہا تھا کہ داداجان کے فون پر دیکھیں کہ آخری کال اس کی آئی ہوئی ہے۔

اور وہ یہی چیک کرنے ان کے کمرے میں گئی تھی اور چیک کرنے کے بعد اسے کال کرنے والی تھی

اسی لیے وہ اپنا فون ہاتھ میں لئے ہوئے تھا

اور تھوڑی ہی دیر میں اسے فون آ گیا تھا لیکن دوسری طرف سے اسے جو خبر ملی تھی وہ اس کے پیروں تلے سے زمین نکل چکی تھی

داداجان کو کس کا فون آیا تھا یہ تو پتہ نہیں چلا تھا۔

لیکن اب جو تھوڑی دیر پہلے سامیہ نے اسے خبر سنائی تھی وہ اسے پاگل کر دینے کے لئے کافی تھی

وہ فوراً گھر واپس جانا چاہتا تھا لیکن داداجان کو اس حالت میں چھوڑ کر وہ کہیں نہیں جا سکتا تھا لیکن باقی سب لوگ گھر کے لیے نکل چکے تھے کس نے سوچا تھا کہ ایسا کچھ ہو جائے گا

OOOOOO

ان سب کو داداجان کی پریشانی لاحق تھی کسی نے دیکھا بھی نہیں کہ کون کون ان کے پاس موجود ہے اور کون کون نہیں۔

وہ سب لوگ باہر ہال میں بیٹھے ہوئے تھے جب دیشم نے اپنا لباس چینج کرتے ہوئے سادہ سالباس پہنا اور باہر آگئی۔

اور باہر آتے ہی اس نے سب سے پہلے حرم کو تلاش کرنا چاہتا تھا۔

جو اسے کہیں بھی نہیں ملی اماں کو تو لگا شاید وہ سو چکی ہے انہوں نے دیدم کو کہا کہ وہ اسے جگا لائے اور دادا جان کی حالت کا بتائے

دیدم اسے جگانے کے لیے گئی تو تقریبا پانچ منٹ کے بعد واپس آ کر اس نے جو خبر انہیں سنائی تھی اور سچ میں حویلی کی چھت جیسے ان کے سروں پر گر چکی تھیں

حرم حویلی میں نہیں تھی وہ نہ صرف روم بلکہ واشروم ڈریسنگ روم اس کے علاوہ آگے پیچھے کے سارے کمرے دیکھ کر آئی تھی حرم کہیں پر بھی موجود نہیں تھی

اس خبر نے انہیں بری طرح سے پریشان کر دیا تھا۔

وہ سب لوگ مل کر حرم کو ڈھونڈنے لگے لیکن ہر طرف سے ناکامی ہی ہاتھ آئی تھی۔

حرم پوری حویلی میں کہیں پر بھی موجود نہیں تھی

اس بات کو چھپانے یا پھر دبانے کے بجائے انہوں نے خداش کو فون کر کے فورا یہ بات بتادی تھی

گھر سے جوان جہاں لڑکی کا اس طرح سے غائب ہو جانا کوئی معمولی بات تو ہر گز نہ تھی۔

یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ بھی پریشانی سے خداش کو ہسپتال چھوڑ کر حویلی پہنچے تھے انہوں نے خود بھی تسلی کے لیے پوری حویلی کا ایک ایک کمرہ چھان مارا تھا لیکن حرم کہیں پر بھی نہیں تھی

وہ لڑکی ایک کمرے سے دوسرے کمرے تک رات میں اکیلی نہیں جاسکتی تھی تو اس طرح اچانک رات گھر سے غائب ہو جانا کوئی معمولی بات نہ تھی

کل کی صبح ان کے لئے کتنی بری ثابت ہو سکتی تھی وہ صرف سوچ سکتے تھے

ان کے پاس بہت کچھ تھا حرم کو ڈیفنس کرنے کے لئے لیکن کوئی ان کی اس بات کو کیوں مانے گا کہ وہ ڈرپوک ہے اور آدھی رات کو اکیلے گھر سے نہیں نکل سکتی تھی

لوگوں نے کیا کیا بات بنانی تھی یہ تو وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھتے تھے اس گاؤں میں رہتے انہیں سالوں بیت گئے تھے

یہاں کے ماحول کو ان سے بہتر کون سمجھ سکتا تھا ان کی بیٹی گھر سے غائب تھی

اور بے شک وہ ان کے لیے سب سے چھوٹی لاڈلی معصوم بچی تھی لیکن دنیا والوں کے لئے کوئی معصوم بچی نہیں بلکہ ایک جوان بالغ لڑکی تھی

ان کے خاندان کی عزت داؤ پر لگ سکتی تھی

وہ خاموشی سے اسے تلاش کرنے لگے تھے چاچا بڑے چاچا اور بابا اپنی اپنی گاڑی میں دور دور تک دیکھ کر واپس آ رہے تھے

وہ تھک چکے تھے اماں کا کہنا تھا کہ ہمیں پولیس میں رپورٹ کروانی چاہیے لیکن یہ چیز بھی ان کے لئے بدنامی کی وجہ بن سکتی تھی

یقیناحرم کارات بھر گھر سے غائب رہنا ان کے لیے بہت بدنامی کا سبب بن سکتا تھا

اور اگر یہ بات کسی طرح شاہ خاندان کے کانوں میں پڑ گئی تو کیا ہو گا وہ سوچنا بھی نہیں چاہتے تھے

۔کیونکہ آج سے سترہ سال پہلے ہوا واقع تاریخ دوڑا بھی سکتا تھا گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی کو یہ گاؤں والے کیا سزا دیتے

تھے وہ اس سے انجان تو نہیں تھے

وہ کس کس کو یہ بات ثابت کرتے کہ ان کی بیٹی گھر سے بھاگی نہیں ہے

وہ کس کس پر اپنی بیٹی کی بے گناہی ثابت کرتے وہ جانتے تھے کہ حرم گھر سے بھاگ نہیں سکتی حرم کو گھر سے غائب

کیا گیا ہے اسے اغوا کیا گیا ہے لیکن لوگ ان کی اس بات پر یقین کیوں کرتے۔۔۔!

کیا انہوں نے کبھی کسی پر یقین کیا تھا کیا کسی کی بہن بیٹی کے لیے ان کے دل میں ترس آیا تھا جو کوئی ان کی بیٹی کیلئے

آواز اٹھاتا

حرم کے ساتھ بھلا ایسا کون کر سکتا ہے کیا شاہ خاندان ایسا کر سکتا ہے۔نہیں وہ اتنا نہیں کر سکتے تھے ان کی اپنی بھی

بیٹیاں تھیں

شاہ خاندان تو بدلے کی آگ میں جل رہا تھا اس آگ میں جس میں کسی کی بیٹی جلی تھی تو کسی کا بیٹا۔ تلواریں تو دونوں

طرف کی پیاسی تھی۔اور یہ واقع شاہ خاندان کے بدلے کی آگ بجھا بھی سکتا تھا

ooooo

وہ تیز تیز سیڑھیاں اتر رہا تھا جب سامنے سے آنے والی لڑکی اس سے زوردار طریقے سے ٹکرائی تھی۔

وہ تواس اچانک ہونے والی افتاد پر خود بھی پریشان ہو گیا تھا اگلے ہی لمحے وہ اس کا بازو تھام کر اسے کھینچا تھا۔

ٹھیک ہیں آپ۔۔۔۔۔! وہ اس کو یوں ہی پریشان کھڑے دیکھ کر کہنے لگا تھا وہ پوری طرح سے خود کو ر کیے ہوئے تھی سوائے آنکھوں کے کچھ بھی نظر نہیں آیا تھا اس نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اپنے آپ کو ریلیکس کیا۔

شکریہ میں ٹھیک ہوں اگر آپ میرا ہاتھ نہ تھامتے تو میں سیڑھیوں سے نیچے گر جاتی وہ اس سے شکر گزار نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تو وہ مسکرا دیا

سچ کہوں تو یہ بالکل بے ساختہ ہوا ہے نہ جانے کیسے آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں آگیا ہے۔ورنہ آپ گر بھی سکتی تھی

۔

احتیاط سے چلیے اور ان سیڑھیوں پر تو زیادہ احتیاط کریں کیونکہ یہ زیر تعمیر ہیں وہ اسے مشورہ دے کر وہاں سے نکل چکا تھا جب کہ مسکرا کر ایک نظر سیڑھیاں دیکھ کر کلاس کی طرف چلی گئی۔

افشین کتنا وقت لگا دیا تم نے آتے ہوئے بس کلاس شروع ہونے والی تھی میں نے سوچا یہ نہ ہو کہ پہلے ہی دن تمہاری کلاس مس ہو جائے

اس کی سہیلی جو کب سے بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی اس کے آتے ہی اسے کہنے لگی۔

ارے یار سیڑھیوں سے گرتے گرتے بچی ہوں میں نے دیکھا ہی نہیں کہ وہ زیر تعمیر تھی

میری تو سانسیں رکنے لگی تھی شکر ہے کہ اس آدمی نے میرا ہاتھ تھام لیا ورنہ میری ایک نہ ایک ہڈی تو لازمی ٹوٹ جاتی آج وہ اس کے پاس بیٹھ کر بتانے لگی

ارے یار دیکھ کر چلا کرو شکر ہے کے گرنے سے تو بچ گئی نا چلو اب اس آدمی کو تھینک یو بول دینا وہ کہہ کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی

جبکہ اس نے بھی مزید بات کو بڑھایا نہیں تھا لیکن اچانک ہی اس کا دھیان باہر گیا تھا جہاں اس کے ٹیچر کے ساتھ وہ لڑکا کھڑا نہ جانے کیا باتیں کر رہا تھا۔

یہی لڑکا ہے جس نے مجھے گرنے سے بچایا اس نے ساتھ بیٹھی اپنی سہیلی سے کہا تھا

ارے یار یہ تو ٹاپر ہے لاسٹ ایئر کا اسٹوڈنٹ ہے بہت لائق ہے پورے بورڈ میں پوزیشن لی تھی ہر ٹیچر کا فیورٹ ہے اس کی سہیلی نے ایک ہی سانس میں تفصیل بتادی تھی۔

ہاں بہت اچھا ہے اور خوش اخلاق بھی ہے۔افشین نے دل سے اس کی تعریف کی تھی جو بھی شخص اسے اچھا لگتا تھا وہ اس کی تعریف کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگاتی تھی

oooooo

یہ تمہارے آخری سال کے پیپرز ہو جائیں اس کے بعد پڑھائی چھوڑو اور اپنے کام میں لگ جاؤ

کب تک تینوں بھائی سنبھالے تمہاری بھی کچھ ذمہ داری ہے ساگر۔

مقابلے کو ختم ہوئے تین مہینے سے اوپر کا وقت ہو چکا تھا

اور اب بابا جان نارمل ہو چکے تھے ساگر سے وہ اکثر ہی پڑھائی ختم کر کے کام پر دھیان دینے کی بات کرتے تھے

بابا جان بس یہ آخری سال ہے اس کے بعد تو ان شاءاللہ وہی کرنا ہے جو آپ کہیں گے اس نے خوشامند کرتے ہوئے کہا وہ کبھی خوشامدی قسم کا انسان نہیں تھا لیکن بابا کو خوش کرنے کے لئے ایسا ہو جایا کرتا تھا

بابا اس کے گھومنے پھرنے کے دن ہیں ابھی اسے انجوائے کرنے دیجئے ہم سنبھال تو رہے ہیں نہ سب کچھ ثاقب کاظمی اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگے۔

نہیں بس انجوائے کرنے کے دن تو اس نے پڑھائی میں ضائع کر دیے جو پڑھ لیا اتنا بہت ہے اور اب اسے بھی کام سیکھنا چاہیے بابا نے ان کی بات کی مخالفت کی تھی۔

جی بابا جان جیسا آپ کا حکم راحت کاظمی نے ثاقب کاظمی کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کرتے ہوئے بات ختم کر دی آگے سے وہ کچھ نہیں بولے جبکہ ساگر کاظمی خاموشی سے اپنا کھانا کھانے میں مصروف تھے

ooooo

کیسا رہا میرے بچے کا پہلا یونیورسٹی کا دن انجوائے کیا۔۔۔!

کیسے چل رہی ہے تمہاری۔پڑھائی۔۔؟ ہر بار کی طرح ہی کیا ہم سمجھیں کہ تم یونیورسٹی میں بھی ٹاپ کرو گی۔۔۔۔؟

بابا جان نے اپنی لاڈلی کو سینے سے لگاتے ہوئے پوچھا تھا جس پر اس نے پورے جوش سے ہاں میں سر ہلایا تھا

گاؤں کے سرپنچ کی بیٹی ہوں ان کا نام کیوں ہیں روشن کروں گی دیکھیے گا یہاں بھی ٹاپ کروں گی۔وہ خوشی سے بولی

Urdu Novels Ghar

بس سر پر چڑھا لیجئے اسے شادی کروائیں اس کی 19 سال کی ہو گئی ہے اور ابھی تک آپ اس کی پڑھائی ختم نہیں ہونے دے رہے

اس عمر میں، میں دو بچوں کی ماں تھی اماں جان نے پیچھے سے آتے ہوئے دونوں باپ بیٹی کو سنایا تھا جو پوری طرح سے انہیں نظر انداز کرتے ہوئے اپنی ہی باتیں کرتے ہوئے مسکرا رہے تھے

اپنی ماں کی بات پر دھیان مت دو تم اپنی پڑھائی پر دھیان دو اپنے باپ کا نام روشن کرو۔

جب تک میری بیٹی نہیں چاہے گی تب تک ہم اس کی زندگی کا کوئی فیصلہ نہیں کریں گے وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے محبت سے بولے

جبکہ افشین خدا کا شکریہ ادا کر رہی تھی جسے اس حد تک سمجھنے والے بابا ملے تھے۔

بابا جان نے اسے بس یہی کہا تھا وہ جو چاہے اپنی زندگی کا فیصلہ کر لے۔ لیکن اس کی زندگی کا سب سے اہم فیصلہ یعنی کے اس کی شادی کا فیصلہ وہ خود کریں گے۔

اور یہ فیصلہ تب ہو گا جب وہ بالکل پر سکون ہو کر اپنی پڑھائی مکمل کرے گی

OOOOOO

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ چینجنگ روم میں تھا۔

وہ باہر ہی بیڈ پر بیٹھ کر اس کا انتظار کرتی رہی۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ کمرے میں آیا تو اس کے ہاتھ میں ٹاول تھا وہ اپنے بال سکھاتے ہوئے روز کی طرح آئینے کے سامنے جانے کے بجائے وہیں صوفے پر ٹاول پھینکتا بیڈ پر آ کر لیٹ گیا تھا

زریام پلیز مجھ سے بات کریں مجھ سے اس طرح ناراض مت ہوں۔

میری سانسیں رکنے لگتی ہیں مجھے لگتا ہے میں پاگل ہو جاؤں گی۔

میں جانتی ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے میں نے بہت غلط کیا ہے مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے مجھے آپ کو بتا دینا چاہیے تھا لیکن میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی مجھے لگا کہ آپ انہیں مار دیں گے

میں نہیں جانتی ان سب میں ان کا کتنا قصور ہے انہوں نے کسی کا قتل کیا ہے یا نہیں لیکن اتنا جانتی ہوں کہ میں اپنے بھائی کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی

میں جانتی ہوں میں نے جو بھی کیا غلط کیا لیکن۔۔۔۔۔وہ اس کے بالکل پاس بیٹھی اس کے سینے پر رکھے ہوئے ہاتھ پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے کہنے لگی تو اگلے ہی لمحے اس نے بڑی بے رحمی سے اس کے ہاتھوں کو جھٹک دیا تھا

جب اس نے دوسری دفعہ اس کے ہاتھ کو پکڑنا شروع کیا اس نے اپنے ہاتھ ہی ہٹا لئے وہ ناراض تھا بے حد ناراض تھا وہ اسے منانا چاہتی تھی

اور وہ جانتی تھی کہ کل وہ جنت کو چھوڑنے جائے گا اس کی واپسی جلدی ممکن نہیں تھی اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اس سے ناراض ہی جائے

زریام پلیز مجھ سے ناراض مت ہوں۔ مجھ سے آپ کی ناراضگی برداشت نہیں ہو رہی۔

Urdu Novels Ghar

میرا کوئی نہیں ہے آپ کے علاوہ میں کیا کروں گی

ذریام میری زندگی میں سب کچھ آپ ہی ہیں آپ کے علاوہ میرا کوئی وجود نہیں ہے آپ کی یہ ناراضگی مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی ہے وہ اس کے سینے پر اپنا سر رکھ کر زاروقطار رونے لگی تھی

عمایہ پیچھے ہٹو یہاں سے اس نے بہت غصے سے کہا تھا لیکن وہ اس کے سینے سے ہٹنے کو تیار ہی نہ تھی وہ اس کے گرد بانہوں کے حصار بنائے اس کے سینے سے لگی آنسو بہا رہی تھی

نہ جانے کیوں اندر ایک یقین تھا وہ اسے خود سے جدا نہیں کرے گا وہ اسے دھتکارے گا نہیں اور اس کا یہ یقین سچ ثابت ہوا تھا

وہ تھوڑی دیر کے بعد لائٹ آف کر چکا تھا لیکن اس کے ہاتھ نے اسے کسی قسم کی کوئی تسلی نہیں دی تھی اس کا سر اس کے سینے پر تھا

لیکن نہ تو اس نے ہمدردی کے کوئی لفظ بولے تھے اور نہ ہی اسے خود سے الگ کیا تھا

بس اپنے پیروں کی مدد سے کمبل اٹھا کر خود پر اور ساتھ اس پر پھیلا دیا تھا اور اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا وہ چاہے اس سے کتنا ہی خفا کیوں نہ ہو وہ اسے دھتکارے گا نہیں۔ لیکن فی الحال وہ اس کی غلطی معاف کرنے کو بھی تیار نہیں تھا

ooooo

صبح اس کی آنکھ کھلی تو اس کا پہلا دھیان اپنے سینے پر رکھے اس کے وجود کے بوجھ پر گیا تھا۔ کل رات وہ اس کے ساتھ ہی لگی روتے روتے سو گئی تھی۔اس کے آنسو اسے تکلیف دیتے رہے تھے۔ چہرے پر آنسو کے نشان واضح تھے وہ اپنے بھائی کا ساتھ دینے کے بجائے اس کا ساتھ بھی تو دے سکتی تھی۔ یہ قانون کے فیصلے تھے جو اس نے خود تو ہر گز نہیں کرنے تھے۔اسے اپنی بیوی پر اعتبار تھا کہ وہ اس کا ساتھ دے گی لیکن، عمایہ نے اس کے بھروسے کو توڑ دیا تھا۔

اس کے مان کو چوٹ پہنچائی تھی وہ جو اس کے لئے پورے خاندان برادری سے لڑ رہا تھا اسے ایک مقام دینے کی کوشش کر رہا تھا وہ خود ہی اس کے اعتبار کو چکنا چور کر گئی تھی۔

اگر اس کا بھائی مل جاتا اسے اس کے کیے کی سزا مل جاتی تو اس پر لگا ونی کا داغ بھی ختم ہو سکتا تھا وہ سب کے سامنے اسے اپنی بیوی کے روپ میں متعارف کرواتا اس نے دادا جان کے سامنے اس کے ولیمے کی بات کی تھی جس پر دادا جان نے بڑی سنگدلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سے کہا تھا کہ جس دن ان کے پوتے کا قاتل مل جائے گا ہم اس دن اسے اس خاندان کی بہو تسلیم کر لیں گے۔

وہ اسے ایک مقام دینا چاہتا تھا خاندان برادری میں اس کا ایک رتبہ بنانا چاہتا تھا اسے سب کی نظروں میں معتبر کرنا چاہتا تھا

لیکن عمایہ نے اپنے بھائی کی خاطر اس کے ساتھ جھوٹ بولا تھا۔ وہ اس کے لیے اتنا بے اعتماد تھا کہ اسے لگتا تھا کہ وہ اس کا قتل کر دے گا۔

وہ اسے جان سے مار ڈالے گا جبکہ اس کا ارادہ تو اسے گرفتار کرنے کے بعد اسے کم سے کم سزا دلوانے کا تھا وہ جو بھی تھا جیسا بھی تھا عمایہ کے لیے بہت عزیز تھا

زریام اس کے ساتھ کچھ بھی برا نہیں کرنے والا تھا بس اپنے بھائی کی خاطر عمایہ نے اس کی محبت کو بے مول کر گئی تھی اور اس چیز کے لیے وہ اسے معاف کرنے کو تیار ہر گز نہیں تھا۔

اس نے ذرا سی حرکت کی تو عمایہ کی بھی آنکھ کھل گئی تھی وہ ذرا سا اس سے پیچھے ہٹی تو وہ بیڈ سے اٹھ کر واش روم میں بند ہو گیا۔

جب کہ وہ بنا ایک لمحہ بھی ضائع کیے جلدی سے اپنا دوپٹہ سر پر جماتی کیچن میں بھاگ گئی تھی منہ ہاتھ دھونے کا بھی ارادہ وہیں پر ہی تھا وہ اب تانیہ کو موقع نہیں دے سکتی تھی اپنی گرہستی برباد کرنے کا۔

کل رات تانیہ کا اس کے کمرے میں آنا اور پھر زریام کے کپڑوں کو ہاتھ لگانا اسے بالکل اچھا نہ لگا تھا۔

وہ بے شک زریام پر کوئی حق نہیں جتاتی تھی لیکن یہ چیز اسے پسند بھی نہیں تھی۔ کہ کوئی اس کے شوہر کی کسی چیز کو ہاتھ لگائے۔

○○○○○○

صبح ہی اس کا موڈ بنا تھا حویلی جانے کا فی الحال تو وہ نہیں جانا چاہتا تھا لیکن آج کل ریدم اس طرح اس کے ذہن و دل پر سوار ہوئی تھی کہ وہ چاہ کر بھی خود کو واپس گھر آنے سے روک نہیں پایا تھا

ایک لمبے ترین سفر کے بعد آخر کار وہ حویلی پہنچا تھا جہاں اسے پتہ چلا کہ جنت اور ذریام بس تھوڑی دیر پہلے ہی شہر کے لیے نکلے ہیں جنت سے ملے تقریبا پانچ ماہ ہو چکے تھے لیکن اسے ملنے تو کبھی بھی جا سکتا تھا۔اور وہ جانے بھی والا تھا نیکسٹ ویک تک۔

اور وہ جنت کے جانے کی وجہ بھی جانتا تھا کہ جنت یوں اچانک ہانی کو لے کر واپس کیوں چلی گئی ہے جبکہ اس بار جنت نے یہیں پر رہنے کا فیصلہ کیا تھا

یقینا چاچی جان اور تانیہ نے پھر سے باقر کے حوالے سے اس سے الٹی سیدھی باتیں کی ہوں گی وہ خود تو منوں مٹی تلے سو گیا تھا لیکن ان کی بہن کی زندگی اجیرن کر گیا تھا

نہ تو جیتے جی اس نے اسے سکون سے رہنے دیا تھا اور نہ ہی مرنے کے بعد اس کے لیے کوئی آسانی کر کے گیا تھا۔

اسے باقر پر بہت غصہ آتا تھا لیکن خاندانی رشتوں کی وجہ سے وہ اتنا کہہ سکا۔ورنہ جس دن اس نے جس کوٹھے کی عورت کے لیے نشے میں جنت کو طلاق دی تھی وہ اس کو قتل کر دینے کا ارادہ رکھتا تھا

وہ دادا جان سے مل کر فورا اپنے کمرے میں آگیا تھا ایک لمبے عرصے کے بعد اسے اپنا کمرہ نصیب ہوا تھا

فی الحال اس نے دادا جان سے کچھ نہیں پوچھا تھا بلکہ اس نے اپنے اس سفر کی تھکن اتارنے کے لئے تھوڑی دیر سونے کا فیصلہ کیا تھا۔

اور یہاں آنے کی سب سے اہم وجہ تو ذریام کی بیوی تھی جس سے وہ ملنا چاہتا تھا ذریام کے مطابق وہی اس کی بیوی تھی اور وہ اس کے ساتھ اپنی آنے والے زندگی گزارنا چاہتا تھا۔

اسے یاد تھا اس کے بھائی نے بہت عرصہ پہلے داداجان سے کہا تھا کہ وہ جو اس کی زندگی کا فیصلہ کریں گے اس منظور ہو گا

اور یہی ان کا فیصلہ تھا یہ بات بہت اچھے طریقے سے سمجھتا تھا۔ باقر کے ساتھ جنت کا نکاح اور تانیہ کے ساتھ اس کی منگنی بھی انہوں نے اپنی مرضی سے کروائی تھی

اور پھر کسی لڑکی کو ونی کروا کر اس کے نکاح میں لانا بھی انہی کا فیصلہ تھا لیکن اب وہ اس فیصلے سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا

وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آخر اس لڑکی میں ایسا کیا ہے کہ داداجان کا سب سے فرمانبردار پوتا ہی ان کے خلاف ہو گیا تھا

ooooo

اوناں افشین یار اگر اسی طرح دیکھتے رہے تو کوئی ہماری ہیلپ نہیں کرے گا

ہمیں اپنی مدد خود کرنی پڑے گی لاسٹ ایئر کا وہ ٹاپر ہے ناں اس کو بولتے ہیں ہو سکتا ہے وہ اس معاملے میں ہماری کوئی ہیلپ کر سکے

وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ لاسٹ ائیر کی طرف لے کر جارہی تھی وہ کسی سے مدد لینے میں کافی زیادہ کنفیوز ہو رہی تھی کیونکہ اسے کبھی کسی کی مدد کی ضرورت نہ پڑی تھی

یار مجھے بہت عجیب لگ رہا ہے۔ اس طرح کسی سے مدد مانگتے ہوئے اور اس دن کے بعد وہ تو یونیورسٹی میں نظر ہی نہیں آیا

اور کوئی بھی انجان آدمی اپنا قیمتی وقت ضائع کر کے ھماری مدد کرنے کی کوشش کیوں کرے گا۔

وہ تو پریشانی سے بس اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی سر نے آج ان کو بہت ہی مشکل اسائنمنٹ دے دی تھی جو وہ حل نہیں کر پا رہی تھی ایسے میں انھیں کسی کی مدد کی ضرورت تھی

یار وہ بہت اچھا لڑکا ہے اور وہ ہماری مدد ضرور کرے گا تم دیکھ لینا وہ سب کی مدد کرتا ہے۔ میں نے آج صبح ہی اسے دیکھا تھا اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ چلو کم از کم وہ کسی کی مدد کرتے ہوئے نخرے تو نہیں کرتا۔

وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے لاسٹ ایئر میں لے آئی تھی جہاں وہ اگلی سیٹ پر بیٹھا کوئی کام کر رہا تھا

السلام علیکم سا گر کیا آپ ہماری تھوڑی سی مدد کر سکتے ہیں اسائنمنٹ کو کمپلیٹ کرنے میں یہ لاسٹ ٹاپک ،ہمیں بالکل بھی سمجھ میں نہیں آ رہا۔

وعلیکم السلام جی یہ مجھے دیکھنا ہو گا فی الحال تو میں اپنا یہ ضروری کام کر رہا ہوں میں کچھ دیر میں آپ کو کر دیتا ہوں وہ بنا انکار کیے بولا تو وہ دونوں ہی ایک دوسرے کو دیکھنے لگی تھی

اس دن کی طرح آج اس نے چہرے پر نقاب نہیں کیا ہوا تھا لیکن وہ پہچان چکا تھا کہ یہ وہی لڑکی ہے

وہ دونوں اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے واپس چلی گئی تھی آفشین کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ ایک ہی بار کہنے پر وہ اس کی مدد کرنے کو تیار ہو جائے گا

وہ سچ میں بہت اچھا انسان تھا۔ افیشن نے دل سے اس بات کو قبول کیا تھا

OOOOOO

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک بند کمرے میں پایا وہ کہاں پر تھی اسے یہاں کون لے کر آیا تھا وہ نہیں جانتی تھی

رات کو تو اپنے کمرے میں ہی سوئی تھی۔کل اچھی خاصی تھکاوٹ کی وجہ سے وہ کمرے میں پہنچتے ہی سو گئی تھی کیونکہ اسے صبح صبح اٹھ کر ولیمے کی تیاری کرنی تھی وہ تو بہت ایکسائٹڈ ہو رہی تھی

اس بات کو لے کر کے کل دیشم صرف اس کی بھابھی ہو گی اور وہ کسی کو بھی اس کو دلہن کے روپ میں نہیں دیکھنے دے گی بلکہ سب کو کمرے سے نکال دے گی

اسی خوشی میں وہ جلدی سو گئی تھی اب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک انجان جگہ پر پایا تھا کمرے میں اندھیرا تھا لیکن کھڑکی سے آنے والی لائٹ اس بات کا پتہ دے رہی تھی کہ یہ ہر گز اس کا اپنا کمرہ نہیں ہے۔

وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھتے ہوئے اپنا دوپٹہ ڈھونڈنے لگی جو اس کے بالکل ساتھ ہی پڑا تھا وہ کمرے کے دروازے تک آئی اور اس کو ان لاک کرنے کی کوشش کی

اس وقت گھبراہٹ سے اس کی جان جا رہی تھی لیکن پھر بھی وہ اپنی پوری ہمت دکھانے کی کوشش کر رہی تھی

دروازہ باہر سے بند تھا

اس نے زور زور سے دروازہ کو بجانا شروع کر دیا تھا اس کا دل گھبرا رہا تھا۔کیا وہ اغواء ہو چکی تھی اگر کسی نے اسے اغواء کر لیا ہوا تو۔۔۔؟

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا وہ کوئی عام لڑکی تھوڑی ہے وہ خداش کاظمی کی بہن ہے کسی کے باپ میں اتنی ہمت نہیں کہ خداش کاظمی کی بہن پر گندی نگاہ ڈال سکے

اس نے خود کو ریلیکس کرتے ہوئے دروازہ بجانا شروع کر دیا تھا اس کا اندازہ شدت سے بھرپور تھا

جب کہ باہر وہ دونوں میچ دیکھ رہے تھے یشام اس کی ساری چیخ و پکار کو مکمل نظر انداز کر رہا تھا لیکن بہت کوشش کے باوجود بھی صیام اس چیخ و پکار کو اگنور نہیں کر پا رہا تھا آنے والا وقت اسے خوفزدہ کر رہا تھا جب کہ یشام کو جیسے کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی

OOOOOO

لگتا ہے تھک گئی میری جان وہ کب سے دروازہ بجائے جا رہی تھی اب چپ ہو کر کیا بیٹھی وہ فکرمندی سے گویا ہوا۔

اگر اتنی ہی فکر ہو رہی ہے تو جا کر دروازہ کھول دو۔اور کچھ نہ سہی اس کو کھانے کے لئے تو پوچھو بیچاری نے کچھ کھایا تک نہیں ہے ابھی تک۔کل رات سے کمرے میں بند ہے کب اس کے سامنے جانے کا ارادہ رکھتے ہو تم صیام اسے گھورتے ہوئے بولا۔

تمہیں اس کی مجھ سے زیادہ فکر نہیں ہے صیام اسی لئے مجھے مت سکھاؤ کہ مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔

میں اس کے پاس ہی جا رہا ہوں لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہا وہ مجھے دیکھ کر کس طرح سے ری ایکٹ کرے گی۔

خوشی سے بھنگڑے ڈالے گی ناوہ کیوں کہ آخر اس کے ٹیچر نے اسے اغوا کر لیا پھر وجہ بھی جاننا چاہے گی تو بتادینا کہ صرف اس لئے کیونکہ اس کے دادا کی خوشی اس کے ٹیچر صاحب سے برداشت نہیں ہو رہی تھی اس کے دادا کو دوسرا جھٹکا دینے کے لیے تم نے یہ کام بھی کر لیا ہے

ان سب چیزوں کی وجہ سے وہ محبت یا عشق سمجھنے کی غلطی ہر گز نہ کریں یہ صرف ایک بدلا ہے یشام احمر اپنے باپ کے انتقام کے لیے یہ سب کچھ کر رہا ہے وہ جلا بھنا بیٹھا تھا بولنے پر آیا تو پھر بولتا ہی چلا گیا یہ دیکھے بنا کے سامنے والے کے چہرے پر اس کی باتوں سے کس طرح کے تاثرات آرہے ہیں۔

میں نے تجھے بکواس کرنے کے لیے نہیں کہا اور تجھے یہ کس نے بولا ہے۔ کہ میں نے اسے اس لیے اغوا کیا ہے کیونکہ میں اس کے دادا سے بدلہ لینا چاہتا ہوں

۔ہاں یہ سچ ہے کہ کل رات میں نے اس کو اسی مقصد سے اغوا کیا ہے لیکن تو نے یہ کیسے کہہ دیا کہ میں اس سے محبت نہیں کرتا۔ یا وہ میری محبت کو سمجھنے کی کوشش بھی نہ کرے

میں اس سے محبت کرتا ہوں صیام آج سے نہیں پہلے دن سے وہ میرے دل میں بسی ہے اور آج نہیں تو کل اس سے شادی کرنے والا ہوں۔

حرم ہی وہ لڑکی ہو گی جو میری زندگی میں شامل ہو گی۔ اور میں تجھے یہ بات بتا چکا ہوں کہ بے شک وہ راحت کاظمی کی بیٹی ہے لیکن اس کو میں اپنے بدلے کے لئے استعمال ہر گز نہیں کروں گا یہ تو میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ اسے کبھی میرا نہیں ہونے دیں گے اس لیے میں نے یہ قدم اٹھایا میں یہاں سے جانے سے پہلے اسے اپنا بناؤں گا۔

میں تو ویسے بھی یہاں سے چلا جاؤں گا سوچا جانے سے پہلے اپنی حرم کو ساتھ لے جاتا ہوں اور جاتے جاتے راحت کاظمی اور اس کے باپ کو میں ایک ایسی سزا دے کر جاؤں گا جسے وہ کبھی بھول نہیں پائے گا۔

جو راحت کاظمی نے بدنامی میری ماں کے نام کی تھی وہی بدنامی اب اس کو ملے گی اس نے میری ماں کا کردار مشکوک کیا تھا۔

اب ساری دنیا کو اپنی بدنامی کی صفائیاں دیتا پھرے گا اور اس بڈھے کو میں نے واپس اسپتال پہنچا دیا حرم کو حویلی سے غائب کر کے میں نے سب سے پہلے اسی کو فون کیا تھا

اسے بتایا تھا جا کر دیکھو تمہاری پوتی کمرے میں ہی نہیں ہے۔اور تم پر سکون نیند سو رہے ہو

میں نے اس سے کہا کہ حرم کو میں نے اس لیے اغواء کیا تاکہ میں اپنی ماں کا انتقام لے سکوں یہ بات سن کر دادا نے پھر سے اپنا دل پکڑ لیا۔

میں نے اس سے کہا کہ اب تمہارے سارے کالے کارناموں کا انجام حرم بھگتے گی۔وہ تمہارے حساب دے گی

حرم میرے دل کی دھڑکن ہے میں اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اسے تو میں کسی شہزادی کی طرح رکھوں گا۔لیکن راحت اور اس کا باپ حرم کی شکل دیکھنے کو ترس جائیں گے۔

اور یہاں سے جانے سے پہلے میں حرم سے نکاح کروں گا اور نکاح کے بعد میں آخری تیر کمان سے چھوڑ دوں گا وہ کچھ اور بھی کرنے والا تھا۔

اس کے ارادے بہت خطرناک تھے اور صیام اب مزید اس سے نہ پوچھ سکا کہ وہ اور کیا کرنا چاہتا ہے وہ اسے سمجھا نہیں سکتا تھا اس نے کہا تھا کہ حرم کی محبت کی خاطر سب کچھ چھوڑ دو

اسے اپنے بدلے کی بھینٹ نا چڑھاؤ اور اس نے کہا تھا کہ حرم کو کوئی نقصان نہیں ہو گا وہ اپنی محبت کو کسی قیمت پر چھوڑنے کو تیار نہیں تھا لیکن وہ کہاں جانتا تھا کہ حرم کو ہی اغوا کر لے گا۔اور زبردستی اس سے نکاح کرنے کے بارے میں سوچے گا۔

اور اس کے بعد وہ آخری کونسا تیر کمان سے چھوڑنے والا تھا

OOOOOO

اس نے کمرے کو آہستہ سے ان لاک کیا تو اسے بیڈ کے ساتھ گھٹنوں میں سر دیے پایا اس نے فوراً نگاہیں اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا تھا

اپنے سامنے یشام کو دیکھ کر وہ خود بھی حیران رہ گئی تھی لیکن پھر اپنی حیرانگی کو نظرانداز کرتے ہوئے جلدی سے اٹھ کر اس کے پاس آ گئی

سر سر اچھا ہوا آپ یہاں آ گئے پتہ نہیں کس نے مجھے یہاں قید کر دیا ہے لیکن مجھے یہاں سے لے چلیں پلیز مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے وہ بری طرح سے روتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام چکی تھی جبکہ صیام دروازہ کھلنے پر اس کے پیچھے آیا تھا اسے دیکھ کر پریشان ہو گیا اب یشام کیا کرنے والا تھا۔

سر آپ یہاں ہیں۔۔۔۔مجھے کس نے کڈنیپ کیا ہے۔۔۔؟وہ ڈرتے ہوئے پوچھ رہی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ اس کے ذہن میں اپنی ٹیچرز کے خلاف کوئی بھی الٹی سیدھی سوچ آئے

تمہیں یہاں میں لے کر آیا ہوں حرم تمہیں ڈرنے یا پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں تمہیں چھوٹے سے کام کے لیے یہاں آیا ہوں پھر میں تمہیں تمہارے دادا جان سے ملوانے لے کر چلوں گا وہ اسے سمجھاتے ہوئے بول رہا تھا

کیسا کام۔۔۔۔؟

اور آپ مجھے اس طرح سے آدھی رات کو اٹھا کر یہاں کیوں لائے ہیں۔۔۔۔؟

اس کے لفظ اٹکنے لگے تھے

تھوڑی دیر میں مولوی صاحب آنے والے ہوں گے اور اس سے پہلے اس سے بات کر لو ورنہ ہمیں کسی بھی طرح کی مصیبت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولا جب کہ وہ عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی

حرم ہم تھوڑی دیر میں گھر چلتے ہیں لیکن گھر چلنے سے پہلے ایک چھوٹا سا کام کرنا ہے تمہیں بس کچھ پیپر سائن کرنے ہیں پھر ہم گھر چلیں گے

کوئی بھی صاحب تم سے نکاح کے لئے رضامندی پوچھیں گے۔اور تمہیں صرف اپنی رضامندی دیتے ہوئے قبول ہے کہنا ہے پھر پیپرز پر سائن کرنا اور میں تمہیں سیدھا تمہارے حویلی لے جاؤں گا

وہ اسے بالکل کسی چھوٹے بچے کی طرح بہلا رہا تھا

Urdu Novels Ghar

کیا۔۔۔کیا۔۔کیا مطلب ہے آپ کا میرا نکاح۔۔۔۔۔!کیوں

۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔!

ہوگا میرا نکاح۔۔۔۔؟اور کس کے ساتھ۔۔۔۔؟

میرے ساتھ ہوگا تمہارا نکاح کیوں کہ میں کہہ رہا ہوں۔مزید کوئی بحث نہیں۔اس کا انداز ہنوز ویسا ہی تھا۔

اور اگر میں انکار کردوں تو وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو یشام کے چہرے پر ایک سایہ سا لہریا۔

تو پھر میں زبردستی کروں گا اور اگر تم تب بھی نہیں مانی تو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ نکاح ہوتا ہے یا نہیں ہوتا

لیکن تم ساری زندگی میرے پاس رہو گی اور اپنے خاندان سے دور یہ بات یاد رکھنا

اگر تم واپس اپنے گھر والوں سے ملنا چاہتی ہو تو شرافت سے مولوی صاحب کے سامنے اس نکاح کو قبول کر لینا کسی طرح کی چوں چراں کیے بغیر

ورنہ شکل دیکھنے کے لئے ترس جاؤ گی اس خاندان کے لوگوں گی وہ اپنی بات مکمل کرتا وہاں سے جا چکا تھا جبکہ حرم تو جیسے سکتے میں تھی۔

ooooooo

ابھی تک تیرا ناشتہ نہیں بنا۔۔؟وہاں سب لوگ ٹیبل پر بیٹھ گئے ہیں۔ایسی نکمی اور بے کار لڑکی ہے یہ کہ مجال ہے کوئی بھی کام ڈھنگ سے کر دے۔

میر امنہ کیا دیکھ رہی ہے مہارانی جلدی سے ہاتھ چلا۔ تیرے باپ نے ونی میں تیرے ساتھ ملازم نہیں بھیجے تھے جو تیرے حصے کا کام کر کے دیں گے۔

وہ کچن میں داخل ہوتے ہی اسے دیکھ کر شروع ہو گئی تھیں جب کہ عمایہ بنا کچھ بھی بولے جلدی جلدی ہاتھ چلانے میں مصروف تھی۔

جی چاچی جان بس ہو گیا بنا دیا ہے ناشتہ میں باہر لگانے جا رہی ہوں وہ جلدی جلدی چائے کپوں میں ڈال کر بولی۔

کیا کہا تو نے مجھے چاچی جان۔۔۔۔؟میرا تجھ سے ایسا تعلق نہیں ہے کہ تو مجھے چاچی جان کہہ کر پکارے میں تیرے لیے تیری چاچی نہیں ہوں اگر زریام نے تجھے اپنا دل بہلانے کے لیے بیوی کے حقوق دے دیے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم میرے ساتھ بھی رشتہ داریاں بنا لو

اپنی اوقات میں رہ تیرے لئے یہی بہتر ہو گا ورنہ مجھے اوقات یاد دلانی آتی ہے وہ اس کے بالوں کو جھٹکا دیتے ہوئے اتنی بے رحمی سے بولی کہ عمایہ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک پڑے

وہ ان سے کچھ بھی کہے بنا چائے کے کپ اٹھاتی باہر کی طرف آئی تھی آج ناشتے پر ایک اور چہرہ بھی دیکھنے کو ملا تھا لیکن اسے مخاطب کیے بنا وہ چائے کے کپ رکھتی واپس کچن کی طرف جانے لگی جب اس کا سر بری طرح سے گھوما۔

اس سے پہلے کہ وہ گرتی دو مضبوط ہاتھوں نے اسے تھام لیا تھا۔

آپ ٹھیک ہیں بھابی وہ نیا چہرہ جو اسے دیکھنے کو ملا تھا وہ ذریام سے کافی مشابہت رکھتا تھا وہ یقیناً اس کا بھائی تھا جس کا ذکر وہ دو تین دفعہ کے سامنے کر چکا تھا۔

اس نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے قدم دوبارہ اندر کی طرف بڑھا دیے تھے۔

ان کم حیثیت لڑکیوں کو عادت ہوتی ہے ڈرامے کرنے کی اس طرح اس نے ذریام کو بھی اسی طرح اپنے قابو میں کیا ہے۔ بابا جان کے الفاظ سن کر وہ حیران رہ گیا تھا

وہ اپنی بہو کے لیے اس طرح کے الفاظ استعمال کر رہے تھے یہ اس کے لئے عجیب نہیں تھا بلکہ اسے عجیب تو یہ بات لگی تھی کہ اس کے بابا کی سوچ بھی گوار مردوں جیسی ہو گئی تھی۔

کہاں اس کے بابا ایک پڑھے لکھے اعلی تعلیم یافتہ انسان تھے جو کہ اس گاؤں کی رسموں کے کبھی خلاف ہوا کرتے تھے

۔

اور کہاں یہ شخص تھا جو اس کے سامنے بیٹھا اس طرح کی باتیں کر رہا تھا۔ بیشک انسان جس طرح کی صحبت میں رہتا ہے اس پر ویسا ہی اثر ہوتا ہے۔

اکثر ہم اپنی سوچ کو اپنے دماغ کے اندر ہی ایک خالی ڈبے میں بند کر کے رکھ دیتے ہیں اور دوسروں کی سوچ پر اپنی پوری زندگی گزار دیتے ہیں۔

ooooo

ٹرے میں کھانا لے کر وہ کمرے میں آیا تو اسے اب تک زمین پر بیٹھے روتے ہوئے ہی پایا تھا آہستہ سے ٹیبل پر کھانا رکھنے کے بعد وہ اس کے ساتھ ہی آ کر بیٹھ گیا اس کو یوں اپنے پاس بیٹھتے دیکھ وہ ڈر کر پیچھے ہوئی تھی۔

مجھ سے ڈرو مت حرم میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے یقین کرو تم بہت انمول ہو میرے لیے وہ آہستہ سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے لگا لیکن اگلے ہی لمحے وہ اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ چکی تھی۔

آپ مجھے یہاں لے کر کیوں آئے ہیں مجھے میرے گھر جانا ہے پلیز مجھے میرے گھر چھوڑ کر آ جائے میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے آپ کیوں کر رہے ہیں میرے ساتھ یہ سب کچھ وہ روتے ہوئے اس سے بولی تھی

اگر تم نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا تو میں نے بھی کسی کا کچھ نہیں بگاڑا تھا اور میرے سامنے اس طرح کی باتیں مت کرو نقصان نفع کی باتیں کر کے مجھے میرا ماضی واپس یاد نہ دلاؤ حرم میں تمہیں ان سب چیزوں میں نہیں گھسیٹنا چاہتا میں تمہیں ان سب سے دور رکھنا چاہتا ہوں۔

تم بس یہ سمجھ لو کہ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اور میری محبت مجھے تم سے نکاح کرنے پر مجبور کر رہی ہے وہ سمجھانے والے انداز میں بولا اس کا لہجہ بہت نرم تھا

شاید اس سے پہلے اس نے کبھی بھی اسے اتنی نرمی سے بات کرتے نہیں سنا تھا اور نہ ہی اس سے پہلے اس نے اس کے سامنے اتنی زیادہ بات اردو میں کی تھی۔

اگرآپ کے دل میں میرے لئے اس طرح کا کچھ بھی ہے تو میرے گھر جا کر رشتہ مانگے۔آپ نے اس طرح کیوں کیا؟آپ کو لگتا ہے اس طرح سے کچھ بھی کر کے۔۔۔۔۔۔۔

تم میری ہو حرم میں تمہیں کسی دوسرے سے کیوں مانگوں وہ چلایا تھا۔جبکہ اس کے چلانے پر اس کی آنکھوں میں خوف اتر آیا تھا۔

میں کیوں مانگوں کسی سے جب کہ اللہ نے تمہیں میرے لئے بنایا ہے اس نے میرے دل میں تمہارے لیے اتنی محبت ڈالی ہے تو میں کیوں تمہیں کسی سے مانگتا پھروں تم میری ہو

تمہیں میرا ہونا ہوگا اور اگر تم میری نہیں ہوئی نہ یا تم اس نکاح کے لئے راضی نہیں ہوئی تو بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے میرے ملک میں بہت سارے لوگ بنا شادی کے رہتے ہیں میں تمہیں ہمیشہ اپنے پاس رکھوں گا

وہ عجیب دیوانوں والے انداز میں بول رہا تھا لیکن اس کے لہجے سے سچائی چھلک رہی تھی اور اس کی باتیں حرم کے جسم میں کپکپاہٹ طاری کر چکی تھی۔

کیا بکواس کر رہے ہیں آپ شرم آنی چاہیے آپ کو ایسی گری ہوئے باتیں کرتے ہوئے۔حرم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا تھا جبکہ اس کے انداز پر وہ مسکرا دیا اس کی بات کا مطلب وہ بہت گہرائی تک سمجھ چکی تھی۔

جائز نا جائز یہ سب کچھ تمہارے ملک میں ہوتا ہے وہاں پر نہیں ہوتا وہاں لڑکے لڑکیاں ایک ساتھ رہتے ہیں اور کوئی انہیں روک نہیں سکتا تم بھی میرے ساتھ رہنا

میں ساری زندگی تمہیں اپنے پاس رکھ لوں گا۔ تم کبھی اپنے خاندان سے مل نہیں پاؤ گی نہ ہی کبھی ان لوگوں کی شکل دیکھ پاؤ گی ہاں لیکن اگر تم اس رشتے کو جائز بنانا چاہتی ہو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں

اس کے لئے میں تمہیں تمہاری فیملی سے ملوانے چلوں گا انہیں تمہارے کردار کی گواہی دوں گا خود بتاؤں گا کہ تم اپنی مرضی سے گھر سے نہیں بھاگی بلکہ میں نے تمہیں اغواء کیا ہے تمہارے دادا جو اس وقت ہسپتال میں زندگی اور موت سے لڑ رہے ہیں ہو سکتا ہے انہیں ایک نئی زندگی مل جائے۔

وہ پرسکون سا اس کے سامنے بیٹھا شاید اسے بلیک میل کر رہا تھا حرم گہری سوچ میں جا چکی تھی وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ یہ شخص اتنا گھٹیا نکلے گا۔

وہ اس کے لئے قابل احترام تھا وہ اسے بہت پسند کرتی تھی وہ باقی ٹیچرز کی طرح فضول کی باتیں نہیں کرتا تھا اس صرف اور صرف اپنے کام سے مطلب رکھتا تھا۔ وہ شروع سے ہی اسے عجیب پراسرار قسم کا لگتا تھا۔

وہ اس کی نگاہوں کو اکثر خود پر پڑتا محسوس کرتی تھی وہ جانتی تھی کہ اس کی نگاہوں میں کچھ تو عجیب سا ہے۔ جیسے وہ اس سے کچھ کہنا چاہتا ہے

اسے اب تک یقین نہیں آیا تھا کہ اس شخص کو اس نے صرف آپنے خواب میں دیکھا ہے اسے اب بھی لگتا تھا کہ شاید وہ اس کے گھر میں آیا تھا لیکن آج اس یقین ہو چکا تھا کہ یہ شخص اس کے ہر لمحے کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔

آپ یہ سب کچھ کیوں کر رہے ہیں میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے اس طرح میں بدنام ہو جاؤں گی سر میرا خاندان میرے دادا کی عزت مٹی میں مل جائے گی اگر آپ مجھے پسند کرتے ہیں تو آپ کی عزت سے رشتہ لے کر آئے جس

طریقے سے شادی ہوتی ہے اس طرح شادی کریں میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں جب آپ رشتہ لے کر آئیں گے میں انکار نہیں کروں گی لیکن خدا کے لئے آپ۔۔۔۔

میں نے کہا نہ میں۔ تمہیں لے۔ کر چلوں گا میں کوئی انکار کر رہا ہوں کیا۔۔؟ میں نے کہا میں تمہیں تمہارے گھر لے کر چلوں گا تمہیں سب سے ملواؤں گا تمہارے کردار کی گواہی دوں گا اس کے بعد اگر وہ لوگ تو میں اسے میرے ساتھ رخصت کرتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن آنا تو تمہیں میرے ساتھ ہی پڑے گا ہر قیمت پر آگے فیصلہ تم خود کر لو تمہیں کیا کرنا ہے صبح کی فلائٹ ہے

ہم یہاں سے ہمیشہ کے لیے نیو یارک جا رہے ہیں۔

مجھے آپ کے ساتھ ہی نہیں جانا سمجھے آپ وہ چیخ اٹھی۔

جو تمہیں تمہارے گھر سے آدھی رات کو لا سکتا ہے وہ تمہیں کہیں پر بھی لے کر جا سکتا ہے میرے سامنے آواز نیچی رکھنا تمہارے حق میں بہتر ہے گا

تمہارے پاس تھوڑی دیر کا وقت ہے تھوڑی دیر میں مولوی صاحب آجائے ان کے آتے ہی ہمارا نکاح ہو گا اور اگر تم نکاح کے لیے راضی نہ ہوئے تو پھر بھی میں تمہیں چار گھنٹوں کے بعد اپنے ساتھ بنا نکاح کے لے کر جاؤں گا فیصلہ کر لو بنا نکاح کے میرے ساتھ ضروری یا نکاح کر کے وہ کہہ کر اس کے قریب سے اٹھ گیا تھا جب کہ حرم کو پھر سے رونا آنے لگا

OOOOOO

خداش بار بار فون کر رہا تھا سب اس کو مطمئن کر رہے تھے لیکن خداش کافی زیادہ پریشان تھا

اسے اپنی بہن کو لے کر ٹینشن ہو رہی تھی اللہ نہ کرے اس کے ساتھ کچھ غلط ہو جائے اس نے بابا کو ہسپتال میں آنے کے لئے کہا تاکہ وہ خود حرم کو ڈھونڈنے کے لئے جا سکے

اس طرح کی حرکت کون کر سکتا تھا کون ان کی عزت پر اس طرح کا وار کر سکتا تھا ایک عجیب سا خوف دل دماغ پر چھایا ہوا تھا خداش کو کوئی چیز اسے ڈرا نہیں سکتی تھی لیکن حرم کی گھر میں نہ موجودگی اس کے لئے انتہائی خطرناک تھی

وہ بس یہ دعا مانگ رہا تھا کہ اللہ نہ کرے کہ وہ کسی بھی طرح کی مصیبت میں پھنس جائے اللہ نہ کرے کہ اس کے ساتھ کچھ بھی الٹا سیدھا ہو جائے

وہ اپنی بہن کے معاملے میں بہت حساس تھا وہ اسے بالکل اپنے بچے کی طرح پیار کرتا تھا۔وہ اسے سرد ہوا تک نہیں لگنے دیتے سکتا تھا اس کے ساتھ اگر کچھ بھی غلط ہوتا تو وہ اپنے آپ کو کبھی بھی معاف نہ کر پاتا۔

بار بار سب کو فون کرتے ہوئے اس نے آخر کار فیصلہ کیا تھا کہ گھر سے ایک فرد ہسپتال آ کر دادا جان کے پاس رہے وہ خود اپنی بہن کو ڈھونڈنے جائے گا اور چاچا جان تھوڑی ہی دیر میں آنے والے تھے۔ان کے آتے ہی اس نے نکل جانا تھا

ooooo

وہ کمرے میں آیا تو اس وقت حرم کسی گہری سوچ میں تھی اس کے پیچھے ہی مولوی صاحب بھی آرہے تھے وہ اندر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے ایک سائیڈ پر بیٹھ چکا تھا جب کہ حرم ان کو اندر آتے دیکھ جلدی سے اپنا دوپٹہ سیدھا کرنے لگی۔

بیٹا کیا یہ نکاح آپ کی مرضی سے ہو رہا ہے یا آپ پر کسی طرح کی کوئی زبردستی کی جارہی ہے۔۔۔؟

مولوی صاحب اس کے پاس ہی رکھیں کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگے۔

وہ اس طرح کا سوال کیوں کر رہے تھے وہ اسے سمجھ نہ آیا یقیناً اس کی حالت دیکھ کر انہوں نے اندازہ لگایا ہو گا کہ اس کے ساتھ کوئی زبردستی ہوئی ہے

اس کا دل چاہا وہ انہیں بتادے کی اس کے ساتھ زبردستی کی جارہی ہے لیکن وہ ایسا کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی شاید اس کا انجام وہ جانتی تھی جو آدھی رات کو گھر سے اغواء کر سکتا تھا وہ اس کے ساتھ کیا نہیں کر سکتا۔

مولوی صاحب آپ اپنا کام کریں تو زیادہ بہتر ہو گا صیام نے ذرا سختی سے کہا جبکہ پیچھے ہی کچھ لڑکوں کو اندر آنے کا اشارہ کیا تھا یقیناً وہ سب لوگ اس کے گواہوں کے طور پر یہاں آئے تھے۔

مولوی صاحب نکاح شروع کریں زیادہ ٹائم نہیں ہے تھوڑی دیر میں فلائیٹ ہے ہمیں جانا ہے صیام نے جلدی جلدی اس کاروائی کو ختم کرنا چاہا وہ سب کے لئے تیار نہیں تھا لیکن یشام نے اسے اپنی دوستی کی قسم دی تھی اور کہا تھا کہ اس نے اس سے وعدہ کرر کھا ہے۔

اس نے کہا تھا کہ وہ حرم کو اور اس کی فیملی کو مزید کوئی تکلیف نہیں دے گا لیکن اس کے لئے اسے اس کے نکاح میں شامل ہونا پڑے گا وہ بھی حرم کی طرف سے اور وہ اس کے لئے تیار ہو گیا تھا

وہ چاہتا تھا کہ وہ واپس چلے اگر وہ حرم کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہے تو اسے کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن وہ کسی کی زندگی کو خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا۔

وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنا بدلہ بھول کر یہ ساری الٹی سیدھی حرکتیں چھوڑ دے اور اس کے ساتھ واپس چلے اور وہ یہ کرنے کو تیار تھا تو اسے بھی اس کی بات ہر قیمت پر مان لی تھی

ooooo

کچھ لمحے گزرے تھے اس کی پہچان بدل چکی تھی وہ کسی کے نکاح میں آچکی تھی یہ سب کچھ اس کے لیے بہت عجیب تھا اس نے کہاں سوچا تھا کہ اس کے ساتھ اس طرح سے کچھ ہو جائے گا وہ تو اپنے ماں باپ کی لاڈلی تھی گھر بار کی لاڈلی تھی اس نے اپنی زندگی کے بارے میں ایسا سوچ رکھا تھا

کہاں تھے اس کے اپنے کہاں تھا اس کا بھائی کیا اس کے گھر والوں میں سے کسی نے اسے ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کی تھی کیا اس کی غیر موجودگی کو کسی نے محسوس نہیں کیا تھا اس نے کہا تھا اس کے دادا جان ہسپتال میں ہے کیا ہوا تھا انہیں۔

کیا سوچ رہے ہوں گے اس کے گھر والے کہیں اس کے دادا اسی کی وجہ سے ہسپتال میں نہیں تھے

اس کے دماغ میں بہت عجیب سوچیں آرہی تھی وہ گھر جانا چاہتی تھی کسی بھی قیمت پر بے شک اسے اپنی زندگی کے ناپسندیدہ شخص کو ہی کیوں نہ قبول کرنا پڑے لیکن اسے اپنے گھر جانا تھا اور وہ جانتی تھی اگر ایک بار اپنے گھر پہنچ گئی تو اس کی کوئی اوقات نہیں رہے گی۔

اس کی حقیقت سب کے سامنے کھول دے گی ایسے معاملے اس کے گھر والے حل کر سکتے تھے وہ اپنے بھائی پر اعتبار کرتی تھی اسے بس ایک بار اپنے گھر پہنچنا تھا پھر یہ شخص اس کا کچھ نہیں بگاڑ پائے گا بس اسی سوچ کے ساتھ اس نے اس شخص کو قبول کر لیا تھا۔

oooooo

ارے بھابھی آپ یہاں میرے کمرے کے باہر کیا کر رہی ہیں اب انکار مت کیجئے گا میں پہلے بھی تین بار آپ کو کمرے کے باہر دیکھ چکا ہوں

شائزم اس بار اٹھ کر باہر آگیا تھا وہ کافی دیر سے اسے بے چینی سے اپنے کمرے کے ارد گرد گھومتے دیکھ رہا تھا۔

میں نے آپ سے۔۔وہ مجھے زریام۔۔۔۔ میرا مطلب ہے وہ مجھے بات کرنی تھی۔۔۔۔۔ فون پہ۔۔۔ آپ کیا اپنا فون دے سکتے ہیں۔۔۔۔؟ اس نے گھبراتے ہوئے اپنی بات مکمل کی تھی جبکہ اس کے انداز پر شائزم مسکرادیا تھا۔

تو میاں کی یاد ستا رہی ہے ایسا کہیں ناں ابھی ملا دیتے ہیں آپ کو آپ کے میاں جی کا فون

انہوں نے فون نہیں دیا ہے کیا آپ کو وہ اپنا موبائل نکالتے ہوئے اس سے کہنے لگا جس پر اس نے فوراً نا میں سر ہلایا تھا

کیا میرے بھائی نے ابھی تک آپ کو فون نہیں دیا۔آپ نے انہیں باہر جانے کی اجازت کیوں دی خیر کوئی بات نہیں میں سفارش کروں گا فون تو مل ہی جائے گا وہ ابھی تک مسکرا رہا تھا

السلام علیکم چھوٹے کیسا ہے تو دوسری طرف سے آواز آئی تھی۔

وعلیکم السلام الحمداللہ میں بالکل ٹھیک ہوں لیکن آپ کی مسز ٹھیک نہیں ہے ذرا بات کر لیں ان سے وہ فون فوراً ہی اس کے حوالے کر چکا تھا۔

جب کہ خود فاصلے پر جا کر رک گیا تھا عمایہ بھی سائیڈ پر آتے ہوئے فون کان سے لگا چکی تھی۔

ہیلو۔۔۔۔۔اس نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔

جلدی بات کرو میرے پاس ٹائم نہیں ہے دوسری طرف سے سرد سی آواز سنائی دی۔

وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔زریام۔۔میں۔۔۔۔وہ ایک نظر پیچھے کی طرف دیکھتی تھوڑی اور سائیڈ پر ہوتے ہوئے اپنی بات شروع کرنے لگی۔

یہ وہ وہ۔۔۔کیا کر رہی ہو سیدھی بات کرو۔کیا کہنا چاہتی ہو بتاؤ جلدی میرے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہے میں مصروف ہوں۔اس نے ایک بار پھر سے سختی سے کہا تھا

آپ کب واپس آئیں گے اس کی آواز میں اداسی تھی۔

یہ پوچھنے کے لیے فون کیا ہے تم نے دوسری طرف سے ایک بار پھر سے غصے سے بھرپور آواز سنائی دی۔

نہیں وہ مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے اس نے ایک بار پھر سے پیچھے کی طرف دیکھا تو شائزم کو لگا کہ شاید اس کی موجودگی کی وجہ سے وہ ٹھیک سے بات نہیں کر پا رہی وہ فوراً ہی اپنے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے اندر چلا گیا تھا۔

جلدی بتاؤ۔۔۔وہ اجازت دے رہا تھا

آپ جلدی سے گھر واپس آجائیں پھر بتاؤں گی

یہ کہنے کے لیے اتنا وقت برباد کیا ہے تم نے اسے غصہ آیا تھا اگر وہ بات کرنا ہی چاہتی تھی تو بات کرے بات گھما کیوں رہی تھی۔

جب وہ میں۔۔۔۔میں۔۔۔۔زریام۔۔۔۔وہ اصل میں۔۔مجھے لگتا ہے کہ۔۔۔۔

بس کرو دو تین دن میں واپس آرہا ہوں۔تمہاری بات تو شاید ختم ہی نہیں ہوگی۔فضول میں وقت برباد کر رہی ہو میرا۔وہ کہہ کر فون بند کر چکا تھا جب کہ عمایہ کتنی دیر سکرین کو دیکھتی رہی

وہ بہت کوشش کے بعد بھی اسے کچھ نہیں بتا سکتی تھی۔

oooooo

کچن میں کھڑی عمایہ رات کا کھانا بنا رہی تھی جب اسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔بس اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اس کے ارد گرد بہت ساری چیزیں چکرا رہی ہیں۔

وہ اپنی طبیعت کافی زیادہ خراب محسوس کر رہی تھی لیکن اس کے باوجود بھی وہ کام میں لگی ہوئی تھی

سارادن مفت کی روٹیاں توڑتی رہتی ہے کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرتی۔یہ برتن دھوئے ہیں تونے ایسے برتن تیری ماں دھوتی تھی کیاوہ بدلحاظی سے باتیں سنارہی تھی۔عمایہ انہیں کچھ بھی نہ بولی

۔کچھ آتاجاتا بھی ہے تجھے شاید چاچی کواس کی بے عزتی کرنے کے لئےاور کوئی بات نہیں ملی تھی۔

تبھی برتنوں کواٹھااٹھاکراسے دکھانے لگیں برتن بہت صفائی سے دھلے ہوئے تھےاس لیے وہ چولہے پرتوار کھ کر روٹی پکانے لگی تھی۔

مجھے نخرے دکھاتی ہے میری بات کاجواب دینے کے بجائے یہ سب کچھ کررہی ہے۔۔۔۔چاچی جان نے غصہ دکھاتے ہوئے اگلے ہی لمحے اس کا بازودبوچ کر کھینچااور ساتھ ہی تواچولہے سے اتار کراس کے چہرے کے بے حد قریب کردیا۔ان کی حرکت پروہ سہمنے لگی۔

مجھے نخرے دکھائے گی میری بات کاجواب دینے کے بجائے مجھے پیٹھ دکھائے گی تو۔۔۔۔۔وہ ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پرمارتی آپے سے باہر ہوچکی تھی۔

اس کے ہاتھ سے پیڑا نیچے گرگیاتھاجب کہ وہ بری طرح سہم چکی تھی۔

جب چاچی کاہاتھ ایک بارپھر سے اٹھالیکن ہوامیں ہی رہ گیا۔وہ آنکھیں بند کی ایک کھڑی چاچی کے دوسرے تھپڑ کا انتظار کررہی تھی

ooooooo

مولوی صاحب کو دروازے تک چھوڑ کر یشام واپس کمرے میں آیا تو اسے یوں ہی گھٹنوں میں سر دیے بری طرح سے سسکتے ہوئے پایا۔۔"اس کے دل میں ایک عجیب سی درد کی لہر اٹھی تھی۔

اس نے کب سوچا تھا کہ وہ اسے کبھی اتنی تکلیف دے گا کہ وہ یوں پھوٹ پھوٹ کر روئے گی اس کے آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس کے بالکل ساتھ آ کر بیٹھا تھا

اسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر وہ اس سے دور ہٹنے ہی لگی کہ وہ اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے وہ اس کی کمر کے گرد بازو حائل کر چکا تھا

حرم میری جان پلیز رونا بند کرو میں تمہیں کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔۔"میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا میں تمہیں کبھی بھی کوئی تکلیف نہیں دوں گا۔۔۔۔"

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں وہ اس کے چہرے سے اس کے بال ہٹاتے ہوئے اس کے آنسو صاف کر رہا تھا جبکہ اس کی اتنی قربت پر حرم کانپنے لگی تھی

تم پریشان مت ہو حرم دیکھنا میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا تمہیں رونے کی یا فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں خود تمہارے ساتھ ہوں ہر قدم پر تمہارے ساتھ دوں گا۔۔"میں تم پر کسی طرح کی کوئی آنچ نہیں آنے دوں گا پلیز میرا یقین کرو رو مت۔۔۔"

حرم۔مجھے یہ بات تکلیف دے رہی ہے کہ تمہارا نام میرے نام کے ساتھ جڑا ہے تو تم اس لیے رو رہی ہو دیکھو میں ٹھیک کر دوں گا تمہارے لیے کوئی مشکل نہیں ہوگی۔

وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے اس کے آنسو صاف کر رہا تھا لیکن اس کے آنسو روانی سے بہتے چلے جا رہے تھے جب وہ اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگاتا اسے خود میں بھینچ گیا

وہ بری طرح سے روتے ہوئے احتجاج کر رہی تھی اس کے سینے پر مکے مارتے ہوئے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ محسوس کہاں کر رہا تھا وہ تو بس اسے اپنی دھڑکنوں کے ساتھ لگائے اسے اپنا یقین دلا رہا تھا اس کے کانوں میں اپنی محبت کی سرگوشیاں کر رہا تھا

مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ مجھے میرے گھر جانا ہے خدا کے لئے مجھے میرے گھر چھوڑ کر آئے آپ نے وعدہ کیا تھا آپ دھوکا نہیں سکتے۔

وہ چلاتے ہوئے بول رہی تھی جب صیام نے کمرے میں قدم رکھا اسے آتے دیکھ وہ اسے خود سے الگ کر چکا تھا لیکن پھر بھی اس کا ہاتھ چھوڑا نہیں تھا

تین گھنٹے میں فلائٹ ہے کیا کرنا ہے وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا تو یشام نے ہاں میں سر ہلایا۔ جیسے کچھ سوچ کر بیٹھا ہو

ooooo

چاچی جان حیرانگی سی کبھی اپنے ہاتھ کو تو کبھی سامنے کھڑے ذریام کو دیکھ رہی تھیں ان کا ہاتھ ذریام کے ہاتھ میں مضبوطی سے قید تھا۔

جبکہ عمایہ جو اتنی دیر سے آنکھیں بند کئے ہوئے تھپڑ کا انتظار کر رہی تھی اپنے قریب اس کی خوشبو محسوس کر کے آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی اور پھر اگلے ہی لمحے اس کے پیچھے ہو گئی۔ جیسے اسے تحفظ مل گیا ہو

کیا سمجھ کے رکھا ہے آپ لوگوں نے میری بیوی کو کیا وہ کوئی بھیڑ بکری ہے جس پر آپ جب چاہیں ہاتھ اٹھائیں گے جب چاہے سے زلیل کریں گے۔۔۔۔"

کتنی بار میں بتاؤں آپ کو کہ یہ میری بیوی ہے وہ آج آپے سے باہر ہو گیا تھا اتنی زور سے چلایا کہ پوری حویلی گونج اٹھی۔ وہ ان کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولا

زر۔۔۔زریا۔۔۔چاچی نے کچھ بولنا چاہا لیکن وہ ہاتھ اٹھا کر ان کو خاموش کر چکا تھا

اس گھر میں یہ لڑکی میری بیوی ہے اور میرے نام پر رہتی ہے اگر آپ لوگوں کو اس کی ذات اتنی تکلیف دے رہی ہے تو میں یہ گھر چھوڑ کر چلا جاتا ہوں اس کے ساتھ پھر سکون آجائے گا آپ لوگوں کو۔۔ تو یہی سہی اس کا چہرہ آپ کو آپ کے بیٹے کی لاش یاد کراتا ہے نہ تو آج کے بعد ایسا نہیں ہو گا جاؤ عمایہ اپنا سامان پیک کرو ہم ابھی اور اسی وقت یہ گھر چھوڑ کر جا رہے ہیں وہ اسے دیکھ کر بولا تھا جبکہ چاچی جان بس سن رہی تھی۔۔۔۔"ان کے مطابق تو ان دونوں میں لڑائی جھگڑا چل رہا تھا یہ سب کچھ کیا تھا

یہ تم کیا کہہ رہے ہو زریام۔۔۔"اس لڑکی کی خاطر۔۔۔۔۔دادا جان نے کچھ کہنا چاہا۔۔۔۔

ہاں اس لڑکی کی خاطر دادا جان بالکل اسی لڑکی کی خاطر جو کہ میرے نام سے اس گھر میں آئی ہے۔۔،"میرے نام سے یہاں رہتی ہے۔۔۔۔۔میری غیرت گوارہ نہیں کرتی کہ میری بیوی کو کوئی تکلیف پہنچے کوئی سرد ہوا چھو کر گزرے اور یہاں آپ لوگ میری بیوی پر دن رات ظلم کرتے ہیں اگر یہ عزت سے اس گھر میں بیاہ کر آتی ہے تو کیا تب بھی آپ اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے۔۔۔۔۔؟

نہیں ہے برداشت مجھے میری بیوی کے ساتھ ایسا ظالمانہ سلوک۔۔۔اس کا وجود آپ لوگوں کی برداشت سے باہر ہے نہ تو میں لے جاتا ہوں اسے یہاں سے ہمیشہ کے لئے ویسے بھی تو جنت شہر میں اکیلی رہتی ہے۔۔

بہتر ہے کہ میں بھی وہیں اپنا فلیٹ واپس اوپن کر لوں ویسے بھی مجھے ہر ہفتے شہر اپنے کام کے سلسلے میں جانا پڑتا ہے اب سے میں وہی رہوں گا وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولا

نہیں زریام ایسا کیوں کہہ رہے ہو۔۔۔؟ تمہارے علاوہ تو کوئی نہیں ہے ہمارے پاس نہ جنت ہے نہ شائزم۔۔۔اماں کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔وہ اپنے بیٹے سے دور نہیں رہنا چاہتی تھیں

آئی ایم سوری ماما لیکن ان حالات میں، میں اپنی بیوی کو یہاں نہیں رکھ سکتا اگر ان لوگوں کی نظروں میں میری بیوی کی کوئی عزت ہی نہیں ہے تو میں اپنا مقام کیا سمجھوں۔۔۔؟ میں یہاں نہیں رہ سکتا وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولا

اس لڑکی کی خاطر تم حویلی چھوڑ کر جانا چاہتے ہو اپنا گھر بار چھوڑ کر جانا چاہتے ہو بابا کو بھی بیچ میں بولنا پڑا تھا

لڑکی یہ ہو یا کوئی بھی ہو لیکن مجھے فرق اس بات سے پڑتا ہے کہ اس کے ساتھ میرا نام ہے۔۔۔"یہ لڑکی میرے نام پر اس گھر میں آئی ہے اس کی ذات کے ساتھ میرا بہت خاص تعلق ہے۔۔۔"

اللہ نے ہم دونوں میں اپنا سب سے پسندیدہ رشتہ قائم کیا ہے اگر آپ اس کی عزت نہیں کر سکتے تو میں اس گھر میں نہیں رہ سکتا

یہ سب کچھ میری برداشت سے باہر ہے میں اپنی بیوی پر کسی طرح کا کوئی تشدد ہوتے نہیں دیکھ سکتا وہ کسی طرح کی رعایت دینے کو تیار نہ تھا

تم ابھی تک یہیں کھڑی ہو میں نے کہا جا کر اپنا سامان لے کر آؤ وہ عمایہ کو دیکھ کر غصے سے بولا تھا جب وہ اگلے ہی لمحے سیڑھیوں کی طرف جانے لگی۔

رک جاؤ لڑکی۔۔۔۔"خبر دار جو تم نے کمرے کی طرف قدم بڑھائے اور کوئی ضرورت نہیں ہے کسی کو بھی گھر چھوڑ کر جانے کی۔

زریام جیسا چاہتا ہے ویسا ہی ہو گا جس کو بھی اس لڑکی سے یا اس کے اس گھر میں رہنے سے مسئلہ ہے وہ اسے مخاطب نہیں کرے گا۔ لیکن ہم زریام کو اس گھر سے جانے نہیں دے سکتے دادا جان فیصلہ کر کے اپنی چھڑی لیتے کمرے کی طرف جانے لگے۔

یقیناوہ بھی عمایہ سے مخاطب نہیں ہو نا چاہتے تھے کیونکہ وہ بھی اسے پسند نہیں کرتے تھے چاچی تو غصے سے اسے گھورتی تانیہ کے ساتھ کمرے میں بند ہو گئی تھیں جب کہ بابا جان بھی مزید وہاں نہیں رکے۔

عمایہ بچے کھانا لگاؤ زریام کو بھوک لگی ہو گی۔ ماما نے ذریام کی پیٹھ سہلاتے ہوئے کہا اور اسے اپنے ساتھ اپنے کمرے میں لے گئیں۔

جب کہ عمایہ اپنے آنسو صاف کرتی اپنے چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ سجا کر کچن کی طرف آ گئی تھی

ooooo

اس نے پوری اسائنمنٹ بنا کر ایک لڑکی کے ہاتھوں ان کے کلاس روم بھیج دی تھی۔۔۔۔"''

وہ دونوں خوش ہو گئی تھی آخران کا کام ہو گیا تھا وہ بھی صرف ایک بار مدد مانگنے پر۔۔۔۔"''وہ سچ میں بہت اچھا انسان تھا ان دونوں نے ہی کلاس ختم ہونے کے بعد اس کا شکریہ ادا کرنے کے بارے میں سوچا تھا۔

ایک منٹ یار اس نے ہماری بہت مدد کی ہے۔۔۔''''مجھے نہیں لگتا کہ ہمیں رو کھا سو کھا سا صرف تھینک یو کہنا چاہیے میرے خیال میں ہمیں ان کو گفٹ دینا چاہیے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی اس نے پہلی بار کسی سے مدد لی تھی اور وہ بھی اتنی آسانی سے ان کی مدد کے لئے تیار ہو گیا تھا

وہ اسے تھینک یو بولتے ہوئے کوئی تحفہ دینا چاہتی تھی

غزل نے کچھ بھی نہیں کہا بس کندھے اچکا دیے

ٹھیک ہے یار جیسے تمہاری مرضی ہے لیکن مجھے کیا پتا ان لڑکوں کو کیا پسند ہو سکتا ہے اور ویسے بھی اس کی پسند ناپسند کے بارے میں کچھ بھی تو نہیں آئیڈیا غزل اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگی تھی جب کہ وہ سوچ میں تھی

ایسا کرتے ہیں کل ایک اچھا سا پین خریدتے ہیں اور انہیں دے دیتے ہیں تھینک یو کے طور پر یقیناً انہیں ہمارا تحفہ پسند آئے گا وہ پڑھائی کا شوقین ہے تو پین ایسے انسان کے لیے ایک بہترین تحفہ ہو گا اور ویسے بھی قلم تو ہر انسان کی ضرورت ہے خاص کر سٹوڈنٹس کی وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو غزل کو بھی اس کا آئیڈیا بہت پسند آیا

تو بس فیصلہ ہو گیا آج ہی پین لیتے ہیں اور کل ان کو دے دیں گے وہ بھی اس کے ساتھ ہی کلاس روم سے باہر نکلی تھی

۔

سیڑھیاں اترتے ہوئے وہ انہیں باہر کی طرف جاتا ہوا نظر آیا تھا وہ کافی عجلت میں تھا۔ شاید اسے جلدی میں کہیں پہنچنا تھا

آج کل کے زمانے میں ایسے لوگ ہوتے کہاں ہیں جو اپنے قیمتی وقت سے کسی دوسرے کو وقت دیتے ہیں یقیناوہ بہت ہی اچھے انسان ہیں ان کا تھینکیو تو بنتا ہے وہ سوچتے ہوئے آہستہ آہستہ سیڑھیاں اتر رہی تھی

وہ آج تک کسی غیر مرد سے مخاطب تک نہیں ہوئی تھی اور کہاں اب وہ کسی مرد کو گفٹ دینے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ لیکن اس وقت اس کے ذہن میں ایسی کوئی بھی سوچ نہیں تھی۔ اور نہ ہی وہ یہ جانتی تھی کہ آگے اس کی زندگی میں کیا ہونے والا ہے

ooooo

دادا جان کو ہوش آچکا تھا

چاچا جان نے فوراً ہی گھر پر فون کر کے انہیں بتا دیا تھا لیکن پھر بھی یہ اتنی اچھی خبر سننے کے بعد بھی کسی کو بھی زیادہ خوشی نہ ہوئی تھی۔۔۔،

کیونکہ گھر میں پہلے ہی حرم کی غیر موجودگی بہت بڑی پریشانی بنی ہوئی تھی ابھی تک حرم کے بارے میں ان لوگوں کو کچھ بھی پتہ نہیں چلا تھا۔

خداش حرم کی تلاش میں نہ جانے کہاں سے کہاں جا چکا تھا لیکن فی الحال کسی کو اس کا کوئی اتا پتا نہ چلا تھا۔

جب کہ سب کا کہنا تھا کہ پولیس میں رپورٹ کروادینی چاہیے یہ بات ان کی عزت پر حرف لاسکتی تھی لیکن وہ اپنی بیٹی کی جان اور عزت پر بھی رسک نہیں لے سکتے تھے۔

فی الحال یہ بات صرف گھر میں ہی تھی۔ ولیمہ کا سب کو فون کر کے کینسل کر دیا گیا تھا گھر میں جو مہمان تھے انہیں بھی یہی کہا گیا تھا کہ ابھی کوئی ولیمہ نہیں ہو گا جب تک دادا جان صحت یاب نہیں ہو جاتے۔

اور ان لوگوں کو حرم کی غیر موجودگی کے بارے میں بھی نہیں بتایا تھا سب کو یہی لگ رہا تھا کہ حرم دادا جان کے ساتھ ہسپتال میں ہے۔

جبکہ وہ لوگ اسے پورے گاوں میں ڈھونڈ چکے تھے آگے پیچھے کا کوئی علاقہ ایسا نہ تھا جہاں انہوں نے جا کر حرم کو نہ ڈھونڈا ہو۔ اب اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ اسے اغواء کیا گیا تھا اور یقیناً یہ کام ان کے کسی دشمن نے کیا تھا۔ لیکن کس نے۔۔۔ اور اگر یہ تو تاوان کے لئے کیا گیا تھا تو اب تک اس حوالے سے کسی طرح کا کوئی رابطہ کیوں نہیں کیا گیا۔

oooooo

وہ اسے اپنے ساتھ نہ جانے کہاں لے کر آیا تھا وہ پہلے یہاں نہیں آئی تھی باہر بڑا سا ہسپتال کا نام لکھا تھا۔۔۔ "وہ اسے ہسپتال لے کر کیوں آیا تھا۔۔۔؟

اس نے کہا تھا اس کے دادا جان ہسپتال میں ہے تو کیا وہ اسے ان سے ملنے کے لئے لے کر یہاں آیا تھا۔

کیا وہ سچ میں اپنا وعدہ پورا کر رہا تھا وہ یقین تو نہیں کر سکتی تھی لیکن جلدی سے گاڑی سے نکلی تھی۔

وہ اسے لے کر ہسپتال کے اندر آ گیا جب کہ وہ بالکل خاموشی سے اس کے پیچھے پیچھے قدم اٹھا رہی تھی۔۔" بنا کسی بھی طرف نگاہ اٹھائے وہ بس اسی کے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔

وہ اسے اس کے کسی اپنے کے پاس لے کر جا رہا تھا اس کے علاوہ وہ کچھ نہیں جانتی تھی اور نہ ہی کچھ جاننا چاہتی تھی بس کچھ ہی لمحے باقی تھے اور پھر وہ اس شخص کی حقیقت کو سامنے لا کر ہمیشہ کے لئے اس سے دور ہو جانے والی تھی اسے یقین تھا اس کے گھر والے اسے شخص کے ساتھ کبھی نہیں بھیجیں گے۔

وہ اس شخص کے ساتھ کی خواہش مند نہیں تھی۔اور نہ ہی اسے اس کی محبت چاہیے تھی وہ اس شخص سے کسی طرح کا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی تھی اسے اس سے کوئی سروکار نہیں تھا

وہ بس ایک بار اپنے اپنوں کے پاس چلی جانا چاہتی تھی اس کے بعد اسے کچھ بھی نہیں کرنا تھا اس کے اپنے سب کچھ کرنے والے تھے

وہ خاموشی سے اس کے پیچھے چل رہی تھی جب اس نے ایک دروازہ کھولتے ہوئے اندر قدم رکھا اور پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھ کر اندر آنے کا اشارہ کیا۔

وہ خاموشی کے ساتھ اندر آئی تھی لیکن بیڈ پر لیٹے ہوئے اپنے دادا جان کو دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی تھی۔

شاہ صاحب اپنی آنکھیں کھولئے دیکھیں آپ سے ملنے کون آیا ہے اور مسکراتے ہوئے ان کے سامنے آ کر رکا جب کہ اس کی آواز سن کر وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگے۔

مجھے بھولے تو نہیں ہوں گے آپ ارے کل رات کو ہی تو آپ سے بات ہوئی ہے اب تک تو آپ کو مجھے دیکھ کر مجھے خوش آمدید کہنا چاہیے تھا لیکن خیر آپ کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس بات کو نظر انداز کر دیتا ہوں۔

خیر اپنی پوتی سے ملاقات کر لیجئے کہ دو گھنٹے میں ہم یہاں سے روانہ ہونے والے ہیں تو اسے رخصت کر دیجیے ۔دعائیں دیجئے اسے میں یہاں سے لے کر جا رہا ہوں یہاں سے ہمیشہ کے لئے کیا یاد کریں گے آپ، میں نے آپ کو معاف کیا

وہ ان کے پاس ہوا اور حرم کا ہاتھ تھام کر اسے ان کے سامنے کر چکا تھا جب کہ وہ روتے ہوئے ان کے سینے پر اپنا سر رکھ چکی تھی۔

وہ کیا کہہ رہا تھا کیوں اس کے دادا جان کو ٹارچر کر رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن دادا جان کے آنسو بتا رہے تھے کہ وہ اس شخص سے نفرت نہیں کرتے یہ سب کیا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن دادا جان کا ہاتھ اس کے سر پر آ رو کا تھا۔

خوش۔۔۔۔رہو۔۔۔میری۔۔۔بچی۔۔۔میں نے تمہیں۔۔۔خود۔۔۔عزت۔۔۔اور۔۔۔مان۔۔۔سے رخصت کیا۔۔۔وہ بڑی مشکل سے اپنی بات مکمل کر پائے تھے۔

جب کہ وہ حیرانگی سے ان کا چہرہ دیکھنے لگی تھی یہ وہ کیا بول رہے تھے اسے کچھ سمجھ نہ آیا وہ تو ان کے پاس اپنے تحفظ کے لیے آئی تھی لیکن وہ تو اس شخص کے ساتھ رخصت کر رہے تھے۔

یشام کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔آخر وہ شخص ہار ہی گیا تھا

جب کہ حرم کو اگلے ہی لمحے وہ بازو سے پکڑ کر ان سے الگ کرتا اسے اپنے ساتھ لے کر روم سے چلا گیا۔

وہ رونے لگی تھی اپنے دادا کو پکارنے لگی تھی اس کی آواز بلند ہونے لگی تو اسے مجبور اس کے منہ پر اپنا ہاتھ دبا کر رکھنا پڑا وہ کسی طرح کا کوئی تماشا نہیں چاہتا تھا

اور پھر وہ اسے ان سب سے دور لے کر چلا گیا

○○○○○○○○

وہ نہا کر باہر نکلا تو عمایہ کمرے میں ہی تھی۔۔۔۔۔،،

اسے دیکھتے ہی اس کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔"

وہ اسے مخاطب کیے بنا آئینے کے سامنے جا رکا تھا۔

جب اس نے کہا

زریام کھانا لگ گیا ہے نیچے آکر کھانا کھا لیجیے۔۔۔"وہ کہہ کر پلٹی نہیں بلکہ وہی رک کر اسے دیکھتی رہی زریام جو اسے مکمل نظر انداز کر رہا تھا

آئینے میں اس کے چہرے پر تھپڑ کے نشان کو دیکھ کر پلٹ کر اس کے قریب آگیا۔

اس کے اچانک یوں پاس آنے پر عمایہ کے دل میں خوشی ہوئی تھی

زریام نے بے حد نرمی سے اس کے گال پر اپنا دایاں ہاتھ رکھا تھا

جبکہ اس کے ہاتھوں کی حدت سے عمایہ آنکھیں بند کر چکی تھی۔۔۔"

وہ نرمی سے اس کا دایاں گال سہلا رہا تھا جب اگلے ہی لمحے وہ اس کے سینے پر اپنا سر رکھ گئی

اور ہر بار کی طرح اس نے اس کی عزت رکھی تھی ناراضگی کے باوجود بھی اس نے اسے دھتکارا نہیں تھا وہ کتنی ہی دیر

اس کے سینے پر سر رکھ کر اس کے گرد بازو کا حصار بنائے کھڑی رہی

تمہیں مجھ سے کوئی بات کرنی تھی۔۔۔!اس نے نرمی سے پوچھا تھا

پہلے کھانا کھالیں پھر بتاؤں گی وہ حیا سے نگاہیں جھکا کر بولی تو زریام سر ہلاتا کمرے سے باہر نکل گیا

oooooo

وہ کمرے سے باہر نکلا تو وہ اس کے پیچھے پیچھے ہی قدم اٹھانے لگی۔۔۔"

جب اچانک ہی اس نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھام کر اسے اپنے ساتھ قدم اٹھانے پر مجبور کر دیا۔۔"

عمایہ خوشی خوشی اس کے ساتھ اپنے پیر اٹھانے لگی تھی اس کے قدموں کے ساتھ قدم ملا کر چلنا اس کے لئے بہت

خوشگوار احساس تھا۔۔۔"

وہ اب تک اس سے سخت خفا تھا لیکن اس کے باوجود بھی اس کی عزت کو اپنی عزت سمجھتا تھا۔عمایہ کے لئے اتنا ہی

کافی تھا۔

وہ کسی سے کچھ نہیں مانگتی تھی اس کے شوہر نے ہی اسے وہ مقام دے دیا تھا کہ اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں تھی۔

اپنے ہاتھ کو اس کے مضبوط ہاتھ میں قید دیکھ کر وہ مسکرا دی تھی سب نے انہیں سیڑھیوں سے اترتے دیکھا

تھا۔۔۔۔"

Urdu Novels Ghar

تانیہ کی نگاہیں تو ان کے ہاتھوں پر ہی جمی ہوئی تھیں جبکہ ان دونوں کو ایک دوسرے کے اتنے قریب دیکھ چاچی جان غصے سے کھانا چھوڑ کر کمرے میں چلی گئیں۔۔"

جبکہ تانیہ بھی خاموشی سے اپنی ماں کے پیچھے ہی کمرے میں جا بند ہوئی تھی لیکن زریام نے جیسے اس بات کو کوئی اہمیت ہی نہیں دی تھی

آہستہ سے کرسی گھسیٹ کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا تو فوراً ہی زریام کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی

اسے داداجان کا فیصلہ بہت پسند آیا تھا جسے عمایہ پسند نہیں تھی وہ

اسے مخاطب نہ کرے یہی بہترین انصاف تھا

لیکن اپنی ناپسندیدگی اور نفرت کی وجہ سے عمایہ کو تکلیف پہنچانا اس پر تشدد کرنا اسے کسی قیمت پر گوارا نہیں تھا

وہ بے حد نرمی سے اس سے کھانے کا پوچھتے ہوئے اس کی پسند کی چیزیں ڈش میں ڈال رہا تھا

جب کہ داداجان کے ساتھ باقی مرد حضرات بھی غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گئے تھے لیکن اسے پروانہ تھی

ooooo

داداجان آج کل زریام سے کچھ خفا تھے۔ لیکن زریام کو تو جیسے اس بات کی پرواہ ہی نہیں تھی۔۔۔۔"

زریام کا اس طرح سے عمایہ کے لیے اسٹیپ اٹھانا اسے سپورٹ کرنا اسے اہمیت دینا انہیں ہر گز پسند نہیں آیا تھا وہ کیا سوچ کر عمایہ کو اس حویلی میں لے لائے تھے اور یہاں کیا ہو رہا تھا۔۔؟

وہ جانتے تھے کہ زریام کی سوچ ان کی سوچ سے بہت الگ ہے۔۔۔"

لیکن وہ اپنے بھائی کے لیے اتنا نرم دل تو نہیں رکھتا تھا کہ اس کے قاتل کی بہن کے ساتھ اپنی نئی زندگی شروع کر رہا تھا۔۔۔"

اور اب وہ بار بار ولیمے کی تقریب پر زور دے رہا تھا

وہ اس لڑکی کو اپنا نام دینا چاہتا تھا اسے معاشرے میں عزت دینا چاہتا تھا اس لڑکی کو جسے وہ ونی کر کے لائے تھے اپنے پوتے کے قاتل کی بہن کی صورت میں۔۔۔'

اسے سزا دینے کے لیے۔۔ لیکن ان کا لاڈلا پوتا اسے سزا دینے کے بجائے اسے عزت واحترام سے نواز رہا تھا

اسے اپنا نام دے رہا تھا اسے اپنے خاندان برادری کا حصہ بنا رہا تھا

اور انہیں یہ بات کسی قیمت پر گوارا نہیں تھی وہ ان سے وعدہ کر رہا تھا کہ ولیمے کے فورا بعد ہی وہ اس لڑکے کو کہیں سے بھی تلاش کر کے نکالے گا

لیکن وہ عمایہ کو معاشرے میں ایک مقام دینا چاہتا ہے وہ جو پورے گاؤں میں اسے ایک پنچ زات کی لڑکی بنانے پر تلے ہوئے تھے اور وہ اسے عزت دینے پر مجبور کر رہا تھا جب وہ کسی بھی قیمت پر ایسا کرنے کو تیار نہ تھے

اور اس بات کے لیے بھی وہ انہیں دھمکی لگا گیا تھا کہ اگر انہوں نے اس کی بات نہ مانی تو وہ گھر چھوڑ کر چلا جائے گا۔

اس وقت وہ فیصلہ ہی نہیں کر پا رہے تھے کہ وہ کیا کریں وہ اس لڑکی کے لیے ضرورت سے زیادہ ہی باغی ہوتا جا رہا تھا

ooooo

شائزم داداجان سے بات کرنے کے لئے ان کے کمرے میں آیا۔۔"

تو انہیں مصروف پایا تھوڑی دیر پہلے اسے گھر میں ہونے والے ہنگامے کے بارے میں پتہ چلا تھا۔۔"

اسے پتہ تھا کہ داداجان یقیناً بہت غصے میں ہوں گے لیکن اس وقت تو وہ اپنا غصہ بھلائے ویڈیو کال پر اپنی لاڈلی سے باتیں کرنے میں مصروف تھے

اس کا دل بے چین ہونے لگا وہ اس کو دیکھنا چاہتا تھا۔

ناناجان آپ پیار سے کہیں نا اس کو یہ آپ کی بات مان لے گی میں وعدہ کرتی ہوں جیسے میں آپ کی ساری باتیں مانتی ہوں اسی طرح یہ بھی آپ کی باتیں مانے گی۔

لیکن میرا بچہ وہ میری بات کو سمجھے گی کیسے تم ہر وقت اس کے ساتھ رہتی ہو نا۔۔۔"اسی لئے تمہاری باتیں سمجھ جاتی ہے تمہاری کیٹی میرے کہنے پر دودھ نہیں پیئے گی۔

نہیں نہیں پی لے گی آپ کہیں تو سہی وہ بضد تھی۔

اچھا ٹھیک ہے تم بار بار کہہ رہی ہو تو لو میں بھی کہہ دیتا ہوں چلو کیٹی بیٹا فٹافٹ اس دودھ کو ختم کرو یہ آپ کی ہیلتھ کے لیے بہت اچھا ہے۔۔'

وہ بالکل بہلانے والے انداز میں بولے تو ان کے انداز پر شائزم کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔۔۔"

اس نے اپنے داداجان کو اتنی نرمی اور بچگانہ انداز میں کسی سے بات کرتے ہوئے پہلی بار سنا تھا لیکن اسے خوشگوار حیرت ہوئی تھی اس کے داداجان ایسے بھی ہو سکتے ہیں اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔

دیکھ لیں ناناجان میں نے کہا تھا نہ کیٹی آپ کی بات مان لے گی جیسے میں آپ کی ساری باتیں مانتی ہوں یہ بھی آپ کی ساری باتیں مانتی ہے۔۔۔'

ریدم کیٹی کو دودھ پیتے دیکھتے ہوئے بولی تھی جب کہ داداجان تو خود بھی حیرانگی سے دیکھنے لگے تھے یہ تو سچ میں دودھ پینے لگی تھی۔

ارے واہ یہ تو سچ میں کمال ہو گیا میں نے تو نہیں سوچا تھا ایسا وہ سچ مچھ پہ حیران تھے۔

شائزم کافی دیر بیٹھا انہیں سنتا رہا جب کہ داداجان کے انداز سے لگ رہا تھا کہ ان کی یہ ساری باتیں جلدی ختم نہیں ہونے والی

وہ جو ریدم کے حوالے سے ہی ان کے کمرے میں آیا تھا ایسے ہی خاموشی سے واپس باہر نکل گیا تھا

وہ نانا نواسی کو ڈسٹرب کرنے کا گناہ نہیں کر سکتا تھا فلحال وہ اپنی بات کو بعد پر ادھار رکھ چکا تھا

OOOOOO

حرم سارے راستے روتی رہی تھی۔۔۔"اس کے آنسو روانی سے بہہ رہے تھے یشام نے دو تین بار اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے خاموش کرنا چاہا۔۔۔

لیکن حرم کے آنسوؤں میں کسی طرح کی کوئی کمی نہیں آئی تھی یشام نے فلحال اسے اس کے حالات پر چھوڑ دیا

"۔۔۔۔

بے شک اس سب میں حرم کی کوئی غلطی نہیں تھی۔۔"اس کے لیے یہ مشکل لمحات تھے وہ تو جانتی تک نہیں تھی کہ اس کے ساتھ یہ سب کچھ ہونے والا ہے۔۔۔۔"

تو ایسے میں اس کا یہ ردعمل غلط تو ہر گز نہیں تھا۔

محبت بہت انمول چیز ہے یہ کسی سے مانگنے سے تو ملتی نہیں یہ جذبات دل میں جگانے پڑتے اور یشام اس کے دل میں اپنے لیے محبت جگانا چاہتا تھا یہ مشکل تھا لیکن نا ممکن نہیں وہ جانتا حرم کا دل بہت شفاف ہے

اس کے صاف ستھرے دل پر اپنا نقش بنانا اس کے لئے مشکل تو ہر گز نہیں تھا لیکن فی الحال حالات بہت مشکل ہو چکے تھے

جن حالات میں وہ حرم سے نکاح کر کے اسے اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا اس کے لیے آگے کافی مشکلات ہونے والی تھی

لیکن اپنی محبت کے لئے وہ سب کچھ برداشت کرنے کو تیار تھا اسے بس حرم کی محبت چاہیے تھی جس کے لئے وہ سب کچھ چھوڑ کر جا رہا تھا۔

ہاں وہ اس کی خاطر سب کچھ چھوڑ آیا تھا اپنا بدلہ اپنی نفرت اپنا انتقام ہر چیز پیچھے چھوڑ آیا تھا اس نے مانگ لیا تھا اس کو۔

اس نے اس رات داداجان کو فون کیا تھا اور ان سے کہا تھا کہ وہ ان کی پوتی سے محبت کرتا ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔۔۔"

اس کی باتیں یقیناً ان کے لئے کافی عجیب تھی اس نے بھی انہیں سمجھانے کی زیادہ کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔

بس اپنے بارے میں بتایا تھا کہ وہ ان کی پوتی کو لے کر جا چکا ہے

اور حرم کے صدقے وہ ان سب لوگوں کو معاف کرنے کو بھی تیار ہے وہ واپس پلٹ کر یہاں کبھی بھی نہیں آنا چاہتا لیکن وہ اکیلا نہیں جائے گا۔۔۔'

وہ اپنی حرم کو اپنے ساتھ لے کر جائے گا اور وہ اس بات کو بھی جانتا تھا کہ وہ لوگ آسانی سے حرم کو اس کے حوالے نہیں کریں گے اسی لئے اس نے بیچ کا راستہ اختیار کیا ہے

داداجان نے کہا تھا کہ ہماری غلطیوں کی سزا ہماری پوتی کو مت دو تمہیں جو کرنا ہے جو کہنا ہے ہم سے کہو۔۔۔"

ہماری پوتی کو ان سب چیزوں میں سے نکال دو اس نے انہیں مزید صفائیاں نہیں دی تھی۔اور نہ ہی اپنی محبت کا رونا رویا تھا اس نے کہا تھا کہ حرم اب اس کے ساتھ رہے گی

اب اس کا تعلق صرف اور صرف حرم سے ہوگا اسے باقی کسی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔۔

وہ بس اپنی حرم کو لے کر چلا جائے گا اس کی راستے کی رکاوٹ بننے کی کوشش کوئی نہ کرے ورنہ جس ایک پوتے کا مان ہے وہ اسے ختم کر دے گا

وہ دھمکیوں پر یقین نہیں رکھتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی اس کے جو منہ میں آیا وہ بولتا چلا گیا اسے نہیں پتہ تھا اس کی کونسی بات ان کے لیے کے ہارٹ اٹیک کا سبب بنی تھی

لیکن اس نے صرف اور صرف حرم کی گھر سے غیر موجودگی کا ہی بتایا تھا اس نے بتایا تھا کہ اس نے حرم کو اغواء کر لیا ہے

اوراس سے نکاح کرنے کے بعد اسے ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ لے کر جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ان سب لوگوں سے بہت دور وہ اپنی ایک نئی دنیا بسانے جارہا ہے جس میں ان لوگوں کی کوئی جگہ نہیں ہے

یشام گاڑی ایئرپورٹ کے باہر روکتا اس کی طرف کا دروازہ کھول چکا تھا جب کہ وہ خاموشی سے بیٹھی رہی۔

اس کی مصومیت پہ یشام کے لبوں کی تراش میں مسکراہٹ ابھری لیکن اس وقت نخرے اٹھانے کا وقت نہیں تھا اسے زبردستی اس کا ہاتھ تھام کر اسے باہر کی جانب کھینچنا پڑا تھا۔

oooooo

وہ ایئرپورٹ کے اندر داخل ہوئے تو صیام پہلے ہی اس کے انتظار میں تھا وہ تیزی سے اس کی طرف قدم بڑھاتا چند پیپرز اس کے حوالے کر چکا تھا جب کہ وہ اس کے ساتھ ہی اندر کی طرف چلا گیا تھا

وہ اسے اپنے ساتھ جہاز میں لے کر آیا تھا اس کا پاسپورٹ اور پیپرز کب تیار ہوئے یہ سب کچھ اس کے پاس تھا ہی نہیں۔۔۔۔"

یہاں تک کہ اس کی تو سالگرہ بھی دو دن کے بعد تھی اس کا آئی ڈی کارڈ بھی بعد میں بننا تھا

تو کیا وہ اسے جھوٹی شناخت پر اپنے ساتھ لے کر جارہا تھا۔۔۔۔! اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا ایک تو دادا جان کی حالت نے اسے گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا۔۔۔۔"

اور جس طرح دادا جان نے اس کے ساتھ رخصت کر دیا

یہ ساری چیزیں اس کے لئے بہت عجیب تھی

اسے دادا جان سے ایسی امید ہر گز نہیں تھی اسے لگا تھا وہ اس کے لیے لڑیں گے اس شخص سے اس کی جان چھڑوا لیں گے۔۔۔"

اسے کہیں نہیں جانے دیں گے لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تھا انہوں نے خاموشی سے اسے رخصت کر دیا تھا

کیا سچ میں وہ رخصت ہو کر آئی تھی۔۔۔۔؟اس کے دادا جان کی دعا اس کے ساتھ تھی اس کے سرپرست نے خود اسے رخصت کیا تھا

تو وہ رخصت ہی ہو کر آئی تھی لیکن ایسا کیوں ہوا تھا یہ وہ جاننا چاہتی تھی۔

یشام اس کے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا جبکہ وہ نظریں جھکائے اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔"

اس کے نازک ہاتھ یشام کی مضبوط گرفت میں تھا اس نے دو تین مرتبہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکالنے کی کوشش کی تھی

جیسے بنا اس کی طرف دیکھے وہ ناکام بنا چکا تھا اس کا سارا دھیان باہر کی طرف تھا جب اچانک ہی جہاز کو جھٹکا لگا حرم کی تو جیسے سانس ٹکنے لگی

بے اختیار ہی اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام چکی تھی جبکہ دوسرا ہاتھ اس کے بازو کے گرد حائل ہوا اور وہ اس کے بازو پکڑ کر بیٹھ گئی بالکل کسی سہمے ہوئے بچے کی طرح۔

کیا ہوا میری جان کیا تمہیں ڈر لگتا ہے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہارے ساتھ ہوں نا وہ اپنا بازو اس کے گرد حائل کرتا اسے اپنے قریب کر چکا تھا

نہ۔۔۔نہیں۔۔۔۔تو مجھے۔۔۔۔۔کسی چیز۔۔۔سے ڈر نہیں لگتا۔۔۔وہ اس کے ساتھ جڑ کر بولی تو یشام کے عنابی لبوں پر گہری مسکراہٹ آ گئی

کیا بات ہے مجھے تو پتا ہی نہیں تھا میری بیوی اتنی بہادر ہے۔وہ مسکرا کر بولا

ہاں میں بہت بہادر ہوں لیکن میں آپ کی بیوی نہیں ہوں۔اور نہ ہی میں آپ سے ہوئی اس شادی کو مانتی ہوں شادی ایسے نہیں ہوتی آپ مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہیں آپ بہت برے انسان ہیں وہ اس کے ساتھ چمٹی ہوئی بول رہی تھی۔

کیا شادی ایسے نہیں ہوتی تو تم مجھے بتا دینا شادی کیسے ہوتی ہے ہم بالکل ویسے ہی شادی کر لیں گے جیسے تم چاہو گی بالکل ویسی ہی شادی ہو گی ہماری وہ اسے بہلا رہا تھا۔

اچھا اب تم بتاؤ کس طرح سے شادی کرنا پسند کرو گی۔۔!جہاز کو لگنے والے ایک اور جھٹکے نے انہیں ایک دوسرے کے مزید قریب کر دیا تھا

جب کہ اس وقت حرم کی سچویشن ایسی تھی کہ وہ اس سے دور نہیں ہو سکتی تھی۔لیکن اس کی قربت اسے ناگوار گزر رہی تھی۔

اس وقت وہ سچ میں بہت گھبرائی ہوئی تھی یہ اس کا جہاز کا پہلا سفر تھا

جو اسے ڈر میں مبتلا کر گیا تھا لیکن یشام یونہی باتوں ہی باتوں میں اسے اس چیز سے باہر نکال لایا تھا

اور تھوڑی ہی دیر میں جب جہاز نارملی پرواز کرنے لگا تو وہ بھی اس سے پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئی

وہ اسے باتوں ہی باتوں میں خود سے بات کرنے پر مجبور کر رہا تھا لیکن اس نے اپنے لبوں پر ایسی چپ لگائی تھی کہ مزید کچھ بھی نہ بولی

OOOOOO

خداش تھکا ہارا کر واپس لوٹ کر آیا تھا۔ جب دادا جان کی طرف سے پیغام آیا کہ حرم کو ڈھونڈنا چھوڑ دو

وہ جہاں بھی ہے بالکل محفوظ ہے اسے دادا جان کی بات بہت عجیب لگی تھی تو کیا کہنا چاہتے تھے ان کی اس بات کا کیا مطلب تھا

اس کی بہن گھر سے غائب تھی تیس گھنٹوں سے اس کا کوئی اتا پتا نہیں تھا اور دادا جان کہہ رہے تھے کہ وہ جہاں بھی ہے محفوظ ہے۔

دادا جان کا یہ پیغام ملتے ہی وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ہسپتال پہنچ گیا تھا۔۔۔"

دادا جان کا کہنا تھا کہ وہ ہسپتال نہیں رہنا چاہتے لہذا انہیں ڈسچارج کروانے کی کوشش کی جائے

یہ انہیں دوسرا ہارٹ اٹیک ہوا تھا ایسے میں انہیں ڈسچارچ ملنا تو تقریباً ناممکن تھا۔۔۔"

لیکن اس وقت دادا جان سے حرم کے بارے میں مزید جاننے کے لیے وہ سیدھا ہسپتال ہی جانے کا ارادہ رکھتا تھا

"۔۔۔۔

دادا جان نے ایسا کیوں کہا تھا حرم کہاں تھی۔۔۔۔؟ اور وہ محفوظ کیسے تھی۔۔۔؟ اسے سب کچھ جاننا تھا

اسے لگ رہا تھا جیسے دادا جان نے خود ہی حرم کو کہیں بھیج دیا ہے اسی لئے تو اتنے یقین سے کہہ رہے تھے کہ ہم جہاں بھی ہے محفوظ ہے

ہو سکتا ہے دادا جان نے اٹیک ہونے سے پہلے اسے کہیں بھیجا ہو یا وہ انہیں بتا کر کہیں گئی ہو۔ وہ سوچ رہا تھا لیکن ان دلائل پر اسے خود بھی یقین نہیں تھا

حالانکہ وہ رات گھر پر ہی تھی اور اس کے سامنے ہی اپنے کمرے میں گئی تھی اسے کمرے میں جانے دینے سے پہلے اس نے کوئی رسم کی تھی۔۔۔۔"

جس میں وہ اس سے پیسے مانگ رہی تھی اس کے بعد سے اس نے اسے نہیں دیکھا تھا۔۔۔"

اور اس کے بعد ہی دادا جان کو اٹیک بھی ہوا تھا ممکن تھا کہ دادا جان جانتے ہو کہ حرم کہاں ہیں

حویلی سے ہسپتال پہنچتے پہنچتے اس کی ٹینشن میں کافی کمی ہوئی تھی اگر دادا جان جانتے تھے کہ حرم کہاں ہے تو اس کا مسئلہ تقریباً حل ہو چکا تھا وہ صرف اور صرف اپنی بہن کو ہی سوچے جا رہا تھا

اور ہسپتال پہنچتے ہی وہ سیدھے دادا جان کے کمرے میں حاضری دینے کے لیے پہنچ گیا تھا۔۔۔"

دادا جان بیڈ پر لیٹے ہوئے تھے جبکہ چھوٹے چاچا جان ان کے پاس ہی بیٹھے ان سے باتوں میں مصروف تھے

OOOOOO

کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا دادا جان۔۔۔؟

کہاں ہے اس وقت حرم۔۔۔۔؟

اور میں اس کے بارے میں کوئی بھی سوال کیوں نہ کروں۔۔۔؟

وہ ان کے ساتھ ہی رکھی کرسی پر بیٹھا ان سے سوال کر رہا تھا۔

میں نے کہہ دیا نا کہ میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تو خداش تو اس مطلب یہی ہے کہ میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔ وہ زرا سخت لہجے میں گویا ہوئے

اور آپ اس بارے میں کوئی بھی بات کیوں نہیں کرنا چاہتے دادا جان۔۔۔۔؟ یہ کوئی نارمل بات نہیں ہے بلکہ میری بہن 32 گھنٹے سے غائب ہے۔ اس کا کوئی اتا پتا نہیں ہے اگر وہ محفوظ ہے تو کہاں ہے جواب دیں مجھے۔ اور میں اس کے بارے میں کوئی بھی سوال کیوں نہ کروں دادا جان مجھے حق حاصل ہے یہ جاننے کا کہ میری بہن کہاں ہے؟

کہاں بھیجا ہے آپ نے اسے۔۔۔؟

تمہیں حق ہے خداش لیکن کیا تمہاری نظر میں ہماری یہ بات کوئی اہمیت نہیں رکھتی کیا تمہیں ہم پر اعتبار نہیں ہے ؟۔۔۔۔

ہم کہہ رہے ہیں کہ وہ جہاں بھی ہے بالکل محفوظ ہے حفاظت سے ہے تو تم ہماری بات کو کیوں نہیں مانتے۔ وہ یہاں سے جا چکی ہے ہم نے بھیج دیا ہے اسے یہاں سے اب شاید وہ کبھی بھی واپس نہیں آئے گی۔ یہ بات کہتے ہوئے دادا جان نے اپنی نظریں جھکا لی تھیں۔ جبکہ خداش کو لگا کہ ہسپتال کی چھت اس کے سر پہ آ گری ہو۔

دادا جان پلیز پلیز مجھے کسی طرح کی پہیلی میں مت الجھائیں۔ مجھے صاف صاف بتائیں کہ حرم کہاں ہے۔۔۔۔؟

ہم سے کچھ مت پوچھو خداش کچھ بھی نہیں ہم تمہیں فی الحال کچھ نہیں بتا سکتے۔وہ بہت بے بس لگ رہے تھے میں نہیں پوچھوں گا داداجان لیکن دنیاوالے تو پوچھیں گے نہ کیاجواب دوں گا میں انہیں جواب دیجئے مجھے کیا میں ان سے یہ کہوں گا کہ میری بہن بھاگ گئی۔

وہ ان کے سامنے بیٹھا ان سے سوال کر رہا تھا جب کہ ان کے پاس کوئی جواب نہیں تھا ڈاکٹر نے انہیں چیک کرتے ہوئے انہیں ہر طرح کی ٹینشن سے دور رکھنے کے لیے کہا ان کی حالت کو دیکھتے ہوئے خداش بھی مزید کوئی سوال نہ کر سکا

ooooooo

حرم سو رہی تھی۔۔۔

جب جہاز کو پھر سے ایک زوردار جھٹکا لگا اس سے پہلے کہ وہ گرتی یشام میں اس کے گرد اپنی بانہوں کا حصار مضبوط کر لیا تھا

وہ اس کے سینے سے لگی ایک پل کے لئے اپنی آنکھیں کھولتی دوبارہ آنکھیں بند کر چکی تھی

شاید اسے سخت نیند آرہی تھی یشام نے بھی اسے جگانے یاڈسٹرب کرنے کی بالکل کوشش نہ کی تھی۔وہ بس اس کا معصوم ساچہرہ دیکھتا رہا

وہ اس کے ساتھ تھی اس کے پاس تھی اس کے علاوہ یشام کو اور کچھ چاہیے تھا اس کی محبت ہمیشہ کے لیے اسے مل چکی تھی۔۔۔۔

اس کے لئے بس اتنا ہی کافی تھا وہ ہمیشہ کے لئے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آ گیا تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ حرم کے ساتھ اپنی ایک نئی خوبصورت زندگی کی شروعات کرے گا جس میں اس کے ماضی کا کوئی تلخ حصہ شامل نہیں ہو گا اس کی نئی زندگی میں پرانا کچھ نہیں ہو گا

وہ خوشی سے اطمینان سے اپنی نئی زندگی کی شروعات کرے گا جس کے لیے وہ بہت خوش بھی تھا اس سفر کے بعد ایک نیا سفر شروع ہونا تھا

اس کی نئی زندگی شروع ہونی تھی اور اس وقت وہ صرف انہیں سب چیزوں کے بارے میں سوچ رہا تھا اپنا بچپن جوانی ہر لمحہ ہر یاد کو وہ اپنے دماغ سے نکال چکا تھا جو اسے اذیت دیتی تھی۔ جو اس کے لئے تکلیف کا باعث بنتی تھی اب اسے خوشیاں دیکھنی تھی وہ اپنی خوشیوں کا منتظر تھا

سب کچھ بھلانا اس کے لیے آسان نہیں تھا اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی ماں کو مرتے دیکھا تھا اسے تو اپنی اس عمر میں شاید باپ کے نام کی اہمیت بھی نہیں پتا تھی جب اس سے اس کے باپ کا نام چھینا گیا تھا

وہ تکلیف وہ درد وہ بھول نہیں سکتا تھا اس کی ماں اسے لیے سڑکوں پر سویا کرتی تھی۔ اس کی ماں کا امیر کبیر باپ اسے ہر روز کہتا تھا کہ وہ اپنا دین چھوڑ کر واپس آ جائے تمہیں بھی اپنا لیں گے اور تمہارے بچے کو بھی

لیکن اس نے کبھی بھی اس بات کے لئے رضامندی نہ دی وہ جیتی مرتی کیا نہ کرتی لیکن اپنے بیٹے کو بھوکا نہیں سونے دیتی تھی لیکن جگر کی تکلیف نے اس کی جان لے لی تھی۔

باپ تو پہلے ہی چھوڑ گیا تھا لیکن ماں کے جانے کے بعد وہ اصل میں یتیم ہو گیا اور یتیموں کی زندگی گزارنا کیسا ہوتا ہے یشام سے بہتر شاید ہی کوئی جان سکتا تھا

لیکن آج وہ اپنی ہر تکلیف کو بھلا چکا تھا اپنی خوشیوں کی خاطر اس نے سب کچھ چھوڑ دیا تھا وہ ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ کر آیا تھا

اسے کوئی مطلب نہیں تھا ان لوگوں سے۔۔۔اپنی خوشیوں کی خاطر اس نے ہر چیز کو نظر انداز کر دیا تھا اس کی ماں نے کسی سے بدلہ لینا نہیں سکھایا تھا بلکہ اس کی ماں نے اسے درگزر کرنا سکھایا تھا معاف کرنا سکھایا تھا وہ معاف نہیں کر سکتا تھا ہاں لیکن وہ ان لوگوں کو اپنی زندگی سے نکال سکتا تھا اور وہ ایسا ہی کر رہا تھا

حرم کے ساتھ ایک پر سکون اور خوشحال زندگی گزارنے کے لئے وہ سب کو بھول جانا چاہتا تھا

لیکن وہ جانتا تھا حرم سب کو نہیں بھولے گی وہ اس کی فیملی ہے اس کے اپنے ہیں۔ وہ ان لوگوں سے محبت کرتی ہے انہیں بھول کر آگے بڑھنا اس کے لیے بہت مشکل ہو گا وہ ضد کرے گی شاید اس سے نفرت کرنے لگے لیکن وہ اپنی محبت سے اس کو بدل دے گا وہ اس کے ساتھ ایک نئی زندگی کی شروعات کرے گا

اسے خود سے محبت کرنے پر مجبور کر دے گا وہ انہی سوچوں میں مصروف تھا جب جہاز لینڈ ہونے کا اعلان ہونے لگا اس نے حرم کو آہستہ سے اپنے مزید قریب کر لیا تھا کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا کہ اسے ڈر لگتا ہے

اس کے قریب کرنے پر حرم نے ذرا سی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا نیند سے ڈوبی ہوئی آنکھوں میں کچی نیند سے جاگنے کا خمار تھا

جب اچانک جہاز کو جھٹکا لگا تو وہ اس کا کالر اپنی مٹھی میں دبوچتے ہوئے اس کے سینے میں چہرہ چھپا گئی

پیشام پرسکون سا اسے اپنے قریب پا کے ان خوبصورت لمحوں کو محسوس کر رہا تھا اس کی قربت اس کے دل میں ہلچل پیدا کر رہی تھی

جب کہ حرم کے دل ودماغ میں کیا چل رہا تھا وہ نہیں جانتا تھا بس اتنا پتا تھا کہ آگے زندگی آسان نہیں ہونے والی۔لیکن وہ سب کچھ ٹھیک کر دے گا وہ حرم کو خود میں اتنا مگن کر دے گا کہ اسے ان لوگوں کی یاد ہی نہیں آئے گی ۔اسے اپنی محبت پر اعتبار تھا

ooooooo

بہت شکریہ مگر مجھے اس گفٹ کی ہر گز ضرورت نہیں تھی وہ گفٹ تھامتے ہوئے بولا وہ اتنے خلوص سے یہ تحفہ لے کر آئی تھیں کہ انکار کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا لیکن وہ دوبارہ اس کی مدد لینے کے بعد اس طرح کا کوئی گفٹ نہ لائیں اسی لیے اس نے کہنا ضروری سمجھا تھا

کیوں ضرورت نہیں تھی آپ نے بس ایک بار کہنے پر ہماری مدد کی اپنے قیمتی وقت میں سے ہمارے لئے وقت نکالا یہ ہمارے لئے بہت بڑی بات ہے اور اس کے لئے ایک چھوٹا سا گفٹ تو بنتا ہی تھا شکریہ کے طور پر غزل نے مسکراتے ہوئے کہا

جی نہیں بالکل نہیں بنتا تھا یہ گفٹ اور اگر آپ نے آئندہ مجھے اس طرح کا کوئی گفٹ دیا تو پلیز میرے پاس مدد کے لیے ہر گز مت آیئے گا میں مدد اس لئے کرتا ہوں تاکہ اللہ کی طرف سے مجھے تھوڑا سا ثواب مل جائے اس لیے نہیں

کرتا کہ مجھے آپ لوگوں سے گفٹ ملے اس لیے آئندہ احتیاط کیجئے گا۔ مجھے لڑکیوں سے تحفے لینا پسند نہیں اس بار وہ مسکرایا نہیں تھا

اس کی یہ بات تو غزل کو کافی بری لگی تھی اس کا چہرہ اتر گیا تھا لیکن نہ جانے کیوں افشین کو اس کی بات بہت اچھی لگی تھی آج کل پتہ نہیں اس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا اس شخص کی کوئی بات بری نہیں لگتی تھی

وہ جب سے اس سے ملی تھی وہ اس کی سوچوں کا حصہ اکثر بن جاتا تھا۔ یہ کیوں ہو رہا تھا یہ تو وہ نہیں جانتی تھی شاید ابھی تک تو وہ اپنے ہی دماغ کی سوچ سے بہت دور تھی

ooooooo

مجھے یقین نہیں آرہا احمر یہ تم نے کیا کیا تم نے یہاں شادی کر رکھی ہے تمہارا ایک بچہ بھی ہے تمہیں اندازہ بھی ہے کہ اگر یہ بات بابا جان تک پہنچ گئی تو وہ تمہیں اپنی جائیداد سے بے دخل بھی کر سکتے ہیں۔

ثاقب کاظمی آج ان سے ملنے کے لیے لندن پہنچے تو سیدھے اپنے گھر کی طرف بھی آئے تھے۔ ان کا بھائی ان کے گھر میں ہی رہائش پذیر تھا لیکن یہاں ایک انگریز لڑکی کے ساتھ ایک چھوٹے سے بچے کو دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے جس طرح سے یہ بات پچھلے چار سال سے چھپی ہوئی تھی آگے بھی چھپ سکتی تھی لیکن شاید اب احمر یہ بات چھپا چھپا کر تھک چکا تھا

وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ اس کی بیوی اور بچہ اس کے خاندان کے سامنے آجائیں وہ کافی وقت سے اپنے بابا جان سے اس حوالے سے بات کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا

لیکن پھر باباجان کے ری ایکشن کا سوچ کر وہ چپ ہو جاتا آج ثاقب کے سامنے خود ہی یہ بات آگئی تو اس نے بھی بنا کچھ بھی چھپائے انہیں سچ سچ بتا دیا جس کے بعد وہ شاکڈ تھے

یقین کر لیں بھائی جان یہی سچ ہے یہ میری بیوی ہے اور یہ میرا معصوم سا بچہ اس نے اپنی گود میں بیٹھے معصوم سے یشام کو چوم ڈالا

اور ویسے بھی باباجان تو یشام کو دیکھ کر خوش ہو جائیں گے بس ایک ہی دھن سوار رہتی ہے انہیں خداش خداش خداش جب انہیں پتہ چلے گا کہ خداش کے علاوہ ان کا ایک اور پوتا بھی ہے دیکھیے گا ان کے چہرے کی رونق

میں یہ سب کچھ نہیں جانتا مجھے بس یہ پتا ہے کہ باباجان نے تمہارا رشتہ اپنی دور کی بہن کی بیٹی سے طے کر رکھا ہے اور تو اور وہ پورے خاندان کے سامنے یہ بات کہہ چکے ہیں اور باباجان کتنی دفعہ محفلوں میں اس بات کا ذکر کر چکے ہیں اگر انہیں پتہ چل گیا کہ تم نے ایک عیسائی لڑکی سے شادی کر رکھی ہے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

معذرت بھائی جان میں آپ کی بات کاٹ رہا ہوں لیکن میری بیوی عیسائی نہیں ہے وہ مسلمان ہے وہ اسلام قبول کر چکی ہے میں نکاح سے پہلے ہی اسلام کی سچائی پر یقین دلا چکا ہوں اور خدا کے لیے پلیز اسے عیسائی کہہ کر اس کے یقین کو شرمندہ نہ کریں

میری بیوی مجھ سے زیادہ میرے دین سے محبت کرتی ہے میرا دین اسے میرے قریب لے کر آیا ہے وہ اپنے سارے خاندان کے خلاف جا کر میرے ساتھ آئی ہے میں نے اس سے نکاح کیا ہے میں جانتا ہوں یہ بات گھر والوں کو نہ بتا کر میں نے غلطی کی ہے لیکن میں اب مزید گھر والوں سے کچھ نہیں چھپاؤں گا اور آپ اس میں میری مدد کریں گے

میں اپنی بیوی بچے کو چھوڑ کر فل حال پاکستان نہیں آسکتا ایسے میں آپ نے خود ہی بابا جان سے اس حوالے سے بات کرنی ہے کوئی مناسب وقت دیکھ کر انہیں اس حقیقت سے آگاہ کر دیجئے میں جانتا ہوں میں نے ان کی نافرمانی کی ہے لیکن آپ میرے ساتھ ہوں گے تو یقیناً وہ مجھے معاف کر دیں گے اس نے یقین سے اپنے بھائی کو دیکھا تھا

ثاقب صاحب کے پاس جیسے الفاظ ہی ختم ہو چکے تھے انہیں سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ اس موضوع پر مزید کیا کہیں

oooooo

کیا بات ہے ثقلین میں دیکھ رہا ہوں آج صبح سے تم کچھ زیادہ ہی غصے میں ہو تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا اگر تم ٹھیک محسوس نہیں کر رہے تو گھر واپس چلے جاؤ وہ راحت کے دفتر میں آیا تو وہ اسے دیکھ کر کہنے لگا۔

نہیں راحت بھائی کوئی ضرورت نہیں ہے مجھے آرام نہیں کرنا اور ویسے بھی اگر میں آرام کرنے بیٹھ گیا تو یقینا بابا جان کو پھر سے مجھ پر غصہ کرنے کا موقع مل جائے گا

ان کی بھی مجھے سمجھ میں نہیں آتی ایک بیٹا لندن بیٹھا ہے جسے دل کھول کر محبتیں بھیجی جا رہی ہے تحفے بھیجے جا رہے ہیں اور ایک بیٹے کو یونیورسٹی میں داخل کروا رکھا ہے اور باقی سارا بوجھ ہمارے کندھوں پر ڈال دیا ہے

لیکن جب بھی بے عزتی کرتے ہیں ہماری کرتے ہیں باتیں سناتے ہیں تو ہمیں سناتے ہیں ان دونوں کو کچھ نہیں کہتے اور پھر جب بات کام پر آجاتی ہے تب بھی صرف ہمیں ہی سننے کو ملتا ہے کوئی انہیں کچھ نہیں کہتا۔ لیکن جب اماں جان نے جائیداد کی بات کی تو کہتے ہیں کہ اپنے پانچ بیٹوں میں برابر میں تقسیم کریں گے

وہ بھائی وہ دونوں تو صرف بیٹھ کر کھا رہے ہیں یہاں کام تو ہمیں کرنا پڑتا ہے ہر چیز کی دیکھ بھال ہم کرتے ہیں تو انہیں کیا سب کچھ پلیٹ میں سجا کر دیں گے وہ ایک ہی سانس میں بولتا چلا گیا تو راحت نے جلدی سے اٹھ کر دروازے کو اچھے سے لاک کیا تھا

میں نے تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے جائیداد اور بٹوارے کی باتیں یہاں کھلے عام مت کیا کرو یہ ساری باتیں راز کی ہوتی ہیں

اور فکر مت کرو جو جتنی محنت کرے گا اس کو اتنا ہی ملے گا اور جو کچھ نہیں کرے گا اس کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا اتنا اعتبار تم کر نہیں سکتے ہو اپنے بھائی پر

وہ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ذرا مسکرا کر بولا تو ثقلین کو جیسے کچھ تسلی ہوئی وہ صرف ہاں میں سر ہلا گیا

ooooooo

عمایہ کچن میں کام کر رہی تھی اس کا ارادہ ذریام کے لیے گرم چائے کا کپ بنا کر کمرے میں لے جانے کا تھا

وہ ناراض ہوتا تھا لیکن اتنا ناراض نہیں لگ رہا تھا جتنا کے پہلے لگ رہا تھا

اور اس کی تسلی کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ زیادہ غصے میں نہیں ہے وہ جلدی جلدی چائے کا کپ بنا کر جانے لگی جب دروازے پر بری طرح سے سر چکرا گیا

اس کے سامنے زمین آسمان گھوم کر رہ گیا تھا لیکن نظر انداز کرتے ہوئے وہ جلدی سے سیڑھیاں چڑھنے ہی لگی تھی

کہ اسے ایک بار پھر سے اس کا سر چکرانے لگا اور اس بار اسے سیڑھیوں کی گرل کو تھام کر وہیں بیٹھنا پڑ گیا تھا وہ اپنی طبیعت ضرورت سے زیادہ خراب محسوس کر رہی تھی

بھابی آپ ٹھیک تو ہے نا کیا ہوا ہے آپ کو شائزم جو ابھی ابھی گھر کے اندر داخل ہوا تھا اسے سیڑھیوں پر بیٹھا دیکھ تقریباً بھاگ کر اس کے پاس آیا تھا

کچھ نہیں کچھ بھی تو نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں میں اوپر جا رہی ہوں اس نے جلدی سے اٹھنا چاہا جب اس کا سر پھر سے گھوما تھا

آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ یہاں بیٹھے میں بگ بی کو بلا کر لاتا ہوں وہ اسے وہی بیٹھنے کا کہتا جلدی سے اس کے کمرے کی طرف بھاگا تھا اور اگلے دو منٹ میں ہی زریام اس پر پہنچ چکا تھا

کیا ہوا ہے تمہیں کب سے چکر آ رہے ہیں کب سے طبیعت خراب ہے تمہاری وہ جلدی سے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کا ماتھا چیک کر رہا تھا بخار تو نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی

بگ بی میں گاڑی نکالتا ہوں آپ جلدی سے بھابی کو باہر لے کر آجائے وہ زریام سے کہتا جلدی سے باہر کی طرف بھاگا جبکہ زریام اس کی کسی بھی بات کو اہمیت دیے بنا وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے سہارا دیتا باہر لے گیا تھا

oooooo

کانگریچولیشن مسٹر شاہ آپ کو بہت بہت مبارک ہو آپ کی بیگم ماں بننے والی ہیں ان کا دوسرا مہینہ چل رہا ہے میں آپ کو کچھ احتیاط لکھ کر دیتی ہوں آپ ان پر عمل کیجئے گا۔ پہلا بچہ ہے تو زیادہ توجہ کی ضرورت ہو گی

Urdu Novels Ghar

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے ایک پرچی اس کے حوالے کی تھی جبکہ ذریام تو جیسے سکتے میں تھا اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہے۔

وہ اس کے ہاتھ سے پرچی تھام چکا تھا کل رات عمایہ کا شرمانہ گھبرانا اور پھر شاید اس نے اسی سلسلے میں فون کیا تھا وہ اسے یہی خوشخبری سنانا چاہتی تھی لیکن زریام کے چہرے پر اس خبر کو سن کسی طرح کی کوئی خوشی نہیں آئی تھی وہ باپ بننے والا تھا اس کے وجود کا حصہ اس دنیا میں آنے والا تھا لیکن اس کے چہرے پر تو جیسے چپ ہی لگ گئی تھی ڈاکٹر نے بھی شاید اس کی خاموشی کو محسوس کر لیا تھا

جتنی خوشی سے اس نے یہ خبر اسے سنائی تھی دوسری طرف سے اتنا ہی ٹھنڈا ریسپونس اسے ملا تھا ڈاکٹر بنا کچھ بھی کہے گا عمایہ کو باہر آنے کا اشارہ کر چکی تھی

پہلا بچہ تو کسی بھی شادی شدہ جوڑے کے لئے بہت خوشی کا باعث بنتا ہے لیکن شاید آپ ابھی باپ بننے کے لئے تیار نہیں تھے

لیکن اس نوازنے والی ذات نے آپ کے لئے یہی وقت مقرر کیا ہے ڈاکٹر نے اس کی خاموشی کو محسوس کر کے اسے اس خبر کی اہمیت کا احساس دلایا تھا

جبکہ ڈاکٹر کی بات پر وہ بھی زریام کے چہرے پر خوشی کھوجنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ اسے باہر آنے کا اشارہ کرتا خود باہر نکل گیا تھا جہاں شائزم ان کا انتظار کر رہا تھا

oooooo

آؤ حرم اندر آؤ یہ تمہارا گھر ہے مطلب آج سے یہ ہمارا گھر ہے۔

یہ میں نے خود اپنی محنت سے بنایا ہے دن رات ایک کر کے میں نے اس گھر کی ایک ایک چیز خریدی ہے۔

میں نے اپنی زندگی میں جو کچھ کمایا ہے سارا اس گھر پہ لگایا تھا

مجھے اپنا گھر خریدنے کا بہت شوق تھا مانا کہ بہت چھوٹا سا ہے تمہاری حویلی کے مقابلے میں تو بہت ہی چھوٹا ہے لیکن میری حق حلال کی کمائی ہے۔

جیسا بھی ہے تم اسے قبول کر لو

وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے ایک بہت لمبی بلڈنگ میں لے کر آیا تھا اور پھر وہ دونوں لفٹ کے سہارے تقریبا کوئی اٹھارویں مالے پر پہنچے تھے

اور اس مالے میں بھی اسے تین سے چار فلیٹ نظر آئے تھے ان میں سے ایک فلیٹ اس کا تھا۔

اچھا ہے۔ واش روم کونسی سائیڈ پے ہے وہ جو کب سے ہر طرف نظریں گھما رہی تھی اچانک سے بولی تو یشام کے لبوں پر مسکراہٹ آ گئی

اس کے چہرے پر دنیا جہان کی معصومیت تھی اسے لگا تھا وہ پھر سے اپنی بھرپور نفرت کا اظہار کرے گی لیکن اس کا سوال الگ تھا

Urdu Novels Ghar

اس طرف آؤ میں تمہیں دکھاتا ہوں وہ مسکراتے ہوئے اسے ایک کونے کی طرف بنے واش روم کی طرف لے کر گیا
۔

ایک واش روم یہاں ہیں اور ایک ہمارے روم کے اندر تم فریش ہو کر آجاؤ پھر میں تمہیں سارا گھر دکھاتا ہوں۔

وہ اسے یہ سب کچھ بتاتے ہوئے کافی خوش نظر آرہا تھا حرم بنا کچھ بھی بولے اس کے پیچھے پیچھے واش روم تک آئی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتا ہے وہ دروازہ بند کر چکی تھی

oooooo

حرم جان کون سے کاموں میں لگ گئی ہو باہر آجاؤ میں نے تمہاری چائے بھی بنادی ہے۔

وہ اسے واش روم تک چھوڑ کر خود کچن میں اس کے لئے چائے بنانے آگیا تھا

وہ لمبے سفر سے واپس آئی تھی تو یقیناً تھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی اور اب چائے بنا کر جب وہ باہر لے کر آیا تو دیکھا کہ حرم ابھی تک نہیں نکلی۔

اس نے دروازے پر دستک دی تھی

جب اگلے ہی لمحے وہ دروازہ کھول کر باہر نکل آئی اس کا منہ سوجا ہوا تھا یقیناً اس کی یہ حرکت اسے پسند نہیں آئی تھی

واش روم میں انسان کن کاموں کے لئے جاتا ہے کیا آپ کو نہیں پتا میں کیا جب بھی واش روم جاؤں گی آپ ایسے ہی دروازہ ناک کرنے لگ جائیں گے

وہ غصے سے گھورتے ہوئے بولی تو یشام نے فوراً نفی میں سر ہلایا

سوسوری جان مجھے لگا کہ تمہیں اندر کوئی پریشانی ہو رہی ہے یا کہیں تم اندر بے ہوش تو نہیں ہو گی بس اسی لیے میں چیک کر رہا تھا یشام نے اپنی صفائی پیش کی

میرا نام حرم ہے جان نہیں اس نے غصے سے کر کہا۔

یس حرم جان میں جانتا ہوں وہ بڑے ہی پیار سے اس کا گال کھینچتے ہوئے بولا۔

جبکہ اس کے انداز پر وہ بنا کچھ بھی بولے تیزی سے اس کے قریب سے نکل کر سرسری نظر پورے گھر پر دوڑانے لگی جگہ کافی کم تھی۔ باہر دیوار کے ساتھ صوفہ تھا جس کے سامنے ایل ای ڈی لگا ہوا تھا اس کے ساتھ ہی فلیٹ کا مین دروازہ تھا۔

مین دروازے کے سامنے جو کمرہ تھا اس کے مطابق وہ بیڈ روم تھا اور دروازے کے ساتھ جو کمرہ تھا وہ شاید گیسٹ روم تھا اوپن کچن تھا اور ایک چھوٹا سا سٹور روم تھا

اور ان سب کے دروازے باہر کی طرف ہی کھلتے تھے یعنی کہ گھر سے نکلنے کا واحد راستہ بس یہی تھا لیکن سٹور روم کے ساتھ ہی چھوٹی سی بلکنی تھی جس میں تھوڑے سے پودے لگے ہوئے تھے

لیکن بالکل تازہ حالت میں تھے یعنی کے فلیٹ کی چابی اس کے علاوہ کسی اور کے پاس بھی تھی

جو اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر کا خیال رکھتا تھا خیر جو بھی تھا یہ چھوٹا سا گھر کافی صاف ستھرا اور خوبصورت تھا لیکن بنا اس کی کوئی بھی تعریف کیے حرم وہیں رکھے صوفے پر بیٹھ گئی تھی وہ بہت بے سکونی سے بیٹھی تھی۔ جیسے کوئی مہمان بیٹھتا ہے

جب یشام نے اس کے سامنے لا کر چائے کا کپ رکھ دیا اسے چائے کی اشد ضرورت تھی

یہ چائے پیو اور اس روم میں جا کر آرام کرو۔ میں کھانا تیار کر کے تمہیں جگا دوں گا

وہ پیار سے بول رہا تھا۔ وہ اس کے اتنے نرم لہجے کی عادی کبھی بھی نہیں رہی تھی۔

یشام اس کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا۔ وہ اسے کچھ بھی نہیں بول رہی تھی۔ اپنے گھر کے بارے میں یا اپنے گھر والوں کے بارے میں بھی وہ کچھ نہیں کہہ رہی تھی لیکن اس کی خاموشی یشام کو پریشان کر رہی تھی۔

میں پہنوں گی کیا۔۔۔؟ وہ اٹھنے لگا جب اس نے بہت کم آواز میں پوچھا۔

ابھی تو تمہاری کپڑے نہیں ہیں لیکن تم ایسا کرو کہ آج رات میرے کپڑے پہن لو صبح ہوتے ہی میں تمہیں زبردست سی شاپنگ کروا دوں گا۔ وہ خوشی سے بولا

آپ کے کپڑوں میں، اُن میں تو میں گُم ہو جاوں گی۔ وہ پریشانی سے اس کا کسرتی وجود دیکھ کر بولی۔ جس پر وہ مسکرا دیا۔

ڈونٹ وری میں ڈھونڈ لوں گا۔ وہ اٹھ کر اندر چلا گیا اور جب واپس آیا اس کے پاس ایک سفید پاجامہ پینٹ کے ساتھ سُرخ شرٹ تھی۔

یہ لو۔۔۔ تم یہ پہنو اور کچھ دیر ریسٹ کرو تب تک میں ڈنر کا انتظام کرتا ہوں۔

وہ کپڑے اس کے پاس چھوڑ کر کچن کی طرف جانے لگا جب اسے ایک بار پھر سے بے حد کم لیکن معصومیت بھری آواز سنائی دی

دوپٹہ۔۔۔۔۔وہ پلٹ کر اسے دیکھ کر رہ گیا

سوری جان میں تو دوپٹہ نہیں پہنتا۔اس کی معصوم سی شکل دیکھ کر وہ اس کی پریشانی پر پریشان ہو گیا تھا

وہ تو مجھے بھی پتہ ہے کہ آدمی لوگ دوپٹہ نہیں پہنتے لیکن میں تو دوپٹہ پہنتی ہوں ناں تو میں کیسے اس کے ساتھ دوپٹہ پہنوں گی۔اس کی بات سن کر وہ دانت پیس کر بولی

جان دوپٹے کے بنا پہن لو یہاں ویسے بھی کون ہے میرے اور تمہارے علاوہ سوریلیکس وہ کہہ کر کچن کی طرف چلا گیا

جب کہ وہ اس کا ٹراؤزر اور شرٹ ہاتھ میں پکڑی کھڑی رہی پھر سر جھٹک کر واش روم کی جانب چلی گئی

ooooo

کیا ہوا ہے بھابھی کو بھابھی ٹھیک تو ہیں ناں اچانک اتنے زیادہ چکر کیوں آرہے تھے ڈاکٹر نے کیا کہا۔

وہ دونوں باہر نکلے تو شائزم انہیں دیکھ کر سوال جواب کرنے لگا ذریام نے اسے تسلی دی لیکن فی الحال اسے کوئی خوشخبری نہ سنائی تھی

جبکہ عمایا خاموشی سے سر جھکا کر ان کے پیچھے پیچھے ہی آرہی تھی

ذریام کا اتنا لاپرواانداز اسے بالکل پسند نہیں آیا تھا

وہ اس بارے میں کوئی بات ہی نہیں کر رہا تھا

Urdu Novels Ghar

عمایہ تو یہ سوچ رہی تھی کہ اس خوشخبری کے ساتھ وہ خوش ہو جائے گا اور اس سے ہوئی غلطی کو بھی نظر انداز کر دے گا

لیکن ایسا تو کچھ بھی نہیں ہوا تھا تو اس خبر کو سن کر خوش بھی نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اس کے چہرے پر بے رونقی تھی۔ وہ تو اور بھی سنجیدہ ہو گیا تھا۔ اور اس کی یہ سنجیدگی عمایہ کو کچھ غلط ہونے گا احساس دلا رہی تھی

شاید یہ بچہ اس کی زندگی میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا تھا۔ یا اس سے ہوئی غلطی اس بچے سے بھی زیادہ اہمیت رکھتی تھی۔

وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی ذریام کا انداز اس کی سوچ سے بہت مختلف تھا لیکن اس کی لاپرواہی نے اسے تکلیف دی تھی

OOOOOO

کیا ہوا تھا عمایہ میں تو گھبرا گئی تھی بیٹا یہ سن کر کہ تمہاری طبیعت خراب ہو گئی ہے

شائزم نے فون کر کے جب مجھے یہ بتایا کہ تمہاری طبیعت خراب ہو گئی ہے تو میں نے زریام کو بھی فون کیا لیکن اس نے بتایا تھا کہ ڈاکٹر تمہارا چیک کر رہی ہے

میں تو اتنی پریشان ہو گئی تھی کہ جنت کا فون آیا تو میں نے اس کو بھی بتا دیا کہ تمہیں زریام ہسپتال لے کر گیا ہوا ہے وہ بھی پریشان ہو گئی ہو گی وہ لوگ واپس گھر آئے تو ماما ان کے انتظار میں تھیں۔

اوہو ماما پھوپھیاں تو ایویں ہی بدنام ہیں ڈھنڈورا تو مائیں بھی پیٹ دیتی ہیں شائزم نے شرارت سے کہا جب کہ وہ مسکرا کر اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے زریام کے ہاتھوں سے رپورٹس تھام چکی تھی جو وہ انہیں دے رہا تھا۔

بہت شرارتی ہوتے جارہے ہو تم شائز تمہیں تو تمہاری بیوی ہی آکر لگام ڈالے گی وہ رپورٹس پڑھتے ہوئے بولیں۔

جی جناب ہم تو منتظر ہیں خود کو لگام ڈلوانے کے لئے شائزم شوخ ہوا جب کہ پوری رپورٹس پڑھتے ہوئے وہ کبھی ذریام کے تو کبھی عمایہ کے چہرے کو دیکھ رہی تھیں

یہاں پر خوشی کے آثار نظر نہیں آرہے تھے لیکن ان کاغذوں میں لکھی خوشخبری ان کی آنکھوں میں پانی لے آئی تھی

۔

یہ۔۔۔۔می۔۔۔میں دادی بننے والی ہوں وہ خوشی سے اپنی بات مکمل ہی نہیں کر پارہی تھیں۔

ڈاکٹر کا تو یہی کہنا ہے باقی آپ خود دیکھ لیں ذریام لاپرواہ انداز میں کہتا وہی رک کر اس کی میڈیسن چیک کرنے لگا تھا۔

ڈنر ٹھیک سے کیا تھا تم نے ماما جو خوشی سے اسے اپنے سینے سے لگائے کھڑی تھیں وہ اس کے پاس رک کر سوال کرنے لگا۔

ماما سے الگ ہو کر ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا اس کا اتنا سرد لب ولہجہ اس کی سمجھ سے باہر تھا

جبکہ شائزم جو اپنے چاچا بننے کی خوشی میں اپنی ماں کو مبارک باد دیتا خوش ہو رہا تھا اپنے بھائی کا رویہ دیکھ کر پریشان ہو گیا۔

ٹھیک ہے تو پھر یہ والی میڈیسن کھالو اور کوئی لاپرواہی مت کرنا دوپہر کی میڈیسنز تمہیں ماما خود دیں گیں اور رات تو میں ویسے بھی گھر آجاتا ہوں

ماما آپ بھی ایک بار دیکھ لیجئے گا کہ کون سی میڈیسن دوپہر میں دینی ہے صبح والی میں کھلا کر جاؤں گا۔

وہ انہیں دوائیاں چیک کرواتے ہوئے کہہ رہا تھا اسے اپنے بچے کی پرواہ تھی اسے احساس تھا اپنی ذمہ داری کا لیکن وہ خوش نہیں تھا عمایہ نے اس کے رویے سے یہی اخذ کیا تھا۔

ماما اس کے لئے دودھ گرم کر کے لائیں پلیز یہ میڈیسن دینی ہے تم چلو روم میں اور اب میں تمہیں ہر وقت بے کار میں کچن میں گھومتے نہ دیکھوں خبر دار جو کسی کام کو ہاتھ لگایا۔

ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ تم کافی کمزور ہو تمہیں اپنا بہت خیال رکھنا پڑے گا۔اپنا خیال نہیں رکھو گی تو بچہ ہیلدی کیسے رہے گا ۔۔۔

میر امنہ کیا دیکھ رہی ہو چلو کمرے میں اسے کب سے اپنی طرف دیکھتے پا کر وہ ذرا سختی سے گویا ہوا تو عمایہ ہاں میں سر ہلا کر فوراً ہی سیڑھیوں کی طرف قدم اٹھانے لگی۔

کمرے میں آنے کے بعد بھی اس کا لب ولہجہ ہی رہا ناراض ناراض سا لیکن اس کے باوجود بھی وہ کبھی اس کی دوا اسے دیتا تو کبھی اسے ہدایات دینا شروع کر دیتا کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔

جبکہ عمایہ جو اس سے بہت کچھ پوچھنا چاہتی تھی۔اپنے بچے کے بارے میں سوال کرنا چاہتی تھی۔

نہیں کر پائی۔۔اس کے لبوں سے ایک لفظ بھی نہ نکل سکا۔

وہ خوش تھا یا نہیں وہ نہیں جانتی تھی لیکن اسے اس بات کا احساس تھا کہ وہ بچہ اس کا ہے۔

اور جس طرح سے وہ اس کی پرواہ کررہا تھا یقیناً وہ اس بچے کو دنیا میں بھی لانا چاہتا تھا لیکن اس کا روکھا سوکھا سا رویہ اس سے اس کی خوشیاں چھین رہا تھا۔ وہ اس کے سینے لگ سے لگنا چاہتی تھی۔

اس کو مبارکباد دینا چاہتی تھی۔ لیکن وہ تو جیسے اس سے میلوں دور ہو گیا تھا

OOOOOO

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا۔۔۔۔؟

جب ہم تمہیں پہلے ہی بول چکے ہیں کہ ہم تمہاری اس ضد کو پورا نہیں کر سکتے تو بار بار روز ایک ہی بات کرنے کیوں یہاں آ جاتے ہو تم

ہم تمہاری یہ بات نہیں مان سکتے ذریام چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے لیکن پھر بھی ہمارا جواب یہی رہے گا کہ ہم اس کو بہو قبول نہیں کریں گے۔

وہ ماں بننے والی ہے دادا جان وہ میرے بچے کو اس دنیا میں لانے والی ہے میرے وجود کے حصے کو اپنے وجود میں پروان چڑھا رہی ہے آپ اپنی ضد چھوڑ دیں دادا جان مجھے میرا بچہ بہت عزیز ہے۔

اسے میرے نام کی ضرورت ہے میں پوری دنیا میں اسے اپنی بیوی کے طور پر متعارف کروانا چاہتا ہوں دادا جان ونی کی کوئی اوقات نہیں ہوتی وہ میرے بچے کو جنم دے کر بھی ایک ونی ہی رہے گی

وہ کسی کی نظروں میں معتبر نہیں ہو گی اس کی کوئی عزت نہیں ہو گی کوئی پہچان نہیں ہو گی میرا بچہ ناجائز کہلائے گا

دادا جان میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں اپنی ضد چھوڑ دیں۔

پہلی بار وہ کسی کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رہا تھا لیکن دادا جان تو ظالم سفاک بنے اس کی ہر بات کو نظر انداز کر رہے تھے جیسے اس کی تکلیف ان کے لئے کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتی۔

ٹھیک ہے ہم تمہاری بات ماننے کو تیار ہیں لیکن ہماری ایک شرط ہے ہم اس لڑکی کو تمہارا نام دینے کے لیے تیار ہیں اس کے بچے کو اس خاندان کا وارث قبول کرنے کو بھی تیار ہیں لیکن تمہیں ہماری ایک بات ماننی پڑے گی

مجھے آپ کی ہر شرط منظور ہے دادا جان آپ جو کہیں گے میں وہ کروں گا بس میری اس بات کو مان لیجئے میں اپنے بچے کو ناجائز نہیں کہلوا سکتا مجھے میرے بچے کو اپنا نام دینا ہے لڑکی کو اپنا نام دینا ہے

میں اس لڑکی کے ساتھ کسی طرح کی کوئی ناانصافی نہیں کر سکتا مجھے اس کے ساتھ ایک بہت صاف ستھری زندگی گزارنی ہے میں ان سب ٹینشنوں سے دور ہو جانا چاہتا ہوں

باقر کے قاتل کو تلاش کرنا میرا فرض ہے اور میں اپنا فرض ضرور نبھاؤں گا لیکن ان سب چیزوں میں اس لڑکی کی ذات بے مول ہو رہی ہے وہ بے قصور ہے دادا جان اس کا کوئی قصور نہیں ہے۔

امید کی کرن نظر آتے ہی وہ ان سے کہنے لگا لیکن دادا جان کی اگلی بات سے اس کے پیروں تلے سے زمین نکل کے لے گئی تھی وہ کچھ بولنے کے قابل ہی نہ بچا

جب کہ وہ اپنی شرط اسے بتا کر سکون سے اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔ جیسے انھیں یقین ہو کہ وہ ان کی شرط مان نہیں سکے گا۔اور اگر وہ دادا جان کی شرط ماننے سے انکار کرتا ہے تو وہ بھی اس کی کسی بات کو ماننے کے پابند نہیں تھے۔

سوچ سمجھ کر سکون سے ہمیں جواب دو ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے۔تم اب جا سکتے ہو یہاں سے وہ کہہ کر اپنی کتاب اٹھا چکے تھے جب کہ ذریام کتنی دیر ان کو دیکھتا رہا وہ اتنے سفاک ہو سکتے ہیں کہ اس نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا۔

اب دوبارہ ہمارے پاس یہ بات کرنے کے لیے تب ہی آنا جب تم ہماری شرط کو قبول کر لوگے اگر تمہیں ہماری شرط قبول نہیں ہے تو جو ہم چاہتے ہیں وہ ہو گا اس کے باہر نکلتے ہی وہ پیچھے سے بولے تھے جبکہ وہ بھی نہ کچھ بھی بولے اپنی قدم آگے ہی بڑھالے گیا

ooooo

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی اس کے کپڑے اسے کافی کھلے تھے۔

آپ یہاں کیوں آئے ہیں اس نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا تھا اس کے لہجے میں لڑکھڑاہٹ تھی۔

وہ میں اپنا ایپرن لینے آیا تھا۔جانے سے پہلے میں نے یہاں اپنے بیڈروم میں رکھ دیا تھا وہ مسکرا کر بولا اور الماری سے ایپرن نکالنے لگا۔آپ ایک ہی بار ساری چیزیں نکال کر لے جائیں یوں بار بار میری نیند خراب ہوتی ہے۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی شاید وہ اسے یہ بتانا چاہتی تھی کہ وہ اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی یا اس سے دوری بنا کر رکھنا چاہتی ہے لیکن نہ تو وہ بد تمیز تھی اور نہ ہی منہ پھٹ اور اپنے معصومانہ انداز میں وہ کسی بھی طرح کی سختی لانے میں بھی ناکام ہی ہو رہی تھی

اوکے جان اب میں تمہیں بالکل ڈسٹرب نہیں کروں گا میں ساری چیزیں لے کر جا رہا ہوں۔وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا

آپ سوئیں گے کہاں نہ جانے کیوں اس کے دماغ میں یہ سوال آیا تواس نے فوراپوچھ لیا

غالبا یہ میرا ہی بیڈروم ہے وہ جیسے اس کی معلومات میں اضافہ کررہا تھا

تومیرابیڈروم کونسا ہے مجھے کیوں لے کرآئے ہیں آپ یہاں وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔وہ اس کے ساتھ کسی طرح کی کوئی بدتمیزی نہیں کررہی تھی شاید ابھی تک وہ اس کے ٹیچر والے روعب میں تھی۔

تمہارابیڈروم بھی یہی ہے جان تم یہی پر سوؤں گی وہ اسکی ہر بات کا جواب بہت نرمی اور محبت سے رہا تھا

لیکن میں تواکیلے سوتی ہوں مجھے میرا اپنابیڈروم چاہیے میں اکیلی سوؤں گی وہ اٹھ کر کھڑی ہوگئی تھی جبکہ اس کے کھلے کھلے کپڑوں میں اپنا پراناسکاف کئے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

کوئی مسئلہ نہیں میں دوسرے روم میں سوجاؤں گا۔تم یہاں آرام کرو۔بالکل اکیلی میں تمہیں ڈسٹرب نہیں کروں گاہاں بس یہاں موجود باقی لوگ تمہیں تنگ نہ کرے تو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا وہ پر سکون سا کہہ کر کمرے سے نکلنے لگا

۔

باقی لوگ کون۔۔۔؟اس نے جلدی سے سوال کیا

ارے کوئی نہیں تمہیں نظر نہیں آئیں گے۔ عظمی نام تھامیرے خیال میں اس عورت کا جو مجھ سے پہلے اس گھر میں رہتی تھی اس کی لاش یہاں ملی تھی تواس کے بعد اس گھر کو جتنے بھی لوگوں نے خریداوہ ان کو تنگ کرتی رہتی تھی۔اور کبھی کبھار تو مجھے بھی

خیر تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں وہ تمہیں بالکل ڈسٹرب نہیں کرے گی میں تو کافی عرصے سے یہاں رہ رہا ہوں۔

تو میں کیا اس کی پھوپھو کی بیٹی ہوں جو مجھے بالکل تنگ نہیں کرے گی۔وہ جلدی سے اس کے پاس آئی تھی

تم کیا ڈرتی ہو ایسی چیزوں سے وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

نہیں نہیں تو میں تو نہیں ڈرتی میں بہت بہادر ہوں

بس پھر ریلیکس وہ بہادر لوگوں کو کچھ نہیں کہتی وہ کہہ کر کمرے سے نکل گیا جب کہ وہ اپنی بہادری کو لے کر آہستہ آہستہ ہر طرف دیکھتی بیڈ کے پاس آ گئی

ooooo

وہ کتنی ہی دیر یوں ہی ڈرے سہمے بیٹھے رہی۔اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کمرے میں اس کے علاوہ بھی کوئی موجود ہے۔

پہلے تو کتنی ہی دیر اپنے ڈر کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتی رہی۔وہ اس شخص کے سامنے خود کو اتنا کمزور اور ڈرپوک ثابت نہیں کرنا چاہتی تھی۔

لیکن وہ تھی تو ڈرپوک اور اس بات کو وہ خود بھی قبول کرتی تھی۔

تو اپنے آپ کو مزید ڈرپوک ظاہر کرنے کے لیے وہ تیار ہو گئی۔

حرم جلدی سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکلی اور دروازہ بھی بند کر دیا

جیسے چڑیل اس کے پیچھے پیچھے ہی باہر آ رہی ہو اور اس کے دروازہ بند کرنے دینے سے وہ باہر نہ آ سکے۔اس نے چڑیل کو کمرے میں بند کر کے سکون کا سانس لیا

اور تیز تیز قدم اٹھاتی کچن کی طرف جھانک کر دیکھنے لگی وہ کسی ماہر شیف کی طرح تیز تیز کھانا بنانے میں مصروف تھا

وہ وہیں کھڑی اسے دیکھتی رہی کیا اسے اس کے پاس جانا چاہیے یا نہیں۔۔۔؟

نہیں۔۔وہ خود ہی فیصلہ کر کے کتنی دیر یوں ہی کھڑی رہی اس نے بلو جینز کے اوپر وائٹ کلر کی سادہ سی سلیو لیس بنیان پہن رکھی تھی کہ جس کے اوپر اس نے ایپرن باندھا ہوا تھا

اور اس کے ہاتھوں کی حرکت سے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کھانا بنانے میں کافی زیادہ ماہر ہے

کچن سے آتی کھانے کی مزیدار خوشبو اس کے پیٹ میں چوہے دوڑانے کا کام کر رہی تھی چڑیل کے ڈر سے نکل کر اب اسے اپنے پیٹ کی فکر ہونے لگی

لیکن جب تک وہ خود کھانا بنا کر اسے کھانے کے لئے نہ بلائے وہ کیسے جا سکتی تھی آخر مینرز بھی تو کوئی چیز ہوتے ہیں نا

وہ سوچ کر صوفے پر ہی ٹک کر بیٹھ گئی

کمرے کے اندر جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا

ooooo

نہ جانے رات کب اس نے نیند میں کروٹ لی اور اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا

وہ جو پتا نہیں کون سی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا اس کا نازک وجود اپنے قریب آتے ہی اس کی طرف متوجہ ہو گیا

وہ گہری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا تھا ہلکی لائٹ بلب کی روشنی میں اس کا نازک سا سراپا اس کی ملکیت تھا لیکن اس وقت اس کی سوچ بہت الگ تھی

وہ داداجان کی شرط کے بارے میں سوچ رہا تھا اگر وہ ان کی اس شرط کو مان لیتا ہے تو اس کے لیے یہ کافی زیادہ فائدے مند بات ہو سکتی تھی

وہ داداجان کی بات مان کر اپنی بیوی اور اپنے بچے کو اپنا نام دے سکتا تھا

وہ پوری دنیا کے سامنے اس کے اوپر سے ونی لفظ کو ہٹا سکتا تھا وہ اسے عزت دے سکتا تھا اپنا ساتھ دے سکتا تھا لیکن اگر وہ داداجان کی شرط مان لیتا ہے تو کیا یہ ساتھ ، ساتھ رہتا

نجانے کیوں اس کے دماغ میں ایک عجیب سا ڈر بیٹھ گیا تھا وہ اس لڑکی کے ساتھ کسی طرح کی ناانصافی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جس کے ساتھ اس کا پاکیزہ رشتہ تھا

وہ شروع سے ہی اس سے جڑے رشتوں سے بے پناہ محبت کرتا آیا تھا اس کو اپنے ساتھ جڑے ہر تعلق کا احساس تھا

اس نے داداجان کی کبھی کوئی بات نہیں ٹالی تھی لیکن اس رشتے کی خاطر داداجان کے بھی خلاف ہو گیا تھا اپنی سوچوں سے تنگ آکر وہ اٹھ کر کھڑکی کے پاس آیا اور سگریٹ سلگا کر لمبے لمبے کش بھرنے لگا

دماغ میں سوچوں کا کبھی نہ ختم ہونے والا طوفان چل رہا تھا

OOOOOO

وہ کچن سے باہر کچھ لینے کے لئے آیا تو اسے باہر صوفے پر بیٹھے دیکھا اس کا سارا دھیان سامنے سکرین کی جانب تھا جہاں کوئی ساس اپنی بہو کو بڑی طرح سے پیٹ رہی تھی۔

اور وہ پوری طرح سے ٹی وی کی طرف مگن تھی۔اور شاید انتظار میں تھی کہ آگے کیا ہونے والا ہے۔اس کا متجسس انداز یشام کو بہت پیارا لگ رہا تھا۔

تم تو غالباً سو رہی تھی نا۔۔؟وہ اس کے قریب سے بولا۔

وہ اس کے اتنے قریب آنے پر چونک کر اسے دیکھنے لگ گئی تھی۔

بھوک لگی ہوئی ہے مجھے اور مجھے خالی پیٹ نیند نہیں آتی اس نے اپنے ڈر والے قصے کو مکمل چھپا کر اس سے کہا تھا۔

ایم رئیلی سوری جان کھانا بنانے میں تو تھوڑا سا ٹائم لگے گا اگر تم کہو تو کیا میں تمہیں باہر سے کچھ لا دوں۔وہ بہت محبت سے پوچھ رہا تھا۔

نہیں میں انتظار کر لوں گی۔وہ ایک نظر اسے دیکھ کر پھر سے ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گئی۔

تمہیں کھانے میں کیا پسند ہے وہ اس کے پاس ہی بیٹھ کر پوچھنے لگا شاید وہ اس سے باتیں کرنا چاہتا تھا

آئس کریم اور چاکلیٹ،ویسے مجھے چکن برگر بھی پسند ہے اس نے ٹی وی کی طرف دیکھتے دیکھتے ایک نظر اسے دیکھ کر کہا تو وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔

میں نے گھر کے کھانے کے بارے میں پوچھا ہے کہ کچن میں تمہیں کیا پسند ہے۔جیسے سبزی دال یا کوئی اور ڈش اس نے ٹھیک سے بات سمجھائی

مٹر۔۔اور جس چیز میں مٹر ہوں وہ سب اس نے جواب دیا تھا وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ یقیناً مٹر اس کی فیورٹ سبزی ہوگی

واؤ مٹر تو میرے بھی فیورٹ ہیں اور قیمے میں تو سب سے زیادہ مزے کے لگتے ہیں۔وہ مزید بات کرنے لگا

مجھے قیمہ نہیں پسند وہ اسے گھور کر بولی۔یشام کو اپنی جلد بازی پر افسوس ہوا

لیکن ابھی تو تم نے کہا کہ جس چیز میں مٹر ہو وہ سب کچھ پسند ہے

ہاں جس چیز میں مٹر ہوں میں اس میں سے نکال کر کھا لیتی ہوں دوسری چیز چھوڑ دیتی ہوں اس نے اسے بہت معلوماتی بات بتائی تھی۔اور اب یشام کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ مزید کیا کہے

میں کھانا چیک کر کے آتا ہوں جل ہی نا گیا ہو وہ اٹھ کھڑا ہوا جب کہ وہ پھر سے ٹی وی کی طرف متوجہ ہو گئی جہاں اب تک ساس اور بہو کا جھگڑا چل رہا تھا

ooooo

وہ کافی دیر کے بعد واپس بیڈ پر آیا تو ایک بار پھر سے اس کے چہرے کو دیکھنے لگا

اور ایک ہی جھٹکے سے اسکا بازو پکڑ کر اسے اپنے روبرو کر دیا تھا اچانک ہونے والے افتاد پر عمایہ گھبرا کر اس کے سامنے بیٹھ گئی اسے ہوا کیا تھا وہ سمجھ نہ سکی

لیکن وہ اسے عجیب بکھرا بکھرا سا لگ رہا تھا

کیا ہوا زریام آپ ٹھیک تو ہیں نا آپ اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہیں۔۔۔؟

آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا میں آپ کا سر دبا دوں۔۔۔؟

وہ اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے کہنے لگی اور ساتھ ہی اپنا ہاتھ اس کے ماتھے کی طرف لے جانے لگی

لیکن وہ اس کا ہاتھ سختی سے اپنے ہاتھ میں تھام چکا تھا

کیا ہوں میں تمہارے لیے وہ اسے گھور کر پوچھنے لگا جبکہ اس کے سوال پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئی یہ کیسا سوال تھا

کیا مطلب ہے زریام آپ کیا کہنا چاہتے ہیں میں سمجھ نہیں پائی وہ پریشان سی اس سے پوچھنے لگی تھی

ایک سیدھا سادہ سا سوال ہے لڑکی کہ کیا ہوں میں تمہارے لیے کیا اہمیت رکھتا ہوں میں تمہاری زندگی میں کیا ویلیو ہے میری تمہاری نظروں میں اس سوال کا جواب چاہیے مجھے میں کیا ہوں تمہارے لیے بتاؤ

وہ ایک بار پھر سے اپنا سوال تفصیل سے دہراتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا

زندگی۔۔"۔اس نے ایک لفظی جواب دیا تھا۔

زندگی۔۔؟زریام نے اس کے جواب کو دہرایا

ہاں آپ میری زندگی ہیں۔آپ میرے لیے میرا سب کچھ ہیں زریام آپ میری آتی جاتی سانسوں کی وجہ ہیں میرے شوہر ہیں میرے محافظ ہیں میرے ہونے والے بچے کے باپ ہیں

وہ انسان ہیں جس نے مجھے محبت کا مطلب سمجھایا ہے صرف کچھ ہی دنوں میں میں اپنی ذات کو بھول کر اپنے آپ کو بھول کر آپ کی محبت میں گرفتار ہو گئی

میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں ذریام پلیز مجھے معاف کر دیجیے میں نے غلطی کی لیکن میں نہیں جانتی تھی اسے ایک غلطی کی وجہ سے میری زندگی مجھ سے روٹھ جائے گی

مجھے لگ رہا ہے جیسے میں گھپ اندھیرے میں ہوں جہاں کوئی نہیں ہے میرے پاس مجھے آپ کا ساتھ چاہیے میں اس اندھیرے میں نہیں رہ سکتی زریام مجھے آپ کی محبت چاہیے

میں جانتی ہوں میں آپ کی زندگی میں زبردستی داخل کی گئی لڑکی ہوں شاید آپ مجھ سے کبھی بھی محبت نہ کر سکیں لیکن آپ میرے لئے میری پہلی اور آخری محبت ہیں میں آپ کے بنا سانس نہیں لے سکتی جینا تو بہت دور کی بات ہے

وہ آنسو بہاتے ھوئے اس سے بول رہی تھی جب زریام نے اگلے ہی لمحے اس کے نازک سے وجود کو کھینچ کر خود میں بھینچ لیا۔

اور پھر کتنی ہی دیر اسے یوں ہی اپنے سینے سے لگائے بیٹھا رہا

ooooooo

وہ دونوں کھانا کھا رہے تھے اس کے ہاتھ سے بنا کھانا کافی زیادہ مزے دار تھا حرم تو پہلے ہی دفعہ اس کے کھانے کی فین ہو گئی تھی۔

کھانے میں مٹر نام کی کوئی چیز نہیں تھی لیکن اس کے باوجود بھی کھانا اسے پسند آرہا تھا یشام کے لیے یہ بات بہت اہمیت رکھتی تھی

وہ خود اس کی پلیٹ میں کھانا ڈال کر اسے دے رہا تھا کہ وہ کسی طرح کے تکلف میں نہ پڑے

آرام سکون سے کھانا کھا کر تم ریسٹ کرو اور اگر کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتانا میں اس کمرے میں رہوں گا

تم کھانے کے بعد چائے پیتی ہو وہ آخری نوالہ لیتے ہوئے اسے ہدایت دے کر پوچھنے لگا

اماں تو نہیں دیتیں لیکن میں پی لوں گی۔ وہ سوچ بچار کے بعد بولی

اس کے باتیں اسے بہت مزیدار لگ رہی تھی وہ بظاہر ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس کے ساتھ کافی نارمل تھی

اور اس کا یہ نارمل انداز کبھی یشام کو پریشان کر رہا تھا تو کبھی ہزار طرح کی خوش فہمیوں میں مبتلا کر رہا تھا

یہاں تمہاری اماں تو نہیں ہیں نا تو پی لو یار میں بھی پیتا ہوں مجھے رات کی چائے کے لیے پارٹنر چاہیے وہ مسکرا کر برتن اٹھاتے ہوئے کچن کی طرف آیا تو وہ بھی اس کے پیچھے ہی آ گئی

کیونکہ اندھیرے کے ساتھ ساتھ اس کا ڈر بھی بڑھ رہا تھا

میں اس والے کمرے میں نہیں سوؤں گی دوسرے والے کمرے میں سوؤں گی۔اس نے فیصلہ کرتے ہوئے بتایا تھا

جس پر اس نے اس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا

تمہارا گھر ہے جان تم جہاں بھی سونا چاہتی ہو سو جاؤ مجھے کوئی اعتراض نہیں تمہیں چائے بنانی آتی ہے۔۔۔؟

وہ اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے سوال کرنے لگا

نہیں مجھے نہیں آتی میں نے کبھی نہیں بنائی وہ اس کے پاس ہی رک گئی تھی

نہ جانے وہ کیوں چاہتی تھی کہ وہ سونے کے لئے نہ جائے کیونکہ اگر وہ چلا جاتا تو اسے اکیلے رہنا پڑتا اور جب تک اسے نیند نہیں آجاتی تب تک ڈر سے تو یقیناً اس کی جان نکلنے والی تھی

وہ میں پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ عظمیٰ کیا دن میں بھی یہی پر ہوتی ہے وہ چائے کا کپ تھامتے ہوئے پوچھنے لگی

تو یشام نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو ضبط کیا تھا وہ ابھی تک عظمیٰ پر اٹکی ہوئی تھی

اور بیچاری عظمیٰ ہے کون یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔نہ جانے کیسے اس کے دماغ میں یہ نام آگیا اور اس نے کہہ دیا وہ کہاں جانتا تھا کہ وہ اس عظمیٰ کو اصلی والی چڑیل ہی بنا لے گی

نہیں وہ دن میں یہاں نہیں ہوتی اسے بھی تو اپنے کھانے پینے کا انتظام کرنا ہوتا ہے نا وہ صرف رات کو سونے کے لئے یہاں آتی ہے وہ اسے باہر آنے کا اشارہ کرتے کہنے لگا

او اچھا۔۔۔حرم سمجھنے والے انداز میں صوفے پر بیٹھ گئی جبکہ یشام اب ٹی وی کے چینل چینج کرتے ہوئے کچھ سرچ کر رہا تھا وہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی

ooooo

اس کی آنکھ کھلی تو ذریام کمرے سے جا چکا تھا صبح کے تقریباً نو بج رہے تھے وقت دیکھ کر وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی

رات بھر وہ اس کے ساتھ رہا تھا اسے اپنے قریب کیے وہ اسے اپنے ساتھ کا احساس دلا گیا تھا

Urdu Novels Ghar

عمایہ اس کے سینے میں سر چھپائے اس کی شدتوں میں خود کو دنیا کی سب سے حسین لڑکی تصور کر رہی تھی۔

اپنے بچے کے حوالے سے اس نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی لیکن اس نے اس سے اپنی اہمیت پوچھی تھی اور جو جذبات اس کے دل میں تھے وہ عمایہ بیان کر گئی تھی

بچے کو لے کر وہ کیا سوچتا تھا کیا نہیں یہ تو وہ نہیں جانتی تھی لیکن شاید وہ خود اس کے لیے اہمیت رکھتی تھی

ساری رات اس کی باہوں میں اس نے اپنے آپ کو بہت قیمتی محسوس کیا۔

وہ جلدی سے اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی وہ جلدی جلدی نیچے جانا چاہتی تھی اس سے پہلے کے ذریام گھر سے نکل جائے

اس کے چہرے پر رات کے حسین لمحات کے عکس کو دیکھنا چاہتی تھی

اس نے زریام کا فیورٹ کلر پہنا۔اور جلدی سے کمرے سے باہر نکل گئی آج اسے کوئی ٹینشن نہیں تھی کہ اسے ناشتہ بنانا ہے یاسب کی خدمت کرنی ہے کوئی اسے برا بھلا کہے گا یا کوئی اسے تھپڑ مارے گا وہ ہر سوچ سے بالکل آزاد تھی اسے صرف اپنے شوہر کو دیکھنا تھا

ooooo

کہاں جا رہے ہیں آپ وہ چائے ختم کر کے برتن دھو کر واپس کمرے کی طرف جانے لگا ٹی وی بھی آف ہو چکا تھا جب کہ وہ اس کے سامنے کھڑی سوال جواب کر رہی تھی یشام نے اپنے کمرے کی طرف اشارہ کیا یقیناً وہ سونے جا رہا تھا

آپ سونے کے لئے جا رہے ہیں گڈ نائٹ وہ اس کے راستے سے ہٹتے ہوئے بولی تو یشام مسکرا کر گڈ نائٹ کہتا اپنے کمرے میں بند ہو گیا

دروازہ کیوں بند کر رہے ہیں آپ وہ دروازہ بند کرنے ہی والا تھا کہ وہ ایک بار پھر سے اس کے سامنے آ گئی۔

کیونکہ میں سونے جا رہا ہوں وہ اس کے ڈر کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا

اگر مجھے۔۔کسی چیز کی ضرورت ہوئی تو۔۔وہ منہ پھلا کر بولی۔

تو تمہارا اپنا گھر ہے جان تم لے لینا جس بھی چیز کی ضرورت ہو کچن یہاں ہے اگر رات کو بھوک لگے تو کچھ کھا بھی سکتی ہوں اگر ٹی وی دیکھنا چاہو تو یہاں بیٹھ کر جتنی مرضی دیر ٹی وی دیکھو اگر کچھ پڑھنے کا دل کرے تو سٹور روم میں کافی ساری کتابیں ہیں۔

آپ اپنے گھر آئے مہمانوں کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں مطلب انہیں چھوڑ کر سونے کے لئے چلے جاتے ہیں وہ اس کی باتوں کو نظرانداز کرتے ہوئے بولی۔

نہیں مہمانوں کے ساتھ میں بہت اچھے طریقے سے پیش آتا ہوں ان کی خدمت کرتا ہوں لیکن میرے گھر میں مہمان بہت کم ہی آتے ہیں

اور میری جان جہاں تک تمہاری بات ہے تم کوئی مہمان نہیں ہو اس گھر کا اہم ترین حصہ ہو اس گھر کی مالکن ہو تم یہاں جو چاہے کر سکتی ہو وہ مسکرا کر کہتا دروازہ بند کر چکا تھا لیکن اس کا جانا اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگا اور ٹی وی کی آواز تھوڑی اونچی کر کے بیٹھ گئی۔

لیکن کافی دیر یوں ہی بیٹھے رہنے کے بعد بھی اس کا نازک سا دل اپنی نارمل سپیڈ پر نہیں آیا تھا اس نے ٹی وی بند کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف جانا چاہا اور آکر بیڈ کر لیٹ گئی۔

لیکن اگلے دو ہی منٹ میں اس کا ضبط جواب دے چکا تھا وہ جلدی سے کمرے سے نکلتے ہوئے سامنے والے کمرے میں گھس گئی اور نہ صرف کمرے میں گھس گئی بلکہ اس کے کمبل میں بھی گھس چکی تھی۔

وہ میری اماں کہتی ہیں کہ شادی شدہ جوڑے ایک ساتھ سوتے ہیں تو ہماری بھی تو شادی ہو گئی ہے ناں اس کا لب و لہجہ بہت معصوم تھا اور وہ جو نیند میں ڈوبنے کی مکمل تیاری میں تھا اس کی بات سن کر بے ساختہ مسکرا دیا

ہاں بالکل، وہ اس پر کمبل درست کرتے ہوئے دوسری طرف کروٹ لے چکا تھا۔ وہاں اسے انکفر ٹیبل نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس کے اندر تک ایک سکون پھیل چکا تھا وہ خود کو اس کی بیوی مانتی تھی اور یہ چیز اسے سکون دی گئی تھی

ooooo

عمایہ تیزی سے سیڑھیوں سے نیچے اتر رہی تھی جب زریام اسے باہر صوفے پر بیٹھا ہوا نظر آیا وہ اپنے موبائل پر مصروف تھا

عمایہ تیز تیز قدم اٹھاتی نیچے کی طرف جانے لگی جب اپنے کمرے کے دروازے سے دادا جان نکل کر باہر آ گئے اس نے اپنے قدم پیچھے ہی روک لیے تھے

کیونکہ وہ جانتی تھی کہ دادا جان اسے پسند نہیں کرتے ہوئے وہ ان کے سامنے بہت کم آیا کرتی تھی۔

تو کیا سوچا تم نے ہمارا دیا ہوا وقت ختم ہو چکا ہے ہمیں جواب چاہیے وہ اس کے سامنے بیٹھ کر پوچھنے لگے تھے جبکہ وہ بھی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

میں نے بہت سوچا تھا دادا جان اور پھر میں نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ مجھے آپ کی بات مان لینی چاہیئے مجھے آپ کی نواسی ریدم سے نکاح پر کوئی اعتراض نہیں ہے وہ ہمارے خاندان کی بیٹی ہے آپ کے لئے عزیز ہے تو مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے

آپ کی خوشی میں خوش ہوں میں نکاح کے لئے راضی ہوں آپ جب چاہے میرا اس کے ساتھ نکاح کر دیں اور عمایہ کو بھی کوئی مسئلہ نہیں ہو گا

اسے بھی عزت کی زندگی چاہیے اور مجھے عزت کے ساتھ ساتھ آپ کی خوشی بھی آپ جو کہیں گے وہی ہو گا

اس نے مسکراتے ہوئے ان سے کہا تھا

دادا جان تو جیسے حیرانگی اسے دیکھنے لگے اور پھر اگلے ہی لمحے بانہیں پھیلا کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا

جب کہ سیڑھیوں پر کھڑی عمایہ کو لگا جیسے اس سے اس کی سانسیں تک چھین لی گئی ہوں

کیا میں جان سکتا ہوں کہ اتنی پیاری لڑکی یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہوئی ہے وہ اس کی سامنے والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے پوچھنے لگا تھا

جب کہ ساگر کو اس طرح خود سے بے تکلف ہوتے دیکھ پہلے تو ذرا سا گھبرائی پر مسکرا کر بیٹھنے کی آفر کی تھی حالانکہ وہ پہلے ہی بیٹھا تھا۔

جی دراصل آج غزل نہیں آئی تو اس لیے اکیلے بیٹھی ہوں۔ میری اور کسی سے دوستی نہیں ہے کلاس میں اس نے بہت نرمی سے جواب دیا تھا۔

یہ تو پھر اچھا ہو گیا کہ آج غزل نہیں آئی اسی لئے تھوڑی دیر ہم دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر بات کریں گے اور وہ سکتا ہے ہماری دوستی بھی ہو جائے وہ بہت خوش اخلاقی سے بات کر رہا تھا

جی بات تو ضرور ہو جائے گی لیکن شاید دوستی نہ ہو پائے کیونکہ میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی ہمارے خاندان میں یہ اچھا نہیں سمجھا جاتا اس نے لگی لپٹی رکھے بنا کہا تھا۔

آپ صاف انداز میں بات کرتی ہیں اور یقین کریں کہ یہ عادت مجھے بہت پسند ہے۔ ساگر اس کے پاس بیٹھا مزید آگے پیچھے کی باتیں کرنے لگا جب کہ شروع شروع میں تو وہ اس کے ساتھ کافی پر تکلف رہی لیکن آہستہ آہستہ اسے جاننے کے بعد وہ بھی کھل کر اس سے باتیں کرنے لگی تھی اس کی پسند ناپسند اس سے بہت ملتی جلتی تھی

ooooo

اس کی آنکھ کھلی تو وہ اس کے آس پاس کہیں بھی نہیں تھا وہ جلدی سے اٹھ کر آگے پیچھے اسے تلاش کرنے لگی مین دروازہ بند تھا یعنی وہ کہیں جا چکا تھا اسے اکیلے عظمی کے پاس چھوڑ کر لیکن اس نے کہا تھا کہ عظمیٰ دن میں یہاں نہیں ہوتی آخر اسے بھی تو اپنے کھانے پینے کا انتظام کرنا ہوتا ہے۔

لیکن پھر بھی وہ اسے اکیلے چھوڑ کر کیوں گیا تھا اپنے پیٹ کی فکر لگی تو وہ کچن کی طرف آئی جہاں اس سے فریج پر ایک نوٹ لکھا ہوا نظر آیا تھا۔

جلدی سے نوٹ اٹھا کر پڑھنے لگی تھی

گڈ مارننگ جان میں نے تمہارا ناشتہ بنا کر رکھ دیا ہے اوون میں گرم کر کے کھالینا اور فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے دن میں تمہیں کھانا دینے کے لیے میں صیام کو بھیج دوں گا واپس نوکری جوائن کی ہے تو تھوڑی سی سختی فیس کرنی پڑے گی اسی لئے تمہارے ساتھ دن نہیں گزار پایا

شام کو تمہیں شاپنگ پر لے کر جاؤں گا۔ تیار رہنا ایک سمائل ایموجی بنا ہوا تھا وہ نوٹ واپس فریج پر لٹکا کر اپنے لئے ناشتہ ڈھونڈنے لگی جس کے لیے اسے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑی تھی۔

سامنے رکھے ناشتے کو اٹھا کر اسے گرم کیا اور پھر واپس باہر آ کر بیٹھ گئی ٹی وی آن کرتے ہوئے اس نے اپنی پسند کا کوئی چینل لگایا اور پھر آرام سے بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگی تھی۔

گھر میں سب لوگ کیا کر رہے ہوں گے کیا ان لوگوں نے مجھے ڈھونڈا ہو گا یا دادا جان نے سب کو بتا دیا ہو گا کہ انہوں نے مجھے یہاں بھیجا ہے۔ وہ خود سے باتیں کرتے ہوئے بول رہی تھی۔

کاش میں گھر پر کسی سے بات کر سکتی آج سر واپس آئیں گے تو ان سے کہوں گی کہ مجھے اپنے گھر پر بات کرنی ہے کیا وہ مجھے بات کرنے دیں گے۔

وہ سوچے جارہی تھی جب کہ پلیٹ میں رکھا ناشتا بھی وہ مزے سے کھا رہی تھی اس نے پہلی بار کسی مرد کے ہاتھ سے اتنا مزیدار کھانا کھایا تھا

ooooo

دادا جان بے حد خوش تھے جبکہ عمایہ کتنی ہی دیر انہیں دیکھتی رہی اور پھر بھی نہ کچھ بولے اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

اندر تک اندھیرا چھا چکا تھا۔خوف سے دل کانپ رہا تھا کیا سچ میں سب کچھ بدلنے والا تھا۔

رات کو جو زریام شاہ اس کے پاس تھا اس وقت باہر دادا جان کے ساتھ کھڑا انسان اس سے بہت الگ تھا۔

وہ اتنا جلدی بدل جائے گا اسے یہ رنگ دکھائے گا اس نے کب سوچا تھا کل رات تو کوئی اور ہی تھا جو اسے محبت دے رہا تھا اسے مان دے رہا تھا جو اس کی زندگی بن گیا تھا جس کے سامنے عمایہ نے اپنا دل کھول کر رکھ دیا تھا۔

عمایہ جلدی سے میرے کپڑے نکال دو مجھے دادا جان کے ساتھ بہت ضروری کام کے سلسلے میں جانا ہے وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس سے کہنے لگا لیکن اس کے وجود پر اپنے پسندیدہ کلر کو دیکھ کر اس کے قدم وہیں رک گئے وہ جو واش روم کی طرف جانے کا ارادہ رکھتا تھا پلٹ کر اس کے پاس آ گیا۔

کیا بات ہے لڑکی آج تو بہت زیادہ حسین لگ رہی ہو وہ اس کی آنکھوں کو دیکھے بنا اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنے بے حد قریب کھینچ کر اس کی کمر میں اپنا بازو حائل کر چکا تھا۔

چھوڑیں زریام مجھے نیچے جانا ہے کام ہے مجھے وہ اپنا آپ چھڑواتے ہوئے کہنے لگی اس کا انداز اسے کھٹکنے پر مجبور کر گیا
۔

اور اگر میں تمہیں نہ چھوڑنا چاہوں تو کیا کر لو گی وہ اچانک ہی اس کے بالوں میں اپنا ہاتھ پھنساتا اس کا چہرہ اپنے چہرے کے بے حد قریب کر گیا تھا اور اس کی آنکھوں کا پانی بھی اس کی نگاہوں سے چھپا نہ رہ سکا۔

میں نے کہا چھوڑیں مجھے جانا ہے وہ اس بار بدلحاظی سے گویا ہوئی تو اس کے ہاتھوں کی گرفت عمایہ کے بالوں میں مزید سخت ہو گئی۔

یہ کون سے لب و لہجے میں بات کر رہی ہو تم کہاں سے سیکھا ہے یہ انداز۔۔۔؟ تم میرا ہاتھ جھٹک رہی ہو اسے سچ میں غصہ آ گیا تھا۔

جبکہ اس کے انداز پر وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

دیکھو لڑکی میں ہر چیز برداشت کر سکتا ہوں لیکن اپنے جذبات کی توہین نہیں آج تم نے یہ حرکت کی ہے اگر آئندہ تم نے ایسی حرکت کی نہ جان نکال دوں گا تمہاری وہ سختی سے اس کے چہرے کو اپنی مٹھی میں دبوچے ہوئے بولا تھا آنکھیں شدت سے سرخ ہو رہی تھیں عجیب جنونیت طاری تھی۔

اور پھر اس نے یہی جنونیت اس کے سینے میں اتار دی تھی اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے کر وہ کتنی ہی دیر خود کو سیراب کرتا رہا۔ اس کا انداز شدت سے بھرپور تھا۔

شاید وہ خود کو جھٹکنے کی سزا دے رہا تھا۔وہ ذرا سا اسے آزاد کر کے پیچھے ہٹا لیکن اس کی کمر میں اب تک اس کا بازو سختی سے حائل تھا اس کے ماتھے پر اپنا ماتھا ٹکاتے ہوئے وہ کتنی دیر آنکھیں بند کر کے کھڑا رہا۔

عمایہ مجھے سچ میں یہ بات پسند نہیں ہے میں اپنے جذبات لٹانے صرف تمہارے پاس ہی آتا ہوں۔

اور میرے جذبات کا احترام کرنا تم پر فرض ہے۔

وہ آہستہ سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتا نرمی سے اسے خود سے الگ کر چکا تھا عمایہ کے سارے وجود میں کپکپاہٹ طاری ہو چکی تھی۔

جاؤ جلدی سے میرے کپڑے تیار کرو مجھے داداجان کے ساتھ بہت ضروری کام کے سلسلے میں باہر جانا ہے وہ نرمی سے اس کا گال تھپتھپاتا ہوا پیچھے ہٹا تھا جب کہ وہ اپنا سرخ چہرہ لیے جلدی سے الماری کی طرف بڑھ گئی تھی

ooooo

غزل کے یونی گیٹ سے باہر نکلتے ہی وہ اس کے پاس ہی آ کر بیٹھ گیا تھا یہ ان کا روز کا معمول بن چکا تھا وہ غزل کے سامنے بھی اس سے زیادہ فری نہیں ہوتا تھا لیکن اس کے جاتے ہی وہ اس کے پاس آ جاتا تھا اس سے ملے بنا اب اس کا گزارا نہیں ہوتا تھا۔

کچھ دنوں میں میرے ایگزامز ہو جائیں گے بس پھر یونی چھوڑ دوں گا۔۔تم مجھے مس کرو گی وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا۔

آپ یونیورسٹی چھوڑ کر جا رہے ہیں مجھے تو نہیں چھوڑ رہے وہ لبوں پر مسکراہٹ لیے آگے پیچھے دیکھ کر بولی تھی۔

میں تمہیں کبھی چھوڑ بھی نہیں سکتا بس تمہاری اجازت کا طلبگار ہوں اگر تم کہو تو رشتہ بھیج دوں۔انکار تو نہیں کرو گی نہ۔وہ آج براہ راست بات کر رہا تھا۔

میرے پاس انکار کی کوئی وجہ ہی نہیں اور یقیناً میرے والدین کے پاس بھی انکار کی کوئی وجہ نہیں ہو گی آپ رشتہ بھیج دیں وہ مسکرا کر اپنے چہرے پر نقاب درست کرتی گیٹ سے باہر نکل گئی تھی۔

لیکن جاتے جاتے ساگر کاظمی کو دنیا کی سب سے بڑی خوشی دے گئی تھی۔

بابا جان تو ویسے بھی آج کل اس کی شادی کے پیچھے لگے ہوئے تھے اور وہ بھی مزید انکار نہیں کرنا چاہتا تھا وہ شادی کے لئے بالکل تیار تھا اور اسے ایک لڑکی بھی پسند تھی جس کا ذکر وہ اپنے بھائی کے سامنے کر چکا تھا اس کے بھائی نے یہی کہا تھا کہ اس سے اس کی پسند لڑکی ہی ملے گی

بابا جان تو صرف اسکی شادی کرنا چاہتے تھے وہ کہتے تھے کہ وہ کسی لڑکی کا نام تو لے وہ اس کے رشتے کے لئے ضرور جائیں گے۔

اور اب وہ بابا جان کو مزید انتظار نہیں کروانا چاہتا تھا اسے جو لڑکی پسند تھی اس کا نام آج وہ گھر جا کر لینے والا تھا اس کو بتانے والا تھا کہ اس کی پسند افشین ماجد شاہ ہے

ooooo

دادا جان آج کافی دنوں کے بعد کچھ بہتر ہوئے تھے اور ڈاکٹر نے انہیں گھر جانے کی بھی اجازت دے دی تھی جس کے بعد اسے بھی کچھ سکون ہوا تھا اور وہ ان کے ڈسچارج پیپرز تیار کروا رہا تھا

جب اسے داداجان کی دوائیوں کے لئے ہوسپیٹل سے باہر جاناپڑ گیا

داداجان کی دوائیاں لے کر فوراہی واپس لوٹ رہا تھاجب اسے ہسپتال کے احاطے میں ایک جانی پہچانی گاڑی کھڑی نظر آئی اور پھر کچھ شاہ خاندان والوں کو دیکھ کر وہ اندر جانے کے بجائے اس گاڑی کی طرف آیا جس میں سے شاہ خاندان کے لوگ بڑی شان وشوکت سے باہر نکل رہے تھے

توخداش کاظمی کیسے ہو تم۔۔۔میرے سننے میں آیا ہے کہ تمہارے داداجان کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے توسوچا کہ ہمیں بھی ان کی تیمارداری کے لیے جاناچاہیے

دوستوں کا تو فرض ہوتا ہی ہے اپنے دوستوں کی خیریت پوچھنے کا لیکن میں نے سوچا کہ ہم دشمنی میں مثال قائم کرتے ہیں

چل کے دشمنوں کے در پر اس کا حال جانتے ہیں۔ذریام شاہ مسکراتے ہوئے اس کے سامنے آر کا تھاجب کہ خداش غصے سے انہیں دیکھ رہا تھا

زریام اس کے منہ کیوں لگ رہے ہو ہم جن سے ملنے آئے ہیں ان سے ملاقات کرتے ہیں داداجان کی آواز پر وہ پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوا ہاں میں سر ہلاتے ہسپتال کے اندر کی طرف قدم بڑھا گیا جب کہ خداش بھی ان کے پیچھے پیچھے ہی آرہا تھا

وہ داداجان اور اس انسان کی ملاقات کو روک نہیں سکتا تھا کیونکہ یہ یقیناً اس چیز کو ان کے ڈر کا نام دے دیتے ہیں اسے بس ایک چیز کا سوچ کر پریشانی ہو رہی تھی کہ کہیں ان لوگوں کو حرم کی گھر میں غیر موجودگی کا علم تو نہیں ہو گیا

اگرایسا ہوا تو یہ لوگ اس چیز کو بہت برے طریقے سے استعمال کرنے والے تھے یہ بات خداش بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا وہ لوگ کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے تو خداش بھی ان کے ساتھ ہی اندر آ گیا۔

دادا جان یہ لوگ آپ سے ملاقات کے لیے یہاں آئے ہیں اس نے ان لوگوں کو دیکھتے ہوئے اپنے دادا کے چہرے کو دیکھا تھا جہاں غصہ صاف ظاہر تھا۔

کیسے ہو تم قربان کاظمی میرے سننے میں آیا ہے کہ تمہیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور ہارٹ اٹیک کی وجہ تمہاری پوتی ہے ویسے میرے سننے میں تو یہ بھی آیا ہے کہ تمہاری پوتی گھر سے بھاگ گئی تھی کیا یہ سچ ہے یا لوگ صرف باتیں پھیلا رہے تھے اپنے دادا کے انداز پر زریام کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی

بڑے افسوس کی بات ہے آج کل کی لڑکیوں میں شرم حیا نام کی نہیں ہے بس عاشقی معشوقی کی اور سامان اٹھا کر بھاگ گئے۔ان کا لہجہ چھبتا ہوا تھا۔

تم آج کے زمانے بات کی چھوڑو ماجد حسین تم اپنے زمانے کی بات کرو میں نے سنا ہے تمہاری بیٹی بھی کسی سا گر کا ظمی کے ساتھ بھاگ گئی تھی انہوں نے بھی کمان سے تیر چھوڑا تھا۔

جس پر ماجد حسین شاہ کے چہرے کے رنگ پھیکے پڑ گئے۔

زبان سنبھال کر بات کرو قربان کاظمی میں تمہیں بس یہ یاد دلانے آیا تھا کہ ہمارے علاقے میں گھر سے بھاگنے والی لڑکیوں کی ایک سزا مقرر ہے۔ہمارے علاقے میں گھر سے بھاگنے والی لڑکیوں کو پتھر مار مار کر کاری کر دیا جاتا ہے

اور یہ سزا صرف اس علاقے کے غریب لوگوں کے لیے نہیں بلکہ امیروں کے لیے بھی ہے یہاں تک کہ اس سزا کو بنانے والا کاظمی خاندان بھی اگر اس طرح کی کوئی غلطی کرتا ہے تو اسے بھی اس اصول کو ماننا پڑے گا۔

کیوں قربان کاظمی میں صحیح کہہ رہا ہوں ناں۔۔۔! آپ کہیں اپنے اصولوں سے پیچھے نہیں ہٹ جائیں گے۔ چہرے پر اطمنانیت لیے ماجد شاہ نے قربان کاظمی کی دکھتی رگ پہ ہاتھ رکھا تھا۔

خداش کا دل چاہا کہ وہ سامنے کھڑے اپنے دادا کی عمر کے اس انسان کو جان سے مار ڈالے جو اس کی لاڈلی بہن کے لیے سزا تجویز کر رہا تھا۔

میری بہن گھر سے نہیں بھاگی ماجد شاہ میری بہن اغواء ہوئی ہے تمہیں یہ بات سمجھ میں کیوں نہیں آ رہی وہ چلا اٹھا تھا۔

ماننا پڑے گا آپ کو خداش کاظمی صاحب آپ کے گھر کی سیکیورٹی تو بہت ہی خراب ہے آپ کے گھر سے آدھی رات کو اپنی بہن بھاگ گئی میرا مطلب ہے اغواء ہو گئی اور آپ لوگوں کو پتہ تک نہ چلا کیسے مرد ہیں آپ، مرد ہیں بھی یا نہیں کیوں کہ اس واقعے کے بعد ہم اس بات پر یقین نہ کر سکے۔

لگتا ہے آپ کا زور صرف گھوڑے کی رسیوں پر چلتا ہے زریام شاہ دل پر جلا دینے والی مسکراہٹ لئے اس کے سامنے کھڑا تھا۔

میرے منہ مت لگو زریام شاہ خداش کاظمی ہستی ہلا دیتا ہے۔ وہ بپھرے ہوئے شیر کی طرح دھاڑا۔

کاش یہ زور تم اپنی بہن کو تربیت سکھانے پر لگاتے کم از کم گھر سے تو نہ بھاگتی۔وہ اس کے انداز پر گھبرائے بنا دل جلانے والی مسکراہٹ لیے بولا

خیر ہم تمہیں یہی بتانے آئے تھے ہسپتال سے فارغ ہو کر ہم پنچایت بٹھائیں گے اور وہاں تمہاری پوتی کا وہی فیصلہ ہو گا جو اس گاؤں کے اصولوں کے مطابق ہوتا آیا ہے بس اتنا کہہ کر ماجد حسین شاہ اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

جبکہ ان کے جاتے ہی خداش بھی کمرے سے باہر نکلا تھا۔

داداجان آپ چلے گاڑی میں بیٹھے مجھے خداش کاظمی سے کوئی ضروری بات کرنی ہے وہ ایسے انداز میں بولا کہ داداجان کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آگئی

وہ ہاں میں سر ہلاتے ہوئے وہاں سے جا چکے تھے جب کہ وہ خداش سے بات کرنے کے لیے پلٹ آیا

ooooo

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے یہی لڑکی ملی تھی تمہیں پوری دنیا میں ہمارے دشمن کی بیٹی تمہیں لگتا ہے کہ ہم اس کے ساتھ تمہاری شادی کریں گے نہیں یہ ممکن نہیں ہے

۔ماجد شاہ کی بیٹی سے شادی کے بارے میں سوچنا بھی نہیں وہ ہمارے دشمن کی بیٹی ہے اور تم کیسے بھول گئے ماجد شاہ کے بیٹے نے ہی تمہیں ہرایا ہے تمہیں پوری دنیا کے سامنے شرمندہ کیا ہے اس ہار کو بھول گئے تم

آج تین دن گزر گئے تھے دن تین پہلے اس نے افشین کے بارے میں گھر میں بتایا تھا پہلے تو انہیں افشین کی معلومات لیتے ہوئے دو دن گزر گئے اور جب انہیں پتا چلا کہ وہ کسی اور کی نہیں بلکہ ان کے سب سے بڑے دشمن کی بیٹی ہے تو اپنے بیٹے پر ہی بھڑک اٹھے۔

دشمنی ہماری ماجد شاہ سے ہے اس کی بیٹی سے تو نہیں میں اس کی بیٹی سے محبت کرتا ہوں وہ افشین کے بارے میں کچھ نہیں سن سکتا تھا وہ نفرت ماجد شاہ سے کرتا تھا افیشن سے نہیں

اپنے ذہن سے اس لڑکی کو نکالو خبر دار جو تم نے دوبارہ ہمارے سامنے اس کا نام بھی لیا وہ غصے سے دھاڑ رہے تھے

لیکن باباجان میں اس سے محبت کرتا ہوں ساگر پیچھے نہیں ہٹا

باباجان میں اسے سمجھا دوں گا آپ پلیز غصہ نہ کریں راحت کاظمی نے ان کے کندھے پر بازو پھیلاتے ہوئے انہیں ریلیکس کرنے کی کوشش کی تھی جبکہ ساگر مزید رکے بنا تیزی سے گھر سے نکل گیا

oooooo

او کہاں ہوتے ہو تم جب بھی ہم تمہیں ڈھونڈتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ تم گھر پے ہی نہیں ہو۔ شائزم کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر انہوں نے کہا تھا

میں تو گھر پہ ہی ہوتا ہوں جب بھی آپ کے کمرے میں آتا ہوں تو آپ اپنی لاڈلی سے بات کر رہے ہوتے ہیں اسی لئے آپ لوگوں کو ڈسٹرب کیے بنا کمرے سے نکل جاتا ہوں

لیکن آج تو آپ کی مجھ سے بات ہو گی اور آپ مجھے یہ بتائیں گے کہ آپ کی نواسی اور آپ کی کہانی کیا ہے۔ کہانی بعد میں پہلے یہ بتائیں کہ وہ محترمہ حویلی میں کب تشریف لا رہی ہے میرا مطلب ہے

کیا آپ اسے ہمیشہ اس حویلی سے دور ہی رکھیں گے۔۔۔؟

وہ ان سے سارے سوال کر چکا تھا جب کہ داداجان کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی تھی

نہیں وہ یہاں گھر لانے والی ہے بہت جلد ہم اسے اس گھر کی دلہن بنا کر یہاں لے آئیں گے

ہم اس کی شادی ذریام سے کر رہے ہیں اور زریام نے رشتے کے لیے حامی بھر دی ہے

اور ہمیں یقین ہے ہماری نواسی جلد ہی ذریام کی زندگی سے عمایہ کو نکال کر باہر پھینک دے گی اور وہ ہمارے خاندان کی اصل بہو ہو گی داداجان اپنی دھن میں بولتے جا رہے تھے جبکہ شائزم کو لگا جیسے اس کی دنیا ہل گئی ہو۔ وہ تو ان سے کچھ پوچھنے کی بھی ہمت نہیں کر پا رہا تھا

oooooo

کیا مطلب سا گر آپ کے باباجان کو کیا مسئلہ ہے ہماری شادی سے۔۔۔؟

آپ تو کہہ رہے تھے کہ۔ آپ جلد ہی میرے گھر رشتہ لے کر آئیں گے۔ وہ پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

مجھے خود بھی کچھ سمجھ نہیں آ رہا افشین باباجان بہت غصے میں تھے

اور۔۔۔۔وہ کچھ کہتے کہتے خاموش ہو گیا

اور۔۔اور کیا ساگر آپ خاموش کیوں ہو گئے بتائیں مجھے

افشین اصل میں ہمارے خاندانوں میں دشمنی ہے اور یہ دشمنی کوئی آج یا کل کی نہیں بلکہ بہت سال پرانی ہے مطلب ہمارے دادا کے دور کی یہ دشمنی چلتی آرہی ہے اور اب تک ان دونوں خاندانوں میں کسی طرح کی دوستی کی کوئی گنجائش کبھی نظر نہیں آئی۔

غلطی میری ہے اصل میں میں خود بھی نہیں جانتا تھا کہ تمہارا تعلق شاہ خاندان سے ہے۔

اور میں نے کبھی جاننے کی کوشش بھی نہیں کی کہ تمہارا خاندان کیا ہے اور اب۔۔۔

میں یہ سب کچھ نہیں جانتی ساگر آپ نے مجھ سے کہا تھا ہمارے نکاح میں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا تو اب آپ مجھے محبت کے سبز باغ دکھا کر یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔آپ مجھے خوفزدہ کر رہے ہیں میں اتنی آگے آکر اب واپس جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتی

وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی تھی جبکہ ساگر اسے اپنی بات سمجھا ہی نہیں پارہا تھا یہاں بات لڑائی جھگڑے کی نہیں بلکہ خاندانی دشمنی کی تھی۔

میری بات سنو افشین میرے بابا اور تمہارے بابا ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں آج سے نہیں بلکہ سالوں سے ان میں کبھی بھی دوستی نہیں ہو سکی اور۔۔۔

ہم کوشش کرتے ہیں ان دونوں میں دوستی کروانے کی کیا ہم اپنی محبت کے لیے چھوٹی سی کوشش بھی نہیں کر سکتے

وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بولی

اس طرح کی کوئی بھی کوشش کامیاب نہیں ہوگی افشین میں اپنے بابا کو بہت اچھے طریقے سے جانتا ہوں اور ان کی ضد اور غصے سے بھی واقف ہوں

تو پھر اس سب کا کوئی تو حل ہوگا نہ وہ پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی

اس چیز کا ایک حل تو ہے لیکن یہ ہم دونوں کے لیے بہت مشکل ثابت ہو سکتا ہے میں ایسی باتیں اپنے دماغ میں نہیں سوچنا چاہتا جو اس مسئلے کا حل ہے۔

آپ بات کو گھما پھرا کر مت کریں مجھے صاف صاف بتائیں کہ ہمیں کیا کرنا ہوگا

اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ اپنے خاندان اپنے باپ بھائی سب کچھ چھوڑ کر میرے ساتھ چلو تو میرے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جاؤ گی۔ وہ اس کے دونوں ہاتھ امید سے تھامے بولا لیکن افشین کے ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکلنے میں چند پل ہی لگے تھے

یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں سا گر ایسا ممکن نہیں ہے میں اپنے گھر والوں کو دھوکا نہیں دے سکتی۔

پہلے ہی اپنے گھر والوں سے چھپ کر آپ سے یوں ملاقات کر کے میں گناہ کر رہی ہوں میں مزید گنہگار نہیں ہونا چاہتی

تم پیچھے ہٹ رہی ہو وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا اس کا جواب افشین کے پاس نہیں تھا اور یہ ساگر بھی جانتا تھا

وہ خاموشی سے اس کے قریب سے اٹھ کر چلی گئی تھی

ساگر نے اسے روکا نہیں تھا

ooooo

حرم ہر تھوڑی دیر کے بعد پورا گھر آ کر چیک کرتی تھی کہیں کسی کونے میں عظمیٰ بیٹھ کر اسے دیکھ نہ رہی ہو۔ وہ ہشام کی بات پر یقین کر رہی تھی کہ وہ دن میں گھر پر نہیں ہوتی لیکن پھر بھی اندر کہیں نہ کہیں ڈر تو تھا ہی

شکر ہے ٹی وی پر کچھ اچھے چینلز آ رہے تھے ورنہ پتہ نہیں آج کا دن وہ کس طرح سے گزارتی

آج وہ پہلی بار زندگی میں یوں اکیلے گھر پر رہی تھی۔ زندگی میں ایسا اتفاق نہیں ہوا تھا کہ اسے اپنے گھر پہ اکیلے رہنا پڑا ہو۔ کوئی نہ کوئی ہر وقت اس کے آس پاس موجود ہی رہتا تھا

حویلی میں تو نوکروں کی بھی بڑی فوج تھی جو ہر وقت ان کے سامنے ہی رہتے تھے ایسے میں اکیلے کسی جگہ پر رہنا حرم کو کافی ڈرا رہا تھا

لیکن پھر بھی وہ کافی بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ٹی وی کے سامنے بیٹھی تھی۔ جب دروازے پر دستک ہوئی۔ کہیں عظمیٰ گھر واپس تو نہیں آ گئی۔۔۔ اس کے دماغ میں کچھ کلک ہوا تھا لیکن چڑیل دروازہ کھٹکھٹا کر کیوں آئے گی

اس نے اپنی سوچ کو سوال دیا۔

یقیناً کوئی انسان تھا چڑیل کو کیا ضرورت تھی دروازہ کھٹکھٹانے کی وہ اٹھ کر دروازے کے پاس آئی

Urdu Novels Ghar

کو۔۔۔کون۔۔ہے۔۔اس نے دروازے سے دور رہ کر پوچھا تھا دروازے پر ہاتھ بھی نہیں رکھا تھا کہیں باہر کھڑا انسان بند دروازے سے ہی اس کا ہاتھ پکڑ لے۔

میں ہوں صیام گڑیا دروازہ کھولو۔اسے دوسری طرف سے آواز آئی تھی۔

اور آواز پہچانتے ہی اس نے پورا دروازہ کھول دیا تھا

السلام علیکم سر کیسے ہیں آپ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ آپ بھی یہاں ہمارے ساتھ آئے ہیں مجھے تو لگتا ہے آپ ائیر پورٹ پر صرف ہمیں ٹاٹا کرنے آئے ہیں اس کے چہرے پر کافی زیادہ جوش تھا اور اس کے معصومانہ انداز پر وہ مسکرا دیا تھا۔

نہیں میں تم لوگوں کے ساتھ ہی آیا تھا اسی فلائٹ میں جس میں تم تھی لیکن تم سارے راستے روتی ہوئی آئی تھی اسی لئے تم نے مجھے دیکھا نہیں وہ اندر داخل ہوتے ہوئے ہاتھ میں پکڑا سامان سیدھا کچن میں لے گیا تھا۔

یہ کیا لے کر آئے ہیں کیا میرے لیے کچھ ہے اس نے پیکٹ سے خوشبو سونگھتے ہوئے کہا تو وہ ہاں میں سر ہلاتا پیزا نکال کر اس کے سامنے رکھ چکا تھا

یمی۔۔۔آپ کو کیسے پتا مجھے چکن پیزا پسند ہے وہ پلیٹس رکھتے ہوئے اسے دیکھنے لگی تھی چہرے پر ایکسائٹمنٹ تھی

گڑیا مجھے تو یہ بھی پتہ ہے کہ تمہیں مٹر پسند ہیں۔اور یہ بھی پتہ ہے کہ جو چیز تمہیں کھانے میں پسند نہ ہو مگر اس میں مٹر ہوں تو مٹر نکال کر کھا لیتی ہو۔

وہ ہنستے ہوئے بولا تو حرم کا منہ کھل گیا یہ بات اسے کیسے پتہ چلی تھی

یہ بات آپ کو کیسے پتا چلی کس نے بتایا آپ کو۔۔۔؟ وہ حیریت کو چھپائے بنا پوچھنے لگی

عظمیٰ نے بتایا وہ سر گوشی نما آواز میں بولا۔

اور عظمی کو کس نے بتایا اس نے بھی سر گوشی نما آواز میں پوچھا تھا۔ آنکھوں میں خوف لہرایا تھا

ہو سکتا ہے جب تم یہ بات کر رہی ہو تب عظمیٰ نے سن لیا ہو کیا تم نے کل رات یہ بات کی تھی وہ عجیب پر اسرار انداز میں بول رہا تھا جب حرم نے زور زور سے ہاں میں سر ہلایا۔

تو بس بالکل بے فکر ہو جاؤ کل اس نے تمہاری باتیں سن لی تھی ڈرنے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے عظمیٰ تو تمہاری دوست ہے تمہارے گھر میں رہتی ہے۔ وہ مزے سے پیزا کھاتے ہوئے بولا

میری کوئی دوست نہیں ہے آپ کی ہو گی چڑیل دوست۔ مجھے چڑیلوں سے دوستی کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے

بے وقوف لڑکی کیا کر رہی ہو اتنی اونچی آواز میں چڑیل چڑیل مت کہو چڑیل کو تین دفعہ چڑیل کہنے پر وہ حاضر ہو جاتی ہے۔ وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو اس کی آنکھیں مزید پھیل گئی۔

اور حرم نے اپنے لبوں پر انگلی رکھ لی

خیر یہ ساری باتیں چھوڑو میں تم سے کچھ اور پوچھنے آیا ہوں وہ موضوع بدلتے ہوئے بولا

جس پر وہ بھی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

کیا ہوا ہے تمہیں میرا مطلب ہے جب تمہارا نکاح ہوا تب تمہاری حالت کچھ اور تھی میں نے تمہاری آنکھوں میں یشام کے لیے بے پناہ نفرت دیکھی تھی پھر ایسا کیا ہوا کہ تم ہر چیز بھلا کر یشام کے ساتھ اتنی نارمل ہو۔

یہ تو تم بھی جانتی ہو کہ کوئی بھی شادی جس میں زبردستی کی جائے وہ کامیاب ہونے میں وقت لیتی ہے لیکن میں نوٹ کر رہا ہوں تمہاری سچویشن بہت الگ ہے حرم کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں اگر تم یشام کے ساتھ کچھ۔۔۔۔۔

آپ میری بات داداجان سے کروا سکتے ہیں وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی

حرم میں کچھ اور پوچھ رہا ہوں میرا دوست تم سے بے انتہا محبت کرتا ہے بہت کم عمر میں بہت کچھ برداشت کیا ہے اس نے اور۔۔۔۔۔

مجھے میرے داداجان نے رخصت کیا ہے۔انہوں نے مجھے خود اس شخص کے ساتھ یہاں بھیجا ہے ان کا گھر بسانے کے لیے۔میں ان کی بیوی ہوں۔

میں بھی اپنا گھر بسانے کے لئے آئی ہوں ہر اس لڑکی کی طرح جو اپنا گھر چھوڑ کر اپنے سسرال جاتی ہے۔

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے ہوئے بولی تو صیام کتنی دیر کچھ بول ہی نہیں پایا جب اس نے دوبارہ فون مانگا تو اس نے لمحے کی تاخیر کیے بنا فون اس کے حوالے کر دیا تھا۔اور وہ فون لے کر کمرے میں بند ہو گئی تھی

ooooo

ناناجان میں کیا کہوں آپ کا ہر فیصلہ سر آنکھوں پر آپ جو کہیں گے مجھے منظور ہو گا

آپ جس کے ساتھ چاہے میری شادی کر سکتے ہیں۔اگر وہ لڑکی سچ میں اتنی چالباز اور بُری ہے۔اور وہ آپ کے گھر کو برباد کر رہی ہے تو پھر اسے کوئی حق نہیں بنتا کہ وہ آپ کے خاندان میں رہے۔

میں یہ تو نہیں جانتی کہ میں اسے زریام کی زندگی سے نکال پاؤں گی یا نہیں

لیکن بھی اپنی طرف سے کوشش ضرور کروں گی آپ کے لئے اتنا تو کر سکتی ہوں میں۔

یہ بات اسے کل رات ہی پتا چلی تھی کہ ناناجان اس کی شادی کے بارے میں سوچ رہے ہیں اور جس انسان کو انہوں نے اس کے لئے چنا تھا وہ پہلے سے شادی شدہ تھا

لیکن اس کے لیے یہ بات اہمیت رکھتی تھی کہ وہ شخص بدکردار نہیں تھا اسے اپنی زندگی میں صرف بدکردار مردوں سے نفرت تھی

اور وہ جانتی اس کے ناناجان اس کے لیے غلط فیصلہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس دنیا میں ایک وہیں تو تھے جو اس سے محبت کرتے تھے۔ جو اس کے اپنے تھے۔ ورنہ اس کا تھا ہی کون۔۔۔۔؟

اور وہ کسی مطلب پرست عورت کو اپنے ناناجان کے خاندان برباد نہیں کرنے دے سکتی تھی۔

اس لڑکی کے بھائی نے اس کے کزن باقر شاہ کا قتل کیا تھا۔ اور یہ لڑکی ان کا خاندان برباد کرنے پر تلی ہوئی تھی۔

اور ناناجان بھی اسے اپنے گھر لے کر جانا چاہتے تھے لیکن ایک مضبوط تعلق کے ساتھ ان کا سب سے پر ذمہ دار اور فرمانبردار پوتا زریام ہی تھا جس پر وہ اس کے معاملے میں بھروسہ بھی کر سکتے تھے وہ جو دوسرا پوتا تھا وہ کافی باغی اور زرا من موجی تھا۔

یہ ساری باتیں اس کے ناناجان نے ہی بتائی تھی۔

اور اس کے لئے بس اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اپنے گھر واپس جا رہی تھی اور نہ صرف گھر واپس جا رہی تھی بلکہ اسے دادا جان کی پسند کا ہمسفر بھی مل رہا تھا

جس کے ساتھ وہ اپنی ایک نئی زندگی کی شروعات کرتی اور جہاں تک اس کی دوسری شادی کی بات تھی تو یہ فیصلہ تو اللہ کرتا ہے یہ انسان کے بس کی بات کہاں بس یہی سوچ کر وہ اپنی قسمت پر یقین کر چکی تھی

میری بچی مجھے یقین تھا تم اپنے نانا جان کی مدد ضرور کرو گی اپنے نانا جان کے لیے یہ فیصلہ ضرور کرو گی تم نے آج میرا مان رکھ لیا

میں بہت خوش ہوں میں کل صبح ہی تمہیں لینے کے لیے ڈرائیور کو بھیج دوں گا اس کے ساتھ آ جانا تمہارا چاچا تو اپنے گاؤں گیا ہے پتا نہیں کب تک واپسی ہو گی لیکن اب میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتا تم کل ہی یہاں آؤ گی اور پرسوں ہم تمہارا نکاح کروا دیں گے وہ بہت خوشی سے بتا رہے تھے جبکہ ان کے انداز پر وہ مسکرائے جا رہی تھی۔

ooooo

حویلی اچھی خاصی رونق لگی تھی اچانک پورے گھر کی سجاوٹ کروا رہی تھی

اور سب لوگ حیرانگی سے دیکھتے ہوئے خاموشی سے ان کے حکم کو مان رہے تھے

سارے نوکر تیزی سے ہاتھ چلا رہے تھے جبکہ تانیہ اور چاچی پریشانی سے پوری حویلی میں بولائی بولائی پھر رہی تھیں کسی کی سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا کہ آخر حویلی میں ہونے کیا والا ہے

دادا جان کا انداز اس بات کا گواہ تھا کہ جلد سے کوئی بہت بڑا فنکشن یہاں پر ہونے والا ہے

لیکن فی الحال تو کسی طرح کے فنکشن کا ذکر نہیں کیا گیا تھا تو پھر یہ تیاری کیسی۔

داداجان یہ سب کچھ کیا ہے آپ حویلی کی سجاوٹ کیوں کروا رہے ہیں خیریت تو ہے ناشائزم داداجان کو دیکھ کر پوچھنے لگا تو سب لوگ وہیں آ گئے تھے

جب داداجان نے سیڑھیوں سے اترتی عمایہ کی طرف دیکھا اور پھر بڑے ہی پر سکون انداز میں بولنا شروع کیا

دو دن بعد زریام کا نکاح ہے اور وہ بھی اس لڑکی سے جس سے ہم اس کا نکاح کرنا چاہتے ہیں۔

ہم اس کی زندگی میں اپنی پسند کی لڑکی شامل کر رہے ہیں ہم اپنی نواسی کو اس کے نکاح میں دے رہے ہیں وہ بڑے ہی فخریہ انداز میں بولے تھے۔

جبکہ یہ بات سب کے سروں پر دھماکے سے کم نہ تھی تانیہ تو اپنی ماں کو حیرت سے دیکھنے لگی تھی

جو اب تک عمایہ کو ذریام کی زندگی سے نکالنے کی پلاننگ کر رہی تھی

بیچ میں کوئی اور آ جائے گی یہ تو ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا

جبکہ۔شائزم کل رات ہی اس بارے میں جان چکا تھا وہ خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا

اس کے دل کی دنیا ہی اجڑ کر رہ گئی تھی

خود کو ہزار بار یہ بات سمجھا چکا تھا کہ ریدم کے لیے اس کے جذبات صرف وقتی تھے وہ خود کو منا نہیں پایا تھا۔اس کا دل اس بات کو قبول کرنے کے لئے تیار ہی نہ تھا۔

دل میں کہیں نہ کہیں ایک چور تھا جو کہتا تھا کہ شائزم شاہ تم ریدم پر مرمٹے ہو اگر وہ نہ ملی تو تم مر جاؤ گے

وہ ہر بار اپنے دل کو جھٹلا دیتا تھا ہر بار اسے ڈانٹ کر چپ کروا دیتا تھا۔وہ کیسے اپنے بھائی کی ہونے والی بیوی کے بارے میں ایسا سوچ سکتا تھا کہ اس کا دل اسے گناہ گار بنا رہا تھا۔

جبکہ باقی گھر والوں کا کیا حال تھا۔یہ تو وہی جانتے تھے دو دن میں نکاح تھا مطلب کل تک ریدم یہاں آجائے گی۔اور پھر ہمیشہ کے لئے کسی اور کی ہو جائے گی کتنا تکلیف دہ لمحہ تھا وہ جس سے وہ اس وقت گزر رہا تھا

ooooooo

وہ اپنے بیڈ پر لیٹی مسلسل ساگر کاظمی کی باتوں کے بارے میں سوچ رہی تھی کیا اتنا آسان تھا سب کچھ بھول بھال کر اس کے ساتھ چلے جانا اپنے باپ کی تربیت کو شرمندہ کرنا اپنی ماں کو رسوا کرنا نہیں وہ ایسا کر سکتی تھی

وہ یہ غلطی نہیں کر سکتی جو ساگر کاظمی اسے کرنے کے لئے کہہ رہا تھا اس کے لیے بہت مشکل تھا وہ ساگر کاظمی کی محبت کو اپنے ماں باپ کی تربیت سے آگے نہیں لے کر جا سکتی تھی

اس نے سوچا کیوں نہ وہ اس بارے میں اپنی ماں سے بات کرے ممکن تھا کہ وہ اس کے جذبات کو سمجھ جائیں۔

اس سوچ کے ساتھ وہ ایک امید لیے اپنی ماں کی کمرے کی طرف گئی تھی

oooooo

بھائی آپ نے گھر میں کسی کو بتایا کہ آپ میرا مطلب ہے۔۔میں نے آپ سے کہا تھا کہ کیسے بھی بابا جان کے کانوں میں میری شادی کی بات ڈال دیں

Urdu Novels Ghar

آپ میری بیوی کے بارے میں انہیں بتائیں مجھے یقین ہے وہ میری بات کو سمجھیں گے وہ میرے بابا ہیں۔وہ میرے جذبات کو نظرانداز ہر گز نہیں کریں گے

میں مانتا ہوں میرا طریقہ غلط ہے لیکن میں نے کچھ غلط نہیں کیا میں نے ایک اچھی لڑکی کو اپنا جیون ساتھی چنا ہے ۔اوراس وقت حالات ہی کچھ ایسے ہو گئے تھے کہ ہمیں فوراً ہی نکاح کرنا پڑ گیا ورنہ میں آپ کو یہ بات ضرور بتاتا۔

دیکھو احمر یہ بات اتنی جلد بازی میں بتانے والی ہر گز نہیں ہے میں نے تمہیں کہا ناں کہ آج کل بابا جان کافی زیادہ غصے میں رہتے ہیں

یہاں کافی سارے مسائل ہو چکے ہیں لیکن میں کوشش کروں گا کہ یہ بات میں ان تک پہنچا دوں تم فکر مت کرو میں جلد ہی ان کے کانوں میں یہ بات ڈال دوں گا وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولے جب کہ احمر مزید کچھ بھی نہیں بول پایا تھا

فون بند کرنے کے بعد بھی وہ کتنی ہی دیر یہ سب کچھ سوچتا رہا

ooooo

دادا جان گھر واپس آ چکے تھے انہیں کمرے میں چھوڑنے کے بعد وہ باہر آیا تو دیشم کو صوفے پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

وہ اس کے ساتھ ہی آکر بیٹھ گیا جب دیشم نے ایک نظر اسے دیکھا۔

حرم کے بارے میں کچھ پتہ چلا وہ بے چینی سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگی تھی۔

ہاں پتا چل گیا ہے سب کچھ اس کے بارے میں اور بار بار حرم حرم کرنا بند کردو اب نا تو وہ اس گھر کا حصہ ہے اور نہ ہی یہاں کبھی واپس آئے گی۔ وہ ذرا سختی سے بولا دیشم اسے گھور کر رہ گئی

کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا کہاں ہے حرم اور اس کا نام کیوں نہ لوں میں وہ کیوں واپس نہیں آئے گی گھر میں وہ غصے سے بولی تھی

جب کہ اس کی آواز سنتے ہی باقی سب لوگ بھی وہیں آ گئے تھے۔

کیونکہ وہ بھاگ چکی ہے اس گھر سے ہمیشہ کے لئے جا چکی ہے۔ وہ بھی اسی کے انداز میں چلاتے ہوئے بولا جبکہ دیشم کو اس کی کسی بات پر یقین نہیں تھا۔

بکواس کرتے ہیں آپ شرم سے ڈوب مرنا چاہیئے اپنی بہن کے بارے میں بات کر رہے ہیں آپ کم از کم اتنا خیال تو کریں۔ اپنی بہن کی پاکیزگی پر انگلی اٹھاتے آپ کو ذرا شرم نہیں آئی۔

جب آپ اسے تلاش نہیں کر سکے تو اس کی ذات پر یہ گھٹیا الزام لگا دیا آپ نے اگر آپ اسے نہیں ڈھونڈ سکتے تو کوئی بات نہیں میں خود چلی جاؤں گی اور اسے ڈھونڈ کر لاؤں گی وہ غصے سے کہتی وہاں سے جانے ہی لگی تھی جب اگلے ہی لمحے خداش نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا۔

کہاں جاؤ گی اسے ڈھونڈنے قبرستان میں کیوں کہ میں تو اسے ختم کر کے ہمیشہ کے لئے دفن آیا ہوں۔ وہ اتنی زور سے غرایا کہ ساری حویلی میں اس کی آواز گونج کر سناٹا چھا گیا

یہ سب کچھ کیا ہے اور آپ یہ سب کچھ کیوں لے کر آئے ہیں۔۔۔؟

آپ نے تو کہا تھا کہ ہم دونوں ساتھ جائیں گے شوپنگ کے لئے، وہ اسے بہت ساری شوپنگ کے بیگز پکڑا کر دکھانے لگا جس پر اس کا موڈ بری طرح سے خراب ہوا تھا۔

ارادہ تو میرا تمہیں ساتھ لے کر جانے کا تھا جان لیکن نہیں لے کر جا سکا اس کے لیے ایم رئیلی سوری اندھیرا ہو رہا تھا ۔

تو واپس آتے آتے ہمیں اور بھی زیادہ وقت لگ جاتا۔ باہر سردی بڑھتی جا رہی ہے وہ اسے سمجھانے والے انداز میں بول رہا تھا

لیکن میں نے آپ کو بتایا تھا نا کہ مجھے آئس کریم اور چوکلیٹ پسند ہے۔۔۔؟

وہ اپنے دماغ پر زور دیتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی تھی یا پھر اسے کچھ یاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔

بالکل تم نے مجھے بتایا تھا اور آئس کریم کا ڈبہ میں ابھی لے کر آیا ہوں تمہاری چاکلیٹ اس کے اندر ہے وہ خود ہی بیگ کھولتے ہوئے چاکلیٹ کا ڈبہ نکال کر اسے دینے لگا اور پھر لمحے میں اس کے چہرے پر چھائی اداسی خوشی میں بدل چکی تھی۔

اس کی خوشی دیکھ کر وہ بھی مسکرا دیا تھا۔ یشام کو نہیں یاد پڑتا تھا کہ آج سے پہلے اس نے کسی کی اتنی پرواہ کی ہو یا کسی کی ایسی کوئی بات یاد رکھی ہو۔ لیکن ہر کسی اور اس کی حرم میں فرق بھی تو بہت تھا۔

آپ بہت اچھے ہیں سر چاکلیٹ اور آئس کریم کے لیے تھینک یو وہ پیکٹ کھولتے ہوئے اس سے کہنے لگی۔

یار تم مجھے سر کہنا چھوڑ نہیں سکتی وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے لگا

سر کو تو سر ہی کہتے ہیں نا اب سر نہ بولوں تو پھر کیا بولوں۔۔۔؟ وہ کچھ کنفیوز تھی

شوہر کو کیا بولتے ہیں۔۔؟ یشام نے دلچسپی سے پوچھا

شوہر کو تو نام سے نہیں بلاتے ان کو یہ جی 'او جی' کہہ کر پکارتے ہیں وہ اسے دانت دیکھاتے ہوئے بولی۔

اس کے انداز پر یشام کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

مطلب میں آپ کو اے جی ،او جی۔ کہہ کر بلاوں اسے ہنستے دیکھ اس نے پوچھا تھا۔

چھوڑو اس موضوع کو بتاؤ کیا کھاؤ گی آج میں مٹر لے کر آیا ہوں وہ موضوع ختم کرتے ہوئے بولا اس کے ساتھ ہی کچن کی طرف جانے لگی۔

میں تو آئسکریم کھاؤں گی چاکلیٹ کھاؤں گی آپ اپنے لئے کچھ بھی بنا لیں۔آپ کو کھانا بنانا کس نے سکھایا آپ کی اماں نے مجھے بھی میری اماں کہتی تھے کھانا بنانا سیکھو۔لیکن میرے بابا نے کہا کہ جب تک میں 18 سال کی نہیں ہو جاتی میں کچن میں نہیں جاؤں گی

ہائے اللہ میری سالگرہ۔۔۔وہ سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی تو یشام اسے دیکھنے لگا۔

کیا ہوا حرم تم ٹھیک تو ہو وہ پریشانی سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگا تھا

نہیں نہیں میں بالکل بھی ٹھیک نہیں ہوں پرسوں میری سالگرہ تھی کسی نے بھی مجھے وش نہیں کیا کسی نے بھی مجھے گفٹ نہیں دیا میرا ایک وہ اداسی سے کہنے لگی جبکہ اس کی اداسی نہیں یشام کو پریشان کر دیا تھا۔

Urdu Novels Ghar

چپ رونا نہیں بالکل مت رونا ایک آنسو نہ آئے آنکھ میں، کیا ہوا اگر تمہاری سالگرہ کی ڈیٹ گزر گئی سالگرہ تو ہم کبھی بھی منا سکتے ہیں میں ابھی تمہاری سالگرہ مناتا ہوں۔

جاو جلدی سے پیارا سا تیار ہو کے آؤ ہم دونوں باہر ڈنر کریں گے۔اور کیک بھی کاٹیں گے۔وہ بے حد محبت سے اس کی دونوں گالوں کو صاف کرتے ہوئے بولا جہاں پانی کے ننھے ننھے قطرے گر چکے تھے

اور میرا گفٹ۔۔۔؟اس نے مڑ کر اسے دیکھ کر پوچھا

میری جان میں تمہیں گفٹ بھی دونگا تم جاؤ جلدی سے چینج کر کے آؤ وہ اسے اپنے ساتھ لے کے کچن سے باہر آیا پھر اپنی پسند کی ایک ڈریس نکال کر اس کے حوالے کی جو کافی زیادہ خوبصورت تھی

حرم کو بھی وہ ریڈ کلر کی خوبصورت سی ڈریس بے حد پسند آئی تھی اسی لئے اس نے فوراً اس کی پسند کو قبول کر لیا تھا وہ چینج کرنے چلی گئی تھی جب یشام نے کسی ریسٹورنٹ میں فون کر کے ایک ٹیبل بک کروایا تھا اور باقی انتظامات بھی کرنے لگا وہ حرم کے چہرے پر خوشی لانے کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا

ooooooo

جھوٹ بول رہے ہیں آپ ایسا ہو ہی نہیں سکتا وہ بے یقینی سے دیکھ کر کہنے لگی تھی

میں جھوٹ کیوں بولوں گا کیا ضرورت ہے مجھے جھوٹ بولنے کی اور کوئی لڑکی اگر گھر سے بھاگ گئی ہو تو اس کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے۔۔۔؟وہ سوالیہ انداز میں بولا

مجھے ایسے مت دیکھو دیشم میں نے اسے ختم کر دیا ہے اسے ختم کر کے ہمیشہ کے لئے دفنا آیا ہوں وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا تھا

نہیں آپ ایسا نہیں کر سکتے جھوٹ بول رہے ہیں آپ وہ بے یقینی کے عالم میں بولی تھی

میں ایسا نہیں کر سکتا تھا لیکن میں نے ایسا کیا ہے کیوں کہ میں اس خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔

اور اس خاندان نے اس گاؤں کے بہت سارے اصول بنائے ہیں اگر ہم دوسروں کے لئے اصول بناتے ہیں تو ان اصولوں پر چلنا ہم پر بھی لاگو ہے اسی لئے مجھے یہ کرنا پڑا اور کوئی نہیں۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔راحت صاحب کا زوردار تھپڑ اس کو خاموش کروا گیا تھا۔

یہ کیا بکواس کی ہے تم نے بولو کیا تم سچ بول رہے ہو اگر تم نے ایسا کچھ کیا تو خداش۔۔۔۔

تو کیا۔۔۔؟

تو کیا بابا جان بولیں تو کیا کریں گے آپ کیا یہ اصول آپ نے نہیں بنایا تھا کہ گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے تو پھر آپ مجھ سے سوال جواب کیوں کر رہے ہیں میں نے تو آپ کے ہی بنائے ہوئے اصول کو فالو کیا ہے۔

آپ کو تو مجھ پر فخر ہونا چاہیے کہ میں نے آپ کے اصولوں پر چل کر آپ کا حکم ماننا ہے

وہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے بولا اس کے لب ولہجے میں کسی طرح کی کوئی شرمندگی نہیں تھی۔

Urdu Novels Ghar

لیکن پیچھے سے آنے والی آواز نے ان دونوں کو اپنی طرف متوجہ کر دیا تھا زمین پر پڑا دیشم کا وجود ہوش و حواس سے پوری طرح بیگانہ تھا۔

خداش کے اس روپ نے اسے بہت بڑا جھٹکا دیا تھا

وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے اس کے نازک سے وجود کو اٹھاتا باہر گاڑی کی طرف بھاگا تھا۔

oooooo

بہت شدید جھٹکا لگا ہے انہیں کسی چیز کی بہت ہی زیادہ ٹینشن لی ہے انہوں نے خدا کا شکر ہے کہ نروس بریک ڈاؤن ہونے سے بچ گیا ان کی حالت بہت خراب ہے ان کا خاص خیال رکھیں اور ٹینشن سے دور رکھیں انہیں۔

ڈاکٹر ہدایات دیتے ہوئے بول رہا تھا دیشم اب تک بے ہوش تھی خداش کی بات نے یقیناً اس کے دماغ پر بہت ہی برا اثر چھوڑا تھا۔

لیکن یہ سب کچھ بولنا بہت ضروری ہو گیا تھا۔ پتہ نہیں کس طرح سے لیکن پورے گاؤں میں یہ بات پھیلتی جا رہی تھی کہ حرم گھر سے بھاگ چکی ہے۔

دادا جان نے حرم کو ڈھونڈنے یا اس کے بارے میں کوئی بھی سوال کرنے سے منع کر دیا تھا دادا جان سب کچھ جاننے کے باوجود بھی اس سے کچھ بھی نہیں بتا رہے تھے اور ایسے میں اپنی بہن کو الٹی سیدھی باتوں سے بچانے کے لیے اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا

یہ گاؤں کے اصولوں میں شامل تھا کہ گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی کو یا تو پتھر مار کاری کر دیا جاتا تھا یا پھر آگ لگا کر قتل کر دیا جاتا تھا۔اور یہی وہ ڈر تھا جس کی بنا پر یہ گاؤں اس جرم سے محفوظ تھا۔

اسے یقین تھا اس کی بہن بالکل بے قصور ہو گی لیکن دادا جان نے کہا تھا وہ جہاں بھی ہے بالکل محفوظ ہے ان کی بات پر یقین کر کے اس نے اتنا بڑا فیصلہ کیا تھا ورنہ گاؤں والے اسے کہیں سے ڈھونڈنے کی کوشش کرتے اور اگر وہ مل جاتی تو۔۔۔اس کے ساتھ کیا ہوتا یہ وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا

اور اس سب میں اس کے گھر والوں کو الگ ٹارچر کیا جاتا فی الحال یہی بہتر تھا کہ وہ گھر کے ملازموں کے سامنے حرم کی موت کا جھوٹا ڈرامہ کر دے۔

بعد میں جب حرم واپس آئے گی تب سب کچھ دیکھا جائے گا لیکن فی الحال دادا جان بھی اس کنڈیشن میں نہیں تھے کہ انہیں کسی طرح کی ٹینشن دی جائے

اور اس وقت اسے جو سمجھ میں آیا اس نے وہی کیا تھا

لیکن اس سب کا دیشم پر اتنا خطرناک اثر ہو گا یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا

لیکن یہ بھی سچ تھا کہ فی الحال وہ دیشم کو بھی کچھ نہیں بتا سکتا۔اسے یہ ڈراما مزید کرنا تھا

اپنی اماں کے علاوہ اس نے یہ بات اور کسی کو بھی نہیں بتائی تھی۔کیونکہ شاید وہ بیٹی کا غم برداشت نہیں کر پاتیں

ooooo

نہیں سائر ایسا ممکن نہیں ہے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتی

آپ یہ سوچ پر دماغ سے نکال دیں پلیز میں ایسی کوئی غلطی نہیں کروں گی جو میرے والدین کو شرمندہ کر دے

وہ صاف انکار کر چکی تھی سا گر اسے کتنے دنوں سے یہی بات سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا

کہ ان کے دونوں خاندان یہ بات قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں اسی لئے انہیں اب بیچ کا راستہ نکالنا ہو گا۔

اگر تم ایسا نہیں کر سکتی تو ہماری شادی ناممکن ہے

اگر تم مجھ سے سچی محبت کرتی ہو تو ہمیں ایسا کرنا ہو گا

دیکھو میں بھی ان سب چیزوں کے لیے تیار نہیں ہوں

ایک لڑکی کی عزت کو میں بھی سمجھ سکتا ہوں میں جانتا ہوں ہمارے خاندان کی بدنامی ہو گی بہت برا ہو گا ہمارے جانے کے بعد لیکن اپنی محبت کو اک نام مل جائے گا ہمیں ایک دوسرے کا ساتھ مل جائے گا

میں جانتا ہوں میں تمہیں جو کرنے کے لیے فورس کر رہا ہوں وہ بہت غلط ہے لیکن اپنی محبت کو پانے کیلئے ہمیں یہ قدم اٹھانا ہو گا۔

جو قدم ہم دونوں کے لیے صحیح ہے وہ اٹھائیں۔۔آپ اپنی فیملی کو اس رشتے کے لئے منائیں، میں اپنی فیملی کو راضی کروں گی

میں نے اپنی اماں کو بتا دیا ہے فی الحال تو وہ کافی غصہ ہوئیں ہیں لیکن میں جانتی ہوں وہ میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں گی

آپ اپنے گھر والوں کو سمجھائیں اور رشتہ لے کر آئے ہمیں ایک دوسرے کی فیملی کو سمجھنا چاہئے نہ کہ ایسے الٹی سیدھی سوچ اپنے دماغ میں لانی چاہیے

وہ اسے سمجھاتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ ساگر نفی میں سر ہلا کر رہ گیا جیسے وہ آنے والے کل کو جانتا ہوں

ooooo

ہیپی برتھ ڈے ٹو

یو ہیپی برتھ ڈیئر گڑیا

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔

صیام اس کے پاس کھڑا گنگنا رہا تھا جبکہ دوسری سائیڈ پر یشام تھا۔

اس نے ان دونوں کی موجودگی میں کیک کاٹا۔ وہ بہت خوش نظر آ رہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں صیام نے ان کے لئے ایک بہت خوبصورت ہوٹل میں ٹیبل پر اک پیاری سی برتھ ڈے پارٹی کا انتظام کر لیا تھا۔

اور اب وہ ان کی موجودگی میں اپنی برتھڈے کو سپیشل بنا رہی تھی اس نے کیک کا ٹکڑا اٹھاتے ہوئے خود اپنے ہاتھوں سے یشام کو کھلایا۔ اور پھر صیام کو بھی کھلایا۔

یہ رہا تمہارا برتھ ڈے گفٹ صیام نے ایک بہت ہی خوبصورت پیک گفٹ اس کے حوالے کیا تھا

اس کے اندر کیا ہے۔۔۔؟

اس نے دلچسپی سے پوچھا

گفٹ سیکرٹ کے بارے میں بتانا تو نہیں چاہیے کہ اندر کیا ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ تمہیں پسند آئے گا یا نہیں اسی لئے بتا رہا ہوں

اس میں لیڈیز واچ ہے میں نے آج تک کسی لڑکی کو گفٹ نہیں دیا تو میں نہیں جانتا کہ لڑکیوں کو کس طرح کے گفٹ پسند ہوتے ہیں اسی لیے تم اسے قبول کر لو وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا

تھینک یو سوچ ویسے بھی میرے پاس واچ نہیں تھی اس نے خوشی خوشی اس تحفے کو قبول کیا تھا۔

اب وہ یشام کی طرف دیکھ رہی تھی یقیناً اس کی طرف سے بھی گفٹ کی منتظر تھی اس نے مسکراتے ہوئے ایک گفٹ اس کے حوالے کیا تھا۔

یہ تو بہت بھاری ہے اس کے اندر کیا ہے

۔تم خود دیکھ لو۔۔اس نے صیام کی طرح بتایا نہیں تھا اسی لیے وہ اس کا گفٹ کھولنے پر مجبور ہو گئی تھی

کیونکہ وہ اپنی ایکسائٹمنٹ کو زیادہ دیر تک کنڑول نہیں کر پاتی تھی

واؤ یہ تو بہت خوبصورت ہے اس نے ایک بے حد نفیس مگر خوبصورت نیکلس نکال کر اپنے ہاتھ میں لیا تھا جب کہ اس کے چہرے پر خوبصورت رنگوں کو دیکھ کر وہ مسکرا دیا تھا۔

یہ میرے لئے ہے۔۔۔؟اس نے چمکتے ہوئے ڈائمنڈ نیکلس کو دیکھ کر پھر سے یقین دہانی کے لئے پوچھا

تمہارے لیے ہی ہے اور بیچارہ کسے گفٹ دے گا صیام نے اسے یقین دلایا تھا

پہنائیں مجھے وہ فوراًاس کے آگے آ رکی تو یشام نے بھی تاخیر نہ کی تھی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ خوبصورت نیکلس اس کی صراحی دار گردن کی زینت بن چکا تھا۔

آپ کو پتا ہے آج تک مجھے کبھی کسی نے جیولری گفٹ نہیں کی سب مجھے بچوں والے گفٹ دیتے ہیں۔ یہ بہت خوبصورت ہے میں سب کو دکھاؤں گی یہ

ویسے باقی سب نے میرے لئے کیا گفٹ لیا ہو گا یہ تو میں واپس حویلی جا کر ان سے پوچھوں گی اگر کوئی بھول گیا ہو نا میرا گفٹ تو اس کی خیر نہیں۔

کہاں جاؤ گی تم۔۔۔؟ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

حویلی واپس اور کہاں۔۔۔۔؟ حرم ہنوز ویسا ہی تھا۔

لیکن اس کی بات پر کب یشام کر غصہ آیا یہ اسے بھی پتہ نہ چلا۔ لیکن اپنے بازو پر اس کی سخت گرفت محسوس کرتی وہ اس کی طرف کھنچ چکی تھی۔

کونسی حویلی۔۔۔؟ وہ آنکھوں میں غصہ لیے اس سے سوال کر رہا تھا

حویلی مطلب میری حویلی میرا گھر۔۔۔ وہ اس کے انداز پر غصہ کرنے لگی تھی

تمہارا گھر وہ ہے جہاں میں تمہیں لے کر آیا ہوں۔ جہاں ہم دونوں رہ رہے ہیں وہ ہے تمہارا گھر خبردار جو آج کے بعد حویلی کا خیال بھی اپنے دماغ میں لایا

کہیں نہیں جاؤ گی تم ہمیشہ میرے ساتھ میرے پاس رہو گی تم وہاں رہو گی جہاں میں رہوں گا۔کوئی حویلی نہیں ہے تمہاری کوئی نہیں ہے تمہارا سوائے میرے

بس ہم ہی ایک دوسرے کے ہیں یاد رکھنا وہ شدید غصے میں بول رہا تھا جب اچانک حرم کی آنکھوں میں آنسو بہنے لگے

یشام۔۔یہ۔۔۔۔صیام نے کچھ کہنا چاہا۔

بُرے ہیں آپ نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ نہیں چاہیے مجھے آپ کا گفٹ۔۔کھولیں اسے واپس۔اس نے نیکلس کھولنا چاہا لیکن وہ نہ کھلا

صیام سر مجھے اپنے ساتھ لے چلیں وہ بری طرح سے روتے ہوئے بول رہی تھی۔جبکہ اس کے ری ایکشن پر یشام کو بھی اپنے سخت رویے کا احساس ہو گیا تھا

وہ اتنی جلدی اس کے گھر والوں کو بھولنے پر مجبور نہیں سکتا تھا اسے آہستہ آہستہ اسے اپنی عادت ڈالنی تھی اور اپنی عادت ڈالنے کے بعد اسے ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رکھنا تھا۔

سوری حرم اس نے فوراً کہا جبکہ صیام اسے دیکھ کر رہ گیا وہ کسی کو سوری بھی بول سکتا تھا۔۔۔

اس بات کی کوئی سوری نہیں ہوتی۔اتنے زور سے میرا ہاتھ پکڑا درد ہو گیا مجھے وہ بازو سہلانے لگی۔

ایم سو سوری حرم۔۔۔وہ معذرت کرنے لگا تھا جبکہ صیام ان دونوں کو آپس میں مگن دیکھ کے آہستہ سے نکل گیا تھا۔

آپ دوبارہ میرے ساتھ ایسا نہیں کریں گے اس نے انگلی اٹھا کر پوچھا تھا

جب یشام نے فوراً اس کا ہاتھ تھام کر اپنے لبوں سے لگایا

تم آئندہ میرے سامنے کسی دوسرے تیسرے کا ذکر نہیں کروگی اور نہ ہی کہیں جانے کی بات کروگی تو میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔وہ اس کا ہاتھ اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے بولا۔

جب کہ اس کی بات پر حرم کچھ بھی نہیں بول رہی تھی پتہ نہیں کیوں لیکن وہ بالکل چپ ہوگئی تھی جب کہ وہ اس کا نازک سا وجود تھام کر اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔

oooooo

ہاں یہ سارا سامان رکھو میرا میں باقی کا سامان لے کر آتی ہوں اسے ڈرائیور کے آنے کی خبر ملی تو وہ فوراً ہی اپنا کچھ سامان لے کر باہر آئی تھی۔

وہ اس کے حکم پر ہاں میں سر ہلاتا اور اس کا سامان ڈگی میں رکھنے لگا تھا جبکہ وہ باقی تمام سامان بھی لے آئی تھی۔شاید اب اسے واپس اس ہوسٹل میں کبھی نہیں آنا تھا جہاں اس نے زندگی کے اتنے برس گزارے تھے

اس کی زندگی بدلنے والی تھی اس کی شادی ہونے والی تھی ایک نئ زندگی کی شروعات ہونے والی تھی

وہ شخص کیسا ہوگا یہ تو وہ نہیں جانتی تھی لیکن اس نے اپنے نانا جان سے کہا تھا کہ وہ مرد بدکردار نہیں ہونا چاہیے اسے بدکردار مردوں سے نفرت تھی

وہ اپنی زندگی میں ایسا انسان چاہتی تھی جو خالص سچی محبت کرے نہ کہ جگہ جگہ منہ مارے اسے ایسی عورتیں بھی سخت ناپسند تھیں جو اپنے شوہر اپنی محبت کو چھوڑ کر کسی دوسرے کے ساتھ وقت گزارتی تھیں

جو محبت میں کسی کو دھوکا دے کر کسی کے جذبات کے ساتھ کھلواڑ کرتی تھیں

محبت ایک بہت انمول جذبہ ہے جو کسی کے دل میں بس ایک بار پیدا ہوتا ہے یہ روز روز پیدا ہونے والے جذبے محبت نہیں کہلاتے

محبت بس ایک دفعہ ہوتی ہے اور پھر وہ ساری زندگی رہتی ہے۔اور یہ محبت صرف نکاح کے دو بول سے شروع ہوتی ہیں آئے دن ہونے والی محبت محبت نہیں ہوتی۔

اور وہ جانتی تھی کہ نکاح کے دو بول کے ساتھ ہی وہ شخص اس کے دل میں اتر جائے گا۔اپنی ہر خوبی ہر خامی کے ساتھ

ooooo

وہ اس کی میڈیسن لے کر کمرے میں آیا تو وہ اسے دیکھتے ہی چہرہ پھیر گئی تھی۔

میں تمہارے ڈسچارج کا پوچھ کر آیا ہوں ہم گھر جا سکتے ہیں،وہ کل رات سے ہی یہاں پر تھے

اس کو تقریبا رات کے تین بجے کے قریب ہوش آیا تھا۔اور جاگنے کے بعد بھی اس کا پہلا سوال یہی تھا کہ اس کی حرم کہاں ہے

وہ اس بات پر یقین کرنے کو تیار ہی نہیں کہ حرم مر چکی ہے۔اور اس کا قاتل اور کوئی نہیں بلکہ اس کے ناز نخرے اٹھانے والا اس کا بھائی خداش کاظمی ہے۔

دیشم نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بس سامنے رکھے جگ کو گھورتی رہی۔

اتنا اچھا لگ رہا ہے جگ تو بتاؤ گھر لے چلتے ہیں اس جگ کو۔۔وہ گلاس کے پاس رکھے جگ کو اس کی نظروں کے حصار میں دیکھتے ہوئے بولا

لیکن وہ جواب میں کچھ بھی نہیں بول رہی تھی اس کی ناراضگی کو سمجھ کر وہ ہلکا سا مسکرا دیا

گھر جا کر ناراض ہو جانا فی الحال ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔ وہ آہستہ سے اس کا بازو تھامنے لگا

ہاتھ مت لگانا مجھے پیچھے رکھو اپنا ہاتھ قاتل۔۔ تمہیں شرم نہیں آئی اپنی بہن کا قتل کرتے ہوئے

اور اس گندے ہاتھ سے مجھے چھوا تو خبردار جو میرے قریب بھی آئے میں جان سے مار ڈالوں گی تمہیں۔ وہ اچانک غراتے ہوئے بولی تھی اس کا انداز خداش کے لیے حیرت انگیز تھا

دیشم دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم وہ غصے سے بولا تھا کیونکہ باہر کچھ نرس اس کی آواز سن کر رک گئی تھیں

دماغ تو میرا اب ٹھیک ہوا ہے اور دیکھنا میں تمہیں بھی آزاد نہیں گھومنے دوں گی تم نے میری حرم کو مارا ہے نا اس کی سزا تمہیں ضرور ملے گی میں تمہیں جیل پہنچاؤں گی

یہ مت سوچنا کسی کا قتل کر کے آرام سے گھومتے رہو گے تم تمہیں پھانسی کا پھندے تک نہ پہنچایا تو میں بھی اس خاندان کی بیٹی نہیں۔ وہ غصے میں بولتے ہوئے یہ بھی بھول چکی تھی کہ وہ کس بارے میں اور کس کے سامنے بات کر رہی ہے

زبان کو لگام دو دیشم ورنہ میں بھی یہی پر کھڑے کھڑے ثابت کر دوں گا کہ میں بھی اسی خاندان کا بیٹا ہوں۔

وہ ایک ہی جھٹکے میں اس کا بازو پکڑتے ہوئے اسے کھڑا کر چکا تھا۔ شدید غصے کے عالم میں وہ یہ بھی بھول چکا تھا کہ وہ کس کنڈیشن میں ہے بس اس کا ہاتھ تھام کر گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے گیا۔

خداش میرا ہاتھ چھوڑیں مجھے نقاب کرنا ہے وہ غصے سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی تھی

میرے ہوتے ہوئے بھی کوئی تم پر نگاہ اٹھا کر دیکھے تو لعنت ہے میرے مرد ہونے پر اپنی بات مکمل کرتا وہ اسے اسی انداز میں گھسیٹتے ہوئے گاڑی کے سامنے لے گیا۔

جب کہ دیشم بھی اپنا مزید تماشہ نہ بنواتے ہوئے خود ہی گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کر اندر بیٹھ گئی تھی

ooooo

اسے گھر لانے کے بعد وہ چلا گیا تھا۔وہ کمرے تک بھی اسے چھوڑنے نہیں آیا تھا راستے میں اس نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔

وہ سارے راستے اپنا غصہ کنٹرول کرتے ہوئے آیا تھا۔

جبکہ دیشم اس بات پر آنسو بہاتی رہی کہ اس کی چھوٹی سی بہن اب اس دنیا میں نہیں رہی۔

اور اس بات سے زیادہ دیشم کو اس بات کا افسوس تھا کہ جس نے یہ حرکت کی تھی اسے اپنے کیے پر کوئی شرمندگی کوئی دکھ نہیں تھا۔

بلکہ وہ تو آزاد گھوم رہا تھا۔ایک معصوم کا قتل کرنے کے بعد بنا کسی طرح کے ڈر و خوف کے کیا اسے اس کا ضمیر ملامت تک نہیں کر رہا تھا۔

اور داداجان نے کیا اسے کچھ نہیں کہا تھا۔کیا ان کے لیے بھی یہ بات کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی کہ ان کی سب سے چھوٹی پوتی قتل ہو چکی ہے

اور اس کا قاتل ان کا لاڈلا پوتا ہے۔ کمرے میں آنے کے بعد وہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ حرم کی موت کو قبول کرنا اس کے لیے ناممکن تھا۔

صبر کرو دیشم ہم بھی تو صبر کر رہے ہیں نہ وہ ہماری بھی اپنی تھی ہماری بھی بہن تھی۔ ہمیں بھی اس کی موت کا افسوس ہے۔ لیکن تمہارے یا ہمارے آنسو اسے واپس تو نہیں لا سکتے ناں

حوصلہ رکھو جو کچھ ہوا بھول جاؤ۔ کیونکہ تمہارے یہاں سے جانے کے بعد داداجان نے حرم کا اس حویلی میں نام لینے سے بھی منع کر دیا ہے۔

داداجان نے کہا ہے کہ جس نے بھی حرم کا نام لیا وہ اس سے خود سے جڑا ہر رشتہ ختم کر لیں گے۔ اور کبھی مڑ کر اس کی شکل بھی نہیں دیکھیں گے۔ دیدم اس کے پاس کھڑی اسے بتا رہی تھی۔

وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ کیا یہ داداجان کے الفاظ تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ جو کچھ بھی ہوا ہے وہ داداجان کے حکم سے ہوا ہے۔

یعنی کہ اس سب میں داداجان بھی شامل ہیں انہیں بھی اپنی پوتی کی موت کا کوئی افسوس نہیں ہے۔

اس کے اندر ایک درد سا اٹھنے لگا۔ کیا اتنی بے مول تھی اس خاندان کی بیٹیوں کی جان۔۔

دیدم اور سامیہ اسے سمجھا سمجھا کر تھک گئیں تھی لیکن اس کے آنسو نہ رکے۔ وہ حرم کی موت کا سوگ منا رہی تھی

۔

اور کوئی شاید داداجان کے ڈر سے اس کا نام بھی نہ لے لیکن وہ خاموش نہیں رہ سکتی تھی۔اسے خداش کاظمی کو اس کے کیے کی سزا دلوانی تھی۔

اسے اس معصوم کو انصاف دلاناتھا۔جس کی زبان اس کم ظرف کو ویرو ویرو کہتے نہیں تھکتی تھی۔

وہ چپ نہیں بیٹھ سکتی تھی۔اس کی حرم ایسی نہ تھی کہ کسی کے ساتھ بھاگ جاتی۔وہ جوتی تک اپنی مرضی سے نہ لیتی تھی تو اپنی زندگی کا اتنا بڑا قدم کیسے اپنی مرضی سے اٹھا لیتی

ooooo

داداجان یہ سب کیا ہے۔وہ تھوڑی دیر پہلے ہی جاگا تھا۔کافی دیر وہ عمایہ کے روم میں آنے کا انتظار کرتا رہا۔

لیکن جب وہ نا آئی تو خود ہی فریش ہو کر نیچے آ گیا۔رات بھی وہ اس کے آنے سے پہلے ہی سو گئی تھی۔اس نے اسے جگایا نہیں تھا۔بلکہ اس کا نازک سا وجود اپنی بانہوں میں لے کر سو گیا۔

اور صبح اسے پاس نہ دیکھ کر اچھا خاصا بدمزا ہوا وہ اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا۔جواب ممکن نہ تھا اسی لیے نیچے چلا آیا

لیکن نیچے آنے کا بھی اسے کوئی خاص فائدہ نہ ہوا کیونکہ عمایہ تو اسے کہیں بھی نظر نہیں آئی لیکن داداجان کی تیاریاں دیکھ کر وہ حیران ضرور ہوا تھا۔اسی لیے سیدھا انہیں کے پاس آ گیا۔

تیاری ہو رہی تمہارے نکاح کی۔وہ بڑی خوشی سے بتا رہے تھے۔

اور کب ہے "نکاح" وہ پریشانی سے پوچھنے لگا۔

آج ہے نکاح آج جیسے ہی ریدم آجائے گی ہم فوراًاس کے ساتھ تمہارا نکاح کر دیں گے۔اب ہم تمہیں کوئی چھوٹ نہیں دیں گے۔زریام اب تم وہی کرو گے جو ہم کہیں گے.

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے داداجان لیکن یہ سب اتنی جلدی آپ نے نہیں کہا تھا

آپ تو کہہ رہے تھے کہ اس کے آنے کے بعد آپ یہ سب کچھ سوچیں گے پھر اچانک اتنا جلدی داداجان اس لڑکی کے بھی کچھ ارمان ہوں گے آپ اس کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں

وہ انہیں ان کی غلطی کا احساس دلاتے ہوئے بولا لیکن داداجان تو جیسے کچھ بھی سننے کو تیار ہی نہیں تھے وہ اس کی بات پر انکار کر چکے تھے

ہم اس سے اس کی رضامندی جان چکے ہیں۔۔،اسے تم سے نکاح پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور وہ وہی کرے گی جو ہم اسے کرنے کے لیے کہیں گے

تو اس حساب سے تم بھی اب کسی طرح کا انکار کرنے یا کوئی بہانہ بنانے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔۔اب جو ہم چاہیں گے وہی ہو گا ان کا انداز حتمی تھا

ٹھیک ہے داداجان مجھے کوئی اعتراض نہیں اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہ نکاح آج ہو تو ولیمہ بھی آج ہی ہو گا وہ انہیں کے انداز میں بولا

تم ہمارے سامنے شرط رکھ رہے ہو۔۔۔وہ غضبناک انداز میں بولے

اگر آپ شرط رکھ سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں۔۔۔؟

میں آپ کے کہنے پر نکاح کے لئے راضی ہوا ہوں تو آپ کو بھی میرے کہنے پر میری بات ماننی ہوگی

جس طرح آپ نکاح آج ہی کرنا چاہتے ہیں اسی طرح میں بھی یہ ولیمہ آج ہی کرنا چاہتا ہوں مجھے میری بیوی اور بچے کو عزت کی زندگی دینی ہے۔وہ بھی اپنے فیصلے پر ڈٹ چکا تھا

ٹھیک ہے ہمیں منظور ہے تمہارا ولیمہ بھی آج ہی ہوگا اور نکاح بھی آج ہی ہوگا دونوں رسم ایک ساتھ کی جائیگی

فیصل ہماری پہچان میں موجود ہر شخص کو آج شام ولیمے کی دعوت دے دو۔

کہہ دو کہ آج زریام شاہ کا ولیمہ ہے جو بہت دھوم دھام سے کیا جائے گا

وہ فیصلہ سناتے ہوئے اندر کی جانب قدم بڑھ چکے تھے جب کہ زریام نے فوراً ہی اپنے فون پر آنے والے میسج کو دیکھا تھا

"کام ہو گیا۔۔۔"بس اتنا سا میسج تھا لیکن زریام کو جیسے وہ میسج اندر تک پرسکون کر گیا تھا

ooooo

ریدم کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایک بند کمرے میں پایا۔وہ ایک انجان بیڈ پر ہوش و حواس کھوئے نہ جانے کتنی دیر سے پڑی ہوئی تھی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی

آگے پیچھے نظر دوڑاتے ہوئے اپنا دوپٹہ تلاش کیا جو اس کے بالکل پاس ہی پڑا تھا اس نے فوراً بیڈ پر پڑا دوپٹہ اوڑھتے ہوئے اس کمرے کو غور سے دیکھا تھا

اور پھر صبح کی باتیں یاد کرنے لگی وہ ڈرائیور کے ساتھ ہاسٹل سے نکلی تھی وہ ڈرائیور جس کو نانا جان نے بھیجا تھا

اسی نے اس کے ساتھ کچھ کیا تھا

ہاں اس نے آدھے راستے میں گاڑی روک دی تھی اس کی وجہ پوچھنے پر اس نے کہا تھا کہ گاڑی میں شاید پانی ختم ہو گیا ہے

وہ پانی لینے گیا اور جب واپس آیا وہ باہر کھڑی تھی اسی کے انتظار میں

لیکن اس نے گاڑی میں پانی ڈالنے کے بجائے اس کے منہ پر کچھ رکھا تھا جس کے بعد اسے اب ہوش آیا تھا

ہاں اسے یہاں وہی ڈرائیور لے کر آیا تھا کیا اس آدمی کو اس کے نانا جان نے بھیجا تھا یا وہ اغواء ہو چکی تھی لیکن اسے کون اغواء کر سکتا تھا

وہ بھی اتنے پلان بنا کر کوئی اسے یہاں تک کیوں لاتا کیا تھا یہ سب کچھ وہ جلدی سے دروازے کی طرف آئی اور زور زور سے دروازہ پیٹنے لگی

لیکن وہاں کوئی ہوتا تو اسے سنتا، وہاں تو شاید کسی انسان کا وجود ہی نہیں تھا وہ کتنی ہی دیر دروازہ پیٹتی رہی اسے کھولنے کی کوشش کرتی رہی لیکن دروازہ نہیں کھلا

اسے صحیح معنوں میں خوف آنے لگا تھا۔ کیا ہوا تھا اس کے ساتھ ؟ کون لایا تھا اسے یہاں پر ؟

وہ یہاں کیسے پہنچی تھی ؟ وہ آدمی یہاں اسے کس مقصد سے لایا تھا ؟ کتنے ہی سوال اس کے دماغ میں گردش کرنے لگے

اور جس چیز نے اسے اندر تک ڈرا دیا تھا وہ ڈر اپنے عزت کے برباد ہو جانے کا تھا اکیلی تنہا لڑکی جو نہ جانے یہاں کس مقصد سے لائی گئی تھی

کہیں نانا جان کے دشمنوں نے تو اس کے ساتھ ایسی کوئی حرکت نہیں کی تھی ہاں نانا جان اسے اپنے دشمنوں کے بارے میں بتاتے تھے وہ کہتے تھے کہ انہیں کانوں کان بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیے کہ ان کی نواسی زندہ ہے

اسی لئے تو وہ اسے خود سے دور رکھتے تھے اسے اپنے پاس اپنی حویلی میں نہیں رکھ رہے تھے

انہوں نے اسے سب سے چھپا کے رکھا تھا کیا یہ راز کھل چکا تھا کیا سب کو پتہ چل چکا تھا کہ وہ حویلی آ رہی ہے

یا اس سب کے پیچھے کوئی اور ہی تھا۔ لیکن کون۔۔۔۔؟ اس کے دماغ میں کئی سوال آ رہے تھے لیکن اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا

OOOOOO

یہ ڈریس پہنو تھوڑی دیر میں پالر والی لڑکی آ رہی ہے تمہیں تیار کرنے کے لئے جلدی سے تیار ہو جاؤ آج شام کو تمہارا ولیمہ ہے

چاچی کی خاص ملازمہ نے آ کر پھینکنے والے انداز میں اس کے ڈریس اس کے سامنے رکھتے ہوئے اسے خبر دی تھی وہ کیا کہہ رہی تھی اس پر یقین کرنا اس کے لیے ناممکن تھا

ایسا کیسے ہو سکتا تھا کیا اس خاندان کے لوگوں نے اسے بہو قبول کر لیا تھا۔ نہیں یہ تو ممکن ہی نہیں تھا تو پھر یہ سب کیا تھا یہ سب اس کی سوچ سمجھ سے بہت دور تھا

میرا منہ دیکھنا بند کرو جلدی سے یہ ڈریس پہنو تھوڑی دیر میں وہ پالر والی لڑکی آنے والی ہے۔بہت بڑی پارٹی ہے۔

اس علاقے کے بڑے بڑے لوگ اور سب جاگیر داروں کو مدعو کیا گیا ہے۔اسی لئے ایسے تیار ہونا کہ تم زریام شاہ کی بیوی لگو۔

اور ہاں مجھے یاد آیا بیگم صاحبہ نے کہا تھا کہ تمہیں یہ بات بھی بتادوں۔

کہ اپنے ولیمے کی خوشی میں زیادہ خوش ہو کر تمہیں ہواؤں میں اڑنے کی ضرورت نہیں ہے

یہ ولیمہ صرف اور صرف ذریام شاہ کی ضد پر ہو رہا ہے کیونکہ انہوں نے دادا جان کے سامنے دوسری شادی کیلئے پہلے اپنا ولیمہ شرطیہ رکھا ہے۔

کیونکہ وہ اپنے ہونے والے بچے کو عزت سے اس دنیا میں لانا چاہتے ہیں۔وہ نہیں چاہتے کہ کل کو ان کے بچے کو کسی طرح کے برے حالات کا سامنا کرنا پڑے

اور اسے مکمل بات بتا کر کمرے سے نکل گئی تھی

زریام کے دوسرے نکاح کی بات تو اسے کل شام کو ہی پتہ چل گئی تھی۔لیکن کیا زریام یہ نکاح عمایہ اور اس کے بچے کے لیے کر رہا تھا۔

آخر یہ شخص کس کس طرح اور کتنا اس کے دل میں اترنا چاہتا تھا۔اب تو سانسوں پر اس کا قبضہ تھا اور روح پر بھی اب تو اس کی ایک ایک دھڑکن اس کا نام پکارتی تھی۔عمایہ اور کتنا چاہے زریام شاہ کو کہ اس کے احسان اتر جائیں۔

وہ انہی سوچوں میں گم تھی جب اسے کمرے میں داخل ہوتے دیکھا۔

وہ بھاگتے ہوئے اس کے سینے سے جا لگی تھی۔

اب کیوں اتنی محبت جتا رہی ہو جب میں نے کہا تھا مت سونا تو سو گئی۔ وہ اس کے گرد اپنی بانہوں کا حصار تنگ ترین کرتے ہوئے اسے خود میں بھینچ لیا۔

وہ مجھے نیند آگئی تھی۔اس نے نرمی سے جواب دیا۔

جھوٹ مت بولا کرو عمایہ کہو دو ناراض تھی مجھ سے اس لیے میرا انتظار نہیں کیا وہ سختی سے بولا۔

سوری۔۔۔اس نے فوراً کان پکڑے تھے۔

زریام شاہ معاف نہیں کرتا سزا دیتا ہے۔وہ مزے سے بولا۔

تو میری سزا کیا ہے۔

رات کو بتاوں گا۔وہ سوچ کر بولا۔

آپ کا آج نکاح ہو گا۔۔۔؟وہ اس کے سینے میں منہ چھپائے بولی۔جب زریام نے اس کا چہرہ پنے ہاتھوں میں بھر کر سامنے کیا۔

زریام شاہ اپنی پہلی سانس سے لے کر آخری سانس تک تمہارا ہے۔صرف اور صرف عمایہ زریام شاہ کا۔کوئی نہیں آئے گا ہمارے بیچ نہ آج نہ کبھی آئندہ۔۔یہ وعدہ ہے میرا تم وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتا اس کے گالوں پر پھیلے نمکین موتیوں کو اپنے لبوں سے چننے لگا۔

اور عمایہ کو اس وعدے سے زیادہ یقین اور کسی پر نہیں تھا

زریام میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں۔بہت بہت بہت زیادہ وہ اس کے سینے سے لگی اپنے جذبات کا اظہار کر رہی تھی۔وہ دلکشی سے مسکرایا۔

جانم رات کو کرنا یہ اظہارِ محبت میں تفصیل سے جواب دوں گا۔وہ شرارتی سے انداز میں بولا تو عمایہ شرما کر نگاہیں جھکا گئی۔

ooooo

سب کچھ ہو چکا تھا مہمان آنا شروع ہو چکے تھے اور مہمانوں کے ساتھ ہی داداجان کی ٹینشن میں اضافہ ہونا شروع ہو گیا۔

اب تک ریدم کیوں نہیں حویلی پہنچی تھی وہ ڈرائیور کو ہزار بار فون کر چکے تھے لیکن ڈرائیور فون ہی نہیں اٹھا رہا تھا

کیا ہوا داداجان آپ ٹھیک تو ہیں۔خیریت تو ہے آپ اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہیں۔زریام ان کے پاس آکر پوچھنے لگا۔

زریام ریدم کو تو اب تک یہاں پہنچ جانا چاہیے تھا۔

لیکن وہ نہیں پہنچی اور کم بخت ڈرائیور بھی فون نہیں اٹھا رہا۔وہ اسے بتانے لگے۔

آپ پریشان مت ہوں میں ڈرائیور کو کر فون کرتا ہوں آپ اندر مہمانوں کے پاس چلیں لوگ باتیں بنا رہے ہیں۔

وہ ان سے کہہ کر فون لیے باہر نکل گیا جبکہ داداجان اندر مہمانوں کے پاس آ گئے۔

ڈرائیور کو فون نہیں لگ رہا تھا۔جبکہ لوگ اب ان کی بہو کا باقاعدہ تعارف چاہتے تھے عمایہ کو لا کر اسٹیج پر بٹھایا گیا۔

جب زریام نے بہت احترام سے اس کے والدین کو لا کر اس کے ساتھ بٹھایا۔اپنے والدین کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے لیکن زریام کی مسکراتی نگاہوں نے اسے سختی سے نہ رونے کی تاکید کی تھی۔

بابا جان آپ کی لاڈلی تو پہنچی نہیں ابھی تک لیکن لوگوں کو باتیں کرنے کا بہانہ مل گیا ہے۔

عمایہ کب سے بیٹھی ہے اسٹیج پر لوگ بھی اب طرح طرح کے سوال کر رہے ہیں پلیز یہ قصہ تمام کریں۔

فیصل صاحب ان کے پاس آ کر بولے۔تو دادا جان بھی اس فنکشن کو ختم کرنے کی نیت سے اٹھے۔

اب ان کے پاس کوئی راستہ نا تھا۔

اگر وہ عمایہ کو بہو تسلیم کر کے متعارف نہ کرواتے تو ان کی بدنامی ہوتی۔جبکہ جس مقصد کے لیے یہ سب کروایا تھا وہ تو پورا ہو ہی نہ سکا۔

ریدم اب تک نہ پہنچی تھی جس کے لیے وہ اب مزید پریشان ہو گئے تھے۔

وہ اسٹیج پر آ کر مائک تھامتے ہوئے زریام کو اور عمایہ کو اپنے پاس بلا چکے تھے۔نجانے کون سے دل سے انہوں نے عمایہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی بہو کے روپ مھں سب سے متعارف کروایا تھا۔

زریام تو خوشی سے ان سے لپٹ گیا تھا۔اور پھر فنکشن ختم ہوتے ہی پہلا مسیج اس نے اس خاص انسان کو کیا تھا جس کی وجہ سے یہ سب ممکن ہوا تھا۔

شکریہ دوست۔۔۔۔۔۔"

ooooo

اسے یہاں قید ہوئے تقریبا 2 سے 3 گھنٹے ہو چکے تھے جب اسے ایسا محسوس ہوا جیسے باہر کوئی ہے ایک پل کے لئے خوف اس کے پورے جسم میں سنسنی سی دوڑا گیا

لیکن وہ ہمت ہار کر بیٹھ جانے والوں میں سے نہیں بلکہ مقابلہ کرنے والوں میں سے تھی وہ فوراً ہی اٹھ کر سائیڈ ٹیبل پر پڑا واس اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے تھام چکی تھی اور پھر دروازے کے پاس گئی

دروازہ کھول کر اندر آنے والا کوئی بھی شخص اس کے ہاتھ میں موجود واس کا شکار ہونے والا تھا۔

اور اسے اس بات کا ہر گز کوئی افسوس نہیں تھا وہ جو کوئی بھی ہو گا اسی چیز کو ڈیزرو کرتا تھا

اس نے دروازے کے ہینڈل کو گھومتے ہوئے دیکھا اور پھر اچانک دروازہ کھلا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا ہاتھ زوردار طریقے سے گھماتے ہوئے اس کے منہ پر مارنا چاہا ہی تھا کہ سامنے والے نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے قید کر لیا لیکن پھر بھی اس نے ہمت نہ ہاری بلکہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے اسے دھکا دینے لگی۔

سامنے کھڑا مضبوط شخص بھی اس کے دھکے دینے کی وجہ سے ذرا سا لڑکھڑانے لگا تھا۔ یا شاید اس نے اپنے آپ کو ضرورت سے زیادہ ہی ڈھیلا چھوڑ رکھا تھا

ریلیکس گڑیا ریلیکس میری بات تو سنو یار تم تو جان ہی نکال دو گی وہ اس کے دونوں بازو پکڑے اسے لڑنے سے روکنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ اس کی سن کہاں رہی تھی۔وہ تو بس اس کا کچو مر نکالنے کی تیاریوں میں لگی ہوئی تھی

کون ہو تم میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گی تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے اغواء کرنے کی مجھے جانتے نہیں ہو تم اگر میں نے تمہیں تمہاری نانی نہ یاد کروادیں تو میرا نام بھی ریدم۔۔۔۔۔۔

وہ بھرپور لڑتے ہوئے بولی جب اچانک ہی سامنے والے نے اپنے ہاتھ اس کے بازو پر تنگ کر دیئے اس سے ہلنا تک مشکل ہو گیا ایسا لگا جیسے ہاتھوں کی نسیں اس کے مضبوط ہاتھوں میں قید ہو کر رہ گئی ہوں وہ ہل تک نہیں پا رہی تھی

ریدم ساگر کاظمی نہیں۔۔۔۔اس نے دلکشی سے مسکراتے ہوئے اس کا فقرہ مکمل کرنے کی کوشش کی تھی جبکہ اس کے چہرے کی حیرانگی دیکھ کر اس کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ کی دلکشی میں اضافہ ہوا تھا

جب کہ وہ ہونقوں کی طرح اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی یہ کس کا نام جڑا تھا۔یہ سامنے کھڑا پرکشش آدمی اس کے نام کے ساتھ کیا بول رہا تھا

اگر ہم آرام سے بیٹھ کر بات کریں تو میرا خیال ہے تمہاری آنکھوں میں موجود ہر سوال کا جواب میں آسانی سے دے سکوں گا وہ اس کے ہاتھوں کو چھوڑتے ہوئے بولا تو وہ ذرا سا پیچھے ہٹ گئی کہ وہ پر سکون سا بیڈ کی طرف قدم بڑھاتا آرام سے اس پر بیٹھ گیا تھا۔

پہلے اپنا نام بتاو۔۔۔۔وہ۔بضد تھی۔

نام تو میرا اسید خداش کاظمی ہے لیکن تم مجھے بھیا بھائی یا حرم کی طرح ویرو کہہ سکتی ہو۔وہ اب بھی مسکرا رہا تھا

ooooo

ہمارے گاؤں میں گھر سے بھاگنے والی لڑکی کی ایک ہی سزا ہے۔کہ اسے اور اسے گمراہ کرنے والے کو سزائے موت دے دی جائے تاکہ آئندہ کوئی ایسی غلطی کرنے کے بارے میں نہ سوچے۔ماجد حسین حکمیہ انداز میں بول رہے تھے۔

شاہ صاحب مجھ پر ظلم نہ کریں یہ ظلم نہ کریں شاہ صاحب میں مر جاؤں گی۔ہم نے نکاح کیا ہے شاہ جی ہم نے نکاح کیا ہے ہم پاکیزہ بندھن میں باندھے ہوئے ہیں۔

ہم اس نکاح کو نہیں مانتے جو تم نے گھر سے بھاگ کر اپنے والد کی موجودگی کے بغیر کیا ہے وہ غرائے تھے

یہ ظلم ہے شاہ جی ہمیں بخش دیں ہم سے غلطی ہو گئی وہ لڑکی چلا رہی تھی جب کہ وہاں موجود کوئی بھی شخص اس پر رحم نہیں کر رہا تھا

یہ پیار محبت چاہت یہاں کے لوگوں کے اصول نہیں تھے یہاں پر تو صرف دہشت تھی۔

افشین جالی دار پردے کے پیچھے کھڑی اس لڑکی کی آہ و پکار سن رہی تھی۔جبکہ اس کا دل خوف سے کانپ رہا تھا کیا اتنا بے رحم تھا یہ معاشرہ کہ نکاح کے بندھن میں بندھے دو محبت کرنے والوں کو جدا کر رہا تھا

اُس لڑکی کے والدین اسے معاف کر کے اپنے شوہر کے ساتھ واپس آنے کا پیغام دے چکے تھے ان لوگوں کو اپنی بیٹی واپس چاہیے تھی۔لیکن لڑکی کے چاچا تایا نے اس بات کو جرگے میں پہنچا دیا۔

Urdu Novels Ghar

اوراب اس بات کا فیصلہ ماجد شاہ کے ہاتھ میں تھااور قربان کاظمی اس چیز کے خلاف کھڑے تھے۔کیونکہ جس لڑکے کے ساتھ یہ لڑکی گھر سے بھاگی تھی وہ ان کا ڈرائیور تھا۔

اور ویسے بھی ماجد حسین کے خلاف جانے کو وہ ہمیشہ تیار رہتے تھے۔یہ الگ بات ہے کہ جرگے کے فیصلے ماننا ان کی مجبوری تھی

یہ لڑکی ہمارے اصولوں کے خلاف گئی ہے اور ہمارے اصولوں کے خلاف جانے والے کا وہی انجام ہو گا جواب تک ہوتا آیا ہے۔

گھر سے بھاگنے والی لڑکی کا بس ایک ہی انجام ہے کہ اسے کاری کر دیا جائے

اور ہم اسے کاری کرتے ہیں فیصلہ ہو چکا تھا اور فیصلہ ہوتے ہی وہاں موجود ہزاروں لوگوں نے ہاتھوں میں پکڑے پتھر اس پر برسانے شروع کر دیے۔افیشن کو اس لڑکی کی چیخیوں کی آواز واضح سنائی دے رہی تھی اور اپنی محبت کا انجام بھی اس کے سامنے ہی تھا

یہاں پر کوئی نہیں تھا جو اس پر رحم کھاتا اس کے آنسو دیکھتا اس کی تکلیف دیکھتا اس کا بہتا ہوا خون دیکھتا اگر کسی کو نظر آرہا تھا تو صرف اور صرف شاہ صاحب کا حکم جو کہ سنادیا گیا تھا۔

یہ لڑکی محبت کی سزا کاٹ رہی تھی اس سے پہلے اس کے محبوب شوہر کو بھی آگ لگا کر قتل کر دیا گیا تھا یہ وہ لوگ تھے جن کی لاش کو دفنانا تک یہ لوگ اپنی توہین سمجھتے تھے۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کے اصولوں کے خلاف جانے والوں کو مسلمان نہیں کہتے تھے ان پر قبر حرام کر دیتے تھے

اور اس معصوم سی لڑکی کا قصور صرف اتنا تھا کہ اس نے اپنی زندگی جینے کی خواہش کی تھی اس نے اپنی محبت کے لیے ایک قدم اٹھایا تھا اور یہ اس کا آخری قدم ثابت ہوا تھا۔

کیا ایسا ہی انجام افیشن اور ساگر کی محبت کا ہونے والا تھا اس کا دل لرز رہا تھا اور اگلے ہی لمحے وہ وہاں سے بھاگ گئی تھی وہاں موجود عورتوں نے حیرت سے اسے جاتے دیکھا تھا لیکن اس کے آنسو سوائے اس کی ماں کے اور کوئی نہ دیکھ پایا۔اور ان آنسوؤں کی وجہ بھی اس کی ماں کے علاوہ اور کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا

ooooo

بابا جان اب تک ریدم کا کوئی اتا پتا نہیں ہے پتا نہیں یہ لڑکی کس طرح نکل گئی ہے میرا مطلب ہے ڈرائیور اسے کس طرف لے گیا ہے۔

فیصل صاحب ان کے پاس آتے ہوئے کہنے لگے جب سے انہیں پتہ چلا تھا کہ ان کی مرحومہ بہن کی بیٹی زندہ ہے وہ تو جیسے صدمے میں ہی چلے گئے تھے

انہیں اس بات کی کوئی خوشی نہیں ہوئی تھی یہ تو ان کے چہرے سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔

زریام اور شائزم گئے ہوئے ہیں پتا کرنے کے لیے یقیناً اچھی خبر لے کے آئیں گے ان شاءاللہ وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے تھے جبکہ باقی تو کسی کو اس کی پرواہ ہی نہیں تھی چاچی اور تانیہ تو اپنے اپنے کمرے میں چلی گئی تھیں۔

جبکہ وہ اپنی میڈیسن لینے کے بعد اب آرام کر رہی تھی۔ ویسے پر جنت بھی آئی تھی لیکن صبح سویرے ہانی کو سکول جانا تھا کل اس کا پیپر تھا تو جانا بہت ضروری ہو گیا تھا اسی لیے وہ واپسی کا سفر بھی شروع کر چکی تھی جب کہ زریام کے دوسرے نکاح کی تو اسے بھنک بھی نہ لگی تھی

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھولے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

جانے سے پہلے عمایہ کے کان میں زریام سرگوشی کرکے گیا تھا کہ جب تک میں نہ آجاوں تب تک سونے کی غلطی ہرگزمت کرنا اس کے حکم کے بغیر سونے کے بارے میں تو وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی اسی لئے کمرے میں ہی بیٹھی اس کے انتظار میں ایک ایک پل گن رہی تھی

گھر میں اتنی بری سچویشن تھی اور وہ اسے اسی طرح سراپا حسن بنے اپنے انتظار میں بٹھا کر گیا تھا

اور ابھی تک اس کی واپسی کے کہیں کوئی امکانات نظر نہیں آرہے تھے داداجان بہت پریشان تھے ان کی پریشانی میں نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے بیٹے فیصل اور واجد صاحب ان کے ساتھ ہی بیٹھے تھے۔

ooooooo

نہیں سا گر اس محبت کا کوئی انجام نہیں ہے مجھے اپنا کل اپنی آنکھوں کے سامنے نظر آرہا ہے کیا آپ نہیں جانتے کہ کل جرگے میں کیا ہوا اس لڑکی کو اس کے شوہر کے ساتھ قتل کردیا گیا

یہ انعام ملا ہے اسے اس کی سچی محبت کا ان دونوں نے نکاح کیا تھا ایک دوسرے سے پاکیزہ رشتہ قائم کیا تھا اس کے والدین ماں باپ نے اسے معاف کردیا لیکن اس گاؤں کے سخت قانون نے انہیں معاف نہ کیا

ہمیں بھی معاف نہیں کیا جائے گا ہمارا ابھی وہی انجام ہو گا بہتر ہے کہ ۔۔۔۔

جدائی کی بات بھی مت کرنا افشین ورنہ موت سے پہلے موت آ ئے گی۔ وہ اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی بول اٹھا تھا

تو آپ کیا چاہتے ہیں بتائیں مجھے اس چیز کا کوئی حل نہیں ہے ہمارے ماں باپ ہماری شادی کے لیے کبھی راضی نہیں ہوں گے اور ہمارا ابھی وہی انجام ہو گا جو کل اس جرگے میں اس لڑکی کا ہوا ہے

زیادہ زیادہ کیا ہو گا تمہیں کاری کر دیا جائے گا یا مجھے آگ لگا کر قتل دیا جائے گا لیکن ہم اپنی محبت تو نبھا پائیں گے نہ

کیا تم میری محبت میں مر نہیں سکتی۔۔۔۔؟

وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جیسے اس کی محبت کا امتحان لینے پر آیا تھا۔

آپ کے ساتھ جینا چاہتی ہوں اگر میرے نصیب میں آپ کے ساتھ مرنا لکھا ہے تو میں مرنے کو بھی تیار ہوں لیکن اپنے والدین کی نافرمانی کیسے کروں۔۔۔۔؟

بے شک محبت میں ہر حد سے گزر جانا ہی محبت کہلاتا ہے لیکن جو مجھے آج تک میرے والدین نے دی ہے وہ بھی تو محبت ہے ناں۔۔۔۔؟

میں اس محبت کو ٹھکرا کر اس محبت کے ساتھ کیسے آؤں وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے بولی

میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا افشین اب فیصلہ تمہیں کرنا ہے کہ تم نے کیا کرنا ہے میں تمہارے ایک اشارے کا منتظر ہوں جس دن کہو گی تمہیں یہاں سے بہت دور لے جاؤں گا

ممکن ہے کہ ہم کبھی ان لوگوں کو ملے ہی نہیں اور ممکن ہے کہ دس بیس سال کے بعد ہم اپنے اپنوں کے پاس لوٹ کر آئیں تو ان کے دل نرم پر جائیں

ممکن ہے کہ آگے جا کر یہ دقیانوسی رسم ورواج ختم ہو جائیں

امید پر دنیا قائم ہے کیا تم ایک امید کے ساتھ میرے ساتھ نہیں آسکتی۔اس کے ہزاروں دلائل پر اس نے بس ایک سوال کیا تھا۔جس کا جواب وہ نہیں دے پارہی تھی

oooooo

وہ اس کے ساتھ اس کے گھر میں قدم رکھ چکی تھی۔وہ اس کے کہنے پر یہاں اس کے ساتھ کیوں آگئی تھی وہ نہیں جانتی تھی۔لیکن وہ اس گھر میں کبھی بھی قدم نہیں رکھنا چاہتی تھی۔

لیکن اسے بہت کچھ جاننا تھا بہت کچھ سمجھنا تھا۔اس نے کہا تھا کہ تمہارا گھر یہ ہے وہ نہیں جہاں تمہیں لے جایا جارہا تھا ۔

اس لیے بہتر ہے کہ تم وہاں رہو جہاں تمہارا حق ہے۔وہ کہاں سے کہاں آگئی تھی یہاں آتے ہوئے اس کے دل میں کوئی ایک پل کے لیے بھی کوئی خوشگوار احساس نہ آیا۔

اپنے ماں باپ کے قاتلوں کے لیے اس کے دل میں بھلا کون سی گنجائش نکلتی ہاں اسے پتہ چل چکا تھا کہ نانا جان جن دشمنوں کی بات کرتے تھے یہ وہی دشمن لوگ تھے جن کے گھر میں وہ اس وقت اپنے قدم رکھ چکی تھی۔

وہ صرف چھ برس کی تھی لیکن وہ بھولی کچھ بھی نہیں تھی۔اپنے ماں باپ کے قاتلوں کے چہرے تو آج بھی اسے ہر رات خواب میں نظر آتے تھے۔

اور اب وہ ہر چہرہ بے نقاب کرنے آئی تھی

آؤ ریدم یہ ہے تمہارا گھر تمہارا اصل مقام تم اس گھر کی بیٹی ہو تم کاظمی خاندان کی بیٹی ہو وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے گھر کے بیچوں بیچ لے آیا تھا۔

جب کہ اس کی آواز سن کر دادا جان بنا اپنی حالت کی پرواہ کیے تیز تیز قدموں سے باہر نکلے تھے۔

خداش۔۔۔۔۔۔وہ۔بس اتنا ہی کہہ سکے۔

دادا جان دیکھیں لے آیا میں آپ کی پوتی کو۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے انہیں بتانے لگا جب کہ ہشام احمر کاظمی کی طرح ریدم ساگر کاظمی کی نگاہوں میں بھی اپنے لئے بے پناہ نفرت دیکھ کر ان کے قدم وہیں رک گئے۔

oooooo

یہ تم کیا کہہ رہی ہو بیگم ایسا ممکن ہی نہیں ہے میری بیٹی کبھی مجھے شرمندہ نہیں کر سکتی

میری بیٹی ایسا سوچ بھی نہیں سکتی تم نے اس کے منہ سے یہ سب کچھ سنا ہے کہ میرے سامنے بکواس کر رہی ہو۔۔۔۔؟

وہ اپنی بیگم کے سامنے کھڑے ان ہی کے خلاف ہو گئے تھے اپنی بیٹی کے بارے میں یہ الفاظ انہیں ہر گز پسند نہ آئے تھے

میں نے کسی کے منہ سے نہیں شاہ صاحب بلکہ آپ کی اپنی بیٹی کے منہ سے سنا ہے اس نے خود مجھے بتایا ہے کہ وہ قربان کاظمی کے بیٹے سے محبت کر بیٹھی ہے

اتنا ہی نہیں بلکہ وہ اس کی یونیورسٹی میں اس کے ساتھ پڑھتا ہے اور وہ بھی اس محبت کا اتنا ہی دعویدار ہے جتنی کے ہماری بیٹی "اس نے ہماری بیٹی کو پوری طرح اپنے قابو میں کر لیا ہے۔وہ کہتی ہے کہ وہ اس کے لئے کسی بھی حد کو پار کر جائے گا اور مجھ سے ضد کر رہی ہے کہ میں یہ بات آپ کے سامنے کروں

جب کہ میں اسے صاف الفاظ میں بتا چکی ہوں کہ ایسا ممکن نہیں ہے تمہاری شادی وہیں ہو گی جہاں تمہارے بابا نے طے کر رکھا ہے

اس لیے بہتر ہے کہ اپنے دماغ سے یہ ساری الٹی سیدھی سوچیں نکال دو لیکن اس پر تو جیسے محبت کا بت سوار ہے اس لڑکے نے ہماری بیٹی کا دماغ خراب کر لیا ہے بہتر ہے کہ آپ جلد سے جلد کوئی فیصلہ کریں۔

اماں افشین کے سامنے بھی اس بات کو صاف لفظوں میں کہہ چکی تھیں کہ جیسے وہ چاہتی ہے ویسے کبھی بھی ممکن نہیں ہے لیکن پھر بھی وہ اس کے بابا سے ایک بات ضرور کریں گی جس کا نتیجہ وہ پہلے ہی جانتی ہے۔۔۔"اسی لیے کسی اچھے کی امید لگا کر نہ بیٹھے

اور ویسا ہی ہوا تھا جیسا انہوں نے کہا تھا وہ خود بھی کاظمی خاندان سے تعلق رکھنے کے حق میں ہر گز نہیں تھی اسی لیے اپنے شوہر کے کان میں یہ بات ڈالتے ہوئے انہوں نے ایک مضبوط مشورہ بھی دے دیا تھا جو ماجد صاحب کو کافی پسند آ رہا تھا

تم ٹھیک کہتی ہو بیگم مجھے جلد سے جلد اس مسئلے کا حل نکالنا پڑے گا کاظمی خاندان کے لوگوں نے اب یہ حربہ آزمایا ہے مجھے نیچا دکھانے کا لیکن ایسا کبھی ممکن نہیں ہو گا میری بیٹی وہی کرے گی جو میں چاہتا ہوں میں جانتا ہوں وہ بھی میرے فیصلے کے خلاف نہیں جائے گی

میں آج ہی اس کے رشتے کی بات چلاتا ہوں۔ویسے بھی زرینہ (ماجد حسین کی بہن) کافی بار اس بارے میں بات کر چکی ہے کہ اب افشین بڑی ہو گئی ہے تو اس کی شادی کے بارے میں سوچا جائے میرے خیال میں اب ان کو کوئی معقول جواب دے دینا چاہیے۔وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولے تھے

ooooooo

کیسے ہو۔ماجد شاہ۔۔۔۔اپنے فون پر آنے والے قربان کاظمی کے نام کو دیکھ کر وہ چاہ کر بھی نظر انداز نہ کر سکے

کام کی بات کرو قربان کاظمی کیوں فون کیا ہے تم نے مجھے ؟ وہ بے حد خطرناک تیور لئے بولے

ہاں صحیح کہتے ہو تم تمہارا وقت بہت قیمتی ہے لیکن اپنے قیمتی وقت میں سے تھوڑا سا وقت نکال کر یہ بات سن لو جو تمھارے لیے کافی فائدہ مند ثابت ہو گی ان کا لہجہ مسکراتا ہوا تھا لیکن ان کا انداز سامنے والے کو کسی انہونی کا احساس دلا گیا تھا

کہو کیا کہنا چاہتے ہو تم۔۔وہ خود کو ان کی بات کہنے کو تیار کر چکے تھے

ہماری پوتی کو بہت سالوں تم نے ہم سے چھپا کر رکھا لیکن آج وہ ہمارے پاس ہماری حویلی میں بالکل محفوظ ہے تمہیں اس کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس کے اپنے اس کا خیال بہت اچھے طریقے سے رکھ لیں گے۔ وہ ان کی سماعتوں پر جیسے بم پھوڑ گئے تھے

یہ ممکن نہیں ہے تم ایسا نہیں کر سکتے قربان کاظمی تمہاری ہمت کیسے ہوئی اگر میری نواسی کو اک ذرا سی تکلیف بھی ہوئی میں تمہاری حویلی کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا وہ غصے سے آپے سے باہر ہونے لگے تھے۔

جبھی زریام اور شائزم واپس لوٹے لیکن دادا جان کو اس قدر غصے میں دیکھ کر ان کے پاس آ چکے تھے وہ ان کے غصے کی وجہ کو سمجھ چکے تھے۔

جب کہ غصے سے فون بند کرتے ہوئے وہ پریشان سے اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے

کیا ہوا دادا جان آپ ٹھیک تو ہیں نا سب ٹھیک تو ہے نا کیوں فون کیا تھا قربان کاظمی نے۔۔۔؟ وہ ان کے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگے

یہ بتانے کے لئے کہ اس نے ہماری نواسی کو ہم سے چھین لیا ہے۔ ہمیشہ کے لئے کاظمی حویلی میں لے گئے ہیں۔ وہ ہارے ہوئے لہجے میں گویا ہوئے تو زریام نے زمین پر نگاہیں جھکا کر اپنی مسکراہٹ کو چھپا لیا اس کی مسکراہٹ شائزم سے چھپی نہ رہ سکی لیکن وہ وجہ پوچھے بنا فی الحال دادا جان کو دلاسہ دینے لگا۔

٥٥٥٥٥٫٥

نہیں امی جان یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔؟

میں ایسا نہیں سوچ سکتی میں آپ کو بابا جان کے سامنے ساگر کاظمی کے بارے میں بات کرنے کے لئے کہہ رہی ہوں اور آپ کسی اور کا رشتہ لے آئی ہیں

امی جان میں اس سے محبت کرتی ہوں میں اس کے علاوہ اور کسی سے شادی کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی خدا کے لیے مجھ سے میری محبت نہ چھینیں میں اس شخص کے بنا نہیں رہ سکتی۔وہ اپنی ماں کے سامنے کھڑی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

افشین میری بچی تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟

۔میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو یہ ممکن نہیں ہے تمہاری شادی اس شخص کے ساتھ کسی کی قیمت پر نہیں ہو سکتی اور تمہیں اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرنی ہو گی

یہ ہماری خاندان کی عزت کا سوال ہے اگر ہم تمہیں خاندان سے باہر بھی کہیں پر دینے کے بارے میں سوچیں تو بھی وہ کاظمی خاندان ہر گز نہیں ہو گا

تمہارا رشتہ بچپن سے ہی تمہاری پھوپھو کے بیٹے کے ساتھ طے ہے اور تمہارے بابا تمہاری شادی ہر قیمت پر وہیں پر ہی کریں گے۔اس لیے بہتر ہے کہ تم بھی اپنے آپ کو اس چیز کے لیے تیار کر لو

وہ اسے کوئی امید نہیں دے رہی تھیں وہ اسے سچ کا سامنا کرنے کے لئے تیار کر رہی تھیں

یہ کوئی نئی بات تو نہ تھی یہاں تو ایسا ہی ہوتا آیا تھا اور آگے بھی ایسا ہی ہونا تھا اس خاندان کی ہر لڑکی کی شادی اس خاندان کے مردوں نے اپنی مرضی سے کی تھی

تو ایسا کیسے ممکن تھا کہ افشین کو اس کی مرضی کرنے دی جاتی وہ بھی اسی خاندان کی لڑکی تھی اور اسے بھی یہی کرنا تھا جو اس سے پہلے سب کر چکی تھیں۔

آپ لوگ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں امی جان میں اس سے محبت کرتی ہوں میں کیسے کسی اور سے۔۔۔۔

ایسا ہی ہوتا آیا ہے اور ایسا ہی ہوگا تم کوئی آسمان سے نہیں اتری اگر تمہارے باپ نے تمہیں محبت سے پالا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم اس کی نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھاؤ گی سارے خاندان کے خلاف جا کر اس نے تمہیں تعلیم دلوائی ہے کم از کم اس چیز کی تو لاج رکھ لو۔

تم جانتی ہو تمہاری تعلیم کے حق میں کوئی بھی نہیں تھا تمہارا باپ اکیلا لڑا ہے اپنے بیٹوں تک کے خلاف ہو گیا تھا صرف تمہاری پڑھائی کی خاطر تمہیں تعلیم دلوانے کے خاطر اس نے بہت باتیں سنیں ہیں

ہر کوئی ان کے خلاف ہو گیا تھا۔ لیکن وہ پیچھے نہ ہٹے کیوں کہ تمہاری تعلیم تمہارا خواب تھا۔ اور تمہارے خوابوں کو پورا کرنے کے لیے تمہارے باپ نے اپنا حق ادا کیا ہے اب تمہیں اپنا بیٹی ہونے کا حق ادا کرنا ہوگا تمہیں وہی کرنا ہوگا جو ان کا حکم ہے تم انکار نہیں کر سکتی

اماں جان اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی تھیں

اماں جان بابامیری ہر بات مانتے آئے ہیں ان سے کہیں میری آخری بات مان لیں صرف ایک بار۔۔۔صرف ایک بار وہ ساگر سے مل لیں میں جانتی ہوں وہ ان سے مل کر مطمئن ہو جائیں گے۔

وہ اپنی ماں کے پیر پکڑنے کو تیار تھی لیکن اس کی ماں تو بس اس کے باپ کا حکم سنا کر جاچکی تھیں۔اور جاتے جاتے اسے یہ بھی بتا چکی تھیں کہ اب اسے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے بلکہ اس ہفتے کے اندر اندر ہی اس کا نکاح ہو گا۔

ooooo

خداش رات کو کمرے میں آیا تو اسے دوائیوں کے زیر اثر گہری نیند میں سوتے ہوئے پایا

وہ بھی فریش ہو کر اس کے ساتھ ہی آکر لیٹ گیا تھا ابھی ان کی شادی کو دن ہی کتنے ہوئے تھے کہ ان کے درمیان اتنی دوریاں آگئی تھی۔شادی کے اولین دنوں کی بے تابی کہیں دل میں دبی رہ گئی تھی

مشکل سے ہی سہی لیکن وہ اپنے اور اس کے درمیان پیدا ہوا بچپن سے لے کر جوانی تک کا فاصلہ طے کر چکا تھا وہ اس کے دل کے دروازے پر دستک تو دے چکا تھا لیکن اندر قدم رکھنے سے پہلے ہی سب کچھ بدل گیا تھا

کتنا چاہتا تھا وہ اسے کتنی محبت کرتا تھا وہ اس سے اگر یہ مغرور لڑکی جان جاتی تو کبھی اس کی محبت پر سوال نہیں اٹھاتی۔بچپن سے لے کر اب تک اس نے اپنے دل کے دروازے صرف اسی کے لئے تو کھول رکھے تھے۔کسی اور کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنا بھی اس کے لیے اپنی محبت سے بے وفائی تھی

وہی تو تھی جسے وہ آج سے نہیں بلکہ کئی سالوں سے اپنے دل کی ملکہ بنائے بیٹھا تھا اور اس انجان کو خبر تک نہیں تھی کہ وہ کسی کے دل پر حکومت کرتی ہے۔

حرم کو لے کر جس طرح وہ جذباتی ہوئی تھی یہ اس کے لئے کوئی حیران کن بات نہیں تھی وہ شروع سے ہی حرم کو لے کر کافی زیادہ ٹچی تھی۔

اور وہ اسے سب کچھ بتا بھی دینا چاہتا تھا لیکن داداجان نے اسے قسم دے رکھی تھی۔انہوں نے فی الحال یہ بات کسی سے بھی کہنے سے منع کر دیا تھا وہ نہیں چاہتے تھے کہ دیشم کے ذریعے ہی سہی گھر میں یہ بات کسی کو پتہ چلے۔وہ تو اسے اماں جان کو بھی بتانے سے منع کر چکے تھے لیکن وہ اپنی ماں پر یہ ستم نہیں کر سکا تھا

وہ اس کی طرف کروٹ لیے اس کے حسین چہرے کو دیکھنے لگا تھا۔اس کی ناک میں چمکتا ہیرا بری طرح اس کا چین و قرار لوٹ گیا تھا۔جسے چھونے کی خواہش اس کے دل میں مچل اٹھی تھی۔

اپنے تمام تر جذبات پر لگام ڈالتے ہوئے بھی وہ پیچھے نہ ہٹ سکا۔اس کی ناک میں چمکتے موتی کو چومتے ہوئے وہ اس کے ہونٹوں کے قریب آیا ہی تھا وہ ان نازک گداز لبوں پر اپنی محبت کی مہر ثابت کرنے کو بے قرار تھا

لیکن اس کی اس خواہش کو پورا کرنے کی بجائے وہ اس کی گرم سانسوں کی تپش محسوس کرتے ہوئے کروٹ بدل گئی

۔

اور خداش کاظمی اس کی اس گستاخی کو غصے سے دیکھتا رہ گیا۔

یہ تم نے اچھا نہیں کیا دیشم خداش کاظمی اس کی سزا تمہیں ضرور ملے گی میری معصوم سی خواہش کا گلا گھونٹ کر کون سی خوشی حاصل کر لی تم نے وہ اس کے گھنے آبشار بالوں کو دیکھتا ہوا سرد لہجے میں بولا اور تیزی سے اپنی سگریٹ کی ڈبی اٹھاتا کمبل پھینکنے والے انداز میں بالکنی کی طرف آ گیا تھا

اس کی آنکھوں کی لرزش سے یہ تو جان ہی چکا تھا کہ وہ جاگ رہی تھی۔وہ اپنی یہ خواہش زبردستی بھی پوری کر سکتا تھا لیکن اس لڑکی کا غرور وہ توڑنا نہیں چاہتا تھا۔ہاں یہ سچ تھا اس کی ہر ادا کے ساتھ اس کا یہ مغرورانہ انداز بھی خداش کاظمی کے دل پر قیامت بن کر اترتا تھا۔

ooooo

پچھلے ایک ہفتے سے افشین یونیورسٹی نہیں آرہی تھی جس بات کو لے کر وہ کافی زیادہ پریشان تھا کہیں گھر میں پتہ تو نہیں چل گیا ان دونوں کے بارے میں

اگر ایسا کچھ ہوا تو افیشن کے ساتھ کتنا غلط ہو سکتا ہے وہ اندازہ لگا سکتا تھا اسے افیشن سے ملنا تھا کسی بھی قیمت پر اس کا ایک ہفتے سے یونیورسٹی سے غیر حاضری کا مطلب یہی تھا کہ کچھ برا ہوا ہے اس کے ساتھ

وہ اس سے رابطہ کرنا چاہتا تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ یہ بہت مشکل ہے لیکن وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا وہ محبت کے اس مقام پر آ رکا تھا جہاں سے واپس پیچھے دیکھنا تو محبت کی توہین ہو گی

وہ گھر واپس آیا تو بابا اور اپنے بھائیوں کو شاہ خاندان کے خلاف سازشیں کرتے ہوئے پایا اور وہ جانتا تھا یہ صرف اس کے گھر نہیں ہوتا بلکہ اس گھر میں بھی یہی کچھ دیکھنے کو ملتا ہو گا۔

یہ دونوں خاندان ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے شاید یہ دشمنی کبھی بھی ختم نہیں ہو سکتی تھی۔اس دشمنی نے ہر موڑ پر بڑھنا ہی تھا کبھی کم نہیں ہونا تھا

اور اسے کم کرنے کے بارے میں وہ کچھ سوچ بھی نہیں رہا تھا اس وقت تو اسے صرف اور صرف اپنی محبت کا خیال تھا کیسے بھی وہ افیشن سے ملنا چاہتا تھا جب اسے اپنے گھر کا ملازم آتا ہوا نظر آیا

کچھ دن پہلے اسے پتہ چلا تھا کہ اس کی بہن آج کل شاہ خاندان میں کام کر رہی ہے۔اور یقیناً اس کا کام حویلی کے اندر ہی تھا وہ اس کی مدد لے سکتا تھا شاید افشین تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے یہ شخص کی بہت مدد کر سکتا تھا

اس نے اپنے ملازم کو بھیج کر اسے اپنے کمرے میں بلایا تھا اور اگلے دس منٹ کے اندر ہی اس کے کمرے میں حاضر تھا

جی صاحب جی بولے آپ نے یاد فرمایا۔وہ ادب سے سلام دیتے ہوئے اس کے سامنے رکا تھا

شاہ خاندان والوں کے ساتھ تمہارا کسی طرح کا کوئی رابطہ ہے ؟ وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگا جبکہ اس کے انداز سے ملازم کو یہی لگ رہا تھا کہ وہ اس کی وفاداری پر شک کر رہا ہے

اللہ کی قسم شاہ جی میرا ان لوگوں سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور نہ ہی کبھی ان کے سامنے گیا ہوں وہ اس کے سامنے بیٹھ کر اپنی صفائی دینے لگا تھا

دیکھو عابد میری بات کان کھول کر سن لو مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے اور میں جانتا ہوں تمہاری جس بہن کی شادی چھ ماہ پہلے ہوئی ہے وہ آج کل شاہ حویلی میں ملازمہ کے فرائض سرانجام دے رہی ہے

تمہیں اپنی بہن کے ذریعے میرا ایک کام کرنا ہو گا وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو اس کی آنکھوں میں خوف آنے لگا

اور اس کام کے لیے میں تمہیں اور تمہاری بہن کو منہ مانگی قیمت دوں گا اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی کہتا یا انکار کے بارے میں سوچتا ہوں وہ اسے ایک اچھی آفر کر چکا تھا

لیکن ہمیں کرنا کیا ہو گا وہ پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا وہ اسے منہ مانگی قیمت دے رہا تھا تو یقیناً کام کوئی چھوٹا تو ہر گز نہ ہو گا لیکن پھر بھی وہ اس کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا

تمہاری بہن کو میرا ایک پیغام دینا ہے وہاں کی افیشن بی بی یعنی ماجد شاہ کی اکلوتی بیٹی کو دینا ہو گا اور یہ کام اتنی خاموشی سے ہونا چاہیے کہ کسی تیسرے کو اس کی بھنک بھی نہ پڑے وہ اسے محتاط رہنے کے لئے کہہ رہا تھا

ooooooo

نہ جانے رات وہ کب سو گئی تھی وہ دونوں تو کوئی فلم دیکھ رہے تھے اب اس کی آنکھ کھلی تو وہ بیڈ پر تھی۔

اس نے کتنے اچھے سے اس کا برتھ ڈے سیلیبریٹ کیا تھا وہ تو اسی بات پر بہت خوش تھی۔

شاید وہ اب تک چلا گیا ہو گا وہ بیڈ پر لیٹی یہی سب سوچ رہی تھی جب اسے کچن سے آواز آئی

کہیں عظمیٰ اپنے لئے ناشتہ تو نہیں بنا رہی اس کی پہلی سوچ ادھر ہی گئی تھی۔

اس کے اندر خوف آیا لیکن پھر عظمیٰ کو دیکھنے کی خواہش دل میں کیا آئی وہ آہستہ آہستہ ننگے پیر واشروم آئی اپنے ہاتھ اور منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے مار کر دانت صاف کر کے کمرے سے نکلتے ہوئے کچن کی طرف جانے لگی

لیکن عظمیٰ کی جگہ یشام کو ناشتہ بناتے دیکھ اس کی پہلی نظر گھڑی کی طرف اٹھی تھی ابھی تو صرف سات بج رہے تھے اور اسے لگا کہ وہ چلا بھی گیا ہو گا

گڈ مارننگ۔۔۔۔مجھے لگا آپ چلے گئے ہیں وہ اسے گڈ مارننگ وش کرتے ہوئے اس کے ساتھ ہی کھڑی ہو گئی تھی ۔کل کے بعد تو ان دونوں میں دوستی بھی ہو چکی تھی۔

اس کے مسکرانے پر یشام بھی اسے بھی وش کرنے ہی لگا تھا

کہ اس کے چہرے پر آئی مسکراہٹ اپنے آپ غائب ہو چکی تھی وہ اپنا کام وہیں چھوڑتے کمرے کی طرف بڑھ گیا وہ اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگی

شاید واش روم میں گئے ہوں گے لیکن یہ کہیں میرے آسرے پر تو نہیں چھوڑ گئے۔ مجھے تو یہ بنانا بھی نہیں آتا وہ توے پر پڑے ہوئے پراٹھے کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی جب اسے واپس آتے ہوئے دیکھا۔

اس کے ہاتھ میں اس کے بوٹ تھے جو کہ بہت نرم ملائم روی سے بنے تھے۔ اور ساتھ ہی اس کا کوٹ مفلر گرم اونی ٹوپی اور پتہ نہیں کیا کیا تھا۔

کمرے سے نکلنے سے پہلے اپنا خیال رکھا کرو۔ آج کے بعد اس طرح کمرے سے باہر مت نکلنا کمرے کے اندر ہیٹر آن ہے باہر نہیں سردی لگ جائے گی وہ کوٹ نکال کر اسے اپنے ہاتھوں سے بچے کی طرح پہنانے لگا۔ ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر سلنڈر گیس بند کر دیا۔

کوٹ پہنانے کے بعد وہ گردن میں اس کا مفلر لپیٹتا اس کے سر پر ٹوپی بھی پہنا چکا تھا اور پھر اس کے ہاتھوں کی باری تھی۔

جہاں اس نے گرم اونی گلوز پہنانے کے بعد اسے جوتے پہننے کا اشارہ کیا تھا جسے حرم کے نہ سمجھنے پر وہ خود ہی نیچے بیٹھ گیا۔

Urdu Novels Ghar

یہ کیا کر رہے ہیں آپ میں چھوٹی بچی تھوڑی ہوں جو اپنے شوز نہیں پہن سکتی وہ جلدی جلدی جوتے پیروں میں ڈالتے ہوئے بولی تو وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

بیٹھ جاؤ میں ناشتہ لگاتا ہوں وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

آپ نے مجھے بھالو بنا دیا ہے وہ سامنے ہی فریج کے شیشے پر اپنا عکس دیکھتے ہوئے کھکھلائی تھی۔

سردی بہت ہے ناجان۔وہ ٹیبل پر اس کیلئے بنایا پراٹھا رکھتے ہوئے کہنے لگا۔

میرا نام حرم ہے۔اس نے پھر سے یاد دلایا۔

اوکے حرم جان اب ناشتہ شروع کریں۔وہ اس کے انداز پر دل کشی سے مسکرایا۔

جب کہ اس کے ہاتھ جو گلوز میں قید تھے انہیں دیکھتے ہوئے وہ خود ہی نوالہ بنا کر اس کے لبوں کے قریب لے گیا وہ جو اپنے ہاتھ آزاد کروانے کے بارے میں سوچ کر پریشان ہو رہی تھی

اس کے مہربان انداز پر فوراً کسی ننھے سے بچے کی طرح منہ کھول کر اس کے ہاتھ سے کھانا کھانے میں مصروف ہو گئی۔

وہ تو کچھ ہی دنوں میں اسے حیران کر گئی تھی۔وہ اس کے ساتھ بالکل نارمل تھی۔بیوی کی طرح تو نہیں بلکہ کسی معصوم سے دوست کی طرح وہ اس کے پاس تھی جبکہ اس کا ہر انداز جو اس کیلئے بہت زیادہ حیران کن تھا نظر انداز کیے بس اپنی زندگی کے سب سے خوبصورت دن گزارنے میں مصروف تھا

oooooo

وہ آہستہ سے کمرہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو اس کو بیڈ پر بری طرح سے روتے ہوئے پایا

اس نے سرخ نگاہوں سے اس بند اندھیر کمرے میں دروازے کی جانب دیکھا تھا جہاں اس کی ملازمہ کھڑی تھی

اسے دیکھتے ہی اسے غصہ آنے لگا تھا اس نے کسی کو بھی کمرے میں آنے سے منع کر رکھا تھا تو وہ کیوں آئی تھی اس کی اجازت کے بنا۔۔۔"

کیوں آئی ہوئی یہاں میں نے کمرے میں کسی کو بھی آنے سے منع کر رکھا تھا وہ غصے سے دیکھتے ہوئے بولی

بی بی جی مجھے ایک بہت ضروری کام تھا آپ سے دیکھیں میرا اس کام سے کوئی لینا دینا نہیں ہے وہ تو میرے بھائی نے کہا تو مجھے کرنا پڑ گیا

ورنہ یہ تو آپ بھی جانتی ہیں کہ ہمارا دوسری حویلی والوں سے کوئی مطلب نہیں ہے میں تو شادی کے بعد سے اپنے مائیکے بھی نہیں گئی کہاں دوسری حویلی سے میرا کوئی لینا دینا ہو گا

وہ تمہید باندھتے ہوئے اس سے کہنے لگی تھی جبکہ دوسری حویلی کا نام سن کر انفشین کو ایک چھوٹی سی امید نظر آئی وہ دوسری حویلی کے بارے میں بات کیوں کر رہی تھی

جو بھی کہنا چاہتی ہو صاف صاف کہو دوسری حویلی کے بارے میں کیا بات کرنا چاہتی ہو تم وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی اور ساتھ ہی کمرے کی لائٹ بھی اون کر دی تھی

جب سے اس کے نکاح کی خبر ملی تھی وہ کمرہ بند کر کے یہیں اندھیروں میں پڑی رہتی تھی اس کے ماں باپ اسے لے کر پریشان تھے لیکن اپنے عزت پر کوئی کمپرومائز کرنے کو تیار نہیں تھے

بی بی جی خدا کے لئے میرا نام مت لیجئے گا میرا ان سب چیزوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے وہ ایک کاغذ نکالتے ہوئے ڈرے سہمے ہوئے لہجے میں بولی تھی جبکہ لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ اس کے ہاتھ سے کاغذ بے تابی سے چھین چکی تھی

بی بی جی یہ خط آپ کو دوسری حویلی کے ساگر کاظمی نے لکھا ہے وہ آپ سے کوئی بہت ضروری بات کرنا چاہتے ہیں۔

بی بی جی خیال رکھیے گا میرا نام کہیں نہ آئے۔

تم بالکل بے فکر ہو جاؤ تمہارا نام کہیں نہیں آئے گا اور اس چیز کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھا رہی تھی جب کہ اپنی بی بی کو یوں دوسری حویلی کے مرد کا لکھا خط اتنی بے تابی سے چھیننے اور پھر خوش ہوتے دیکھ وہ بھی شکی نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی

اس کا مطلب تھا کہ آگ صرف دوسری حویلی نہیں بلکہ یہاں بھی برابر کی لگی ہوئی تھی۔یہ دو خاندان آپسی دشمنی نہ جانے کتنے سالوں سے نبھاتے آرہے تھے اور یہاں ان کے بچے ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہو چکے تھے۔

اور اس کی بی بی کی پاگلوں جیسی حالت بھی تو اس بات کی گواہ تھی کہ اس خط نے اسے ایک نئ زندگی بخشی ہے

آپ فکر نہ کریں بی بی یہ بات کسی کو بھی پتہ نہیں چلے گی اور اگر آپ کوئی پیغام دینا چاہتی ہیں تو مجھے دے سکتی ہیں میرا بھائی وہیں ان کی حویلی میں ملازم ہے اور ساگر کاظمی نے میرے بھائی کو یہ کام کرنے کے لئے کچھ پیسے بھی دیے ہیں

۔

وہ اسے دیکھ کر بتانے لگی تو افشین فوراً سے اٹھ کر اپنی الماری کی طرف گئی تھی اور وہاں سے سب سے قیمتی چیز اٹھا کر وہ اس ملازمہ کے ہاتھ میں پکڑا چکی تھی

یہ آج سے تمہارے ہیں۔اگر تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھ سے کہنا لیکن یہ بات اس کمرے سے باہر نہیں نکلنی چاہیے وہ کاغذ اسے دکھاتے ہوئے بولی تو ملازمہ خوش ہوتے ہوئے اس کے سونے کے جھمکے اپنے دوپٹے میں چھپا کر کمرے سے نکل گئی

○○○○○○

اس کی آنکھ کھلی تو وہ اس کی بانہوں میں قید تھی وہ گہری نیند میں سو رہی تھی جب کہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے دل میں محفوظ کرتا وہ اس کے چہرے پر جھکا تھا۔

بے حد نرمی سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں قید کرتے ہوئے وہ ایک میٹھی سی جسارت کرتا پیچھے ہٹ کر اسی جگانے لگا تھا۔

کیا ممکن ہے کہ میں تم سے اسی طرح خود کو جگانے کی امید رکھوں اسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے وہ شرارتی انداز میں پوچھنے لگا۔

عمایہ اس کے سینے میں منہ چھپاتی نفی میں سر ہلا گئی۔

مطلب کے اس طرح کی امید صرف تم مجھ سے رکھ سکتی ہو یہ بھی اچھی بات ہے۔اب سے میں تمہیں روز ایسے ہی جگایا کروں گا لیکن شرط یہ ہے کہ اگر تم مجھ سے پہلے بھی جاگ جاؤ تو تم میری بانہوں سے نکل کر کہیں نہیں جاؤ گی۔

وہ اسے مزید اپنے قریب کرتے ہوئے بولا

میں کہاں جاؤں گی۔۔آپ کے علاوہ کون ہے میرا آپ جو کہیں جیسے کہیں۔۔۔وہ بہت میٹھا بولتی تھی اس کے لہجے میں مٹھاس تھی جس پر وہ دل و جان سے قربان تھا۔

بیوی کو اتنا فرمانبردار بھی نہیں ہونا چاہیے وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

شوہر کو بھی اتنا اچھا نہیں ہونا چاہیے ناں۔وہ اس کے سینے میں چہرہ چھپاتے ہوئے بولی۔

یعنی کہ تمہیں میرے اچھے ہونے سے مسئلہ ہے۔تو برے بن جاتے ہیں وہ ایک ہی جھٹکے میں اسے بیڈ پر گراتا خود اس کے اوپر آ چکا تھا اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں قید کرتا وہ اس کے چہرے پر جھکا تھا۔

جب کہ اس کے لبوں کا لمس اپنے چہرے پر جا بجا محسوس کرتے وہ آنکھیں بند کر چکی تھی احتجاج اور مزاحمت کرنا تو اس نے سیکھا ہی نہیں تھا۔

ذریام اس لڑکی کا کیا ہو گا اس کا کچھ پتہ چلا دادا جان بہت زیادہ پریشان ہیں نہ۔۔وہ اپنی گستاخیوں میں مصروف تھا جب اس کی آواز سن کر اس کے چہرے کو دیکھنے لگا۔

تمہیں نہیں لگتا کہ یہ وقت کسی لڑکی کو سوچنے کا نہیں بلکہ اپنے شوہر کی محبت کو محسوس کرنے کا ہے۔۔؟وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگا۔

آپ جو کہیں۔۔۔ لیکن مجھے اس لڑکی کے بارے میں سوچ کر پریشانی ہو رہی تھی گھر میں بہت پریشانی چل رہی ہے دادا جان کافی زیادہ پریشان ہے۔

تم بس اپنے شوہر کی پریشانیوں پر غور کیا کرو باقی ساری پریشانیوں کو تمہارا شوہر دیکھ لے گا۔ وہ اس کی تھوڑی کو اونچا کرتے ہوئے اس کے لبوں پہ اپنے لب رکھ چکا تھا

جبکہ اس دفعہ عمایہ بنا کوئی بھی بات کیئے خاموشی سے اس کی گردن میں اپنی بانہوں کا حصار بناتے ہوئے خود کو مکمل طور پر اس کی قید میں لے چکی تھی۔

اور اس کی اس فرمانبرداری پر زیرِ لب مسکراتے ہوئے اس کے نازک سے خوشبو سے بھرے وجود کو اپنی بانہوں میں قید کرتے ہوئے اس پر جھکتا چلا گیا۔

دادا جان کی پریشانی میں وہ بھی پریشان تھا شائزم کی وجہ سے رات کمرے میں سے آنے میں کافی دیر ہو چکی تھی کیونکہ اس سے بہت کچھ بتانا پڑ گیا تھا

لیکن وہ اس کا بھائی تھا اس کے راز رکھنا جانتا تھا اور یہ جان کر اسے خوشی ہوئی تھی کہ وہ ریدم کے لیے بہت خاص جذبات رکھتا ہے۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ خوشی اسے اس بات کی ہوئی تھی کہ عمایہ دلہن کی طرح تیار اس کی راہوں میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی

ооооооо

اس کی شادی کی ڈیٹ فکس کر دی گئی تھی جس کی وجہ سے وہ بہت زیادہ پریشان تھی پتہ نہیں کیا ہونے والا تھا۔

جیسے جیسے شادی کے دن قریب آرہے تھے ویسے ہی اس کی پریشانی میں اضافہ ہو رہا تھا۔

اس نے سب کو سمجھانے کی کوشش کی تھی لیکن اس کی بات کو سمجھنے کے لیے کوئی تیار ہی نہیں تھا اس کی محبت کو سمجھنے کے لیے کوئی تیار نہیں تھا

اور اب اس نے ایک فیصلہ کر لیا تھا اسے اپنی محبت چاہیے تھی کسی بھی قیمت پر اور پھر اس کی شادی جس سے کروائی جارہی تھی وہ کسی بھی طرح ساگر کاظمی کے ہم پلہ نہیں تھا۔وہ ایک بہترین انسان کو چھوڑ کر ایک ایسے انسان سے شادی کیوں کرتی جس کی نظروں میں عورت کا کوئی مقام نہ تھا

انہی دنوں گاوں میں ہونے والے مقابلے نے دشمنی میں مزید اضافہ کر دیا تھا۔اگلے کچھ ہی دنوں میں گاؤں میں گھوڑے کی ریس ہونے والی تھی دونوں حویلی کے نوجوان ایک بار پھر سے ایک دوسرے کے سامنے آنے والے تھے۔جو بھی ہارتا وہ جیتنے والے کے سر پر جیت کی دستار باندھتا۔اور پھر ایک سال تک ایک فریق جیت کی خوشی مناتا اور دوسرا ہار کا دکھ لیکن وہ یہ سب کچھ نہیں چاہتی تھی وہ تو اپنی زندگی کو خوشحال بنانا چاہتی تھی

اس نے اپنا پیغام بھیج دیا تھا اور اب وہ بے چینی سے دوسری طرف سے ملنے والے پیغام کا انتظار کر رہی تھی۔ابھی تک اس کی ملازمہ کی واپسی نہیں ہوئی تھی یہاں حویلی میں وہی بتا کر گئی تھی کہ وہ اپنے مائیکے جارہی ہے۔وہ بے چینی سے اس کی واپسی کا انتظار کر رہی تھی

......

Urdu Novels Ghar

صبح اس کی آنکھ کھلی تو خداش کمرے میں نہیں تھا۔جب سے دادا جان کی طبیعت خراب ہوئی تھی وہ کمرے میں کم ہی رہتا تھا۔

کل وہ کافی دنوں کے بعد کمرے میں آیا تھا لیکن اس کی موجودگی میں اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اس کمرے میں نہیں رہے گی کل رات تو وہ اس کے بے حد قریب تھا یہاں تک کہ اس کی گرم سانسوں کے لمس کو وہ اپنے بے حد قریب محسوس کر چکی تھی۔

اس نے آہستہ سے کروٹ بدل کر اس کے ارمانوں پر پانی پھیر دیا تھا اسے لگا تھا وہ یہی سوچے گا کہ وہ گہری نیند میں ہے لیکن وہ جان چکا تھا کہ وہ جاگ رہی تھی اور اس نے اس کے ساتھ کسی بھی طرح کی بدتمیزی کرنے کے بجائے اپنی جگہ ہی بدل گئی تھی۔

خداش بہت عجیب تھا اس کی سمجھ سے باہر کبھی کبھی ایسا لگتا تھا جیسے وہ اپنی ضد کے لیے ہر حد پار کر جائے گا اور کبھی کبھی ایسا لگتا تھا جیسے وہ اس کی مرضی کی بنا سانس لینا بھی چھوڑ دے گا۔

وہ فریش ہو کر نیچے جانے کا ارادہ رکھتی تھی جب اسے ریدم کا خیال آیا۔یہ بھی عجیب سی لڑکی تھی ابھی اسے آئے ہوئے چند گھنٹے ہی ہوئے تھے لیکن وہ اپنے بدتمیز انداز کے کافی جوہر دکھا چکی تھی۔

اور خداش نے اماں کے سامنے کہا تھا کہ اس کے ہوتے ہوئے شاید انہیں حرم کی کمی محسوس نہیں ہو گی کہاں حرم اور کہاں یہ بدتمیز لڑکی۔وہ صرف سوچ کر رہ گئی

oooooo

گاؤں میں آہستہ آہستہ یہ بات پھیلنے لگی تھی کہ ساگر کاظمی اور ماجد حسین کی بیٹی ایک ہی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں اور ان کی آپس میں کافی میل ملاقات بھی تھی یہ بات گاؤں میں کس طرح سے پھیلی تھی کسی کو پتہ نہ چلا تھا لیکن یہ بات ماجد شاہ کے لئے کافی بُری ثابت ہو رہی تھی کیونکہ بات ان کی بیٹی کی تھی۔

اور وہ اپنی بیٹی کی ذات پر کسی طرح کا سوال نہیں آنے دے سکتے تھے اسی لیے انہوں نے جلد سے جلد افشین کی شادی طے کر دی تھی۔

کیوں کہ اپنی بیٹی کا نام وہ کسی کی زبان پر نہیں آنے دینا چاہتے تھے۔انہیں لگ رہا تھا کہ کاظمی خاندان والوں نے ہی یہ بات پھیلائی ہے تاکہ ان کی بیٹی کی بدنامی ہو۔۔اور ایسا ہی ہو رہا تھا۔اس لیے اپنی بیٹی کی شادی میں وہ مزید دیر نہیں کرنا چاہتے تھے۔

گھوڑے کی ریس سے پہلے پہلے ہی وہ اپنی بیٹی کو اپنے گھر سے رخصت کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

اور دوسری حویلی کے لوگ بھی ایسا ہی چاہتے تھے کہ جلد سے جلد ماجد شاہ کی بیٹی کی رخصتی ہو جائے تاکہ ساگر کاظمی اپنا سارا دھیان ریس پر دے سکے

اس لڑکی نے ان کے بیٹے کا دماغ خراب کر دیا تھا۔ایک تو خاندان سے باہر لڑکی پسند کر کے ساگر نے پہلے ہی اپنے خاندان کو اپنے خلاف کر لیا تھا اور پھر دوسری طرف لڑکی بھی دشمن کی بیٹی

اور پھر سب سے غلط بات جو تھی وہ یہ تھی کہ ساگر کا سارا دھیان ہی اس لڑکی کی طرف چلا گیا تھا اسے دشمنی سے یا کسی ریس سے کوئی لینا دینا ہی نہیں تھا

اور یہ بات ان کے لیے بہت غلط ثابت ہو سکتی تھی اسی لیے وہ یہی چاہتے تھے کہ ماجد کاظمی کی بیٹی کی کہیں نہ کہیں شادی ہو جائے

○○○○○○

السلام علیکم ریدم کمرے سے نکل کر سیدھی نیچے ڈائننگ ٹیبل کی طرف آئی تھی اس وقت اسے بہت بھوک لگی ہوئی تھی اور وہ کچھ کھانا چاہتی تھی سب کو دیکھتے ہوئے اس نے سلام کیا اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

ریدم بیٹا وہ تمہاری کرسی نہیں ہے دراصل وہ تمھارے تایا ابو کی کرسی ہے تم بیٹا یہاں آ جاؤ۔ابھی تمھارے تایا ابو آتے ہی ہوں گے اصل میں انہیں وہاں بیٹھ کر کھانے کی عادت ہے ناں وہ کسی اور کرسی پر بیٹھتے نہیں ہیں تائی امی نے بہت محبت سے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

ڈیئر آنٹی انکل وہاں بیٹھ کر کھائیں یا یہاں بیٹھ کر ٹیسٹ تو ایک جیسا ہی آئے گا نا تو پھر میرا نہیں خیال کہ کرسیاں بدلنے کی ضرورت ہے اس وقت مجھے بہت بھوک لگی ہے یہ ساری باتیں ہم بعد میں کر لیں گے وہ ایک پلیٹ اپنے سامنے گھسیٹتے ہوئے آرام سے بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگی تھی جب کے تائی امی نے مزید اسے کچھ بھی نہ کہا۔

جب کہ کمرے سے نکل کر راحت صاحب بھی اسے اپنی کرسی پر بیٹھے دیکھ چکے تھے۔

وہ آپ کی کرسی پر ریدم۔۔۔۔۔تائی امی نے کچھ کہنا چاہا۔

کم آن انٹی جی اس کرسی پر کوئی نام تو نہیں لکھا ان کا وہ کہیں بھی بیٹھ کر کھا لیں گے۔کرنا تو ناشتہ ہی ہے نا اس کے انداز میں بدتمیزی کا ذرا سا عنصر شامل تھا۔

جب خداش دادا جان کو سہارا دیے ناشتے کی میز پر لایا تھا۔

ارے واہ آج تو ہماری پوتی بھی ہمارے ساتھ ناشتہ کرے گی دادا جان اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے ابھی تک وہ دونوں براہ راست ایک دوسرے سے بات نہیں کر سکتے تھے۔

ارے راحت تم کھڑے کیوں ہو بیٹھو۔دادا جان نے انہیں کھڑے دیکھ کر کہا۔

تایا ابو کی کرسی پر تو ریدم بیٹھ گئی ہے۔ریدم تم یہاں بیٹھا کرو سامیہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔

یار حد ہے ایک کرسی کے لئے اتنا ڈرامہ آیئے بیٹھ جایئے اس کرسی پر جیسے کرسی نہیں کسی بادشاہ کا سنگھاسن ہو گیا کریئے ناشتہ میری تو بھوک ہی مٹ گئی۔

وہ جھٹکے سے اٹھ کر اندر کی طرف چلی گئی جب کہ سب نے اس کی بدتمیزی کو نوٹ کیا تھا۔

سامیہ تم منہ بند نہیں رکھ سکتی اتنی بھی کوئی بات نہیں تھی ایک کرسی پر ہی تو بیٹھی تھی اور وہ کونسا اس گھر کی عادی ہے جو اسے سب کچھ پتا ہو گا تمہیں اسے اس طرح سے نہیں ٹوکنا چاہیے تھا۔تائی امی نے سختی سے کہا

بھابھی اس میں اسے ڈانٹنے کی کیا ضرورت ہے ایک تو یہ بدتمیز سی لڑکی ہمارے گھر آ گئی ہے اور اوپر سے اس کے نخرے سیدھے منہ کسی سے بات بھی نہیں کرتی اور آپ بھی آگے سے میری بیٹی کو ڈانٹ رہی ہیں چاچی کو ان کا انداز بالکل اچھا لگا تھا۔

وہ ہمارے گھر نہیں بلکہ اپنے گھر آئی ہے۔اسے ہم سب کے ساتھ ایڈجسٹ ہونے میں ٹائم لگے گا ہوسٹلوں میں دھکے کھا کر پلی بڑھی ہے اسے کیا پتا ایک گھر میں کس طرح سے رہا جاتا ہے۔

آہستہ آہستہ ہی ہر چیز کو سمجھے گی، جانے گی۔اسے وقت کی ضرورت ہے ہم سب کو اس کا ساتھ نبھانا ہو گا اسے ذرا ذرا سی باتوں پر ٹوکنے کی بجائے اسے اس بات کا احساس دلانا ہو گا کہ وہ ہم سب کے لیے کتنی خاص ہے وہ میرے ساگر کی بیٹی ہے۔وہ اس گھر کی بیٹی ہے تایا ابوانہیں دیکھتے ہوئے بولے تو سب کے چہروں پر خاموشی چھا گئی۔

راحت بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے ہمیں اسے سمجھنا ہو گا۔پتا نہیں اس شخص نے اس کے دل میں ہمارے خلاف کیا کیا ڈال رکھا ہو گا۔اسے وقت کی ضرورت ہے اور ہم سب کو مل کر اسے اس گھر کی بیٹی بنانا ہو گا دادا جان نے بھی راحت صاحب کا ساتھ دیا تھا۔

چاچی اور سامیہ کو ان کا انداز بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا لیکن اس وقت وہ کچھ بول بھی نہیں سکتی تھی

ooooo

آج اس کا انتظار ختم ہوا تھا آج پروین آگئی تھی یقیناً اس کا پیغام بھی لے کر آئی ہو گی وہ بے چینی سے اس کے کمرے میں آنے کا انتظار کر رہی تھی

کہو پروین کیا خبر لائی ہو سب کچھ ٹھیک تو ہے نا۔۔۔؟پروین نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا وہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی۔

کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے بی بی جی آپ کی اور ساگر صاحب کی محبت کی داستان پورے گاؤں میں پھیلائی جا رہی ہے ساگر صاحب کو بے عزت کیا جا رہا ہے یہاں تک کہ آپ پر یہ الزام تک لگا دیا گیا ہے کہ آپ نے ان کے خاندان کی عزت کو مٹّی میں ملانے کی کوشش کی ہے دشمن کے بیٹے سے دل لگا کر

اور تو اور مجھے تو حویلی والوں نے اندر گھسنے بھی نہیں دیا کہہ دیا کہ جن لوگوں کا تعلق اس حویلی سے ہے وہ اس حویلی میں قدم بھی نہیں رکھ سکتے۔ میں تو اپنے بھائی سے بھی نہ مل سکی

لیکن پھر بھی میں اپنی جان پر کھیل کر ساگر صاحب کا پیغام آپ کے لیے لے کر آئی ہوں۔

پروین ساگر تو ٹھیک ہیں نہ انہیں میری وجہ سے بہت کچھ برداشت کرنا پڑ رہا ہے وہ اسے کسی پیر کی طرح بیڈ پر بٹھاتے خود کسی مرید کی طرح اس کے پیروں میں بیٹھ گئی تھی۔

نہ جانے کیسے اتنے دشمنوں میں اس کے محبوب کا پیغام وہ اس کے لئے لے کر آئی تھی۔

بی بی پیغام یہ رہا وہ ایک کاغذ اس کے حوالے کرتے ہوئے رازدارانہ انداز میں بولی اس نے فوراً کاغذ لے کر پڑھنا شروع کر دیا تھا۔

oooooo

بڑی پہاڑی کے پیچھے تمہارا انتظار کروں گا اگر مجھ سے سچی محبت کرتی ہو تو آ جانا آج ہم یہ گاؤں چھوڑ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلے جائیں گے۔

یہاں کے رسم و رواج ہماری محبت کے آڑے نہیں آ سکتے اگر تم نے مجھ سے کبھی بھی سچی محبت کی ہے تو آج آ جاؤ ہمیشہ کے لئے میرے پاس یاد رکھنا کہ اگر آج تم نا آئی تو تم مجھے ہمیشہ کے لئے کھو دو گی۔

ہماری محبت کی داستان یہیں ختم ہو جائے گی لیکن میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا یہ یاد رکھنا کیونکہ مجھے اس راستے پر لانے والی تم تھی۔

میں نے تمہاری طرف محبت کا ہاتھ بڑھایا تو تم نے میرا ہاتھ تھام لیا اگر تمہیں ان رسموں رواجوں سے اتنا ہی ڈر لگتا تھا تو پہلے پیچھے کیوں نہ ہٹی افشین میرے بڑھتے ہوئے قدموں کو کیوں نہ روکا

میں نہیں لڑ سکتا اس خاندان سے نہیں لڑ سکتا ان جاہل لوگوں سے ہاں لیکن تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں یہاں سے بہت دور لے جاؤں گا اتنا دور کہ یہ لوگ کبھی بھی ہم تک نہیں پہنچ پائیں گے اگر مجھ سے محبت کرتی ہو تو مجھ پر یقین کر کے چلی آؤ میں تمہارا منتظر رہوں گا۔

وہ نہ جانے کتنی دفعہ یہ پیغام پڑھ چکی تھی بار بار وہی الفاظ پڑھ پڑھ کر اس کی سوچ اسے وہ قدم اٹھانے پر مجبور کر رہی تھی جو وہ کبھی نہیں اٹھانا چاہتی تھی ایک طرف اس کا محبوب تھا تو دوسری طرف اس کا خاندان اس کی برادری اس کی عزت اس کے باپ کی پگڑی۔

وہ کیسے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر چلی جاتی لیکن وہ جانتی تھی یہ لوگ انہیں کبھی بھی ایک نہیں ہونے دیں گے وہ کبھی بھی ایک دوسرے کو پا نہیں سکیں گے اپنی محبت کے لیے اسے ایک نہ ایک دن تو بڑا قدم اٹھانا ہی تھا۔

نجانے کتنی محبت کی کہانیاں ان چار دیواریوں میں جنم لے کر ختم ہو چکی تھی ان مردوں کو کبھی توفیق نہ ہوئی تھی کہ وہ اپنی بہن بیٹیوں کی آرزو پوچھ لیتے ان کے لئے ان کا حکم ہی سب کچھ ہے اور پھر اس حکم کو ماننے کے لیے انہیں مجبور کرنے والی ان کی مائیں تھیں۔

چند دن پہلے اسے بھی پتہ چل چکا تھا کہ جلد ہی اسے کسی کی دلہن بنا دیا جائے گا اور اس کی ماں نے کہا تھا بہتر ہے کہ کاظمی حویلی والوں کے ساتھ جو تعلقات وہ جوڑے ہوئے ہے ان کا گلا یہیں پر گھونٹ دے ورنہ انجام سے وہ بے خبر نہیں ہے۔

اور یہ پہلی بار تو نہیں ہو رہا تھا۔اس کی بہنیں اس کی پھوپھو اس کی ماں کس سے ان کی مرضی پوچھی گئی تھی کسی سے بھی نہیں اس خاندان میں وہی ہوتا آیا تھا جو اس خاندان کے مرد چاہتے تھے کبھی کسی عورت سے اجازت مانگنا تو دور کی بات ہے انہیں شادی سے پہلے ایک دوسرے کی تصویر تک نہیں دکھائی جاتی تھی۔

وہ نہیں گزار سکتی تھی ایک ایسی زندگی جو اسے دوپل کا سکون نہ دے سکے وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ آج رات یہاں سے ہمیشہ کے لیے چلی جانے والی تھی ان لوگوں کی عزت کی خاطر کتنی عورتیں اپنی زندگی داؤ پر لگا چکی تھی کتنی عورتیں اپنا آپ بھلا چکی تھی وہ اپنا آپ بھلانے کو تیار نہ تھی۔

اسے نہیں ہونا تھا ان رسموں پر قربان اسے اپنی زندگی جینی تھی اسے اپنے محبوب کے ساتھ اپنی مرضی سے اپنی چاہت سے رہنا تھا وہ نہیں رہ سکتی تھی اس ماحول میں۔۔۔اسے آزاد ہونا تھا۔

OOOOOO

آپ آج نہیں جاؤ گے باہر۔۔۔۔؟

تم کہتی ہو تو چلا جاؤں گا۔وہ اس کے ساتھ باہر بیٹھا تھا جب حرم کو کہتے سنا۔

نہیں میں کیوں کہوں گی۔آپ کا گھر ہے۔آپ جب چاہے آ سکتے ہیں جا سکتے ہیں میں کون ہوتی ہوں پوچھنے والی۔وہ جلدی سے بولی

یہ تمہارا گھر ہے حرم جان۔تمہارا حق ہے اس پر اور مجھ پر بھی تم مجھ سے کچھ بھی پوچھنے کا کچھ بھی کہنے کا حق رکھتی ہو۔

وہ تو اپنے تمام تر جذبات کا اسے مالک بنا دینا چاہتا تھا لیکن شاید وہ اس کے جذبات کو سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی یا یہ اس کی سمجھ سے باہر تھے۔

اچھا! مطلب کہ یہ میرا گھر ہے تو میں کچھ بھی کر سکتی ہوں یہاں تک کہ یہ صوفہ اٹھوا کر وہاں رکھوا سکتی ہوں اور یہ ایل ای ڈی بھی اس طرف لگا سکتی ہوں۔۔۔؟وہ خوش ہوتے ہوئے پوچھنے لگی۔

ہاں بالکل جان تم جو چاہے کر سکتی ہو کوئی تم سے کچھ بھی سوال پوچھنے کا حق نہیں رکھتا تم جو چاہے کرو یہاں اس نے کھلے دل سے اسے اجازت دی تھی وہ چاہتا بھی یہی تھا کہ وہ اس کے گھر کو اپنا سمجھے۔

تو پھر اٹھیں یہ صوفہ آپ رکھیں گے اور یہ ایل ای ڈی اتار کر اس دیوار پر لگائیں گے۔وہ فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

مطلب یہ سب کچھ میں کروں گا۔۔۔؟وہ اسے حکم دے کر کر خود چھوٹے سے لکڑی کے میز پر بیٹھ گئی تھی۔

کیوں آپ نہیں کر سکتے کیا۔۔۔؟ابھی تو آپ کہہ رہے تھے کہ آپ پر اور آپ کے گھر پر میرا حق ہے تو پھر تو میں آپ سے اپنی ہر بات منوا سکتی ہوں ناں۔۔۔؟وہ اسے دیکھ کر سوال کرنے لگی

بالکل جان تم جو کہو گی میں کروں گا لیکن یہ سب کچھ میں اکیلے کیسے کروں گا تمہیں میری ہیلپ کرنی چاہیے یہ صرف ہم دونوں مل کر سکتے ہیں۔وہ اسے فارغ نہیں بیٹھنے دینا چاہتا تھا۔

میرے ویرو کہتے ہیں کہ میں بڑے بڑے کام نہیں کر سکتی میں چھوٹی ہوں۔اور یہ تو بہت بڑا ہے میں کیسے کروں گی۔وہ معصومیت سے بولی جب دروازے پر دستک ہوئی۔

اب کون آگیا۔۔۔؟ عظمیٰ تورات کو آئے گی ناں۔وہ بھاگ کر اس کے پیچھے چھپی تھی۔

جب کہ وہ مسکرا کر دروازہ کھول چکا تھا۔

سامنے ہی صیام ہاتھوں میں کچھ کاغذات پکڑے کھڑا تھا۔

تمہارا کام کر دیا میں نے اب تم مجھے اپنے ہاتھ کی مزیدار سے چائے پلا دو وہ حرم کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے صوفے پر بیٹھنے ہی لگا تھا کہ پیچھے سے یشام بول پڑا۔

ہاں کیوں نہیں چائے تو تمہیں ضرور دوں گا لیکن پہلے حرم گھر کی تھوڑی سیٹنگ چینج کروانا چاہتی ہے تو اس میں میری ہیلپ کرو۔وہ اس کے بیٹھنے سے پہلے ہی کہنے لگا

جی جی صیام سر آپ بالکل صحیح وقت پر آئے ہیں ورنہ یشام سر کو یہ سب کچھ اکیلے کرنا پڑتا۔حرم نے بھی بیچ میں بولنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔

تم اس بیچارے سے اکیلے یہ سب کچھ کروانے والی تھی یہ نہیں کہ تم خود اپنے شوہر کی تھوڑی سی ہیلپ کروا دو۔صیام نے یشام کی مدد کرتے ہوئے اس سے کہا تھا

میں کیسے کرواسکتی ہوں مدد میں تو چھوٹی ہوں ناں اور یہ صوفہ کتنا بڑا ہے اس نے ایک بار پھر سے معصومیت سے شکل بنائی تھی۔

ہاں یار یہ تو واقعی بہت چھوٹی سی بچی ہے تو کیا اس معصوم سی بچی کو چائے بنانی آتی ہے یا یہ کام بھی ہم بڑوں کو یہ سب کرنے کے بعد خود ہی کرنا پڑے گا؟ صیام نے پوچھنا ضروری سمجھا۔

مجھے بنی آتی ہے۔اس نے گویا بات ختم کی تھی صیام تو اسے دیکھ کر رہ گیا جبکہ یشام کو اپنی معصوم سی بیوی پر بہت پیار آ رہا تھا۔

تو یہ کام کروا دے چائے میں تجھے خود اپنے ہاتھوں سے بنا دوں گا۔

اور حرم کے پیپرز لے آیا تو۔۔۔؟ وہ کام کرتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تھا

ہاں بالکل میں لے آیا ہوں اور کل سے حرم کلاس بھی جوائن کر سکتی ہے۔

کون سی کلاس۔۔۔؟ ان دونوں کو اپنے بارے میں بات کرتے سن اس نے سوال پوچھا تھا۔

حرم کل سے تم اپنی پڑھائی دوبارہ سٹارٹ کر رہی ہو یہاں کے کالج میں تمہارا ایڈمیشن ہو گیا ہے

اور مزے کی بات یہ ہے کہ اب میں سارا دن تمہارے پاس ہی رہوں گا کیونکہ میں بھی اسی کالج میں لیکچرار ہوں اور صیام بھی وہیں پر رہتا ہے۔

اس نے تفصیل سے جواب دیا تھا

کیا مطلب ہم واپس کب جائیں گے پھر۔۔۔۔"وہ انہیں دیکھ کر پوچھنے لگی۔

اب ہم یہاں ہی رہیں گے حرم ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ۔وہ بہت پیار سے جواب دے رہا تھا۔

میشا۔۔۔میری بیسٹ فرینڈ ہے اس کے بنا میں یہاں کے کالج میں پڑھوں گی۔یہاں تو میری کوئی دوست بھی نہیں ہو گی۔وہ پریشان سی ہو گئی تھی اس کے چہرے کی اداسی پر صیام بھی پریشان ہوا تھا۔

میں ہوں ناں تمہارے ساتھ تمہارا دوست تمہارا بیسٹ فرینڈ۔۔۔"یشام نے اس کی توجہ اپنی طرف دلانے کی کوشش کی تھی

آپ میرے دوست تھوڑی نہ ہوں گے آپ تو کھڑوس ٹیچر ہوں گے پہلے جیسے وہ منہ بسور کر بولی تو صیام کو ہنسی آ گئی وہ اکثر اس سے کہتا تھا کہ تم بہت کھڑوس ہو اسٹوڈنٹس تمہیں زیادہ پسند نہیں کرتے لیکن یشام اس کی اس بات کو کبھی قبول نہیں کرتا۔

نہیں میں تمہارا اچھا ٹیچر بننے کی کوشش کروں گا اور یقیناً تمہارا بیسٹ فرینڈ بھی بن جاؤں گا وہ اس سے زیادہ خود کو یقین دلا رہا تھا۔

لیکن وہ کچھ نہیں بولی شاید ابھی وہ اس بات کو قبول کر رہی تھی کہ اپنی فیملی کے ساتھ وہ اپنے دوستوں کو بھی پیچھے چھوڑ چکی ہے

OOOOOOO

آدھی رات کا وقت تھا آخر آج وہ حویلی سے باہر نکل آئی تھی

حویلی سے باہر قدم نکالتے ہوئے اس کے دماغ میں بہت ساری چیزین تھی اس کے باپ کی پگڑی اس کے بھائیوں کی عزت بہت کچھ روند کر جا رہی تھی وہ

اپنی زندگی کی خوشیوں کی خاطر وہ اپنے باپ بھائی کو رسوا کر کے جا رہی تھی اس کا انجام بھی وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی

اگر زندگی میں وہ کسی بھی مقام پر اپنے باپ بھائیوں کو ملی تو وہ اسے زندہ نہیں چھوڑیں گے

یا شاید ان لوگوں کو اس پر ترس آ جائے آخر وہ اپنے باپ کی لاڈلی تھی لیکن اس کو یہ قدم اٹھانے پر مجبور بھی تو وہی لوگ کر رہے تھے

وہ اس کی شادی ایک ایسے شخص کروا رہے تھے جس کی نظر میں عورت ذات کی کوئی اہمیت ہی نہیں تھی

اس کے لیے عورت کا ہونا نہ ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا تھا ایسے شخص کے ساتھ اپنی زندگی کیسے برباد کر سکتی تھی

اسے ایک عزت کرنے والا ہم سفر چاہیے تھا۔ تھوڑے سے وقت میں ہی ساگر کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکی تھی وہ جان چکی تھی وہ کس طرح کا انسان ہے

اور ساگر کاظمی اتنا اچھا انسان تو تھا ہی کہ اس کے لیے وہ اپنے باپ بھائیوں کی دولت جائیداد کو ٹھوکر مار کر آ جاتی ۔لیکن وہ صرف دولت جائیداد کو ٹھوکر مار کر نہیں آئی تھی وہ اپنے باپ بھائیوں کی عزت پر بٹا لگا گئی تھی

OOOOOO

میرے کپڑے نکال دو دیشم مجھے جانا ہے باہر کام ہے ضروری۔ وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔

میں آپ کے حکم کی غلام نہیں خداش صاحب خود لے لیں اور آئندہ بھی مجھے اس طرح کا کوئی بھی حکم دینے سے پہلے یہ بات یاد رکھیں۔

وہ بے حد بدتمیزی سے بولی۔خداش کو اس کا یہ انداز بہت بُرا لگا۔

وہ اس کی ہر ادا ہر ناز اٹھانے کو تیار تھا۔لیکن اس بار حملہ اس کے شوہرانہ حقوق پر ہوا تھا۔اور یہ چیز خداش کو گورانہ تھی۔

دیشم میں نے کہا میرے کپڑے نکال کر دو ابھی اور اسی وقت اور اس بار کوئی بکواس مت کرنا۔وہ جیسے خود کو کنٹرول کرتے ہوئے بولا تھا

اور میں نے کہا کہ آپ خود لے لیں میں آپ کے حکم کی غلام نہیں۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ اچانک خداش نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے قریب کر لیا۔

بولو کیا بول رہی تھی تم دور سے مجھے ٹھیک سے آواز نہیں آرہی تھی۔وہ اس کا چہرہ اپنے بے حد قریب کیے بول رہا تھا اس کی گرم سانسوں کا لمس وہ اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی

۔می۔۔میں۔۔م۔۔۔۔وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ وہ کچھ بول ہی نہیں پا رہی تھی

بیوی ہو میری دیشم خداش کاظمی مجھ سے جڑا ہر کام تم کرو گی اور بہت اچھے سے کرو گی۔تم پر ہر طرح کا حق رکھتا ہوں میں۔اگر میں تمہیں تھوڑا وقت دے رہا ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم اپنی من مانی کرتی پھرو۔

عورت کی عقل ٹھکانے لگانا بہت اچھے طریقے سے آتا ہے مجھے من چاہی لے کر آیا ہوں اسی لیے برداشت کر رہا ہوں۔ورنہ یہ آواز منہ سے نکالنے سے پہلے ہزار بار سوچتی۔

میں جیسا ہوں مجھے ویسا رہنے دو روایتی شوہر بننے پر مجبور مت کرو تمہارے ساتھ سختی کرتے ہوئے مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا۔وہ جیسے وارن کر رہا تھا۔

آپ کے سارے روپ دیکھ چکی ہوں میں آپ کل بھی بُرے تھے اور آج بھی بُرے ہیں۔اور پھر جو شخص اپنی ہی معصوم بہن کا قتل کر دے اس سے کوئی کسی اچھے کی امید کر بھی کیسے سکتا ہے

یہ مت سوچیے گا کہ میں آپ سے ڈر جاؤں گی یا خاموش ہو کر بیٹھ جاؤں گی میں آپ کا کوئی ستم نہیں سہوں گی خداش کاظمی میں بہت جلد آپ پر خلاء کا کیس۔۔۔۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔اس کے الفاظ ابھی منہ میں ہی تھے کہ خداش کا ہاتھ اٹھا اور اس کے چہرے کا نقشہ بگاڑ گیا

آج یہ ناپاک لفظ اپنے منہ سے نکالا ہے اگر آج کے بعد نکالا تو جان سے مار ڈالوں گا تمہیں۔وہ غصے سے اسے پیچھے کی طرف دھکا دیتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا جبکہ وہ بے یقینی سے اپنے گال پر ہاتھ رکھے اس کے دیے درد کو محسوس کر رہی تھی۔

اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس شخص نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔اس نے اسے تھپڑ مارا تھا۔

آخر تھا تو مرد ہی ناں عورت کی آواز کو کیسے برداشت کرتا۔کیسے خود کو غلط اور اس کو صحیح کہتا۔

آخر خداش کاظمی تم نے بھی ثابت کر دیا تم بھی اس خاندان کے باقی مردوں جیسے ہی ہو لیکن تم جیسے مرد کے ساتھ میں نہیں رہ سکتی جو عورت کی آواز کو دبا کر خود کو معتبر ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اور فیصلہ کرتے ہوئے اٹھی تھی اور اب وہ سیدھی داداجان کے کمرے کی طرف جا رہی تھی

وہ کوئی ان پڑھ گنوار عورت نہ تھی جو چپ چاپ شوہر کی مار کھاتی اور منہ بند کر کے سب کچھ برداشت کرتی اسے اپنے لیے لڑنا تھا۔

وہ بند کمرے میں آنسو بہا کر خود کو مظلوم ثابت نہیں کر سکتی تھی۔وہ داداجان کو ان کے پوتے کا یہ کارنامہ دکھانے جا رہی تھی

oooooo

ساگر مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے پتا نہیں کیا ہو گا اب تک تو گھر میں یہ خبر بھی پھیل چکی ہو گی کہ گھر کی لڑکی غائب ہے پتا نہیں سب لوگ میرے بارے میں کیا سوچ رہے ہوں گے حویلی میں کیا ہو رہا ہو گا کہیں باباجان اماں کو نہ کچھ کہے مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ ہماری تلاش میں نکل چکے ہوں گے وہ بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی جبکہ ساگر اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا

تھوڑی دیر میں ان دونوں نے مسجد پہنچ جانا تھا جہاں ان دونوں کا نکاح ہونے والا تھا وہ یہ سفر نکاح کے بعد ہی شروع کرنا چاہتا تھا وہ اسے اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا یہاں سے بہت دور

مجھ پر یقین رکھو افشین کچھ نہیں ہو گا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا ان شاءاللہ یہاں سے نکل کر ہم ایک نئے سفر کی شروعات کریں گے میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا

تم نے مجھ پر یقین کیا ہے میں تمہارا یقین کبھی ٹوٹنے نہیں دوں گا دیکھ لینا تمہیں میرے ساتھ پر فخر ہو گا وہ اسے اپنا یقین دلاتے ہوئے نہ جانے کہاں لے کر جا رہا تھا۔

اور وہ آنکھیں بند کر کے اس کے ساتھ اس سفر کی شروعات کر چکی تھی جس کا کوئی اختتام نہ تھا

وہ جانتی تھی یہ سفر کبھی ختم نہیں ہو گا شاید وہ ساری زندگی ان لوگوں سے بھاگتے رہیں گے اور پھر ایک دن پکڑے جائیں گے مارے جائیں گے۔

لیکن پھر بھی اس سفر میں اس کا ہمسفر اس کی محبت تھا اس کی چاہت تھا وہ شخص تھا جس کیلئے وہ یہاں تک آئی تھی اور اسے یقین تھا وہ اس سفر کو پوری ایمانداری سے نبھائے گا

OOOOOO

سوچ رہا ہوں کچھ دن کے لیے شمالی علاقوں کی طرف چلیں۔ لیکن تمہاری کنڈیشن کو دیکھ کر ارادہ کینسل کر رہا ہوں ۔زریام بیڈ پر لیٹا تھا

جبکہ وہ آئینے کے سامنے کھڑی بال بناتے ہوئے اسے سن رہی تھی۔

آپ چلیں جائیں نا میری وجہ سے آپ اپنے ارادے نہ بدلیں۔ میں تو اب کافی ٹائم تک آپ کے ساتھ کہیں نہیں جا سکتی۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

تمہارے بنا اب میں کہیں نہیں جا سکتا۔ لڑکی بہت خاص ہو گئی ہو تم میرے لئے لیکن یہ باتیں تمہاری سمجھ سے باہر ہیں۔

وہ ٹھنڈی آہ بھر کر بولا۔

آپ سے ایک بات پوچھوں برا تو نہیں منائیں گے ؟ وہ کچھ ہچکچاتے ہوئے اس کے پاس آ گئی تھی جب کہ اس کے اتنے پاس آنے پر وہ اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے خود پر گرا چکا تھا۔

اگر اتنی پاس آ کر کچھ کہو گی تو وعدہ کرتا ہوں برا نہیں مناؤں گا لیکن دور سے کہو گی تو برا بھی مناؤں گا اور تمہاری بات کا جواب بھی نہیں دوں گا وہ اس کے گرد بانہوں کے حصار تنگ کرتے ہوئے بولا۔ اس کے انداز پر وہ نگاہیں جھکا گئی

اب بولو بھی ایسی کونسی بات ہے جس کے لیے تم نے اتنا فاصلہ طے کیا ہے وہ اسے شیشے سے لے کر بیڈ تک کا سفر دکھاتے ہوئے بولا۔

وہ مجھے پوچھنا تھا آپ کی جو کزن غائب ہوئی ہے وہ کہاں چلی گئی ہے اور اب کیا شادی نہیں ہو گی۔۔۔؟

اس نے آخر اپنا سوال مکمل کر ہی لیا تھا جو اتنے وقت سے اس کے دل و دماغ پر قبضہ جمائے بیٹھا تھا۔

تم کیا چاہتی ہو وہ لڑکی واپس آ جائے اور میرا اس کے ساتھ نکاح ہو جائے وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگا

اللہ نہ کرے میں کیوں ایسا چاہوں گی میں تو بس پوچھ رہی ہوں آپ سے اس نے فوراً جواب دیا تھا

اللہ نہیں چاہے گا ایسا ان شاءاللہ زریام شاہ کے دل و دماغ پر ایک جادو گرنی میں نے اپنا قبضہ کر لیا ہے۔ اب زریام شاہ اس سے دور کبھی بھی نہیں جا سکتا۔ وہ رازدارانہ انداز میں بولا

۔جادو گرنی۔۔؟وہ حیران ہوئی تھی۔

ہاں جادو گرنی نام جاننا چاہو گی اس کا وہ الٹا سوال کرنے لگا

عمایہ نے فوراً اثبات میں گردن ہلائی تھی

اس کا نام عمایہ ذریام شاہ ہے بہت چالاک جادو گرنی ہے ایسا اثر دکھاتی ہے اپنے جادو کا سامنے والا چاروں شانے چت ہو جاتا ہے

وہ مزے سے اسے بتا رہا تھا

جی نہیں میں کوئی جادو گرنی نہیں ہوں،میں عام سی انسان ہوں۔جسے یہ تک نہیں پتا کہ اس کی آنے والی زندگی میں کیا ہونے والا ہے وہ اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بولی تو زریام مسکرا دیا۔

لیکن میں جانتا ہوں تمہاری زندگی میں آگے کیا ہونے والا ہے

تمہاری زندگی میں بہت ساری خوشیاں آنے والی ہیں جس میں ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہوں گے ہمارا ایک پیارا سا بچہ ہو گا۔

جو ہم دونوں سے بہت زیادہ پیار کرے گا اور ہماری پیاری سی جنت ہو گی جس میں ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہوں گے۔

وہ اس کا سر اپنے سینے پر رکھے آہستہ آہستہ بول رہا تھا جب کہ وہ خاموشی سے اسے سن رہی تھی اس کی باتیں اسے اچھی لگ رہی تھی۔

کیونکہ آنے والے وقت سے تو دونوں بے خبر تھے زندگی کب کیا روپ اختیار کر جائے کوئی بھلا کیا جانتا ہے

ooooo

کل رات جب ذریام نے اسے پوری بات بتائی تو وہ بہت پریشان ہو گیا تھا

ذریام ریدم سے شادی کے لیے تیار نہیں تھا

اس نے اپنے ولیمے اور عمایہ کو اپنا نام دینے کے لیے یہ سارا ڈرامہ کیا تھا لیکن اس ڈرامے میں اس نے ریدم کو غلط جگہ پہنچا دیا تھا

وہ کبھی بھی ریدم کو کاظمی حویلی بھیجنے کے بارے میں نہیں سوچ سکتا تھا

زریام کا کہنا تھا کہ اس نے ریدم کو کاظمی ہاؤس بھیج کر اچھا کیا ہے ریدم کا اصل گھر وہی ہے اور ان لوگوں کو یہ بات جاننے کا پورا حق ہے کہ ان کی پوتی اس دنیا میں ہے

اور باقی جہاں تک بات اس کی محبت کی ہے تو وہ بہت جلد اس کا رشتہ لے کر وہاں جائیں گے

اور ان دونوں خاندانوں میں اتنے سال سے جو یہ دشمنی چل رہی ہے اسے رشتہ داری میں بدل لیں گے۔

اور زریام کو یقین تھا کہ ایسا ممکن ہے لیکن شائزم کی سوچ اس سے الگ تھی وہ جانتا تھا ضروری نہیں کہ جیسے وہ لوگ سوچیں ایسا کچھ بھی ہو جائے

جو دشمنی اتنے سالوں ختم نہ ہو سکی وہ بھلا آگے بھی کیسے ختم ہو سکتی تھی لیکن شائزم ریدم کے لیے کسی بھی حد تک جانے کو تیار تھا۔

زندگی میں پہلی بار وہ محبت جیسے احساس سے آشنا ہوا تھا اور وہ اس احساس کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا

ooooo

یہ سب کچھ کیا ہے اور آپ یہ اتنا سارا سامان میرے کمرے میں کیوں لے کر آئے ہیں۔۔۔۔؟

وہ انہیں اتنا سارے شاپنگ بیگز لاتے دیکھ کر کہنے لگی تھی

ریدم بچے یہ ساری شاپنگ ہم نے تمہارے لئے کی ہے سوچا تمہیں ضرورت ہو گی ان سب چیزوں کی ابھی تو ہم یہی لائے ہیں باقی اور جو بھی چاہیے تم خود اس کے ساتھ جا کر لے آنا

باقی جو ہمیں سمجھ آیا وہ ہم لے آئے ہیں۔تایا ابو نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا

اور آپ کو کیوں کر ایسا محسوس ہوا کہ مجھے ان سب چیزوں کی ضرورت ہو گی۔۔۔؟ وہ الٹا ان سے سوال کرنے لگی

میری جان ہر انسان کی ضرورت ہوتی ہے تمہیں بھی تو۔۔۔۔۔

جی جی آنٹی جی آپ لوگ بلکل ٹھیک کہہ رہے ہیں ہر انسان کی ضرورت ہوتی ہے لیکن میری ساری ضروریات میرے نانا جان پوری کرتے ہیں اور مجھے ان سب چیزوں کی ضرورت نہیں ہے۔اٹھا کر لے جائیں یہ ساری چیزیں آپ اپنی بیٹیوں کو دے دیجئے

میں اپنی ضرورت کا ہر سامان اپنے ساتھ لے کر آئی ہوئی ہوں تو یہ میری ضرورت نہیں ہے وہ تائی امی کی بات کاٹتے ہوئے بولی تھی

تو بھی رکھ لو ہم تمہارے لئے بہت خوشی سے لے کر آئے ہیں تمہیں پتا ہے آج تک تمہارے تایا نے کبھی اپنی بیٹیوں کے لیے بھی شاپنگ نہیں کی یہاں تک کہ میرے لیے بھی کبھی کوئی چیز نہیں لے کر آئے لیکن تمہارے لئے انہوں نے خود جا کر یہ سب پسند کیا ہے، تو گفٹ کے طور پر ہی رکھ لو۔

تائی امی مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے بولی

سوری میں یہ سب کچھ نہیں رکھ سکتی وہ کیا ہے مجھے گفٹ لینے کی عادت نہیں ہے کبھی کسی نے دیا ہی نہیں اور نانا جان کو پسند بھی نہیں ہے میرا کسی سے گفٹ لینا، اگر لوں بھی تو صرف نانا جان سے ہی لیتی ہوں تو سوری میں نہیں رکھ سکتی آپ یہ سب لے جائیں

اس دفعہ اس نے سارے بیگز بیڈ سے اٹھاتے ہوئے تائی امی کے ہاتھ میں پکڑا دیے تھے۔

آئندہ پلیز میرے لئے کچھ بھی لانے سے پہلے آپ مجھے بتا دیجئے گا تاکہ میں منع کر سکوں۔

اف یو ڈونٹ مائنڈ مجھے آرام کرنا ہے وہ ان دونوں کے چہرے دیکھتے ہوئے بولی جہاں بالکل خاموشی چھائی ہوئی تھی مطلب صاف تھا کہ "میرے کمرے سے نکل جائیں میں آرام کرنا چاہتی ہوں۔"

بیٹا بالکل ہم جا ہی رہے ہیں تم بھی ذرا کمرے سے باہر نکلا کرو تاکہ تم گھر والوں کے ساتھ گھل مل سکو۔

مجھے اکیلے رہنے کی عادت ہے۔ ریدم ان کی بات کاٹ گئی تھی

تو بیٹا عادت بدلنے کی کوشش کرو۔ تایا ابو کے کچھ بھی بولنے سے پہلے تائی امی نے کہا تھا۔

میں کیوں اپنا آپ بدلوں میں جیسی تھی ویسی ہی ہوں مجھے جھوٹے دکھاوے کرنا نہیں آتا اگر دل میں عزت اور محبت نہ ہو تو میں منہ پر بھی اچھی نہیں بنوں گی

اور آپ لوگوں سے بھی یہی امید کرتی ہوں کل تک آپ لوگوں کو میری ماں پسند نہیں تھی۔تو آج اس کی بیٹی آپ کے لئے عزیز کیسے ہو گئی۔۔۔؟

کل تک آپ لوگ میرے باپ کی خوشی میں خوش نہیں تھے تو آج مجھ سے خوشگوار تعلقات کیوں بنانا چاہتے ہیں؟

میں ہمیشہ کے لئے یہاں پر نہیں آئی صرف ایک مجبوری کی وجہ سے آئی ہوں اور جلدی چلی جاؤں گی مجھے یہاں ساری زندگی نہیں رہنا تو پلیز آپ بھی یہ سب کچھ مت کریں۔

میرے سامنے یہ جھوٹے محبت کے دکھاوے نہ کریں۔مجھے یہ سب کچھ نہیں چاہئے میں ہمیشہ سے اکیلی تھی اور آگے بھی اکیلی ہی رہوں گی۔

وہ اپنی بات ختم کرتی ان کے کچھ بولنے سے پہلے ہیں جا کر واش روم میں بند ہوئی تھی۔جب کہ وہ دونوں خاموشی سے اس کمرے سے نکل آئے تھے اور ان کے وہاں رکنے کا کوئی مقصد ہی نہ تھا

oooooo

دیشم تم کمرے کے اندر آؤ وہاں باہر کیوں کھڑی ہو وہ دیشم کو دروازے سے باہر نکلتے دیکھ کر کہنے لگے تھے جب کہ وہ جو اجازت مانگنے والی تھی ان کے خود بلا لینے پر وہ اندر داخل ہو گئی

میں اس انسان کے ساتھ نہیں رہ سکتی دادا جان اس نے مجھے تھپڑ مارا ہے لیکن میں جانتی ہوں آپ کو ہر معاملے کی طرح اس میں بھی وہ صحیح اور باقی سارے غلط لگتے ہوں گے اسی لئے میں آپ کو بس اتنا کہنے آئی ہوں کہ مجھے اپنی عزت کا تھوڑا پاس رکھنے دیں میں اس شخص کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔

وہ ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی تھی جبکہ کمرے کے اندر داخل ہوتے خداش کے قدم وہیں رک گئے تھے

دیشم تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم ابھی تم لوگوں کی شادی کو دن ہی کتنے ہوئے ہیں کہ تم اس سے طلاق مانگ رہی ہو۔

تمہارے دماغ میں چل کیا رہا ہے۔مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہیں کیا ہوتا جا رہا ہے

دادا جان اس نے مجھے تھپڑ مارا ہے۔دادا جان پتہ نہیں کیا کیا بولنے والے تھے کہ وہ بول اٹھی

بے شک اس میں غلطی تمہاری ہی ہو گی بتاؤ کیا کیا ہے تم نے۔۔۔؟ وہ غصے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

واؤ مطلب کہ تھپڑ کھا کر بھی غلطی میری ہی ہے اور وہ شخص آپ کو نظر نہیں آ رہا جو اپنی بہن کا قتل کر کے آرام سے آزاد گھوم رہا ہے اس کے چہرے پر ایک ذرا سی بھی اس بات کی پشیمانی نہیں ہے کہ اس نے کسی اور کا نہیں بلکہ اپنی سگی بہن کا قتل کر دیا۔

نا اسے اس بات کا دکھ ہے کہ اس کی بہن مر گئی آپ چاہتے ہیں کہ ایسے بے مروت بے رحم انسان کے ساتھ میں اپنی زندگی برباد کروں تو ایسا بالکل نہیں ہو گا آپ بتائیں آپ میرا ساتھ دیں گے یا نہیں۔

نہیں میں تمہارا اس معاملے میں کوئی ساتھ نہیں دوں گا۔ دیشم جن باتوں کے بارے میں تم نہیں جانتی ہو ان کو یہیں پر ختم کر دو حرم کے معاملے سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں ہے اس کے ساتھ کیا ہوا اور کیوں ہوا یہ سارے معاملات ہمارے ہیں ہم دیکھ لیں گے۔

تم بس دعا کرو اور جو تمہارا کام ہے تمہیں وہ کرنا ہے اپنے شوہر کی خدمت کرو اس کی دلجوئی کرو اس کو ایک اچھی زندگی دو اور اس کے ساتھ ایک اچھی زندگی گزارو

تم دونوں خوش رہا کرو میں تم لوگوں کو جلدی ہی گھومنے پھرنے کے لیے بھیجتا ہوں شادی کے بعد تم دونوں نے ایک دوسرے کے ساتھ وقت نہیں گزارا۔

تم دونوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے کی ضرورت ہے ایک دوسرے کے قریب رہنے کی ضرورت ہے۔ شمالی علاقوں میں ٹرپ کے لئے جانا تھا ناں تمہیں۔۔۔ میں تمہیں اور خداش کو وہاں بھیجتا ہوں۔

ان سب چیزوں سے نکل کر اپنی زندگی کو تھوڑا انجوائے کرو مجھے یقین ہے کہ تم اس کے ساتھ۔۔۔۔

اس نے مجھے تھپڑ مارا ہے اور آپ مجھے اس کے ساتھ بھیج رہے ہیں۔

بیٹا میاں بیوی میں چھوٹے موٹے جھگڑے چلتے رہتے ہیں بات طلاق تک کوئی نہیں لے کر جاتا اور جہاں تک حرم والا معاملہ ہے اس میں تم کچھ بھی بولنے کا حق نہیں رکھتی خداش بالکل صحیح ہے۔

اور میں اس معاملے پر کسی طرح کی بحث نہیں کرنا چاہتا میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ میں حرم کا نام اس گھر میں نہیں سننا چاہتا۔

اور میں اس آدمی کا نام نہیں سننا چاہتی اس کے ساتھ ایک لمحہ نہیں گزار سکتی اور آپ مجھے اس کے ساتھ باہر بھیج رہے ہیں

نفرت ہے مجھے اس آدمی سے نہیں رہنا مجھے اس کے ساتھ مجھے طلاق چاہیے ہر قیمت پر چاہیے اگر آپ میرا ساتھ نہیں دے سکتے تو یہ مت سوچیے گا کہ میں ہار جاؤں گی

آپ کو حرم کا نام نہیں سننا تو کوئی نہیں لے گا حرم کا نام لیکن پھر بھی میں اس کے ساتھ ساری زندگی برباد نہیں کروں گی یہ یاد رکھیے گا۔

ان کے سمجھانے بجھانے کا یہ اثر ہوا تھا کہ وہ مزید غصے میں ان کے سامنے بدتمیزی کر گئی تھی اور خداش کی برداشت بھی یہیں تک تھی تبھی وہ کمرے میں داخل ہو گیا

داداجان اس کا دماغ خراب ہے لیکن آپ فکر نہ کریں میں اس کا دماغ ٹھکانے لگا دوں گا اس کے طلاق لینے کے سارے شوق میں پورے کرتا ہوں۔

اور آپ کو ہمیں جہاں بھیجنا ہے وہاں بھیجنے کی تیاری کریں ہم ضرور جائیں گے وہ ان سے کہتے ہوئے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے باہر لے گیا تھا

جب کہ داداجان پریشانی سے بیٹھ گئے تھے اللہ نہ کرے کہ حرم کے کسی بھی راز سے خداش کا گھر خراب ہو۔

یہ نہیں تھا کہ وہ اپنی غلطیوں پر پردہ ڈالنا چاہتے تھے لیکن اس راز کے ساتھ اور بھی بہت ساری چیزیں باہر آ جانی تھی اور شاید ان کا خون ہمیشہ کے لئے ان سے دور ہو جاتا۔

OOOOOO

نکاح مبارک ہو! وہ اس کے کان میں گنگنایا تھا

آپ کو بھی مبارک ہو اللہ پاک یہ سفر نیک کرے۔ساگر نے مسکراتے ہوئے اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیئے تھے۔

ان شاءاللہ سب کچھ ٹھیک ہو گا پریشان مت ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔اور جس کے ساتھ اللہ ہوتا ہے اس کے ساتھ ساری کائنات ہوتی ہے۔

اسے خود سے لگاتے ہوئے وہ ایک نئ زندگی کی شروعات کر چکا تھا آج ان کا اک نیا سفر شروع ہونے والا تھا وہ یہ تو جانتے تھے کہ زندگی کے اس سفر میں سوائے بھاگنے کے اور اپنوں سے دور جانے کے اور کچھ بھی حاصل نہ ہو گا لیکن ایک درد بھری زندگی گزارنے سے بہتر یہ زندگی تھی جس میں وہ اپنے ہمسفر کے ہم قدم تھی۔

وعدہ کرتا ہوں افشین میں تم پر کبھی کوئی مصیبت نہیں آنے دوں گا تمہاری طرف اٹھنے والی ہر بری نظر کو پہلے میرا سامنا کرنا پڑے گا میں تمہارا محافظ بن کر تمہاری حفاظت کروں گا وہ اسے اپنا یقین دلا رہا تھا اور اسے اس کی ہر بات پر افشین کو دل و جان سے یقین تھا

OOOOOO

ساگر کے اچانک گھر سے غائب ہونے کے ساتھ ہی افشین کے گھر سے غائب ہونے کی خبر بھی پھیل چکی تھی وہ بہت بار افشین کا نام لے کر ان سب کو بتا چکا تھا کہ وہ اس کی محبت ہے

وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے لیکن وہ ایسا کوئی بھی قدم اٹھائے گا وہ ان لوگوں نے سوچا ہی نہیں تھا

ساگر ایک لڑکی کو گھر سے بھگا کر لے گیا تھا اور وہ بھی کوئی عام لڑکی نہیں بلکہ ان کے دشمن کی بیٹی وہ لوگ جتنا سوچ رہے تھے اتنا ہی زیادہ پریشان ہو رہے تھے

اگر وہ لوگ ساگر کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے تو وہ اسے جان سے مار ڈالیں گے جبکہ ان کا اپنا بھی غصے سے برا حال تھا وہ بھی یہی سوچ رہے تھے کہ اگر ساگر نے ہی یہ حرکت کی ہوئی

تو اس کا وہی حال ہو گا جو اس گاؤں کے باقی لوگوں کا ہوتا آیا ہے یہ سزائیں انہوں نے ہی بنائی تھیں اور یہ قانون ان پر بھی لاگو ہوتے تھے لیکن اگر واقعی افشین ساگر کے ساتھ گھر سے بھاگی ہے تو اس کا انجام کیا ہو گا

کیا یہ گاؤں کے لوگ اسے جینے دیں گے نہیں اس کے ساتھ وہی ہو گا جو آج تک ہوتا آیا ہے اور جو افشین کا باپ کرتا ہے یعنی کہ اسے سرعام کاری کر دیا جائے گا اور ان کا بیٹا قتل ہو جائے گا۔

ساگر کو ڈھونڈو اسے کیسے بھی گھر واپس لے کر آؤ اور اس لڑکی کو وہیں دفع کرو جہاں وہ ہے

ہمیں ہر قیمت پر یہ بات ثابت کرنی ہو گی کہ وہ لڑکی ہمارے ساگر کے ساتھ نہیں بھاگی بابا جان پریشانی سے دائیں بائیں چلتے ہوئے ان سب کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے اپنے بیٹے کو ان سب سے نکالنا آسان تو ہرگز نہیں تھا

کیونکہ وہاں افشین نے بھی ساگر کا نام لے کر سب کو بتایا تھا کہ وہ ساگر نامی بندے سے محبت کرتی ہے جو ان لوگوں کا دشمن ہے۔

تین دن میں افشین کا نکاح تھا اور نکاح سے پہلے جو قدم اس نے اٹھایا تھا وہ اس کی زندگی کو موت کی طرف لے جانے میں بہت اہم کردار ادا کر رہا تھا

oooooooooo

چھوڑو مجھے تم میرے ساتھ کچھ نہیں کر سکتے خبردار جو مجھ پر اپنا حکم چلانے کی کوشش کی میں تمہاری حکم کے غلام نہیں ہوں

سنا تم نے خداش کاظمی نفرت ہے مجھے تم سے۔۔میں تم جیسے انسان کے ساتھ ایک پل نہیں گزار سکتی۔۔زندگی تو بہت دور کی بات ہے وہ چلائے جا رہی تھی جب کہ وہ اسے گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لے آیا تھا گھر میں سب لوگ ہی تماشہ دیکھ کر پریشان ہو چکے تھے

پہلے حرم کی موت نے اس گھر میں خاموشی کا سماں باندھ دیا تھا اور اب خداش اور دیشم کی آئے دن ہونے والی لڑائیوں نے گھر کا ماحول ہی خراب کر دیا تھا

پہلے اپنی ہی بیٹی کی موت کو لیکر تائی امی کا اتنا ٹھنڈا اور سرد انداز جیسے انہیں اپنی بیٹی کی موت سے کوئی لینا دینا ہی نہ ہو اور پھر بھی دیشم کا ضرورت سے زیادہ احتجاج ان سب کو حیرانگیوں کی گہرائیوں میں پہنچا چکا تھا۔

دیشم حرم کے بہت کلوز تھی وہ ایک دوسرے کو سگی بہنوں کی طرح چاہتی تھی سامیہ اور دیدم نے تو ڈر کے مارے آواز ہی نہ اٹھائی تھی جب کہ دیشم نے انتہا کر دی تھی

داداجان سے سوال پوچھنے کا حق کوئی بھی اپنے پاس نہیں رکھتا تھا سب کی طرف سے خاموشی تھی جب ماں باپ نے ہی اس قصے کو ختم کر دیا تھا تو تایا چاچا بیچ میں بول کر کون سا تیر مار لیتے

اگر ماں باپ کو ہی بیٹی کی موت سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا تو پھر وہ کیا کر سکتے تھے اسی لیے حرم کی موت کے بعد گھر میں ایک خاموشی چھا گئی تھی جسے آج کل دیشم کی چیخ وپکار توڑ رہی تھی

oooooo

وہ اسے گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لایا اور بیڈ پر پھینکنے والے انداز میں دھکا دیا ساتھ ہی دروازہ بھی بند کر دیا تھا کہ آواز باہر نہ جائے۔

پھر تیزی سے اس کے پاس آتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھ میں دبوچتے ہوئے اسے اپنے بے حد قریب کر لیا تھا

اب بتاؤ کیا چاہیے تمہیں۔۔۔۔ مجھ سے طلاق لو گی ہاں۔۔۔۔طلاق لے کر کہاں جاؤ گی۔۔ کوئی ٹھکانا ہے۔۔۔۔؟

تمہارا کیا کوئی ٹھکانہ ہو گا تمہارے تو ماں باپ کا ٹھکانہ نہیں ہے سب لوگ میرے گھر میں رہ رہے ہیں۔

کس کی شہہ پر اتنا اچھل رہی ہو دیشم خداش کاظمی تمہارا باپ نکاح پر حق مہر میں دو کروڑ کی رقم لکھوا کر تم سے طلاق لینے کا حق چھین چکا ہے نکاح نامے پر تمہیں کسی طرح کا طلاق لینے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے

تم کبھی بھی مجھ سے طلاق نہیں لے سکتی جب تک میں تمہیں خود اپنی مرضی سے نہ چھوڑنا چاہوں دنیا کا کوئی قانون کوئی عدالت تمہیں مجھ سے دور نہیں کر سکتی تم آج بھی میرے نام سے جانی پہچانی جارہی ہو اور قیامت کے دن تک میرے نام سے جانی پہچانی جاؤ گی۔

تم پر تو کیا تمہاری ایک ایک سانس پر میرا حق ہے خداش کاظمی ہوں دیشم جانم۔

میں نے زندگی کے کسی موڑ پر کوئی غلطی نہیں کی تو تمہیں لگتا ہے کہ میں تم سے نکاح کے وقت تم جیسی جذباتی اور بے وقوف لڑکی کو ایسا کوئی حق دوں گا جس سے تم میری زندگی برباد کر سکو۔۔۔؟

تو یہ غلط فہمی ہے تمہاری اسی لئے اب منہ بند کر کے آرام سے اس کمرے میں بیٹھی رہو ورنہ میں اگر شوہر والے حق جتانے پر آگیا تو صبح سب سے منہ چھپاتے پھرو گی۔۔

اسی لیے اب بہتر ہے کہ تم وہ کام کرو جو بیویاں کرتی ہیں۔۔ کیا کہہ رہے تھے داداجان کہ خدمت کرو میری میری دلجوئی کا سامان کرو۔ چیخنا چلانا بند کر کے اپنی زندگی کی طرف دیکھو۔

لیکن نہیں تمہیں تو اپنی نامکمل وکالت جھاڑنی ہے۔

وہ آہ بھر کر بولا

تو اس کے "نامکمل" لفظ پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔

میں سے کسی چیز کو نہیں مانتی میں تم پر کیس کروں گی اور۔۔۔۔۔۔

آئی لو یو دیشم۔۔۔۔ وہ پتا نہیں کیا کیا بولنے والی تھی جب اس کی آواز آئی

بہت محبت کرتا ہوں میں تم سے آج سے نہیں ہمیشہ سے زندگی کے ایک ایک پل میں، میں نے چاہا ہے تمہیں ۔۔۔تمہاری ہر بات ہر چیز عزیز ہے مجھے اتنی محبت میں نے کسی سے نہیں جتنی تم سے کی ہے دیشم۔

تم مجھے تکلیف دیتی ہو جب طلاق کے لیے کہتی ہو جب دور جانے کی بات کرتی ہو دیشم مجھے تکلیف مت دو میں بہت پیار کرتا ہوں تم سے۔وہ تھک ہار کر اس کے سامنے اپنے جذبات بیان کر گیا۔

جھوٹ۔۔۔۔وہ ایک لفظ میں اس کے جذبات کو بے مول کر گئی تھی۔اس کے اس ایک لفظ پر وہ اسے دیکھ کر رہ گیا ۔وہ اتنا بے یقین تھا اس کے لیے۔

میں سچ بول رہا ہوں دیشم اسے لگا جیسے وہ کسی گہری کھائی سے بول رہا ہو۔

آپ مجھے ہر طریقے سے بے بس کر ہی چکے ہیں خداش کاظمی تو یہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ جب چاہیں اپنی فتح کا جھنڈا میری جسم و جان پر لگا کے اپنی انا کو تسکین پہنچا سکتے ہیں

لیکن خدا کے لئے میرے سامنے یہ جھوٹی محبت کا ڈرامہ مت کیجئے گا۔محبت بہت پاک لفظ ہے اسے اپنے مفاد کے لیے استعمال نہ کریں آپ کے اصل سے واقف ہوں میں۔۔وہ ایک بار پھر سے اس کی محبت کو جھٹلاتی نفرت سے بولی تھی۔

اور بس یہیں تک برداشت تھی خداش کاظمی کی وہ اپنی محبت کو اس لڑکی کے سامنے بے مول کرنے کی ہمت نہیں رکھتا تھا وہ اٹھ کر کمرے سے نکل گیا تھا

ooooo

لیں حرم میڈم سارا کام ہو گیا اور کوئی آرڈر ہے تو بتائیں ہم وہ بھی کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

صیام نے اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا جو سارا کام ہونے کے بعد کافی خوش نظر آرہی تھی۔

نہیں آج کے لیے اتنا کافی ہے اگر اور کام ہوا تو میں آپ کو بتا دوں گی۔ سر شوہر آپ کو فون کر لیں گے آج تو سچ مچ آپ نے ہمارا اتنا سارا کام کروایا اس نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا

ایک چھوٹا موٹا معصوم سا تھینک یو مجھے بھی بول دو میں نے بھی اپنی کمر توڑی ہے جان۔اس کی ساری توجہ صیام کی طرف اس سے برداشت نہ ہوئی تھی۔اس کا دل چاہا کہ وہ صیام کو ہی غائب کر دے جو کب سے صرف اسے اہمیت دے رہی تھی

آپ کو کیا تھینک یو بولوں آپ تو گھر کے آدمی ہیں میرا اکیلے کا گھر خوبصورت تھوڑی ہوا ہے آپ کا بھی تو ہوا ہے آپ کو تو مجھے تھینک کو بولنا چاہیے جس نے اتنا دماغ لڑایا۔ہے نا صیام سر۔۔۔؟

وہ اسے تھینک یو بولنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی اسی لیے منہ بنا کر بولی۔

تمہیں اس کو تھینک یو بولنا چاہیے یشام ہم نے تو صرف یہ سامان اٹھا کر ادھر ادھر کیا ہے دماغ تو اس کا ہی تھا نا۔اور ویسے بھی جسمانی تھکن سے کہیں زیادہ ہوتی ہے دماغ کی تھکن وہ یقیناً تم سے زیادہ تھک چکی ہو گی۔

صیام نے اس کی حالت کا مزہ لیتے ہوئے کہا۔

صیام سر آپ کی برتھ ڈے کب ہے۔۔۔؟اس بے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

گڑیا میری برتھ ڈے تو بہت دور ہے۔ جون میں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

اور شوہر سر آپ کی۔۔۔؟ اس نے بار بار یشام سر کہنے پر ٹوکا تو اس نے خود ہی اس کا نام بنا لیا تھا۔ جس پر وہ اسے صرف گھور ہی سکا تھا

میری زیادہ دور نہیں ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو کیا مجھے کوئی گفٹ دینا ہے۔ وہ مسکراتے ہوئے اس کے ننھے سے دماغ کے اندر کی بات ہے جانے کی خاطر بولا۔

نہیں نہیں مجھے کوئی گفٹ نہیں دینا اور نہ ہی مجھ سے ایسی کوئی امید رکھیے گا میں تو بچی ہوں ویرو کہتے ہیں بچے گفٹس نہیں دیتے لیتے ہیں۔ اور ویسے بھی بچوں سے گفٹ نہیں لینے چاہیے۔ میں تو ٹریٹ لینے کے لئے کہہ رہی ہوں۔ آپ کب تک مجھے ٹریٹ دیں گے اپنی برتھڈے کی اس نے تفصیل سے بتایا تو صیام کا قہقہ بلند ہوا۔

کیا چاہیے تمہیں ٹریٹ میں؟ وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔ اب وہ اسے کچھ دلانے کے لیے اسے اپنے برتھ ڈے کا ویٹ نہیں کروا سکتا تھا

مجھے وہ سب کچھ جو پارٹی میں ہوتا ہے ایک عدد چاکلیٹ کیک مل جائے 2 سے 3 آئس کریم اور بس یہی کچھ اس نے اپنی فرمائش نوٹ کروائی تھی۔

کہیں باہر ڈنر نہ کریں اس نے صیام کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

نہیں بالکل نہیں میں گھر جا رہا ہوں آل ریڈی بہت لیٹ ہوں صرف حرم کے پیپر دینے آیا تھا۔ تم حرم کو لے جاؤ۔

Urdu Novels Ghar

صیام نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اس کے انداز پر وہ مسکرا دیا تھا۔ وہ۔ چاہتا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزاریں

میں کپڑے چینج کر کے آؤں۔؟ وہ ابھی ایک دوسرے کی طرف متوجہ تھے جب ایکسائٹڈ سی حرم کی آواز سنائی دی۔

یشام نے اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ فوراہی کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

کتنی معصوم ہے نایہ۔۔۔۔ صیام نے اس کے جانے پر کہا

معصوم تو بہت ہے لیکن کچھ تو ہے جس کا پردہ ہے۔ سب کچھ اتنی آسانی سے ٹھیک نہیں ہو سکتا صیام کوئی تو راز ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ بہت چالاک ہے یا کوئی پلاننگ کر کے یہاں آئی ہے۔ لیکن کچھ تو ہے جو وہ چھپا رہی ہے اور میں وہ جاننا چاہتا ہوں۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا تو صیام کا دل چاہا کہ وہ اسے اس دن کے بارے میں ساری بات بتادے جب حرم نے صیام کے موبائل پر اپنے دادا جان کو فون کیا تھا اس کے موبائل پر کال ریکارڈر لگا تھا جس میں وہ ساری باتیں ریکارڈ تھی

لیکن نہیں وہ اپنے دوست کا گھر بستے ہوئے دیکھنا چاہتا تھا وہ اس کی زندگی میں خوشیاں دیکھنا چاہتا تھا اسے دکھ دینے کے بارے میں تو وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا اسی لیے خاموشی سے اٹھ گیا

مجھے تو کوئی پردہ نہیں لگتا ایسا لگتا ہے جیسے حرم یہاں آ کر خوش ہے تمہیں ابھی شوہر کے روپ میں نہ سہی لیکن ایک دوست کے روپ میں قبول کر چکی ہے۔

اور میرا یہی خیال ہے کہ تمہیں اپنے دماغ سے فضول سوچ نکالتے ہوئے اپنی زندگی میں آگے بڑھنا چاہیے وہ کہہ کر وہاں سے جاچکا تھا جبکہ وہ حرم کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگا

oooooo

کون سے رنگ کا ڈریس چاہیے تمہیں۔۔۔۔؟زریام نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

جو آپ کو پسند ہو اس کا معصوم سا جواب آیا۔

ہمم۔۔۔وہ ہاں میں سر ہلاتا خود ہی اس کے لیے کپڑے دیکھنے لگا۔

یہ پیارا لگے گا تم پر سوٹ کرے گا کیا کہتی ہو وہ اسے ایک خوبصورت سی ڈریس دکھاتے ہوئے پوچھنے لگا۔

جو آپ کو بہتر لگے۔وہ اس کا بازو تھامتے ہوئے ڈریس دیکھ رہی تھی۔زریام مسکرایا۔

جوتے کس طرح کے چاہیے۔اس نے۔پوچھا۔

جو آپ کو اچھے لگیں ویسے۔اس کا جواب معصومیت سے بھرپور تھا۔زریام کی مسکراہٹ اور بھی گہری ہو گئی۔

نائٹی کون سے کلر کی لوں۔۔۔؟اس نے شرارت سے پوچھا۔

جی۔۔۔۔ج۔۔۔

چھوڑو تم سے کیوں پوچھ رہا ہوں اپنی مرضی سے لے لیتا ہوں۔جو مجھے پسند آئے کیا کہتی ہو۔۔۔؟وہ آنکھوں میں شرارت لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

Urdu Novels Ghar

نہیں۔۔۔میں۔۔۔۔کیسے۔۔۔۔"

جیسے باقی سب کچھ میری مرضی سے پہنو گی وہ بھی میری مرضی سے پہن لینا۔

وہ۔۔تو۔۔می۔۔۔۔آپ۔۔۔۔"

لڑکی میرے سامنے "یہ" "وہ" مت کیا کرو مجھے بالکل اچھے نہیں لگتے یہ بے معنی الفاظ۔وہ سختی سے بولا

میں نہیں پہن سکتی بے حیالباس۔۔۔اس نے جملہ مکمل کیا

اتناسب کچھ میری مرضی سے لے رہی ہو۔جیسے تمہاری اپنی کوئی پسند ہی نہیں تو سوچا یہ بھی دلا دیتا ہوں۔

نہیں ناوہ تو میں اس لیے آپ کی مرضی سے لے رہی ہوں کیونکہ مجھے آپ کو دکھانا ہے۔

ہاں تو وہ بھی صرف مجھے ہی پہن کر دکھانا بند کمرے میں وہ اب بھی باز نہ آیا تھا۔

زریام۔۔۔میں۔۔۔۔۔"نہیں۔۔پلیز۔۔۔۔۔"وہ بھی بول رہی تھی کہ ذریام نے اچانک جھک کر اس کے لبوں پر پیار بھری مہر لگائی اور پیچھے ہٹا۔عمایہ۔کو تو یقین ہی نہیں آیا کہ وہ بیچ مارکیٹ میں ایسی کوئی حرکت کر سکتا ہے۔

بہت پیاری لگ رہی ہو بہت پیار آرہا ہے تم پر۔اس کے منہ کھول کر آگے پیچھے دیکھنے پر وہ بڑی محبت سے بولا۔

زریام کیا ہو گیا ہے آپ کو ہم بیچ بازار میں کھڑے ہیں۔لوگ کیا کہیں گے۔اس نے اسے جگہ کا احساس دلانا چاہا۔

ہاں تو میں اپنی بیوی کو پیار کر رہا ہوں۔اپنی پرسنل پراپرٹی ذاتی ملکیت پر حق جتا رہا ہوں۔کوئی کون ہوتا ہے کچھ کہنے والا۔۔۔؟وہ پر سکون تھا۔

اف اللہ۔۔۔کتنے بے باک ہیں آپ زریام اگر کسی نے دیکھ لیا ہوتا تو۔۔۔۔۔۔"

کسی نے نہیں دیکھا جان من اور کوئی دیکھ لیتا تو کیا وہ اکھاڑ لیتا۔

چلو آؤ دوسرے کاؤنٹر پر چلتے ہیں۔کچھ اور لیتے ہیں وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا وہ اسے صبح صبح ہی اپنے ساتھ شاپنگ پر لے کر آ گیا تھا۔

اس نے ہزار بار منع کیا کہ اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے لیکن وہ اس کی سن ہی کہاں رہا تھا وہ تو صرف اپنی کر رہا تھا.

کیا ہوا تھک گئی ہو کیا کچھ دیر آرام کرنا چاہو گی آؤ تمہیں کچھ کھلاتا ہوں۔وہ کہہ کر اسے نیچے کی جانب لے جانے لگا جبکہ وہ بنا کچھ بھی بولے اس کے ساتھ آنے لگی تھی وہ کہاں اس کی سنتا تھا کرنی تو اس نے اپنی ہی تھی۔

تو پھر بار بار منع کرنے کی یا اسے روکنے کی ضرورت نہیں تھی۔وہ جو کہہ رہا تھا بالکل ٹھیک تھا۔اسی سوچ کے ساتھ وہ اس کے ساتھ نیچے آ رہی تھی جب اچانک اس کا دھیان سامنے کی طرف گیا۔

اس نے بس ایک نظر اسے دیکھا پھر نگاہ اس انداز میں پھیر لیں جیسے اس نے کسی کو دیکھا ہی نہیں اور دل و جان سے دعا کی کہ ذریام کی نظر اس طرف نہ جائے۔

تم نے کوئی اچھے اچھے نام سوچے ہمارے ہونے والے بچے کے لیے۔ویسے ہمارا سوچنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں کیوں کہ داداجان ابھی تو کچھ بھی نہیں بول رہے لیکن جب بے بی دنیا میں آئے گا نہ تب دیکھنا تم وہ تو ہمیں ہاتھ بھی نہیں لگا دیں گے بچوں سے بہت پیار کرتے ہیں داداجان۔

وہ مزے سے اس سے باتیں کر رہا تھا جبکہ عمایہ بار بار چور نظروں سے داخلی ایریا کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ باہر جا رہا تھا۔

اب ہم سیدھے گھر چلیں گے ناں وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی۔

اتنی جلدی کیا ہے گھر جانے کی آج گھر سے نکل آئے ہیں تو تھوڑی دیر انجوائے کر لیتے ہیں ایک دوسرے کے ساتھ ابھی تو ہم سمندر پر چلیں گے تھوڑی دیر لہروں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کریں گے۔بلکہ یہ کام تم کرنا میں تمہارے ساتھ چھیڑ چھاڑ کروں گا۔

جی نہیں مجھے کوئی شوق نہیں ہے لہروں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کا اور آپ۔۔۔۔

اچھا لہروں کے ساتھ نہیں میرے ساتھ کر لینا۔وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے آفر دینے لگا۔

بہت بے شرمی والی باتیں کرتے ہیں آپ زریام وہ اسے گھور کر بولی۔

لیکن جان میں نے کونسی بے شرمی والے بات کی ہے ذرا ایکسپلین کرو میں تو لہروں کی بات کر رہا ہوں۔وہ بالکل معصوم بنا۔

یہ مطلب تم نے کیا سوچا کہیں تم نے یہ تو نہیں سوچا کہ میں وہاں سمندر پر تمہیں "کس" چھی چھی چھی عمایہ تمہاری سوچ بھی نا۔۔۔۔۔گندی لڑکی وہ شرارت سے بھرپور انداز اپنائے ہوئے تھا

ویسے اگر تمہیں کس چاہے تو ایم ریڈی لیکن یہاں ہوٹل میں اتنے لوگوں کے بیچ اچھا تھوڑی لگے گا وہ معصوم۔بنا۔

اچھا تو جب تھوڑی دیر پہلے وہاں مارکیٹ میں آپ مجھے۔۔۔۔۔

اوکے اوکے بابا ٹھیک ہے میں کس کروں گا تمہیں سمندر پر اٹس اوکے اتناہا ئپر ہونے والی کونسی بات ہے اس میں وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا تو عمایہ کو ڈھیر ساری شرمندگی نے آلیا وہ اسے باتوں میں پھنسا چکا تھا۔

آپ بہت بُرے ہیں زریام۔۔۔وہ بس اتناہی کہہ سکی۔ جبکہ اسے اتنا شرماتے دیکھ وہ کھل کر ہنسنا تھا۔

oooooo

داداجان ٹکٹ بک کرواچکے ہیں ہماری کل شام کو نکلنا ہے سامان پیک کر لینا۔وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔

مجھے کہیں نہیں جانا میں پہلے بھی بتاچکی ہوں وہ بدتمیزی سے گویا ہوئی۔

تم سے کسی نے نہیں پوچھا اور نہ ہی تم سے کوئی پوچھے گا۔اگر کل شام تک تیار نہیں ہوئی تو میں زبردستی لے جاؤں گا

۔

اور یہ تو تم جانتی ہو کہ میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ تمہارے معاملے میں اب مجھے تمہاری بھی اجازت کی ضرورت نہیں۔

زبردستی کریں گے آپ میرے ساتھ۔۔۔؟وہ اس کے سامنے آکر پوچھنے لگی انداز میں واضح بدتمیزی کا عنصر شامل تھا۔

تمہاری نظروں میں زبردستی کیا ہے دیشم۔۔۔میں نہیں جانتا میری نظروں میں یہ میرا حق ہے۔اور تم میرے کسی حق سے پیچھے ہٹنے کا کوئی حق نہیں رکھتی۔

Urdu Novels Ghar

تیاری کر لو ہمیں کل شام کو یہاں سے نکلنا ہے اب کوئی فضول بحث نہیں۔ میں مزید لڑنے کے موڈ میں نہیں ہوں اور نہ ہی تمہاری سننے کے۔

آگے بڑھو جو ہوا سب بھول جاؤ یہ اسی طرح سے لکھا تھا اب اپنی زندگی کے بارے میں سوچوں بہت لمبی زندگی پڑی ہے ایک دوسرے کے ساتھ جینے کی لڑیں گے مریں گے

لیکن جو بھی کریں گے ایک ساتھ کریں گے تمہاری طلاق لینے والی خواہش تو میں کبھی بھی پوری نہیں ہونے دوں گا یہ زندگی تمہیں میرے ساتھ ہی برباد کرنی پڑے گی اپنی مرضی سے یا پھر بقول تمہارے میں زبردستی کروں گا۔

لیکن ہم رہیں گے ساتھ ہمیشہ ہر قدم پر میں ہر وہ راہ بند کر دوں گا جو تمہیں مجھ سے دور لے جائے۔

بہتر ہے کہ پرانی ساری باتیں بھول کر اپنی نئی زندگی کے بارے میں سوچو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ تم میرے ساتھ بہت خوش رہو گی میں کبھی تم پر کوئی مصیبت نہیں آنے دونگا تمہارے چہرے کی مسکراہٹ کے لیے ہر حد پار کر جاؤں گا۔

مجھے یقین ہے ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ایک خوبصورت زندگی گزار سکتے ہیں۔ فضول بحث و تکرار میں پڑنے کا کوئی فائدہ نہیں۔

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں تمہارا ہر خواب پورا کروں گا تمہیں وکیل بننا ہے اپنی پڑھائی مکمل کرنی ہے میں تمہارا ساتھ دوں گا۔ ویسے وکیل بننے کے بعد تم اپنا یہ کیس خود لڑ پاؤ گی ہے نا گریٹ آئیڈیا۔ کتنا اچھا شوہر ملا ہے تمہیں جو خود تمہیں جیتنے کے طریقے بتا رہا ہے۔

وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

آپ کبھی کامیاب نہیں ہونگے خداش کاظمی اس میں اگر آپ نے میرے ساتھ کسی بھی طرح کی زور زبردستی کرنے کی کوشش کی اچھا نہیں ہوگا اگر آپ نے اپنی جھوٹی محبت کا جال بچھا کر مجھے پھنسانے کی کوشش کی تو یاد رکھیے گا میں آپ پر آپ کی زندگی کی ہر سانس تنگ کر دوں گی

مجھے آپ سے ڈر نہیں لگتا اور نہ ہی میں باقیوں کی طرح آپ کی جی حضوری کروں گی۔

آپ کی کوئی بھی خواہش میرے وجود سے پوری نہیں ہوگی یاد رکھیے گا۔میرے ساتھ آپ کو زندگی کی کوئی خوشی نہیں ملے گی۔

میرے ساتھ صرف اپنی زندگی برباد کریں گے آپ اور کچھ ن۔۔۔۔۔وہ بول ہی رہی تھی جب خداش نے اچانک اس کے بالوں کو تھامتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا اور اس کے نازک گداز لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ گیا۔

انتہائی محبت سے وہ اس کے لبوں سے اپنے تشنہ لبوں کی تشنگی مٹانے لگا لیکن دیشم کی مزاحمت نے اس کی گرفت سخت کر دی تھی۔وہ جتنا اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ اتنا ہی اسے خود میں قید کرتا چلا جا رہا تھا۔

اس کی گرفت میں سختی بڑھنے لگی تو دیشم کی سانس اکھڑنے لگی اسے خود سے دور کرنے کی ہر کوشش میں ناکام ہوتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

اور یہ وہ واحد حربہ تھا جس سے وہ خداش کو خود سے دور کر سکتی تھی۔

کیا ہوا بس اتنی ہی ہمت تھی اگر لڑ نہیں سکتی تو مقابلے پر کیوں اترتی ہو تم وہ اس کے لبوں کو آزاد کرتا اس کا آنسوؤں سے تر چہرہ صاف کرتے ہوئے بولا۔

تمہاری خوشیاں تمہارے غم تمہارے آنسو تمھاری مسکراہٹ ہر چیز عزیز ہے مجھے دیشم میں تمہارے ساتھ بہت خوبصورت زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔اگر تم اپنی مرضی سے میرے ساتھ رہتی ہو تو ٹھیک ہے لیکن اگر تم اپنی مرضی سے میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو بقول تمہارے میں زبردستی کرنے میں بھی کوئی عار محسوس نہیں کروں گا۔

مجھے بس تمہارا ساتھ چاہیے۔تمہاری مرضی تم اپنی مرضی سے میرے ساتھ اس نئی زندگی کی شروعات کرتی ہو یا پھر میں تمہیں زبردستی مجبور کرتا ہوں۔

یقین کرو جسے محبت کرنا آتا ہے وہ زبردستی بھی کر سکتا ہے لیکن میرے لیے تمہاری مرضی اہمیت رکھتی ہے۔مجھے مجبور مت کرو کہ میں کوئی غلط قدم اٹھاؤں۔میں تمہارے دل کو اپنی محبت سے بھر دینا چاہتا ہوں۔

تیاری کرو ہم نے کل شام کو یہاں سے نکلنا ہے۔اور وہاں ہم ایک نئی زندگی کی شروعات کریں گے۔بالکل سٹارٹنگ سے کوئی گلہ کوئی شکوہ نہیں۔اک پر سکون زندگی سے شروعات کرتے ہیں۔

وہ اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے کمرے سے نکل گیا تھا۔

جبکہ دیشم سر جھٹک کر رہ گئی۔

جو وہ چاہتا تھا وہ ممکن نہیں تھا وہ کبھی اس کے ساتھ ایک نئی شروعات نہیں کر سکتی تھی اسے اس شخص سے نفرت ہو چکی تھی اور جس سے نفرت کی جائے وہ کبھی محبت کے قابل نہیں ہو سکتا۔

وہ سب کچھ بھلا کر آگے بڑھنا چاہتا تھا جبکہ حرم کی ذات کو بھولنا اس کے لیے آسان نہیں تھا اور نہ ہی ایک قاتل کے ساتھ ساری زندگی رہنا۔

ooooooo

رات تقریباً ایک بجے کا وقت تھا اسے نیند نہیں آ رہی تھی اسی لیے وہ کوئی کتاب پڑھ رہی تھی جب اسے ایسا محسوس ہوا جیسے بالکنی کی طرف کسی کا سایہ ہو

کون ہے وہاں اس نے جلدی سے باہر کی طرف قدم بڑھائے تھے کوئی تو تھا اس نے کسی کا سایہ دیکھا تھا۔

میں پوچھتی ہوں کون ہے وہاں وہ بالکنی کا دروازہ کھول کر دیکھنے لگی۔ پھر خود باہر جانے کی غلطی کرنے کے بجائے اس نے کسی کو بلانے کے لئے کمرے سے باہر جانا چاہا جب اچانک ہی کسی نے اسے پیچھے سے اپنے حصار میں قید کرتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ مضبوطی سے جما لیا۔

وہ بری طرح سے مچلنے لگی تھی کوئی نہ صرف اس کے کمرے میں آیا تھا بلکہ اس کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش ہونے کا اشارہ کر رہا تھا کیا وہ کوئی چور تھا۔۔۔۔؟

وہ سوچنے لگی جب وہ خود ہی اس کے سامنے آ گیا اچانک اپنے سامنے اسے دیکھ کر وہ کتنی ہی دیر کچھ بول ہی نہیں پائی جبکہ اسے خاموش دیکھ کر وہ اس کے لبوں سے اپنا ہاتھ ہٹا کر مسکراتے ہوئے سے دیکھ رہا تھا۔

سرپرائز۔وہ سامنے کھڑا ہوتا بولا تو ریدم کے چہرے پر مسکراہٹ کے ساتھ ساتھ حیرانگی بھی آ گئی

○○○○○○○○○○

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟

تم یہاں میرے کمرے میں کیسے آئے۔۔۔؟

اس طرف کوئی راستہ ہے کیا۔۔۔۔؟

وہ ایک ہی سانس میں کئی سوال پوچھ چکی تھی

میں یہاں تم سے ملنے کے لیے آیا ہوں

میں تمہارے کمرے میں یہاں اس درخت سے چڑھ کر آیا ہوں

اور ہاں ناں بالکل یہاں پر راستہ ہے بندروں کی طرح اوپر چڑھو اور اگر پاؤں پھسل جائے تو ہڈیاں تڑواؤ فری میں۔

کتنی اسٹوپڈ ہو تم اتنے دنوں سے اس گھر میں رہ رہی ہو اتنا نہیں پتا کہ یہاں پر کوئی راستہ نہیں ہے۔

بہت مشکل سے آیا ہوں میں اپنی جان پر کھیل کر تم سے ملنے کے لیے اور تم مجھ سے فضول قسم کے سوال پوچھ رہی ہو بندہ کوئی چائے کافی کا پوچھتا ہے۔وہ پر سکون اس کے بیڈ پر دراز ہوتے ہوئے بولا

میں چوروں کو اس طرح کی کوئی آفر نہیں کرتی۔سچ سچ بتاؤ تم یہاں اس حویلی میں چوری کرنے آئے تھے ناں ویسے شکل سے تو شریف خاندان کے لگتے ہو۔

Urdu Novels Ghar

استغفر اللہ میں شریفوں کے خاندان سے نہیں ہوں۔وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

ہاں پتہ چل گیا مجھے اگر شریفوں کے خاندان کے ہوتے تو دروازے سے آتے آدھی رات کو چوروں کی طرح تھوڑی نہ آتے۔

میں ان شریفوں کی نہیں اُن لندن والے شریفوں کی بات کر رہا ہوں اس نے ہاتھ کے اشارے سے کہا تھا۔

تم چاہے ان کی بات کرو چاہے ان کی بات کرو لیکن شریف کہیں سے نہیں لگتے۔اپنی بات پر ڈٹی رہی

کیا بکواس کر رہی ہو تم ایک تو میں آدھی رات کو تم سے ملنے کے لیے یہاں آیا ہوں اور تم آگے سے مجھے پتہ نہیں کس کس سے ملا رہی ہو۔

کس نے کہا تھا میری ذات پر اتنا بڑا احسان عظیم کرنے کا اور تمہیں میرے گھر کے بارے میں کیسے پتہ چلا۔تم یہاں تک آئے کہاں سے۔۔۔۔؟

یار ایک تو تم سوال بہت پوچھتی ہو تمہارے سارے سوالوں کا بس ایک جواب ہے جنہیں تم پیار سے نانا جی کہتی ہو نہ میں انہیں دادا جی کہتا ہوں اس نے آنکھ دبا کر کہا تو ریدم کا منہ کھل گیا

اور مجھے یہ سب کچھ بہت پہلے سے پتا تھا تب سے جب ہم کالام میں ملے تھے اب مزید کوئی بات نہیں

میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا میں تم سے ملنے آیا ہوں تم مجھ سے بات کرو میں تمہارا کزن ہوتا ہوں اگر تم چاہو تو مجھے عزت نہیں دے سکتی ہو۔

ایک ہی سانس میں جتنا ہو سکے بول کر وہ اس کی ساری کنفیوژن دور کر چکا تھا

مطلب کے تم رشتے میں میرے بڑے بھائی لگتے ہو وہ ساری باتیں سن کر اسی نتیجے پر پہنچی

استغفر اللہ میری فیلنگز کی واٹ لگا دو۔۔ میں کوئی بھائی نہیں ہو تمہارا ٹھیک ہے نا۔۔۔؟

اور اب تم وہ مجھے بتاؤ جو میں تم سے پوچھنے آیا ہوں کہ تم یہاں کیوں آئی ہو

تمھیں تو وہاں ہماری حویلی میں آنا چاہیے تھا نا تم یہاں کیسے آگئی؟

یہی وہ سوال تھا جو اسے رات کو سونے نہیں دیتا تھا اب وہ مجبور ہو کر یہاں تک آیا تھا اس سے سب کچھ جاننے کے لئے

ذریام نے اسے ادھوری بات بتائی تھی اس نے بس اسے یہی بتایا تھا کہ وہ اسے خداش کے ساتھ بھیج چکا ہے لیکن پھر بھی وہ اس کے ساتھ گئی کیوں۔؟۔۔ یا وہ جاننا چاہتا تھا کہ خداش اسے زبردستی یہاں لایا تھا۔

مجھے خداش بھائی نے بتایا تھا کہ نانا جان نے جو باتیں مجھے بتائی ہیں وہ جھوٹ ہیں

ذریام بھائی عمایہ کے ساتھ یہ رشتہ رکھنا چاہتے ہیں اور اس کے ساتھ اس رشتے میں خوش ہیں اتنا ہی نہیں بلکہ انہوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ عمایہ ونی ہوئی ہے۔

اسی لئے نانا جان اس کو پسند نہیں کرتے وہ پریگننٹ ہے اور اس سے اور اس کے بچے کو خاندانی نام دینے کے لیے وہ زریام بھائی کو بلیک میل کر کے ان کی شادی مجھ سے کروانا چاہتے ہیں۔

نانا جان مجھے ایک محفوظ ٹھکانہ دینے کے لیے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ لیکن اس سے زریام بھائی کبھی خوش نہیں رہ سکیں گے کیونکہ ان کے دل میں کہیں نہ کہیں وہ لڑکی بس چکی ہے

مجھے لگا تھا کہ ان کی شادی زبردستی کی گئی ہے اور ذریام بھائی عمایہ کو پسند نہیں کرتے لیکن اب جو بات میرے سامنے آئی ہے وہ بالکل مختلف ہے۔

ناناجان نے مجھے بتایا وہ لڑکی اچھی نہیں ہے لیکن ذریام بھائی نے بتایا کہ وہ بہت پیاری اور معصوم ہے وہ کسی معصوم کی زندگی تباہ تو نہیں کر سکتی تھی نہ اسی لیے میں خداش بھائی کے ساتھ کچھ دن کے لیے یہاں آگئی جب وہاں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا میں چلی جاؤں گی۔

اس نے پوری بات اسے بتائی تو وہ مسکرا دیا۔

ہاں یہ سچ ہے عمایہ بھابھی بہت اچھی ہے۔بہت معصوم سی وہ کبھی کسی کے بارے میں برا یا غلط سوچ ہی نہیں سکتی داداجان انہیں پسند نہیں کرتے اسی لیے وہ یہ سب کچھ کر رہے تھے لیکن شکر ہے خدا کا یہ تم صحیح وقت پر ساری بات کو سمجھ گئی

ویسے تم اتنی بے وقوف ہو نہیں جتنی شکل سے لگتی ہو وہ اسے دیکھ کر اس کی تعریف کرتے ہوئے بولا تو ریدم نے اسے گھور کر دیکھا

شکل سے تو تم بھی چور نہیں لگتے اور نہ ہی آدھی رات کو لوگوں کے گھروں میں گھسنے والے لگتے ہو لیکن غصے ہو ناں۔

لیکن میں نے چوری کیا کیا ہے اس سے خود کو چور کہلوانا بالکل پسند نہ آیا تھا۔

کچھ بھی اٹھا کر لے جاؤ صرف چوری والی فارمیلٹی ہی تو پوری کرنی ہے باقی سارا کام تو تم کر چکے ہو۔

عزت سے بات کرو لڑکی فیوچر میں تمہیں ویسے بھی مجھے بہت عزت دینی پڑے گی۔

وہ اسے گھورتے ہوئے سختی سے بولا تھا اور باسکٹ سے جا کر کیٹی سے ہائے ہیلو کرنے لگا

دیکھو ابھی تم میرے نئے نویلے کزن بنے ہو تو تمہیں عزت دینے کے لئے مجھے تھوڑی پریکٹس کرنی پڑے گی۔

میری تو زبان میں بھی کھجلی ہونے لگتی ہے جب میں تمہیں آپ کہنے کے بارے میں سوچتی ہوں عزت پتا نہیں میں تمہیں کیسے دوں گی۔

وہ سوچنے والے انداز میں کہہ رہی تھی جب کہ اتنی بے عزتی پر وہ سلگ کر رہ گیا۔

تم کرو پریکٹس میں نکلتا ہوں س۔ پھر آؤں گا اور کسی دن اسی طرح چوری چپکے تم سے ملنے کے لیے۔۔وہ کیٹی کو پیار کرتا کھڑکی کی طرف جاتے ہوئے بولا

اگلی دفعہ کوئی چاکلیٹ آئسکریم لے کر آنا اچھے انسان تو تم ہو نہیں ہونے اچھے کزن ہونے کا فرض تو نبھاؤ۔ وہ پیچھے سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

جب شائزم مسکرا دیا اس کا دھیان پھر سے کیٹی کی طرف گیا تھا جو ایک خوبصورت سی باسکٹ میں آرام فرما رہی تھی لیکن کافی سست لگ رہی تھی

تم سے میں کسی طرح کی رشتہ داری بنانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ہاں لیکن کیٹی کے لیے ضرور کچھ لے کر آؤں گا ۔۔وہ کہہ کر کھڑکی سے نیچے کی طرف کود گیا تھا۔

شکر ہے کہ اسے کسی نے جاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا وہ وہی بالکنی پر کھڑی اس کے اوجھل ہو جانے کا انتظار کرتی رہی

Urdu Novels Ghar

جب کہ اس کے جاتے ہی اس کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آگئی تھی شاید اسے لگا تھا وہ کبھی دوبارہ اسے نہیں دیکھ سکے گی لیکن وہ تو اس کا کزن ہی بن کر اس کے سامنے آگیا تھا جس پر وہ بہت خوش تھی۔

OOOOOO

یہ کیا تم نے ابھی تک سامان پیک نہیں کیا۔۔۔۔!

آج شام کو تم لوگ یہاں سے شمالی علاقوں کی سیر کے لئے نکل رہے ہو نا۔۔۔۔؟اماں نے کمرے میں داخل ہوتے اسے بیڈ پر پریشان بیٹھے دیکھ کر کہا

اماں میں اس شخص کے ساتھ کہیں نہیں جانے والی۔۔۔" کہیں بھی نہیں میں داداجان کو اپنا فیصلہ سنا چکی ہوں۔اور سب گھر والے بھی جانتے ہیں۔۔کوئی بھی میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا

میں اس شخص کے ساتھ ایک سیکنڈ نہیں گزارنا چاہتی۔اور آپ لوگ اس کے ساتھ مجھے زبردستی باندھ رہے ہیں آپ جانتی ہیں وہ قاتل ہے۔اس نے حرم کا قتل کیا ہے۔

بس کرو دویشم سب کچھ پتہ ہے ہمیں سب کچھ جانتے ہیں ہم اور اس نے قتل کیوں کیا یہ بھی جانتے ہیں غیرت کے نام پر اس خاندان میں پہلے بھی ہزار قتل ہوئے ہیں ایک اب ہو گیا۔۔۔"

یہ کوئی نئی بات نہیں ہے جب بہن بیٹیاں باپ بھائی کا سر جھکاتی ہے تو ان کا یہی انجام ہوتا ہے اور میں تمہارے آگے ہاتھ باندھتی ہوں خدا کے لیے ہماری تھوڑی عزت رکھ لو

جو تم کرتی پھر رہی ہو نا اس سے نہ صرف تمہاری زندگی پر برا اثر پڑے گا بلکہ ہماری تربیت پر بھی انگلی اٹھائی جائے گی۔

تم ہمیشہ سے اپنی من مرضی کرتی آئی ہو نہ تمہارے بابا نے تمہیں ٹوکا اور نہ ہی میں نے تمہیں کبھی تمہاری مرضی کرنے سے روکا ہے لیکن اب تم اپنی اصل زندگی میں قدم رکھ چکی ہو۔

اب تم ایک شادی شدہ لڑکی ہو نکاح ہو چکا ہے تمہارا نئی زندگی شروع ہو چکی ہے تمہاری اور اب اپنا گھر بسانے کے بجائے تم ان ساری حرکتوں پر اتر آئی ہو

جانتی ہو تمہاری طلاق ہو گئی تو کیا ہو گا شاید کوئی تمہیں کچھ نہ کہے لیکن ہمیں لوگ جینے کے لائق نہیں چھوڑیں گے ایک طلاق یافتہ لڑکی کی اس معاشرے میں کوئی عزت نہیں ہے اسے کوئی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا دیشم تم چاہے ہزاروں ڈگریاں حاصل کر لو لیکن اگر تمہارے ماتھے پر یہ طلاق کا داغ لگ گیا تو کبھی سر اٹھا کر جی نہیں پاؤ گی اور نہ ہی کبھی ہمیں سر اٹھانے کے قابل چھوڑو گی

بند کرو اپنی ضد اپنی ہٹ دھرمی ہر معاملے میں تمہاری نہیں چل سکتی۔ خداش پورے خاندان کے خلاف جا کر تم سے نکاح کر چکا ہے

تمہیں معلوم ہے کوئی اس نکاح کے لئے راضی نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹا پورے خاندان کی لڑکیوں کو چھوڑ کر اس نے تمہیں اپنایا ہے

خدا کے لئے اپنی نہ سہی ہماری تھوڑی سی فکر کر لو دیشم۔ تمہارے بابا نا تو باہر کسی کے سامنے سر اٹھانے لائق رہیں گے اور نہ ہی اپنے بھائیوں کے سامنے۔۔ ہمیں شرمندہ مت کرو۔

تمہارا باپ جیتے جی مر جائے گا۔۔۔

اماں۔۔۔وہ تڑپ اٹھی تھی۔لیکن اماں خاموش نہ ہوئیں

دیشم تم بچپن سے ضدی تھی بچپن سے باغی تھی اور ہم نے تمہاری ہر بات مانی ہر ضد پوری کی لیکن اس بات میں تمہیں ہماری بات ماننی پڑے گی

ارے لڑکیاں تو نہ جانے کیسے کیسے شوہر کے ساتھ گزارا کر لیتی ہیں خداش تم سے محبت کرتا ہے۔دیوانوں کی طرح چاہتا ہے تمہیں

مت کرو یہ سب کچھ اپنی زندگی برباد مت کرو دیشم یہ صرف اور صرف تمہارا نقصان ہے اور کچھ نہیں اماں بولنے پر آئیں تو پھر بولتی ہی چلی گئیں

ان کی باتوں پر اسے دکھ تو ہوا تھا لیکن وہ غلط تو کہیں پر بھی نہیں تھیں وہ جذبات میں آکر خداش سے طلاق لینے کا فیصلہ تو کر چکی تھی لیکن طلاق لینے کے بعد اس کی زندگی کیا ہو گی یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا

بے شک طلاق کے بعد اس شخص سے اس کی جان چھوٹ جائے گی لیکن اس کے ماں باپ کا کیا ہو گا کیا وہ اس کی بربادی پر سکون سے کیسے پائیں گے۔

اور اس کا باپ نہیں وہ اپنے باپ کو جیتے جی مار نہیں سکتی تھی۔

oooooo

تین سال گزر چکے تھے نہ افشین کا پتہ چلا نہ ہی ساگر نے کبھی رابطہ کیا افشین کے بھائی اب تک اس کو ڈھونڈ رہے تھے لیکن اس کا کبھی کوئی اتا پتا ہی نہ ملا نہ جانے وہ کہاں چلے گئے تھے۔

احمران تین سالوں میں ایک بار پاکستان آیا تھا اس کا ارادہ انہیں بتانے کا تھا کہ وہ شادی کر چکا ہے لیکن بابا جان کا غصہ اور بات بات پر سا گر کی غلطی کو یاد کرنا اسے اپنی بات کہنے کا موقع ہی نہ دے سکا۔

بابا جان کی ضد تھی کہ اسے شادی کر لینی چاہیے لیکن اس کے ہر بار انکار پر وہ کچھ بھی نہ کہہ سکے وہ خاموشی سے لوٹ آیا تھا

گھر میں ثاقب کے علاوہ اور یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ یہاں ایک لڑکی سے شادی کر چکا ہے مسئلہ اس کی شادی نہیں بلکہ مسئلہ یہ تھا کہ وہ پہلے غیر مسلم تھی اور یقیناً بابا جان اس بات کو آسانی سے نہیں سمجھ سکتے تھے

اس چیز کے لیے انہیں دلائل کی ضرورت تھی انہیں قائل کرنے کی ضرورت تھی۔ لیکن فی الحال بابا جان کا بے انتہا غصہ اسے یہ سب کچھ کرنے کی اجازت نہیں دے رہا تھا وہ کسی بھی قیمت پر اپنی بیوی اور بچے کی خوشحال زندگی پر رسک نہیں لے سکتا تھا

oooooo

خداش کمرے میں آیا تو اسے ایک بیگ بیڈ پر کھلا ہوا نظر آیا جب کہ ایک بیڈ زمین پر بھرا ہوا پڑا تھا جب کہ وہ الماری سے کپڑے نکالنے کر بیڈ پر کھلے ہوئے بیگ میں ڈال رہی تھی۔

عقل آ گئی میڈم کو۔۔۔۔اس نے سوچا لیکن کوئی سوال نہ کیا بلکہ خاموشی سے جا کر بیڈ پر لیٹ گیا اور اسے اس کا کام کرتے ہوئے دیکھتا رہا

اس کی نظریں ہی کافی تھی اس کو ڈسٹرب کرنے کے لیے لیکن وہ رکی نہیں اپنا کام کرتی رہی

Urdu Novels Ghar

میں نے سارا سامان رکھ لیا ہے آپ دیکھ لیں۔ وہ مکمل طور پر اسے نظرانداز کر رہی تھی کہ پھر بولی تو وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

تم کچھ بھی رکھ لو جان صحیح ہو گا وہ بالکل پر سکون انداز میں کہتا ہے ایک بار پھر اسے دیکھنے لگا

ایک بار دیکھ لیتے تو بہتر تھا نا۔۔۔ وہ اس کی نظریں خود پر سے ہٹانا چاہتی تھی

میں نے اپنی طرف سے سردیوں کے کپڑے رکھے ہیں لیکن اگر کچھ کمی رہ گئی ہو تو بتا دیجیے

تم کوئی کمی چھوڑ ہی نہیں سکتی اور ویسے بھی اگر تم نے سردیوں کے کپڑے نہیں بھی رکھے تو بھی کوئی بات نہیں تم جو کہو گی میں وہی پہن لوں ہو گا

وہ کہتے ہوئے اسے دیکھتا رہا جب کہ وہ کندھے اچکا کر اپنے کام میں لگے رہی۔

یار وہ بلو والا ڈریس بار بار چھوڑ کر کیوں آ جاتی ہو اسے بھی لے آؤ اس نے جانے کیا بگاڑا ہے تمہارا وہ اسے چوتھی دفعہ بلو ڈریس سائیڈ پر کرتے ہوئے دوسرے کپڑے نکال کر بیگ میں رکھتے دیکھ کر کہنے لگا

وہ کافی بھاری ڈریس ہیں کوئی فنکشن ہو گا تو وہاں پر پہنوں گی۔ لیکن وہاں تو ساتھ لے کر نہیں جا سکتی نا

کوئی فنکشن ہو گا تو میں نئے لا دوں گا جان پوری دنیا تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دوں گا لیکن اس کو کیوں قید کر رکھا ہے اتنا خوبصورت رنگ ہے یہ پہنو گی تو تم پر جچے گا۔

وہ بہت بھاری ہے میں اس کو نہیں پہن سکتی۔ اتنے بھاری کپڑے میں نارمل روٹین میں زیب تن نہیں کر سکتی۔ اس لیے شادی والے سارے کپڑے میں یہی چھوڑ رہی ہوں ویسے بھی مجھے وہ کلر پسند نہیں ہے

یہ میرا فیورٹ کلر ہے۔اس نے جیسے بات ختم کرنے کی کوشش کی تھی

تو۔۔۔؟اب کی بار دیشم کو غصہ آنے لگا وہ اسے اپنی پسند پہننے پر فورس نہیں کر سکتا تھا ایسا دیشم کا ماننا تھا

تو یہ کہ وہ میرا سب سے فیورٹ کلر ہے وہ بہت محبت سے بولا۔تو دیشم کو کچھ ہوا تھا۔

مجھے تب بھی نہیں پہننا۔۔اس نے بات ختم کر دی

اگر بندہ ہی پسند نہیں ہے اس کی پسند کا کلر پہن کر کیا کرنا وہ بڑبڑائی تھی۔لیکن شاید وہ نہیں جانتی تھی کہ خداش کی سننے کی حس کافی تیز ہے

بندہ پسند ہو یا نہ ہو زندگی تمہیں اسی بندے کے ساتھ گزارنی ہے اور اسی کی پسند کے مطابق چلنا ہے وہ ڈریس لے کر آؤ بلکہ لے کر کیوں آنا ابھی پہنو ہم اسی میں چلیں گے۔

تمہاری شادی کو بمشکل ایک ہفتہ ہوا ہے تو بہتر ہے ذرا نئی نویلی دلہن والے ناز و نزاکت اختیار کرو۔

مجھ سے نہیں ہوتے یہ نئی دلہن والے ڈرامے وہ اس کی بات کاٹ کر بولی۔اور پلٹ کر جانے لگی کہ اچانک خداش نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے اسے اپنے بے حد قریب کر لیا

تو تمہیں اس طرح کے ڈرامے پسند نہیں ہیں لیکن میں تمہیں بتاؤں ڈارلنگ کہ یہ ڈرامے نہیں بلکہ نئی نویلی دلہن کی شرم و حیا ہوتی ہے جو شوہر کے لمس سے آتی ہے

لیکن تم اس لمس سے واقف نہیں ہوا بھی اسی لئے تمہیں یہ ڈرامے لگتے ہیں لیکن میں ہوں نا تمہیں اس لمس سے واقف کروانے کے لیے۔

وہ کہتے ہوئے اس کے لبوں پر جھک گیا تھا جبکہ دیشم کو تو کچھ بھی کہنے کا موقع ہی نہ ملا

وہ کتنی ہی دیر اس کے چہرے پر جھکا اپنی نرم گرم سانسیں اس کی سانسوں میں منتقل کرتا رہا

جبکہ دیشم کا تو اپنے پیروں پر کھڑے رہنا بھی مشکل ہو گیا تھا اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے اسے دور کرنے کی کوشش کی

لیکن وہ اپنا کام پورے اطمینان سے کر کے پیچھے ہٹا تھا

اور اس کے پیچھے ہٹتے ہی نہ صرف اس کی نظریں جھکی تھی بلکہ اگلے ہی لمحے وہ چہرہ پھیر گئی تھی۔اور اگر اس کا ہاتھ اب تک خداش کے ہاتھ میں نہ ہوتا تو یقیناً وہ وہاں سے بھاگ جاتی

کیا ہوا جان۔۔۔! کہیں مجھ سے شرم تو نہیں آ رہی اس کی گردن پر اپنی سانسوں کا لمس چھوڑتا وہ اس کی آتی جاتی سانسوں میں ہلچل مچا چکا تھا

پھر اسے مزید تنگ نہ کرتے ہوئے اس نے آہستہ سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا تو اگلے ہی لمحے وہ وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔

اس کے بھاگنے پر وہ مسکرا دیا۔دیشم کے بدلے انداز نے اسے خوشگوار حیرت میں مبتلا کیا تھا

oooooo

بکواس کرتی ہو تم جھوٹ بولتی ہو تم ہمیں تمہاری بات پر بالکل یقین نہیں ہے۔۔۔۔"

تانیہ داداجان کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی جب کہ داداجان اس پر گرج رہے تھے۔

ٹھیک ہے داداجان آپ جو سوچتے ہیں سوچیں۔۔۔۔"لیکن جو میں نے سنا ہے وہ میں نے آپ کو بتادیا میں نے خود زریام کو شائزم سے یہ بات کرتے ہوئے سنا تھا کہ ریدم کو انہوں نے خود خداش کاظمی کے ساتھ کاظمی حویلی میں بھیجا ہے

آپ بیشک میری بات پر یقین نہ کریں لیکن ایک بار ان سے پوچھ ضرور لیجئے گا۔

وہ ایسا کیوں کرے گا تانیہ جب کے ریدم سے شادی کرنے کے لئے تیار تھا اس نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہماری بات مانے گا ہم اس کی بات مان رہے تھے

اس کے بدلے میں اس نے یہ شرط رکھی تھی تو وہ ایسا کیوں کرے گا وہ اب مزید غصہ ہوئے۔

یہی وجہ ہے داداجان کے میں آپ کو کچھ نہیں بتا رہی تھی کیونکہ میں جانتی تھی کہ آپ مجھ پر بھروسہ نہیں کریں گے لیکن ولیمے والی رات میں نے خود ان دونوں کو یہ باتیں کہتے ہوئے سنا ہے۔

باقی میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتی جو مجھے پتا تھا وہ میں نے آپ کو بتادیا لیکن آپ عمایہ سے نفرت کرتے ہیں اسے اس گھر سے نکالنا چاہتے ہیں تو خدا کے لئے ایک بار میری بات پر یقین کر کے زریام سے یہ بات پوچھیں مجھے یقین ہے وہ آپ کے سامنے مزید جھوٹ نہیں بولیں گے۔

وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی اور اپنی بات مکمل کرتی کمرے سے نکل گئی جب کہ داداجان کو اب تک اس کی کسی بات پر یقین نہیں تھا۔

ooooooo

ابھی میں نہیں چھوڑوں گا اب تو میں تمہیں پکڑ لوں گا۔اب تم بچ کر دکھاؤ مجھ سے وہ معصوم سی بچی تیزی سے بھاگتے ہوئے اپنے باپ سے دور جانے کی کوشش کر رہی تھی اور اس کا باپ اس کے پیچھے پیچھے بھاگ رہا تھا۔

بابا ریدم کو نہیں پکڑ سکتے بابا ہار گئے۔ بابا ہار گئے۔وہ تیزی سے بھاگتے ہوئے خوش ہو رہی تھی جب کہ ساگر تیز تیز اس کے پیچھے قدم اٹھا رہا تھا اور وہ سیدھی جا کر اپنی ماں کے آگے پیچھے ہو لی۔

ریدم نہیں بچے مت کرو ریدم بیٹا کیا کر رہی ہو میرا بچہ میں گر جاؤں گی۔افشین پریشانی سے اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ ابھی تک جوش جوش میں اپنی ماں کی کنڈیشن کو سمجھ نہیں پا رہی تھی

جب ساگر نے اگلے ہی لمحے مذاق چھوڑتے اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔

لو جی پکڑی گئی ریدم وہ نرمی سے اس کے دونوں گالوں کو چومتے ہوئے اسے اپنی بانہوں میں اٹھا چکے تھے۔

بابا جب بھائی آجائے گا نا ہم اس کے ساتھ کھیلا کریں گے اس سے اچانک اپنے بھائی کی یاد آ گئی تو وہ دونوں ہی مسکرا دیئے۔

لیکن بھائی نے تو آنے سے منع کر دیا وہ کہتا ہے کہ تم بہت شرارتی ہے۔اچانک ماں کی بات پر اس کا چہرہ بجھ گیا تھا لیکن مما ریدم تو شرارت نہیں کرتی وہ پریشانی سے ان کے پاس آ بیٹھی تھی۔

ہاں میں بھی یہی سوچ رہی ہوں کہ ریدم تو بہت پیاری بچی ہے بالکل شرارت نہیں کرتی تو پھر بھائی نے ایسا کیوں بولا

۔

ماما آپ بھائی کو بولو نا کہ ریدم بہت اچھی ہے اس کا بہت خیال رکھے گی اس کو بہت سارے ٹوائزاور چو کلیٹ بھی دے گی۔ وہ ان دونوں کو لالچ دیتے ہوئے بولی تو ماما سوچنے والے انداز میں گردن ہلا گئی۔

چلو میں بات کرتی ہوں اس سے ہو سکتا ہے وہ مان جائے اقشین نے بڑے ہی بے نیاز انداز میں کہا تو ساگر مسکرا دیا۔

دیکھو ریدم کی ماما میری بیٹی کو تنگ مت کرو اور اپنے بیٹے کو کہو کہ جلدی آئے ہم اس کے منتظر ہیں اس نے ذرا روعب جمانے والے انداز میں کہا

آپ اپنی بیٹی کو کہے کہ وہ شرارتیں کم کرے تو وہ خود ہی آجائے گا اور میرے بیٹے پر سختی کرنے کی ضرورت بالکل بھی نہیں ہے وہ آنکھیں دکھاتے ہوئے بولی مطلب کے ٹیم ابھی سے ہی بن رہی تھی

ریدم کی پیدائش کے بعد وہ کافی پریشان تھے کیونکہ دونوں کے گھر والے اب تک ان کے پیچھے لگے ہوئے تھے لیکن پچھلے تین سال سے وہ کافی پر سکون تھے

ان کے پیچھے کوئی نہیں آرہا تھا یہ سوچ کر وہ اپنی زندگی میں مطمئن ہو گئے تھے لیکن وقت کب کروٹ بدل جائے کہاں پتہ چلتا ہے

ooooooo

تم اس کمرے میں قید ہو کر رہنے کے لیے آئی ہو باہر نکلا کرو گھر والوں سے ملو تم تو شاید کسی کا نام بھی نہیں جانتی ہو گی خداش اس کے کمرے میں آتے ہوئے اس سے کہنے لگا تھا وہ جانے ہی والے تھے کہ اسے وہاں غائب دیکھ کر یہاں آ گیا۔

میں بھی آپ سے بات کرنے کے لیے آنے والی تھی میں کب تک جا سکوں گی نانا جان کے گھر پر وہ اس سے پوچھنے لگی تھی۔

تمہیں کہیں بھی جانے کی کیا ضرورت ہے ریدم تمہارا گھر یہ ہے ہم تمہارے اپنے ہی تمہیں یہی رہنا چاہیے جہاں تمہارا حق ہے۔اس کا انداز سمجھانے والا تھا

مجھے یہاں رہنے کا کوئی شوق نہیں ہے اور اب آپ اپنی بات پر قائم رہیں تو بہتر ہوگا آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ میں اس گھر سے تب جا سکتی ہوں جب مسئلہ حل ہو جائے گا تو میرے خیال میں ایک ہفتہ ہونے کو آیا ہے تو مسئلہ حل ہو چکا ہے۔

مجھے اب نانا جان کے گھر چلے جانا چاہیے اب تو ولیمہ ہو چکا ہوگا ذریام بھائی کا۔تو اب میرا یہاں رہنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

ریدم تم یہاں کسی مقصد کے لیے نہیں بلکہ اس لیے آئی ہو کیونکہ یہ تمہارا گھر ہے اور تمہیں یہیں پر ہی آنا تھا اب اس چیز کو قبول کرو اور یہاں سے جانے کا خیال اپنے دماغ سے نکال دو۔

کیا مطلب آپ لوگ مجھے یہاں قید کر کے رکھنا چاہتے ہیں۔

ریدم بات قید کرنے کی نہیں ہے یہ تمہارا گھر ہے وہ سمجھانے والے انداز میں بولا۔

غلط۔۔۔یہ میرا گھر نہیں ہے اور نہ ہی مجھے یہاں پر رہنا ہے جس گھر کے دروازے میرے باپ کے لئے نہ کھل سکے میری ماں کے لئے نہ کھل سکے تو مجھے بھی نہیں چاہئے میں یہاں نہیں رہ سکتی مجھے یہاں سے جانا ہے۔

ریدم اس دردناک ماضی کو بھول جاؤ ماضی میں جو کچھ ہوا وہ کبھی واپس نہیں آ سکتا دادا جان اپنے کیے پر شرمندہ ہیں

ان کے شرمندہ ہونے سے میرے ماں باپ واپس نہیں آ جائیں گے۔اور نہ ہی ان کے شرمندہ ہونے سے ان کا جرم مٹ سکے گا قتل کیا ہے انہوں نے میرے ماں باپ کو

۔

خدا کے لیے خاموش ہو جاؤ ریدم کیسی باتیں کر رہی ہو دادا جان ایسا سوچ بھی نہیں سکتے کوئی باپ بھلا اپنے بیٹے کو مار سکتا ہے۔یہ یقیناً تم ان لوگوں کی زبان بول رہی ہو جو ان لوگوں نے کہا اسی کو تم نے سچ مان لیا۔

تمہیں معلوم بھی ہے کہ دادا جان سا گر چاچو کو کتنا چاہتے تھے کتنی محبت کرتے تھے ان سے۔

میں یہ سب کچھ نہیں جانتی خداش بھائی مجھے یہاں نہیں رہنا آپ کو سمجھ میں کیوں نہیں آ رہا ہے یہاں پر مجھے میرے ماں باپ کے قاتلوں کے چہرے نظر آتے ہیں وہ چلاتے ہوئے بولی تو خداش اس کے پاس آ گیا۔

تو بتاؤ مجھے کہ کون سا وہ چہرہ ہے جس میں تمہارے ماں باپ کے قاتلوں کا چہرہ نظر آتا ہے تم نے دیکھا تھا انہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے تمہارے ماں باپ کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا تو بتاؤ ہمارے گھر میں ایسا کون سا چہرہ ہے جو تمہیں اس قاتل کی یاد دلاتا ہے

تم نے کہا تھا تم اپنے ماں باپ کے قاتل کو دیکھ کر پہچان جاوگی تو بتاو وہ اس کے شانوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے وہ اسے اپنا اعتبار دے رہا تھا۔

جبکہ اس کا انداز اسے پھوٹ پھوٹ کر رونے پر مجبور کر گیا تھا اس کے سینے سے لگی وہ اپنا ضبط کھو بیٹھی تھی۔

میں جانتا ہوں تم نے انہیں دیکھا ہے تم ان کو پہچان سکتی ہو تم بس مجھے ایک بار بتاؤ وہ لوگ کون تھے جن لوگوں نے میرے چاچا کا قتل کیا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں انہیں سزا دلواؤں گا مجھے بتاؤ وہ لوگ کون تھے

وہ اسے اپنے سینے سے لگائے بے حد محبت سے پوچھ رہا تھا جب اچانک دروازہ کھلا اور تایا چاچا کے ساتھ بابا کمرے میں داخل ہوئے اس نے اگلے ہی لمحے چہرہ پھیر لیا تھا

کیا ہوا بیٹا سب ٹھیک ہے نہ ریدم رو کیوں رہی ہے۔۔۔؟ بابا نے پریشانی سے پوچھا تھا

کچھ نہیں بابا اسے چاچو کی یاد آ رہی ہے اس لئے رو رہی ہے اس نے نرمی سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

اللہ پاک انہیں جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا کرے۔ حوصلہ رکھو تم بیٹا اس کے جانے کا دکھ ہم سب کو ہے۔ اس نے نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا جبکہ وہ بے حد نرمی اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے خداش سے مخاطب ہوئے

بیٹا باہر آؤ چھ بجے کی فلائٹ ہے تمہاری اور ساڑھے پانچ بج چکے ہیں ابھی نکلو گے تو ٹائم پر پہنچ جاؤ گے۔

جی بابا میں آ رہا ہوں آو ریدم میں کچھ دنوں میں واپس آ جاؤں گا پھر ہم اس موضوع پر تفصیل سے بات کریں گے تب تک تم اچھے بچوں کی طرح گھر پر رہو گی۔

وہ اسے پیار سے سمجھا تھا۔

ریدم نے چہرا صاف کرتے ہاں میں سر ہلایا تو وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے باہر لے آیا تھا۔

OOOOOO

ایک کلاس ہو چکی تھی جبکہ دوسری کلاس تھوڑی ہی دیر میں ہونے والی تھی پہلی کلاس میں تو اسے اچھا خاصا مزہ آیا تھا اور کالج پسند بھی آ گیا تھا۔

پہلا دن تو اس کا کافی اچھا گزر رہا تھا دو تین لڑکیاں اس کی ہلکی پھلکی دوست بھی بن چکی تھی۔ایک تو انگریزوں سے اس کی بنتی نہیں تھی اور اوپر سے ان کی ساری باتیں بھی انگلش میں

اور جو کوئی دو تین پاکستانی انڈین لڑکی اسے نظر آئی تھی وہ بھی ایسی انگلش جھاڑ رہی تھی کہ وہ خود ہی ان سے دور ہو کر بیٹھ گئی۔

جب ایک لڑکی اس کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔

کتابیں نکالو لیپ ٹاپ کدھر ہے تمہارا اس دفعہ دوسرے سر آ رہے ہیں یہ کافی سٹریکٹ ہیں وہ اس کی کتاب نکالتے ہوئے بولی تو حرم نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

تو اپنی بک نکالو نہ میری کیوں نکال رہی ہو۔۔۔؟اس نے کتاب چھینتے ہوئے کہا تھا۔وہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی وہ کلاس کے اندر آ چکا تھا سب لوگ ایک دم کھڑے ہو گئے تو وہ بھی اسے دیکھ کر کھڑی ہو گئی تھی لیکن اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر چکی تھی۔

سارے اسٹوڈنٹس بدل چکے تھے اس کے دوست بدل چکے تھے اس کا کالج بدل چکا تھا لیکن اس کا ٹیچر وہی تھا کھڑوس۔۔۔۔اس نے سوچا لیکن پھر خیال آیا کہ وہ اب تو کھڑوس نہیں تھا اب تو وہ بہت اچھا بن چکا تھا۔

سب کو بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ اپنا لیکچر سٹارٹ کر چکا تھا۔

مس حرم آپ کا لیپ ٹاپ کدھر ہے اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے انگلش میں کہا تھا۔

وہ تو گھر پہ چھوٹ گیا۔۔۔؟ حرم کنفیوز سی اردو میں بولی تھی۔جب کہ سب کے ہاتھوں میں وہ لیپ ٹاپ دیکھ چکی تھی

تو اب خود کیوں نہ گھر چھوٹ گئی۔۔۔؟ یہاں آنے سے پہلے آپ کو پتا تھا نا کہ یہاں کے نوٹس لیپ ٹاپ پر نوٹ کیے جاتے ہیں۔وہ اس کے سامنے کھڑا سخت نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے کافی سخت لہجے میں بولا تھا۔

ہاں وہ تو مجھے صیام سر نے بھی بتا دیا تھا لیکن میں بھول گئی۔میں کل لے آؤں گی وہ اس کے غصے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی۔

جب کل لیپ ٹاپ آ جائے گا تب آپ آجائیے گا کلاس لینے کے لیے فلحال آپ یہاں سے جا سکتی ہیں۔وہ اسے باہر کا راستہ دکھاتے ہوئے بولا۔جب کہ وہ تو اسے دیکھتی رہ گئی تھی اتنی ذرا سی بات پر کلاس سے باہر کون نکالتا ہے۔

آپ مجھے کلاس سے باہر کر رہے ہیں۔۔۔۔؟ حرم بے یقینی سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔چہرے پر دنیا جہاں کی معصومیت تھی لیکن سامنے کھڑے یشام احمر کو نہ تو اس پر پیار آیا اور نہ ہی ترس

سر سے بحث مت کرو لڑکی سر کو بحث کرنے والے اسٹوڈنٹس پسند نہیں ہیں اس کے قریب سے ایک لڑکی کی بے حد کم آواز آئی تھی۔

جب کہ وہ غصے سے اپنا سامان اٹھاتی کلاس سے نکل گئی تھی۔باہر آئی تو اسے بہت غصہ آ رہا تھا ساتھ میں رونا بھی۔

اتنی سی بات پر کلاس سے باہر کون نکالتا ہے وہ بے یقینی سے بولی تھی۔اور ویسے بھی اسے لیپ ٹاپ چلانا آتا ہی کہاں تھا جو وہ سے لے آتی۔پہلے اسے اس مصیبت کو سیکھنا تھا۔بعد میں اس پر کوئی کام کرنا تھا۔

وہ باہر ہی بیٹھی ہوئی تھی جب دور سے صیام آتا نظر آیا وہ سیدھا اسی کے پاس آیا تھا۔

ooooo

گڑیا تم یہاں کیوں بیٹھی ہو طبیعت تو ٹھیک ہے نہ تمہاری میں تمہاری کلاس اندر شروع ہو چکی ہے۔

جی شروع ہو چکی ہے لیکن لیکچر شروع کرنے سے پہلے انہوں نے مجھے کل اس سے آؤٹ کر دیا۔

وہ منہ بنا کر اسے شکایت کرنے لگی تھی۔جبکہ کلاس کے اندر وہ ٹیچر دیکھ چکا تھا

کیا اس نے تمہیں کلاس سے نکال دیا یہ تو بہت بری بات ہے۔۔۔

ہاں یہ بہت نہیں بہت زیادہ بری بات ہے ایسے کیسے مجھے کلاس سے نکال سکتے ہیں صرف لیپ ٹاپ ہی تو نہیں لے کر آئی تھی میں۔کتاب تو میرے پاس تھی اور پینسل اور نوٹ بک بھی تھی جو کچھ وہ کرواتے میں نوٹ کر لیتی لیکن نہیں انہیں تو بس میری بے عزتی کرنے کا بہانہ چاہیے تھا اٹھا کر کلاس سے باہر نکال دیا مجھے۔

میں آئندہ بات نہیں کروں گی میں کبھی منہ ہی نہیں دیکھوں گی آپ مجھے اپنے گھر لے چلیں مجھے ان کے ساتھ ان کے گھر میں بھی نہیں رہنا۔وہ بہت آگے تک کی پلاننگ کر چکی تھی۔

ہاں حرکت تو اس نے واقعی ایسی ہی کی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ اس نے. تمہیں نہیں بلکہ کسی اور کو کلاس سے نکالا ہو وہ اس کی نیا پار لگانے کا چھوٹا موٹا انتظام کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

مس حرم کون ہے کلاس میں اور کون ہے کلاس میں جو اپنا لیپ ٹاپ بھول گیا تھا یہ جو آپ کے سامنے بیٹھی ہے ۔۔اس نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

اچھا یار ٹھیک ہے میں تمہاری بات کو سمجھ گیا لیکن ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

بس بس اب زیادہ پردہ نہ ڈالیں کیا ہو سکتا ہے اور کیا نہیں ہو سکتا سب کچھ جان چکی ہوں میں ٹیچر ہونے کا رعب جمع رہے ہیں اور کچھ بھی نہیں۔وہ خود ہی فیصلہ کرتے ہوئے بولی تھی

ہاں بالکل یہ بھی ہو سکتا ہے تو تمہاری ناراضگی پکی ہے اس کے ساتھ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو وہ منہ بسور کر زور شور سے ہاں میں گردن ہلائی۔

ٹھیک ہے اب تم یہاں تھوڑی دیر میرا انتظار کرو میں اپنی کلاس ختم کر کے آتا ہوں پھر ہم دونوں لنچ کرنے چلیں گے اس کے بغیر وہ اٹھتے ہوئے بولا

حرم کو بھی اس کی بات کافی زیادہ پسند آئی تھی۔

اسی لئے مسکرا کر اسے جانے کی اجازت دے دی۔جبکہ کلاس ختم کرنے کے بعد وہ بنا اسے دیکھے یا شاید مکمل اگنور کر کے کہنا بہتر رہے گا وہ وہاں سے سیدھے اسٹاف روم کی طرف چلا گیا تھا۔

اف اللہ یہاں آ کر تو اس بندے کی مزاج ہی نہیں مل رہے وہ بس اس کی پشت کو گھورتی رہ گئی

ooooo

دادا جان کے بلاوے پر وہ ان کے کمرے میں آیا تو وہ غصے سے ادھر ادھر گھوم رہے تھے۔

جی داداجان آپ نے مجھے بلایا یہاں سب خیریت تو تھی نا۔۔۔۔؟وہ ان سے پوچھنے لگا

جب وہ اس کے قریب آئے اور اس کا ہاتھ تھام کر اپنے سر پر رکھ دیا پہلے تو ان کی اس حرکت پر وہ بوکھلا کر انہیں دیکھنے لگا تھا پھر پریشانی سے پوچھنے لگا۔

داداجان یہ آپ کیا کر رہے ہیں سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔۔؟

ہم تم سے جو سوال کر رہے ہیں ہمیں اس کا صاف اور سچ سچ جواب دو کیا ریدم کو اس حویلی تم نے پہنچایا ہے؟ کیا ریدم کو تم یہاں لے کر نہیں لانا چاہتے تھے؟ کیا تم اس سے نکاح نہیں کرنا چاہتے تھے صرف ہمیں دھوکہ دے رہے تھے؟۔

وہ ایک ہی سانس میں کئی سوال کر گئے جبکہ وہ کوئی جواب دیے بنا نظر جھکا گیا تھا وہ ان کے سر کی جھوٹی قسم نہیں کھا سکتا

جواب دو زریام جو سوال میں نے پوچھا ہے اس کا سچ سچ جواب دو۔

داداجان وہ۔۔۔۔۔۔۔

ہاں یا نا اور کوئی بات نہیں ہمیں ہاں یا نہ میں جواب چاہیے۔

داداجان میں۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں یا نا زریام۔۔۔۔۔۔وہ دھاڑے تھے

ہاں۔۔۔"لیکن

چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔وہ کچھ بولنے ہی والا تھا کہ داداجان کا ہاتھ اٹھا۔

تم نے ہمیں دھوکا دیا اپنے داداجان کو اس لڑکی کی خاطر تم ہم سے جھوٹ بول رہے ہو ہمارے ساتھ فریب کر رہے ہو۔۔۔۔۔؟

کیوں ذریام کیا ہے اس لڑکی میں کہ تم اس کی خاطر اتنے گر گئے۔

کیوں کیا تم نے ایسا ذریام جواب دو۔کیوں توڑا تم نے ہمارا مان کیوں کیا تم نے ہمارے ساتھ ایسا۔۔۔وہ اس کا گریبان پکڑتے ہوئے پوچھ رہے تھے جبکہ وہ نظر جھکائے کھڑا تھا۔

میں کہتا ہوں جواب دو ذریام کیوں اس لڑکی کی خاطر تم ہم سب کو بھولتے جا رہے ہو۔۔۔۔؟

کیونکہ میں محبت کرتا ہوں اس سے داداجان وہ چاہت ہے میری میں اسے چھوڑ نہیں سکتا بہت چاہنے لگا ہوں اسے اگر عمایہ نہیں تو ذریام بھی نہیں میں اس کی خاطر کچھ بھی کر سکتا ہوں کچھ بھی۔میں اس کے بغیر مر جاؤں گا داداجان جب وہ میرے آس پاس نہیں ہوتی مجھے لگتا ہے میں دوسری سانس نہیں لے سکوں گا آپ اسے میری زندگی سے نکالنا چاہتے ہیں لیکن اگر وہ میری زندگی سے نکل گئی تو میں ختم ہو جاؤں گا

۔وہ بولتا چلا جا رہا تھا جب کہ داداجان کا ہاتھ اس کے گریبان پر ڈھیلا ہو گیا وہ کچھ بھی نہ بول پائے۔

oooooooooooo

اچانک دروازے پر ہونے والی دستک نے ان تینوں کو پریشان کر دیا تھا

ریدم اپنے ماما بابا کے بیچ لیٹی نیند کا انتظار کر رہی تھی ساگر بار بار اس کے چہرے کو چومتا وہ جتنا اپنی بیٹی کو دیکھتا اسے اتنا ہی اس پر پیار آتا تھا۔

اس وقت کون آ سکتا ہے۔وہ پریشانی سے سوچنے لگا تھا کیونکہ وہ۔لوگوں سے کم ہی ملتا تھا صرف اپنا کام کرتا اور گھر واپس آ جاتا

افیشن بھی کسی کے ساتھ زیادہ رابطہ رکھے ہوئے نہیں تھی تو اتنی رات گئے ان کے گھر میں کسی کا آنا حیرت کی بات تھی۔

میں دیکھتا ہوں تم ریلیکس ہو جاؤ وہ اس کو دیکھتے ہوئے اٹھ کر دروازے کے پاس آ گیا گھر میں صرف دو ہی کمرے تھے اور اوپن کچن تھا۔سب کچھ سامنے ہی تھا اس لیے اندر کمرے سے بھی دیکھ سکتی تھی کہ باہر کون آیا ہے لیکن ساگر نے دروازہ بند کر کے اس کی کوشش کو ناکام بنا دیا تھا

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے دروازے پر دو آدمی کھڑے تھے دونوں چہرے اس کے لیے انجان ہر گز نہیں تھے ۔ایک پل کے لیے وہ ڈر سا گیا تھا لیکن ان کے چہرے پر شفیق مسکراہٹ دیکھ کر اس کو کچھ اطمینان ہوا۔

اگر اجازت ہو تو کیا ہم اندر آ سکتے ہیں بے حد نرمی سے مسکراتے ہوئے سوال کیا گیا۔

جی بھائی اس میں پوچھنے والی کون سی بات ہے آپ کا اپنا گھر ہے اس نے پرجوش انداز میں کہا

جبکہ وہ دونوں بھی مسکراتے ہوئے اندر داخل ہو گئے تھے۔ریدم دروازے سے جھانک کر کے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔

ارے یہ پیاری سی گڑیا کون ہے وہ بچی کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر پوچھنے لگے جوان کے بلانے پر باہر آ گئی تھی۔

ہماری بیٹی ہے۔اور بہت جلد ہماری فیملی مکمل ہونے والی ہے۔وہ انہیں بٹھاتے ہوئے خوشی سے بتا رہا تھا جب کہ وہ بھی ریدم کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے مسکرا دیے تھے۔

باہر آواز سننے کے بعد بھی افشین نے باہر کی طرف نہیں دیکھا تھا اس کے دل میں ایک عجیب سا خوف سر اٹھا رہا تھا اس کی ڈلیوری کو ایک مہینہ بھی باقی نہیں بچا تھا اور یہ دن اسے بری طرح سے ڈرا رہے تھے جیسے کچھ بہت برا ہونے والا ہو۔

ooooooo

ٹھنڈ کافی زیادہ ہے یہاں جیکٹ پہن لو یا کوئی شال لے لو۔وہ ابھی ابھی ایئرپورٹ سے باہر نکلے تو ڈرائیور ان کا منتظر تھا.

نہیں اتنی بھی ٹھنڈ نہیں لگ رہی وہ جواب دیتے ہوئے گاڑی کا پچھلا دور کھولنے لگی۔

چابی مجھے دو گاڑی میں خود ڈرائیو کروں گا دیشم آ گے آ و

وہ ڈرائیور سے مخاطب ہوا تھا جب کہ ڈرائیور اس کی بات پر ہاں میں سر ہلاتا جیسے اس کے حکم کا غلام تھا۔

وہ جو پیچھے بیٹھنے ہی والی تھی اس کے حکم پر اگلی سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر بیٹھ گئی باہر واقع بہت زیادہ ٹھنڈ تھی لیکن اس کی بات کو اہمیت نہ دینے کے لیے اس نے سویٹر یا شال لینے سے انکار کر دیا تھا۔

ڈرائیور کیسے جائے گا اسے گاڑی سٹارٹ کرتے دیکھ کر پوچھنے لگی۔

وہ کوئی بچہ نہیں ہے جانتا ہے کہ نئی نئی شادی ہوئی ہے ہماری ایک دوسرے کے ساتھ ہمیں ٹائم سپینڈ کرنا ہے وہ اپنا کوئی نہ کوئی انتظام کر لے گا اور ویسے بھی میں نے اسے کرائے کے بھی پیسے دے دیے ہیں۔

تو آپ آگے پیچھے بیان دینے کے بجائے ذرا اپنے شوہر پر نظر کرم کر دے تو آپ کا احسان ہو گا۔

اس کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ تھی جب کہ وہ بنا کچھ بولے سامنے دیکھنے لگی

ایک تو اس لڑکی کا نظرانداز کرنا واللہ یوں ہی تو نہیں قربان اس پر۔وہ آہ بھر کر میوزک آن کر چکا تھا

یوں ہی نہیں تجھ پہ دل یہ فدا ہے

سب سے تو علیحدہ سب سے جدا ہے

اس نے جیسے ہی میوزک اون کیا جیسے گانا بھی اس کے دل کی ترجمانی کر رہا تھا۔

دیشم کو پہلے ہی کوفت ہو رہی تھی اس کے ساتھ سے لیکن اب اس رومنٹک گانے نے اسے مزید بیزار کر دیا تھا۔

ناممکن تجھ بن اک پل بھی رہ پانا۔

دل میرا چاہے جب بھی تو آئے

تجھ سے کہوں میں واپس نہ جانا۔

وہ مسکراتے ہوئے اس گانے کو انجوائے کر رہا تھا جب کہ دیشم تو کھڑکی سے ہی باہر دیکھنے لگی۔

مجھے وہ ہر گانا پسند ہے جو اندر کے دل کا حال بیان کر دے۔اس نے جیسے اپنی پسند اسے بتانا ضروری سمجھا تھا۔

اور مجھے اس طرح کے چھچھورے گانوں سے الجھن ہوتی ہے پتہ نہیں اس طرح کے الفاظ کہہ کر یہ سنگرز کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

محبت کے بڑے بڑے ڈائیلاگ بڑے بڑے دعوے در حقیقت 'حقیقت نہیں ہوتے دیشم نے بھی کھل کر اپنی رائے کا اظہار کیا۔

تمہارے ناولوں کے ہیرو کیا ڈائیلاگ نہیں بولتے۔ سچی محبت کے دعوے نہیں کرتے۔ یقیناً کرتے ہیں لیکن تم تو پھر بھی ان پر فدا ہوئی جا رہی ہو اور یہاں اصل زندگی میں تم پر چھ فٹ کا آدمی مر مٹا ہے اس کی کوئی قدر نہیں

مسٹر خداش کاظمی یہاں بات نہ تو میرے ناول کی ہو رہی ہے اور نہ ہی میری اپنی ذات کی ہم اس گانے کے بارے میں بات کر رہے تھے۔

میں تو پہلے بھی اپنے بارے میں بات کر رہا تھا مسز خداش کاظمی اور اب بھی اپنے ہی بارے میں بات کر رہا ہوں۔

ہمارا یہ رشتہ تمہارے لیے نہ سہی لیکن میرے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ تمہارا یہاں آنا مجھے اچھا لگا بے شک تم اپنے مطلب کے لئے ہی آئی ہو لیکن مجھے سچ میں اچھا لگا۔

وہ مسکراہٹ دبا کر بولا تو دیشم نے اسے گھور کر دیکھا۔

بہت پرانی نہیں بلکہ آج صبح کی بات تھی پہلے وہ کمرے سے نکل گیا لیکن باہر جاتے ہی اس نے فون کیا تھا اور کہا تھا کہ اگر آگے پڑھنے کا ارادہ رکھتی ہو تو یہ ڈرامے بازی بند کرو اور خاموشی سے میرے ساتھ ہنی مون پر چلو۔

میں تمہاری ذات سے یا اپنی وجہ سے اپنے گھر والوں کو کسی طرح کی کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا اس وقت سب لوگوں کی نظریں ہم پر ہیں

سب کا دھیان ہماری طرف ہے اسی لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہو گا کہ اپنی فضول ضد چھوڑ و اور میرے ساتھ چلو۔

ورنہ میں تمہیں زبردستی بھی لے جاؤں گا اور یہ مت بھولو کے تمہارا وکالت کرنے کا خواب بھی میری ملکیت میں ہے اسے خداش کی دھمکی پر غصہ تو بہت زیادہ آیا تھا لیکن وہ مجبور ہو گئی تھی۔

اور پھر اماں کی باتوں پر اسے افسوس ہوا تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ انہوں نے جو بھی کہا تھا صحیح کہا تھا لیکن وہ سب کے سامنے جھوٹا دکھاوا کیسے کر سکتی تھی وہ خوش نہیں تھی تو سب کے سامنے اپنے آپ کو خوش ظاہر کیسے کر سکتی تھی

یہ اس کے لئے مشکل تھا لیکن اپنے خواب پورے کرنے کے لیے اسے یہ ڈرامہ بھی کرنا تھا اب نا چاہتے ہوئے بھی اسے ایک ایسے شخص کے ساتھ رہنا تھا جس سے وہ نفرت کر بیٹھی تھی

OOOOOO

تم لوگ اس طرح سے کالج سے یہاں گھر آ گئے اور حرم میں نے تم سے کہا تھا ہم دونوں ساتھ واپس آئیں گے وہ گھر میں داخل ہوتا تھا اس کے سر پر سوار ہوا تھا جو نوڈلز بنا کر اب مزے سے کھا رہی تھی

Urdu Novels Ghar

صیام سران سے کہیں کہ میں ان سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی اور آپ کو کیا کسی نے مینرز نہیں سکھائے اندر آتے ہوئے سلام کیا جاتا ہے پھر بات کی جاتی ہے

اس نے پہلے اپنی بات کرنے کے لئے صیام کو کبوتر بنانا چاہا تھا لیکن پھر احساس ہوا کہ خود بولنا زیادہ بہتر رہے گا آخر وہ کوئی چھوٹی بچی نہیں تھی وہ اپنی جنگ خود لڑ سکتی تھی۔

اسے کلاس سے نکالنے کے بعد اس نے مڑ کر اسے دیکھا بھی نہیں تھا بلکہ مکمل نظر انداز کرتا ہوا چلا گیا اور اس کے بعد باقی کی کلاسیز لی تھیں۔

جب اسے فون آیا کہ وہ دونوں لنچ کے لیے جا رہے ہیں۔وہ بھی اسے چھوڑ کر۔

اس کی ناراضگی سمجھ کر اسے بھیجتے ہوئے وہ واپس اپنے کام میں مصروف ہو گیا لیکن وہ واپس کالج جانے کے بجائے سیدھے گھر آ گئے تھے۔

مجھے مینرز سیکھانے والی میری ماں میرے بچپن میں ہی مجھے چھوڑ کر چلی گئی تو اس بات کا کبھی گلہ مت کرنا اور تم مجھ سے کوئی بات کیوں نہیں کرو گی۔

ذرا اس بات پر روشنی ڈالنا پسند کرو گی تم وہ اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔

کیونکہ آپ بالکل بھی اچھے ٹیچر نہیں ہیں میں آپ سے ناراض ہوں۔آپ کو ذرا بھی احساس ہے کہ ساری کلاس کے سامنے مجھے بے عزت کیا آپ نے مجھے باہر نکال دیا

کیونکہ میں وہ لیپ ٹاپ لے جانا بھول گئی تھی۔

تم کتابیں لے جانا نہیں بھولی ؟اپنی نوٹ بکس لے کر جانا نہیں بھولی ؟ تو لیپ ٹاپ لے جانا کیسے بھول گئی ؟ میں نے تو تمہیں ہر چیز لا کر دی تھی۔

اور یہ سب کچھ میں اسی لئے لایا تھا کیونکہ مجھے پتا ہے کہ تمہیں اس چیز کی ضرورت ہے میں نے تمہیں کل رات کو بھی بتایا تھا کی نوٹس لیپ ٹاپ پر بنائے جائیں گے لیکن پھر بھی تم اسے چھوڑ کر چلی گئی غلطی تمہاری ہے میری نہیں۔

اس بات پر تمہارا ناراض ہونا بالکل نہیں بنتا خیر تم لوگ لنچ کرنے گئے تھے تو یہاں یہ نوڈلز کیوں کھا رہے ہو۔

صیام کے آفر کرنے پر اس نے پوچھا تھا۔

تمہاری عقلمند بیوی کی وجہ سے میرا والٹ چوری ہو گیا محترمہ کو ایک غریب بچے پر بہت ترس آرہا تھا اس نے مجھے زبردستی وہاں رکوایا اور کہا کہ میں اسے پیسے دوں بچہ اتنا تیز نکلا اور میرا والٹ لے کر ہی بھاگ گیا۔

چور کہیں کا آج کل کے بچوں پر بھی ناانسان یقین نہیں کر سکتا۔

ایسا مت کہیں صیام سر نہ جانے اس کی کیا مجبوری رہی ہو گی ورنہ کوئی جان بوجھ کر چوری نہیں کرتا حرم کو اس کے انداز پر افسوس ہوا۔

ہاں بالکل تم تو اس کے گھر سے ہو کر آئی ہو ناں تمہیں سب کچھ پتہ ہے یہ نوڈلز کھانے کے ہی پیسے بچے تھے ورنہ آج دوپہر کو بھوکا رہنا پڑتا صیام نے تفصیل سے قصہ سنایا۔

یہی تو مسئلہ ہے کہ جب تک ہم کسی کے گھر سے نہ ہو کر آئیں گے تب تک ہمیں اس کی مجبوری کا احساس نہیں ہوتا اور آپ نے خبر دار جواب اسے چور بولا بیچارہ کتنا معصوم بچہ تھا انسان کی ہزار طرح کی مجبوریاں ہوتی ہیں یقیناً اُس معصوم بچے کی بھی کوئی مجبوری ہی

ہوگی اچھا ہی ہے کہ آپ کے پیسے اس کے کام آجائے گیں۔

حرم یہ بات تو ماننے والی ہے کہ ہو سکتا ہے کہ اس کی کوئی مجبوری ہو جس کی وجہ سے اس نے یہ کام کیا لیکن اس نے غلط کام کیا بے شک مجبوری میں ہی سہی یشام۔نے اسے سمجھانا ضروری سمجھا تھا۔

یعنی کہ جو غلط ہے وہ ہر حال میں غلط ہے بے شک مجبوری میں ہی کیوں نہ کیا جائے وہ اسے دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں بولی تو دونوں نے ہاں میں سر ہلایا۔

آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی کیونکہ آپ کا ماننا ہے کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔

(جو نہیں کرتے وہ تو مجھے کلاس میں ہی پتہ چل گیا کہ آپ کو مجھ سے کتنی محبت ہے) لیکن آپ کا ماننا ہے کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں

آپ نے مجھے کڈنیپ کیا اور زبردستی نکاح کیا اور پھر مجھے اتنی دور یہاں لے آئے کیا یہ غلط نہیں تھا؟

اس کے پیچھے میری مجبوری تھی میں تم سے محبت کرتا ہوں سیدھے طریقے سے تم کیا میری بات مانتی اسے حرم کی مثال ہر گز پسند نہیں آئی تھی وہ ایک چور سے اس کا مقابلہ کر رہی تھی

بالکل اور یہ پیسے بچے کی مجبوری تھے شاید وہ بھوکا تھا شاید اسے پیسوں کی ضرورت تھی اگر وہ صیام سر سے سارے پیسے مانگتا تو کیا صیام سر خوشی خوشی اسے دے دیتے نہیں نہ۔۔۔۔۔۔

جس طرح سے آپ نے اپنی تسلی کے لئے مجھ سے نکاح کیا مجھے یہاں لے کر آئے سب سے دور اسی طرح اس بچے نے صیام سر سے پرس چھین کر اپنی تسلی کر لی۔

اس دنیا میں ہر انسان کی کوئی نہ کوئی مجبوری ہے اور ہر انسان اپنے لئے کچھ نہ کچھ ضرور کرتا ہے۔اور سر آپ فکر نہ کریں آپ کے پیسے میں آپ کو واپس کر دوں گی میرے شوہر سر کو تنخواہ ملنے دیں آپ یہ پیسے میرے کھاتے میں ڈال دیجئے۔اس نے بڑی بے نیازی سے نوڈلز کا چمچ بھرتے ہوئے یشام کے منہ میں ڈال دیا کہیں وہ انکار نہ کر دے۔

شکریہ بہنا سچ میں تم بہت اچھی ہو صیام یشام کی شکل دیکھ کر کھل کر ہنسا تھا۔ جس نے آج سے پہلے نوڈلز چکھے تک نہیں تھے

اس کی معصوم سے بیوی بڑی ہی چالاکی سے اسے نوڈلز کھانے پر مجبور کر گئی تھی۔

OOOOOOO

اپنا سامان پیک کرو عمایہ ہم ابھی اور اسی وقت یہ گھر چھوڑ کر جا رہے ہیں

زریام کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس سے بولا تھا۔

جو اس وقت اس کے موبائل پر نیوبورن بے بیز کے نام چیک کر رہی تھی

کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے نا وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی تھی۔

اگر کچھ ٹھیک ہوتا تو کیا میں تمہیں ایسا کرنے کے لئے کہتا اپنا سامان پیک کرو تم اور میں یہ گھر چھوڑ کر جا رہے ہیں ابھی شہر میں میرا فلیٹ ہے ہم اب سے وہاں رہیں گے۔

چلو جلدی کرو وہ پیار سے اس کا چہرہ چومتے ہوئے بولا اور خود ہی اس کے کپڑے الماری سے نکالنے لگا

عمایہ بھی اس سے کوئی بھی سوال کیئے بنا اس کی مدد کرنے لگی تھی۔اسے بھی زریام کے علاوہ کیا چاہیے تھا اگر وہ اس کے ساتھ تھا تو کیسی پریشانی وہ ہر قدم پر اس کے ساتھ تھی

oooooo

تم آج اس طرف کروٹ لے کر کیوں سو رہی ہو۔۔۔وہ نائٹ سوٹ چینج کرتے روم میں آیا تو اس سے پوچھنے لگا تھا جو دوسری طرف منہ کیے لیٹی ہوئی تھی۔

کیونکہ میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتی "میں ناراض ہوں آپ سے" حرم ایک نظر اسے دیکھتی پھر سے پلٹ گئی تھی۔

اور اپنی ناراضگی کی وجہ بھی مجھے بتا دو۔۔۔"یشام اسی کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا اس کا اب تک ناراض رہنا اسے اچھا نہیں لگا تھا وہ یہ تو جانتا تھا کہ وہ ناراض کیوں ہے۔

لیکن اس معاملے پر وہ اسے کسی طرح کی کوئی رعایت نہیں دینا چاہتا تھا

بار بار یاد کروا کے کیوں میری نظر میں بُرے بن رہے ہیں آپ نے تو کہا تھا کہ آپ اچھا ٹیچر بننے کی کوشش کریں گے لیکن آپ نہیں ہیں،اکڑو سڑے ہوئے کھڑوس ڈیش ڈیش ڈیش۔۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بول رہی تھی۔اس نے انداز پر وہ مسکرایا

میں جانتا ہوں تم مجھ سے ناراض ہو لیکن جس بات پر تم مجھ سے ناراض ہو اس بات پر ناراض ہونا بالکل نہیں بنتا اسی لئے اپنی ناراضگی ختم کرو اور آئندہ ایسی غلطی مت کرنا۔

مطلب آپ مجھے سوری نہیں بولیں گے۔۔۔؟اس کے اتنے پیار سے بات کرنے پر اس کی گردن تھوڑی اکڑ گئی تھی جیسے وہ سوری بولنے والا ہو۔۔

تبھی اس کے یوں اچانک اٹھنے پر اس کا ہاتھ تھام کر بولی۔

جان جہاں مجھے محسوس ہوگا کہ میں غلط ہوں وہاں میں تمہیں سوری بولوں گا وہ بڑی ہی نرمی سے اس کی تھوڑی کے نیچے اپنا ہاتھ رکھتے اس کا ماتھا چوم کر پیچھے ہٹ گیا تھا۔

میرا نام حرم ہے وہ غصے سے مٹھیاں بھینچ کر بولی۔یقیناً غصہ اس کے قریب آنے پر نہیں بلکہ اس کے سوری نہ بولنے پر تھا۔

جی حرم جان میں جانتا ہوں۔وہ مسکرا کر بولا تھا۔

اس بار تو میں آپ کو معاف کر رہی ہوں لیکن اگر آپ نے مجھے دوبارہ ڈانٹا نہ تو میں آپ سے پکی والی لڑائی ہو جاؤں گی۔وہ خود ہی اپنا دل بڑا کر کے بولی تو یشام اپنی سائیڈ پر لیٹتے ہوئے کھل کر مسکرا دیا۔

اور ہاں مجھے یاد آیا مجھے لیپ ٹاپ یوز کرنا نہیں آتا میں نے کبھی بھی نہیں کیا مجھے کبھی ضرورت ہی پیش نہیں آئی ہمارے کالجوں میں لیپ ٹاپ پر نوٹس بنانے کا رواج نہیں تھا۔

وہ اسے چڑانے والے انداز میں بولی تو اس کا جواب بڑے ہی محبت بھرے لہجے میں آیا۔

میں سکھاوں گا اپنی جان کو۔اس کے انداز پر مزید چڑ کر لیٹ گئی۔

جبکہ اس نے مسکراتے ہوئے اس پر ٹھیک سے کمبل ڈالا تو وہ کروٹ لے کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

یہ والا کالج بہت اچھا ہے لیکن مجھے نہ میرا اپنے والا کالج زیادہ یاد آتا ہے۔یہاں کی لڑکیاں بہت بری ہیں کتنا میک اپ کرتی ہیں ہمارے ٹیچرز تو ہمیں میک اپ ہی نہیں کرنے دیتے تھے۔

وہ ساری مجھ سے زیادہ پیاری لگتی ہیں وہ ناخن کھاتے ہوئے اسے عجیب و غریب وجہ بتانے لگی اس کالج کو ناپسند کرنے کی۔۔

اس کے مسئلے کو سمجھتے ہوئے یشام نے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا تھا اسے بے ساختہ اس کے ناخنوں پر ترس آیا تو اس نے اس کے ہاتھ کو چوم لیا۔

ان سب چیزوں کی طرف دھیان مت دو تم بس اپنی پڑھائی کرو وہ نرمی سے اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی اسے اپنے قریب کر گیا۔

لڑکیوں پر نہ دھیان دوں۔ان کے فیشن پر نہ دھیان دوں اور نہ ہی آپ کی ڈانٹ پر دھیان دوں اور گھر آ کر آپ کی ڈانٹ کو بھول بھی جایا کروں

کیونکہ آپ مجھے سوری بھی نہیں بولا کریں گے اس کو اب تک اس کے سوری نہ بولنے کا افسوس تھا۔

اچھا بابا آئی ایم سوری اس نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ کھل اٹھی۔

ہیں سچی آپ نے مجھے سوری بولا اب آئندہ مجھے کبھی نہیں ڈانٹیں گے ناں اسے اگلے دنوں کی ضمانت چاہیے تھی۔

میں نے کہاناں کالج کی لائف ہمارے پرسنل لائف سے بالکل الگ ہے اور سوری میں نے تمہیں اس لیے نہیں بولا کہ میں نے تمہیں ڈانٹا ہے! بلکہ سوری میں ابھی کے لیے بول رہا ہوں کیونکہ تمہارے لب مجھے بہکا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہوئے اس کے لبوں پر جھکا تھا۔

حرم اچانک ہونے والے اس حملے پر ساکت رہ گئی تھی اپنے لبوں پر اس کا لمس محسوس کرتے ہوئے کتنی دیر وہ کچھ بول ہی نہ سکی

جب کہ اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں قید کر کے وہ اس کا نازک سا وجود اپنے سینے میں چھپا چکا تھا۔

حرم نے بے ساختہ ہیں اس کے گرد اپنی نازک سے بانہوں کا حصار بنایا تو وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے آہستہ سے لائٹ بند کر گیا۔

صبح حرم کی آنکھ کھلی تو وہ یشام کی بانہوں میں اس کے بے حد قریب سو رہی تھی

اس کا سر اس کے سینے پر تھا جب کہ وہ اس کے گرد اپنی بانہوں کا حصار تنگ کیے ہوئے تھا

اس نے سر اٹھا کر اس کے چہرے کو دیکھا جہاں دنیا جہان کا سکون تھا بے شک وہ بہت پر کشش انسان تھا دیکھنے میں بالکل انگلش فلموں کا ہیرو لگتا تھا۔

چند لمحوں کے لئے ہی سہی لیکن اس کے دل میں اس کے لئے نفرت جاگی تھی جب اس نے اسے اغواء کر کے زبردستی نکاح میں لیا تھا لیکن وہ اس شخص سے نفرت نہیں کر پائی تھی کیونکہ اسے بہت بڑی ذمہ داری دی گئی تھی اس کے داداجان نے اس کے نازک کندھوں پر بہت بوجھ ڈال دیا تھا۔

اس کے ساتھ اسے رخصت کرتے ہوئے انہوں نے کہا تھا اب سے تم صرف اس انسان کی ہو اس سے محبت کرنا تمہاری ذمہ داری ہے۔اور فرض بھی

اور پھر داداجان نے اس سے وعدہ بھی تو لیا تھا۔جسے اس نے پورا کرنا تھا دنیا میں آسان تو کچھ بھی نہیں تھا لیکن اسے یقین تھا وہ داداجان سے کیا وعدہ ضرور پورا کرے گی

کیونکہ یشام احمر اسے اپنی سانسوں سے زیادہ چاہتا تھا۔

اس طرح خود کو دیکھنے کی وجہ جان سکتا ہوں میں اتنی اچھی تو تم ہو نہیں کہ تم یہ نظر مجھ سے محبت جتانے کی خاطر مجھ پر مرکوز کیے ہوئے ہو وہ بند آنکھوں سے بولا تو حرم نے اسے دیکھا۔

آپ سوتے رہیں گے تو ہم ناشتہ کیسے کریں گے۔۔!

مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔وہ اس کی بند آنکھیں دیکھتے ہوئے بولی تو یشام دلکشی سے مسکراتا اپنی آنکھیں کھول چکا تھا۔

کیا میں ہی ساری زندگی تمہیں ناشتہ کرواتا رہوں گا خود کچھ کرنے کا ارادہ نہیں ہے تمہارا میرے خیال میں تمہیں کھانا بنانا سیکھنا چاہیے اب شادی شدہ ہو چکی ہو تم۔

اور کل رات کے بعد تم نے جو میرے جذبات کو بے لگام کیا ہے میں بہت جلد اپنے رشتے کو آگے بڑھانے کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔

اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے وہ اسے اپنے قریب کر گیا تھا اس نے نوٹ کیا تھا اس کے قریب کرنے پر یا اس کے پاس آنے پر وہ کسی طرح کا احتجاج نہیں کرتی تھی

لیکن وہ کانپ جاتی تھی اس کی شدتوں کو محسوس کرتے ہوئے کل رات جو اس کی حالت ہوئی تھی اسے سوچ کر وہ مسکرا دیا تھا۔

صبح صبح مجھ سے کوئی کام نہیں ہوتا میں ناشتہ نہیں بناوں گی لیکن میں آپ کو اپنے ہاتھوں سے نوڈلز بنا کر کھلاؤں گی لنچ میں۔

میں نوڈلز نہیں کھاتا اس نے ایک ہی جھٹکے میں اسے بیڈ پر گراتے ہوئے خود اس پر اپنا سایہ سا بنا لیا تھا۔

وہ بہت مزے کے ہوتے تھے۔ کل میں نے آپ کو کھلایا تھا نہ وہ زیادہ تیکھا نہیں تھا لیکن اگر اس کو زیادہ تیکھا بناؤ تو بہت مزے کا بنتا ہے وہ جیسے ہر حال میں اسے نوڈلز کھلانا چاہتی تھی۔

جان ہم کچھ اور بھی تو کھا سکتے ہیں ضروری نہیں جو تمہیں بنانا آتا ہے ہم صرف وہی کھائیں

تم کچھ اور بھی بنانا سیکھ سکتی ہو وہ سمجھ چکا تھا کہ اسے نوڈلز کے علاوہ اور کچھ بنانا نہیں آتا اسی لئے وہ اسے نوڈلز کھانے پر منا رہی ہے

میرا نام جان نہیں حرم ہے وہ منہ بسور کر بولی

جی حرم جان میں جانتا ہوں وہ ہر بار کی طرح بولا تو حرم کو ہنسی آ گئی

آپ میرے لئے نوڈلز نہیں کھا سکتے میں بہت اچھے بناؤں گی آئی پر و مس۔

تم کچھ مت بناؤ میں باہر سے لے آؤں گا اسے پریشان ہوتا دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا

ارے نہیں نہیں آپ باہر سے کیوں لے کر آئیں گے میں بناؤں گی نہ کیا ساری زندگی ہم باہر کا کھانا کھاتے رہیں گے بہت بری بات ہے یہ۔۔۔"

آج دیکھیے گا میں کتنے مزے کا کھانا بناؤں گی۔وہ جوش سے بولی تھی۔

جب کہ وہ مسکرا کر ہاں میں سر ہلا گیا وہ اس کے لیے کوشش کرنا چاہتی تھی یہ شام کے لیے یہی بہت بڑی بات تھی۔

ٹھیک ہے تم دوپہر کا کھانا بنانا میں ذرا ناشتے کا انتظام کر کے آتا ہوں وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے اٹھا تھا۔

جب کہ وہ اس کے ساتھ ہی اٹھ کر باہر آ گئی تھی

oooooo

یہ لوگ یہاں کیوں آتے ہیں سا گران کا ادھر آنا جانا بند کروائیں مجھے خوف آتا ہے ہم اپنے ماضی کو پیچھے چھوڑ آئے ہیں ہمیں ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہیے مجھے ڈر لگتا ہے

وہ آج چوتھی باران کے گھر ان سے ملنے کے لیے آئے تو ان کے جانے کے بعد افشین نے سا گر سے کہا تھا

افشین کیا ہو گیا ہے وہ ہمارے اپنے ہیں ہم سے ملنے آتے ہیں۔اپنا خون کھینچتا ہے انہیں اپنی طرف۔۔"اور انہوں نے کہہ تو دیا ہے کہ وہ یہ بات کسی کو نہیں بتائیں گے کہ ہم سے ان کا کسی بھی طرح کا رابطہ ہے تم فضول میں گھبرا رہی

وہ محبت سے اسے سمجھا رہا تھا لیکن افشین کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہ تھی

سا گران کا روز آنا مجھے گھبراہٹ میں مبتلا کرتا ہے آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔

مجھے لگتا ہے یہ لوگ میری ہنستی کھیلتی زندگی خراب کر دیں گے کیا آپ نہیں جانتے یہ لوگ کتنے خطرناک ہیں۔

افشین میں جانتا ہوں میں سب کچھ جانتا ہوں لیکن تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں وہ ہمارے اپنے ہیں۔اور اپنے کبھی اپنوں کا برا نہیں چاہتے۔یہ خون کی کشش ہے جو انہیں یہاں کھینچ لاتی ہے اور ریدم سے کتنی محبت کرتے ہیں وہ لوگ۔

ان سب چیزوں کے بارے میں مت سوچو تم صرف ہمارے ہونے والے بچے کا خیال رکھو اور تمہیں کسی طرح کی ٹینشن میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے سا گر محبت سے اسے سمجھا رہا تھا۔

لیکن بہت کوشش کے باوجود بھی افشین اپنا ڈر کم نہ کر پائی تھی

oooooo

وہ ہوٹل کے سارے انتظامات چیک کرنے کے بعد جب کمرے میں آیا تو اسے بستر میں گھسے ہوئے پایا

اب یقیناً تم سونے کے فضول قسم کے ڈرامے کرنے والی ہو دیشم۔مت کرو اس کی ضرورت نہیں ہے فی الحال میں تم سے اپنے حق وصول کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔

اسی لیے تمہیں میرے سامنے یہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے بالکل بے فکر ہو جاؤ جس دن میں اپنے حق لینے پر آیا اس دن تمہاری نیند کی فکر بلکل نہیں کروں گا۔

وہ اس کے ساتھ ہی اپنی جگہ بناتے ہوئے اس سے کمبل لے کر خود پر ڈال چکا تھا۔

جب کہ وہ اس کے تھوڑے سے دور ہو کر لیٹی تو خداش کو اس کی حرکت بہت ناگوار گزری ایک تو وہ اسے وقت دے رہا تھا اپنے دل پر پتھر رکھ کر اسے خود سے دور رکھے ہوئے تھا اور اب بھی یہ۔۔۔۔۔

اگر ساری زندگی اس کی دوری ہی برداشت کرنی تھی تو اس سے نکاح کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔

اس نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا اور ساتھ ہی اس کے گرد اپنی بانہوں کا حصار تنگ کر گیا

بیوی ہو میری تو بہتر ہے کہ بیوی بن کر رہو۔ورنہ اگر میں بیوی بنانے پر آیا نا تو بہت پچھتاؤ گی تم دیشم خداش کاظمی۔کیوں اپنے آپ کو مشکل میں ڈالنا چاہتی ہو۔

کیا نخرے اٹھانے والا ہر بات ماننے والا اپنے حق کے لیے کسی طرح کی پیش قدمی نہ کرنے والا شوہر ہضم نہیں ہو رہا تم سے

اس کی مزاحمت پر خداش نے جیسے اپنی اہمیت کا احساس دلایا تھا اس کے احتجاج کرتے ہاتھ لمحے میں تھامے تھے۔

آپ بیڈ کے اس کونے میں سوئیں گے اور میں یہاں اس نے شرطیہ انداز میں کہا لیکن خداش کا بے ساختہ قہقہ کمرے میں گونج اٹھا

کیا تم سچ میں اس وقت ایسی کنڈیشن میں ہو کہ مجھ سے کوئی بھی ڈیمانڈ کر سکو۔۔اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم ہو تو یقین مانو تم سے بڑا بے وقوف کوئی نہیں ہے۔وہ مزید اس کے قریب ہوا

دور ہٹیں خداش کاظمی ورنہ۔۔۔۔۔"اس نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھتے اسے خود سے دور کرنے کی ناکام سی کوشش کی تھی لیکن اس کا ورنہ اسے طیش دلا گیا تھا۔

ورنہ۔۔۔کچھ نہیں کر سکتی تم کچھ بھی نہیں۔اگر یہاں کوئی کچھ کر سکتا ہے نہ تو وہ صرف اور صرف میں ہوں۔یقین مانو تمہارا یہ غرور لمحے میں پاش پاش کر سکتا ہوں

لیکن بنا غرور کے خداش کاظمی کی بیوی جچے گی نہیں۔کبھی کبھی سوچتا ہوں جیسے یہ غرور نامی چیز بھی صرف تمہارے لیے ہی بنائی گئی ہو۔

خیر رومنٹک موڈ میں نہیں ہوں میں اس وقت تو یہ تعریف پھر کبھی

اگر سونا چاہتی ہو تو یہی میری بانہوں میں سو سکتی ہو اور اگر جاگنا چاہتی ہو تو اس دلکش رات کو مزید دلکش بنانے کے لیے میں تمہارا بھرپور ساتھ دوں گا۔

وہ اسے ڈرا رہا تھا یا محبت جتا رہا تھا دیشم کے لیے سمجھنا بے حد مشکل تھا۔

لیکن دوسری طرف منہ پھیرتے ہوئے اس نے آنکھیں بند کر لی تھیں اس کا چہرہ پوری طرح خداش کے سامنے تھا جس پر اپنے گرم سانسوں کا لمس چھوڑتا وہ اس کے نازک سے وجود کو اپنی بانہوں میں قید کر کے آنکھیں بند کر چکا تھا

تھوڑی دیر کے بعد اسے خداش کے ہلکے ہلکے سے خراٹوں کی آواز آئی تو اس کے سونے پر وہ سکون کا سانس لیتی اس کا ہاتھ ہٹانے لگی

جب اس کا ہاتھ پیچھے ہٹنے کے بجائے اس کے گرد اپنی گرفت سخت کر گیا وہ پہلے ہی اس کی بانہوں میں دبی ہوئی تھی مزید اپنی سانسوں کو مشکل میں ڈال کر خاموشی سے پڑی رہی۔

جانتی تھی کہ اب آزادی ممکن نہیں ہے آنکھیں بند کرتے ہوئے وہ سونے کی کوشش کرنے لگی تو خداش کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آئی۔

بہت ضدی تھی یہ لڑکی لیکن خداش کو اپنی محبت پر پورا یقین تھا۔ کہ وہ اسے جیت لے گا

oooooo

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم ثاقب ؟ایسا نہیں ہو سکتا احمر ہمیں دھوکا نہیں دے سکتا؟

وہ ہماری اجازت کے بنا کسی سے شادی نہیں کر سکتا؟ ہم نہیں مانتے اس طرح کی کسی شادی کو احمر کی بیوی ایک خاندانی لڑکی ہو گی

اور اس کا تعلق ہمارے خاندان سے ہو گا ہم کسی باہر کی لڑکی کو احمر کی بیوی نہیں مانتے آج کل کی لڑکیاں دولت کے لیے کسی بھی حد تک گزر جاتی ہے

یقیناً یہ جو کوئی بھی ہے دولت کے لیے اس کے پیچھے تک آئی ہو گی۔

دولت کے لیے یہ آج کل کی لڑکیاں کچھ بھی کر سکتی ہیں اس لڑکی کو جلد سے جلد احمر کی زندگی سے نکال باہر کرو

۔احمر کی شادی وہیں ہو گی جہاں ہم نے طے کر رکھی ہے

وہ اس بارے میں بہت پہلے سے ہی جانتا ہے تو ایسی غلطی کیسے کر سکتا ہے ہمیں یقین نہیں آرہا

کہ ہمارا سب سے قابل بیٹا اس حد تک چلا گیا ہم نے اس کی ہر بات مانی ہر خواہش کو پورا کیا وہ ہمارے ساتھ ایسا کیسے

کر سکتا ہے؟

ہم اس کی اس شادی کو نہیں مانتے تم جاؤ اس سے ملنے کے لیے اور بتا کر آؤ کہ اگر اپنے باپ کی خوشی چاہتا ہے تو اس

لڑکی کو وہیں طلاق دے اور یہاں واپس آ جائے

بابا ایسا ممکن نہیں ہے اس کا ایک بیٹا بھی ہے اور یقین کریں وہ اس لڑکی کو نہیں چھوڑے گا وہ اس سے محبت کرتا ہے

اور مجھے کنیز فاطمہ کہیں سے بھی دولت کی لالچی نہیں لگتی

۔بہت ہی زیادہ پیاری لڑکی ہے آپ ایک بار اس سے مل لیں آپ کو خوشی ہو گی ثاقب نے اپنے بھائی کی حمایت میں

بولنا چاہا تھا

نہیں ایسا ممکن نہیں ہے وہ لڑکی کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو لیکن ہم اس شادی کو کبھی قبول نہیں کریں گے ساگر کی ایک

غلطی کی وجہ سے ہم پورے خاندان میں بدنام ہو گئے ہیں۔

ایسی ہی ایک غلطی ہم احمر کو نہیں کرنے دے سکتے جا کر اس لڑکی سے پوچھو کہ وہ کیا چاہتی ہے دولت پیسہ شہرت جو چیز چاہیے اسے اس کے قدموں میں ڈھیر کر دو

لیکن ہمارے بیٹے کو اس سے آزادی دلوادو اور اس کی اس شادی کی بھنک بھی یہاں کسی کو نہیں پڑنی چاہیے۔

وہ بہت کچھ سوچ کر بول رہے تھے جب اچانک ہی ثقلین کا سالہ راحیل دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اندر داخل ہوا۔جو رشتے میں ان کا بھانجا بھی تھا

ماموں جان میں گھر جا رہا تھا سوچا جانے سے پہلے آپ سے ملاقات کر لوں۔ان کے اچانک خاموش ہو جانے پر وہ مسکراتے ہوئے ان کے سامنے جھکا تھا جب کہ بابا جان اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے جانے کی اجازت دے چکے تھے۔

اس نے کچھ سنا تو نہیں ہو گا اس کے کمرے سے نکلتے ہی بابا جان نے ثاقب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اس کے چہرے سے لگتا تو نہیں کہ اس نے کچھ سنا ہے لیکن پھر بھی میں اس کو باہر تک چھوڑنے جاتا ہوں میں اندازہ لگا لوں گا

آپ پریشان مت ہوں جب تک آپ نہیں چاہیں گے یہ بات اس کمرے سے باہر نہیں نکلے گی ثاقب مسکرا کر کہتا وہاں سے نکل چکا تھا۔

جبکہ راحیل کو دروازے تک لے کر جاتے ہوئے اس نے پوری طرح اس بات کی یقین دہانی کر لی تھی کہ اس نے احمر کی شادی کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں سنا۔

لیکن ضروری نہیں کہ ثاقب اتنا ہی چالاک تھا جتنا وہ خود کو سمجھتا تھا کچھ معاملوں میں راحیل کا دماغ اس سے زیادہ کام کرتا تھا

ooooo

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم زریام تم اس گھر سے کہیں نہیں جا سکتے کس کی اجازت سے یہ گھر چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے تم نے۔۔۔؟

وہ سب سے مل رہا تھا جب دادا جان اپنے کمرے سے باہر نکل کر اس سے سوال کرنے لگے۔

سوری دادا جان ڈاکٹر نے کہا ہے کہ میری بیوی کی طبیعت کافی خراب ہے اسے ٹینشن سے دور رکھا جائے اور میں اسے اس گھر میں نہیں رکھ سکتا

جہاں سوائے ٹینشن کے اور کچھ بھی نہیں ہیں میری بیوی کو پر سکون ماحول چاہیے میں اپنے بچے اور اپنی بیوی کی صحت پر کسی طرح کا رسک نہیں لے سکتا

وہ بڑے ہی سکون سے بولتا دادا جان کا ضبط آزما گیا تھا

جتنی نفرتیں انہیں اس بے ضرر سی لڑکی سے تھی اتنا ہی ان کا پوتا اسے اہمیت دے رہا تھا اور یہ بات انہیں ہر گز پسند نہیں تھی لیکن وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہے تھے

کیا تکلیف ہے اسے یہاں پر ہم اسے کچھ نہیں کہہ رہے اپنی مرضی سے جیسے چاہے ویسے رہ رہی ہے دادا جان نے غصے سے دیکھتے ہوئے کہا جو سہم کر زریام کے پیچھے ہو گئی تھی۔

دادا جان پلیز وہ ڈر رہی ہے اسے اس طرح گھبراتے دیکھ وہ انہیں ٹوک گیا جس پر وہ اسے گھور کر رہ گئے

دادا جان میں کسی طرح کی بحث نہیں کرنا چاہتا میں اپنی بیوی کو ایک اچھا ماحول دینا چاہتا ہوں۔

سو جا رہا ہوں یہاں سے پریشان مت ہوں ہمیشہ کے لئے نہیں جا رہا میں جب یہ بہتر ہو جائے گی واپس آ جاؤں گا وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔

تمہیں گھر چھوڑ کر جانے کی ضرورت نہیں ہے کوئی اس لڑکی کو کچھ نہیں کہے گا دادا جان نے جیسے گارنٹی دینے کی کوشش کی تھی

ناراض وہ اس سے تھے لیکن زریام نخرے ان سے اٹھوا رہا تھا۔

دادا جان فی الحال تو میں اسے لے کر جا رہا ہوں کیونکہ شہر میں ایک ڈاکٹر سے میں نے اس کی کنڈیشن شیئر کی تھی ان کا کہنا ہے کہ اسے مکمل چیک اپ کے لئے مجھے شہر لے کر جانا پڑے گا

باقی میں ایک ہفتے میں واپس آ کر گھر کا ماحول چیک کروں گا اگر یہ میری بیوی کے مطابق مناسب ہوا تو میں اسے واپس لے آؤں گا لیکن فی الحال میں اسے یہاں سے لے کر جا رہا ہوں

چلو جان وہ سکون سے کہتا اس کا ہاتھ تھام کر باہر نکل گیا تھا جبکہ دادا جان کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ ایک لڑکی کی خاطر وہ اتنی بغاوت پر بھی اتر سکتا ہے وہ انہیں وقت دے رہا تھا۔

گھر کا ماحول ٹھیک کرنے کے لئے ورنہ وہ واپس اس گھر میں نہیں آنا چاہتا تھا وہ غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئے تھے۔

اس وقت انہیں اپنے اس فیصلے پر پچھتاوا ہو رہا تھا جب وہ اس لڑکی کو ونی کر کے اس گھر میں لائے تھے

ooooooo

تھینک یو سوچ مجھے تو لگا تھا کہ تم اس سائیڈ کا رستہ بھول گئے ہو پھر میں نے سوچا کہ تم بہت ڈھیٹ ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔

ہو سکتا ہے تمہارے پاس میرے لئے کچھ لانے کے پیسے نہ ہوں

وہ اس کے ہاتھ سے چاکلیٹ کا ڈبہ لے کر روم فریزر میں رکھنے کے بعد آئس کریم کھانے لگی تھی۔

تم مجھے بھی آفر کر سکتی ہو وہ سے اکیلے اتنا بڑا باول بنا آفر کے کھاتے دیکھ کر بولا۔

جس راستے سے تم آئے ہو اس راستے میں اور بھی دکانیں ہوتی ہوں گی نا آئس کریم کی وہاں سے اور لے کر کھا لینا۔

اور بتاؤ نانا جان کیسے ہیں۔۔۔؟ مجھے یاد تو کرتے ہوں گے وہ موضوع بدل چکی تھی جبکہ وہ اسے آئس کریم کے آفر نہ کرتے دیکھ خود ہی اس کے ہاتھ سے چمچ لے چکا تھا۔

کتنے بھوکے ہو تم میرے لئے لے کر آئے تھے نا اسے اس کا انداز بالکل پسند نہ آیا۔

ایسا ہی ہوں میں اور ایسے ہی شخص کے ساتھ تمہیں ساری زندگی گزارا کرنا ہے اچھا ہے ابھی سے شیئرنگ سیکھ جاو اور دادا بالکل ٹھیک ہیں تمہیں بہت یاد کرتے ہیں۔

تمہارا آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے۔ پیپر تو ہو گئے تھے نا تمہارے وہ موضوع بدل چکا تھا جب کہ وہ مزید آگے نہ پڑھنے کے بہانے دے رہی تھی۔

Urdu Novels Ghar

لیکن اس کے بہانے اسے قابل قبول نہیں لگ رہے تھے وہ چاہتا تھا کہ ریدم اپنی پڑھائی جاری رکھے۔لیکن وہ بھی بھرپور بحث کے موڈ میں تھی

سارا سارا دن اپنی کیٹی سے بات کرتے یا پھر اس کمرے میں رہتے وہ کافی بور ہو جاتی تھی لیکن شائزم کا آنا سے خوش کرتا تھا

چھپ چھپا کر ہی سہی لیکن وہ اس کے لیے آتا ضرور تھا

oooooooo

نہیں بھائی ایسا کیسے ممکن ہے کیا آپ نہیں جانتے کہ ہمارا گاؤں جانا کتنا خطرناک ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔؟

اور ویسے بھی میں اب گاؤں نہیں آنا چاہتا میں بہت خوش ہوں اور اللہ پاک کے کرم سے اب تو میری فیملی مکمل ہو رہی ہے میں کبھی وہاں واپس جانا پسند نہیں کروں گا۔وہ حتمی انداز میں بولا

نہیں سا گر اپنی خاندانی وراثت چھوڑنی نہیں چاہیئے وہ تمہارا گھر ہے تمہارے اپنے ہیں انہیں چھوڑ کر بھلا تم کبھی خوش رہ پاؤ گے۔۔۔۔؟

اور ہم نے بابا جان سے بات کر لی ہے انہیں بھی تم لوگوں کے واپس آنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ وہ عزت اور احترام سے گاؤں میں تم لوگوں کا استقبال کریں گے۔

تم لوگوں نے کوئی گناہ نہیں کیا شادی ایک جائز اور پاکیزہ رشتہ ہے تم لوگوں نے نکاح کیا ہے اور نکاح سے بڑا اور کوئی نیک کام ہے ہی نہیں۔۔۔"نکاح اللہ تعالیٰ کا سب سے پسندیدہ کام ہے اور ہمیں بھی ان پرانی سوچوں سے اب نکل آنا چاہیے تمہیں گاؤں واپس آنا چاہیے۔

یہ آپ لوگ میرے شوہر کو کون سے پٹیاں پڑھا رہے ہیں کیا آپ کو سمجھ میں نہیں آرہا کہ ہم واپس نہیں آنا چاہتے آپ لوگ بار بار ایک ہی بات کرنے یہاں کیوں چلے آتے ہیں۔۔۔۔۔؟

ہم آپ کو بتا چکے ہیں کہ ہم واپس وہاں نہیں آنا چاہتے ہیں تو مطلب صاف ہے کہ ہم نہیں آنا چاہتے ہمیں نہ تو کوئی وراثت چاہیے اور نہ ہی بابا جان کی معافی۔

ہم جہاں ہیں بہت خوش ہیں جن حالات میں ہیں اللہ پاک کا شکر ہے کہ اچھا گزر بسر ہو رہا ہے۔خدا کے لیے اب دوبارہ یہاں مت آیئے گا میں آپ لوگوں کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں افشین کا لہجہ بہت بُرا تھا۔

آفشین یہ کون سا طریقہ ہے بات کرنے کا اس کا انداز ساگر کو بھی ناگوار گزرا تھا۔

ساگر ان سے کہیں کہ چلے جائیں ہمارے گھر سے اور واپس یہاں آنے کی ہر گز کوئی ضرورت نہیں ہے ہمیں ان کی کوئی مدد نہیں چاہیے اور نہ ہی ہم واپس کبھی اس گاؤں میں آنا چاہتے ہیں۔

ساگر یہ ہماری بات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہی لیکن تم تو سمجھو تمہاری بیٹی ہے کل کو بیٹا ہو گا۔کل کو یہ جوان ہوں گے کیا فیوچر ہو گا ان کا اپنا اصل مت بھولو افشین بیوقوفی کر رہی ہے تم بیوقوف مت بنو۔

ہم تمہارے ساتھ ہیں ایک بار گاؤں واپس آجاؤ ہم تمہارے ساتھ کھڑے ملیں گے ہر قدم پر تمہیں سپورٹ کریں گے ہم تمہیں ہر گز نہیں چھوڑیں گے ساگر تم ہم پر بھروسہ کر سکتے ہو۔

اس کی باتوں میں مت آو یہ بے وقوفی کر رہی ہے یہ اپنے بھلے کے بارے میں نہیں سوچ رہی لیکن تم سوچو خاندان کے بنا کب تک در در کی ٹھوکریں کھاوگے۔تم باپ ہو ان کے ان کے بارے میں بہتر سوچ سکتے ہو وہ بس اتنا کہہ کر اٹھ گئے تھے۔

ساگر کو ان کی باتیں ٹھیک لگ رہی تھی لیکن اب افشین واپس جانے کے بارے میں سوچنا ہی نہیں چاہتی تھی وہ جتنا مل رہا تھا اتنے میں خوش تھی لیکن ساگر کو اپنے بچوں کے فیوچر کے بارے میں کچھ کرنا تھا اور پھر جب سب کچھ ٹھیک ہو رہا تھا تو پھر اپنے گھر والوں سے اتنا دور رہنے کا کیا فائدہ۔

لیکن افشین بات کو سمجھنا تو دور سوچنے تک کو تیار نہ تھی ساگر اس سے بات کرتے ہوئے اسے اچھا خاصا ڈانٹ چکا تھا لیکن افشین اب تک اپنی بات پر قائم تھی

oooooo

شائزم بیٹا یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔۔۔؟ایسا بھلا کیسے ممکن ہے تم جانتے تو ہو کہ اس وقت ریدم یہاں پر نہیں بلکہ کاظمی حویلی میں ہے۔

اور ہم نہیں جانتے کہ ہم اسے واپس کیسے یہاں پر لے کر آئے اور ایسے میں تم ہمیں اس سے شادی کرنے کی خواہش کا اظہار کر رہے ہو۔

داداجان دلہن ہمیشہ اپنے مائکے سے ہی تو آتی ہے اور ماننے والی بات یہ ہے کہ ریدم کا اصل گھر وہی ہے۔اور میرا نہیں خیال کہ اسے اپنے ماموں کے بیٹے سے شادی پر کوئی اعتراض ہو گا آپ اس بارے میں ذرا ٹھنڈے دماغ سے سوچیں۔

کیا مطلب ہے تمہارا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ ہم جا کر وہاں ریدم کا رشتہ مانگے وہ بھی اس انسان سے جس سے ہم نفرت کرتے ہیں ایسا ممکن نہیں ہے شائزم ہم اس شخص کے سامنے جھکنے کے بارے میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتے ہیں وہ ہماری نواسی ہے۔

اسے ہم نے پالا سب سے چھپا کر ہم نے اس کی پرورش کی اس کا خیال رکھا اور جب ہم نے اسے یہاں لانے کا فیصلہ کیا وہ نجانے کیسے اس کے بارے میں جان گئے۔

اور پھر ہمارے لاڈلے پوتے کی ایک غلطی نے اسے اُس حویلی پہنچا دیا اور اس سب کی وجہ وہ لڑکی ہے۔

جس کے لئے ذریام ہم سے بغاوت پر اتر آیا۔وہ بچہ کبھی ہمارے خلاف جانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا اور آج اس لڑکی کی خاطر وہ یہ بھی بھول گیا کہ وہ ہمارے سامنے کھڑا ہے۔

اس لڑکی کی خاطر وہ گھر چھوڑ کر چلا گیا اس لڑکی کی خاطر اس نے اپنے خاندان کی عزت کی پروانہ کی۔ہمارا بس نہیں چلتا کہ ہم اس لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دیں وہ غصے سے پاگل ہوئے جا رہے تھے۔

داداجان یہ ساری باتیں ہم بعد میں بھی تو کر سکتے ہیں پہلے مجھے یہ بتائیں کہ آپ میرے بارے میں کب سوچیں گے میں ریدم سے شادی پر بلکل سیریس ہوں۔

میں اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں مجھے اس سے محبت ہے دادا جان پلیز آپ میری خاطر اس حویلی میں رشتہ لے کر جائیں۔اس دشمنی میں کچھ بھی نہیں رکھا مجھے ہر حال میں ریدم کو اپنا بنانا ہے اس سے پہلے کہ وہ لوگ اس کی زندگی کا کوئی بڑا فیصلہ کر دیں ہمیں خود ہی کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔

وہ آج اپنے دل کی بات ان کے سامنے رکھ چکا تھا اس کا ارادہ پہلے ریدم سے اس بارے میں بات کرنے کا تھا۔لیکن اس نے سوچا کہ پہلے دادا جان سے بات کرنا زیادہ بہتر رہے گا انہیں منانے کے بعد ہی وہ ریدم کو اس بارے میں کچھ بتانا چاہتا تھا۔

اس کے دل میں ریدم کے لیے جو احساسات تھے انہیں وہ بہت پہلے سے ہی سمجھ چکا تھا اس لڑکی کو دیکھنے کی خواہش ملنے کی ضد اس کا دل نہ جانے کب سے کر رہا تھا اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر ہی اس نے اس حویلی کی جانب قدم بڑھائے تھے۔

اور پچھلی چار ملاقاتوں میں ہی اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب مزید ریدم کو کاظمی حویلی نہیں رہنے دے گا۔

دادا جان اپنی ضد کے بہت پکے تھے وہ جانتا تھا کہ دادا جان آسانی سے نہیں مانیں گے اور وہ بھی کاظمی حویلی والوں کے سامنے جھکنا ان کے لئے ممکن نہیں تھا۔

لیکن وہ محبت میں بہت آگے نکل چکا تھا۔ان دونوں خاندانوں کی دشمنی میں صرف نقصان ہی ہوئے تھے اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ مزید کسی طرح کا کوئی خون خرابہ ہو اسی لیے اس نے دادا جان سے کہا تھا کہ وہ خود جا کر اس کا رشتہ مانگے۔ جس کے لئے وہ ہر گز تیار نہیں تھے لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ اپنی ضد کے سامنے دادا جان کو جھکنے پر مجبور کر دے گا۔

ooooo

یہ تو بہت خوبصورت فلیٹ ہے آپ نے تو کہا تھا کہ ہم جنت کے پاس جا رہے ہیں لیکن یہاں پر تو ہم الگ جگہ آ گئے ہیں کیا ہم جنت آپی سے نہیں ملیں گے۔

پورا گھر دیکھنے کے بعد اس سے آ کر پوچھنے لگی تھی۔

میری جان کیوں نہیں ملیں گے پہلے ایک دوسرے سے ملاقات کر لیں تم تو آج کل کچھ زیادہ ہی مصروف رہنے لگی ہو تو سوچا کہ کیوں نہ تمہیں سب سے دور صرف خود میں مگن کرنے کے لئے یہاں لے آیا جائے۔

اب تم ذرا مجھے وقت دے دو مجھے دیکھو مجھے سوچو اور میرے پاس رہو جہاں تک جنت کے بات ہے تو تمہیں اگلے تین دن میں جنت سے بھی ملاقات کروا دوں گا لیکن پہلے ذرا مجھ سے ملاقات کرو۔

اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے وہ آہستہ سے اسے اپنے قریب کرتا اس کے نازک اور ملائم سرخ گالوں پر جھکتے اپنے لب رکھ چکا تھا۔

اس کے لمس پر نظریں جھکاتی وہ اس کے حصار میں قید ہو چکی تھی عمایہ کے دونوں ہاتھ اس کے سینے پہ پر تھے جبکہ وہ اس کے کانوں میں مدھم سرگوشیاں کرتا اپنی محبت کی داستان سنا رہا تھا۔

جبکہ وہ اس کی دھڑکنوں پر راج کرتی اس کی چاہت کے نئے خواب سجاتے ہوئے بے انتہا خوش تھی

ooooo

وہ لیکچر ختم کرنے کے بعد آرام سے بیٹھا ان سب کو دیکھ رہا تھا جو اہم پوائنٹ نوٹ کرتے ہوئے اس سے سوال کر رہے تھے۔

ہائے اتنا ہینڈسم ہے یہ اسے سر کہنے کا نہیں جانو کہنے کا دل کرتا ہے اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی بڑی بے باکی سے پچھلی سیٹ والی سے بول رہی تھی۔

تو جانو بول کر دیکھ لو ہو سکتا ہے کام بن جائے ویسے اتنا بدذوق لگتا تو نہیں۔ٹرائی کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے پچھلی والی نے جیسے اس کی حوصلہ افزائی کی تھی وہ پہلے اسے جب کہ پھر پچھلی والی کو گھورنے لگی تھی۔

لٹل گرل آگے دیکھو۔یہاں بچوں کے سننے والی باتیں نہیں ہو رہی پیچھے والی لڑکی نے اس کے چہرے کو بڑی ہی نرمی سے آگے کی طرف موڑا تھا۔

اس پر وہ انہیں کچھ کہنے کے بجائے یشام کو گھورنے لگی تھی۔غصے سے اس کا چہرا لال انگارا ہو رہا تھا۔

کیا ہوا مس حرم آپ کچھ پوچھنا چاہتی ہیں وہ اس سے مخاطب ہوا تھا۔

جب کہ وہ نفی میں سر ہلاتی منہ پھلائے اپنے لیپ ٹاپ پر دیکھنے لگی تھی۔جہاں یشام سارے نوٹس اسے میل کر چکا تھا۔لیکن پھر بھی اس نے اسے مسکرا کر نہیں دیکھا۔

oooooo

کیا مطلب ہے اب اگر لڑکیاں دیکھتی ہیں تو کیا میں برقع پہن کر آنا جانا شروع کر دوں۔

وہ یونیورسٹی سے باہر اس کا انتظار کر رہا تھا لیکن اس کے بنے ہوئے منہ کی وجہ جاننے پر اس نے کہہ دیا تھا کہ لڑکیاں دیکھتی ہیں جس پر اس کا منہ بنانا اسے بالکل پسند نہ آیا تھا۔

مجھے نہیں پتا آپ برقع پہنے یا کچھ بھی کرے لیکن وہ لڑکیاں آپ کو نہ دیکھیں اور اگر دیکھیں بھی تو کوئی گھٹیا کمنٹ پاس نہ کریں۔اتنی فضول باتیں کر رہی تھی کہہ رہی تھی

آپ کو جانو کہنے کا دل کرتا ہے یہاں تک کہ آپ کی کلاس کے جانے کے بعد بھی ان کی یہ گھٹیا گفتگو کا سلسلہ رکا نہیں بلکہ چلتا ہی رہا۔آپ کو پٹانے کے لئے مکمل پلاننگ کی جا رہی ہے یہاں۔

تو میں کون ساپٹ جاؤں گا ان سے ڈارلنگ مجھے پٹانا آسان نہیں یہ صرف تمہارے بس کی بات ہے وہ اسے ریلیکس کر رہا تھا۔لیکن یہاں تو الٹی گنگا بہہ رہی تھی۔

پہلی بات میں ان چیپ لڑکیوں کی کیٹیگری میں شامل نہیں ہوتی میں نے آپ کو نہیں پٹایا بلکہ آپ نے مجھے اغواء کیا زبردستی شادی کر کے مجھے یہاں لے آئے ہیں۔

اور اب ایسے کسی فیشن ماڈل کی طرح ان لوگوں کے سامنے یہاں سے وہاں چلتے ہوئے ان کے گھٹیا کمنٹس ریسو کرتے ہیں لیکن میں کہہ رہی ہوں مسٹر شوہر سریہ سب کچھ میرے ہوتے ہوئے نہیں چلے گا۔

اگر یہ سلسلہ نہ رکا نہ تو میں واپس پاکستان چلی جاؤں گی مجھے ہرگز منظور نہیں ہے کہ میری پرسنل پراپرٹی پر کوئی لڑکی منہ اٹھا کر کمنٹ کرے۔

اور آج کے بعد اگر کسی لڑکی نے آپ کا نام لیا تو میں قسم کھا کے کہتی ہوں میں منہ توڑ کر رکھ دوں گی اس کا وہ غصے سے کہتی آگے ہی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

جب کہ اس کے پیچھے آتا یشام اپنی مسکراہٹ کو روکنے کی ناکام کوشش کرتا اپنی شیرنی کا دبنگ روپ دیکھ رہا تھا۔

تمہیں یہ کس نے کہا کہ میں تمہاری پرسنل پراپرٹی ہوں۔اس کے سوال پر اس نے مڑ کر اسے گھورا جب کہ وہ سیریس شکل بنائے اسے دیکھ رہا تھا۔

اس نکاح نامے نے جس پر آپ نے مجھ سے زبردستی سائن کروائے تھے نکاح کا کیا مطلب ہوتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو کسی کی ملکیت میں دے رہے ہیں اور آپ میری ملکیت ہیں۔اور میری ملکیت کو کوئی چھو کر گزرے میں اس کے ہاتھ نہ توڑ دوں۔

آئی بڑی ٹرائی مارے گی اور مجھے کہتی ہے بچوں کی بات نہیں ہو رہی آگے دیکھو۔۔وہ ان لڑکیوں کی نقل اتارتے ہوئے بتا رہی تھی جب کہ یشام سے اب اپنی ہنسی کنڑول نہیں ہو رہی تھی لیکن جو بھی تھا حرم کا یہ انداز اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔

جتنا وہ اس کے لئے پوزیسو تھا اتنی ہی وہ بھی اس کے لیے تھی۔

تم فکر مت کرو میں ان لڑکیوں کو بہت اچھے سے بتا دوں گا کہ میں ایک شادی شدہ انسان ہوں اور مجھ پر کسی طرح کی گندی نظر نہ رکھی جائے ورنہ میری بیوی ایک جنگلی شیرنی ہے۔جو ان کو چیر پھاڑ کر رکھ دے گی۔اس کا ہاتھ اپنے

ہاتھ میں مضبوطی سے تھامے ہوئے وہ سڑک پار کرتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ اس کی اس بات پر وہ تھوڑی سی نارمل تو ہو گئی تھی۔

مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔وہ اس سے کہنے لگی

لیکن تم نے تو کہا تھا کہ دن کا کھانا تم بناؤ گی اس نے یاد دلایا تھا۔

میں نے سنڈے کا کھانا بنانے کے لئے کہا تھا آج کا نہیں وہ بات بدل گئی تھی۔شاید اس بھوکے پیٹ کے ساتھ وہ کچھ بھی بنانے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔

اوکے جان سامنے والے ریسٹورنٹ میں چلتے ہیں میں نے سنا ہے کہ وہاں ہم لوگوں کے کھانے کے لائق کچھ نہ کچھ مل جاتا ہے وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے اس ہوٹل کی طرف جانے لگا تھا۔

میرا نام جان نہیں حرم ہے۔پھر سے یاد دلایا گیا

جی حرم جان میں جانتا ہوں وہ نرمی سے مسکراتے ہوئے کہتا اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا

oooooo

میں باہر کہیں بھی نہیں جانے والی آپ کو جہاں جانا ہے ہو کر آجائیں۔میں یہیں رہوں گی روم میں ہی میرا کہیں جانے کا دل نہیں کر رہا ہے۔خداش نے اسے تیسری دفعہ اپنے ساتھ باہر چلنے کو کہا تب بھی اسے یہی جواب ملا

اور میں تمہیں کہہ رہاہوں کہ میرے ساتھ چلو ہم ہنی مون پر آئے ہیں اکیلے گھوم پھر کر کیا کروں گا مجھے تمہیں ساتھ لے کر چلنا ہے چلو جلدی سے اٹھوایک وقت تھاجب تم کشمیر گھومنے کے لیے داداجان کے سامنے جھوٹے بہانے بنارہی تھی

اوراب جب میں تمہیں اتنی خوبصورت جگہ پر لے کر آیاہوں تو تمہارے نخرے ہی ختم نہیں ہورہے۔

وہ خود ہی الماری سے اس کے کپڑے نکالتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

ہاں کیوں کہ تب میں جاناچاہتی تھی اوراب میراموڈ نہیں ہے اور آپ کے ساتھ تو میں ویسے بھی کہیں نہیں جانا چاہتی تھی نہ تب نہ اب اس نے صاف گوئی سے کہا۔

دیشم جان تم کیوں چاہتی ہو کہ میں پھر سے تمہیں دھمکی دوں ہر بات پر دھمکیاں دینا مجھے ہرگز پسند نہیں ہے۔وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تو دیشم پیر پٹخ کر اس کے ہاتھ سے کپڑے چھیننے والے انداز میں لے کر وہ باتھ روم میں گھس گئی تھی جبکہ وہ سکون سے آکر بیڈ پر لیٹ گیا۔

سیدھا ہونے میں ٹائم لگے گا لیکن ہو جائے گی وہ بڑبراتے ہوئے اپنے سر کے نیچے ہاتھ رکھتا اس کے آنے کا انتظار کرنے لگا

oooooo

وہ اس کی پسند کا ڈریس پہن کر باہر آئی اور جلدی جلدی اپنے بالوں میں کنگھی کرنے لگی۔

بالندھنا مت ایسے ہی اچھے لگ رہے ہیں وہ پیچھے سے بولا۔

مجھے یوں فضول میں اپنے بالوں کی نمائش کر کے نظر نہیں لگوانی وہ اسے کوئی بہت ہی اچھا جواب دینا چاہتی تھی لیکن اس کی منہ سے وہی بات نکلی جو وہ سوچتی تھی۔

بے شک اس کے بال بہت خوبصورت اور کافی لمبے تھے سیاہ بالوں کی آبشار کمر پر بہتی بہت خوبصورت نظارہ پیش کر رہی تھی۔

تمہارا ڈر بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن تم فکر مت کرو میں تمہاری نظر اتروالوں گا۔ وہ اس کے پیچھے آتا نرمی سے اس کے حسین بالوں کو چھونے لگا جب اگلے ہی لمحے وہ پیچھے ہٹ گئی۔

میرے بالوں کو کوئی ہاتھ لگائے مجھے پسند نہیں پلیز۔۔۔۔وہ ہاتھوں سے اس کے حسین بالوں کو محسوس کرتے ہوئے اس کے قریب ہوا تھا. جب وہ بولی۔

خدا کے لئے ابھی اس بات پر مجھے کوئی دھمکی مت دیجئے گا وہ اسے گھورتے ہوئے بڑی ہی دلیری سے بولی تھی۔

اب کیا محسوس بھی نہیں کرنے دو گی وہ اس کے مزید قریب آتے ہوئے آہستہ سے اس کی گردن میں اپنا چہرہ چھپاتے اس کے بالوں کی خوشبو کو محسوس کرتے بولا۔

دیشم کی سانسیں اتھل پھل ہو گئی۔

جبکہ اس کا ہاتھ اس کے سینے پر آ چکا تھا۔

اتنی محنت تم نے ان بالوں پر نہیں کی ہو گی جتنی مجھے ان سے دور رکھنے کے لئے کر رہی ہو۔

کھلے رہنے دو وعدہ کرتا ہوں نظر نہیں لگنے دوں گا وہ نرمی سے اس کے بالوں کی خوشبو محسوس کرتا پیچھے ہٹ گیا تھا جبکہ دیشم مٹھیاں بھینچتے اپنے بالوں میں جلدی جلدی کنگھی کرتی انہیں یوں ہی پیچھے کمر پر گراکر اپنے دوپٹے کو اچھی طرح سے خود پر کور کرتی باہر نکل آئی تھی۔

وہ اپنے بالوں کے معاملے میں ہمیشہ سے ہی ایسی تھی اسے نہ تو ہی فضول میں بال کھلے رکھنا پسند تھا اور نہ ہی وہ کسی کو اپنے بال دکھانا پسند کرتی تھی۔

لیکن اب خداش کی دھمکی کی وجہ سے اسے اپنی سب سے قیمتی چیز کو کھول کر اس کے ساتھ باہر آنا پڑا تھا۔

ooooo

یہ ایک ہفتہ تو پلک جھپکتے ہی گزر گیا تھا۔ وہ اس کے ساتھ یہاں بے انتہا خوش تھی۔ پتا ہی نہیں چلا تھا کہ کیسے یہ ایک ہفتہ اس کی بے پناہ محبت کے ساتھ گزر بھی گیا وہ آج اسے ہسپتال لے کر جا رہا تھا ابھی تک تو وہ جنت سے ملنے اس کے گھر بھی نہیں گئے تھے۔

لیکن آج اس نے کہا تھا کہ وہ ہسپتال سے واپسی پر اسے جنت سے ملانے ضرور لے کر جائے گا۔

جس پر وہ بہت زیادہ خوش تھی

جنت اور ہانی گھر سے اتنی دور الگ کیوں رہتے تھے وہ نہیں جانتی تھی لیکن جنت سے ملنے کی اسے بہت خوشی تھی ۔اور وہ جنت کے بارے میں سب کچھ جاننا بھی چاہتی تھی

جنت اور ہانی ہمارے ساتھ ہمارے گھر پر کیوں نہیں رہتے یہاں اتنی دور کیوں رہتے ہیں میرا مطلب یہاں جنت آپی اکیلی کیوں رہتی ہیں

اخر آج اس نے وہ سوال پوچھ ڈالا جو اتنے دنوں سے اس کے دل میں تھا

جنت کبھی باقر سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن داداجان کی مرضی کے سامنے وہ مجبور ہو گئی اور پھر باقر اسے شہر کے اس گھر میں لے آیا تھا۔ کیونکہ باقر کا آئے دن جنت پر ہاتھ اٹھانا اس کے ساتھ بدتمیزی کرنا شائزم اور مجھے سخت ناپسند تھا ہم اکثر اس سے جھگڑتے تھے

اور باقر کو یہ بات منظور نہ تھی کہ ہم اس کے پرسنل جھگڑوں میں حصہ لیتے ہیں بس اسی لیے وہ جنت کو اس گھر میں لے آیا تھا جو باباجان نے جنت کو جہیز کے طور پر دیا تھا جب باقر نے جنت کو طلاق دی تھی تب حویلی آنے کے بعد اس نے جنت کے کردار پر انگلی اٹھائی تھی۔

اور اس وقت جنت کو برا بھلا کہنے والوں میں چاچی اور ان کی بیٹی تانیہ کے ساتھ چاچو بھی شامل تھے جس کی وجہ سے جنت نے اس گھر میں نہ رہنے کا فیصلہ کیا تھا جس میں باقر رہتا ہے۔

اسے باقر سے اتنی نفرت ہو گئی تھی کہ وہ باقر کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ طلاق کے بعد بھی اپنے گھر کو چھوڑنے کے لئے تیار نہ تھی۔

باقر نے جنت کے کردار پر الزام لگاتے ہوئے اپنی بیٹی کو اپنا نام دینے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن بعد میں جب اس کی بیٹی پیدا ہوئی تب اچانک ہی اس کے دل میں اپنی بیٹی کے لیے محبت جاگ آئی تھی اور جنت کو یہ بات گوارا نہ تھی

وہ اس شخص سے نہ تو خود کوئی تعلق رکھنا چاہتی تھی اور نہ ہی اپنی بیٹی کو اس کے حوالے کرنا چاہتی تھی بس یہی وجہ تھی کہ وہ بہت کم حویلی جاتی تھی۔تاکہ وہ باقر سے دور رہ سکے

باقر بہت ہی عجیب قسم کا انسان تھا پہلی بار ملنے پر ایسا لگتا تھا جیسے وہ بہت محبت کرنے والا انسان ہے لیکن دوسری ملاقات میں اس کی شخصیت بالکل الگ ہوتی تھی ایسا لگتا تھا جیسے وہ پوری دنیا سے نفرت کرتا ہے

اور جنت اپنی بیٹی کو ایک ایسا باپ نہیں دے سکتی تھی جو خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ اپنی بیٹی سے محبت کرتا بھی ہے یا نہیں

اور پھر قدرت نے باقر کو ہی ہمیشہ کے لئے اس قصے سے نکال دیا۔اس کی موت کا ہم سب کو افسوس ہے۔لیکن اس کی موت کے بعد بھی جنت واپس حویلی آنے کو تیار نہیں تھی۔اور اب تو اس کے پاس ایک بہت بڑا بہانہ ہے کہ ہانی سکول جانا شروع کر چکی ہے۔اور اسے تفصیل سے بتاتا ہوا اپنی گاڑی ایک عالی شان بنگلے کے پورچ میں روک چکا تھا جہاں سے باہر بھاگتے ہوئے آتی ہانی اسے نظر آئی

ماموں آگئے ماموں آگئے وہ خوشی سے چہکتی ہوئی ناچ رہی تھی جبکہ گاڑی سے باہر نکلتے ہی ذریام نے زمین پر بیٹھتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا

ooooooo

بالکل بھی نہیں میری بھابھی تو کہیں نہیں جا رہی اگر تم جانا چاہتے ہو تو شوق سے جا سکتے ہو میں تمہیں ہرگز نہیں روکوں گی

جنت کے ساتھ ایک بھرپور دن گزارنے کے بعد شام کو عمایہ کو واپس چلنے کے لیے کہا تو جنت نے اسے واپس بھیجنے سے صاف انکار کر دیا

یار ایسا کیسے چلے گا میں کیسے رہوں گا اس کے بنا اور ویسے بھی اس کو اپنا خیال رکھنے کی ضرورت ہے جو کہ وہ بالکل نہیں رکھتی ایسے میں اسے اپنے شوہر کی اشد ضرورت ہے

کیوں کہ یہ بہت ہی لاپرواہی قسم کی لڑکی ہے

کوئی بات نہیں میں خود ہوں نا اس کا خیال رکھنے کے لیے میں تم سے بہتر اس کا خیال رکھ سکتی ہوں تم فکر مت کرو

جنت نے اس کے بہانے کو چٹکیوں میں آیا تھا

مامی آپ مت جاؤ میں آپ کو ڈرائیور انکل سے ملواؤں گی وہ بہت اچھے ہیں میرے بیسٹ فرینڈ۔۔ہانی اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی

جبکہ زریام نے ہانی کی بات سننے کے بعد جنت کی طرف دیکھا تھا

نیا ڈرائیور رکھا ہے بہت اچھا انسان ہے ہانی سے بہت محبت سے پیش آتا ہے اور اس کا بیسٹ فرینڈ بن چکا ہے میں تو ابھی تک صرف ایک آدھ بار ہی ملی ہوں اس سے لیکن ہانی کو صبح سکول بھی وہی چھوڑتا ہے اور واپس لینے کے بھی ٹائم پر جاتا ہے

ہمارے واچ مین کا جاننے والا ہے مجھے ڈرائیور کی بے حد ضرورت تھی شکر ہے کوئی قابل اعتبار انسان مجھے مل گیا ۔جنت نے اسے تفصیل سے بتایا تھا

لیکن جنت بابانے کہا تو تھا کہ وہ گاؤں سے کوئی اچھا ڈرائیور بھیج دیں گے تمہیں اس طرح کسی باہر والے پر اعتبار نہیں کرنا چاہیے وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن یہ حسیب کاکا کے جاننے والا تھا اور اعتبار کے قابل تھا اور ہانی سے بہت اچھے سے پیش آتا ہے۔جب میں مصروف ہوتی ہوں ہانی اسی کے ساتھ کھیلتی ہے۔بظاہر مجھے اس میں کوئی بری عادت نظر نہیں آئی اپنے کام سے مطلب رکھتا ہے

جنت اسے تفصیل سے بتا رہی تھی جبکہ زریام نے بہت غور سے اس کی باتیں سنی تھیں

ٹھیک ہے لیکن دھیان رکھنا زیادہ اعتبار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔احتیاط ہمارے اپنے ہاتھ میں ہوتی ہے

ہاں بالکل یہی بات ہے لیکن تم یہ مت سوچنا کہ یہ ساری باتیں کر کے تم عمایہ کو اپنے ساتھ لے جانے میں کامیاب ہو جاؤ گے

یہ تو آج میرے ساتھ میرے گھر پر ہی رکے گی اگر تم چاہو تو رک سکتے ہو تمہارے رکنے پر بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جنت نے اسے کھلی آفر دی تھی

نہیں میں نہیں رک سکتا مجھے کچھ ضروری کام ہے اصل میں ایک پروڈکٹ مارکیٹ میں انٹروڈیوا کروا رہا ہوں تو اس کے سلسلے میں ایک آدمی سے ملنا ہے سو جانا بہت ضروری ہے میرا۔

کیا یاد کرو گی آج رات میری بیوی کو تم رکھ لو لیکن دھیان رکھنا صبح میری بیوی مجھے صحیح سلامت چاہیے یہ نہ ہو کہ تمھاری بیٹی میری بیوی کو رات میں توڑ پھوڑ دے۔وہ عمایہ کو دیکھ کر مسکرایا تھا جس کی اجازت ملنے پر کھل اٹھی تھی

ارے میری بیٹی تو اس کا بہت خیال رکھے گی تم سکون سے جا سکتے ہو وہ اسے بائے بائے کرتے ہوئے بولی تو زریام مسکراتے ہوئے وہاں سے نکل گیا تھا۔جب کہ ہانی چہکتی ہوئی اپنی ماما کی گود میں بیٹھی تھی تا کہ اس سے بہت ساری باتیں کر سکے

oooooo

آپ نے اگر فیصلہ کر ہی لیا ہے تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں سا گر جو دل میں آئے وہ کریے میں اپنا فیصلہ آپ کو سنا سکتی ہوں میں واپس وہاں کبھی نہیں جانا چاہتی

اور نہ ہی ان لوگوں سے کسی طرح کا کوئی تعلق رکھنا چاہتی ہوں میں سب کو چھوڑ کر اپنی زندگی میں آگے بڑھی تھی

آپ کے لیے میں نے اپنا گھر خاندان ہر چیز چھوڑ دی تھی

نہ تو میں واپس کبھی وہاں جانا چاہوں گی اور نہ ہی آپ اس معاملے میں مجھے فورس کر سکتے ہیں۔

دیکھو افشین میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو کہ یہاں بات تمہاری اور میری نہیں بلکہ ہمارے بچوں کی ہو رہی ہے ہمارے بچوں کے فیوچر کا سوال ہے میرے بارے میں نہیں تمہیں بچوں کے بارے میں سوچنا ہو گا

ڈاکٹر نے کہا ہے کہ تمہارا آپریشن ہو گا اس میں پتہ ہے اس آپریشن پر کتنا خرچہ ہے تقریبا 10 لاکھ اور اتنی بڑی رقم میرے پاس نہیں ہے۔میں نے جہاں قرضے کے لیے اپلائی کیا تھا ان لوگوں کا بھی جواب مجھے ہاں میں نہیں ملا میرے پاس ایسی کوئی پراپرٹی نہیں ہے جسے گروی رکھ کر قرض اٹھا سکوں۔ریدم کے وقت حالات کچھ اور تھے لیکن اب حالات بدل چکے ہیں زندگی مشکل ہوتی جا رہی ہے

Urdu Novels Ghar

اس مشکل زندگی میں میں آپ کے ساتھ ہوں سا گر ہم آپ سے کبھی کچھ نہیں مانگیں گے لیکن خدا کے لئے مجھے واپس چلنے کے لئے مت کہیں۔

نہیں افشین اس دفعہ میں تمہاری بات ماننے کو تیار نہیں ہوں تم نے آج تک جو کہا میں نے تمہاری ہر بات سنی اور مانی بھی لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ میری یہ بات مانو ہمیں واپس چلے جانا چاہیے

آگے کچھ بھی نہیں رکھا پلٹنا ہی عقلمندی ہے۔وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامے ہوئے بول رہا تھا جبکہ افشین کا دل اسے انکار کرنے پر مجبور کر رہا تھا لیکن وہ سا گر کا ساتھ چھوڑ تو نہیں سکتی تھی

میں ایک بار گاؤں جا کر وہاں کے حالات دیکھ کر آؤں گا اگر سب کچھ نارمل رہا تو ہی تمہیں وہاں لے کر چلوں گا وہ اسے سمجھا رہا تھا

نہیں سا گر میں آپ کو اکیلے وہاں نہیں جانے دوں گی اب ہم جہاں بھی جائیں گے ایک دوسرے کے ساتھ جائیں گے زندگی بھر کا ساتھ لکھا ہے اس طرح آپ کو اکیلے کہیں نہیں جانے دوں گی

اگر حالات بہتر نا ہوئے تب بھی میں آپ کے ساتھ ہوں اگر آپ کے ساتھ کی خوشیوں پر میرا حق ہے تو آپ پر آنے والی مصیبت کو بھی پہلے مجھ پر سے گزرنا پڑے گا آپ ان لوگوں کو بلا لیجئے۔

نجانے کیسے اس نے یہ فیصلہ کیا تھا لیکن وہ واپس حویلی جانے کو تیار ہو گئی تھی اب یہ تو وقت ہی بتانے والا تھا کہ ان کا یہ فیصلہ ٹھیک ثابت ہونے والا تھا یا غلط

ooooo

تمہیں میری بات کیوں نہیں سمجھ میں آرہی شائزم میں تمہیں کتنی دفعہ بتاؤں کہ ایسا ممکن نہیں ہے میں ان لوگوں کے سامنے نہیں جاسکتا اس دشمنی میں میں نے بہت کچھ برداشت کیا ہے

اپنے پیارے کھوئے ہیں اپنے خون کی قربانی دی ہے میں ان کے سامنے جھک کر اپنی قربانیوں کو بے مول نہیں کر سکتا ایک ہفتہ گزر چکا تھا جب کہ داداجان اب تک اپنے انکار پر قائم تھے

داداجان پلیز ایسامت کریں سمجھنے کی کوشش کریں میں اس کے بنا نہیں رہ سکتا وہ میری محبت ہے میری اولین چاہت ہے آپ نے آج تک میری کوئی خواہش نہیں ٹالی تو میری محبت کے معاملے میں آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں

کیا میری خاطر آپ صرف ایک دفعہ ایک دفعہ ان کے گھر جا کر رشتے کی بات نہیں کر سکتے داداجان میں ریدم کے بنا نہیں رہ سکتا میں اس سے محبت کرتا ہوں زندگی میں پہلی بار کسی لڑکی کے لئے میرے دل میں اس طرح کی فیلنگ جاگی ہیں

میں اپنے دل کے معاملے پر خاموش نہیں بیٹھتے سکتا وہ میری محبت ہے داداجان میں آپ سے کبھی کچھ نہیں مانگوں گا لیکن خدا کے لئے مجھے انکار مت کریں

تم سمجھ میں کیوں نہیں آرہا شائزم ہم کبھی ان کی طرف دوستی کا ہاتھ نہیں بڑھا سکتے یہ دشمنی ختم نہیں ہو سکتی

لیکن کیوں داداجان کیوں نہیں ختم ہو سکتی یہ دشمنی آخر ایسا بھی کیا کھویا ہے آپ نے کہ آپ اس دشمنی کو ختم ہی نہیں کرنا چاہتے

کیا کھویا ہے ہم نے یہ تم ہم سے پوچھتے ہو اپنی بیٹی کھوئی ہے ہم نے اپنی اکلوتی لاڈلی بیٹی کی ٹکڑے ٹکڑے ہوئی لاش دیکھی ہے ہم نے ان لوگوں نے میری معصوم سی بچی کا کیا حال کر دیا تھا آج بھی یاد آتا ہے تو یہ دل روتا ہے

اور تم کہتے ہو کہ کیا کھویا ہے ہم نے وہ بے حد غصے سے بولے تھے اس انکشاف پر شائزم کے منہ پر جیسے چپ لگ گئی تھی کتنی دیر تک وہ کچھ بول ہی نہ سکا

دادا جان یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔وہ شاکڈ کی کیفیت میں تھا جب کہ دادا جان اسے کچھ بتاتے چلے گئے

○○○○○○

ان دونوں کو پچھلی سیٹ پر بٹھاتے ہوئے وہ دونوں کار ڈرائیو کرتے اگلی سیٹ پر تھے بیچ میں ریدم بیٹھی تھی

سفر کافی لمبا تھا اور وہ لوگ راستہ شارٹ کرنے کے لئے جنگل کے بیچوں بیچ سے گاڑی لے جانے لگے

یہ کون سا راستہ ہے آپ ہمیں اس طرف لے کر کیوں آئے ہیں۔۔۔؟وہ اگلی سیٹ کی جانب دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی

دوسرا راستہ اب بہت لمبا ہے افشین ہمیں گاؤں پہنچتے پہنچتے آدھی رات ہو جائے گی لیکن یہ والا راستہ کافی چھوٹا ہے ہم جلدی گھر تک پہنچ سکتے ہیں۔اسے اگلی سیٹ سے جواب ملا تھا جب سا گرنے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا پہنچ جائیں گے فکر مت کرو وہ اسے تسلی دیتے ہوئے بولا جب کہ ریدم اس لمبے سفر میں ایک دفعہ سو کر بھی جاگ چکی تھی۔

لیکن ہر گزرتے لمحے کے ساتھ افشین کا خوف بڑھتا چلا جا رہا تھا جیسے کچھ بہت برا ہونے والا ہے کہیں اس نے ان لوگوں پر اعتبار کر کے کچھ غلط تو نہیں کیا تھا۔

اس کا دل بار بار اسے ڈرا رہا تھا لیکن وہ بالکل خاموش تھی۔

OOOOOO

ارے یہ کیا ہو گیا گاڑی کو گاڑی اچانک بریک لگنے کی وجہ سے سڑک کے بیچوں بیچ رک گئی تھی عجیب سنسان سا علاقہ تھا اور پھر اندھیری رات نے افشین کو مزید خوف زدہ کر رکھا تھا ریدم گاڑی میں سو رہی تھی

ساگر ان کے ساتھ اگر باہر گاڑی چیک کر رہا تھا اتنے سال اپنے گھر سے دور رہ کر اس نے مکینک کا کام بہت اچھے طریقے سے سیکھ لیا تھا

تم ٹھیک کر لو گے مجھے لگتا ہے گاڑی میں کوئی بڑا مسئلہ ہو گیا ہے وہ اس کے ساتھ کھڑا بول رہا تھا جبکہ ساگر نے نفی میں سر ہلایا تھا

نہیں گاڑی میں کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہوا۔بس تھوڑی گرم ہو گئی ہے اب جا کر سٹارٹ کریں آپ گاڑی سٹارٹ ہو جائے گی۔

وہ گاڑی چیک کرتا بتانے لگا جبکہ وہ ہاں میں سر ہلاتا اندر کی طرف جانے لگا تھا۔

مجھے یہ جگہ کافی خطرناک لگتی ہے ساگر تمہیں کیا لگتا ہے اگر یہاں پر کسی کو مار دیا جائے تو لاش کتنے دنوں کے بعد ملے گی میرا مطلب ہے اس طرف کوئی آتا جاتا نہیں مہینوں بیت جاتے ہیں ان کے پر سرار سوال پر وہ انہیں بہت غور سے دیکھنے لگا

میں کچھ سمجھا نہیں آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔۔۔؟ وہ انہیں دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا جبکہ وہ عجیب پر اسرار انداز مسکراتا اپنے پیچھے سے چاقو نکال کر اس کے سامنے کر چکا تھا وہ اگلے ہی لمحے ان کی نیت کو سمجھ گیا تھا۔

میں نے سنا ہے کہ لوگوں سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے اگر تم لوگ غائب بھی ہو گئے تو کوئی نہیں ہو گا تم لوگوں کو پوچھنے والا نہ تو آگے کوئی تمہارا ہے اور نہ ہی کوئی پیچھے تم لوگ چھوڑ کر آئے ہو

تمہاری وجہ سے ہمیں بہت کچھ برداشت کرنا پڑا اور تمہاری سزا بس یہی ہے۔ وہ اگلے ہی لمحے چاقو اس کے پیٹ کے آر پار کر چکا تھا جبکہ ساگر بے یقینی کی کیفیت میں اس شخص کو دیکھ رہا تھا جس پر وہ اعتبار کر کے آنکھیں بند کئے اس کے ساتھ چلا آیا تھا

افشین کی دلخراش چیخ بلند ہوئی جبکہ اس نے گاڑی سے نکلنے کی کوشش کی تھی اس کے ساتھ ہی گاڑی کا دروازہ لاک ہو گیا۔

کہیں نہیں جا سکتی تم آج کی رات تمہاری موت ہمارے ہاتھوں لکھی ہے لیکن پہلے اس کو تو دیکھ لیں وہ ساگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا جب کہ افشین کی چیخیوں نے ریدم کو جگا دیا تھا۔

اپنے باپ کو اپنی آنکھوں کے سامنے خون میں لت پت دیکھ کر وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

افشین گاڑی کا شیشہ توڑنے میں کامیاب ہو چکی تھی لیکن اس کا ڈر کسی کو نہیں تھا وہ بے چاری تو بھاگنے سے بھی قاصر تھی اور اپنے شوہر کو مرتے دیکھ وہ کون سا بھاگنے والی تھی۔

ساگر کا کام تمام کرنے کے بعد ان کا ارادہ افشین اور اس کے بچوں کو بھی اس دنیا سے رخصت کرنے کا تھا۔ وہ ساگر کے خون کو مزید زندہ نہیں رکھنا چاہتے تھے وہ ساگر کی آخری نشانی تک اس گاؤں سے مٹا دینا چاہتے تھے۔

یہاں تک کہ وہ ساگر کو بھی آسان موت دینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے تھے وہ چیخ چیخ کر افشین کو وہاں سے بھاگنے کا کہہ رہا تھا لیکن اس کی آواز بند کرنے کے لئے وہ کبھی اسے ٹھوکروں سے مارتے تو کبھی اس کا سینہ چیر دیتے۔

ریدم بھاگ جاؤ یہاں سے بھاگ جاؤ۔ افشین نے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو ایک زوردار دھکے نے اسے بے حال کر دیا۔

اپنے بچوں کو بچانے کا اس کے پاس کوئی راستہ نہ تھا لیکن ریدم کو بھاگنے پر مجبور کر رہی تھی وہ چھ سال کی معصوم بچی کہاں تک بھاگ سکتی تھی۔

لیکن جتنا وہ اسے سمجھا پائی تھی وہاں سے بھگانے میں کامیاب ہو گئی تھی ان لوگوں کا دھیان ریدم کی طرف نہیں تھا جبکہ اپنی ماں کے دھکوں نے اسے سامنے کی طرف بھاگنے پر مجبور کر دیا تھا وہ کہاں جائے گی کہاں ہو گا اس کا ٹھکانہ وہ نہیں جانتی تھی بس وہ جتنا تیز ہو سکے بھاگ رہی تھی۔

جب اسے اپنی ماں کی چیخ کی آواز سنائی دی اس نے مڑ کر دیکھا تھا اس کے باپ کی طرح اس کی ماں بھی خون میں لت پت پڑی تھی۔ کچھ چھوٹی سی بچی سمجھ چکی تھی۔ اب اس کی باری ہے وہ تیزی سے بھاگنے لگی تھی۔ جب اچانک ٹھوکر لگنے پر وہ زمین پر جا گری

اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔ اور پھر ریدم کی رکنے والی چیخیوں کا سلسلہ پوری حویلی کو جگا گیا تھا

oooooooo

بیٹا تم ٹھیک تو ہو نا کیا ہو گیا ہے میری جان۔۔۔ "اس طرح سے کیوں رو رہی۔ ہو۔۔۔؟ تائی امی سب سے پہلے اس کے کمرے میں آئی تھیں

اس کے کانپتے سسکتے وجود کو اپنے ساتھ لگائے وہ اسے حوصلہ دے رہی تھیں جب کہ وہ بری طرح سے رو رہی تھی۔

بیٹا ہوا کیا ہے میری جان کچھ بتاؤ تو سہی میرا بچہ کوئی بُرا خواب دیکھ لیا ہو گا وہ اسے ساتھ لگائے پیار سے سمجھا رہی تھی

ان لوگوں نے مار ڈالا سب کو مار ڈالا میری آنکھوں کے سامنے قاتل ہے وہ لوگ۔۔۔ ان لوگوں نے مار ڈالا وہ چیخ جا رہی تھی جب کہ گھر کے سارے افراد وہاں جمع ہو چکے تھے۔

کیا ہو گیا میرا بچہ آپ چیخ کیوں رہی ہو۔۔ دادا جان بھاگتے ہوئے آئے۔ اس کے چیخنے نے سب کو ڈسٹرب کر دیا تھا

سامیہ اور دیدم تو اسے اس طرح روتے دیکھ کر اکتا گئی تھی

پہلے حرم ناکافی تھی کہ اب اس لڑکی کی بھی چیخ و پکار شروع ہو چکی تھی۔

وہ اکثر رات کو ڈر کر چیخیں مارتی تھی اور آج یہی کام اس ریدم نے سر انجام دے دیا تھا اب اس نے سب کی ہمدردیاں سمیٹنی تھی

کوئی نہیں ہے بیٹا کوئی نہیں مار رہا کسی کو بھی میری جان تم بالکل ریلیکس ہو جاؤ وہ اسے اپنے سینے سے لگائے سمجھا رہی تھیں

آج انہیں حرم کی یاد آ رہی تھی جس کی وجہ سے وہ اب تک نہیں سو سکی تھیں۔

لیکن ریدم کو اپنے ساتھ لگاتے ہی جیسے ان کی ممتا کو تھوڑا سکون ملا تھا۔

بڑی بہو میرے خیال میں ریدم بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئی ہے تم اس کے ساتھ ہی سو جاؤ

دادا جان نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا تھا جب کہ وہ ہاں میں سر ہلاتیں نرمی سے اس کا چہرہ صاف کر رہی تھیں۔

جو آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔

کچھ نہیں ہو گا میری جان سب ٹھیک ہے تم ادھر آؤ میرے پاس تو اسے محبت سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولیں

جبکہ اسے تھوڑا سا ریلیکس دیکھ کر سب لوگ اپنے اپنے کمروں کی طرف جا چکے تھے۔

جب کہ وہ بھی خاموشی سے ان کے ساتھ لگی بالکل کوئی سہمی ہوئی معصوم سی بچی لگ رہی تھی اس وقت اسے شاید ان کے سہارے کی ضرورت تھی

○○○○○

کلاس میں اچانک سے ہی الٹی سیدھی باتیں ہونا بند ہو گئی تھی اب یہ لڑکیاں اس کے شوہر پر گندی نظر رکھے ہوئے ہر گز نہیں تھیں

جس کے لئے وہ بالکل ریلیکس ہو چکی تھی اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اس کا شوہر گندی نظروں سے بالکل محفوظ تھا

جبکہ اس کے پیچھے کی وجہ یہ تھی کہ یشام نے حرم کا اس طرح جیلس ہونا دیکھ کر ان سب لڑکیوں کو پرنسپل آفس میں بلا کر ان کے سامنے نہ صرف ان کی روٹین بتائی تھی بلکہ ان کی الٹی سیدھی باتوں کے بارے میں بھی تفصیل سے بتایا تھا

جس پر سر نے انہیں کافی زیادہ ڈانٹا اور یونیورسٹی سے باہر کر دینے کی دھمکی بھی دی تھی۔

اور اس دن سے لے کر اب تک سکون ہی سکون تھا ان لڑکیوں نے دوبارہ کبھی یشام پر الٹا سیدھا کمنٹ نہیں کیا تھا۔

جبکہ اس سنڈے جو کہ حرم نے کھانا بنانے کا وعدہ کیا تھا وہ پورا نہ ہو سکا تھا کیونکہ اچانک ہی حرم کو پتہ چل گیا تھا کہ یشام اور صیام کو ان کی تنخواہ ملی ہے

جس پر اس نے سنڈے کے دن اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پارٹی رکھی تھی۔ جس کا سارا خرچہ صیام نے اٹھایا تھا جب کہ یشام کی تنخواہ پر اس نے خوب ساری شاپنگ کی تھی۔

شوہر سر میں کیا پوچھ رہی تھی کیا ہم اس لیپ ٹاپ سے کسی کو بھی میل کر سکتے ہیں پوری دنیا میں۔۔۔؟ اگر میں کسی کو میل کرنا چاہوں وہ کیسے کروں گی وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کر رہی تھی۔

جب کہ وہ جو ٹیلی ویژن پر فٹبال میچ دیکھنے میں مصروف تھا ایک نظر اسے دیکھتا دوبارہ ٹی وی کی طرف دیکھنے لگا

بتائیں نامیں نے ٹام کروز کوای میل بھیجنی ہے۔اس نے پھر سے پوچھاتواس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

اسے ای میل بھیج کر کیا کرو گی وہ تواب بڈھا ہو چکا ہے۔

خبر دار جواسے کچھ بھی کہا میرا فیورٹ ہے بتائیں مجھے میں کیسے اس کو ای میل کروں۔وہ ناراضگی سے بولی

جان کسی کو بھی ای میل کرنے کے لئے اس کا ای میل ایڈریس آپ کے پاس ہونا ضروری ہے جو تمہارے پاس نہیں ہے اسی لئے اپنے نوٹس پر توجہ دووہ سختی سے بولا تو حرم منہ بنا گئی

ooooo

شائزم یہ کیا بیوقوفی ہے بیٹا تم ہم کیوں نہیں بات رہے ہیں اب تو ہم نے تمہیں سب کچھ بتادیا ہے تمہاری اس ضد کا ہم کیا مطلب نکالیں

کوئی ضد نہیں داداجان کچھ بھی نہیں بس میں آپ سے اس بارے میں کچھ نہیں کہوں گا

آپ کا نقصان بہت بڑا ہے داداجان شاید میں ہی غلطی پر تھا وہ بس اتنا کہہ کر کمرے کی طرف جانے لگا تھا

جب کہ داداجان اس کی اداس شکل دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے آج تک انہوں نے اپنے پوتے کی کوئی خواہش نہیں ٹالی تھی۔

ہم کیسے ریلیکس ہو جائیں تم کیوں نہیں سمجھ رہے ہو ہماری بات کو ضروری تو نہیں کہ جس چیز کو ہم چاہے اسے ہم حاصل بھی کرلے اس خاندان نے ہمارا بہت نقصان کیا ہے۔

بہت کچھ برداشت کیا ہے ہم نے اب مزید ہمت نہیں ہم میں وہ اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولے

داداجان میں کچھ نہیں کہہ رہا میں اپنی ہر بات کو واپس لے رہا ہوں میں اپنے الفاظ واپس لے رہا ہوں میں آپ کے سامنے کوئی بات نہیں کروں گا لیکن مجھے میرے حال پہ چھوڑ دیں۔

فی الحال میں کسی سے کچھ نہیں کہنا چاہتا سوچ رہا ہوں کچھ دن کے لیے یہاں سے کہیں چلا جاؤں جب نارمل ہو جاؤں گا خود ہی واپس آ جاؤں گا۔

وہ انہیں دیکھتے ہوئے بولا جس پر داداجان نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا

نہیں تم کہیں نہیں جاؤ گے تمہیں کہیں جانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ہم تمہیں اداس نہیں دیکھ سکتے شائزم

تو میں اسی لیے تو جا رہا ہوں داداجان کہ میری وجہ سے گھر میں کسی کو کوئی مسئلہ نہ ہو اور میں بھی نہیں چاہتا کہ آپ مجھے اداس دیکھیں ان سب چیزوں سے نکلنے میں مجھے تھوڑا ٹائم لگے گا

فکر نہ کریں میں اپنے دل کو سمجھا دوں گا وہ انہیں پیار سے کہتا وہاں سے جا چکا تھا جب کہ داداجان اسے خاموشی سے جاتا ہوا دیکھ رہے تھے

○○○○○○

کیا سارا دن اس کمرے میں رہنے کے لئے آئی ہو تم لڑکی کم از کم اس کمرے سے باہر نکلا کرو

گھر میں کوئی پریشانی ہے کوئی ٹینشن ہے یہ جاننا تمہارا بھی اتنا ہی فرض ہے جتنا کہ ہمارا جب دیکھو اس کمرے میں گھسی رہتی ہو

دیدم بنا اجازت اس کے کمرے کے اندر آئی اور پھر بولتی ہی چلی گئی۔

جبکہ ریدم نے ایک نظر اس لڑکی کی طرف دیکھا تھا جو بڑی ہی دلیری سے اس کے کمرے میں آ کر اسی سے اونچی آواز میں بات کر رہی تھی۔

ریدم ساگر شاہ میرا نام اچھے طریقے سے اب یاد کر لو آج کے بعد خبردار جو تم نے مجھے لڑکی کہہ کر بلایا۔

اور کس کی اجازت سے تم اس طرح میرے کمرے میں آئی ہو کیا تمہیں مینرز نہیں سکھائے گئے۔

اور یہ آواز کم رکھو تو بہتر ہو گا ورنہ آواز بند کروانا میں بہت اچھے طریقے سے جانتی ہوں ریدم بنا لحاظ کے بولی۔

مجھے مینرز سکھانے والی تم کون ہوتی ہو تم ہو کیا ایک ہوسٹل سے آئی لڑکی۔۔۔

اس طرح کے عیش و عشرت اگر پہلے دیکھے ہوتے تو کم از کم اس کمرے سے باہر نکلتی۔دیدم نے حقارت اور نفرت بھرے لہجے میں کہا کہ اگلے ہی ریدم کا ہاتھ اس کے بالوں میں الجھ گیا۔

تو مجھے طعنے مارے گی مجھے۔۔۔ تیری ہمت کیسے ہوئی میرے سامنے بکواس کرنے کی

تو مجھے دولت عشرت کا مطلب بتائے گی میرے باپ کے بھی اتنے ہی پیسے تھے جتنے تیرے باپ کے اتنا غرور کس بات کا ہے تجھے

اتنی اکڑ کیوں دکھا رہی ہے تو۔۔ کیا میں تیری پراپرٹی پر کھڑی ہوں جو تو مجھے عیش و عشرت کے طعنے دے گی

دیدم نے بڑی مشکل سے اپنے بالوں کو اس کے ہاتھ سے چھڑایا تھا جو اگلے ہی لمحے وہ اس کا ہاتھ اس کی کمر سے لگاتی اسے چیخنے پر مجبور کر گئی تھی۔

میری جان ہوسٹل کی لڑکیوں سے کبھی پنگے نہیں لیتے وہ اوقات یاد کروادیتی ہیں وہ اسے جھٹکا دیتی خود سے دور کر چکی تھی جبکہ تائی امی اور چاچی ان کا شور سن کر کمرے میں داخل ہوئیں

کیا ہو رہا ہے۔۔۔یہاں ہوا کیا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی جبکہ وہ غصے سے پیر پٹختی کمرے سے نکل گئی تھی

oooooo

بچے یہ کیا ہے میری جان آپ کھانا نہیں کھا رہی لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں کھانا چھوڑ دینا کہاں کی عقلمندی ہے

شام کو تائی امی اس کے کمرے میں بیٹھیں اسے سمجھا رہی تھیں جو کہ رات کا کھانا کھانے سے صاف انکار کر چکی تھی

اگر اس جھگڑے کی بھنک بابا جان کے کانوں میں پڑ جاتی تو جانے کیا ہو جاتا ہے انہوں نے ریدم کو کسی بھی طرح کے ٹینشن دینے سے سختی سے منع کر رکھا تھا

انہوں نے کہا تھا کہ ریدم جیسا چاہتی ہے اسے ویسا کرنے دو اور اسے اس کے حال پر چھوڑ دو۔

مجھے کچھ نہیں کھانا اور نہ ہی مجھے باہر جانا ہے اس گھر میں میری کوئی عزت نہیں ہے جس کا دل چاہتا ہے مجھے طعنے مارنے لگتا ہے

وہ مجھے کہہ رہی تھی کہ میں ہوسٹل میں پلی بڑی لڑکی ہوں مجھے گھر میں رہنا نہیں آتا۔ہاں مجھے نہیں آتا نہیں سکھایا گیا مجھے گھر میں کیسے رہا جاتا ہے

اگر میرے ماں باپ ہوتے تو مجھے سکھاتے، مجھے بھی بتاتے کہ ان بڑی بڑی حویلیوں کے بڑے بڑے کمرے میں کیسے رہا جاتا ہے مجھے نہیں آتا یہ سب کچھ

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مجھے اس بات کے طعنے دیے جائیں مجھے اس بات پر نیچا دکھایا جائے

بہتر ہو گا کہ آپ اپنی لاڈلی کو بتادیجیے کہ ان کے سروں پر ماں باپ کا سایہ ہے لیکن میں صرف چھ سال کی تھی جب میری آنکھوں کے سامنے میرے ماں باپ کو قتل کر دیا گیا

اب بے شک اس حویلی کے لوگ کتنا ہی پیار مجھ سے کیوں نہ جتائیں لیکن حقیقت کبھی بدل نہیں سکتی کہ آج میں نے اپنے ماں باپ کو ان لوگوں کی وجہ سے کھویا ہے۔

مجھے نہیں کھانا کچھ بھی بتادیجئے اور جاکر اسے بھی بتادیجیے جو مجھے طور طریقے سیکھانے آئی تھی اب اسے مجھ پر محنت کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی کیونکہ میں جلدی یہاں سے چلی جاؤں گی

مجھے اس گھر میں نہیں رہنا جہاں مجھے بات بات پر اس بات کا احساس دلایا جائے کہ میرے پاس اس کی طرح حویلی میں رہنے کا سینس نہیں ہے

جہاں تک کھانے کی بات ہے تو یہاں پر مجھے عزت نہیں ملتی وہاں میں کھانا نہیں کھاتی اگر آپ چاہتی ہیں کہ میں کھانا کھاؤں تو جاکر کہیں اپنے لاڈلی سے آکر مجھ سے معافی مانگے

وہ بات ختم کرتے اٹھ کر واش روم میں بند ہو گئی تھی پھر تائی امی خاموشی سے کمرے سے نکل گئیں

○○○○○

ریدم کہاں ہے وہ آج ابھی تک کھانا کھانے باہر کیوں نہیں آئی ایک تو بچی ویسے بھی کمرے سے باہر نہیں نکلتی اور آج ڈری ہوئی بھی ہے

تم سب لوگ اس کا ٹھیک سے خیال تو رکھ رہے ہو نہ دادا جان ان سب کو دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگے

جی سب کچھ ٹھیک ہے بابا جان وہ دراصل صبح ایک چھوٹا سا جھگڑا ہو گیا تھا دیدم نے ریدم کے کمرے میں جا کر فضول طرح کی بحث تھی

اور اس کے ساتھ کافی بد تمیزی کی اب ریدم کا کہنا ہے کہ وہ تب تک کھانا نہیں کھائے گی جب تک دیدم اس سے معافی نہیں مانگتی۔

تائی امی نے اس کا پیغام جا کر دیدم کے کمرے میں دے دیا تھا جس پر وہ بھڑک اٹھی تھی اور صاف الفاظ میں کہہ دیا تھا کہ وہ اس لڑکی سے معافی مانگنے ہر گز نہیں جائے گی تب ہی تائی امی نے یہ بات دادا جان تک پہنچائی تھی۔

دیدم تم نے کیوں کی اس سے بحث حد ہوتی ہے کسی بات کی ہم اس سے خود سے منا رہے ہیں اور تم نے اسے اور خفا کر دیا جاؤ اور جلدی سے جا کر اس سے معافی مانگو اور اسے ڈنر ٹیبل پر لے کر آؤ دادا جان نے بے حد غصے سے اسے مخاطب کیا تھا

لیکن دادا جان۔۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں جاؤ اور اس کو لے کر آؤ وہ بے حد غصے سے بولے

ooooo

دادا کے مجبور کرنے پر آخر دیدم اس کے کمرے میں آ گئی تھی اس کا نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کو جان سے مار ڈالے

جس سے اسے معافی مانگنے پر مجبور کر دیا تھا اس لڑکی سے نفرت ہوتی جا رہی تھی اسے مسئلہ اس بات سے تھا کہ ایک تو آج تک ان پوتیوں کو اہمیت ملی ہی نہیں تھی اور پھر ریدم بھی پوتی ہی تھی

لیکن اسے اتنی زیادہ اہمیت کیوں دی جا رہی تھی یہ چیز اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی بس اسی لیے وہ صبح اس کے کمرے میں جا کر اسے باتیں سنانے آئی تھی لیکن الٹا یہ سب اسی کے گلے پڑ گیا۔

کیا میں اندر آسکتی ہو اسے دروازے پر دستک دیتے ہوئے کہا۔

باہر سے اس کی آواز سنتے ہوئے اس نے کافی دیر سے دروازہ کھولا تھا۔

تم نے اتنا لیٹ دروازہ کیوں کھولا وہ اسے دیکھ کر سوال کرنے لگی

اپنا کام کرو جو کرنے آئی ہو فضول طرح کی باتیں مجھے ہرگز پسند نہیں اس نے اسے اپنے کمرے میں آنے کی اجازت بھی نہیں دی تھی۔

وہ میں تمہیں سوری بولنے آئی تھی آکر نیچے ڈنر ٹیبل پر کھانا کھالو دادا جان تمہیں بلا رہے ہیں

کیا بولنے آئی تھی وہ ٹیڑھا کر کے بولی

سوری بولنے آئی تھی۔ ریدم نے بڑی مشکل سے کہا

تو بولو نا۔۔۔ سینے پہ ہاتھ باندھتے بڑی فرصت سے سے دیکھنے لگی۔

بول تو چکی ہوں۔ ریدم نے غصے سے کہا

سوری ڈارلنگ میں نے سنا نہیں زرا اونچا بولو۔ وہ دلکشی سے مسکرانے لگی۔

آئی ایم سوری چلو اب نیچے آؤ وہ احسان کرنے والے انداز میں بولی

ہمارے ہوسٹل میں اس طرح سے سوری کرنا ہر گز نہیں سکھایا جاتا اور نہ ہی میں اس طرح کے سوری کو قبول کرتی ہوں تو تم جاسکتی ہو۔

ریدم۔۔۔پلیز نیچے چلو دادا جان بہت غصے میں ہیں اس سے پہلے کے وہ دروازہ بند کرتی وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔

دادا جان غصے میں ہیں تو ٹھیک سے سوری بولو نا تم میرے ساتھ فضول میں ٹائم پاس کیوں کر رہی ہو

اور چلو نیچے میں کہاں انکار کر رہی ہوں لیکن سوری بولنے کا ایک اچھا سا طریقہ ہونا چاہیے

اتنے بڑے گھر میں رہتی ہو کیا تمہیں اس گھر میں کسی نے سوری بول بھی نہیں سکھایا۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولی

ریدم جو اسے اب تک دبو سی لڑکی سمجھے ہوئے تھی اس کی چالاکی پر صرف اسے گھور کر رہ گئی۔

فائن۔۔۔۔ دیکھو میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑ رہی ہوں خدا کے لئے نیچے چلو دادا جان مجھ پر بہت غصہ ہیں کیونکہ میں تمہارے کمرے میں اگر تم سے لڑائی کر چکی ہوں

میں آئندہ تم سے بات کرتے ہوئے بہت احتیاط کروں گی لیکن خدا کے لئے ابھی چلو وہ ہاتھ باندھے کھڑی تھی جب کہ اس کے اس طرح معافی مانگنے پر ریدم کو اندر تک سکون ملا تھا

گڈ بچہ۔۔۔"پتا ہے آج تک جو بھی مجھ سے پنگا لیتا ہے نہ اس کا میں یہی حال کرتی ہوں تو مجھے خود سے کم ہر گز مت سمجھنا جس سکول میں تم یہ سب کچھ سیکھ رہی ہو نہ اس کی پرنسپل ہوں میں

جاؤ میں چینج کر کے آتی ہوں وہ بس اتنا بول کر اس کے منہ پر دروازہ بند کر چکی تھی جب کہ دیدم پیر پٹختی وہاں سے نکل گئی

ooooo

باہر آ جاؤ وہ چلی گئی اس کے جاتے ہی اس نے بیڈ کی چادر ہٹا کر نیچے دیکھا تھا جہاں وہ بڑے مزے سے بیڈ کے نیچے چھپ کے کیٹی کے ساتھ لیٹا ہوا تھا

شکر ہے یار تمہاری یہ کزن تو بالکل چڑیل ہے اور اس کا اور تمہارا نام کتنا ملتا جلتا ہے جیسے دونوں سگی بہنیں ہوں

خدا کے لئے ایسی بہن اللہ پاک مجھے کبھی بھی نہ دے وہ تو میرے بابا جان کی کرم نوازی ہے جن کو اپنی اس بھتیجی سے ضرورت سے زیادہ محبت تھی اور اسی لئے انہوں نے میرا نام اس کے نام سے ملتا جلتا رکھا تھا۔

اور تمہیں پتا ہے مجھے اس لڑکی سے تب سے نفرت ہے جب سے میرے بابا اس کا ذکر کرتے تھے۔

وہ اس سے بہت محبت کرتے تھے دیدم یہ دیدم وہ۔۔۔۔اف۔"

مجھے بہت برا لگتا تھا کیونکہ وہ میرے بابا تھے اس کا نام کیوں لیتے تھے۔

اس کے اندر کی جیلسی بول رہی تھی جب کہ شائزم اس کے انداز پر مسکرا دیا۔

واو یار تمہیں تمہارے بابا کی ساری باتیں یاد ہیں اتنی چھوٹی اتیج میں تو مجھے یہ بھی یاد نہیں کہ مجھے کھانے میں کیا پسند تھا اور تمہیں ان کی ایک ایک بات یاد ہے کیسے۔۔۔؟

جو لوگ کھو جاتے ہیں ناان کی بس یادیں رہ جاتی ہیں۔ عمر کوئی بھی کیوں نہ ہو لیکن بچے اپنے والدین کی باتیں ان کا چہرہ کبھی نہیں بھولتے۔اور میں نے تو اپنے ماں باپ کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے دیکھا ہے۔

کیا تم ان لوگوں کو پہچان سکتی ہو ریدم وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

میں ان لوگوں کو مرتے دم تک نہیں بھول سکتی۔ تم جاؤ میں ڈنر کرنے جاتی ہوں نیچے بڑھا میرے لئے بھوکا بیٹھا ہو گا

۔

وہ تمہارے دادا ہیں یار تھوڑی عزت دو شائزم کو اس کا انداز پسند نہیں آیا تھا۔

سوری مجھے ہوسٹل میں دادے کو عزت دینا نہیں سکھایا گیا۔وہ آنکھ دبا کر بولی تو شائزم مسکرا دیا۔

غلط بات ہے۔اب سیکھ لو تمہارے لئے بہت اچھا رہے گا وہ مسکرا کر کہتا کھڑکی طرف بڑھنے لگا جبکہ وہ بھی کمرے سے نکل چکی تھی

یہ تم کیا بکواس کر رہی ہو دیدم کیا اتنی بے عزتی کروا کر تمہیں سکون نہیں ملا کہ اب تم نے ایک نیا فضول کا چھوشا چھوڑ دیا ہے

کیا لگتا ہے تمہیں اس حویلی کی سکیورٹی اتنی خراب ہے کہ کوئی بھی اس کے کمرے میں اس سے ملنے آتا جاتا ہو گا

خدا کے لئے یہ بکواس جو تم نے میرے سامنے کی ہے نہ وہ کسی اور کے سامنے مت کرنا ویسے بھی ہماری بہت بے عزتی ہو چکی ہے سامیہ نے بہت غصے سے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

سامیہ پلیز میری بات کا یقین کرو میں سچ بول رہی ہوں میں نے خود دروازہ کھلنے سے پہلے کسی مرد کی آواز سنی تھی اس کے کمرے میں کوئی تو آدمی تھا میں نے پوچھا

کہ دروازہ کھولنے میں اس نے اتنا ٹائم کیوں لگایا ہے تو اس نے مجھے سیدھے منہ جواب تک نہیں دیا۔

اور تو اور مجھے کمرے کے اندر بھی نہیں جانے دیا میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ اس کے کمرے کے اندر کوئی نہ کوئی آدمی موجود تھا۔

دیکھو دیدم اگر تمہیں اپنی بے عزتی کروانے کی عادت ہو گئی ہے نہ تو خدا کے لئے اکیلے کرواؤ مجھے ان سب چیزوں میں شامل کرنے کی ہر گز ضرورت نہیں ہے میں تمہارا اس میں کوئی ساتھ نہیں دینے والی

بہتر ہو گا کہ تمہیں جو بھی کرنا ہے اکیلے کرو۔ تم اس پر نظر رکھو یا اس کے کمرے میں کیمرے لگا دو لیکن میرا نام کہیں نہیں آنا چاہیے اگر اب میری بے عزتی ہوئی ہو تو میں بہت برے طریقے سے پیش آؤں گی تمہارے ساتھ وہ اسے وارن کرتی اپنے بیڈ پر لیٹ چکی تھی جب کہ دیدم اتنی جلدی اس چیز سے پیچھے ہٹنے والی نہیں تھی اسے یقین تھا تو اس نے اس یقین پر مہر لگانی تھی۔

اور اس لڑکی کو سب کے سامنے ایکسپوز کرنا تھا

ooooooo

ایک ہفتہ گزر چکا تھا ان لوگوں کو یہاں آئے ہوئے دیشم نا چاہتے ہوئے بھی خداش کی ہر بات ماننے پر مجبور ہو چکی تھی

اس کے سامنے انکار کرنے کا مطلب تھا کہ اپنے خواب کو ادھورا چھوڑنا جو وہ کسی قیمت پر نہیں کر سکتی تھی

اسی لیے مجبوری کی انتہا یہ تھی کہ وہ اس کی ہر بات خاموشی سے مان رہی تھی جس پر خداش بہت زیادہ خوش تھا

اور وہ اس کی خوشی میں صرف اور صرف اداس ہی ہو سکتی تھی لیکن وہ منحوس اسے اداس بھی نہیں ہونے دیتا تھا

دیشم مسکراؤ یار میں تصویر بنا رہا ہوں تمہاری وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

مسکرا تو رہی ہو اور کیا چاہتے ہیں آپ وہ غصے سے بولی تھی

یہ والی مسکراہٹ مجھے پسند نہیں آئی ذرا چینج کر کے مسکراؤ۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا

اس کا انداز ایسا تھا جیسے چینل چینج کر رہا ہو۔

مجھے ایسے ہی مسکرانا آتا ہے اگر آپ کو پکچر بنانی ہے تو بنائیں ورنہ میں جا رہی ہوں مجھے یہاں ٹھنڈ لگ رہی ہے۔

تو میری جان میرا جیکٹ پہن لو نا اگر سردی لگ رہی ہے میں تو کہہ رہا تھا کہ کوئی شال لے لو لیکن نہیں تم نے کبھی جو میری بات مانی ہو

وہ اگلے ہی لمحے اپنا جیکٹ اتارتا اسے زبردستی پہنانے لگا تھا یہاں تک کہ اسے پہناتے ہوئے اس نے زپ تک بند کر دی

پر وہ جو اس کی جیکٹ کو واپس اتارنے کے بارے میں سوچ رہی تھی اس کے گرما گرم جیکٹ کو محسوس کرتے ہوئے ایسا نہ کر سکی

بلکہ خود ہی اس کے جیکٹ کو ٹھیک کرتے ہوئے جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر تصویریں بنواتے ہوئے اب کی بار ذرا سی مسکرا بھی دی تھی۔

oooooo

کتنی پیاری دھوپ نکلی ہوئی ہے اور آپ یہاں بستر میں گھسی ہوئی ہیں چلیں باہر دھوپ میں چلتے ہیں ہانی کب سے کہہ رہی ہے

ناشتہ کرنے کے بعد جنت واپس سے بستر میں گھس گئی اور اس کی یہ بات عمایہ کو تو ہرگز پسند نہیں آئی تھی

ویسے تو اتنی سردی میں وہ خود بھی بستر میں رہنا ہی پسند کرتی تھی لیکن زریام کو اس کی یہ عادت ہرگز پسند نہیں تھی۔

وہ اس موسم کو بھی اللہ پاک کی نعمت کہتا تھا اور وہ اسے بھی انجوائے کرنے کے لئے کہتا تھا مشکل تو تھا اس سردی کو انجوائے کرنا لیکن اس کے ساتھ وہ خوش رہتی تھی

کچھ ہی دنوں میں اس نے عمایہ کو بہت ایکٹیو کر دیا تھا اور وہ چاہتی تھی کہ جنت بھی ایکٹیو رہے۔

اوووو لڑکی یہ اپنے شوہر والی ٹرکس مجھ پر مت چلاو میں اتنی جلدی بستر سے نہیں نکل سکتی جب تک دھوپ سر پر نہ آ جائے میں بستر سے نہیں نکل سکتی اور نا ہی میرے اندر زریام شاہ کی روح ہے

فکر مت کرو زریام جلدی واپس نہیں آنے والا تم بھی آؤ میرے ساتھ گھس جاو بستر میں

اس کے حکم کو یہاں فالو کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہاں انجوائے کرو میری جان وہ اسے آفر دے رہی تھی جب کہ وہ اس کے آفر پر فوراً نفی میں سر ہلا گئی

جی نہیں ہر گز نہیں میں اپنے شوہر کے حکم کو گھر پر بھی فالو کروں گی اور یہاں پر بھی فالو کروں گی

آپ کو نہیں آنا تو نا آئیں میں اور ہانی جا کر انجوائے کریں گے آو ہانی چلتے ہیں وہ اس کے ساتھ اٹھنے پر راضی نہ ہوئی تو اس نے ہانی کا چھوٹا سا ہاتھ تھاما اور اس کے ساتھ باہر آ گئی جب کہ جنت واپس سونے کی تیاری کر چکی تھی

ooooo

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

آؤ مامی میں آپ کو اپنے بیسٹ فرینڈ سے ملواتی ہوں جلدی آؤ جلدی وہ اسے گھسیٹ کر باہر لے آئی تھی جہاں مین گیٹ تھا۔

ہانی جانو ہم باہر نہیں نکلیں گے ہم یہی پر رہیں گے ہم آپ کے بیسٹ فرینڈ سے پھر کبھی ملیں گے فی الحال آپ کے ماموں کو فون کرتے ہیں

نہیں مامی ماموں کو فون نہیں کریں گے ماموں کو فون کریں گے تو وہ آکر آپ کو لے جائیں گے اور ہم آپ کو نہیں جانے دیں گے

ہانی نے بڑی معصومیت سے اس کی فرمائش کو رد کیا تھا۔

لیکن مجھے جانا تو ہے ہی نہ میری جان آؤ آپ کے ماموں کے بارے میں پتا تو کریں کہ وہ کہاں ہیں اور رات کیسے گزری ان

چلو اندر چل کر انہیں فون کرتے ہیں۔ پھر ان کے ساتھ ہم آئس کریم کھانے بھی چلیں گے وہ اسے دیکھتے ہوئے پیار سے کہنے لگی تھی

کیونکہ اس کا کوئی ارادہ نہ تھا ایک انجان آدمی کے سامنے جا کر ہانی کے کہنے پر اسے سے ہائے ہیلو کرنے کا۔

ہانیہ بیٹا یہاں کولر میں پانی ختم ہو گیا ہے اندر سے ایک بوتل پانی لا دو۔ وہ شاید ہانی کی آواز سن کر اندر داخل ہوا تھا لیکن اندر آتے شخص کو دیکھ کر عمایہ کہ جیسے سکتا ہو گیا۔

ابھی دیتی ہوں بیسٹ فرینڈ مامی یہ ہیں میرے بیسٹ فرینڈ آپ ان کو ہیلو کرو میں پانی لے کر آتی ہوں۔ ہانی بس اتنا کہہ کر وہاں سے بھاگ نکلی تھی جب کہ سامنے سے آنے والے شخص نے تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا

عمایہ کے نارکنے والے آنسوؤں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔

عمایہ تو ٹھیک تو ہے میرا بچہ۔۔۔؟ وہ آنکھوں میں آنسو لیے اس سے پوچھ رہا تھا جب اچانک ہی دروازہ کھلا

oooooo

السلام علیکم اندر آنے والی ہستی کو دیکھ کر وہ بری طرح سے گھبرا گئی تھی جبکہ ذریام چہرے پر مسکراہٹ سجائے اس کی طرف آرہا تھا جب اچانک ہی ہانی نے بھاگتے ہوئے اس کی طرف قدم بڑھائے تھے

ماموں آگئے ایک ماموں آگئے وہ چہکتی ہوئی اس کی گود میں چڑچکی تھی جب کہ وہ بڑے مزے سے اسے اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھا

جب کہ عمایہ آگے پیچھے ارحم کی تلاش میں نظر دوڑانے لگی ارحم کہاں چلا گیا تھا اچانک اسے سمجھ نہ آیا لیکن اس نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا تھا

بیسٹ فرینڈ کہاں چلا گیا ہانی نے بھی اس کے غائب ہونے کو نوٹ لیا تھا۔

ماموں میں یہ پانی بیسٹ فرینڈ کے لئے لائی تھی لیکن وہ پتہ نہیں کہاں چلا گیا آپ اندر چلو میں اس کو پانی دے کر آتی ہوں۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو وہ ہاں میں سر ہلاتا اس کی طرف آگیا تھا۔

کیا بات ہے جان من آپ کی آنکھوں میں یہ آنسو کیا مجھے دیکھ کر آرہے ہیں۔

کیا مجھے اتنا زیادہ مس کر رہی تھی تم میری ایک رات کی جدائی بھی تم سے سہی نہیں گئی وہ نرمی سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے قریب کرتے پوچھنے لگا۔

اب آئندہ مجھے چھوڑ کے مت جایئے گا۔میں نہیں رہ سکتی آپ کی بناء وہ اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بولی جب ہانی بھاگ کر واپس اندر آگئی وہ اگلے ہی لمحے اس سے دور ہٹی تھی۔

ماموں ریس۔۔۔۔پہلے اندر کون پہنچے گا وہ دور سے ہی کہتی اندر کی جانب بھاگ گئی تھی جبکہ اگلے ہی لمحے ذریام بھی ہنستے ہوئے اس کے پیچھے بھاگا

لیکن ہانی جیت چکی تھی۔

oooooo

دیکھو جنت تمہاری بات مان کر میں نے اپنی بیوی کو ایک رات کے لیے تمہارے پاس چھوڑا ہے جو میرے لئے بہت مشکل ثابت ہوا ہے تو آج میں اپنی بیوی کو واپس لے کر جا رہا ہوں

وہ کسی طور اس بات کو ماننے کو تیار نہ تھا کہ عمایہ مزید وہاں رکے۔

تو کیا ہو گیا ایک رات کے لیے چھوڑا تھا کوئی احسان تھوڑی نہ کیا تھا میری ذات پر اور میرا نہیں دل کر رہا ہے اس کو بھیجنے کا

ویسے بھی تمہیں تو سزا ملنی چاہیے جھوٹ بولنے کی ہمیں تم کچھ اور بتا کر گئے وہاں تم سیدھے حویلی پہنچ گئے۔

جانے سے پہلے ہمیں بتایا کیوں نہیں کہ تم حویلی جا رہے ہو وہ اس کی چوری پکڑ چکی تھی۔

اس لیے کیونکہ مجھے کل حویلی جانا پڑتا اور ایک بار پھر سے عمایہ کو تمہارے پاس چھوڑنا پڑتا تو میں نے ایک تیر سے دو نشانے مارے

ایک دن میں ،میں نے دونوں کام کر لیے اپنا بزنس بھی دیکھ لیا اور حویلی بھی ہو کر آ گیا

وہ کالر کھڑے کرتے ہوئے فخریہ انداز میں بتا رہا تھا جنت متاثر ہوئی تھی

حویلی میں سب کچھ ٹھیک ہے نہ وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی۔

ہمارے وہاں نہ رہنے پر کچھ خراب نہیں ہو گا بس سب ہمیں کافی مس کر رہے ہیں

ہمیں واپس حویلی بلا رہے ہیں لیکن میرا فلحال جلدی جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے

جب داداجان اور باقی گھر والوں کو اس بات کا احساس نہیں ہو جاتا کہ یہ ساری پرانی رسمیں اب کوئی اہمیت نہیں رکھتی تب تک ہم واپس نہیں جانے والے۔وہ فیصلہ سنا رہا تھا

بہت اچھی بات ہے اپنے فیصلے پر قائم رہنا میں تم لوگوں کے ساتھ ہوں جنت نے اپنی طرف سے فری ہٹ دی تھی ۔وہ مسکرا دیا

ooooo

یہ کالا کالا کیا ڈالا اس نے۔۔۔؟وہ دونوں فون پر نظر گاڑے ہوئے تھے جبکہ حرم حیران سی اس عورت کو کوئی کالی سی چیز چکن میں ڈالتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

یہ کالی مرچ ہے جو کہ ہمارے پاس یہاں پر ہرگز نہیں ہے اور ویسے بھی یہ کوئی اچھی نہیں ہوتی بہت تیکھی ہوتی ہے تو اسے ہم سکپ کر دیتے ہیں صیام نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

نہیں ہر گز نہیں یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں ہو سکتا ہے اس کالی مرچ کی وجہ سے ہی یہ اتنا خوبصورت دکھتا ہو میں تو ضرور ڈالوں گی

آپ ڈھونڈ کر لائیں کہیں سے بھی کالی مرچ حرم نے فیصلہ کیا۔

حرم یار یہ ممکن نہیں ہے پتہ نہیں یہ ساری چیزیں کہاں سے ملتی ہیں میں تو کبھی لے کر بھی نہیں آیا۔اس نے فورا کانوں کو ہاتھ لگائے تھے۔

کیا مطلب آپ کبھی لے کر نہیں آئے تو آپ کھاتے کیا ہے میرا مطلب ہے آپ گھر پر کھانا نہیں بناتے وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

نہیں ہماری بلڈنگ کے لاسٹ فلور پر ایک آنٹی رہتی ہیں ہم ہر مہینے ان کو پیسے دیتے ہیں اور وہ ہم سب کا کھانا بنا کر بھیج دیتی ہیں کبھی یہ سب کچھ خرید کر لانے کی ضرورت نہیں پڑی۔

کتنے افسوس کی بات ہے آپ اتنے سالوں سے کسی آنٹی کے ہاتھ کا بنایا ہوا کھانا کھاتے ہیں

خدایا کل کو جب آپ کی بیوی آپ کے گھر میں آئے گی تو کیا وہ بھی ان آنٹیوں کے ہاتھ کا کھانا کھائے گی ہر گز نہیں جائیں اور لے کر آئیں کالی مرچ کہیں سے بھی۔

اور خبردار جو آپ نے اس سے آگے ایک لفظ بھی نکالا میں کہتی ہوں ابھی کے ابھی مجھے کالی مرچ چاہیے جانے کا دروازہ اس طرف ہے اس نے اسے دروازے تک چھوڑا تھا

ooooo

یشام شام کو گھر میں داخل ہوا تو ٹیبل پر بھاپ اڑتا باول دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا کہ کھانا تیار ہے

اپنی بیوی سے ایک پل کے لئے وہ اچھا خاصہ امپریس بھی ہوا تھا

واہ بیوی تم نے تو سچ میں کھانا بنا لیا وہ مسکراتے ہوئے اس ڈش کا ڈھکن اٹھا کر اس میں موجود اس ڈش کو دیکھنے لگا تھا

Urdu Novels Ghar

یہ کیا بنایا ہے۔وہ عجیب نظروں سے اسے دیکھتا ڈھکن واپس رکھ چکا تھا جب کہ اب اس کے قدم کچن کی جانب بڑھ رہے تھے۔

جہاں وہ دونوں مل کر روٹی بنانے میں مصروف تھے حرم کے ہاتھ پوری طرح آٹے میں لت پت تھے

جبکہ چہرے پر بھی جگہ جگہ آٹا لگا ہوا تھا یہاں تک کہ اس کے بال بھی آٹے سے بھرے ہوئے تھے

یہ کھانا بن رہا ہے یا کچن کا قتل عام ہو رہا ہے۔کیا حالت کر دی ہے تم لوگوں نے کچن کی۔

کتنے افسوس کی بات ہے یشام ہم سارا دن لگا کر تمہارے لیے کھانا بنا رہے ہیں اور تمہیں اپنے کچن کی فکر لگی ہوئی ہے

اسے اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی ایک لمحے کے لیے تو صیام کی حالت دیکھ کر اس نے اپنا دل تھام لیا تھا۔

تم کون ہو۔۔۔؟وہ آواز پہچان چکا تھا لیکن چہرہ پہچاننا مشکل تھا۔

آواز سے پہچان لے ہم نے سارا دن مشقت کی ہے چہرہ ہمارا پہچاننے کے لائق نہیں ہے وہ صیام کا چہرہ اپنے رومال سے صاف کر رہا تھا جہاں پر آٹا ہی آٹا لگا تھا۔

کھانا آلموسٹ تیار ہے تم باہر چلو اور ایک بات مجھے بتاؤ یہ آٹا اتنا اوپر کون رکھتا ہے ہم دونوں اس کو نیچے اتارنے کے چکر میں آٹے سے نہا لئے۔

۔ہائٹ میری جان ہائٹ۔۔۔وہ ہنستے ہوئے اس کا کندھا تھپتھپاتے باہر نکلا تھا

ooooo

چلواب کھاناشروع کرتے ہیں اور پلیز کھانے کی شکل پہ مت جاناہم نے بہت محنت سے بنایا ہے

اب تو بنا ہی ایسا ورنہ ہماری محنت میں کسی طرح کا کوئی فرق نہیں ہے صیام نے چکن کی سفید بوٹیاں دیکھتے ہوئے کہا تھا

تمہیں نہیں لگتا کہ اس میں کریم بھی ڈالنی چاہیے تھی یشام ہاتھ میں چمچ پکڑے خود کو ڈونگے کی طرف جانے سے روکے ہوئے تھا

آپ ہماری غلطیاں نہیں نکال سکتے ہماری محنت کو اپریشیٹ کریں حرم نے منہ بنا کر کہا۔

نہانے کے بعد وہ دونوں کافی نکھرے نکھرے لگ رہے تھے

کیا یہ وہی ہے جو میں سوچ رہا ہوں یا اس کا نام کچھ اور ہے اس نے اب تک کھانا اپنی پلیٹ میں نہیں ڈالا تھا۔

اب پتا نہیں آپ کیا سوچ رہے ہیں ویسے ہم نے تو اپنی طرف سے یوٹیوب کی سب سے اچھی ڈش بنائی ہے

آپ دیکھ لیں اس نے تو عجیب سا نام بتایا تھا مجھے یاد بھی نہیں لیکن اگر اچھی بنی ہوئی تو ہم خود اس کا نام رکھ لیں گے۔

وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولی تھی اس کا فیصلہ صیام کو بھی کچھ زیادہ ہی پسند آرہا تھا۔

صاف لگ رہا تھا کہ ان دونوں نے مل کر واقعی بہت محنت کی ہے لیکن یہ کھانا کھانے کے قابل ہر گز ثابت نہ ہو سکا تھا

اس نے بڑی مشکل سے ایک نوالا حلق سے نیچے اتارا تھا۔

اییییی یہ تو بہت گندا ہے میں نے آپ کو منع کیا تھا نا وہ کالی کالی چیز بیچ میں مت ڈالیں۔اس نے سارا الزام سامنے بیٹھے صیام پر لگایا

تو وہ کالی چیز منگوانے کے لیے مجھے پورے بازار میں کھجل کیوں کیا تم نے

سر شوہر میری کوئی غلطی نہیں ہے ساری غلطی ان کی ہے جو بھی کہنا ہے انہیں کہیں، اس محنت کو برباد کرنے میں سب سے بڑا ان کا ہاتھ تھا اس نے سارا الزام اسی کے سر پر لگا دیا تھا۔

جبکہ اس کی معصومیت پر مسکراتے ہوئے یشام نے خود ہی ان دونوں کو باہر سے کھانا کھلانے کا فیصلہ کیا تھا جس پر خود دونوں خوش ہو گئے تھے

ooooo

یار میں تھک گئی ہوں تین دن تو ہو گئے ہیں ہمیں اس کے کمرے کے باہر پہرا داری کرتے ہوئے کوئی آتا جاتا نہیں ہے اس کے کمرے میں۔ بس اب میں آگے مزید کچھ نہیں کرنے والی

روز آدھی رات کو اس کے کمرے کے باہر کھڑے ہو جاؤ وہ بھی صرف ایک شک کی بنا پر سامیہ کافی تپی ہوئی تھی۔

میں تمہیں کیسے یقین دلاؤں سامیہ میں سچ کہہ رہی ہوں کوئی لڑکا رات کو اس سے ملنے آتا ہے جو دو تین دن سے نہیں رہا لیکن آتا ہے۔

مجھے پورا یقین ہے کہ اس کا کسی کے ساتھ چکر چل رہا ہے ایک بار ہم نے اس کو اگر دادا جان کے سامنے ایکسپوز کر دیا تو دادا جان کے سامنے ہماری اہمیت میں اضافہ ہوگا اور وہ جو اس کے نخرے اٹھاتے ہیں ناں سب یہیں پر ختم لیکن اس کے لیے ہمیں تھوڑی سی محنت تو کرنی پڑے گی تم میرے لئے بس اتنا نہیں کر سکتی وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تو سامیہ اپنی بہن کے چہرے کو دیکھ کر انکار نہ کر سکی تھی

اور پچھلے تین دن کی طرح آج بھی وہ آدھی رات کو اس کے کمرے کے باہر پہرا داری کر رہی تھی

کیا ہوا ہے تمہیں اس طرح سے بستر میں کیوں گھسی ہوئی ہو وہ صبح سے اسے نوٹ کر رہا تھا وہ روز کی بانسبت کافی سست تھی آج سو اس نے پوچھ لیا

آپ کو کیا فرق پڑتا ہے میں جیوں یا مروں۔۔۔؟

آپ کو تو بس اپنی کرنی ہوتی ہے تو کریں اپنی دیں دھمکی مجھے اور لے جائے کہیں بھی باہر اپنے ساتھ

وہ بے حد غصے سے بولتی واپس بستر میں گھس گئی تھی

جبکہ خداش کو اس کی طبیعت میں کچھ گڑ بڑ محسوس ہوئی تو وہ آگے بڑھا اور اس کے چہرے سے کمبل ہٹا کر اس کا ماتھا دیکھنے لگا۔

تمہیں تو بہت تیز بخار ہے دیشم وہ اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھتا ہوا اس سے کہنے لگا تھا اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں جب کہ پورا بدن تپ رہا تھا۔

اٹھو میں تمہیں ہوسپیٹل لے کر چلتا ہوں بلکہ نہیں برف باری ہو رہی ہے راستہ بند ہو گا اور تم بھی جانے کی کنڈیشن میں تو ہو نہیں۔۔۔"

میں ایسا کرتا ہوں کسی ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں تاکہ وہ تمہیں چیک کرے اتنی زیادہ طبیعت خراب ہے تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں فکر مند ہو گیا تھا۔

ہر چیز بتانی نہیں پڑتی خداش کاظمی کبھی کبھی انسان کو خود بھی پتہ چل جاتا ہے لیکن آپ کو دھمکیاں دینے سے فرصت ملے تو آپ کو احساس ہونا کہ دوسرے انسان پر کیا گزر رہی ہے

اسے اپنی اتنی فکر کرتے دیکھ تھوڑی سی ادا ِ نزاکت تو دیشم میں آ ہی گئی تھی جس کا اس نے بھرپور اظہار کیا تھا

آئی ایم ریلی سوری دیشم مجھے خیال رکھنا چاہیے تھا پتا نہیں میرا دھیان کہاں ہوتا ہے

میں ابھی ڈاکٹر کو بلا کر لاتا ہوں وہ تمہیں چیک کرے گا وہ نرمی سے اس کا ماتھا چومتا اٹھ کر باہر نکل گیا تھا جبکہ اس نے اپنے آپ کو مزید بستر میں گھسا لیا تھا

oooooo

دیشم اٹھو یہ سوپ پی لو تمہاری طبیعت بہتر ہو جائے گی وہ اس کے لئے خود سوپ بنوا کر لے کر آیا تھا

مجھے کچھ نہیں چاہئے خدا کے لئے مجھے اکیلا چھوڑ دیں وہ نیند میں بولی تھی

تمہیں کچھ چاہیے یا نہیں اس سے میرا کوئی لینا دینا نہیں ہے لیکن مجھے میری بیوی صحیح سلامت چاہیے اٹھو اور پیو اسے وہ جھٹکے میں اسے بٹھا چکا تھا

جبکہ اپنی بیماری میں نخرے اٹھوانے کے بجائے اس کے غصہ کرنے پر اسے رونا آنے لگا تھا۔

میں نے کہا مجھے کچھ نہیں چاہئے میں سونا چاہتی ہوں کیوں بار بار مجھے اٹھا دیتے ہیں۔

کم از کم بیماری میں تو انسان کو آرام کرنے دینا چاہیے۔ وہ بے زار سے انداز میں بول رہی تھی

تھوڑی دیر پہلے ڈاکٹر اسے چیک کر کے گیا تھااور انجکشن بھی لگا کر گیا تھا جس کے بعد اس کا بخار کچھ حد تک کم ہوا تھا لیکن ابھی تک اترا نہیں تھا۔

سو جانا جتنا چاہے آرام کر لینا میں تمہیں منع تھوڑی نہ کر رہا ہوں میری جان لیکن ابھی فی الحال کے لیے تمہیں یہ سوپ پینا ہو گا۔

اس سے تم بہتر محسوس کرو گی وہ اسے زبردستی اٹھاتے ہوئے اپنے ہاتھ سے سوپ پلانے لگا تھا

جو اسے بالکل بھی پسند نہیں آرہا تھا لیکن مجبوری یہ تھی کہ خداش نے کہا تھا کہ اس کو پینے سے پہلے وہ لیٹ نہیں سکتی۔

اپنی نیند کو لے کر وہ فی الحال کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو رہی تھی

کاش آپ سچ میں اتنے اچھے ہوتے جتنے بنتے ہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو خداش کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

کاش تم جان جاتی کہ میں کتنا اچھا ہوں تو تمہیں یہ کہنے کی ضرورت نہ پڑتی وہ سوپ کا پیالہ اٹھا کر سائیڈ پر رکھتے ہوئے بولا جب کہ وہ دوبارہ لیٹ چکی تھی۔

جس کا مطلب صاف تھا کہ وہ اس سے کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی۔

لیکن تھوڑی دیر کے بعد اسے خداش کے ہاتھ اپنے ماتھے پر محسوس ہوئے تھے وہ بے حد نرمی سے آہستہ آہستہ اس کے قریب بیٹھا اس کا سر دبا رہا تھا۔

جبکہ اس کی انگلیوں کا لمس محسوس کرتی وہ آہستہ آہستہ نیند میں اترتی چلی گئی

OOOOOO

اب کیسا محسوس کر رہی ہو تم وہ سو کر جاگی تو خداش کو اپنے بے حد قریب بیٹھے پایا تھا

اس نے بنا بحث کیے ہاں میں سر ہلایا تھا وہ اب سچ میں بہت بہتر محسوس کر رہی تھی

یوں اس کے نیند میں اس کا سر دبانے اور پھر خود سوپ بنا کر اس کے لیے لانے پر وہ کچھ حد تک تو اس کی شکر گزار تھی ہی

اس کی بیماری میں اس نے اسکا کافی خیال رکھا تھا۔اور وہ اس سے لڑ جھگڑ کر نا اپنا موڈ خراب کرنا چاہتی تھی نہ ہی اس کا۔

تھینک یو۔۔۔۔؟

وہ اس کے اٹھنے پر سیدھا ہوا جب اسے اس کی آواز سنائی دی خداش کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی

تھینک یو کس لئے۔۔۔؟ وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا

آپ نے میرا اتنا زیادہ خیال رکھا اس کے لیے۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی دل میں کہیں خیال آیا تھا کہ وہ اتنا بھی برا نہیں ہے جتنا کہ اسے اب تک لگتا تھا

اووو اچھا لیکن میاں بیوی ایک دوسرے کو اس طرح سے شکریہ نہیں بولتے وہ مسکراتے ہوئے بولا

اسے اس کے ارادے خطرناک لگ رہے تھے وہ اس کے پاس آیا۔۔۔پھر بہت پاس اور پھر بے حد پاس آتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے چھوتا پیچھے ہٹ گیا۔

میاں بیوی ایک دوسرے کو اس طرح سے تھینک یو بولتے ہیں۔ جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ ابھی بہت ساری جگہوں پر گھومنے جانا ہے وہ اس کا گال تھپتھپاتا اٹھ گیا۔

جبکہ دیشم تھوڑی دیر پہلے جو اس کے بارے میں اچھا سوچ رہی تھی اس کی ساری سوچ بدل چکی تھی وہ برا تھا اس نے برا ہی رہنا تھا وہ کبھی اچھا نہیں ہو سکتا تھا۔

اور اس بار اس نے یہ بات اپنے دماغ میں محفوظ کر کے اپنے دماغ کو تالا لگا کر چابی گم کر دی تھی

ooooooo

کیا تم اب تک اپنی بات پر قائم ہو دادا جان نے آج پھر سے وہی سوال پوچھا تھا جس کا جواب وہ پہلے ہی جانتے تھے

آپ کو پتہ ہے دادا جان میں جب کسی چیز کی ضد کرتا ہو تو اسی چیز پر قائم رہتا ہوں۔

میں آج بھی وہی کہوں گا جو آپ سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں اسے اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں

اس کے لیے مجھے آپ کے ساتھ کی ضرورت ہے لیکن آپ میرے ساتھ نہیں ہیں میری ہر خواہش پوری کرنے والے میری ہر بات ماننے والے میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش پر مجھے انکار کر رہے ہیں۔

تو بتائیں میں کیا کروں۔۔۔؟ شائزم اپنا تقریباً سارا سامان پیک کر رکھا تھا یہاں تک کہ کل رات وہ اس سے بھی مل کر آیا تھا

تم ہمیں مجبور نہیں کر سکتے شائزم

یہ غلط کر رہے ہمارے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو تم۔۔ تم جانتے ہو ہم تمہارے بنا نہیں رہ سکتے وہ بے بسی کی انتہا پر تھے۔

آپ میرے بغیر نہیں رہے سکتا دادا جان میں اس کے بناء نہیں رہ سکتا نہیں رہ سکتا میں اس کے بناء اسی لئے جا رہا ہوں۔

وعدہ کرتا ہوں جلدی واپس آؤں گا وہ ان کے گلے لگتے ہوئے اپنا سامان اٹھا چکا تھا

ٹھیک ہے ہم تمہاری بات مانتے ہیں تمہاری خاطر ہم اس کے سامنے جھکنے کو تیار ہیں تم جو کہو گے ہم وہ کریں گے لیکن ہمیں چھوڑ کر مت جاؤ

دادا جان اس کی ضد کے سامنے ہار رہے تھے وہ ان سے بات نہیں کرتا تھا نہ ہی ان کے پاس آ کر بیٹھتا تھا

اگر گھر آتا تو سارا سارا دن اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلتا اور اگر کہیں باہر چلا جاتا تو دو دو دن تک واپسی نہ ہوتی

وہ کوئی ناسمجھ بچہ نہ تھا جسے وہ کان پکڑ کر اپنی بات ماننے پر مجبور کر دیتے وہ ہمیشہ سے اپنی مرضی کا مالک رہا تھا اور آگے بھی اس نے اپنی مرضی ہی کرنی تھی۔

تو بہتر یہی تھا کہ وہ خود ہی اس کے سامنے ہار جائیں اس کی بات کو مان لیں ورنہ ممکن تھا کہ یہ بھی وہی قدم اٹھاتا جو آج سے کئی سال پہلے افشین نے اٹھایا تھا۔

اور اس کی خون میں لت پت لاش تو وہ آج تک نہیں بھولے تھے۔ تو اپنے پوتے کو اس حال میں کیسے دیکھتے۔

وہ اسے ان راستوں کا مسافر نہیں بنا سکتے تھے جن راستوں سے افشین کبھی لوٹ کر نہیں آئی تھی انہیں آفشین بے حد پیاری تھی وہ اس سے انتہا محبت کرتے تھے۔

اور اتنی ہی محبت انہیں اپنے اس پوتے سے بھی تھی وہ ضدی تھا اپنی منوانے والا تھا۔

لیکن ان کے لئے بے حد عزیز تھا اس کی سوچ الگ تھی اس کی شخصیت الگ تھی لیکن انہیں شائزم سے زیادہ عزیز اور کچھ بھی نہیں تھا

تبھی تو وہ اس کی بات ماننے کو راضی ہو گئے تھے۔

جس پر وہ بے یقینی سے کتنی دیر انہیں دیکھتا رہا اور پھر چہرے کی مسکراہٹ لائے وہ ان کے سینے سے لگ گیا تھا

ooooo

آپ حویلی گئے تھے تو مجھے اپنے ساتھ لے کر کیوں نہیں گئے زریام میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے آپ اپنے گھر والوں سے دور ہو جائے

اس گھر واپس چلتے ہیں پہلے ہی وہ لوگ مجھے پسند نہیں کرتے اب وہ لوگ ہی سوچیں گے کہ میں نے آپ کو گھر سے دور کر دیا

میں کسی کی بددعاؤں میں شامل نہیں ہونا چاہتی زریام ہمیں واپس کر چلنا چاہیے وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

Urdu Novels Ghar

میں تمہارے ساتھ واپس اس لئے نہیں گیا کیونکہ میں فی الحال تمہیں وہاں لے کر نہیں جانا چاہتا جب تک ہمارا بچہ اس دنیا میں نہ آجائے میں کسی طرح کا رسک نہیں لے سکتا

تم نے مجھے کسی سے دور نہیں کیا میں خود ان سب سے دور ہوا ہوں کیونکہ وہ لوگ میرے بچے کو اس دنیا میں لانے پر خوش نہیں ہیں

اور دوسری بات میں تمہیں وہ ٹینشن زدہ ماحول نہیں دینا چاہتا جس میں تم اور میرا بچہ ٹھیک نہ رہ سکے

اور ہمارے گھر چھوڑنے کی وجہ تم ہرگز نہیں ہو عمایہ خود کو ہر اس چیز کا ذمہ دار مت سمجھا کرو

تم ان سب چیزوں کے بارے میں نہیں بلکہ ہمارے ہونے والے بچے کے بارے میں سوچو اور اب میں تمہارے منہ سے کچھ نہ سنوں

اس نے کچھ بولنے کی کوشش کی تھی جب ذریام نے اس کے لبوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے خاموش کروادیا۔

جبکہ وہ کچھ بھی بولے بنا مسکرادی تھی

ooooo

ارے ریدم بیٹا شکر ہے تم بھی کمرے سے باہر نکلی

وہ اسے دیکھتے ہی خوش ہوگئے تھے جبکہ وہ مسکراتے ہوئے آکر ان سب کے ساتھ بیٹھ گئی تھی

میرا کہیں گھومنے پھرنے کو جانے کا دل کر رہا ہے گھر میں رہتے میں بور ہو چکی ہوں۔

اس نے کہا تو تایا ابو مسکرا دیے تھے

تو بیٹا جان میں آپ کو کہیں باہر گھمانے لے جاتا ہوں

ویسے بھی آج کوئی ضروری میٹنگ تو ہے نہیں اسی بہانے آپ کے ساتھ تھوڑا سا وقت گزار لوں گا سب سے پہلے تایا ابو ہی بولتے تھے

جبکہ سامیہ اور دیدم تو انہیں دیکھ کر رہ گئیں آج تک کبھی انہیں گھمانے یا باہر لے جانے کے بات بھی نہ ہوئی تھی اور اس نے ایک دفعہ کہا تھا اور تایا جان تیار ہو گئے تھے اس کو لے جانے کو۔

نہیں مجھے کسی کے ساتھ نہیں اکیلے جانا ہے۔اس نے عجیب سی نظروں سے تایا ابو کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

بیٹا اس طرح سے اکیلے تو ہم آپ کو کہیں نہیں بھیج سکتے کسی نہ کسی بڑے کو تو آپ کے ساتھ جانا پڑے گا نہ اور پھر راحت آپ کو پورا شہر دکھادے گا

آپ کو یقیناً راحت کی کمپنی بالکل بور نہیں کرے گی۔

مجھے تو آپ ان سے زیادہ انٹرسٹنگ لگتے ہیں آپ مجھے لے چلیں نا۔مجھے آپ کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے کو مل جائے گا اور آپ بھی شاید میرے ساتھ وقت گزارنا چاہتے ہیں۔

اس نے دادا جان کو دیکھتے ہوئے کہا تو دادا جان نے اگلے ہی لمحے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

ارے کیوں نہیں بیٹا ہمارے ساتھ چلو تم جہاں چاہو گی ہم تمہیں لے کر جائیں گے بلکہ ایسا کرتے ہیں کہ سب لوگ چلتے ہیں

سب کی آؤٹنگ ہو جائے گی داداجان خوشی سے بولے تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی۔

سب کے بارے میں تو مجھے نہیں پتہ لیکن میں آپ کے ساتھ جانا چاہتی ہوں آپ لوگ سب آؤٹنگ کریں میں تو داداجان کے ساتھ کہیں گھومنے جاؤں گی آپ لے جائیں گے مجھے صرف اپنے ساتھ۔۔۔؟

وہ ان کو دیکھتے ہوئے بولی جب کے داداجان تو اس کے داداجان کہنے پر ہی خوش ہو گئے تھے۔

میری جان ضرور کیوں نہیں وہ اس کا ماتھا چومتے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولے جب کہ سامیہ اور دیدم ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے وہ جگہ ہی چھوڑ چکی تھی

OOOOOO

بیٹا جان کیا میں اندر کمرے میں آسکتا ہوں تایاجان دروازے پر کھڑے اس سے اندر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے

وہ بنا کچھ بولے سر ہلا کر انہیں اندر کے آنے کی اجازت دے چکی تھی

اندر داخل ہوئے تو وہ اپنے کام میں مصروف الماری سے کچھ نکال رہی تھی

بیٹا جان میری بات کا برا مت منانا لیکن میں نوٹ کر رہا ہوں جب سے تم اس گھر میں آئی ہو مجھ سے بات نہیں کرتی۔

کیا مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے کیا تمہیں میری کوئی بات بری لگی ہے۔دیکھو بیٹا اپنے دل میں کچھ رکھنا جو ہے مجھے بتا دو وہ اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولے جب کہ وہ پر سرار نظروں سے ان کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

شاید کچھ ہو اور مجھ سے زیادہ آپ بہتر طریقے سے جانتے ہوں۔آپ کو ایک بات بتاؤں۔۔۔؟وہ عجیب پر اسرار انداز میں کہتی ان کے کان کے قریب جھکی تھی

میں کچھ بھولی نہیں ہوں

جب میرے ماں باپ مرے میں صرف چھ سال کی تھی لیکن کوئی چہرہ ایسا نہیں جو میری یاداشت میں محفوظ نہ ہو۔

وہ پیچھے کو ہٹتی اسی انداز میں مسکرا رہی تھی جبکہ تایا جان بنا کچھ بولے چہرے سے پسینہ صاف کرتے تیزی سے قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکال گئے تھے

oooooo

آج تین دن بعد وہ اس کے ساتھ باہر گھومنے کو آئی تھی جبکہ خداش اس کے پیچھے آتا اس کی تصویریں بنا رہا تھا

کیا فائدہ ہے اتنی ساری تصویریں بنانے کا مجھے تو کوئی تصویر دکھاتے نہیں آپ اس نے ناراضگی سے کہا تھا آج تیسرے دن جا کر اس کی طبیعت سنبھلی تھی

تو وہ اسے اپنے ساتھ باہر لے آیا۔جہاں آنے کے بعد وہ کافی فریش محسوس کر رہی تھی

ارے یار دیکھ لینا تم تمہاری ہی تو تصویریں ہیں

ویسے بھی اپنی تصویریں دیکھ کر کیا کرو گی یہ سب کچھ میرے پاس ہی رہنے دو

وہ اسے اجازت دینے کے بعد بولا تو دیشم نے اسے گھور کر دیکھا۔

منہ کیا بنا رہی ہو میں پوز بنانے کے لیے کہہ رہا ہوں۔ خداش اس کی ناراضگی پر چوٹ کرتے ہوئے بولا تو ڈیشم نے پھر سے اسے گھور کر دیکھا۔

لیکن وہ رکا نہیں بلکہ اس کی تصویریں بناتا رہا پھر یہ سوچ کر کہ اس کی تصویریں بری آئیں گی وہ خود ہی سیدھی ہو کر تصویریں بنوانے لگی

OOOOOO

ٹیسٹ ٹیسٹ زندگی ٹیسٹ میچ ہو کر رہ گئی ہے۔

مجھ سے نہیں تیار ہوتا یہ اتنا زیادہ۔ عجیب ٹیچر ہیں کم از کم سٹوڈنٹس کو ٹھیک سے ٹیسٹ تیار کرنے کے لیے کم از کم دو سے چار سال کا وقت دینا چاہیے

لیکن نہیں یہاں تو عجیب ہی سسٹم ہے جب دل چاہے بول دو ٹیسٹ کا اسٹوڈنٹ بچارے کے سر پر ڈال دو مصیبت زندگی تو بس ان ٹیچر لوگوں کے دلوں پر چلتی ہے جب دل چاہا کسی کے موڈ کا بیڑا غرق کر دیا۔

بلکہ موڈ کا نہیں زندگی کا بیڑا غرق کر دیا اب اتنی موٹی کتاب تیار ہوتی ہے کیا معصوم بچی سے۔۔۔

میں بول رہی ہوں اگر مجھ سے تیار نہ ہوا تو میں آگ لگا دوں گی اس کتاب کو اور کالج جانا بند کر دوں گی میری زندگی ہے اور یہ میرے رولز پر چلے گی میں کسی کی کوئی بات نہیں ماننے والی بے شک میرا کلاس ٹیچر میرا شوہر سر ہی کیوں ہو۔۔۔۔۔

وہ جو منہ میں آیا بولتی چلی جا رہی تھی جب کہ وہ کچن میں کھڑا مسلسل کھانا بناتے ہوئے اس کی باتیں انجوائے کر رہا تھا ۔

جب تھوڑی دیر بعد اس نے محسوس کیا کہ آوازیں آنا بند ہو گئی ہیں وہ باہر بیٹھ کے کل کے ٹیسٹ کی تیاری کر رہی تھی جب کہ وہ کھانا بناتے ہوئے اس کی مدد بھی کر رہا تھا لیکن اب اس کی آواز بند ہوئی تو اس نے جھانک کر دیکھا تو دنیا کی سب سے معصوم بچی کو نیند بھی آ گئی۔اتنا بھی مشکل نہیں تھا یہ چیپٹر لیکن معصوم بچی کا کیا جا سکتا ہے۔

وہ اس کے آگے پیچھے سے ساری کتابیں اٹھا کر سمیٹتا نرمی سے اس کا نازک وجود اپنی بانہوں میں لے کر روم میں آ گیا تھا

معصوم بچی نے ضرورت سے زیادہ پڑھائی کر لی ہے تو آرام تو بنتا ہے۔

لیکن ڈارلنگ تمہارا شوہر سر ضرورت سے زیادہ ہی ظالم ہے اتنی آسانی سے تو بخشے گا نہیں تمہیں جب تم جاگو گی تب پھر سے پڑھنے پر بیٹھاوں گا۔

وہ نرمی سے اس پر کمبل ڈال کر باہر نکلنے لگا۔

یہ معصوم بچی جلدی نہیں اٹھے گی اور نہ ہی وہ چیپٹر پڑھے گی بلکہ یہ معصوم بچی کل چھٹی کرے گی ابھی دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ اسے پیچھے سے آواز آئی۔

تو اس کا شوہر سر کھڑوس ٹیچر بن کر اسے بہت ڈانٹے گا اور ہو سکتا ہے روم سے بھی باہر نکال دے۔دھمکی دی گئی کلاس روم سے یا بیڈروم سے اسے بستر کے اندر سے آواز آئی تھی۔

یہ فیصلہ ٹیسٹ کے رزلٹ کے بعد ہوگا وہ مسکرا کر کہتا باہر نکل گیا تھا جب کہ تھوڑی ہی دیر میں حرم سچ میں نیند کی وادیوں میں اتر چکی تھی

ooooo

شاہ صاحب صبح سے سفر پر تھے انہیں آج ہی خبر ملی تھی کہ ان کی بیٹی کے بارے میں پتہ چل گیا ہے۔

وہ خوشی سے بے حال ہو رہے تھے اور آج وہ اپنی بیٹی سے ملنے جانا چاہتے تھے۔

ان کی بیٹی کو ان سے بچھڑے آٹھ سال گزر چکے تھے اب مزید انتظار نہیں کر سکتے تھے۔انہیں نہیں نبھانی تھی اس گاؤں کی یہ جان لیوار سمیں انہیں اپنی بیٹی واپس چاہیے تھی وہ اس سے ملنے جا رہے تھے۔

وہ پہلی گاڑی میں تھے جبکہ ان کے گارڈز کی دو گاڑیاں پیچھے آ رہی تھی

جب اچانک ہی راستے میں انہیں ایک گاڑی نظر آئی شاید گاڑی خراب تھی۔

صاحب جی یہ تو سڑک پر گاڑی کھڑی ہے یہ کاظمی خاندان والوں کی کوئی چال بھی ہو سکتی ہے آپ گاڑی میں بیٹھیں میں دیکھ کر آتا ہوں

ڈرائیور نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا اس وقت گاؤں میں ہونے والے سیاسی جھگڑوں کی وجہ سے کاظمی خاندان اور شاہ خاندان ایک بار پھر سے آمنے سامنے کھڑے تھے

جس کی وجہ سے کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا تھا انہوں نے سر اثبات میں ہلا کر اسے جانے کی اجازت دی تھی۔

ڈرائیور گاڑی سے نکلتے ہوئے آگے اس گاڑی کی طرف چلا گیا اور اس گاڑی کو پوری طرح سے آگے پیچھے سے چیک کرنے لگا

صاحب جی گاڑی میں دو لاشیں پڑی ہیں۔ میرے خیال میں کسی نے قتل کر کے یہاں پھینک دی ہیں۔

اس طرف کوئی آتا جاتا تو ہے نہیں تو شاید اسی لیے قتل کر کے یہاں پر چھوڑ دیا ہو گا کہ کسی کو کچھ پتہ نہیں کرے گا

بہت بے دردی سے قتل کیا گیا ہے عورت ماں بننے والی تھی۔ ڈرائیور نے واپس آ کر انہیں تفصیل سے بتایا

ایسا کرو کہ علاقے کے تھانیدار کو جا کر کے یہاں پر بلا کر لاؤ تب تک ہم یہیں پر رکتے ہیں۔

اپنے موبائل فون پر سروسز تلاش کرنے میں ناکامیاب ہوتے ہوئے اس سے کہنے لگے وہ باہر نکل کر اپنی کے پاس رک گئے

ان کا وہاں جانا ٹھیک نہیں تھا جب تک ٹھیک سے جگہ کی تفشیش نہ کر لی جائے۔

ان کا ڈرائیور انہیں چھوڑ تا خود دوسری گاڑی سے پولیس اسٹیشن روانہ ہو چکا تھا جبکہ وہ گاڑی سے باہر کھڑے آگے پیچھے دیکھ رہے تھے جب اچانک ان کا دھیان جھاڑیوں میں ایک ننھے سے ہاتھ پر گیا

گاڑی کافی زیادہ فاصلے پر کھڑی تھی تو یہاں یہ کون ہو سکتا تھا۔۔۔؟

پریشانی سے سوچتے ہوئے وہ آگے بڑھے اور وہاں سے نیچے اترتے ہوئے اس ہاتھ کے قریب آ گئے

ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے انہوں نے محسوس کیا کہ نہ صرف بچی زندہ ہے بلکہ وہ بخار سے تپ رہی ہے شاید اپنی جان بچانے کے لئے یہ بچی یہاں چھپ کر بیٹھی تھی

انہوں نے اگلے ہی لمحے اسے کھینچ کر اپنے قریب کیا لیکن اس کا چہرہ دیکھ کر جیسے وہ پوری دنیا بھلا بیٹھے تھے

کیونکہ یہ چہرہ کوئی انجان نہیں بلکہ ان کی اپنی بیٹی افشین کا تھا

وہ کیسے بھلا سکتے تھے یہ معصوم سا چہرہ یہ تو ان کی اپنی بیٹی کا تھا اس بچی کو اوپر اٹھا کر لاتے ہوئے ان کے دل میں خوف

پیدا ہونے لگا کون تھی اس گاڑی میں۔۔۔؟

کس کی لاش ہے گاڑی میں؟؟ وہ اس بچی کو اپنے گارڈز کو پکڑاتے ہوئے تیزی سے قدم اس گاڑی کی طرف بڑھانے

لگے تھے ان کا دل خوف سے لرز رہا تھا۔

مسلسل بس ایک دعا مانگ رہے تھے کہ اس گاڑی میں ان کی بیٹی نہ ہو لیکن ہر دعا پوری نہیں ہوتی

اپنی بیٹی کی کٹی پھٹی لاش دیکھ کر وہ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے

وہاں موجود کتنے ہی لوگ انہیں دیکھ رہے تھے لیکن کوئی بھی ان کے درد کو سمجھ نہیں پا رہا تھا

جس سے ملنے کے لیے وہ اتنے خوش تھے جسے وہ واپس لینے جا رہے تھے اسی کی لاش دیکھنے کو ملے گی کہاں سوچا تھا

انہوں نے۔۔۔۔؟

OOOOOO

کیا۔۔۔! ہم واپس جا رہے ہیں اتنی جلدی میرا ابھی واپس جانے کا بالکل دل نہیں کر رہا میں نہیں جا رہی کچھ دن

ابھی۔۔۔"

اس نے کمرے میں آتے ہی اسے بری خبر سنائی تھی جبکہ دیشم کا تو موڈ ہی آف ہو گیا تھا وہ کہاں اتنی جلدی اس خوبصورت علاقے کو چھوڑ کر جانا چاہتی تھی

ابھی تو ان کو آئے پندرہ دن ہوئے تھے اس میں تین دن بیماری گزر چکے تھے

اور ان خوبصورت علاقوں میں گھومتے پھرتے مزہ تو اسے اب آنے لگا تھا جب واپس جانے کا آرڈر پاس ہو گیا

داداجان نے کہا ہے کہ تمہاری طبیعت خراب ہو جاتی ہے اس ٹھنڈ میں اسی لئے تو تمہیں واپس بلا رہے ہیں پندرہ دن کافی ہوتے ہیں انجوائے کرنے کے لئے جو کہ ہم کر چکے ہیں ایسا داداجان کا کہنا ہے میرا نہیں۔۔۔"

اس کی شکل بنتے دیکھ اس نے فوراً سارا الزام داداجان پر لگا دیا تھا جب کہ اس کی طبیعت جب دوسری بار خراب ہونے لگی تو وہ خود ہی واپس جانے کا ارادہ کر چکا تھا

حد ہے داداجان تو کبھی میری خوشی دیکھ ہی نہیں سکتے۔۔۔انہیں تو بس ان کا پوتا مل گیا ہے نہ ان کے لیے اتنا ہی کافی ہے کیا فرق پڑتا ہے کہ ان کی پوتی کیا چاہتی ہے خیر میں سامان پیک کر دوں گی۔

ہمیشہ کی طرح اپنی بدگمانی میں وہ بولتی جا رہی تھی جب کہ خداش کو اس کی سوچ پر افسوس ہوتا تھا

کب داداجان نے ان پر کوئی پابندی لگائی تھی۔۔۔؟

کب داداجان نے ان کی کسی بات کو نہیں مانا تھا۔۔۔؟

کب داداجان نے ان کی جائز فرمائش پورا نہیں کیا تھا۔۔۔۔

صرف ایک خود ساختہ سوچ کی وجہ سے وہ کتنی بڑی باتیں کر جاتی تھی لیکن اس معاملے میں وہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتا تھا

دادا جان اسے اس کی مرضی سے جینے دیتے تھے کیونکہ وہ سمجھدار تھا وہ اپنا محافظ خود تھا

لیکن اپنی پوتیوں کو وہ کیسے اکیلے کسی ٹرپ پر جانے دیتے کیسے ان کی بے جا فرمائشیوں کو پورا کرتے۔وہ کتنی دفعہ دادا جان کے کہنے پر ان سب کو لے کر گیا تھا

ہاں یہ سچ تھا کہ وہ اس کی تعلیم کے خلاف تھے وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ زیادہ پڑھائی کے چکر میں پڑے

جس طرح سے انہوں نے اپنی بڑی دونوں پوتیوں کے بالغ ہوتے ہی ان کی اچھی جگہ شادی کر دی تھی ویسے ہی وہ باقیوں کے لیے بھی چاہتے تھے

دیدم کے لیے ایک بہت اچھی جگہ سے رشتہ آیا تھا جس پر وہ آج کل غور بھی کر رہے تھے۔

جبکہ سامیہ کا رشتہ وہ پہلے ہی طے کر چکے تھے۔وہ اپنی پوتیوں کو ایک اچھا فیوچر دینا چاہتے تھے وہ ان کا مستقبل سنوارنا چاہتے تھے۔

یہ سچ تھا کہ وہ یونیورسٹی کے خلاف تھے لیکن جب وہ خود دیشم کی خواہش کو سمجھے تب ان کا بھی یہی فیصلہ تھا کہ وہ جتنا چاہے پڑھ سکتی ہے

لیکن اس کا باغی انداز اور بدتمیزانہ لہجہ دیکھتے ہوئے ان کو مسائل ہونے لگے تھے

ان کا ماننا تھا کہ تعلیم کسی کو بدلحاظی اور بد تمیزی نہیں سکھاتی جبکہ دیشم کا انداز دن بہ دن بدلتا چلا جا رہا تھا اور یہ بات انہیں پسند نہیں تھی وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتی تھی یہاں تک کہ اپنے ماں باپ کا بھی

وہ اپنی مرضی کرنا چاہتی تھی انہیں اعتراض اس کی مرضی سے نہیں اس کی بدلحاظی سے تھا

شاید یہ اعتراضات کبھی زندگی میں ختم نہیں ہونے والے تھے۔

شاید اس کے ذہن سے یہ بات کبھی نہیں نکل سکتی تھی کہ داداجان خداش کو ان سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔

اور اگر یہ بات سچ بھی تھی تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں تھا کہ ان کی پوتیاں انہیں عزیز نہیں ہیں

oooooo

وہ کلاس میں آیا تو سبھی سٹوڈنٹ سہمے ہوئے بیٹھے تھے۔ کل ان کا ٹیسٹ ہوا تھا جس کا آج رزلٹ تھا۔

آج ان سب کی بہت بے عزتی ہونے والی تھی۔ ایک تو پہلے ہی وہ بہت سخت ٹیچر تھا اور پھر وہ ہر ہفتے ان سے ٹیسٹ لیتا تھا

اسی وجہ سے بہت سارے اسٹوڈنٹ تو اس کی کلاس کو جوائن ہی نہیں کرتے تھے۔

وہ آکر اپنی چیئر پر بیٹھا اور سب کو باری باری بلا کر ان کے ٹیسٹ دینے لگا۔

پھر دھیان حرم کے ٹیسٹ پر گیا تو وہ مسکرادیا وہ کل سے ہی حیران تھا

جب کہ اپنے نام پر حرم مسکرا رہی تھی جیسے وہ پہلے سے ہی جانتی ہو کہ اس کا رزلٹ کیا آنے والا ہے وہ فوراً اٹھی اور اس کے پاس آکر اپنا ٹیسٹ تھامنے لگی

اس نے ایک نظر ٹیسٹ کی جانب دیکھا تھا اتنا اچھا ٹیسٹ کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔؟ وہ تو کل پریشان ہو رہی تھی کہ اس کی تیاری نہیں ہے ٹیسٹ کی لیکن پھر بھی ٹیسٹ اتنا اچھا ہو رہا ہے

اپنے ٹیسٹ میں فل مارکس لے کر وہ اسے حیران کر چکی تھی

کیا ہوا سر آپ اتنے حیران کیوں ہیں کیا آپ کو مجھ سے اچھے ٹیسٹ کی امید نہیں تھی۔۔۔؟

اس نے بے حد کم آواز میں شرارتی لہجے میں پوچھا تھا۔

تم نے مجھے حیران کر دیا حرم۔ تمہارا ٹیسٹ اتنا اچھا کیسے ہو گیا تم نے نقل کی تھی کیا۔

حرم بہت لائق بچی ہے یہ الگ بات ہے کہ اس وقت میرا پڑھنے کا دل نہیں کر رہا تھا۔

وہ منہ بنا کر کہتی پیپر لیے واپس اپنی سیٹ پر آکر بیٹھی تھی

واو حرم تمہارے تو پورے مارکس آئے ہیں سر کیا کہہ رہے تھے تم سے۔۔۔؟ یقیناً تمہیں اپریشیٹ ہی کر رہے ہوں گے۔ تمہیں تو لگتا ہے کہ سارے چیپٹرز کی بہت اچھے طریقے سے سمجھ آگئی ہے

آج کل وہ سب سے لائق لڑکی کے ساتھ بیٹھتی تھی۔ اور اسے یہاں یشام نے ہی بٹھایا تھا کیونکہ پہلے جن لڑکیوں کے ساتھ اس کی سیٹ تھی وہ کافی بے باک اور بولڈ تھی

اور یشام اپنی معصوم سی بیوی کے معصوم سے دماغ پر کسی طرح کا رسک نہیں لے سکتا تھا۔

ہاں نا مجھے بہت اچھے طریقے سے سمجھ آگئی ہے اگر تم چاہو تو میں تمہاری مدد بھی کر دوں گی اس نے مسکراتے ہوئے اسے کہا جس پر وہ فوراً اس کا شکریہ ادا کرنے لگی تھی

اس نے ایک نظر یشام کی طرف دیکھا جو ابھی تک اسے دیکھ رہا تھا اسے جھٹکا دے کر اسے بہت مزہ آیا تھا

○○○○○○

ہماری نواسی پر ہمارا حق ہے ہم اسے کسی اور کے گھر نہیں رکھ سکتے ہم اسے واپس لے آئیں گے کسی بھی طریقے سے۔ اس لیے ہم نے ایک فیصلہ کیا ہے۔ شائزم اس سے محبت کرتا ہے اور اس میں کچھ غلط نہیں ہے۔ ہمیں کسی نہ کسی کے گھر تو جانا ہی تھا۔ تو کاظمی حویلی ہی سہی

اسی طرح ہم اپنے پوتے کی اس خواہش کو پورا کر سکتے ہیں ویسے بھی ریدم یہاں آنے سے کبھی انکار نہیں کرے گی۔ وہ بھی اپنے ماں باپ کے قاتلوں کے ساتھ رہنا ہرگز پسند نہیں کرے گی۔ اسے یہاں آنا ہوگا ہمارے پاس ہمارا حق ہے اس پر

وہ لوگ تو اسے بھی قتل کر دیتے اسے بھی ختم کر دیتے ہمارے پاس ہماری بیٹی کی کوئی نشانی تک نہ بچتی

ہماری نواسی ان قاتلوں کے ساتھ نہیں رہے گی دادا جان شائزم اور ریدم کے رشتے کے بارے میں مسلسل سوچ چکے تھے

وہ اس سے وعدہ تو کر کے آئے تھے کہ وہ اس کی اس خواہش کو پورا کریں گے لیکن یہ ان کے لیے کتنا مشکل ہوگا یہ صرف وہی جانتے تھے

اپنے پوتے کی خاطر وہ جھکنے کو تو تیار ہو گئے تھے لیکن وہ انہیں معاف کرنے کو تیار نہ تھے

وہ جب بھی اپنی بیٹی کو یاد کرتے تو اس کے قاتلوں کے چہرے ان کی آنکھوں کے سامنے آجاتے تھے جنہیں وہ کبھی بھلا نہیں سکتے تھے۔

دادا جان نے آج یہ بات اعلانیہ سب کو بتا دی تھی کہ وہ ریدم کے رشتے کے لئے کاظمی حویلی جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

اور ان کا یہ فیصلہ کسی کو بھی پسند نہیں آیا تھا لیکن ان کے سامنے آواز اٹھانے کی ہمت کسی میں نہیں تھی سب لوگ آپس میں باتیں کر رہے اور پھر خاموش ہو گئے تھے لیکن اعتراض سب کو تھا

ریدم کا رشتہ مانگنے کا مطلب تھا کاظمی حویلی والوں کے سامنے جھکنا جس کے لئے وہ ہر گز تیار نہ تھے لیکن دادا جان کے سامنے آواز کوئی نہیں اٹھا سکتا تھا۔

اور نہ ہی دادا جان نے کبھی اپنے فیصلوں میں کسی کو اختلافات کرنے کی اجازت دی تھی

ooooo

یہ کیا فضول قسم کی ضد پالی ہے تم نے شائزم تمہیں کیا لگتا ہے ان کے گھر میں ہم جا کے رشتہ مانگیں گے۔۔۔۔؟

وہ دشمن ہیں ہمارے۔۔۔" بابا اس کے کمرے میں آکر اسے سمجھا رہے تھے لیکن وہ تو بالکل پر سکون کر ہوا بیٹھا تھا

کیونکہ ہونا وہی تھا جو دادا جان چاہتے تھے اور دادا جان اس کی بات کو مان چکے تھے

اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ لوگ کون ہیں اب آپ یہ سوچیں کہ وہ آپ کی بھانجی ہے

میں کسی غیر کی نہیں آپ کی بھانجی کی بات کر رہا ہوں۔اور دادا جان کو اگر کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔"تو کوئی اور مجھے کچھ بھی کہنے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔

ہاں کیوں کہ تم دادا جان کے کان میں کے بات ڈال چکے ہو کہ تم یہ ملک چھوڑ دوں گے

اس لیے بابا جان راضی ہوئے ہیں لیکن حقیقت کبھی بدل نہیں سکتی اگر وہ ہماری بھانجی ہے تو مت بھولو کہ خون اس میں کاظمی خاندان والوں کا ہی ہے۔

اور یہ بات کبھی نہیں بھولی جا سکتی کہ کاظمی خاندان نے ہر مقام پر ہمیں نیچا دکھایا ہے ہر مقام پر ہمیں ذلیل کیا ہے ہمیں کبھی ان کی طرف سے کوئی خوشی نصیب نہیں ہوئی۔اور نہ ہی آئندہ ہو گی

قاتل ہیں وہ لوگ تمہاری پھوپو کے اور اتنا ہی نہیں نہ جانے کتنے معصوموں کا خون بہایا ہے ان لوگوں نے تم کیوں ان لوگوں میں شامل ہونا چاہتے ہو شائزم۔۔۔؟

کچھ حاصل نہیں ہے ہمیں وہاں پر۔۔۔۔"بابا جان اسے اب تک سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے

ان کا ارادہ تھا کہ وہ شائزم کو ہی انکار کرنے پر مجبور کر دیں گے اور ایسا کرنے سے ان کی ناک بلند رہے گی

کیونکہ وہ یہ تو جانتے تھے کہ کاظمی خاندان والے بخشیں گے نہیں وہ انہیں ذلیل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیں گے

اور اس دفعہ تو وہ لوگ خود ہی ذلیل ہونے جا رہے تھے ان کی بیٹی کا رشتہ مانگنے جا رہے تھے

اور وہ جانتے تھے کہ نہ تو انہیں اس رشتے سے کوئی امید ہے نہ ہی وہ خود اس چیز کے لیے راضی تھے

لوگ اپنی عزت پر کوئی داغ نہیں لگنے دینا چاہتے تھے لیکن وہ یہ بات شائزم کو کس طرح سے سمجھائیں

وہ تو یہ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ داداجان اس کی خاطر اس کی محبت کو لینے جا رہے ہیں

اس کی خاطر وہ جھکنے جا رہے ہیں اس کی خاطر زندگی میں پہلی بار وہ کام کرنے جا رہے ہیں جو انہوں نے اپنے بچوں کے لئے بھی نہ کیا جو انہوں نے اپنے خون کے لئے بھی نہ کیا

اس دشمنی میں وہ پہلے دوستی کا ہاتھ بڑھائیں گے یہ چیز ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھی لیکن اپنے پوتے کے لئے وہ یہ بھی کرنے جا رہے تھے

صرف اس لیے کہ کیونکہ وہ اپنے خاندان کو ٹوٹتے نہیں دیکھ سکتے تھے اور اب انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ ریدم کا رشتہ مانگنے کے بعد وہ زریام کو بھی حویلی میں واپس لے آئیں گے۔اس کی بیوی کو قبول کر کے

oooooo

آو راحت تم سے بات کرنی تھی۔

شاہ حویلی کے لوگ یہاں آنا چاہتے ہیں۔۔۔"

کیا مطلب باباجان میں کچھ سمجھا نہیں شاہ خاندان والے ہمارے گھر میں کیوں آنا چاہتے ہیں۔۔۔؟ کوئی تو وجہ ہو گی بے وجہ تو وہ لوگ کسی کو منہ بھی نہیں لگاتے۔

تو یہاں آنے کے پیچھے ان کی کیا وجہ راحت صاحب ان کے کمرے میں آئے ان کے سامنے آکر بیٹھ گئے

پتا نہیں ہم خود بھی یہی سوچ رہے ہیں راحت ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی انہیں خبر ملی ہے کہ شاہ خاندان کے لوگ جلد ہی ان کی حویلی میں ان سے ملاقات کرنے والے ہیں

ممکن ہے کہ وہ لوگ بھی ریدم سے ملنے کے لیے یہاں آنا چاہتے ہوں اور اگر ایسا کچھ ہے تو ہم اعتراض نہیں اٹھائیں گے راحت

اگر وہ لوگ ریدم سے ملنا چاہتے ہیں تو مل سکتے ہیں اتنے سال ان لوگوں نے ہی ہماری پوتی کی حفاظت کی ہے

اتنے سال وہ انہی کے پاس رہی ہے اگر اس مقام آکر ہم ان لوگوں کے خلاف کوئی قدم اٹھاتے ہیں تو ہماری پوتی پر برا اثر پڑے گا

کیونکہ ہماری پوتی کے سامنے اُن لوگوں کی ایک بہت اچھی تصویر بنی ہوئی ہے۔

اس وقت وہ لوگ ریدم کے سامنے سچے اور اچھے ہیں یقیناً ریدم ہم لوگوں کو گناہگار سمجھتی ہے۔اسے لگتا ہے کہ ہم برے ہیں جب کہ شاہ خاندان کے لوگ اچھے ہیں۔۔۔"

اور اگر یہاں پر آکر ہم ریدم کو شاہ خاندان کے لوگوں سے ملنے سے روکتے ہیں یا اس پر کوئی پابندی لگاتے ہیں تو وہ مزید ہمارے خلاف ہو جائے گی

اور مت بھولو کہ وہ بالغ ہے ہے اپنی مرضی سے جہاں چاہے وہاں رہ سکتی ہے

اس لئے اگر وہ لوگ اس حویلی میں آئے تو ان کے ساتھ بالکل مہمانوں کی طرح پیش آنا ہے

تب تک یقیناً خداش بھی واپس آجائے گا میں نے اسے کہا ہے کہ ان کے واپس آنے کا وقت آچکا ہے

اور ویسے بھی وہ وہاں نہیں رہنا چاہتا کیونکہ دیشم کی طبیعت کافی خراب رہتی ہے وہاں

اتنی سردی میں اس کی حالت اکثر بگڑ جاتی ہے بہتر ہے کہ وہ گھر پر رہے دادا جان نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے دیشم

اور خداش کے بارے میں بھی بتایا تھا۔

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے بابا جان لیکن اگر حرم سے بات ہو جاتی میرا مطلب ہے کہ ہم اس سے کسی طریقے سے رابطہ

نہیں کر سکتے کیا

نہ جانے وہ لڑکا اسے کس طرح سے رکھ رہا ہو گا نہ جانے ہماری بیٹی وہاں کیسی ہو گی۔۔۔"ان کے لہجے میں باپ کی

محبت جھلک رہی تھی

بالکل بے فکر ہو جاؤ راحت وہ اسے بہت اچھے طریقے سے رکھ رہا ہے وہ بہت خوش ہے اس کے ساتھ

ہماری اس سے بات ہوتی رہتی ہے اللہ پاک کے کرم سے وہ بہت خوش ہے اور احمر کا بیٹا بھی حرم سے بہت محبت کرتا

ہے ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں

کہ ہماری پوتی ہمارے پوتے کو گھر واپس لانے میں کامیاب ہو جائے گی وہ اس کی دل سے ہمارے لئے نفرتوں کو نکال

کر محبت بھر دے گی

وہ پورے یقین سے بول رہے تھے جبکہ راحت صاحب کچھ نہیں کہہ سکے۔ وہ اپنے دل کو مطمئن نہیں کر پا رہے تھے

OOOOOO

گاؤں میں کہرام مچ چکا تھا ابھی تک کسی کو یقین نہیں آرہا تھا کاظمی حویلی والوں کا بیٹا اتنی بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ اس قتل کا الزام سیدھا سیدھا شاہ حویلی والوں پر لگایا گیا تھا۔ جب کے شاہ حویلی والوں کا بھی یہی دعوی تھا کہ ان کی بیٹی کے قتل میں کاظمی حویلی والوں کا ہاتھ ہے۔

یہاں تک کہ اسی لئے ان کی لاش کو گمنام راستے پر چھوڑ دیا گیا تا کہ گاؤں والے ان تک نہیں پہنچ سکے اور وہ بے نام موت مارے جائیں۔

دونوں حویلیوں کے لوگ آمنے سامنے کھڑے ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے رہے۔ لیکن جانے والے تو جا چکے تھے کبھی نہ لوٹ کر آنے کے لیے۔ ان کے لڑائی جھگڑے سے وہ واپس لوٹ کر نہیں آنے والے تھے نہ شاہ حویلی کے لوگ یہ ثابت کر سکے کہ ان کی بیٹی کے قتل میں ان لوگوں کا ہاتھ ہے اور نہ ہی کاظمی حویلی کے لوگ یہ بات ثابت کر سکیں کہ ان کے بیٹے کے قتل میں ان لوگوں کا ہاتھ ہے۔

دونوں طرف سے کوئی ثبوت کے نہ ہونے کی وجہ سے یہ کیس ختم ہو گیا۔

لیکن ایک دشمنی چھوڑ گیا۔ جو شاید کبھی ختم نہیں ہو سکتی تھی۔ لیکن اسی دشمنی کو رشتہ داری میں بدلنے کے لیے شاہ حویلی والوں نے پہلا قدم اٹھایا تھا

وہ یہاں ان کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے ان سے کسی طرح کا کوئی برا سلوک نہ کیا گیا بلکہ بہت ہی عزت اور احترام سے مہمانوں کی طرح حویلی میں لا کر بٹھایا گیا

اندر سینے میں نہ جانے کتنی نفرتیں دبی ہوئی تھی لیکن بظاہر وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے بہت نارملی بات کر رہے تھے۔۔

ریدم کو بلالاو۔شاہ صاحب کو ملاقات کرنی ہے۔دادا جان نے ملازم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اس کی ضرورت نہیں ہے دراصل ہم کسی اور مقصد کے لیے یہاں آئے ہیں۔اس سے پہلے کہ ملازم واپس آتا وہ بول اٹھے

جی فرمائیں ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں۔۔؟ان کا کسی اور مقصد کیلئے ان کے گھر آنا کوئی معمولی بات نہیں تھی آخر کیا وجہ ہو سکتی تھی ان کے یہاں آنے کے پیچھے۔۔۔؟وہ سوچتے ہوئے ان سے پوچھنے لگے۔

ہمارا پوتا شائزم اور ریدم ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں وہ ایک دوسرے سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ہم اسی سلسلے میں یہاں آئے ہیں اس سے پہلے کہ آپ لوگ ریدم کے مستقبل کے بارے میں کچھ سوچیں ہم آپ کو یہ بات بتا دینا چاہتے تھے۔انہوں نے بے حد نرمی سے بات کی تھی جب کہ دادا جان پریشان ہو گئے تھے

ان کی بات کا مطلب تھا کہ ان کے خاندان کی پوتی کا شاہ خاندان میں جانا۔جس کے لئے وہ ہر گز تیار نہیں تھے لیکن ان پوتی کی کی خوشی اس لڑکے میں تھی جس طرح شاہ صاحب نے کہا تھا کہ ریدم اور شائزم ایک دوسرے کو چاہتے ہیں۔اس کا مطلب یہی تھا کہ وہ یہاں ان کے رشتے کی بات کرنے آئے ہیں

دیکھیے شاہ صاحب آپ جانتے ہیں کہ ہمارے خاندانوں میں اتنے دوستانہ تعلقات کبھی نہیں رہے کہ ہم بات شادی تک لے کر جائے انہوں نے بات شروع کی تو شاہ صاحب کے چہرے پر پریشانی کے سائے لہرانے لگے۔

لیکن ہم پرانے دور کو واپس نہیں لانا چاہتے اگر ہماری پوتی سچ میں آپ کے پوتے سے محبت کرتی ہے اور اس کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہے تو ہم اس پر کوئی اعتراض نہیں اٹھائیں گے کیونکہ ہم اپنے ساگر کی بیٹی کو کھونا نہیں جاتے

ہم اپنی پوتی کی خوشیوں کے لیے اپنے دل پر پتھر رکھ کر بھی اس کی خوشی کا فیصلہ سنائیں گے۔

ہم اس گاؤں میں ایک اور افشین اور ساگر کی کہانی نہیں دوہرانا چاہتے۔ہم مزید اپنے بچوں سے دور نہیں رہنا چاہتے۔اگر اسی میں ہمارے بچوں کی خوشیاں ہیں تو میرے خیال میں اس جان لیوا ماضی سے نکل آنا ہی دونوں خاندانوں کی بھلائی ہے۔وہ بولتے چلے جارہے تھے جب کہ شاہ صاحب حیرانگی سے انہیں سن رہے تھے شاید انہیں اس چیز کی امید نہ تھی۔

ناناجان۔۔۔۔وہ تقریباً بھاگتے ہوئے نیچے آئی تھی اور کمرے کے باہر سے ہی انہیں دیکھتے ہوئے ان کی طرف تیزی سے قدم بڑھانے لگی وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے جبکہ اسے اپنے سینے سے لگاتے وہ بے حد خوشی محسوس کر رہے تھے۔اس کے بے تابانہ انداز پر داداجان مسکرادیے تھے وہ بس اس کی مسکراہٹ کو دیکھ رہے تھے جیسے اسی مسکراہٹ میں ان کی ہر خوشی چھپی ہو۔

شکر ہے آپ کو بھی میری یاد آگئی میں نے آپ کو بہت مس کیا وہ ان کے سینے سے لگی بول رہی تھی

میری جان میں نے بھی آپ کو بہت مس کیا اور اب میں بہت جلد رہا آپ کو یہاں سے لے جانے والا ہوں۔دلہن بنا کر وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے۔

دلہن بنا کر وہ ان کی بات پر پریشانی سے انہیں دیکھنے لگی تھی کیا اب بھی زریام سے اس کی شادی کروانا چاہتے تھے۔

ہاں میری جان دلہن بنا کر ہم تمہیں اپنے پوتے شائزم کے لیے مانگ چکے ہیں۔وہ مسکراتے ہوئے اسے بتا رہے تھے

۔

۔شائزم۔۔۔اس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

ہاں شائزم شاہ ہمارا پوتا۔۔۔۔دادا جان کے انداز میں فخر تھا

معاف کیجیے گا نانا جان لیکن آپ کو اس طرح کا کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے مجھ سے اجازت لینی چاہیے آپ میری شادی زریام شاہ سے کروا دیں راہ چلتے کسی مسافر سے کروا دیں۔بے شک اس حویلی کے کسی ملازم سے کروا دیں لیکن آپ نے سوچا کہ جیسے کہ شائزم شاہ جیسے بدکردار انسان کی دلہن بن کر فخر محسوس کروں گی۔

آپ کو معلوم ہے نا مجھے اس دنیا میں صرف بدکرداری سے نفرت ہے تو کیوں آئے آپ یہاں اس بدکردار کا نام میرے نام کے ساتھ جوڑنے کے لیے۔وہ میرا اچھا دوست ہے۔اس نے میری بہت مدد کی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں اپنا آپ اس کے نام کر دوں گی۔

بدکردار ہے وہ۔۔۔۔۔

خاموش۔۔۔تم ہمارے پوتے کو بدکردار کہہ رہی ہو کون سی بدکاری دیکھ لی ہے تم نے اس میں جو تم اس پر اتنا گھٹیا غلیظ الزام لگا رہی ہو۔۔۔۔۔؟

کب دیکھا ہے تم نے اسے بدکاری کرتے ہوئے۔۔۔۔؟

یہ سوال آپ جا کر اس سے پوچھیں وہ آپ کو زیادہ بہتر طریقے سے جواب دے گا۔ میرا جواب انکار ہے۔ وہ اپنا فیصلہ سنا کر اگلے ہی لمحے وہ اسے پلٹ گئی تھی۔

جب کہ وہ بے یقینی سے اسے جاتے دیکھتے رہے۔

شاہ صاحب نے اپنی پوتی کی مرضی کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔ کاظمی صاحب کو ایک لمحے کے لئے حیرت ہوئی تھی کہ وہ شاہ صاحب کے پوتے سے شادی کرنے سے انکار کیسے کر سکتی ہے جبکہ شاہ صاحب کا دعوی تھا کہ وہ ان کے پوتے سے محبت کرتی ہے۔

ان کے جواب میں شاہ صاحب کچھ بھی کہے بنا فوراً وہاں سے نکلتے چلے گئے تھے اتنی بے عزتی اتنی توہین تو شاید وہ کاظمی صاحب کے انکار پر بھی محسوس نہ کرتے جو ریدم کے انکار پر محسوس ہو رہی تھی

ooooo

وہ بے یقینی سے انہیں دیکھ رہا تھا اس بات پر یقین کرنا بے حد مشکل تھا کہ ریدم اس سے شادی سے انکار کر چکی ہے۔

انکار تو انکار۔۔۔ وہ اس پر گھٹیا اور غلیظ ترین الزام لگا چکی تھی وہ اسے بد کردار کہہ چکی تھی

اس کے انکار کی وجہ جان کر اسے بے حد غصہ آیا تھا وہ اسے پسند نہیں کرتی تھی اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی کوئی بات نہیں لیکن اسے کوئی حق نہیں بنتا تھا اس کی ذات پر اتنا بڑا الزام لگا۔

ہمیں خود یقین نہیں آ رہا کہ اس نے ہمارے منہ پر انکار کر دیا وہ بچی ہماری ہر بات مانتی ہے تو انکار۔۔۔

اس نے انکار نہیں کیا دادا جان اس نے میرے منہ پر طمانچہ مارا ہے اور اب ایسا ہی ایک طمانچہ اس کے منہ پر بھی لگے گا میں بد کردار ہوں گرا ہوا ہوں گھٹیا اور غلیظ ترین انسان ہوں

تو اب اسے اسی گھٹیا بد کردار انسان کے ساتھ اسے ساری زندگی گزارنی پڑے گی

وہ بے حد غصہ سے بول رہا تھا جب کہ دادا جان اس کے ارادے جان کر پریشان ہو گئے تھے

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا کیا کرنے والے ہو تم میری بات سنو شائزم تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔

میں ایسا کچھ نہیں کروں گا دادا جان میں وہ کروں گا جو وہ ساری زندگی یاد رکھے گی آخر ریدم کاظمی نے ثابت کر ہی دیا نہ کہ اس کی رگوں میں کاظمی خاندان والوں کا خون ہے تو اب اسے پتہ چلے گا کہ یہ شاہ خاندان والا کیسا ہے

ہم نے ایک کوشش کی تھی اس دشمنی کو ختم کرنے کی اب اس دشمنی کو پروان بھی اسی نے چڑھایا ہے مجھے فرق نہیں پڑتا کہ کوئی ہمارے بارے میں کیا کہتا ہے یہ دشمنی بڑھتی ہے یا کم ہوتی ہے لیکن اب اس ریدم کاظمی کو ساری زندگی کی اس بد کردار، گھٹیا اور گرے ہوئے شخص کے ساتھ ساری زندگی گزارنی پڑے گی

غصے کی زیادتی سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا جب کہ دادا جان کو اس کے ارادے کے خطرناک لگ رہے تھے۔

تم کچھ بھی الٹا سیدھا نہیں کرو گے شائزم ہم مزید کوئی دشمنی مول نہیں لے سکتے ہم تمہاری جان پر رسک نہیں لے سکتے ایک پوتے کو کھو چکے ہیں ہم

اور میں اپنی عزت اپنا کردار کھو چکا ہوں دادا جان اور میں اس چیز پر کوئی کمپرومائز نہیں کروں گا

اسے لگتا ہے میں بد کردار ہوں تو اب اسے پتہ چلے گا کہ ایک بد کرار کے ساتھ ساری زندگی کیسے گزرتی ہے

مجھ پر لگائے اس الزام کا حساب تو اسے دینا ہو گا ہر قیمت پر دینا ہو گا وہ غصے سے کہتا وہاں سے نکل چکا تھا جب کہ دادا جان اسے پکارتے رہ گئے

ooooo

دیشم۔دیشم۔وہ صبح اٹھا تو وہ اس کے ساتھ کہیں پر بھی نہیں تھی۔اور یہی اس کی پریشانی کی وجہ تھی۔

اس نے ہر جگہ اسے ڈھونڈا تھا لیکن وہ کہیں نہیں مل رہی تھی۔

وہ پریشانی سے کمرے سے باہر نکل آیا تھا آج ان لوگوں کو واپس جانا تھا اور دیشم کہیں بھی نہیں تھی۔

وہ پاگلوں کی طرح اسے ڈھونڈ رہا تھا اس نے ہوٹل میں کوئی جگہ نہ چھوڑی اور آخر تھک ہار کر وہ مینیجر کے پاس آپہنچا

۔

سر آپ کی مسز کچھ دیر پہلے پول کی طرف گئی تھی اب پتا نہیں وہ ہوٹل سے باہر نکل گئی تھی۔یا وہی رہیں ہم نے زیادہ دھیان نہیں دیا

مینیجر نے اسے تفصیل بتایا تو وہ ارے کی چابی لے کر باہر نکلا تھا ہر وہ کہاں جا سکتی ہے کس طرف جا سکتی ہے

وہ پاگلوں کی طرح برف باری کی پرواہ کیے بنا اسے ڈھونڈنے جا رہا تھا اس کی گاڑی فل سپیڈ میں چل رہی تھی آخر وہ لڑکی کہاں چلی گئی تھی اس جگہ کے بارے میں وہ کچھ جانتی تک نہیں تھی

اگر اسے کہیں جانا تھا تو اس کے ساتھ بھی جا سکتی تھی یوں اکیلے باہر نکلنے کا کیا مطلب تھا؟ یا کیا اسے تنگ کرنے کے لیے کیا گیا تھا؟ اگر ہاں تو یہ بہت بری حرکت کی تھی دیشم نے۔

OOOOOO

تقریبا دو گھنٹے ہو چکے تھے اسے پاگلوں کی طرح سڑک پر گاڑی گھماتے ہوئے بر فباری تیز ہوتی جارہی تھی اور گاڑی کا آگے بڑھنا مشکل ہورہا تھا لیکن پھر بھی وہ پریشانی میں گاڑی کی سپیڈ بڑھائے جارہا تھا آخر کہاں جا سکتی تھی دیشم اگر وہ کہیں کھو گئی ہوئی تو۔۔۔؟

اس نے اب تک جہاں کہا تھا خداش اسے وہاں لے کر گیا تھا اس کی کونسی ایسی فرمائش تھی جو اس نے پوری نہیں کی تھی کہ وہ وہاں جاکر اسے تلاش کرے لیکن ایسا کچھ بھی اس کے ذہن میں نہیں آرہا تھا

وہ اسے ہر اس جگہ پر لے کر گیا تھا جہاں اب تک وہ جانا چاہتی تھی

یا خدا یا دیشم تم کہاں چلی گئی یہ کیا بے وقوفی ہے تم نے ایک بار مل جاؤ تم مجھے تمہاری یہ لاپرواہیاں دور نہ کر دی تو میرا نام بھی خداش کاظمی نہیں وہ غصے سے بپھر کر بولا۔

جب اچانک اس کا فون بجنے لگا اس نے فون نکال کر دیکھا تو اس میں ہوٹل کے مینیجر کا نمبر سامنے آرہا تھا۔

ہیلو السلام علیکم سر آپ کی مسز واپس ہوٹل آچکی ہیں اور آپ کو یہاں موجود نہ پا کر وہ کافی زیادہ پریشان ہورہی ہیں آپ پلیز جلدی ہوٹل واپس آجائیں

مینیجر شاید اس کی پریشانی نوٹ کر چکا تھا اسی لئے دیشم کے آتے ہی اس نے اسے خبر کر دی تھی۔

آرہا ہوں میں۔اس نے بس اتنا کہہ کر فون بند کیا اور گاڑی تیزی سے ہوٹل کے رستے میں ڈال دی۔

OOOOOO

یہ تو بہت ہی برا ہوا امی جان لیکن اب شائزم کو کوئی بھی الٹا سیدھا قدم مت اٹھانے دیجئے گا

وہ غصے میں پاگل ہو کر ضرور کچھ ایسا کرنے کی کوشش کرے گا جو ہمارے لئے آگے جا کر بہت غلط ثابت ہو گا

اس دشمنی کو ختم کرنے میں دادا جان نے پہل کی ہے جو کہ بہت اچھی بات ہے۔

اب مزید اسے ایسا کچھ مت کرنے دیجئے گا جس سے یہ دشمنی بھر جائے زریام پریشانی سے بول رہا تھا

امی جان نے اسے فون کر کے گھر کے سارے حالات کے بارے میں بتایا تھا دادا جان کا خود جا کر رشتہ مانگنا اور دشمنی ختم کرنا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو زریام لیکن شائزم کا میں کیا کروں وہ تو شام سے گھر سے ہی لاپتا ہے کچھ بتا کر جانا تو وہ ضروری نہیں سمجھتا اور اب تو اتنے غصے سے گھر سے نکلا ہے کہ اللہ نہ کرے کچھ الٹا سیدھا قدم اٹھا لے کہیں اس لڑکی کی زندگی برباد نہ ہو جائے زریام مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے تم اسے فون کرو ہو سکتا ہے تمہارا فون اٹھا لے۔

جی جی امی میں فون کرنے کی کوشش کرتا ہوں آپ پلیز پریشان مت ہوں ان شاءاللہ کچھ نہیں ہو گا وہ اتنا بھی نہ سمجھ نہیں ہے۔وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بولا تھا۔

اور فون بند کرتے ہوئے شائزم کا نمبر ملانے لگا

oooooo

اسلام علیکم بگ بی کیسے ہیں آپ کیسی چل رہی ہے آپ کی نئی زندگی سب کچھ ٹھیک ہے نا۔۔۔؟وہ خوش باش لہجے میں فون اٹھاتے ہوئے بولا

وعلیکم السلام شائزم۔۔۔"کہاں ہو تم اس وقت اور گھر میں کسی کا فون کیوں نہیں اٹھا رہے ہو۔۔۔؟

سب لوگ اتنے زیادہ پریشان ہیں کہ کہیں تم کوئی الٹی سیدھی حرکت نہ کر دو دیکھو میری بات سنو میں جانتا ہوں ریجکشن قابل قبول نہیں ہوتا اور وہ بھی اس بات پر جو سراسر الزام ہو

لیکن تمہیں ٹھنڈے دماغ سے سوچنا ہو گا کسی طرح کا کوئی الٹا سیدھا قدم اٹھانے سے پہلے ایک بار میری بات سن لو۔

بھائی یہاں بات ریجکشن کی ہرگز نہیں ہے۔یہاں بات اس گھٹیا الزام کی ہے جو میرے کردار پر لگایا گیا ہے کیا میں بدکردار ہوں؟کیا میں گھٹیا ہوں؟کیا میں عیاش ہوں؟کیا میں ایسا ہوں؟جواب دیجئے مجھے کیا میں ایسا ہوں؟جیسا اس نے کہا ہے وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

نہیں میری جان تم ایسے نہیں ہو ہمیں تم پر یقین ہے۔تم اس کی باتوں کو اپنے دماغ میں رکھ کر ایسا کچھ نہیں کرو گے جو اس دشمنی کو بڑھانے کی وجہ بنے۔

میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں میں ایسا کچھ بھی نہیں کروں گا جو آپ کو یا میرے گھر میں کسی کو بھی تکلیف دے لیکن میں کچھ نہیں کروں گا اس بات کی گارنٹی میں نہیں دیتا

میں آپ کو دوبارہ فون کروں گا فی الحال مجھے کچھ کام ہے بس اتنا کہہ کر وہ فون بند کر چکا تھا جب کہ زریام اسے بار بار فون کرتا رہا لیکن اس کے بعد اس نے فون نہیں اٹھایا۔

ooooo

وہ جلدی سے ہوٹل کے اندر داخل ہوا تھا مینیجر نے اسے بتایا کہ اس کی بیوی اس کے روم میں اس کا انتظار کر رہی ہے

وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی طرف آگیا تھا جہاں وہ بیڈ پر بیٹھی آرام سے اس کے آنے کا نہ صرف انتظار کر رہی تھی بلکہ بیڈ پر بہت کچھ بچھائے بیٹھی تھی۔

کہاں چلے گئے تھے آپ میں کب سے آپ کا انتظار۔۔۔۔۔

چٹاخ۔وہ ابھی کچھ بول رہی تھی کہ خداش کا ہاتھ اٹھا اور اس کا چہرہ لال کر گیا

اس کے تھپڑ کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ اوندھے منہ بیڈ پر جا گری تھی۔

کس کی اجازت سے تم اس روم سے باہر نکلی تھی۔۔۔؟

کیوں تم مجھے بنا بتائے یہاں سے کہیں چلی گئی۔۔۔؟

ایسا کون سا ضروری کام آگیا تھا تمہیں جو تم نے یہاں سے نکلنے سے پہلے مجھے جگانا تک مناسب نہیں سمجھا پچھلے تین گھنٹوں سے پاگلوں کی طرح سڑکوں پر خوار ہو رہا ہوں میں۔

وہ غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا جب کہ دیشم اپنے گال پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

میں کہیں بھی جانے سے پہلے آپ سے اجازت کیوں مانگوں گی۔۔۔؟اس کا انداز سوالیہ تھا کہ وہ اس کے سامنے ڈٹ کر کھڑی ہو گئی تھی یقیناً وہ بد تمیزی کرنا چاہتی تھی۔

کیونکہ میں تمہارا شوہر ہوں۔تم کہیں پر بھی جانے سے پہلے مجھے بتانے کی پابند ہو۔اور آج کے بعد یہ بات یاد رکھنا تمہیں بار بار مجھے بتانے کی ضرورت پیش نہ آئے اٹھاؤ یہ سب کچھ آدھے گھنٹے میں ہماری فلیٹ ہے۔گھر کے لئے نکل رہے ہیں ہم اور ایک اور بات میرا دیا ہوا وقت اب ختم ہو چکا ہے

یہاں سے گھر جانے کے بعد میں تمہارے ساتھ اپنی ازدواجی زندگی شروع کروں گا۔ تمہیں ڈھیل دینا میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہے جو میں اب مزید نہیں کروں گا۔وہ غصے سے سرد آنکھیں لیے کہتا واش روم میں گھس گیا تھا

جبکہ دیشم اس کے تھپڑ کا ماتم منا رہی تھی

ooooo

آدھی رات کو نہ جانے کیوں اچانک اس کی آنکھ کھلی تھی اس نے آگے پیچھے تو ہر طرف صرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا بس نائٹ بلب کی روشنی میں اس نے یشام کو دوسری طرف کروٹ لئے دیکھا۔

اسے یہاں اب بیس پچیس دن ہونے کو آئے تھے اب تک رات کے اندھیرے میں پہلی بار اس کی آنکھ کھلی تھی ۔اس نے یشام کو ہمیشہ اپنے قریب دیکھا تھا ایسے میں کا اتنا دور فاصلہ بنا کر کروٹ لے کر سونا اسے بالکل بھی اچھا نہ لگا ۔

وہ اگلے ہی لمحے اٹھ کر بیٹھ گئی اور پھر اس کے پاس آئی وہ گہری نیند میں تھا۔آہستہ سے اس کے اوپر سے نکل کر وہ اس کی دوسری طرف آگئی تھی۔

اور اس کا کمبل خود پر ڈالتے ہوئے اس کے سینے میں چھپ کر آنکھیں بند کر گئی۔اور وہ تھوڑی دیر پہلے ہی لیپ ٹاپ آف کر کے سونے کے لئے لیٹا تھا اس کی اس حرکت پر بے ساختہ اس کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔

اس کی گرم سانسوں کا لمس اپنے سینے پر محسوس کر کے اس نے اگلے ہی لمحے بڑی محبت سے اسے خود میں قید کر لیا تھا

۔

ooooo

واہ کیا بات ہے پہلے اسے کمرے میں بلا کر آدھی رات کو ملاقات کرنا اور بعد میں جب اس کا رشتہ آیا تو بڑے ہی مزے سے انکار کر دیا ارے میں پوچھتی ہوں اور کتنے لائن میں لگا کر رکھے ہیں اس لڑکی نے اس اس کے لیے انکار کر دیا تو کوئی اور آ جائے گا۔

ویسے میں تو مان گئی سومی اس لڑکی کو شکل سے تو بڑی معصوم لگتی تھی اندر سے کیا نکلی یہ دیدم کو بس ابھی ابھی ہی پتہ چلا تھا کہ شاہ خاندان کے لوگ یہاں رشتے کے لئے آئے ہوئے تھے وہ بھی ریدم کے

تمہیں اتنا یقین کیسے ہے کہ جو لڑکا رات کو اس سے ملنے کے لیے یہاں آتا تھا وہ وہی تھا جس کا رشتہ آیا ہے ممکن تھا کہ وہ کوئی اور ہوتا

اور تمہیں اس کے رشتے میں اتنا زیادہ انٹرسٹ کیوں ہے یار ہمارا کوئی لینا دینا نہیں ہے ان سب چیزوں سے ان میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے دادا جان خود دیکھ لیں گے کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں

ارے سومی دادا جان کیا دیکھیں گے وہ تو اس لڑکی کی خاطر برسوں کی دشمنی تک ختم کرنے کو تیار ہو گئے تھے ان لوگوں کو یہاں مہمانوں کی طرح عزت دی گئی ہے اتنے پیار سے انہیں بٹھایا گیا یہاں تک کہ سالوں پہلے جو ہماری حویلی میں ہوا ہے سب کچھ بھلا کر دادا جان نے اس لڑکی کی خاطر انہیں اس گھر کے اندر آنے دیا

صرف اس کی خوشی کی خاطر وہ ان لوگوں کو معاف کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور اس لڑکی نے دادا جان کی اتنی بڑی قربانی کو بھی مد نظر نہیں رکھا اور ان لوگوں کو انکار کر کے گھر سے باہر کر دیا ویسے ماننا پڑے گا

جو ہمارے خاندانوں میں اتنے سالوں سے کبھی نہیں ہوا اس لڑکی کی خاطر وہ بھی ہو گیا اس خاندان کے لوگ ہمارے دروازے تک آ گئے

آہستہ بولو دیدم یہ نہ ہو کے باہر سے کوئی سن لے اور پھر ہمارے گلے پڑ جائے یہ ساری باتیں۔۔

پہلے بھی بہت بے عزتی ہو چکی ہے سومیہ نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا تھا کیونکہ جس طرح وہ اپنے دل کی بھڑاس نکال رہی تھی یقیناً کسی نہ کسی نے سن کر ان لوگوں کی کلاس لگا دینی تھی

تم بہت ڈرپوک ہو سومی یار۔ خیر تم ٹھیک کہہ رہی ہو ہماری تو اس گھر میں کوئی سنتا نہیں ہے چلتی تو اسی کی ہے تو بہتر ہے کہ اس ٹاپک کو ختم کریں اس نے بھی تھوڑی عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا

OOOOOO

ہم گاڑی سے کیوں جا رہے ہیں آپ نے تو کہا تھا کہ آج ہماری فلائیٹ ہے۔وہ ایرپورٹ کی طرف جانے کے بجائے کہیں اور جانے لگا تو وہ پریشانی سے پوچھنے لگی

اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا اس سے بات کرنے کا یا پھر اسے منہ لگانے کا لیکن اسے ایرپورٹ کی صرف نہ جاتے دیکھ وہ مجبور ہو گئی تھی پوچھنے پر

ہماری فلائیٹ میس ہو چکی ہے اگر آپ کو یاد ہو تو ہماری فلائیٹ تقریباً ساڑھے بارہ بجے کے قریب تھی تین بجے نہیں۔اس نے بڑے ہی رکھائی سے جواب دیا۔

جب کہ اس کے سڑے ہوئے جواب پر دیشم نے مزید کوئی سوال نہ کیا۔

جبکہ خداش اس کی طرف سے سوری کا منتظر تھا اسے لگا تھا کہ اسے احساس ہو جائے گا کہ اس نے اسے کتنی بڑی پریشانی میں مبتلا کیا ہے اور وہ خود ہی معذرت کرے گی لیکن ایسا کچھ بھی نہیں ہو رہا تھا۔

مجھے بھوک لگی ہے سفر بالکل خاموشی سے گزر رہا تھا جب اچانک سے اس نے کہا۔اندھیرا بہت تیزی سے پھیلا تھا رات کے ساڑھے آٹھ بج رہے تھے۔وہ مسلسل خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا ایک دفعہ بھی اس نے اس سے نہیں پوچھا تھا کہ اس نے دن میں کھانا کھایا ہے یا نہیں اور ایسی ہی کوئی غلطی دیشم نے بھی نہیں کی تھی۔

دیکھتا ہوں آگے کوئی ہوٹل وغیرہ آتا ہے تو گاڑی روکتا ہوں۔بس اتنا جواب دے کر وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

ابھی کتنا اور سفر رہتا ہے۔ایک تو بھوک اور پھر اتنے لمبے سفر میں نے اسے اچھا خاصہ بے زار کر دیا تھا

بہت دور ہے ابھی کوئی ہوٹل ڈھونڈتا ہوں تم کھانا کھا لو لے پھر سو جانا صبح تک ہم ان شاءاللہ پہنچ جائیں گے۔

کیا صبح تک آپ کیا ساری رات ڈرائیو کریں گے۔۔؟اس بار اسے سچ میں جھٹکا لگا تھا۔

ہاں شاید ساری رات ہی کرنی پڑے گی ابھی تقریباً چھ سے سات گھنٹے کا فاصلہ ہے۔اور راستہ خطرناک ہے کہیں رکنے کی غلطی نہیں کر سکتے۔وہ سامنے دیکھتے ہوئے جواب دے رہا تھا۔

آپ ساری رات ڈرائیونگ کیسے کریں گے یہ تو بہت مشکل ہو جائے گا آپ کے لیے؟؟اسے ایک چھوٹے سے ڈھابے کے سامنے گاڑی روکتے دیکھ وہ پوچھنے لگی۔

نہیں میرے لیے ہر گز مشکل نہیں ہوگا میرے لئے مشکل وہ وقت تھا جو میں نے تمہیں ڈھونڈتے ہوئے گزارا جو میں نے یہ سوچ کر گزارہ کے نہ جانے تم کہاں چلی گئی نہ جانے تم کہاں کھو گئی یا کہیں پھنس گئی؟؟ان تین چار گھنٹوں میں نہ جانے میرے دماغ میں کتنے برے خیال آئے

اپنے چند لمحوں کے سکون کے لیے تم نے مجھے کتنی اذیت دی ہے اگر اندازہ لگا لو نادیشم خداش کاظمی تو میری نظروں کے سامنے سے ہٹتے ہوئے بھی ہزار بار سوچو

کھانا گاڑی میں کھاؤ گی یا باہر چل کر؟؟ وہ اپنی بات ختم کرتا اس سے سوال کرنے لگا۔

یہیں لے آئیں۔۔۔"اس نے بہت کم آواز میں جواب دیا لیکن خداش گاڑی سے نکل چکا تھا

اسے عجیب سا محسوس ہونے لگا اسے واقع ہی اسے بتائے بنا کمرے سے باہر نہیں نکلنا چاہیے تھا وہ انجان جگہ تھی اور وہ جانتی تک نہیں تھی کہ وہ کدھر جا رہی ہے۔وہ کبھی اپنی غلطی قبول نہیں کرتی تھی لیکن یہاں آکر اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ غلط ہے۔

کھانا آرڈر کر آیا ہوں میں تھوڑی دیر میں آجائے گا۔

وہ گاڑی کے دوسری طرف ہاتھ میں پانی کا جگ لیے کھڑا تھا

وہ خاموشی سے گاڑی سے نکلتی ہاتھ دھونے لگی جب کہ وہ اس کی مدد کر رہا تھا۔

ہاتھ دھونے کے بعد وہ خاموشی سے واپس گاڑی کے اندر بیٹھی تو تھوڑی ہی دیر میں کھانا آ گیا

جو کہ نہ صرف دیکھنے میں بلکہ کھانے میں بھی بہت زیادہ مزیدار تھا۔

یا شاید ان لوگوں نے صبح سے کچھ کھایا نہیں تھا اسی لیے وہ انہیں زیادہ اچھا لگ رہا تھا۔

لڑکا برتن لینے آیا خداش نے اسے چائے کا آرڈر دے دیا۔ سردی کافی زیادی تھی اور ویسے بھی اسے کھانا کھانے کے بعد چائے پینے کی عادت تھی۔

آپ نے مجھ سے ایک دفعہ بھی نہیں پوچھا کہ میں کہاں اور کیوں گئی تھی۔۔۔"لڑکے کے جانے کے بعد وہاں سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی

کیا میرے پوچھنے پر تم مجھے بتاتی۔۔۔؟ یا تمہاری انا گوارا کرتی کہ تم اپنی کوئی بھی بات مجھے بتا کر جاؤ۔؟ وہ الٹا اسی سے سوال کرنے لگا

جبکہ اس نے پچھلی سیٹ سے اپنا بیگ آگے کی طرف کھینچا تھا جو بھاری ہونے کی وجہ سے اس سے آسانی سے اٹھایا نہ گیا خداش نے خود ہی اسے اٹھا کر اس کی گود میں رکھ دیا۔

وہ اسے کھولے اس میں سے کچھ نکال رہی تھی جب لڑکا چائے لے کر واپس آ گیا۔

وہ چائے کا کپ اسے پکڑانے لگا تو اس نے ایک گفٹ نکال کر اس کی طرف بڑھایا۔

ہیپی برتھ ڈے۔۔۔۔"میں آپ کے لیے یہ گفٹ لانے گئی تھی۔ جانتی ہوں مجھے بتا کر جانا چاہیے تھا لیکن اگر میں بتا کر جاتی تو میرا سرپرائز خراب ہو جاتا۔

اسی لئے سوچا کہ آپ کے جاگنے سے پہلے میں آپ کے لئے گفٹ لے آؤں گی۔ مگر واپسی پر تو آپ نے مجھے ہی گفٹ دے دیا۔ میرا دل ہی نہیں کیا آپ کو یہ گفٹ دینے کا۔ خیر میں آپ کے لیے لائی تھی تو آپ کو تو دینا ہی تھا اگر کل یا پرسوں دیتی تو پھر تو گفٹ کا کوئی فائدہ ہی نہیں رہتا۔ سو یہ رہا آپ کا برتھ ڈے گفٹ، ہیپی برتھ ڈے

وہ گفٹ دیتے ہوئے اسے جتانا نہیں بھولی تھی۔

شکریہ لیکن اس کے پیچھے تم اپنی غلطی چھپا نہیں سکتی تمہیں وہاں کہیں بھی باہر جانے سے پہلے مجھے بتانا چاہیے تھا اگر تم مجھے سرپرائز دینا چاہتی تھی تو بھی مجھے اپنے ساتھ لے کر جا سکتی تھی۔ میں تمہارے پرسنل میں کبھی بھی انٹرفیر نہیں کرتا دیشم اور یہ بات تم بہت اچھے طریقے سے جانتی ہو۔

وہ اب بھی اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹا تھا جبکہ دیشم دوسری طرف دیکھتی چائے پینے لگی

اوکے فائن ایم سوری مجھے تم پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا اور نہ ہی اتنی سختی سے بات کرنی چاہیے تھی۔ آخر اس نے وہ الفاظ کہہ ہی دیے تھے جو دیشم سننا چاہتی تھی۔

آپ کے سوری بول دینے سے آپ کا یہ تھپڑ مجھے بھول تو نہیں جائے گا۔ وہ ابھی تک گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی جب خداش نے کچھ بولنا چاہا۔

بیوی ناراضگی بعد میں دکھانا پہلے اس بچے کا کپ اس معصوم کے حوالے کر وہ آنکھوں میں گہری شرارت لیے مسکراتے ہوئے اس سے بولا تھا۔

جبکہ اس کی بات پر اس نے فورا مڑ کر اس بچے کی جانب دیکھا تھا اور کپ اس کے حوالے کر دیا تھا۔

بھیابھابھی ناراض ہے کیاآپ سے بچے نے سوالیہ انداز میں پوچھا

توخداش نےہاں میں سر ہلایا تھا

تورومانٹک گاناگاکر منالونابچے نے آئیڈیا دیا تھا۔

اچھارومانٹک گاناگانے سے کیامان جائے گی تمہاری بھابھی وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھاشاید وہ اس سے متاثر ہوا تھا۔جو اس عمر میں بھی اسے آئیڈیا دے رہا تھا۔

ہاں رومانٹک گاناگانے سے مان جاتی ہے فلموں میں تو ایسا ہی ہوتا ہے آپ بھی ٹرائی کرلو ہو سکتا ہے آپ کا کام بن جائے وہ کپ لے کر واپس جاچکا تھا جب کہ خداش اس نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا جواب تک اور ناراضگی کا اظہار کررہی تھی۔

تمہیں دیکھ کر ہی یہ سانسیں چلیں گیں

تمہارے بنااب نایہ آنکھیں کھلیں گیں۔۔"

میری بے قراری کیوں تم نہیں مانتے۔۔۔۔؟

گاڑی سٹارٹ ہوتے ہوئے سلو میوزک بھی شروع ہوچکا تھا۔دیشم کو ہر گزامید نہ تھی کہ وہ اس کا سب سے فیورٹ سونگ لگائے گا۔

ہمیں تم سے پیار کتنا یہ ہم نہیں جانتے

مگر جی نہیں سکتے "تمہارے بنا۔۔۔

الفاظ تھے یا کوئی جادو تھا خداش کو لگا جیسے گلوکار اس کے دل کا حال بیان کر رہا ہو۔اس کے گہری مسکراہٹ آچکی تھی

تمہیں کوئی اور دیکھے تو جلتا ہے

دل بڑی مشکلوں سے پھر سنبھلتا ہے دل

کیا کیا جتن کرتے ہیں تمہیں کیا پتا

یہ دل بے قرار کتنا یہ ہم نہیں جانتے

مگر جی نہیں سکتے تمہارے بنا۔۔۔"

گاڑی کی سیٹ سے سر لگائے وہ اس خوبصورت گانے کو محسوس کر رہی تھی ایک وقت تھا کہ جب جب یہ گانا سنتی تھی اس کے دماغ میں اپنے ہونے والے ہمسفر کا خیال آتا تھا اس وقت اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ خداش کاظمی اس کی زندگی کا حصہ بنے گا۔

سنو غم جدائی کا اٹھاتے ہیں لوگ

جانے زندگی کیسے بیتاتے ہیں لوگ

دن بھی یہاں تو لگے برس کے سما

ہمیں انتظار کتنا یہ ہم نہیں جانتے

مگر جی نہیں سکتے تمہارے بنا۔۔۔"

Urdu Novels Ghar

گانا ختم ہوتے ہی خاموشی چھا گئی تھی۔ خداش کو لگا جیسے وہ کسی اور دنیا سے واپس لوٹ آیا ہو۔

دیشم نے بھی اچانک آنکھیں کھول کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

لگتا ہے تمہاری آنکھ کھل گئی۔ وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا اس کی آنکھوں میں سرخی تھی شاید اسے لگا کے وہ سو رہی ہے لیکن وہ سوئی تو نہیں تھی۔

ہاں وہ سوئی نہیں تھی وہ تو کب سے یہ سوچ رہی تھی کی زندگی کتنی عجیب ہے کبھی کبھی وہ دے دیتی ہے جس کی ہمیں ضرورت ہی نہیں ہوتی اور کبھی کبھی ہزار چاہنے کے باوجود وہ نہیں ملتا جس کی کے لیے ہم ترستے ہیں۔

جاگ رہی ہوں۔ فکر مت کریں آپ کے برتھ ڈے پر آپ کو اکیلے نہیں چھوڑ کر جاؤں گی۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا جب کہ اس کی مسکراہٹ پر خداش نے سکون کا سانس لیا تھا اس کا مطلب تھا کہ وہ اب اس سے ناراض نہیں ہے

ooooo

نہیں بابا جان میں واپس نہیں آ رہا میں بہت خوش ہوں اور الحمدللہ میرا بچہ بھی ہے اور میں اپنی بیوی اور بچے کو چھوڑ کر واپس آنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔

تم ہمارے ساتھ اس طرح سے بات نہیں کر سکتے احمر ہم کہتے ہیں کہ چھوڑو اس انگریزن کو وہیں پر اور واپس گھر آؤ ہم نے سوچا تھا کہ ہم اس لڑکی کو قبول کر لیں گے لیکن ہم جانتے ہی نہیں تھے کہ وہ ہمارے مذہب میں ہی نہیں ہے

۔

باباجان آپ کو کیوں سمجھ میں نہیں آرہا وہ اسلام قبول کر چکی ہے۔ وہ میرے دین میں شامل ہے۔ خدا کے لئے بار بار ایسے الٹے سیدھے ناموں سے بلانا بند کریں۔

آپ کے لیے نہ سہی لیکن میرے لیے وہ قابل احترام ہے وہ میرے بچے کی ماں ہے۔ میں اس کے خلاف کچھ نہیں سن سکتا

گستاخ اس لڑکی کی خاطر تم اپنے باپ سے زبان لڑارہے ہو اگر تم نے اب واپس آنے سے انکار کیا تو ہم تمہیں جائیداد سے عاق کردیں گے۔

شوق سے کردیجئے باباجان اتنا کم ظرف نہیں کہ جائیداد کی خاطر میں اپنی بیوی اور بچے کو چھوڑ دوں گا۔ وہ نہ جانے کتنے لوگوں سے لڑ کر یہاں تک آئی ہے اور آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کا ساتھ چھوڑ دوں ہر گز نہیں۔

میں تاقیامت اس کے ساتھ رہوں گا۔ جب تک زندگی نے ساتھ دیا احمر کاظمی کا نام کینز فاطمہ کے نام کے ساتھ جڑا رہے گا۔ آپ اپنی انا اور ضد کی وجہ سے ساگر کو تو کھو چکے ہیں خدا کے لیے اب یہ ضد چھوڑ دیں کچھ حاصل نہیں ہوگا آپ کو ان سب چیزوں سے سوائے نقصان کے وہ کہہ کر فون بند کر چکا تھا جب کہ باباجان کتنی دیر اس کے لفظوں پر غور کرتے رہے۔

انکا بیٹا ان کی ضد اور انا کی وجہ سے ان سے دور ہوا تھا۔۔۔؟ کیا ساگر کی موت کی اصل وجہ وہ خود ہیں۔۔۔؟

oooooo

ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو اندھیرے میں پایا

اسے یاد تھا جب وہ سونے لگی تھی اس نے اپنے کمرے کی لائٹ آف کی تھی۔اس نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آن کرنے کی کوشش کی لیکن اسے احساس ہوا کہ کسی انجان جگہ پر ہے۔

سامنے کوئی کھڑکی نہیں تھی جہاں سے روشنی اس کے کمرے میں میں آیا کرتی تھی۔پیاس کی شدت سے اس کا گلا خشک ہو رہا تھا۔اس نے بیڈ پر اپنا موبائل تلاش کرنے کی کوشش کی جو اسے نہ ملا۔

اسے سمجھنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا اس کے ساتھ کچھ غلط ہوا ہے۔اس نے آگے پیچھے ہاتھ لگاتے اپنا دوپٹہ تلاش کرنے کی کوشش کی جب اچانک کمرے کی لائٹ آن ہو گئی

چمچماتی روشنی سے آنکھیں بچانے کی خاطر اس نے آنکھوں پہ ہاتھ رکھا تھا۔جب اسے محسوس ہوا کوئی چلتا ہوا اس کے پاس آیا اور کرسی سامنے رکھتے بڑی شان بے نیازی سے اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

تم۔۔۔۔؟وہ حیرانگی سے سامنے بیٹھے انسان کو دیکھ رہی تھی

ہاں ڈارلنگ میں تمہارا ہونے والا شوہر۔۔۔بدکردار گرا ہوا گھٹیا انسان ہوں ناں میں تو سوچا کیوں نہ میں تمہیں بتا دوں کہ میں کتنا گھٹیا اور گرا ہوا انسان ہوں۔

ابھی تک تم نے مجھے جانا ہی کتنا ہے جو میرے بارے میں یہ سب سوچ لیا ابھی تو میں خود میں بتاؤں گا کہ میں کیا ہوں

۔

کیا بکواس ہے یہ سب شائزم۔۔۔۔؟کیا تم میرے ساتھ کوئی مذاق کر رہے ہو۔۔۔؟دیکھو اگر یہ مذاق ہے نہ تو بہت گھٹیا اور بے ہودا مذاق ہے

اب گھٹیااور بے ہوداانسان تو گھٹیااور بے ہودا مذاق ہی کرے گا ناڈارلنگ لیکن یہ مذاق نہیں سچ ہے تیار ہو جاؤ تھوڑی دیر میں مولوی صاحب آنے والے ہیں اور ہاں یہاں سے بھاگ نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو کوشش بھی مت کرنا

میں کیساانسان ہوں تم بہت اچھے طریقے سے جانتی ہوا گر یہاں سے سر اٹھا کر جاناچاہتی ہو ناتو تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ تم مجھ سے نکاح کر وورنہ بد کر دار اور عیاش انسان تو کچھ بھی کر سکتا ہے وہ بے حد نرمی سے اس کے چہرے پر انگلی سے اپنا لمس چھوڑنے لگا تھاجب اگلے ہی لمحے وہ اس کے ہاتھ کو بڑی ہی نفرت سے پیچھے ہٹا چکی تھی لیکن وہ برا منائے بنا مسکراتا ہوا کمرے سے نکل گیا تھاجب کہ ریدم کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اب کیا ہو گا

oooooo

یہ ہم اس راستے سے کیوں جارہے ہیں دوسرا راستہ تو کافی شارٹ ہے اگر ہم اس والے راستے سے جائیں گے تو جلدی گھر پہنچ جائیں گے وہ اذانوں کے قریب اپنے علاقے میں داخل ہوئے تھے۔

دیشم کو اب نیند کے جھٹکے لگ رہے تھے لیکن اس کے باوجود بھی وہ اپنے ہوش و حواس کو پوری طرح سے الرٹ کیے ہوئے تھی۔کیونکہ وہ خداش کی بر تھ ڈے کو سو کر برباد نہیں کرناچاہتی تھی۔

وہ کافی مشکل سے جاگ رہی تھی یہ بات خداش بہت اچھے سے سمجھ رہا تھا۔لیکن اس کے باوجود بھی جان بوجھ کر اس نے رستہ لمبا کر لیا تھا

میرا بر تھ ڈے اسپیشل بنانے کے لیے تم نے اتنا کچھ کیا ہے تو تھوڑی دیر اور صبر کر لو میں خوبصورت رستے کو ختم نہیں کرنا چاہتا میں تمہارے ساتھ بہت لمبے سفر پر جانا چاہتا ہوں

وہ تو ہے لیکن لمبا سفر ہم بعد میں بھی تو کر سکتے ہیں نا سچی بہت زیادہ نیند آرہی ہے بہت زیادہ تھک چکی ہوں میں ویسے تھک تو آپ بھی گئے ہوں گے کب سے ڈرائیونگ کر رہے ہیں

نہیں میں نہیں تھکا بالکل بھی نہیں اتنا خوبصورت سفر ہو تو کوئی کمبخت ہی تھکتا ہے اور ویسے بھی خداش کاظمی کو اور چاہیے ہی کیا سوائے دیشم خداش کاظمی کے ساتھ کے وہ اس قدر دلفریب انداز میں بولا کہ دیشم کو ایک لمحے کے لئے خود پر ناز ہونے لگا۔

وہ بہت پیارا بولتا تھا بہت خوبصورت الفاظ میں اپنے جذبات کو بیان کرتا تھا۔ شاید اب تک وہ اس کی محبت میں گرفتار ہو چکی ہوتی اگر وہ حرم کو اس سے دور نہ کرتا تو نجانے کیوں اسے لگتا تھا کہ حرم جہاں بھی ہے بالکل صحیح سلامت ہے

۔

کن سوچوں میں ڈوب گئی ہو بات کرو مجھ سے اسے سوچوں میں ڈوبے دیکھ کر کہنے لگا تو وہ نفی میں سر ہلاتی سے باتیں کرنے لگی

oooooo

بابا جان میں جاتا ہوں لندن میں اسے جا کر سمجھاؤں گا اور مجھے یقین ہے کہ میری بات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ جائے گا وہ ان کے سامنے بیٹھے ان سے کہہ رہے تھے

نہیں راحت وہ کچھ نہیں سمجھے گا وہ سمجھنے سمجھانے سے بہت آگے جا چکا ہے اس کے دماغ پر اس لڑکی نے قبضہ کر لیا ہے اور اب وہ نہیں کرنا چاہتا ہے جو لڑکی چاہتی ہے

اور ہم ایسا کبھی نہیں ہونے دیں گے ہم کسی غیر مسلم کو کبھی بھی اپنی حویلی کی بہو تسلیم نہیں کریں گے۔

وہ بے حد غصے سے سے بول رہے تھے جبکہ راحت کو بھی اس وقت ان کا غصہ بالکل ٹھیک لگ رہا تھا

اسے ابھی یہ بات کچھ دن پہلے ہی پتہ چلی تھی کہ احمر نے لندن میں کسی لڑکی سے شادی کر لی ہے

اور جس بات نے اسے زیادہ چوٹ پہنچائی تھی وہ یہ تھی کہ اس نے نہ صرف شادی کی ہے بلکہ غیر مسلم لڑکی سے شادی کی ہے ویسے ثاقب نے اسے بتانے کی بہت کوشش کی تھی۔ کہ اس نے شادی کر لی ہے

لیکن اس وقت راحت نے کہا تھا کہ وہ بڑا بھائی ہے سب کچھ سنبھال لے گا۔ اس نے ہر معاملے میں اپنے بھائیوں کو سپورٹ کیا تھا۔ اور ہر معاملے میں ہر ضد پر اپنے بھائیوں کے لیے وہ اپنے بابا کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا

لیکن اس بار تو وہ خود حیران اور پریشان رہ گیا تھا اب جا کر اسے یہ پتہ چلا تھا کہ جس لڑکی سے شادی کی تھی وہ اصل میں مسلم تھی ہی نہیں اور یہاں پر وہ بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

اس وقت اسے بابا کا غصہ بالکل جائز لگ رہا تھا اور وہ لندن بھی اسے لیے جا رہا تھا کہ وہ احمر کو کہے کہ وہ اس لڑکی کو چھوڑ کر اپنے گھر واپس لوٹ آئے

oooooo

نہیں مجھے نہیں پہننا اتنا بڑا کوٹ وہاں سب لوگ میرا مذاق اڑاتے ہیں۔ لوگ مجھے ٹیڈی کہتے ہیں آپ کیوں پہنا دیتے ہیں میں بالکل بھالو لگتی ہوں اس میں

وہ صبح خود تیار ہوتے ہوئے اسے بھی زبردستی جیکٹ پہنا رہا تھا جس کے لیے وہ ہرگز راضی نہیں تھی۔

سردی کی شدت میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا تھا اور حرم کے گالوں کی سرخی میں بھی۔ اور ایسے میں وہ اس کا حد سے زیادہ خیال رکھتا تھا وہ اسے شاید بالکل بھی بیمار کرنے کے حق میں نہیں تھا۔

کیونکہ تم ہو ہی میرا پیارا سا کیوٹ سا بھالو تو تمہیں بھالو ہی بنا کر لے کر جاؤں گا نہ اس کے دونوں گالوں کو کھینچتے ہوئے پیار سے بولا۔

جی نہیں میں بھالو نہیں ہوں۔ آپ نے میرے بھالو کی گردن توڑی تھی نا۔۔۔؟ آپ نے اچھا نہیں کیا تھا آپ نے ہی کیا تھا نا میرے بھالو کا قتل وہ اس سے سوال کرنے لگی یشام نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا پھر مسکرا دیا وہ یہاں انکار نہیں کر سکتا تھا۔

ہاں میں نے ہی کیا تھا اس معصوم کا قتل وہ میرے ہاتھوں سے قتل ہوا تھا۔

وجہ جان سکتی ہوں میں وہ غصے سے ناک چڑھا کر اس سے سوال کرنے لگی۔

بہت بہت بہت زیادہ پاس تھا تمھارے اتنا پاس برداشت نہیں ہوا مجھ سے۔ وہ اپنا ہاتھ اس کے گرد پھیلاتے ہوئے اسے اپنے قریب کر کے بولا۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کی قربت سے گھبرا کر پیچھے ہٹتی دروازہ اچانک کھلا اور صیام اندر داخل ہو گیا۔

جب کہ وہ اگلے ہی لمحے اس سے دور ہوتے ہوئے اپنا بیگ اٹھاتے باہر چلی گئی تھی یعنی وہ اس سے ناراض ہو چکی تھی لیکن وہ اسے منا سکتا تھا

OOOOOO

نہیں نہیں نہیں میں اتنی بے بس نہیں ہو سکتی اگر میں نے اس جیسے شخص کا ساتھ قبول کر لیا تو لعنت ہے مجھ پر مجھے اس سے نکاح نہیں کرنا۔

کوئی بھی مجھے مجبور نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ میرے ساتھ زبردستی کر سکتا ہے میں نہیں کروں گی اس نکاح کو قبول دیکھتی ہوں کیا کر لیتا ہے وہ نہیں ڈرتی میں تم سے شائزم شاہ یہ تمہاری بھول ہے کہ تم مجھے بے بس کر لو۔ وہ غصے سے بے حال ہو رہی تھی

جب اچانک ہی وہ کمرے میں داخل ہوا آجاؤ نیچے مولوی صاحب آ گئے ہیں یہ دوپٹہ اپنے سر پر لے لو ویسے تو میں نے تمہارا ڈریس بھی آرڈر کیا تھا لیکن مجھے پتا ہے اسے پہننے میں تم مزید ٹائم برباد ہی کرو گی تو جلدی سے نیچے آ جاؤ میں تم جیسے شخص سے شادی کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی تم نے میرے ساتھ۔۔۔"

بس بس بس ڈارلنگ کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو بالکل ارادہ نہیں ہے اس وقت تمہارے نخرے اٹھانے کا تمہیں پتا ہے اس وقت تمہارے سو کالڈ دادا کی حویلی والے تمہیں کیا سمجھ رہے ہوں گے ایک بھگوڑی جس طرح میری پھوپھی بھاگ گئی تھی نہ اسی طرح سے لوگ سوچ رہے ہوں کہ تم بھی۔۔۔۔۔'

میرا مطلب ہے سب لوگ یہیں کہیں گے اور پھر اگر تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں تمہیں جتنی عزت سے یہاں لے کر آیا ہوں اتنی ہی عزت سے جانے دوں گا تو اس طرح کی غلط فہمی کا شکار تو تم کبھی بھی مت رہنا۔۔۔

میں جانتا ہوں میری بات کا مطلب تم بہت گہرائی سے سمجھ چکی ہو گی اب اتنی بھی چھوٹی بچی نہیں ہو تم سوڈو فاسٹ بے بی وہ اس کا گال تھپتھپاتا کمرے سے نکل گیا تھا

OOOOOO

یہ شخص اتنا گر سکتا تھا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا

وہ اس کا اچھا دوست بن چکا تھا اسے لگتا تھا کہ وہ اسے سمجھتا ہے۔

لیکن وہ اس کے ساتھ ایسا کرے گا یہ تو کبھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ وہ اسے اس کی ماں کا طعنہ دے کر گیا تھا اسے ساری دنیا کے سامنے بدنام کرنے کے ساتھ ساتھ وہ اس کی عزت پر داغ لگانے کی بھی دھمکی دے کر گیا تھا اور ہر لڑکی کی طرح اپنی عزت کے نام پر وہ بھی بے بس ہو گئی تھی۔

ہاں وہ شخص کے آگے خود کو برباد نہیں کر سکتی تھی اس نے بہت مشکل سے خود کو یہ فیصلہ کرنے پر تیار کیا تھا وہ اس شخص کی زندگی میں شامل ہونے جا رہی تھی جس سے اسے نفرت ہونے میں ایک لمحہ بھی نہ لگا تھا۔

اس نے سامنے پڑا دوپٹہ دیکھا جسے اٹھا کر اپنے سر پر لیتے ہوئے اس کی آنکھوں سے کہیں آنسو ٹوٹ کر بکھر گئے تھے

۔

وہ اتنی بے بس نہیں تھی خود اپنا آپ برباد کرنے والی لیکن وہ کر رہی تھی مجبوری کی اس انتہا پر آکر وہ پہلی بار کسی کے سامنے ہاری تھی۔

لیکن وہ اس کے سامنے ساری زندگی ہارنے والی نہیں تھی وہ اس شخص کو بھی ہارنے پر مجبور کرنے والی تھی جس نے اسے بے مول کیا تھا۔انمول تو وہ اسے بھی نہیں رہنے والی تھی وہ اسے بھی بے مول کر دینے کا ارادہ رکھتی

ooooo

نکاح نامہ پر سائن کرتے ہوئے اس کی آنکھوں سے ٹوٹ کر آنسو گرنے لگے تھے وہ اپنے آپ کو بے بسی کی انتہا پر محسوس کر رہی تھی۔کب سوچا تھا اس نے اس جیسی بہادر اور نڈر لڑکی کے ساتھ بھی ایسا کچھ ہو جائے گا۔وہ تو حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے والی تھی

وہ لڑکیوں کو اس مقام پر آنے پر بے وقوف اور بدماغ کہتی تھی آج وہ خود اس مقام پر تھی۔اسے اپنی بزدلی سے نفرت محسوس ہو رہی تھی کاش اس شخص کا منہ توڑ پاتی۔

بہت بہت مبارک ہو شاہ صاحب آج سے یہ آپ کی بیوی ہیں اور آپ ان کے شوہر لیکن بہت اچھا ہوتا کہ آپ اس نکاح میں آپ اپنے گھر والوں کو بھی شامل کر لیتے۔

بڑے بھی شامل ہوں گے یہ نکاح تو صرف میں نے اپنا وعدہ نبھانے کے لیے کیا ہے نکاح تو ہمارا دھوم دھام سے سب کے سامنے ہو گا مولوی صاحب آپ فکر نہ کریں

اوران شاءاللہ اس نکاح میں بھی آپ ہی ہوں گے یہ تو بس تھوڑا سا مسئلہ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے جلد بازی میں کرنی پڑی۔

بہت اچھی بات ہے جس نکاح میں گھر والے شامل ہوں اس میں برکت ہوتی ہے اب میں چلتا ہوں وہ اس کے سامنے سے اٹھے تو اس نے سب دوستوں کو بھی وہاں سے جانے کا اشارہ کر دیا تھا جو مولوی صاحب کے ساتھ ہی باہر نکل گئے

تو بیوی صاحبہ آئیں آپ کو آپ کے گھر چھوڑ کر آتے ہیں اور ایک اور بات اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کی بے بسی کو تصویر بنا کر سب کے سامنے میں اس انداز میں پیش نہ کروں

کہ آپ میرے ساتھ بھاگ کر نکاح کر چکی ہیں تو بہتر ہے کہ آپ گھر جا کر سب کے سامنے کہیں کہ آپ مجھ ناچیز سے شادی کرنا چاہتی ہیں

وہ بھی اپنی مرضی سے۔۔۔"

اور آپ کو مجھ سے معافی مانگنی ہو گی ورنہ ساری زندگی میرے نکاح میں رہتے ہوئے بھی ایسی زندگی گزارو گی کہ سوائے آنسو بہانے کی اور کچھ نہیں کر پاؤ گی۔ اس نے بڑے ہی بے رحم انداز میں دھمکی دی تھی۔ لیکن اس نے سر اٹھا کر بھی اس کی طرف نہ دیکھا

○○○○○○

قسم سے میں فون کر رہا ہوں شائزم تم فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے میرا اتنی پریشانی ہو رہی ہے مجھے حد ہوتی ہے کسی چیز کی بات سنو میری میں تم سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

آپ اپنے ضروری بات بعد میں کیجئے گا پہلے مجھے بھی نکاح کی مبارک باد دے دے

ابھی کچھ دیر پہلے آپ کے بھائی کا نکاح ہوا ہے

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم۔کیا اس نے اپنی مرضی سے تم سے شادی کی ہے ہر گز نہیں میں جانتا ہوں تم نے ضرور کچھ الٹا سیدھا کام کیا ہے شائزم مجھے پوری بات بتاؤ

وہ بے حد غصے سے بول رہا تھا اور شائزم نے بھی اس سے کچھ نہیں چھپایا تھا اب تک جو کچھ ہوا تھا وہ سارا وہ اس کو بتاتا چلا گیا تھا

کیوں کیا شاید تم نے ایسا تمہاری ہمت کیسے ہوئی وہ ہماری سگی پھوپو کی بیٹی ہے تم نے اسے بے بس کیا اسے تکلیف پہنچی تم نے افشین پھوپھو کی بیٹی کے ساتھ ایسا کیا ان کی بیٹی کے ساتھ جو تمہیں بے انتہا چاہتی تھیں۔کیوں شائزم زریام بہت غصے سے بول رہا تھا۔

ہاں اسے تکلیف پہنچائی کیونکہ اس نے میری ذات پر گھٹیا اور غلیظ الزام لگایا تھا بات میرے کردار پر آئی تھی اور میں اپنے کردار پر خاموش نہیں رہ سکتا بھائی۔

اور اب اس نے جو ہماری بے عزتی کی ہے نا اس کی وہ معافی مانگے گی وہ بھی اپنے پورے خاندان کے سامنے۔اور خود کہے گی کہ وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے آپ فکر نہ کریں

جو کھیل میں نے شروع کیا ہے وہ ختم بھی میں کروں گا آپ بالکل بے فکر ہو جائے میں اسے گھر چھوڑنے جا رہا ہوں

وہ کہہ کر فون بند کر چکا تھا جبکہ زریام پریشان سا باہر نکل آیا

OOOOOO

کیا ہوا زریام آپ بہت پریشان لگ رہے ہیں سب کچھ ٹھیک تو ہے نہ وہ اسے فون کو دائیں سے بائیں گھماتے دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی اس کے کہنے پر وہ اس کے لئے چائے بنا کر لائی تھی۔

کچھ ٹھیک نہیں ہے عمایہ شائزم نے نکاح کر لیا ہے وہ بھی ریدم سے زبردستی اسے کڈنیپ کر کے۔وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے اس نے پھوپو تک کا خیال نہ کیا عمایہ۔۔۔

داداجان کیا سوچیں گے اور یہ دشمنی جو آج برسوں بعد ختم ہونے کے مقام پر آئی ہے اسے ایک بار پھر سے شروع کرنے کا بہانہ دے دیا۔

یہ تو بہت پریشانی والی بات ہے اب کیا ہو گا زریام اگر شائزم بھائی نے سب کے سامنے اس نکاح کو قبول نہ کیا تو بدنامی تو اس لڑکی کی ہو گی سب یہی کہیں گے کہ اس نے بھاگ کر شادی کی ہے

اور اگر شائزم بھائی نے ایسا صرف اپنے غصے کی سے وجہ کیا اور اگر غصہ اترنے کے بعد انہوں نے اس نکاح کو قبول کرنے سے منع کر دیا تو کچھ تو کرنا پڑے گا زریام

ہاں عمایہ کچھ تو کرنا پڑے گا یہ سچ میں بہت پریشانی والی بات ہے اور اس لڑکے کا کوئی بھروسہ بھی نہیں ہے وہ کچھ بھی الٹا سیدھا سوچ کر کوئی بھی الٹی سیدھی حرکتیں کر سکتا ہے

مجھے گاؤں جانا ہو گا۔ تمہیں جنت کے گھر چھوڑ دوں گا وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو عمایہ نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا

oooooo

حرم یار تم بہت لائق ہو ماننا پڑے گا یار تمہارے تو سارے ٹیسٹ بہت اچھے ہو رہے ہیں تمہارے پاس تو سارے نوٹس بھی ہوں گے

پلیز مجھے اپنے کچھ نوٹس دے دو میرا ابھی اچھے نمبروں سے پاس ہونے کا ارادہ ہے

وہ اس کا کلاس فیلو تھا اس کا نام زاہد تھا وہ اکثر لڑکیوں سے نوٹس لینے کے بہانے بات کرتا تھا کبھی کسی گوری میم کے پیچھے گھوم رہا ہوتا تو کبھی کسی اور سٹائلش لڑکی کے پیچھے لیکن آج کل اس کا دھیان حرم کی طرف زیادہ ہی تھا

ٹھیک ہے بھائی میں آپ کو نوٹس دے دوں گی میرے لیپ ٹاپ میں ہیں میں آپ کو سینڈ کر دوں گی آپ مجھے اپنا ای میل دے دے۔

اس نے بڑی خوش اخلاقی سے جواب دیا تھا جب کہ اس کے بھائی کہنے پر وہ بدمزا ہو گیا۔

او کم آن ڈارلنگ بچہ بننے کی ضرورت نہیں ہے یہاں ہم کوئی بہن بھائی والا رشتہ بنانے کے لئے نہیں آئے

تم مجھے اپنا دوست سمجھ سکتی ہو وہ اس کے کندھے پر بازو پھیلاتے ہوئے بولا جب اچانک ہی کسی نے اس کے بازو کو اتنی شدت سے تھام کر نیچے کی طرف پھینکا تھا کہ اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی

تیری ہمت کیسے ہوئی اسے چھونے کی اس ہاتھ سے چھوا تو نے اسے اس ہاتھ سے۔۔۔۔؟

وہ اس کا ہاتھ پکڑے پیچھے کی طرف موڑتا اسے چیخنے پر مجبور کر گیا تھا وہ چلائے جا رہا تھا اس سے معافی مانگ رہا تھا لیکن یشام کو تو جیسے کچھ ہوش ہی نہیں تھا۔

اسے زمین پر پھینکتے ہوئے یشام نے اسے اپنے پیروں سے مارنے لگا تھا اسے گریبان سے پکڑ کر اس نے دوبارہ اٹھانے کی کوشش کی جب بہت سارے سٹوڈنٹ جمع ہو کر اس سے چھڑوانے لگے۔

وہ لوگ اس سے اس لڑکے کو دور کرنے کی کوشش کر رہے تھے جب کہ اپنے ٹیچر کا یہ روپ دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا تھا۔

اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ حرم کے پاس جانے کا یہ مطلب نکلے گا وہ اپنے منہ اور ناک سے خون صاف کرتا ہوا وہاں سے بھاگ جانا چاہتا تھا جب اچانک ہی یشام ایک بار پھر سے ان لڑکوں کے ہاتھوں سے چھوٹ گیا اور زاہد ایک بار پھر سے اپنا بچاؤ کرنے میں ناکام ہو گیا تھا وہ اسے زمین پر گراتے ہوئے اس کو پوری شدت سے مارنے میں مصروف تھا۔

سر میں حرم سے معافی مانگ لوں گا پلیز سر مجھے چھوڑ دیجیے۔

اس کا نام بھی مت لینا اپنے منہ سے اگر اس کا نام بھی دوبارہ لیا تو میں جان سے مار ڈالوں گا وہ اسے گریبان سے پکڑے اپنے سامنے کھڑا کیا بے حد غصے سے بول رہا تھا۔

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں پروفیسر یشام آپ میرے آفس میں آئے اور تم بھی پرنسپل سر وہاں آتے ہوئے ان سے کہنے لگے۔

Urdu Novels Ghar

جب کہ یشام ہاں میں سر ہلاتا حرم کو دیکھنے لگا تھا جو کافی خوفزدہ لگ رہی تھی۔

وہ سائیڈ پر پڑا اس کا جیکٹ اٹھا کر خود ہی پہنانے لگا۔

صیام اسے گھر لے جاؤ میں تھوڑی دیر میں گھر ہی آتا ہوں اس کا ماتھا چومتے ہوئے وہاں موجود سب سٹوڈنٹ کو حیران پریشان چھوڑتا پرنسپل آفس کی طرف جا چکا تھا جبکہ صیام اسے فوراً ہی وہاں سے لے گیا تھا

ooooo

حرم وہ بہت برا لڑکا ہے ہر لڑکی کے ساتھ ایسی ہی الٹی سیدھی حرکتیں کرتا ہے

تم نہیں جانتی اس کو اسی لیے ایسا کہہ رہی ہو وہ بیچارہ تو ہرگز نہیں تھا صیام اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔

وہ برا نہیں تھا میں کہہ رہی ہوں ناں وہ تو مجھ سے نوٹس مانگ رہا تھا اسے ضرورت تھی نوٹس کی

اور سر شوہر نے اس کی ہڈی پسلی ایک کر دی ہائے بچارا اب تو ٹھیک سے چل بھی نہیں پا رہا ہوگا۔

اسے ابھی تک اس معصوم کی ہڈیوں کا افسوس کھائے جا رہا تھا۔

ہاں وہ نوٹس کے بہانے تمہیں باتوں میں لگانے کی کوشش کر رہا تھا وہ بہت کمینہ انسان ہے لڑکیوں کو اسی طرح سے اپنی طرف متوجہ کرتا ہے تو اسے معصوم ہرگز مت سمجھو۔

وہ معصوم تھا یا نہیں مجھے نہیں پتا لیکن سر شوہر بالکل بھی معصوم نہیں ہیں ان کا تو فیورٹ کام ہے کسی کی منڈی توڑنا کسی کے ہاتھ پیر توڑنا۔ وہ غصے سے بول رہی تھی۔

تمھیں کیا بتااوراس نے کس کی منڈی توڑی ہے وہ دلچپسی سے اس کی باتیں سننے لگا تھا۔

میری ٹیڈی کی اور جب میں نے صبح ان سے پوچھااں تو انھوں نے ایک دفعہ بھی نہیں کہا کہ میں نے نہیں کیا الٹا آگے سے کہتے ہیں کہ میں نے ہی تمہارے معصوم ٹیڈی قتل کیا تھا۔

اس نے تفصیل سے اسے سارا قصہ بتایا تھا اور اس کے غصے کی وجہ بھی اسے اب سمجھ میں آئی تھی لیکن یہ بالکل ان دونوں کا پرسنل میٹر تھا۔

جس میں وہ بالکل بھی ٹانگ نہیں اڑانے والا تھا اس معاملے میں حرم کا ناراض ہونا بھی بنتا تھا اور ریشام کا اسے منانا بھی فرض تھا

ooooo

اس کی آنکھ کسی کی گرم سانسوں کے لمس سے کھلی تھی اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو بڑے ہی مزے سے اس کے سینے کو اپنا بستر بنائے گہری نیند سورہی تھی۔

اس کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آگئی تھی جب وہ گھر کے اندر داخل ہوئے تو کوئی بھی جاگتا ہوا نہ ملا تھا۔

اسی لئے صرف داداجان سے مل کر وہ لوگ کمرے میں آگئے تھے اور آتے ہی دیشم گہری نیند میں اتر گئی۔آخر وہ ساری رات اس کے لیے جاگی تھی۔

اس وقت خداش کو اس پر کتنا زیادہ پیار آرہا تھا وہ بیان نہیں کر پارہا تھا کل اس کے برتھ ڈے کو اسپیشل بنانے کے لیے اس نے اس کے لئے گفٹ بھی لیا تھا جو کہ بہت خوبصورت پرفیوم تھا۔

اس کی پسند کا برینڈ وہ جانتی تھی یہ بھی اس کے لیے بہت ہی حیرت انگیز بات تھی اس نے کبھی اس کی پسند جاننے یا سمجھنے کی کوشش تو کی نہیں تھی۔

ممکن تھا کہ اس نے کبھی حرم سے پوچھا ہو یا حرم نے خود ہی بتایا ہو حرم کو اکثر اسے کوئی نہ کوئی گفٹ دینے کا شوق چڑھا ہی رہتا تھا اور اس کے زیادہ تر گفٹ اس کی فیورٹ پرفیوم ہوا کرتے تھے۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھا جب اسے اپنے سینے پر حرکت محسوس ہوئی شاید وہ جاگنے والی تھی اس نے فوراً اپنی آنکھیں بند کر لی تھی تاکہ وہ انکمفرٹیبل محسوس نہ کرے۔

وہ آنکھیں کھولتی تھوڑی نروس ہو کر اس کا چہرہ دیکھنے لگی شاید اسے شک تھا کہ وہ جاگ رہا ہے۔

لیکن فوراً سے پیچھے ہٹتے ہوئے وہ واش روم میں جا بند ہوئی تھی اور اس کی حرکت دیکھتے ہوئے خداش کے لبوں پر گہری مسکراہٹ تھی۔

OOOOOOOO

اس کا نکاح ہو چکا تھا اور یہ سب کچھ اتنا خاموشی سے ہوا تھا کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوئی تھی۔

وہ زیادہ کمرے سے نہیں نکلتی تھی اسی لیے کسی نے بھی اس کی غیر حاضری کو محسوس نہیں کیا تھا وہ کل کو گھر میں داخل ہوئے تو دادا جان نے اس سے سوال کیا تھا کہ وہ اس وقت کہاں گئی ہوئی تھی۔

اس نے بس اتنا ہی کہا کہ وہ باہر ٹہلنے کے لئے گئی تھی مزید اس سے کوئی سوال نہ کیا گیا۔

لیکن اس کا کمرا لاک تھا وہ اپنا کمرہ اندر سے لاک کر کے سوتی تھی۔

سنیں آنٹی میرا کمرہ لاک ہو گیا ہے پتہ نہیں کیسے اس کی چابی دیں مجھے وہ وہیں سے گزرتی تائی امی کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

کیوں نہیں بیٹا میں دیتی ہوں تمہیں لیکن تم مجھے آنٹی نہیں تائی امی کہا کرو جیسے گھر کے سارے بچے کہتے ہیں مجھے بہت خوشی ہو گی وہ محبت ہے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں

ایک تو یہ ان کا محبت بھرا انداز اسے کبھی نروس کرتا تھا تو کبھی پریشان۔

وہ مجھے عادت نہیں ہے نہ کسی کو اس طرح کہنے کی بٹ میں کوشش کروں گی۔

نجانے کیوں وہ ان کے ساتھ کسی طرح کا سخت لہجہ رکھ پائی تھی

وہ یہاں کسی کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی تھی کیونکہ یہ سب لوگ اس کے ماں باپ سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے تھے لیکن اس کے باوجود بھی وہ ان خون کے رشتوں کی کشش کوئی اگنور نہیں کر پائی تھی۔

تائی امی نے مسکراتے ہوئے چابی اس کے حوالے کی تو وہ بھی چابی لے کر اپنے کمرے کی طرف آ گئی تھی

ooooo

بھائی آپ یہاں۔۔؟

مجھے امید نہیں تھی کہ آپ اتنی جلدی پہنچ آئیں گے آپ کی بھابھی کو تو میں گھر چھوڑ آیا ہوں۔

شائزم یہ کیا بیوقوفی کی ہے تم نے کیوں کیا ہے تم نے ایسا تمہیں اندازہ بھی ہے کہ یہ سب ہمارے لیے کتنا برا ثابت ہو سکتا ہے زریام بہت پریشان تھا۔

میں ہر چیز کا اندازہ لگا چکا ہوں یہ ہمارے لئے ہر گز کوئی مسئلہ نہیں ہو گا کیونکہ وہ لوگ رشتہ دینے کے لیے تیار تھے بس ریدم ہی تیار نہیں تھی اور اب وہ بھی تیار ہے۔

میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ کچھ نہیں ہو گا سب کچھ بہتر رہے گا اور نہ ہی اب ریدم کسی طرح کا کوئی ہنگامہ نہیں کرے گی کیونکہ اسے میں اس کی اوقات یاد دلا کر آیا ہوں۔

مجھے بد کردار کہہ کر اس نے میری تربیت کو للکارا تھا جس کا جواب اسے مل چکا ہے اب وہ مزید کوئی غلطی نہیں کرے گی۔

اس کا غصہ ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہوا تھا یہ چیز اس نے اس کے لب و لہجے سے محسوس کی تھی۔

تم نے بہت غلط کیا شائزم بہت غلط اگر کسی کو تمہیں لے کر کسی طرح کی غلط فہمی ہے نہ تو اس غلط فہمی کو دور کیا جاتا ہے اس چیز پر مہر نہیں لگائی جاتی ثابت نہیں کیا جاتا کہ وہ انسان جو سوچتا ہے ہم ویسے ہی ہیں

یہ جو تم نے کیا ہے نا اس کے بعد میں ریدم تمہاری بیوی تو بن جائے گی لیکن کبھی بھی تم اس کی محبت میں شامل نہیں ہو سکو گے کیسی محبت کی ہے تم نے۔۔؟

تم نے ایک پل نہ سوچا اس کے دماغ میں یہ بات آئی کیسے۔۔؟ بس اپنی انا کی تسکین کی خاطر تم نے اس معصوم کے جذباتوں کا قتل کر دیا۔

اگر تم اسے جیت کہتے ہو نہ شائزم شاہ تو مبارک ہو جیت گئے تم وہ غصے سے کہتا اندر جا چکا تھا جب کہ شائزم کچھ بھی نہ بول سکا

ooooo

وہ کمرے میں آئی تو کافی پریشان تھی اس کے دماغ میں بہت ساری چیزیں چل رہی تھی وہ خود کو ریلیکس کرنے کی خاطر اب کیٹی کے ساتھ مصروف ہونے لگی۔

جب اچانک اس کا فون بجنے لگا اس نے سکرین پر جگمگاتے شائزم کے نام کو دیکھ کر اسے کال کاٹ دی تھی۔

مجھے کیوں مجبور کر رہی ہو کہ میں تمہارے ساتھ وہ کروں جو میں نہیں کرنا چاہتا دوبارہ فون کر رہا ہوں اگر تم نے نہیں اٹھایا تو میں وہاں آ جاؤں گا۔ دھمکی پر میسج اسے رسیو ہوا تھا۔

کیا مسئلہ ہے تمہیں اب کیوں مجھے فون کر رہے ہو جو چاہتے تھے وہ کر تو چکے ہو اب تک کیا تمہیں سکون نہیں ملا۔

اس نے بے حد غصے سے اس کا فون اٹھاتے ہوئے کہا تھا۔

تمہیں چاہتا ہوں اور اب تک تم میرے پاس آئی نہیں ہو تو جب تک تم میرے پاس نہیں آ جاتی تب تک تو سب کچھ حاصل کرنے کے بعد بھی خالی ہاتھ ہوں۔

اپنے دادا جان سے جا کر کہو کہ تم مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو ان سب چیزوں کو غلط فہمیاں ناراضگی کا نام دے دو۔

اس نے بڑے ہی سکون سے اسے مشورہ دیا تھا جبکہ دوسری طرف سے فون بند ہو چکا تھا شائزم نے گھور کے اپنے فون کو دیکھا اور پھر دھیرے سے مسکرا دیا

زریام کی باتوں نے اس پر کافی گہرا اثر دکھایا تھا جو غلطی وہ کر چکا تھا اب سدھار تو نہیں سکتا تھا لیکن اپنی اس غلطی کو زندگی بھر کے لئے نبھا تو سکتا تھا

ooooo

داداجان مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔وہ ان کے کمرے کے دروازے پر کھڑی ان سے کہہ رہی تھی داداجان نے خوشی سے اسے کمرے میں آنے کی اجازت دی خداش بھی وہیں بیٹھا ہوا تھا۔

داداجان میں نے بہت سوچا ہے شائزم کے بارے میں مجھے اتنی بدتمیزی اور بدلحاظی سے انکار نہیں کرنا چاہیے تھا اس میں کچھ غلط نہیں ہے شائزم اتنا بھی برا نہیں ہے جتنا میں سمجھتی ہوں

اس کی اور میری ناراضگی چل رہی تھی اور میں نے اس ناراضگی کو بہت غلط نام دیا میں ان لوگوں سے معافی مانگنا چاہتی ہوں اور مجھے یہ رشتہ قبول ہے۔

بیٹا تم نے خود وہاں انکار کر دیا اور اب تم خود ہی اس رشتے کے لیے ہاں کر رہی ہو۔وہ کچھ پریشان سے ہو گئے تھے اب وہ خود ان لوگوں کو فون کر کے یہ تو نہیں کہہ سکتے تھے کہ میری پوتی شادی کے لئے مان گئی ہے آپ لوگ دوبارہ رشتہ لے کر آئیں۔

داداجان میں خود بات کرلوں گی ناناجان سے میں ایک ناراضگی کی بنا پر بہت غلط کرنے جا رہی تھی لیکن اللہ کے فضل و کرم سے میں نے خود اس بات کو سمجھ لیا ہے کہ میں غلط کر رہی ہوں۔

میں جانتی ہوں آپ کے لیے یہ کافی مشکل ہو گا آپ کو کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ مجھے بس ناناجان کا فون ملا دیں میں خود ان سے بات کرلوں گی۔

ان کی پریشان صورت کو دیکھتے ہوئے اس نے خود ہی حل نکالا تھا داداجان نے صرف ہاں میں سر ہلایا۔

ٹھیک ہے بیٹا جیسا تم بہتر سمجھو میں تو بس تمہاری خوشی میں خوش ہوں۔انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا

OOOOOO

اس نے اس کے سامنے کھانا لا کرر کھا تو وہ کھانا اگنور کرتی تھی ٹی وی کی طرف دیکھتی رہی

حرم تم مجھ سے کیوں ناراض ہو وجہ بتانا پسند کرو گی مجھے آخر تنگ آ کر اس نے سوال کیا تھا۔

جو ناراض ہوتے ہیں وہ وجہ نہیں بتاتے وجہ تو خود جاننی پڑتی ہے وہ منہ بنا کر بولی۔

ڈونٹ ٹیل می۔۔۔!کہ تم اس گھٹیا انسان کی وجہ سے مجھ سے ناراض ہو۔وہ بے حد غصے سے بولا تھا ایک غیر انسان کے لئے وہ اس سے خفا نہیں ہو سکتی تھی

میں کیوں کسی کی وجہ سے آپ سے ناراض ہوں گی اور وہ کون سا میرے مامے کا پتر ہے جو اس کے لئے میں آپ سے ناراض ہوں گی میں اور کسی وجہ سے ناراض ہوں سوچیں ذرا۔

وہ اس سے بات کرتے ہوئے احسان کر رہی تھی جب یشام ساتھ ہی بیٹھ کر چھوٹے چھوٹے نوالے بناتے ہوئے اس کے منہ میں ڈالنے لگا

شروع میں تو اس نے نخرے کیے تھے لیکن اب وہ اس کے ہاتھ سے مٹر قیمہ کھانے لگی تھی۔

کہیں تم مجھ سے صبح اپنے ٹیڈی کے قتل والی بات پر تو ناراض نہیں ہو۔وہ بہت سوچنے کے بعد بولا

شوہر سر آپ۔بہت سمجھ دار ہیں۔اس نے منہ میں نوالہ لیتے ہوئے کہا تھا۔

تواب مجھے تمہیں اس بات پر منانا پڑے گا وہ اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پوچھنے لگے جس پر حرم نے زور و شور سے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

ٹھیک ہے اب میں تمہاری ناراضگی کی وجہ سمجھ چکا ہوں اب یہ بھی بتا دو کہ میں تمہیں کیسے مناؤں وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

جس پر اس نے کندھے اچکا دیے

مجھے کیا پتا آپ کا کام ہے آپ دیکھیں کھانا کھانے کے بعد منہ پھیر کر ٹی وی کی طرف دیکھنے لگی مزید ناراضگی کی اظہار کے طور پر۔

حرم بے بی تیار ہو جاؤ میں تمہیں منانے والا ہوں وہ بھی اپنے سٹائل میں وہ اس کے ناراض وجود پر نگاہیں دوڑاتا مسکراتے ہوئے اٹھ گیا تھا۔

ooooo

تم اتنے ریلیکس کیسے ہو شائزم مجھے یقین ہے تم نے کوئی نہ کوئی الٹا سیدھا کام سے ضرور کیا ہے

ورنہ ایسا کیسے ممکن ہے کہ کل تک تم سب سے ناراض ہو کر گھر چھوڑ کر گئے تھے اور اب تم واپس آ کر اتنے خوش ہو ماما اسے کھانا دیتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی تھیں

کیا بات ہے ماما آپ تو بڑی چالاک ہیں کتنی آسانی سے اندازہ لگا لیا کہ میں نے کچھ نہ کچھ کیا ہے۔

کیا کیا ہے تم نے مجھے بتاؤ شائزم ماما اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولیں۔

میں نے جو بھی کیا ہے نہ کل پرسوں آپ لوگوں کو پتہ چل جائے گا تو پلیز آپ لوگ ریلیکس ہو جائیں وہ اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں بالکل ٹھیک ہوں۔

وہ پیار سے ان کا ماتھا چومتے ہوئے اندر چلا گیا جب کہ ماما پریشان تھیں

ooooo

السلام علیکم شاہ صاحب کیسے ہیں آپ دوسری طرف سے کاظمی صاحب کی آواز نے انہیں پریشان کر دیا تھا۔

وعلیکم السلام الحمداللہ میں بالکل ٹھیک ہوں آپ بتائیں کیسے فون کیا آپ نے۔۔۔۔؟ سب خیریت تو ہے نہ انہوں نے پریشانی سے پوچھا تھا

جی اللہ پاک کا کرم ہے سب خیریت ہے دراصل ریدم بات کرنا چاہتی تھی آپ لوگوں سے۔ کاظمی صاحب نے وجہ بتاتے ہوئے ساتھ ہی فون ریدم کے حوالے کر دیا تھا۔

السلام علیکم ناناجان کیسے ہیں آپ تھوڑی دیر کے بعد اسپیکر سے انہیں ریدم کی آواز سنائی دی تھی۔

الحمدللہ میری جان میں بالکل ٹھیک ہوں تم سناؤ سب ٹھیک تو ہے نا تم سے ٹھیک سے بات نہیں ہو سکی میرا تو دل کر رہا تھا کہ گھنٹوں تم سے باتیں کروں

لیکن پھر واپس آنا بھی ضروری تھا خیر تم بتاؤ کیسی ہو اور کب تک آؤ گی ہم سے ملنے کے لیے وہ فی الحال شادی کے بارے میں اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتے تھے

اور نہ ہی شائزم اور اس کے رشتے کے حوالے سے وہ اس سے کسی طرح کی کوئی ناراضگی جتا رہے تھے۔

میں بھی بالکل ٹھیک ہوں نانا جان میں آپ سے معافی مانگنا چاہتی تھی میں نے آپ سے بہت زیادہ بدتمیزی کا مظاہرہ کیا مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا اس دن پتہ نہیں مجھے کیوں میں نے اوور ریکٹ کیا تھا آپ کی بات غلط نہیں تھی میں نے اس دن آپ کے سامنے بہت زیادہ اوور ریکٹ کیا مجھے ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے تھا پلیز آپ مجھے معاف کر دیں اور وہ جو بکواس میں نے کی تھی وہ صرف وقتی ناراضگی کی وجہ سے میں نے اتنا کچھ بول دیا۔

آپ لوگ ایسا کریں کہ کل آپ سب ڈنر ہمارے ساتھ یہاں کرے۔تاکہ یہ جو مس انڈرسٹینڈنگ ہوئی ہے ہم اسے ٹھیک کر سکیں۔

آپ آئیں گے تو مجھے بہت خوشی ہوگی شائزم کو بھی ساتھ لے آیئے گا۔اس نے بے حد پیار سے انہیں انوائٹ کیا تھا

ٹھیک ہے بیٹا ان شاءاللہ ہم ضرور آئیں گے۔تمہاری غلط فہمی دور ہوگئی ہمارے لئے بس اتنا ہی کافی ہے ہمیں اور کچھ نہیں چاہیے۔

اس طرح کی غلط فہمیاں ہی اکثر بڑی بڑی مصیبتیں کھڑی کرتی ہیں۔لیکن تم نے وقت رہتے ہی اس کو سمجھ لیا یہ بہت اچھی بات ہے ان شاءاللہ کل ملاقات ہوگی تم سے

انہوں نے بے حد خوشی سے الوداع کہتے ہوئے فون بند کیا تھا۔جبکہ دوسری طرف فون بند کرنے کے بعد خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی آئی تھی

OOOOOO

وہ سب لوگ رات کا ڈنر ایک ساتھ کرنے کے بعد باہر بیٹھے چائے پی رہے تھے جب دادا جان نے بات شروع کی۔

کل ہم سب کو ریدم نے کاظمی حویلی بلایا ہے وہ کوئی ضروری بات کرنا چاہتی ہے اس نے کہا ہے شائزم ضرور آئے۔
وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولے جو صوفے پر بڑے مزے سے براجمان ان کی بات سن رہا تھا۔
جی کیوں نہیں داداجان ہم سب ضرور چلیں گے اور مجھے تو اسپیشلی انوائٹ کیا گیا ہے تو میرا جانا تو بنتا ہے۔
آپ لوگ اپنی تیاری کر لیجئے گا میں تو خیر تیار ہی ہوں وہ بڑے مزے سے ان سے کہتا اپنے کمرے کی طرف چل گیا تھا

اس کے چہرے پر مسکراہٹ غائب ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی آخر وہ۔ فتح یاب ٹھہرا تھا۔
لیکن اس جیت کے ساتھ ساتھ اسے اپنی غلطی کا بھی بڑی شدت سے احساس ہو گیا تھا اس نے ایک دفعہ بھی یہ بات جاننے کی کوشش نہ کی کہ ریدم کے دل میں یہ بات آئی کیسے۔
یقیناکالام میں ماریہ کے ساتھ جو اس کی نزدیکیاں تھی وہی اس کے نزدیک اس طرح کی غلط فہمیوں کی وجہ بنی ہوں گی
۔
اور پھر آخری ملاقات میں تو ماریہ اس کے بے حد قریب تھی جب وہ کمرا کھول کر اندر داخل ہوئی تھی اس نے اپنی صفائی دینے کی بھی کوشش کی تھی لیکن تب اس نے اس بات کو مذاق میں ٹال دیا تھا۔
اور وہ مذاق ہی اب اس کے گلے پڑ رہا تھا اب اسے کسی بھی طریقے سے ریدم کو یقین دلانا تھا وہ ویسا نہیں ہے جیسا وہ اسے سمجھتی ہے
لیکن جو کچھ وہ اس کے ساتھ کر چکا تھا اس کے بعد وہ اس کی بات پر یقین کرے گی

oooooooo

وہ بے چینی سے اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی اس نے کہا تھا وہ اسے منائے گا تو کیسے منانے والا تھا وہ اس کو.....؟

آج سنڈے تھا جس کی وجہ سے وہ یونیورسٹی نہیں گئی تھی وہ دونوں شاپنگ پر گئے تھے جہاں اس نے حرم کی کچھ چیزیں خریدی تھی۔

اور پھر واپسی پر اس نے اسے گھر چھوڑ دیا تھا اور کہا تھا کہ رات کا ڈنر وہ باہر سے لے کر آئے گا۔

لیکن اس کی واپسی ابھی تک نہیں ہوئی تھی دو تین دن سے صیام بھی یشام کی غیر موجودگی میں گھر نہیں آیا تھا ورنہ اس کا بہت دل کر رہا تھا دادا جان سے بات کرنے کا کیوں کہ خداش کی سالگرہ بھی آ کر گزر گئی تھی اور وہ اسے وش نہیں کر پائی تھی۔

وہ اپنی سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی وہ سمجھ گئی تھی کہ کون ہو سکتا ہے اسی لئے اس نے بنا پوچھے ہی دروازہ کھول دیا تھا

لیکن یہ کیا سامنے یشام کے بجائے ایک بہت ہی بڑا ٹیڈی بیئر اس کا انتظار کر رہا تھا اس کی تو چیخ ہی نکل گئی۔

یااللہ اتنا بڑا ٹیڈی۔۔۔۔اسے یہاں پر کون لے کر آیا اور یہ بنا سہارے کھڑا کیسے ہے وہ حیران ہوتے ہوئے اسے آگے پیچھے سے دیکھنے لگی

واؤ کہیں شوہر سر نے مجھے گفٹ کرنے کے لئے تو نہیں لایا ایسا ہی ہوگا شوہر سے کتنے اچھے ہیں

وہ میرے لیے کتنا اچھا گفٹ لے کر آئے ہیں۔ یہ تو بہت پیارا ہے آئی لو یو ٹیڈی

آؤ میں تمہیں اندر لے کر چلتی ہوں وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے کھینچنے لگی لیکن وہ بہت بھاری تھا۔

یااللہ یہ تو بہت بھاری ہے میں اسے اندر کیسے لے کر جاؤں۔

چلو اندر تو میں تمہیں کھینچ کر یا دھکا مار کر لے جاؤں گی لیکن شوہر سر کو تھینک یو بولنا تو بنتا ہے

بلکہ نہیں بنتا انہوں نے تو میرے ٹیڈی بیئر کی گردن توڑی تھی اسی لیے انہوں نے مجھے تمہیں لا کر دیا ہے

تو میں ان کو تھینک یو نہیں بولوں گی تو چلے گا کیا۔۔۔؟ وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

تمہیں اسے تھینک یو بولنا چاہیے بیچارے نے اتنی محنت کی ہے تمہارے لیے ٹیڈی بیئر بھی بن گیا ہے اسے ٹیڈی کے اندر سے آواز آئی تھی۔

تم کیسے بولے اور تم شوہر سر کی آواز سے کیسے بولے وہ منہ کھولے اسے آگے پیچھے سے دیکھنے لگی تھی جب اگلے ہی پل وہ اپنے سر سے ٹیڈی کی منڈی اتار کر اپنے ہاتھ میں پکڑ چکا تھا۔

ہائے اللہ ٹیڈی کے اندر سے شوہر سر کیسے نکلے۔۔ وہ منہ کھولے حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

جیسے گھسا تھا ویسے ہی اس نے پر سکون جواب دیا۔

مطلب یہ اصلی والا ٹیڈی نہیں ہے وہ کچھ پریشان ہوئی۔

ہے تو اصلی والا ہی لیکن تھوڑا الگ ہے تھوڑا چینج پہلے سپیشلی تمہارے لیے شوہر سر والا ٹیڈی۔

کیا تمہیں یہ دیکھ کر خوشی نہیں ہوئی وہ اداس سی شکل بنا کر بولا۔

نہیں خوشی تو مجھے بہت ہوئی لیکن آپ اصلی والا ٹیڈی بھی تو لا سکتے تھے نا وہ اس کے ساتھ ہی اندر آتے ہوئے بولی۔

اصلی والا ٹیڈی جس کو تم ہر وقت اپنے بازوؤں میں اٹھا کر رکھتی اپنے ساتھ سلاتی اور پیار بھی کرتی۔

تو ڈارلنگ ایسا کرو کہ مجھے زہر دے کر مار دو کیونکہ میں تو ویسے بھی جلن سے مر ہی جاوں گا نا

نہیں برداشت کر سکتا تمہارا پیار کسی اور کے ساتھ اتنا بھی اچھا نہیں ہے تمہارا شوہر سر جان۔ وہ اس کی ننھی سی ناک کھینچتے ہوئے بولا

میرا نام حرم ہے وہ منہ بنا کر بولی پھر خود ہی مسکراتی دی کیونکہ اب اگلا جواب وہ جانتی تھی

ooooo

تمہیں کیا لگتا ہے خداش کیا ریدم کا فیصلہ ٹھیک ہے کیا اسے اس گھر میں شادی کرنی چاہیے۔۔۔؟

میں اس دشمنی کو اب مزید نہیں نبھانا چاہتا میں ان سب چیزوں کو ختم کر دینا چاہتا ہوں میں نے بہت کچھ برداشت کیا ہے خداش اپنے بیٹے کی لاش کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا ہے وہ سب یاد کرتے ہوئے میرا دل تڑپ اٹھتا ہے میں ختم کر دینا چاہتا ہوں یہ بے وجہ کی دشمنی ان لوگوں نے خود ہاتھ بڑھایا ہے میرے خیال میں ہمیں ان کے فیصلے کی عزت کرنی چاہیئے

دادا جان آپ کا فیصلہ بالکل ٹھیک ہے مجھے آپ کے کسی فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں آپ کا حکم سر آنکھوں پر جو آپ بہتر سمجھیں وہ کریں۔ میں آپ کے ساتھ ہوں

لیکن یہ لوگ اتنی آسانی سے یہ سب کچھ ختم کیسے ہونے دے سکتے ہیں آپ کو نہیں لگتا کہ اس سب میں کوئی پلاننگ چھپی ہوئی ہے کوئی راز ہے جو ہم نہیں جانتے۔

ورنہ اتنی آسانی سے وہ لوگ ہمارے گھر کیسے آ سکتے ہیں مانا کہ یہ معاملہ ریدم کا ہے ریدم ان کے لئے بھی بے حد اہم ہے۔

یقیناوہ لوگ بھی ریدم کی خوشیاں ہی چاہتے ہوں گے لیکن مجھے نہیں لگتا کہ ریدم یہاں آنے سے پہلے کسی میں انوالو تھی وہ کسی سے محبت کرتی تھی یا شائزم کے ساتھ اس کا اس طرح کا کوئی تعلق تھا

مجھے یہ محبت والا قصہ سچ نہیں لگتا پہلے ریدم نے انکار کر دیا اب ریدم ہاں کر رہی ہے یہ سب مجھے عجیب لگ رہا ہے۔

ہاں یہ عجیب تو ہے لیکن ریدم کسی کے ڈر میں آنے والی یاد بنے والی لڑکی ہرگز نہیں ہے یہ فیصلہ اس کی پسند کے مطابق ہی ہوا ہے۔

اور اس فیصلے میں کسی طرح کی اونچ نیچ کر کے ہم ریدم کی نظروں میں برے نہیں بن سکتے۔

ٹھیک ہے دادا جان جیسا وہ چاہتی ہے آپ ویسا ہی کر لیں آج وہ لوگ آئیں گے تو آپ لوگ رشتے کی بات کر لیں شادی بھی ہم جلد ہی رکھ لیں گے۔

وہ بھی ان کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے بولا جب ثقلین چاچا اندر داخل ہوئے۔

باباجان مجھے یہ سب کچھ اتنا آسان نہیں لگتا مجھے لگ رہا ہے کہ ہمیں اس معاملے میں ریدم کی مرضی کو اہمیت نہیں دینی چاہیے وہ لوگ دشمن ہیں اور دشمن کبھی بدل نہیں سکتے میرے خیال میں آپ کو اس رشتے سے انکار کر دینا چاہیے۔

ہمارے گھر کی بیٹی ہے وہ کل کو اسے ہمارے خلاف بھی استعمال کر سکتے ہیں دشمن ہمیشہ دشمن ہی رہتا ہے۔

اور ان کا یوں اچانک بدل جانا میری سمجھ سے تو باہر ہے میں آپ کو ان لوگوں پر اعتبار کرنے کے لیے کبھی نہیں کہوں گا یہ پیٹھ میں چھرا ماریں گے۔

اور ہم بے بس ہو جائیں گے کچھ نہیں کر پائیں گے۔

چاچا جان پہلے پہل ان لوگوں نے ہی کی ہے وہ لوگ خود آئے ہیں یہاں دوستی کا ہاتھ تو ان لوگوں نے بڑھایا ہے۔

اور ریدم صرف ہمارے ہی گھر کی بیٹی نہیں بلکہ ان کی بھی بیٹی ہے اور وہ ہمیشہ سے انہیں لوگوں کے ساتھ ہی رہی ہے انہیں کے بیچ پلی ہے۔

غلط ہو تم وہ ان لوگوں کے پاس نہیں پلی بڑھی وہ ایک ہوسٹل میں پلی بڑھی ہے پہلی بار یہاں آرہی تھی میں آپ کے معاملات میں بالکل دخل اندازی نہیں کروں گا باباجان لیکن یہ فیصلہ صرف ریدم کا نہیں بلکہ پورے خاندان کا ہو گا یہ نہ ہو کہ کل کو ہمیں نقصان اٹھانا پڑے ثقلین صاحب نے انہیں ایک اور مشکل میں ڈالنا چاہا تھا۔

بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی فی الحال ہم صرف اور صرف ریدم کی خوشی چاہتے ہیں۔

اور آپ کی پوتی کی خوشی دشمنوں کے بیٹے کے ساتھ ہے ان کا انداز طنزیہ تھا۔

Urdu Novels Ghar

اگر ایسا ہے تو ایسا ہی سہی ریدم کو اس کی خوشی ضرور ملے گی وہ بات ختم کرنے والے انداز میں بولے تو ثقلین صاحب آگے سے کچھ بھی نہ کہہ سکے

ooooo

حویلی میں بہت اچھے طریقے سے انہیں ویلکم کیا گیا تھا تقریباً سبھی لوگ دروازے تک کہ انہیں رسیو کرنے کے لیے آئے تھے۔

شائزم ان لوگوں کے ساتھ ہی تھا خداش شائزم اور زریام کے ساتھ بیٹھ گیا۔

کیسے ہو دوست تم نے میرے میسج کا رپلائی نہیں دیا زریام اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

میں نہ کل تمہارا دوست تھا اور نہ ہی آنے والے کل میں کبھی تمہارا دوست بنوں گا جو باتیں گھر کے بڑوں کے بیچ ہو رہی ہیں ضروری نہیں کہ ہم بھی اس کا حصہ بنیں

اگلے سال ان شاءاللہ ریس میں تم کھڑے ہو جانا پھر میں دیکھوں گا کہ تمہیں دوست بنانا ہے یا دشمن خداش نے بنا مروت کہا تھا۔

تم مجھ سے خفا کیوں رہتے ہو جب کہ میں تو ہمیشہ ہی تم سے بہت محبت سے پیش آتا ہوں زریام کا انداز معصومانہ تھا۔

جب کہ شائزم انکی طرف کم بڑوں کی باتوں پر زیادہ دھیان دے رہا تھا۔

تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں تمہارے بھائی کا قاتل اس وقت تمہارے بے حد قریب ہے اگر یہ کہوں کے تمہارے ہی گھر پر ہے تو شاید تم پریشان ہو جاؤ گے

وہ میرا دشمن نہیں ہے زریام اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

کیا بات ہے زریام شاہ ماننا پڑے گا تمہیں ہم تمہارے خاندانی دشمن ہیں لیکن تم ہمیں دشمن نہیں مانتے اور وہ تمہارے بھائی کا قاتل ہے اور تمہارا کہنا ہے کہ وہ بھی تمہارا دشمن نہیں تو کون ہے تمہارا دشمن وہ دلچسپی سے پوچھنے لگا

۔

انسان کا دشمن وہ خود ہوتا ہے اپنی بھلائی برائی ہمارے ہاتھ میں ہوتی ہے خداش یہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے لئے کیا بہتر ہے اور کیا نہیں یہ دشمنی میرے نزدیک کچھ بھی نہیں ہے۔

اور ارحم میری بیوی کا بھائی ہے وہ اس سے بے انتہا محبت کرتی ہے میں اپنی بیوی کو بلکل تکلیف نہیں دینا چاہتا اور جہاں تک اس کے بھائی کی بات ہے تو اسے اس کے کیے کی سزا ملے گی

لیکن اس سے پہلے میں اپنی بیوی کو تکلیف سے بچاؤں گا۔

اس کے لیے میرے پاس تمہارے لئے بہترین مشورہ ہے اگر عمل کرو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے خداش نے کہا۔

کیا بات ہے آپ جناب دشمنوں کو مشورہ بھی دیتے ہیں۔ان کی مدد بھی کرتے ہیں ایسی دشمنی پر صدقے جاؤں

۔جہاں دشمن دوست سے بڑھ کر دوست ہو۔وہ شوخ انداز میں طنز کر گیا

آپ مشورہ دیں ہم عمل کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

وہ بڑے ہی دلفریب انداز میں اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا جبکہ اس کے انداز پر خداش مسکرا دیا۔

اور اسے اس مسئلے کا حل بتانے لگا وہ اپنی بیوی کو کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا لیکن اس کے بھائی کے قاتل کو اس کی سزا بھی ملنی چاہیے تھی

ایسے میں خداش اس کی کافی ساری مدد کر گیا تھا خاص کر وہ اسے بتا چکا تھا کہ اس وقت کہاں ہے۔

جو اس کے لیے کافی حیران کن ثابت ہوا تھا کیا عمایہ جانتی تھی اس بارے میں اس کے ذہن میں بس یہی اک خیال آیا

ooooo

وہ کمرے سے نکلتے ہوئے سیدھی نانا جان کے پاس آئی تھی ان سے مل کر نانا جان نے اسے سب سے متعارف کروایا تھا

یہ سارے چہرے اس کے اپنے تھے لیکن وہ کسی کو بھی نہیں جانتی تھی۔

بیٹا تمہارے ماموں نہیں آسکے انہیں بے حد ضروری کام تھا۔آنا تو سب لوگ چاہتے تھے لیکن مجبوری تھی۔نانا جان بے حد محبت سے اسے سمجھا رہے تھے

کوئی بات نہیں نانا جان ان سے میں پھر مل لوں گی۔

لیکن فی الحال مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔صرف آپ سے نہیں بلکہ آپ سب سے میں جانتی ہوں اس دن میرے رویے نے آپ سب کو تکلیف پہنچائی ہوگی میں نے بہت بدلحاظی سے بات کی تھی اور مجھے ایسا ہر گز نہیں کرنا چاہیے تھا

لیکن اس وقت اصل میں میرا اور شائزم کا جھگڑا چل رہا تھا اور مجھے کوئی بہتر وجہ نظر آئی انکار کرنے کی اسی لیے میں نے بہت بدلحاظی سے کام لیا۔

اور میں جانتی ہوں میری اس بدلحاظی نے آپ سب کو بہت تکلیف پہنچائی ہے جس کی وجہ سے میں آپ سے بہت زیادہ معذرت خواہ ہوں۔

میں شادی کے لیے تیار ہوں۔مجھے شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہے بس آپ لوگ مجھے معاف کر دیجیے گا۔

وہ کہہ تو سب سے رہی تھی لیکن دیکھ صرف اسی کو رہی تھی۔

جبکہ اس کی بے بسی کو سمجھتے ہوئے وہ پریشان ہو گیا تھا۔

اسے معافی مانگنے کے لیے نہیں کہنا چاہیے تھا وہ بے قصور ہوتے ہوئے بھی اس طرح سب کے سامنے شرمندہ ہو رہی تھی لیکن وہ بے قصور تو نہیں تھی اس نے سچ میں اس پر بہت سنگین الزام لگایا تھا

لیکن شاید ان کو پہلے اس الزام کی وجہ جاننی چاہیے تھی پھر کوئی ایکشن لینا چاہیے تھا اس نے غلط کیا تھا جس کی سزا کا وہ حقدار تھا۔

کوئی بات نہیں بیٹا تمہیں تمہاری غلطی کا احساس ہو گیا ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے اور تم شادی کے لئے تیار ہو تو بس پھر مزید فضول باتوں میں ٹائم برباد نہیں کرتے

امی جان نے اٹھتے ہوئے اس کے ہاتھ میں اپنے ہاتھ سے کنگن اتار کر پہنایا

کاظمی صاحب ہم بہت جلد اپنی بیٹی کو لینے آنا چاہتے ہیں۔آپ ہمیں کوئی مناسب تاریخ دے دیں۔

ہم شادی بہت دھوم دھام سے کریں گے۔ کسی طرح کی کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے۔

ہم لوگوں نے ذریام کی شادی کو بھی ٹھیک سے انجوائے نہیں کیا لیکن شائزم اور ریدم کی شادی میں ہم کسی طرح کی کوئی کمی نہیں چھوڑیں گے

ماما بہت خوشی سے بول رہی تھیں جبکہ باقی سب لوگ بھی ان کی باتوں میں ان کا ساتھ دینے لگے راحت صاحب اور ثقلین صاحب خاموشی سے بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ثاقب صاحب بیچ میں اپنے مشورے دے رہے تھے۔

ان کی شکل سے ہی لگ رہا تھا کہ وہ اس رشتے پر بالکل بھی خوش نہیں ہیں اور نہ ہی وہ ریدم کی شادی اس گھر میں کرنا چاہتے ہیں ان کی نظر میں وہ آج بھی ان کے دشمن تھے۔

ان کی نظر میں باباجان غلطی کر رہے تھے وہ اپنے ہی دشمنوں کو خود اپنے ہی گھر میں لے آئے تھے۔

اور ان کی سب سے بڑی غلطی یہ تھی کہ وہ ان لوگوں پر اعتبار کر رہے تھے۔ جو کم از کم ان لوگوں کے لئے اعتبار کے لائق تو ہرگز نہیں تھے۔

oooooo

میں آپ کو کتنی بار کہہ چکا ہوں بھائی جان میں اس بات کے لیے راضی نہیں ہوں آپ لوگ کیوں روز چلے آتے ہیں یہاں کیا چاہتے ہیں آپ مجھ سے کیا یہ گھر بھی چھوڑ کر چلا جاؤں۔۔۔؟

اگر آپ کی خوشی اس میں تو میں چلا جاتا ہوں یہاں سے اپنی بیوی اور بچے کو لے کر

اور خدا کے لئے بار بار میری بیوی بچے کو ہر چیز میں گھسیٹنا بند کریں۔

یہ جو کچھ بھی ہوا ہے اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے آج احمر کافی سختی سے پیش آیا تھا۔

راحت کبھی اس کے آفس میں آکر اسے کنیز فاطمہ کے بارے میں الٹی سیدھی باتیں بتاتا۔تو کبھی اس کے گھر آکر کنیز فاطمہ کے سامنے طرح طرح کی باتیں کرتا ان لوگوں کا بس ایک ہی مطالبہ تھا کہ ان کے ساتھ چلے

اور ساتھ ہی ساتھ اس کے بیٹے کو چھوڑنے کے لیے بھی کہہ چکے تھے کیونکہ ان کے لحاظ سے کنیز فاطمہ ان کی اولاد کو جنم نہیں دے سکتی تھی

کیوں ایک غیر مسلم لڑکی کی خاطر اپنا اصل بھول رہے ہو کیوں اس لڑکی کی خاطر اپنے خاندان سے بغاوت پر اتر آئے ہو۔

ثقلین صاحب انہیں سمجھاتے ہوئے کہہ رہے تھے۔جب کہ وہ کچھ بھی سمجھنے کو تیار نہیں تھے۔

میں اپنا اصل جانتا ہوں آپ چلے جائیں خدا کے لیے۔وہ غصے سے بولے

یہاں تک کہ آج تو انہوں نے ان دونوں کو یہاں سے جانے کے لیے بھی کہہ دیا تھا اور دھمکی بھی دی تھی کہ اگر مزید ان لوگوں نے تنگ کیا تو وہ یہ گھر چھوڑ کر چلے جائیں گے

۔ناچاہتے ہوئے بھی انہیں خاموشی سے واپس آنا پڑا تھا لیکن وہ ہمت نہیں ہارے تھے وہ اپنے بھائی کو اس عورت کے جال سے نکالنے کا پکا ارادہ کر چکے تھے

ooooo

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا یہ کیا بکواس کر رہی ہو اگر میرے لیے میرے خاندان والے اہم ہیں تو میرے لیے میری بیوی میرا بچہ بھی اہم ہیں میں کسی کے کہنے پر تم لوگوں کو چھوڑوں گا نہیں۔

اور وہ لوگ میرے ماں باپ ہیں انہیں سمجھالوں گا میں ایک دن وہ میرے سامنے ہار جائیں گے تم مجھے نہیں جانتی میں بابا سے اپنی ہر بات منوالیتا ہوں

تم اتنی زیادہ ٹینشن مت لو تم صرف یشام کی طرف توجہ دو وہ بہت حساس ہو گیا ہے اسے ہر وقت کوئی نہ کوئی چاہیے ہوتا ہے

تم نے دیکھا شام سے ہی وہ کتنا زیادہ پریشان ہے

اس کے سامنے میں نے اس کے تایا کی کتنی اچھی امیج بنا کر رکھی تھی اور ان لوگوں نے میرے بیٹے کو ناجائز کی گالی دے دی۔ کیوں ہے یہ دنیا ایسی مجھے سمجھ نہیں آتا۔

وہ بہت پریشان لگ رہے تھے ایک تو انہیں اپنے گھر والوں کی طرف سے کافی زیادہ پریشر کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا اور دوسری طرف کنیز کہہ رہی تھی کہ وہ اسے چھوڑ کر پاکستان چلے جائیں

اگر ان کی فیملی مانتی ہے تو ٹھیک ہے اور اگر ان کی فیملی نہیں مانتی تو وہ ان کی یاد میں ساری زندگی کاٹ لے گی لیکن انہیں ان کے خاندان سے جدا نہیں کرے گی۔

لیکن احمران کی بات سے اتفاق نہیں کرتے تھے انہیں اپنی بیوی بچے کے ساتھ ساتھ اپنا خاندان بھی چاہیے تھا اور ان کا دعویٰ تھا کہ وہ سب کو منالیں گے

ان کا خاندان ایک نہ ایک دن ان کی ضد کے سامنے گھٹنے ٹیک دے گا لیکن وقت کب بدلتا ہے کہاں پتہ چلتا ہے
ان کا یہ یقین ہی ان پر بھاری پڑنے والا تھا۔
ان کا خون ہی انہیں تکلیف سے دوچار کرنے والا تھا وہ کنیز کو سوچوں میں چھوڑ کر یشام کے کمرے کی طرف چلے
آئے تھے کیوں کہ وہ شام سے ہی کافی زیادہ خوفزدہ ہو۔گیا تھا۔

oooooo

ہیلو حرم کیسی ہو تم۔۔۔۔؟
یار تم تو بڑی چھپی رستم نکلی تم نے کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونے دی کہ تمہارا سر یشام کے ساتھ افیئر چل رہا ہے۔
میں تو تمہیں بچی سمجھ رہی تھی لیکن تم تو بڑی تیز ہو یار کسی سٹوڈنٹ کے بجائے تم نے تو سید ھا سر کو ہی پٹا لیا ماننا پڑے
گا تمہیں
اس کی کلاس فیلو اس سے کہتے ہوئے اس کا راستہ روک چکی تھی جب کہ وہ کنفیوز ہونے لگی تھی۔
کل تک یہی لڑکیاں سر یشام پر نگاہیں رکھے ہوئے تھی اور آج اسی پر الٹی سیدھی باتیں بنا رہی تھی۔
وہ کافی دیر تک انہیں سنتی رہی یا یہ کہنا ٹھیک رہے گا کہ وہ انہیں برداشت کرتی رہی
لیکن آہستہ آہستہ یہ سب کچھ اس کے بس سے باہر ہونے لگا تھا وہ اسے تنگ کرنے لگی تھیں

جب اسے دور سے یشام آتا نظر آیا۔

اسے لگا جیسے اس کے اندر انرجی واپس آگئی ہو اس میں اچانک سے بہت ساری ہمت پیدا ہو گئی ہو

اس نے گردن اٹھا کر پہلے دروازے کی طرف دیکھا اور پھر ان سب لڑکیوں کی طرف۔۔۔۔"

آج تو وہ ان کے سر پر دھماکہ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

میری پیاری پیاری سہیلیوں لیکن تم لوگ تو میری سہیلیاں نہیں تو پیاری پیاری گرلز۔ خیر تم لوگ تو پیاری بھی نہیں ہو لیکن کوئی بات نہیں۔

میری بات کان کھول کر سن لو ہاں میں چھپی رستم ہوں ہاں میں بہت تیز ہوں تم لوگوں کی سوچ سے بھی زیادہ تیز اور مجھے بچی سمجھنا بچ میں تم لوگوں کی غلطی تھی

کیونکہ میں نے سر یشام کے ساتھ صرف افیئر نہیں چلایا بلکہ ان کے ساتھ نکاح بھی کیا ہے۔

میں تم لوگوں کے سر یشام کی بیوی ہوں اور وہ میرے شوہر سر ہیں۔ اور یہ جو تم لوگ افیئر افیئر کے نعرے لگا رہی ہو نہ یہ کرنا بند کرو کیوں کہ میں مسلمان لڑکی ہوں اور ہم میں افیئر نہیں ہوتے سیدھے نکاح ہوتے ہیں۔

اور الحمدللہ میں سر یشام کے نکاح میں ہوں۔ وہ بڑے مزے سے بول رہی تھی جب کہ وہ اس کے پیچھے کھڑا مسکرا رہا تھا

اب تم سب لوگوں کی غلط فہمی دور ہو گئی نہ تو آج کے بعد سر یشام پر اپنی گندی نظر ڈالنے سے پہلے سوچ لینا کہ مجھے آنکھیں پھوڑنا بھی بہت اچھے طریقے سے آتا ہے۔

اس نے ساتھ ہی دھمکی لگانا ضروری سمجھا تھا جبکہ یشام نے اپنے سر پہ ہاتھ مارا تھا اس کی خرگوشنی ایک ہی دن میں شیرنی بن چکی تھی۔

اگر آپ لوگوں کی گفتگوِ خاص ہو گئی ہو تو آج کی کلاس شروع کریں۔۔۔؟

اس نے سب سٹوڈنٹس کی طرف دیکھتے ہوئے انگلش میں کہا تھا۔ جو کہ کچھ بھی سمجھ میں نہ آنے کے باوجود بھی یہ سمجھتے تھے کہ ان دونوں میں گہرا تعلق ہے

حرم سیدھی ہو کر اپنی کرسی پر بیٹھ گئی تھی اور پھر آہستہ آہستہ سب لوگوں نے اپنی سیٹ سنبھال لی مزید اس بارے میں کوئی بات نہیں ہوئی تھی روز کی طرح سکون سے آج کی کلاس لی گئی تھی۔

اور کلاس ختم ہوتے ہی وہ کلاس سے نکل گیا تھا حرم نے مزید اس ٹوپک پر بات کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ کیونکہ وہ یشام کے سامنے کافی کنفیوز تھی یونیورسٹی آنے کے لئے لیکن یشام نے کہا تھا کہ تم بے شک سب کو میرا اور اپنا تعلق بتا دینا

وہ شاید خود مزید اس رشتے کو چھپا کر نہیں رکھنا چاہتا تھا۔ اور نہ ہی وہ یہ چاہتا تھا کہ حرم اور اس کے رشتے کو کسی طرح کا غلط نام دیا جائے

oooooo

ارے راحیل تم یہاں وہ اسے دیکھ کر بے حد خوش ہوا تھا جو اس کے دروازے پر مسکراتے ہوئے کھڑا تھا

احمر نے آگے بڑھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا وہ ان کی اکلوتی پھوپھی کا بیٹا تھا

جوان کے لیے بے حد عزیز تھا وہ اسے لے کر اندر آ گیا تھا اگر گھر میں سب کو یہ بات پتہ چل چکی تھی کہ احمر شادی کر چکا تھا تو یقیناً یہ بات اس کے بھی علم میں تھی۔اسی لیے اسے اپنے گھر کے اندر لاتے ہوئے وہ پریشان نہیں ہوا تھا

ہاں میں یہاں اپنے ایک ضروری کام کے سلسلے میں آیا تھا سوچا جاتے ہوئے تم سے مل کر جاؤں اور پھر میں نے سنا ہے کہ تم نے یہاں شادی کر لی۔۔۔؟

میں بھی سوچتا تھا کہ تم نے اب تک اپنی شادی کے بارے میں کیوں نہیں سوچا۔

لیکن یہاں تو تم نے نہ صرف شادی کر رکھی ہے بلکہ تمہارا بچہ بھی ہے سچ کہوں تو مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی کہ تم نے شادی کر لی

۔کبھی نہ کبھی تو تم نے شادی کرنی ہی تھی تمہارے انتظار میں میری بہن کی کب کی شادی ہو گئی۔

بابا تو تھک ہار گئے تھے تمہارے اور نجمہ کے رشتے کے لئے اور شاید وہ ساری زندگی انتظار کرتے رہتے اگر ماموں جان کا جواب نہ آتا تو ان کا کہنا تھا کہ تم کسی بھی طرح شادی کے لئے رضامند نہیں ہو رہے ایسے میں نجمہ کو وہ فضول کے انتظار میں لٹکانا نہیں چاہتے۔

لیکن یہاں تو تم نے الگ ہی کام کر رکھا تھا تمہاری شادی بچے کی خبر ملتے ہی پہلے تو میں صدمے میں چلا گیا تھا لیکن پھر جب راحت بھائی نے مجھے بتایا تو یقین کرنا پڑا۔

اب کیا ارادہ ہے تمہارا بیوی بچے کو لے کر حویلی آؤ گے یا پھر کچھ اور ویسے میں نے سنا ہے کہ حویلی والوں کی طرف سے تم پر کافی زیادہ دباؤ ہے۔۔۔؟

میری بات مانو احمر کسی کے دباؤ میں مت آنا تم نے اپنی مرضی سے یہ فیصلہ کیا ہے اور اپنے فیصلے پر ڈٹے رہنا۔
یہ صرف تمہاری ہی زندگی کا سوال نہیں بلکہ تمہاری بیوی اور بچے کا بھی سوال ہے وہ ہمدرد دوست کی طرح اسے سمجھاتے ہوئے بولا تو احمر مسکرادیا تھا کوئی تو تھا جو اسے سمجھ جاتا

شکریہ راحیل مجھے تم جیسے دوست کی ضرورت تھی میں اسے کسی قیمت پر نہیں چھوڑوں گا وہ میری محبت ہے اس نے میرے لئے اپنا سارا خاندان چھوڑ دیا ہے اسے چھوڑنے کے بارے میں تو میں سوچ بھی نہیں سکتا۔

اور ان شاءاللہ میرے گھر والے بھی اس بات کو جلدی قبول کرلیں گے اس نے اسے اپنے ارادے بتائے تھے
ان شاءاللہ ایسا ہی ہوگا میں بھی ماموں کو سمجھانے کی کوشش کروں گا وہ بھی اس چیز کو قبول کرلیں گے تھوڑا وقت لگے گا لیکن ان شاءاللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا وہ یقین دلاتے ہوئے بولا تھا۔

جب کنیز فاطمہ اس کے لئے چائے لے کر آئی اس نے کینز کو دیکھا تو ایسا لگا جیسے دنیا رک سی گئی ہو وہ اتنی خوبصورت ہوگی اس کا اندازہ تھا اسے ہر گز نہیں تھا۔

یہ تمہارا بیٹا ہے نہ کنیز کے پیچھے ہی آٹھ نو سال کا بچہ دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا تھا۔
ہاں یہ میرا بیٹا ہے یشام ادھر آؤ چاچو کو سلام کرو اس نے یشام کو اپنے پاس بٹھاتے ہوئے کہا تھا لیکن وہ اس کی طرف دیکھے بنا ہی اپنے باپ کے سینے میں چہرہ چھپا گیا شاید اسے راحیل کچھ زیادہ پسند نہیں آیا تھا۔

معاف کرنا دوست اس کی طبیعت آج کل کچھ خراب رہتی ہے جس کی وجہ سے تھوڑا سست لگ رہا ہے۔اس نے معذرت کرتے ہوئے کہا تو راحیل مسکرادیا

ooooo

شادی طے پاچکی تھی ایک ہفتے کے اندر اندر ہی شادی رکھ لی گئی تھی

بہت سارے انتظام کرنے تھے بہت ساری رسمیں کرنی تھی شادی پوری دھوم دھام سے ہونے والی تھی

وہ کسی طرح کی کوئی کمی وغیرہ نے نہیں رہنے دینا چاہتے تھے

اگر یہاں سوال ان کی عزت کا تھا تو ریدم کی خوشیوں کا بھی تھا وہ اپنی پوتی کو بہت دھوم دھام سے رخصت کرنے والے تھے۔

کاڈر چھپ چکے تھے اور پورے گاؤں میں بٹ بھی چکے تھے۔

شادی کی ساری تیاریاں خداش خود ہی کر رہا تھا۔اور اس نے داداجان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کسی طرح کی کوئی کمی نہیں چھوڑے گا۔

ooooooo

آج داداجان نے سومیہ اور دیدم کو اپنے کمرے میں بلا کر انہیں سختی سے یہ باور کروایا تھا کہ شادی میں وہ کسی طرح کا کچھ الٹا سیدھا نہیں کریں گی۔

بلکہ ریدم کی۔ بڑی بہن کی طرح اس کی شادی میں شامل ہو جائیں گیں

پچھلے دنوں جو دیدم اور ریدم کا جھگڑا ہوا تھا وہ اب تک داداجان کی نگاہوں میں تھا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ دیدم کی وجہ سے ریدم کو کوئی بھی تکلیف ہو

اس کا اتنا خیال کرنا دیدم کو بالکل اچھا نہیں لگتا تھا لیکن اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اسے چھوڑ کر جا رہی تھی وہ گھر چھوڑ جاتی تو سکون ہی سکون تھا

oooooo

حد ہے دادا جان اس پوتی کی خوشی میں خوش ہو رہے ہیں جو آدھی رات کو اپنے سو کالڈ بوائے فرینڈ کو اپنے کمرے میں بلا کر ملتی تھی

کتنی اعلی کردار ہے خود اور اس شائزم پر بد کردار ہونے کا الزام لگا دیا تھا۔۔۔"

دیدم کی زبان میں ابھی تک کھجلی ہو رہی تھی

دیدم یار کیا مسئلہ ہے تمہیں تم سچ میں ہماری بے عزتی کرواؤ گی آج دادا جان نے کمرے میں بلا کر ہمیں کوئی عزت نہیں دی ہے انہیں لگتا ہے کہ ہم ان کی لاڈلی پوتی کی شادی خراب کریں گے

اسی لئے انہوں نے کمرے میں بلا کر ہمیں یہ بات سمجھائی ہے تو خدا کے لئے اب تم اپنی بولتی بند کر دو

تا کہ ہماری مزید عزت افزائی نہ ہو وہ اپنے بوائے فرینڈ کو اپنے کمرے میں بلائے یا پھر خود اس کے کمرے میں ملنے چلی جائے وہ اسے بد کردار کہے یا خود ہی بد کردار کیوں نہ ہو لیکن خدا کے لئے تم اپنا منہ بند کر لو

تمہاری وجہ سے میں اور بے عزتی نہیں کروا سکتی وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی جب کہ دیدم کندھے اچکا کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی

ooooo

وہ کمرے کی طرف جارہی تھی جب وہ اسے سامنے سے آتی نظر آئی

ہائے پیاری ریدم کیسی ہیں آپ۔۔۔اس نے بے حد لگاوٹ اور محبت کے ساتھ اسے عزت سے بھی نوازا تھا

اللہ پاک کا کرم ہے بالکل خیریت سے ہوں اور کسی کو بھی اس کی اوقات یاد لاسکتی ہوں اس نے ہاتھ کا مکا بنا کر اسے دکھایا تھا

جن کی اپنی ہی کوئی اوقات نہ ہو وہ دوسروں کو اکثر اوقات ہی یاد دلانے کی باتیں کرتے ہیں

ویسے ماننا پڑے گا تمہیں بدکرداری کے الزام تو تم شائزم پر لگا رہی تھی اور خود آدھی رات کو اسے کمرے میں بلا کر اس سے ملاقات کرتی تھی۔ جیسے خود تو تم بہت اعلی کردار ہو

ارے ارے دادا جان کی پوتی کو غصہ آگیا جاؤ جاؤ لگا دو میری اس بات کی چغلی دادا جان کے سامنے تاکہ وہ پھر سے مجھے بے عزت کریں۔ لیکن یہ بتانے سے پہلے ذرا یہ بھی سوچ لینا کہ جب انہیں یہ پتہ چلے گا کہ آدھی رات کو تم سے ملنے کے لیے دوسری حویلی کا لڑکا آتا تھا تو ان کے دل پر کیا گزرے گی

خوشی تو ان کو بالکل نہیں ہوگی لیکن میری بات پر غور ضرور کرنا تمہاری ماں بھی بھاگ گئی تھی نا۔۔۔"اور تم بھی وہی کام کرتی رہی ہو

کیا فائدہ ہوا اس بچارے پر الزام لگانے کا جب تم نے سب کے سامنے اس سے معافی ہی مانگنی تھی۔

کسی دوسرے پر الزام لگانے سے پہلے ہزار بار سوچنا چاہیے بلکہ اپنے گریبان میں جھانکنا چاہیے کہ آپ خود کیا ہیں

'___

آدھی آدھی رات کو لڑکوں سے ملنے والی لڑکیاں ہمارے خاندان میں شریف نہیں مانی جاتیں۔ خیر اب یہ فضول باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں اگر میں نے کبھی تمہارا دل دکھایا ہو یا تمہیں میری کوئی بات بری لگی ہو تو جانے سے پہلے معاف کر دینا۔

وہ اگلے پچھلے سارے حساب برابر کر کے اس کا دھواں دھواں چہرہ دیکھتے ہوئے کمرے کی طرف چلی گئی تھی

oooooo

دادا جان ساری تیاریاں ہو چکی ہیں میں نے کچھ بھی نہیں چھوڑا آپ ایک دفعہ چیک کر لیجئے۔

خداش نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تھا۔

چیک کیا کرنا ہے بیٹا مجھے تم پر پورا یقین ہے تم سب کچھ ٹھیک سے ہی کرو گے میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آج اگر ریدم کی جگہ حرم ہوتی تو تم اسی طرح سے اپنی بہن کی شادی کی تیاریاں کر رہے ہوتے۔

جی دادا جان بالکل ایسا ہی ہے لیکن میری گڑیا کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا

بے شک ریدم آپ کی سب سے لاڈلی پوتی ہے آپ اس سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔

لیکن میری گڑیا میر حرم کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا میں اس کی خواہشیں پوری نہیں کر سکا اور نہ ہی اس کی شادی کے حوالے سے اپنی خواہشیں پوری کر سکا ہوں۔

لیکن یہ سچ ہے کہ اگر آج ریدم کی جگہ اس کی شادی ہو رہی ہوتی تو میں اسی طرح سے تیاری کر رہا ہوتا۔

وہ بے حد چاہت سے حرم کا نام لے رہا تھا جب اسے دروازے پر کھڑی دیشم نظر آئی اس کے چہرے پر تمسخرانہ مسکان تھی جب اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے تالی بجائی تھی۔

واہ واہ خداش کاظمی آپ کے لبوں پر اپنی بہن کا نام اتنی محبت سے آرہا ہے۔

اس بہن کا نام جس کا آپ نے قتل کر دیا اور واہ دادا جان آپ بھی آج حرم کا ذکر کر رہے ہیں۔۔۔؟

میرے خیال میں وہ آپ ہی تھے نا جنہوں نے کہا تھا کہ حرم کا اس گھر میں کوئی نام لے گا تو آپ اس سے ہر تعلق ختم کر لیں گے لگتا ہے اپ بنائے ہوئے اصول توڑ رہے ہیں۔

اور خداش کاظمی صاحب کیا آپ کا دل تڑپ نہیں رہا اپنی بہن کا ذکر کرتے ہوئے کیا یہ ہاتھ کانپ نہیں رہے آپ کے جن ہاتھوں سے آپ نے اس کا قتل کیا۔ وہ سب کچھ بھلائے اس کے روبرو کھڑی اس سے سوال کر رہی تھی۔

بکواس بند کرو دیشم جس چیز کے بارے میں تمہیں پتا نہیں ہے اس میں ٹانگ اڑانے کی ضرورت بھی نہیں ہے اگر تمہیں اس شادی میں انٹرسٹ نہیں ہے تو اپنے کمرے میں چلی جاؤ۔ دادا جان نے غصے سے کہا تھا۔

جی بالکل میں اپنے کمرے میں چلی جاؤں گی کیونکہ مجھے سچ میں اس سارے ڈرامے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے آپ لوگوں کے لئے وہ لڑکی حرم کی جگہ لے چکی ہوگی لیکن میرے لیے اس کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا۔

وہ غصے سے کہتے کمرے سے نکل گئی تھی جبکہ خداش پریشان ہو گیا تھا کل تک اسے لگ رہا تھا کہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا لیکن آج وہ پھر سے بدل گئی تھی۔

اس کا پل میں تولہ پل میں ماشہ والا انداز اسے بالکل سمجھ میں نہیں آتا تھا۔

داداجان آپ کو نہیں لگتا کہ دیشم کو سچ بتادینا چاہیے میرا نہیں خیال کہ اس سے ہم یہ بات چھپا کر اچھا کر رہے ہیں اس کے دماغ میں بہت عجیب چیزیں آرہی ہیں۔

وہ حرم کے بے حد قریب تھی اور میں چاہتا ہوں کہ اسے سب کچھ پتہ چل جائے تو بہتر ہے۔

نہیں تم جانتے ہو نا اس لڑکی کو وہ ہنگامہ کردے گی اور میں نہیں چاہتا کہ ریدم کی شادی میں کسی طرح کا بھی کوئی ہنگامہ ہو یہ ساری باتیں ہم بعد میں دیکھ لیں گے

فی الحال تو تم شادی کی تیاریوں پر دھیان دو یہاں سوال صرف ہماری عزت کا ہی نہیں بلکہ شاہ خاندان کے سامنے ہمارے رتبے کا بھی ہے۔

وہ بات ختم کرتے ہوئے بولے تو خداش نے صرف ہاں میں سر ہلاتے ہوئے ان کی بات پر اتفاق کیا تھا

ooooooo

داداجان آپ یہاں جنت انہیں دیکھ کر بے حد خوش ہوئی تھی اسے ہر گز امید نہ تھی کہ اسے داداجان یہاں دیکھنے کو ملیں گے باقر کی وفات کے بعد وہ واپس یہاں کبھی بھی نہیں آئے تھے۔

بلکہ یہ کہنا زیادہ بہتر رہے گا کہ جنت کی طلاق کے بعد وہ واپس شہر آئے ہی نہیں تھے۔

ہم تمہیں اپنے پوتے کی شادی کا کارڈ دینے آئے ہیں انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا کر شائزم کی شادی کا کارڈ اس کے حوالے کیا تھا جبکہ عمایہ ہانی کا ہاتھ تھامے کچن سے باہر آئی تھی۔

لیکن انہیں سامنے دیکھ کر اس نے واپس جانا چاہا جب دھیان دروازے سے اندر داخل ہوتے ذریام پر گیا اس کے لب مسکرائے تھے۔

جب کہ وہ مسکراتے ہوئے اس کی طرف آتا اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا اس کا یہ بے باک انداز اسے ہر بار شرمندہ کر دیتا تھا۔

داداجان تم سے بات کرنا چاہتے ہیں وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے داداجان کے سامنے لے آیا تھا جو اسی کو دیکھ رہے تھے

۔

اس نے کچھ نہیں کہا تھا جب کہ داداجان بھی خاموش کھڑے تھے پھر کافی وقفے کے بعد انہوں نے بولنا شروع کیا۔

دیکھو عمایہ ہم نے تمہیں ونی کیا تھا تمہیں اس گھر میں اس لیے لائے تھے تاکہ ہم تمہارے بھائی سے انتقام لے سکیں اپنے پوتے کی موت کا لیکن ایسا نہ ہو سکا۔

ہم کسی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کرنا چاہتے تھے لیکن اس کے باوجود بھی ہم نے تمہارے ساتھ کافی زیادتی کی ہے لیکن اب تم ہمارے وارث کو اس دنیا میں لانے والی ہو تو ہم چاہتے ہیں کہ تمہیں ہم لوگوں کے ساتھ حویلی چلنا چاہیے۔

ہم چاہتے ہیں کہ تمہیں پورے خاندان کے سامنے بہو تسلیم کر کے زریام کے ساتھ متعارف کروادیا جائے ویسے تو ہم یہ پہلے بھی کر چکے ہیں لیکن اس وقت ہمارا دل راضی نہیں تھا۔

لیکن اب ہم اس چیز کے لیے دل سے راضی ہیں وہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولے تو عمایہ نے حیرت سے اپنے ساتھ کھڑے زریام کو دیکھا تھا جو مسکرا رہا تھا وہ جانتا تھا داداجان عمایہ سے معافی تو ہرگز نہیں مانگیں گے اور نہ ہی اس کے سامنے جھکیں گے لیکن اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اسے بہو قبول کر چکے ہیں

○○○○○○○○○

دیدم گہری نیند سو رہی تھی۔'

جب اسے ایسا محسوس ہوا جیسے اس کے آس پاس کوئی موجود ہے

سامیہ اپنے کمرے میں سوتی تھی نہ تو وہ کوئی ڈرپوک قسم کی لڑکی تھی کہ آدھی رات کو اس کے پاس اس کے کمرے میں آ جاتی اور نہ ہی اس کے ساتھ اس کی کوئی اتنی محبت تھی۔۔۔"

کہ وہ داداجان کی مرضی کے خلاف جا کر اس کے کمرے میں آتی تو بھلا کون ہو سکتا تھا اس کے کمرے میں۔۔۔۔؟

اس نے آنکھیں کھولتے ہوئے آگے پیچھے دیکھا تھا لیکن کمرے میں مکمل اندھیرا تھا۔اپنا وہم سمجھ کر اس نے دوبارہ سونے کی کوشش کی

جب اسے ایک بار پھر سے کچھ ایسا محسوس ہوا اس نے ہاتھ بڑھا کر لائٹ آن کی تو اگلے ہی لمحے اس نے خود پر جھکتے کسی کو دیکھا تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ چیخ مارتی کوئی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ چکا تھا اور چھری گردن پر۔۔۔۔۔"

زیادہ اچھل کود کرنے کی ضرورت نہیں ہے چھری کافی تیز ہے ایسے گردن پر چلے گی نہ ایک دوسری سانس نہیں لے پاؤ گی

وہ بڑے ہی بے رحمانہ انداز میں بولی تھی جبکہ خود پر جھکی ریدم کو دیکھ کر دیدم کی سانس سی رکنے لگی تھی

مجھے گھور کیا رہی ہے آنکھیں نیچے۔۔۔۔نیچے اسے خود کو گھورتے پا کر وہ مزید غصیلے انداز میں بولی تو دیدم نے ڈر کر نظریں جھکا لیں۔

اب ٹھیک ہے دن کو بہت زبان چل رہی تھی تمہاری کیا کہہ رہی تھی میری ماں بھاگ گئی ہاں۔۔۔۔؟

اور میں اپنے عاشق کو رات کو بلا کر ملتی ہوں۔اور کیا دادا جان کو بتانے کی دھمکی دے رہی تھی مجھے۔۔۔؟

تجھے کیا کہا تھا میں نے ہوسٹل کی لڑکی سے پنگا نہیں لیتے لیکن نہیں تجھے پتا نہیں عقل کب آئے گی۔۔۔"

اب آ گئی نا گردن چھری کے نیچے۔۔۔۔؟

خیر پچھلی دفعہ معافی دادا جان کے کہنے پر مانگی تھی نہ تو نے آج اپنی جان کے کہنے پر۔۔۔۔"میرا مطلب ہے اپنی جان بچانے کے لئے مانگ معافی۔

کیونکہ میرا دماغ اس وقت بری طرح سے گھوما ہوا ہے میں کبھی بھی کچھ بھی کر سکتی ہوں مجھ سے کبھی کسی اچھی چیز کی امید مت رکھنا۔

ویسے کیا کہہ رہی تھی تم کے دادا جان کی لاڈلی ہوں اگر ان کی ایک ایک پوتی کا قتل کر بھی دوں تو بچا لیں گے مجھے ۔۔۔۔۔"

ویسے میرے سننے میں آیا ہے کہ داداجان کا سب سے لاڈلا پوتا خداش ہے اور اس نے ان کی پوتی کا قتل بھی کر دیا ہے اور وہ اس کے ساتھ ہی ہیں تو اتنی پیاری تو داداجان کو ہے نہیں کہ میرے ہاتھوں سے مر جانے کے بعد وہ تیری یاد میں سوگ منائیں گے۔

معافی مانگے گی یا کاٹ دوں گردن۔۔۔۔۔؟ ریدم اس وقت بالکل پاگل انسان لگ رہی تھی یقیناً دن کو اس کی باتوں پر اسے بے تحاشا غصہ آیا تھا۔

لیکن اس وقت کسی طرح کا ہنگامہ نہ کرنے کی وجہ سے وہ خاموش ہو گئی تھی لیکن اب جب غصہ حد سے زیادہ سوار ہوا تو وہ اس پر سوار ہو چکی تھی

دیدم اشارہ کر رہی تھی کہ معافی مانگنے کے لیے تیار ہے لیکن وہ اسے چھوڑ دے لیکن وہ اس کے اشارے سمجھنے میں انٹرسٹڈ ہی کہاں تھی۔

فی الحال تو وہ مزے لے رہی تھی اس کی حالت کے

اچھا ٹھیک ہے زیادہ اچھلنا کودنا بند کر ہاتھ اٹھا رہی ہوں میں شور مت مچانا ورنہ گردن کاٹنے میں ایک منٹ لگے گا۔

وہ ہاتھ اٹھاتے ہوئے پیچھے ہوئی تو دیدم اٹھ کر بھاگتی دروازے سے جا لگی تھی۔

تمہارا دماغ خراب ہے کیا تم پاگل ہو۔۔۔؟ کیا کرنے والی تھی تم۔۔۔؟

سائیکو تم چھری لے کر۔۔۔۔۔۔۔

میں تجھے معافی مانگنے کے لئے کہہ رہی ہوں اور تم مجھے تقریریں سنا رہی ہے۔۔۔"

پلیز دور رہو مجھ سے معافی مانگ تو ہو رہی ہوں نادیدم نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے دور کیا تھا۔

اچھا چل مانگ وہ پیچھے ہٹ کر کہنے لگی۔

مجھے معاف کر دو میں آئندہ کچھ الٹا سیدھا نہیں کہوں گی پلیز اس وقت میرے کمرے سے باہر نکل جاؤ اس نے کمرہ کھولنے کی کوشش کی تھی لیکن دروازہ لاک ہونے پر وہ اس کی منتیں کرنے پر اتر آئی کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ کچھ حد تک یہ لڑکی پاگل ہے۔

ہمم۔۔۔ریدم نے گردن ہاں میں ہاں ہلاتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر اپنے پیر کی طرف آنے کا اشارہ کیا تھا یعنی کہ وہ چاہتی تھی کہ اس کے پیر پکڑ کر اس سے معافی مانگے

وہ اس کے پاس آتے ہوئے اپنے ہاتھ جوڑ چکی تھی جتنی باتیں اور جتنا ہرٹ اس نے اسے کیا تھا اسے معاف کرنے کے حق میں تو وہ ہرگز نہیں تھی۔

لیکن سچ یہی ہے کہ شکوے گلے اپنوں سے کیے جاتے ہیں دوسروں سے نہیں اور وہ اس کی اپنی ہو کر بھی غیر تھی۔

اس کے بابا کی سب سے لاڈلی بھتیجی۔۔۔۔جس سے چھوٹی عمر سے وہ جلتی آئی تھی لیکن اب اپنی ماں کے خلاف اس کے دل میں زہر محسوس کرنے کے بعد وہ اس سے نفرت کرنے لگی تھی

سو جاؤ اور آج کے بعد مجھ سے پنگا مت لینا یہ یاد رکھنا تمہارے اور میرے دادا کا نام ایک ہی ہے۔وہ اس کے قریب سے اٹھتی چابی گھما کر کمرے سے نکلتے ہوئے کمرہ بند کر چکی تھی۔

Urdu Novels Ghar

جب کہ دیدم بھاگ کر کمرے کو اچھے سے لاک کرتے ہوئے گہری گہری سانسیں لے رہی تھی اسے ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ یہ لڑکی اس حد تک بد دماغ ہو گی۔

اس کی زبان واقعی ضرورت سے زیادہ چلتی تھی اسے ضرورت ہی کیا تھی ریدم کے سامنے الٹا سیدھا بولنے کی۔ لیکن وہ یہ سب کہاں جانتی تھی اس کے جو منہ میں آیا وہ بول گئی اور اب اپنی گردن کا معائنہ کر رہی تھی کہ سچ مچ میں اسے چھری نہ لگی ہو۔

لیکن شاید ریدم پہلے بھی اس طرح کسی اور کو ڈرا چکی تھی اور وہ اس کام میں کافی زیادہ ماہر بھی تھی

ooooo

واہ مطلب کیا بات ہے اب شادیاں دشمنوں میں ہو رہی ہیں ذرا خیال نہ آیا ان کو کہ گھر میں بھی ایک بچی کنواری بیٹھی ہوئی ہے۔

وہاں زریام کے لیے اس عمایہ کو بہو کے روپ میں تسلیم کر لیا اور یہاں چھوٹے بیٹے کے لئے ہماری تانیہ کے لئے سوچنے کے بجائے دشمن کی لڑکی لانے لگے ہیں۔

میں آپ کو پہلے ہی کہتی تھی ان کا شروع سے ہی ارادہ نہیں تھا ہماری تانیہ پر صرف بہانہ بازی تھی یہ ساری میں تو نہیں جا رہی اس شادی پر اور نہ ہی میں کسی رسم میں شرکت کروں گی۔

ہمارے بچوں کی کوئی عزت ہی نہیں ہے اس خاندان میں پہلے جب ہم نے جنت کا رشتہ مانگا کتنی عجیب عجیب طرح کی باتیں سننے کو ملیں

اپنے ہی بیٹے کے بارے میں تب آپ نے کچھ نہیں کہا۔مجھے کہا کہ ہمارا ہی بیٹا غلط ہے لیکن اب کی بات کریں شاہ صاحب ہماری بیٹی میں کوئی برائی نہیں ہے

لیکن نہ اس کا خیال نہیں آیا کسی کو۔۔۔۔"

پہلے زریام کے ساتھ کتنے سال تک اس کی بات چلائے رکھی میں نے ایڑی چوٹی کا دم لگایا کہ نکاح کر دو نہیں تو منگنی کر دو لیکن نہ جی نہ نیت میں کھوٹ تھی تو ایسا بھلا کیسے ہو سکتا تھا اور اب ہماری تانیہ کیا ساری زندگی کنواری بیٹھی رہے ۔

آپ کے بھائی کے دونوں بیٹے ہاتھ سے نکل چکے ہیں اب کیا کرنے کا ارادہ ہے آپ کا۔۔۔

دیکھو اس وقت میرا دماغ خراب مت کرو میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں وہ مسلسل ان کی باتیں سنتے ہوئے کافی اکتا چکے تھے اسی لئے ذرا سختی سے بولے۔

ہاں آپ پریشان تو ہوں گے نہ کہیں بھائی کے بچوں پر کوئی بات نہ آجائے اور اپنے بچے جائیں بھاڑ میں۔

ہمارے بیٹے کے قاتل کی بہن کو پوری عزت کے ساتھ اس حویلی میں بہو کے روپ میں متعارف کروایا جائے گا پہلے ایک امید تو تھی کہ باباجان خود اس لڑکی کو گھر سے باہر کر دیں گے۔

لیکن اب وہ بھی ختم ہو چکی ہے لیکن آپ کو کیا فرق پڑتا ہے آپ بیٹھے رہیں بیٹا تو صرف میرا تھا نا آپ سے اس کا تعلق ہی کیا تھا جو آپ کے دل میں درد اٹھے گا اور مجال ہے کہ تانیہ کے معاملے میں بھی آپ نے کوئی ہاتھ پیر مارے ہوں میں کہتی ہوں ضرورت کیا ہے۔۔۔؟

آپ تو بس بھائی کے بچوں کے نام پر پریشان ہوتے رہیں وہ غصے اور بد لحاظ سے کہتی کمرے سے نکل گئی تھیں۔ جب کہ چاچا جان کسی اور ہی سوچ میں گم تھے۔

oooooooo

حرم پہلے کھانا کھالو بعد میں پڑھائی کر لینا کوئی کتابیں بھاگی تو نہیں جا رہی نہ۔۔۔۔"

وہ اس کے منہ میں نوالے بنا کر ڈال رہا تھا لیکن حرم کا تو سارا دھیان اپنی پڑھائی کی طرف تھا۔

ہاں بس کھا رہی ہوں۔ یہ لاسٹ پیج ہے۔

بعد میں پڑھ لینا پہلے کھانا کھالو اس نے کتاب بند کرتے ہوئے ساتھ ہی اس کے منہ میں کھانا ڈالنا شروع کر دیا۔

آپ مجھ سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں نا۔۔۔؟ وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی اچانک اس طرح کا سوال اس کے لیے حیران کن تھا۔

نہیں تو تمہیں کس نے کہا۔۔۔؟ وہ نوالہ اس کے منہ میں ڈال چکا تھا

ویسے تو آپ کہہ چکے ہیں لیکن آپ کی آنکھوں سے بھی لگتا ہے۔

آپ جس طرح سے رومینٹک ہیرو کی طرح مجھے دیکھتے ہیں۔ مجھے اپنے ہاتھوں سے کھانا بنا کر کھلاتے ہیں میری اتنی کیئر کرتے ہیں۔

یہ ساری پیار کی ہی تو نشانیاں ہوتی ہیں۔

اچھا یہ ساری پیار کی نشانیاں ہوتی ہیں تمہیں تو کافی زیادہ انفارمیشن لگتی ہے پیار محبت کی۔۔۔؟ وہ۔اس کی باتوں میں دلچسپی لینے لگا

ہاں نا میں نے بہت ساری فلمیں دیکھی ہوئی ہیں اور ٹوم کروز کی تو کوئی بھی نہیں چھوڑی آپ نے اس کی وہ فلم دیکھی ہے۔۔۔۔۔؟

کبھی تمہارا ابھالو ہمارے بیچ میں آجاتا ہے تو کبھی یہ ٹوم آجاتا ہے یہاں ہم دونوں کی بات ہو رہی ہے نہ۔

نہیں ہم دونوں کی نہیں پیار محبت اور فلموں کی بات ہو رہی ہے حرم اس کی بات کی درستگی کرتے ہوئے بولی۔

اچھا سوری میں نے تمہارا ٹوپک چینج کر دیا کیا بات کر رہی تھی تم اس کے منہ بنانے پر وہ معذرت کرتے ہوئے پوچھنے لگا

میں پوچھ رہی تھی آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں نا۔

تمہارے لئے یہ سب کچھ پیار محبت ہوگا لیکن میرے لیے میرا عشق جنون دیوانگی ہے۔میرے نزدیک تم میری زندگی ہو میرے جینے کی وجہ میرے لئے میرا سب کچھ ہو۔

تو پھر تو آپ میری ساری باتیں مانیں گے وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے اس کے ہاتھ تھام چکی تھی۔

ہاں جان تم حکم کرو۔اس کے بچگانہ انداز پر مسکرا دیا تھا۔

ایسے نہیں ایسے اس نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے سر پر رکھا تھا۔

تم مجھ پر یقین کر سکتی ہو اس نے سنجیدہ انداز میں کہا۔

میں آپ پر یقین کرتی ہوں لیکن جو میں مانگنے جا رہی ہوں ہو سکتا ہے وہ آپ کے لئے دینا مشکل ہو جائے اسی لئے ایسے ہی اس نے پھر سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سر پر رکھ دیا تھا۔

تم پر جان بھی قربان بولو کیا چاہیے تمہیں اس کے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے وہ اسے اپنے قریب کر چکا تھا

لیکن حرم اپنے سر سے اس کا ہاتھ اٹھانے کو تیار نہیں تھی۔

ٹھیک ہے بابا تمہارے سر کی قسم جو کہو گی کروں گا۔وہ ہار کر بولا

میرے ساتھ گھر چلیں حویلی چلیں واپس دادا جان کے پاس وہ آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔

وہاں کوئی نہیں ہے جو آپ سے نفرت کرتا ہو ہر کسی کے دل میں آپ کے لیے بے تحاشہ محبت ہے میرا یقین کریں سر شوہر وہ امید بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جبکہ یشام نے اگلے ہی لمحے اس کے سر سے اپنا ہاتھ ہٹایا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

سر شوہر۔۔۔۔۔۔

چپ۔۔۔۔۔"اک لفظ اور نہیں وہ اتنے زور سے دھاڑا تھا کہ حرم دو قدم پیچھے ہٹ گئی۔

جبکہ وہ۔ٹیبل پر زوردار لات مارتے ہوئے کانچ کی میز کو ٹکڑوں میں تقسیم کر چکا تھا۔اس کی حرکت نے حرم کو چیخنے پر مجبور کر دیا جبکہ اپنا غصہ اس پر نہ نکالتے ہوئے وہ گھر سے ہی باہر نکل گیا تھا

حرم کو اس سے اتنے شدید ری ایکشن کی امید ہرگز نہیں تھی۔

ooooooo

ارے یہ کیا تم تیار نہیں ہوئی اٹھو شاپنگ پر نہیں چلنا کیا وہ کمرے میں آیا تو دیشم کو ایک ہی جگہ نظریں جمائے دیکھ کر پوچھنے لگا اس کے ہاتھ میں حرم کی تصویر تھی

یقیناً اس کے کمرے میں آنے سے پہلے وہ بہت دیر سے رو رہی تھی۔

مجھے کہیں نہیں جانا اور خدا کے لئے ہر چیز میں مجھے زبردستی شامل کرنا بند کریں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے ان سب چیزوں میں۔

اک بات بتاؤں وہ لڑکی کوئی غیر نہیں ہے ہمارے سگے چچا کی بیٹی ہے اسے اس وقت اپنوں کی ضرورت ہے ہم سب کی ضرورت ہے وہ یہاں حرم کی جگہ لینے نہیں اپنی جگہ بنانے آئی ہے

تم اسے حرم کی جگہ پر کیوں رکھ رہی ہو دیشم اسے اسی کی جگہ پر رہنے دو اور اس کی خوشیوں میں شامل ہو جاؤ یقین کرو حرم کو بھی خوشی ہو گی۔

قسم خدا کی آپ کی یہ ساری باتیں سنتے ہوئے اور آپ کا یہ دوغلا چہرہ دیکھتے ہوئے ہر دن آپ سے میری نفرت بڑھتی چلی جا رہی ہے

کیوں ہیں آپ ایسے آپ کو اس بات کا احساس تک نہیں ہے کیا آپ نے کیا کیا ہے اور آپ۔۔۔۔۔

دیشم مت کیا کرو ایسے دل دکھانے والی باتیں قسم سے دل دکھتا ہے تکلیف ہوتی ہے مجھے تمہاری آنکھوں میں نفرت نہیں دیکھ سکتا میں بے تحاشا چاہتا ہوں تمہیں وہ ایک ہی جھٹکے میں اپنے قریب کرتے ہوئے اپنے سینے میں بھینچ چکا تھا۔

لیکن مجھے نفرت ہے آپ سے نہیں رہ سکتی میں آپ کے ساتھ آپ انسان نہیں حیوان ہیں نفرت ہے مجھے آپ سے
۔

اور مجھے محبت ہے تم سے تم میرا عشق ہو دیوانگی ہو میری جنونیت ہو میں نہیں رہ سکتا تمہارے بنا میں تم سے اپنی محبت کے بدلے محبت نہیں مانگتا لیکن خدا کے لئے مجھ سے نفرت مت کرو یہ نہ ہو کل کو تمہیں انہی سب باتوں پر پچھتانا پڑے۔

مجھے یقین ہے کہ وہ دن کبھی نہیں آئے گا جب میں اپنے الفاظ پر پچھتاوں گی۔ جو آپ کر چکے ہیں نہ اس کے لیے میرے دل میں آپ کے لیے سوائے نفرت کے اور کچھ بھی نہیں ہے وہ خود کو اس کی بانہوں سے آزاد کرتے ہوئے کمرے سے نکل چکی تھی وہ اسے سکون سے سب کچھ بتا دینا چاہتا تھا لیکن وہ تو شاید اس کی کوئی بات سننا ہی نہیں چاہتی تھی

oooooo

کل نکاح تھا اور تقریبا ساری تیاریاں ہو چکی تھی عمایہ جب سے گھر میں آئی تھی اسے کچھ بھی برا دیکھنے کو نہیں ملا تھا ہر کوئی مسکرا کر اس سے باتیں کر رہا تھا کسی کی بھی آنکھوں میں اس نے اپنے لئے نفرت نہیں دیکھی تھی۔

حویلی کا پورا ماحول ہی بدل چکا تھا شادی کی تیاریوں میں ساتھ ساتھ اسے بھی پوری طرح سے شامل کیا جا رہا تھا ماما تو سارے کاموں میں اس سے مشورہ مانگ رہی تھیں

یہ الگ بات ہے کہ ان سب چیزوں میں خود بھی اناڑی ہی تھی۔

عمایہ تم یہاں بیٹھی ہو اور مجھے میرے جوتے تک نہیں مل رہے مجھے میرے جوتے نکال کر دو ہزار طرح کے کام ہیں مجھے ایک تو تم میری چیزیں کہاں سے کہاں رکھ دیتی ہو وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے سب کے بیچ سے اٹھا کر اندر لے گیا تھا۔

ماما آپ کا یہ بیٹا جوتے ڈھونڈنے کے بہانے آپ کے ہاتھوں جوتے کھانے کی پلاننگ کر رہا ہے۔

اسے کوئی حق نہیں بنتا کہ ہماری بھابھی کو اس طرح سے ہمارے بیچ سے لے کر چلا جائے۔جنت نے بلند آواز میں کہا تھا لیکن وہاں پرواہی کسے تھی

ooooooo

ذریام یہ سامنے ہی تو پڑے ہیں آپ کے جوتے آپ نے شاید دیکھا نہیں ہو گا اس طرف اس نے کمرے میں آتے ہی سب سے پہلے الماری کے سائیڈ پر پڑے اس کے جوتے نکال کر سامنے رکھے تھے

جبکہ وہ اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا

دفع کرو جوتوں کو بیوی میں تو تمہارا دیدار کرنے کے لئے تمہیں اس کمرے میں لے کر آیا ہوں یہ کیا یہاں آتے ہی تم پھر سے مصروف ہو گئی یہ تو بہت غلط بات ہے۔

کل سے ٹھیک سے اپنا چہرہ تک نہیں دکھایا تم نے مجھے اور صبح مجھے جگائے بنا کمرے سے باہر کیوں نکل گئی کیا کہا تھا میں نے تم سے کہ تمہارا چہرہ دیکھے بنا میری صبح حسین نہیں ہوتی۔

اس کے چہرے کے ہر ہر نقش پر اپنے لبوں کا لمس چھوڑتے ہوئے وہ محبت پاش لہجے میں بول رہا تھا۔

میں پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ آپ سے شرافت کی امید کرنا سراسر بیوقوفی ہے۔

وہ نظر جھکائے ہوئے بولی تو ذریام دلفریب انداز میں مسکراتا اس کی تھوڑی کے نیچے اپنی انگلی رکھتا اس کا چہرہ اپنے سامنے کر چکا تھا

بہت اچھی بات ہے ایسے ہی مجھے سمجھتی رہو تمہارے حق میں بہتر رہے گا اس کے لبوں کو فوکس کرتے ہوئے وہ بڑے استحقاق سے اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔

جب کہ اپنی سانسیں بھاری ہوتی محسوس کر کے وہ اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپا گئی تھی۔

کل تمہیں ایک بہت بڑا سرپرائز ملنے والا ہے۔تیار ہو جاو۔اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے اس نے اسے متجسس کیا تھا

۔

کونسا سرپرائز وہ اس کا چہرہ دیکھنے لگی تھی۔

سرپرائز ہے جان تمہیں بتا نہیں سکتا میں۔۔۔؟اس کا انداز سمجھانے والا تھا جب کہ وہ ہاں میں سر ہلاتی ایکسائٹڈ سی ایک بار پھر سے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ چکی تھی

oooooooo

وہ رات کو گھر واپس آیا۔۔۔تو حرم کو باہر ہی صوفے پر بیٹھے ہوئے پایا

وہ دور سے ہی اس کا سسکتا ہوا وجود محسوس کر چکا تھا وہ رو رہی تھی۔۔۔اور یشام سے اس کے آنسو برداشت نہیں ہوتے تھے۔

وہ آہستہ آہستہ چلتا اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا اسے اپنے قریب محسوس کرتے ہوئے وہ چہرہ پھیر گئی

ناراض ہو مجھ سے ہونا بھی چاہیے تمہیں مجھ سے ناراض میں بہت برا انسان ہوں۔ تبھی تو میرے ساتھ کچھ اچھا نہیں ہوتا۔۔

ساری زندگی اسی سوچ میں گزر گئی کہ کبھی تو میری زندگی میں کچھ اچھا ہو گا۔

لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا۔مجھے نہیں پتہ کہ ان لوگوں کے دل میں میرے لئے ہمدردی اور محبت کہاں سے جاگ رہی ہے

لیکن بیس سال پہلے ان کے دل میں میرے لیے کوئی محبت نہیں تھی کوئی ہمدردی نہیں تھی بیس سال پہلے میں ان لوگوں کے لئے ایک ناجائز گند تھا تو آج میں کیسے ان کا پوتا ہو گیا آج میں کیسے ان کا خون ہو گیا مجھے سمجھ میں نہیں آتا۔

بیس سال پہلے میں ان کے لئے گندگی کا ڈھیر تھا تو آج یہ محبت کہاں سے جاگ اٹھی۔۔۔؟

تم غلط فہمی کا شکار ہو حرم وہاں اس حویلی میں مجھ سے کوئی محبت نہیں کر سکتا کوئی بھی نہیں۔اور میں ان لوگوں کے بیچ جا بھی نہیں جا سکتا میں نے تمہارے سر کی قسم کھائی ہے تم جو کہو گی جیسے کہو گی میں وہ کروں گا لیکن مجھ سے وہ محبت کوئی نہیں کرتا یہ صرف ایک جھوٹ ہے

یہ جھوٹ نہیں ہے دادا جان آپ سے محبت کرتے ہیں سچ کہہ رہی ہوں میں آپ ایک بار تو چلیں میرے ساتھ کسی اور پر نہیں آپ مجھ پر بھروسہ کریں۔

پلیز مجھ پر بھروسہ کریں میرے کہنے پر ایک بار چلیں دو مہینے ہو گئے ہیں مجھے یہاں آپ کے ساتھ میں نے کبھی اپنے گھر والوں کا ذکر نہیں کیا آپ جانتے ہیں کیوں۔۔۔؟

کیونکہ دادا جان نے کہا تھا کہ تم کوئی ضد مت کرنا انہوں نے کہا تھا کہ آپ کے سامنے میں بار بار گھر والوں کا ذکر نہ کروں بس آپ کو ایک بار گھر واپس لے آؤں دادا جان آپ سے بہت پیار کرتے ہیں تبھی تو وہ آپ کو واپس بلا رہے ہیں اپنے گھر پلیز چلیں نہ میرا ابھی بہت دل کر رہا ہے سب سے ملنے کا۔

حرم اچانک اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگی تو یشام نے تڑپ تھا اس نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اپنے سینے سے لگا لئے

حرم پلیز ایسا مت کرو تم ان لوگوں سے نہیں مل سکتی کیونکہ اگر تم ان لوگوں کے پاس گئی نہ تو ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور ہو جاؤ گی وہ لوگ تمہیں مجھ سے دور کر دیں گے ان لوگوں نے میرے باپ کو مار ڈالا میری ماں کو مجھ سے دور کر دیا سب کچھ چھین لیں گے مجھ سے

نہیں ایسا نہیں ہے میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں میں آپ کے پاس واپس آؤں گی ہم دونوں جائیں گے اور میں وعدہ کرتی ہوں میں آپ کے ساتھ واپس آ جاؤں گی پلیز پلیز اب انکار مت کیجئے گا آپ نے میرے سر کی قسم کھائی ہے کہ آپ میری ہر بات مانیں گے

اگر آپ نے انکار کیا تو میں مر جا۔۔۔۔

حرم۔۔۔وہ تڑپ کر چلایا تھا اور پھر ایک لمحے کی بھی تاخیر کرے بنا اس نے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔

خبردار جو آج کے بعد ایسی بکواس دوبارہ کی تو جان سے مار ڈالوں گا وہ اسے اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے بول رہا تھا۔

اس کا مطلب آپ چلیں گے میرے ساتھ۔۔۔؟اس کے گرد اپنی نازک مرمریں بانہوں کا حصار تنگ کرتے ہوئے بولی۔

ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ چلوں گا لیکن تمہیں میرے ساتھ واپس آنا ہو گا۔جب میں کہوں گا تب آنا ہو گا بنا کسی طرح کے بہانے کے میں جانتا ہوں تم لوگوں سے محبت کرتی ہو لیکن تم مجھے بھول نہیں سکتی کہ تم میری ہو۔

ہاں مجھے منظور ہے تو کب چلیں ہم ویسے بھی سردیوں کی چھٹیاں ہو جائیں گی کل تو چلتے ہیں۔وہ ضرورت سے زیادہ جلد بازی دکھا رہی تھی

صبر کرو ابھی ٹکٹ کا انتظام کرنا پڑے گا پھر وہاں رہنے کا بھی بندوبست کرنا ہے۔۔۔۔

رہنے کا بندوبست کیوں کریں گے ہم اپنے گھر میں رہیں گے حویلی میں اتنی بڑی حویلی ہے بہت کمرے ہیں اس میں آپ کا بھی بن جائے گا میں ابھی دادا جان کو فون کر کے یہ گڈ نیوز سناتی ہوں وہ اس کا موبائل تھامتے ہوئے بولی

اس کے لئے تمہارے پاس ان کا نمبر ہونا چاہیے۔

مجھے زبانی آتا ہے وہ جلدی جلدی نمبر ملا رہی تھی

کیا اس سے پہلے بھی تمہارا ان کے ساتھ رابطہ رہا ہے وہ شک کی بنا پر پوچھنے لگا۔

ہاں میں صیام بھائی کے فون پر ہر چوتھے پانچویں دن ان سے فون پر باتیں کرتی رہتی ہوں۔ان کو میری فکر ہو جاتی ہے پھر مجھے بتانا پڑتا ہے کہ آپ میرا بہت خیال رکھتے ہیں آپ مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں۔

اب منہ نہ بنائے اس میں ناراض ہونے والی کوئی بات نہیں ہے مسکرا کر دکھائیں مسکرائیں نا آپ پیارے لگتے ہیں ۔اچھامت مسکرائیں۔بنائے رکھے ایسے ہی سڑو سی کی شکل وہ اسے ہنسانے میں ناکامیاب ہوتے ہوئے بولی۔

اس بارے میں مجھے صیام نے کیوں کچھ نہیں بتایا۔۔؟

کیوں کہ میں نے ان کو قسم دی ہوئی تھی نا۔۔۔۔اس نے بھرپور دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔

فون لگ گیا وہ ایکسائٹڈ سی کہنے لگی۔وہ اتنی خوش لگ رہی تھی کہ وہ چاہ کر بھی اسے کچھ نہیں کہہ پا رہا تھا اسے صیام کی حرکت پر بہت غصہ آرہا تھا لیکن اس کے باوجود بھی اس لڑکی کی خوشی کے سامنے ہر چیز فضول تھی

ooooooo

اسلام علیکم دادا جان کیسے ہیں۔۔۔

وعلیکم السلام الحمدللہ میری جان میں بالکل ٹھیک ہوں میرا بچہ تم کیسی ہو اور یہ کون سے نمبر پر فون کر رہی ہو تم مجھے اس سے پہلے جس نمبر پر فون کرتی تھی یہ وہ تو نہیں ہے دادا جان نے ایک بار پھر سے نمبر پر نظر دوڑائی تھی

ہاں یہ وہ والا نمبر نہیں ہے دادا جان یہ میرے شوہر سر کا نمبر ہے اور مجھے آپ کو یہ بتانا تھا کہ میں اور شوہر سر آپ کے پاس آرہے ہیں پاکستان ہمارے ویلکم کی گرینڈ تیاری کر لیجیے

اور اماں سے کہیے گا کہ مزے مزے کے کھانے بنا کر رکھیں۔ میں ان کے ہاتھ کا پراٹھا بہت مس کر رہی ہوں اور خداش ویرو سے کہئے گا کہ میرا برتھ ڈے والا گفٹ تیار رکھیں میں آ کر لوں گی۔اور۔۔۔

حرم تم سچ کہہ رہی ہو نا تم میرے ساتھ کوئی مذاق تو نہیں کر رہی نہ بیٹا یہ جھوٹ تو نہیں ہے نا وہ بے یقینی سے بول رہے تھے جب کہ حرم کو خود کو جھوٹا کہلوانا بہت برا لگا تھا۔

ہائے دادا جان میں کیا آپ کو جھوٹی لگتی ہوں اگر ایسی بات ہے تو بات کریں شوہر سر سے۔۔۔۔

شوہر سر۔۔اس نے افسوس سے پیچھے کی طرف دیکھا تو وہاں کوئی بھی نہیں تھا وہ اسے فون دے کر خود نہ جانے کہاں چلا گیا تھا ارے یہ کہاں چلے گئے وہ دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی پھر دادا جان کی آواز پر ان کی طرف متوجہ ہو گئی دادا جان مجھے لگتا ہے وہ کسی کام کے لئے باہر چلے گئے ہیں لیکن قسم سے میں بالکل سچ کہہ رہی ہوں ہم دونوں آ رہے ہیں پاکستان میں نے ان سے وعدہ لیا ہے انہوں نے میرے سر کی قسم کھائی ہے وہ کبھی قسم نہیں توڑیں گے۔

آپ تیاری کر لیں ہم آ رہے ہیں ان شاءاللہ جلد پاکستان پہنچیں گے وہ انہیں یقین دلاتے ہوئے بولی اور اور پھر کتنی دیر ان سے باتیں کرتی رہی تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے بعد اس نے فون بند کر دیا تھا اور پھر اس کے آنے کا انتظار کرتی رہی جو ایسا گیا کہ اب تک لوٹ کر نہیں آیا تھا۔

شوہر سر کہاں رہ گئے اب تک تو انہیں واپس آ جانا چاہیے تھا کہیں یہ ٹکٹ بک کروانے تو نہیں گئے ایسا کیسے ہو سکتا ہے اتنی جلدی تو وہ میری بات نہیں مان سکتے

میری بات تو وہ مان گئے ہیں اب تو صرف ٹکٹ بک کروانا ہی رہتا ہے فائنلی میں جا رہی ہوں اپنے گھر۔ میں سب سے ملوں گی ویرو کتنے خوش ہوں گے مجھے دیکھ کر اور اماں اور بابا۔۔۔

ہائے میں کتنی خوش ہوں وہ خود ہی خوش ہوئے جا رہی تھی یہ جانے بنا کے جس کو اپنے سر کی قسم دے کر اس نے اپنی زندگی کا سب سے مشکل ترین کام کرنے کے لیے کہہ دیا تھا اس وقت کس حال میں ہے۔ وہ اس وقت کہاں ہے

oooooo

تو اسے منع کر دے تو انکار کر دے تو کہہ دے کہ تو نہیں جا سکتا اس گھر

بتا تجھے وہاں جانے سے اعتراض ہے تو ان لوگوں سے بے تحاشا نفرت کرتا ہے ان لوگوں نے تجھ سے تیرا بچپن چھینا ہے تجھ سے تیری پہچان چھینی ہے۔ تیری ذات کو سوالیہ نشان بنا دیا ہے

بتا دے تو ان لوگوں کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تو ان سے نفرت کرتا ہے وہ سمجھ جائے گی اتنی بھی اچھی نہیں ہے جو تیرے جذبات کو نہ سمجھ سکے وہ بیوی ہے تیری اس کا فرض بنتا ہے تیرے جذبات کو سمجھنا۔

میں نے اس کے سر کی قسم کھائی ہے اور میں یہ قسم نہیں توڑ سکتا صیام مجھے ہرگز امید نہیں تھی کہ وہ مجھ سے یہ مانگے گی۔

اس نے مجھ سے خود سے بڑی چیز مانگ لی ہے اس نے مجھے بہت بڑے امتحان میں ڈال دیا ہے صیام۔ میں ہمت نہیں کر پا رہا مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ اپنے باپ کے قاتلوں کو اپنے سامنے دیکھوں

مجھ میں نہیں ہے اتنی ہمت کے ان لوگوں کا سامنا کروں جو کل تک مجھے میرے باپ کی اولاد ماننے کو تیار نہ تھے۔

مجھے راحت کاظمی سے نفرت ہے وہ آتا تھا میرے باپ سے ملنے کے لئے اسی کی وجہ سے میرا باپ مرا اسی نے میرے بابا کی کار کا ایکسیڈنٹ کیا تھا اسی نے مارا تھا انہیں اسی نے بلایا تھا ان کو ملنے کے لیے وہ کبھی واپس نہیں آئے کبھی بھی نہیں

پھر وہ راحیل کمینہ آیا تھا۔ وہ ہاتھوں میں سر گرائے اس وقت ازیت کی کونسی انتہا پر تھا صرف صیام ہی سمجھ سکتا تھا اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے صیام نے اسے خود سے لگایا تھا۔

صبر رکھ یشام میں تیرے ساتھ ہوں۔ وہ اسے حوصلہ دے رہا تھا جب کہ اپنی آنکھوں میں آنسو کو یشام نے بڑی بے دردی سے صاف کیا۔

جب جب میں لوگوں کے بارے میں سوچتا ہوں نہ میری نفرت میں اضافہ ہونے لگتا ہے جب میں نے پہلی دفعہ راحت کاظمی کو دیکھا تھا میں بس یہ سوچ رہا تھا کہ کیسے بھی اسے جان سے مار ڈالوں اپنے باپ کے قاتل کو دوسری سانس نہ لینے دوں۔

لیکن میں نے سب کچھ چھوڑ دیا حرم کیلئے میں حرم کو اپنے ساتھ لے آیا اور اپنے دل میں موجود ہر طرح کی نفرت کو ہمیشہ کے لیے اپنے دل میں قید کر دیا۔

حرم کیلئے اور آج وہی حرم مجھے ان لوگوں کے پاس واپس جانے پر مجبور کر رہی ہے جن کی شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتا میں۔۔۔۔۔۔

تو حرم کو بھیج دے صیام نے کافی دیر سوچنے کے بعد کہا

تاکہ وہ لوگ میری حرم کو مجھ سے چھین لیں نہیں میں حرم کو وہاں اکیلے ہر گز نہیں بھیجوں گا۔

اس کا مطلب ہے کہ تو اس کے ساتھ جائے گا۔صیام نے پریشانی سے پوچھا

اسے ڈر تھا کہ اپنے دشمنوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر وہ کچھ ایسا نہ کر دے جو اس کو اور اس کے فیوچر کو تباہ کر دے

جانا پڑے گا مجھے اس کے ساتھ میں اسے اکیلے ان لوگوں کے بیچ ہر گز نہیں چھوڑ سکتا جو مجھ سے میری ہر خوشی کو چھین لیتے ہیں

وہ بہت سوچ سمجھ کر بول رہا تھا جبکہ صیام صرف اس کی ہاں میں ہاں ملا رہا تھا لیکن اسے سمجھا رہا تھا کہ اپنی دشمنی میں وہ کوئی بڑا قدم نہ اٹھائے کیونکہ اب وہ اکیلا نہیں ہے بلکہ حرم اس کے ساتھ ہے اب بس اس کی بات کو سمجھ جائے

ooooooo

آپ کا یہ کزن کچھ زیادہ ہمارے گھر نہیں آ رہا مجھے یہ ٹھیک نہیں لگتا۔

کنیز فاطمہ آج آخر اس کے سامنے بول پڑی تھی کیونکہ راحیل دو دفعہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر آیا تھا اور جلدی گیا بھی نہیں تھا بلکہ زبردستی یشام سے باتیں کرنے کی کوشش کرتا رہا۔اس کا کہنا تھا کہ اسے یشام کے ساتھ وقت گزارنا بہت پسند ہے لیکن اس کے ساتھ کی یشام کو بالکل اچھا نہیں لگتا تھا۔وہ اس سے دور بھاگتا رہتا تھا اور اس کی غلیظ نظریں خود پر محسوس کرتے کنیز کئی دفعہ خود کو کمرے میں بند کر چکی تھی۔

اور اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ یہاں آتا ہے اصل میں اس نے یہیں ہمارے گھر کے قریب ہی ایک چھوٹا سا آفس بنوایا ہے وہی اپنا کام کرتا ہے لیکن یشام کو بہت پیار کرتا ہے وہ اس کے ساتھ وقت گزارنے کے لئے آتا ہے۔

اور تمہیں ایک بہت اچھی بات بتاؤں وہ بابا کو بھی سمجھانے کی کوشش کر رہا ہے اس نے کافی دفعہ بابا سے اس بارے میں بات کی ہے اور بابا کے رویے میں چینجنگ بھی محسوس کی ہے اس نے

اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ جلد ہی بابا جان کو منا لے گا اور ان شاءاللہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا مجھے یقین ہے اس پر وہ بہت اچھا انسان ہے اور یشام کو کہا کرو کہ اس کے ساتھ تھوڑا وقت گزارا کرے وہ یشام کے ساتھ وقت گزارنے کے لئے یہاں آتا ہے لیکن یشام کے رویے میں اس نے کسی طرح کی لچک محسوس نہیں کی

وہ تو آپ کو پتا ہی ہے کہ یشام کو جو انسان پسند نہیں آتا وہ اس کے ساتھ وقت گزارنا پسند نہیں کرتا اور آج دوپہر میں آپ کے بھائی بھی آئے تھے ان کے رویئے میں تو مجھے کسی طرح کا کوئی چینج محسوس نہیں ہوا

یہاں تک کہ وہ یشام کے ساتھ بھی بہت برا سلوک کر رہے تھے اس کے ساتھ کافی سختی سے پیش آ رہے تھے یشام نے انہیں سلام کیا تو تو اس بات پر غصہ ہونے لگے کہ اس نے انہیں تایا جان کیوں کہا

مجھے آپ کے بھائیوں کے یہاں آنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ کے کزن راحیل کے ساتھ آپ کا کوئی سگا رشتہ نہیں ہے اسی لئے آپ اپنی غیر موجودگی میں اسے یہاں نہ لایا کریں مجھے اچھا نہیں لگتا۔

Urdu Novels Ghar

اگر انہیں یشام سے ملنے یا اس سے باتیں کرنے کا شوق ہے تو شام کو جب یشام گارڈن میں جاتا ہے تو وہ اس سے مل لیا کریں مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن وہ آپ کی غیر موجودگی میں گھر نہ آئے تو ٹھیک ہے اس نے بہت صفائی سے بات کی تھی جبکہ اس کی بات کا برامت منا یئے بنا ہی احمر مسکرا کر رہ گئے تھے

وہ سمجھ چکے تھے کہ اس کا پردہ اس چیز کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ کسی غیر مرد کے سامنے آئے۔

اور اپنے بھائیوں کی عادت سے وہ بہت اچھے طریقے سے واقف تھا وہ نہ تو اسے پسند کرتے تھے اور نہ ہی اس سے بات کرتے تھے یہاں تک کہ وہ اس کی موجودگی میں گھر کے اندر نہیں آتے تھے تو غیر موجودگی میں وہ کیا آتے۔

ٹھیک ہے تم بالکل بے فکر ہو جاؤ میں منع کر دوں گا اس کو وہ آج کے بعد گھر کے اندر نہیں آئے گا۔ لیکن یشام کو سمجھانا۔ میں چاہتا ہوں کہ یشام اس کے ساتھ تھوڑا سا وقت گزارے۔اس کی اپنی کوئی اولاد نہیں ہے جانتی ہو نہ تم اس کی شادی کو آٹھ سال ہے اللہ نے اب تک اسے اولاد کی نعمت سے محروم رکھا ہے۔

ایسے میں وہ یشام کے ساتھ اچھا محسوس کرتا ہے۔اور میں نہیں چاہتا یشام کی طرف سے اسے کسی طرح کی سرد مہری کا سامنا کرنا پڑے

ٹھیک ہے میں یشام کو سمجھالوں گی لیکن وہ آئندہ یہاں نہ ائیں میں پارک دبھیج دیا کروں گی اسے وہ جتنا چاہیں اس کے ساتھ وقت گزارے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا

اسے سچ میں یہ جان کر افسوس ہوا تھا کہ راحیل کی اپنی کوئی اولاد نہیں ہے یقیناً وہ یہاں یشام کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے ہی آتا تھا۔

شاید اسے کی نظر خود پر اس نے کسی غلط فہمی کی بنا پر ہی محسوس کی ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ کسی غلط فہمی کا شکار ہو لیکن ہاں یہ الگ بات ہے کہ اسے یہاں آنا پسند نہیں تھا اور اگر وہ یشام کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا تو اسے اس بات پر بھی کوئی اعتراض نہ تھا

oooooo

وہ گھر واپس آیا تو حرم بہت خوش تھی

کہاں چلے گئے تھے آپ میں کب سے آپ کے آنے کا انتظار کر رہی تھی مجھ سے وعدہ کر کے پتا نہیں آپ کہاں غائب ہو گئے تھے میں تو پریشان ہو گئی تھی

کیوں پریشان ہو گئی تھی تم۔۔۔ تم سے وعدہ کیا ہے میں نے ضرور نبھاؤں گا میں اپنے وعدے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتا۔

اپنی تیاری مکمل کر لو ان شاءاللہ کل شام کی ٹکٹ کنفرم کروالوں گا میں

کل شام کی۔۔۔ہائے اللہ اتنا جلدی کیسے ہو گا۔ وہ پریشان ہوئی تھی

ہو جائے گا میں نے کہہ دیا نا بس تم اپنی تیاری مکمل کر و وہ پیار سے اس کا گال تھپتھپاتے ہوئے بولا تو حرم خوشی سے اس کے سینے سے لگ گئی

آپ بیسٹ ہو آپ بہت بہت بہت اچھے ہو آئی لو یو۔۔۔ وہ اس کے ساتھ لگے جوش سے بول رہی تھی جب کہ اسے اپنے سینے میں بھینچتے ہوئے وہ اسے بے حد قریب کر گیا تھا

oooooooooo

ارے آو خداش بہت خوشی کی خبر ہے۔ تم تو کافی تھکے ہوئے لگ رہے ہو بیٹا میں تو تمہیں خوشخبری سنانے والا تھا کہ حرم پاکستان آ رہی ہے اس نے یشام کو منا لیا ہے۔ وہ اسے پاکستان لانے پر تیار ہو گیا ہے اور اس گھر میں بھی آ رہا ہے۔ میں اتنا خوش ہوں کہ بیان نہیں کر سکتا وہ دادا جان کے کمرے میں داخل ہوا تو دادا جان بے حد خوشی سے بتانے لگے لیکن اس کی طبیعت میں خرابی دیکھ کر وہ پریشان ہوئے تھے

دادا جان یہ تو بہت خوشی کی بات ہے شکر ہے حرم واپس آ رہی ہے سب کے لیے سرپرائز ہو جائے گا۔ وہ بہت خوش ہوا تھا

وہ تو ہے خداش لیکن تمہاری طبیعت زیادہ خراب لگ رہی ہے وہ کرسی پر بیٹھا تو دادا جان اس کے ماتھے کو چھونے لگے تمہیں تو بہت تیز بخار ہو رہا ہے۔ تمہیں ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے

میرے خیال میں تھکاوٹ کی وجہ سے تمہاری طبیعت خراب ہو رہی ہے

نہیں دادا جان اتنی بھی خراب نہیں ہے طبیعت بس ہلکا سا بخار ہے موسم چینج ہو رہا ہے شاید اس وجہ سے آپ پریشان مت ہوں۔ میں میڈیسن لے لوں گا۔اس نے مسکراتے ہوئے انہیں مطمئن کیا تھا

حرم کے واپس آنے کی وجہ سے وہ اتنے زیادہ خوش لگ رہے تھے کہ اپنی طبیعت کی وجہ سے وہ ان کو پریشان نہیں کر سکتا تھا حالانکہ وہ صبح سے اپنی طبیعت میں خرابی محسوس کر رہا تھا

اسے بخار وغیرہ بہت کم ہوتا تھا لیکن جب ہوتا تھا تو بہت شدت پکڑ لیتا تھا۔ کل ریدم کی مہندی تھی۔ جو وہ اپنی طبیعت کی وجہ سے ہرگز خراب نہیں کرنا چاہتا تھا تھوڑی دیر داداجان کے پاس بیٹھنے کے بعد وہ اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔

حرم کے واپس آنے کی خبر اس کے لیے بھی بہت اہم تھی یقیناً یہ خبر اس کی شادی شدہ زندگی کو ٹھیک کر سکتی تھی

oooooo

وہ کمرے میں آیا تو دیشم کہیں پر بھی نہیں تھی۔ طبیعت خرابی کی وجہ سے اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ اسے ڈھونڈ پاتا اسی لیے بیڈ پر لیٹتے ہوئے اس نے تھوڑی دیر آرام کرنا چاہا تھا کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی آغوش میں چلا گیا۔

اس کی آنکھ کھلی جب اس نے اپنے ماتھے پر کسی کے نازک انگلیوں کا لمس محسوس کیا تھا۔ اس نے آنکھیں نہیں کھولیں تھی لیکن اپنے بے حد قریب سے اس کی آواز سنی تھی۔

انہیں تو بہت تیز بخار ہے انہیں ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے۔ ایسے تو صبح کا بخار تیز ہو جائے گا مجھے داداجان سے بات کرنی پڑے گی۔

وہ شاید کمرے سے باہر جانا چاہتی تھی لیکن خداش اسے خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا اس وقت اسے اس کی ضرورت تھی۔

دیشم۔۔۔۔"مت جاؤ پلیز میرے پاس رہو۔ اس نے اس کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں تھامتے ہوئے اسے روک لیا تھا۔

آپ کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے خداش آپ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے میں گھر میں سب کو بتانے جارہی ہوں تاکہ آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے جایا جاسکے

اس طرح آپ کی حالت مزید بگڑ جائے گی اور پھر کل تو ریدم کی مہندی ہے آپ کو بہت ساری تیاریاں کرنی ہیں آپ نے بیمار نہیں ہو سکتے وہ اسے سمجھا رہی تھی لیکن خداش اسے جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔

مجھے کسی ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے مجھے صرف تمہاری ضرورت ہے نہ جانے تم کب سمجھو گی مجھے کب تمہیں احساس ہو گا کہ مجھے صرف اور صرف تمہاری ضرورت ہے۔

کب سمجھو گی میری محبت کو دیشم کب تمہیں مجھ پر یقین آئے گا اسے اپنے قریب بٹھاتے ہوئے وہ اس کی گود میں اپنا سر رکھ چکا تھا۔

کب تمہیں اس بات پر یقین آئے گا کہ میں محبت کی منزلیں طے کر کے اب عشق کے مقام پر آ پہنچا ہوں کب تمہیں یقین آئے گا کہ میں تمہیں بے پناہ چاہتا ہوں تم میری منزل ہو۔

بچپن سے لے کر جوانی تک میں نے اپنی زندگی کا ایسا کوئی پل نہیں گزارا جس میں میں نے تمہیں نہ چاہا ہو تمہاری بدتمیزیاں اور بدلحاظیاں ہر چیز نظرانداز کرتے ہوئے صرف اور صرف اس دل کو تم سے محبت کرنے کی اجازت دی ہے۔

تم کچھ بھی کرو تم سے محبت میں خداش کاظمی کبھی پیچھے نہیں ہٹ سکتا تم میری جنونیت ہو۔

خداش آپ کی طبیعت خراب ہے یہ وقت نہیں ہے ان سب باتوں کا میرے خیال میں آپ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے میری نہیں۔اس کا جذبات لٹاتا انداز دیشم کو بری طرح کنفیوز کر رہا تھا۔

وہ شخص اس پر ہر طرح کا حق رکھتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس کی مرضی کے بنا اس کے قریب نہیں آتا تھا۔

وہ اس کی طرف سے کسی طرح کی پیش قدمی کا منتظر تھا اگر وہ چاہتا تو لمحے میں اپنے حقوق لے سکتا تھا وہ صرف اور صرف اس کی مرضی کی خاطر خود پر اپنے جذبات پر نہ جانے کتنے پہرے لگائے بیٹھا تھا۔

میرا علاج صرف تم کر سکتی ہو۔بس ایک ہی لمحے میں وہ اسے اپنے قریب کھینچتے ہوئے بیڈ پر گرا چکا تھا۔اور پھر اگلے ہی لمحے اسے احتجاج کرنے کا موقع دیے بنا وہ اس کے دونوں بازو کو اپنے ہاتھوں میں قید کر چکا تھا اس کے ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے پھوٹتی گرمائش سے وہ اس کے بخار تیز ہونے کا اندازہ لگا سکتی تھی

خداش پلیز چھوڑ دو مجھے۔۔۔۔"

یہ کیا ہو گیا ہے آپ کو پلیز پیچھے ہٹیں وہ مزاحمت کرنے لگی تھی۔جب کہ اس کی گرم سانسوں کا لمس اپنی گردن پر سرکتے محسوس کر کے اس کی روح فنا ہونے لگی تھی۔اس کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

خداش۔۔۔۔"پلیز۔۔۔وہ اسے خود سے دور کرنے کے ناکام کوشش کر رہی تھی اس کے دونوں ہاتھ اس کے ہاتھ میں قید تھے۔

خداش پلیز چھوڑ دیں مجھے اس کا ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کرتے ہوئے وہ تڑپ کر اسے دھکا مار گئی تھی۔

خداش بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔اسے اس سے اس چیز کی امید ہر گز نہ تھی اسے خود سے دور کرنا چاہتی تھی لیکن کیوں۔۔۔؟

وہ اس کی تھی صرف اور صرف اسی کا حق تھا اس پر تو کیوں وہ اسے خود سے دور کرتی تھی کیوں وہ اس رشتے کو آگے نہیں بڑھانا چاہتی تھی

میں تم سے محبت کرتا ہوں دیشم میں تمہارے بنا نہیں رہ سکتا وہ تھک ہار کر اس سے اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا وہ پہلے بھی ہزار بار احساس دلا یا چکا تھا لیکن اب وہ سچ مچ میں اس کے ساتھ زیادتی کر رہی تھی۔

لیکن میں نہیں کرتی آپ سے محبت اور یہ بھی جانتی ہوں کہ آپ کے دل میں بھی میرے لیے کوئی محبت نہیں ہے میرے ساتھ یہ رشتہ مکمل کرنے کے بعد آپ مجھے بے بس کر دینا چاہتے ہیں

آپ چاہتے ہیں کہ سب کی طرح میں بھی منہ بند کر کے بیٹھ جاؤں۔آپ چاہتے ہیں کہ میں بھی آپ کی حکم کے غلام بن جاؤں۔آپ کی ہوس کا سامان بن کر آپ کے بچے پیدا کروں۔اور میں بھی حرم کا ذکر نہ کروں

اپنے ہاتھوں سے اپنی بہن کا قتل کر دیا آپ نے اور آپ جانتے ہیں میں اس کے لئے کبھی آپ کو معاف نہیں کر سکتی اسی لئے میرے ساتھ اس طرح کا تعلق بنا کے آپ چاہتے ہیں کہ میں خاموشی اختیار کر لو

یہ آپ کی محبت نہیں ہوس ہے۔محبت کے نام پر آپ مجھے استعمال کرنا چا۔۔۔۔۔۔"وہ اور بولنا چاہتی تھی کہ اگلے ہی لمحے خداش نے اس تیزی سے خود سے دور پھینک دیا جیسے وہ کوئی اچھوت ہو اس کی آنکھوں میں جلن ہو رہی تھی ۔بخار اور غصے کی شدت سے اس کی آنکھیں حد درجہ سرخ ہو رہی تھی

دفع ہو جاؤ یہاں سے اور آج کے بعد مجھے یہ شکل مت دکھانا۔ نکل جاو یہاں سے اپنی محبت کو استعمال کرنا مجھے نہیں آتا تھا دیشم تمہیں لگتا ہے کہ اپنے مطلب کے لئے میں تمہارے جسم کو یوز کروں گا۔

اور کیا کہا تم نے کہ تم میرے سامنے بے بس نہ ہو اس لیے میرے ساتھ یہ تعلق نہیں بنانا چاہتی تو یہ جو تم سر اٹھا کر اور اتنی اکڑ کر کھڑی ہو نا یہ بھی میری ہی دی ہوئی چھوٹ ہے او قات کیا ہے تمہاری دیشم کاظمی ایک لمحے میں مسل کر رکھ سکتا ہوں تمہاری ذات کو لیکن خداش کاظمی تمہیں اپنی محبت سے جیتنا چاہتا تھا

اب تک میں تم سے اس رشتے کو مکمل کرنے کی ڈیمانڈ اس لیے نہیں کر رہا تھا کیونکہ مجھے لگتا تھا کہ تم مجھے سمجھو گی میری محبت کو سمجھو گی

مجھے لگتا تھا میری دیوانگی میرا جنون تمہیں میرا کر دے گا لیکن میں غلط تھا بہت غلط تھا میں۔ میں اپنے جذبات تم جیسی لڑکی پر ضائع کر رہا تھا اور لعنت ہے مجھ پر

ارے جاؤ خداش کاظمی آج سے ابھی سے اپنے دل سے تمہارے لیے آئی ہر حسرت کو دفناتا ہے

تم جو کر سکتی ہو وہ کرو میں نے کہا تھا پچھتاؤ گی تم اب تمہارے پچھتانے کا وقت آ گیا ہے۔ تمہیں خداش کاظمی کی محبت نہیں چاہیے تو جاؤ دفع ہو جاؤ یہاں سے آج سے مجھے بھی تمہاری ضرورت نہیں۔

وہ اس ہاتھ پکڑتے ہوئے اس نے اسے کمرے سے دھکا دے کر باہر نکال چکا تھا طلاق چاہیے تھی نہ تمہیں مجھ سے جاؤ جا کر داداجان کو کہہ دو کہ میں تمہاری بات ماننے کو تیار ہوں

مجھے لگا تھا میں تمہاری ہر خواہش پوری کر سکتا ہوں لیکن یہاں آ کر میں بے بس ہو جاتا تھا لیکن اب تمہاری یہ خواہش بھی پوری ہو گی۔آج سے میں نے تمہاری آرزو اپنے دل سے مٹا دی ہے۔جاو دیشم کاظمی تم ایڑیاں رگڑتے آؤ گی تب بھی خداش کاظمی تمہیں کبھی قبول نہیں کرے گا۔

میری محبت کو ہوس کا نام دے کر تم نے اپنا مقام کھو دیا اب سے تم بھی میرے لیے خاص نہیں بہت عام ہو گئی ہو "۔۔۔بہت عام ہو تم۔۔۔"

تم دیشم خداش کاظمی۔بلکہ نہیں تم جیسی لڑکی کے ساتھ میں اپنا نام لگانا بھی پسند نہیں کرتا تم کل بھی وہی تھی اور آج بھی وہی ہو۔

وہ غصے سے کہتا اس کے منہ پر دروازہ بند کر چکا تھا جب کہ وہ کتنی ہی دیر کھڑی اس بند دروازے کو دیکھتے رہی۔نہ جانے کیوں اس کے دل کو عجیب سی بے چینی ہونے لگی تھی وہ خداش کاظمی سے ایسی امید نہیں رکھتی تھی وہ اسے اپنے کمرے سے دھکے مار کر نکال رہا تھا

اور جلد ہی اسے اس کی مرضی کا فیصلہ بھی سنانے والا تھا اسے خوش ہونا چاہیے تھا کہ وہ خود ہی ایک فیصلے پر آ پہنچا تھا لیکن نجانے کیوں اسے کسی طرح کی خوشی نہیں ہو رہی تھی بلکہ وہ اپنے اندر خالی پن سا محسوس کر رہی تھی لیکن جو بھی تھا وہ حرم کے قاتل کے ساتھ ساری زندگی نہیں گزار سکتی تھی آج نہیں تو کل وہ اسے طلاق کے لیے مجبور کر دینے والی تھی اچھا ہے کہ اس نے خود ہی کوئی نہ کوئی فیصلہ کر لیا اور اس کے لئے بھی آسانی کر دی۔

اب مجھے کسی بھی معاملے میں اس کی پابند نہیں رہے گی

oooooo

وہ اپنے کمرے میں آکر سونے کی کوشش کرنے لگی لیکن نینداس سے کوسوں دور تھی خداش کی باتیں یاد کرتے وہ مسلسل کروٹیں بدل رہی تھی

اس کی طبیعت خراب تھی ہو سکتا ہے اس نے طبیعت خرابی میں بیزاری کی وجہ سے وہ سب کچھ بول دیا ہو لیکن وہ اتنی حد تک تو پھر بھی نہیں جا سکتا تھا

اگر وہ اس سے سچی محبت کرتا تھا تو وہ طلاق کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا لیکن اس نے اپنے الفاظ پر غور کیا تھا اس نے بہت شرمناک باتیں کی تھیں اس کے سامنے

کوئی بھی مرد اپنی ذات پر ایسا الزام برداشت نہیں کر سکتا اور وہ تو اس کی بیوی ہو کر اسے ہوس پرست کہہ رہی تھی۔

اسے احساس ہو رہا تھا کہ اس نے بہت غلط الفاظ کا استعمال کیا تھا لیکن جب وہ حرم کے بارے میں سوچتی تھی تب اسے اپنی باتیں ٹھیک لگتی تھی وہ اپنی بہن کا قتل کر کے اس حد تک پر سکون تھا۔اسے احساس تک نہ تھا اس کا وہ اس کی لاڈلی تھی اسے دیکھے بنا وہ کھانا نہیں کھاتا تھا اور وہ اتنا بڑا قدم اٹھا گیا تھا

وہ ایک معصوم لڑکی کی جان لے کر آزاد گھوم رہا تھا تو وہ اسے کچھ بھی کیوں نہ کہتی۔اسے حرم کو انصاف دلانا تھا اس کے قاتلوں کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے پہنچانا تھا اسے حرم کے قاتل سے نفرت محسوس ہوتی تھی بے شک وہ اس کا شوہر تھا۔

لیکن تھا تو ایک قاتل ہی اور اس کا ضمیر اسے ایک قاتل سے کسی طرح کی ہمدردی کرنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔

oooooo

دیشم بیٹا خداش کیسا ہے صبح اس کی آنکھ کھلی تو وہ فریش ہو کر باہر آگئی تھی جہاں ہر کوئی کسی نہ کسی کام میں مصروف تھا گھر میں شادی ہونے کی وجہ سے اس نے بھی آہستہ آہستہ ہی سہی لیکن کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔

وہ ملازم سے کچھ چیزیں اوپر نیچے کروا رہی تھی جب تائی امی نے آکر اس سے پوچھا۔

مجھے نہیں پتہ تھا تائی امی رات کو تو انکی طبیعت کافی زیادہ خراب تھی لیکن ابھی کا میں نہیں جانتی آپ خود ایک بار انہیں دیکھ آتیں تو بہتر تھا اس نے بات گھما پھرا کر کی تھی۔

تم ٹھیک کہہ رہی ہو میں خود ہی دیکھ کر آتی ہوں اسے وہ کہتے ہوئے اوپر کی طرف جانے لگی جب وہ سیڑھیوں سے اترتے نظر آیا

خداش میری جان تمہاری طبیعت بہت زیادہ خراب ہے تمہیں بستر سے نہیں نکلنا چاہیے تھا۔

ہلکا سا بخار ہے اتنی بھی طبیعت خراب نہیں ہے کہ بستر پکڑ کر بیٹھ جاؤں اور یہ سارا کچھ میرے ذمے ہے بہت کچھ کرنا ہے مجھے اگر میں ہی بستر سے لگ گیا تو یہ سارا کام کیسے ہو گا۔۔۔؟

آپ بالکل بے فکر ہو جائیں اور کچن میں جا کر میرے لیے پڑاٹھا بنا دیں تب تک میں کام کرتا ہوں وہ محبت سے ان سے فرمائش کرتے ہوئے تیزی سے نکل گیا تھا اس نے شاید اسے کھڑے دیکھا ہی نہیں تھا۔ تبھی تو اس نے اس کی طرف دھیان نہ دیا۔

تائی امی آپ آرام کریں میں پراٹھے بنا دیتی ہوں۔

نہیں میری جان اس نے بہت دنوں کے بعد مجھ سے کہا ہے شاید اسے میرے ہاتھ کا کھانا ہو گا تم اپنی تیاری کرو تھوڑی دیر میں رسم شروع ہو جائے گی۔ محبت سے اسکا گال چھوتے ہوئے کچن کی طرف چلی گئی تھی جب کہ وہ بھی تیار ہونے چلی گئی۔

ooooooo

ائرپورٹ میں قدم رکھتے ہی اسے یقین آگیا تھا کہ وہ اپنے ملک پہنچ چکی ہے۔ وہ اتنی زیادہ خوش تھی کہ کوئی انتہا نہ تھی۔ جبکہ وہ مسلسل اس کے چہرے پر آئے رنگ دیکھ رہا تھا۔

اتنی خوش ہو کہ تمہیں یاد ہی نہیں کہ میں بھی یہاں ہوں۔ وہ شکوہ کر گیا

ارے آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں۔ میں کیوں بھولوں گی آپ کو۔۔۔؟ آپ تو میرے شوہر سر ہیں

میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں قسمے آپ ورلڈ کے بیسٹ ٹیچر فرینڈ اور ہزبنڈ ہیں۔

آئی لو یو۔ وہ اس کے بازو کو پکڑ کر جو منہ میں آیا بول گئی۔

پیار کون ساوالا کرتی ہو۔۔۔۔۔؟ کے انداز پر متجسس ہو کر پوچھنے لگا

کون ساوالا پیار کا کیا مطلب ہے آپ کا۔۔۔؟ وہ کنفیوز ہو گئی تھی

صاف مطلب ہے میرا میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے کونسے والا پیار کرتی ہو ہسبنڈ والا ٹیچر والا یا دوست والا تینوں۔۔۔ وہ اس کے سوال کو سمجھتے ہوئے فوراً بولی تھی۔

تو پھر کھاؤ میرے سر کی قسم کے حالات جیسے بھی ہوں تم مجھ سے دور نہیں جاؤ گی وہ اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ تھام کر اسی کا کھیل اسی پر الٹنے لگا

ویسے میں قسم پر یقین نہیں رکھتی قسم دینا اچھی بات نہیں لیکن پھر بھی میں آپ کے سر کی قسم کھاتی ہوں کہ میں حالات جیسے بھی ہوں کبھی بھی آپ سے دور نہیں جاؤں گی۔

آپ مجھ پر یقین کر سکتے ہیں۔

وہ مسکراتے ہوئے بولی تو اس کی مسکراہٹ پر یقین کرتے ہوئے وہ بھی مسکرا دیا تھا

ooooooo

تم اس بلی کو کپڑے کیوں پہنا رہی ہو۔۔۔؟

دیدم بڑی مشکل سے آج کافی دنوں کے بعد اس کے کمرے میں آئی تھی وہ بھی تائی جان کے مجبور کرنے پر۔۔

کیٹی۔۔۔۔!اس نے ایک لفظی جواب دیا تھا جسے دیدم ہرگز سمجھ نہ پائی تھی

کیا مطلب ہے تمہارا میں تم سے پوچھ رہی ہوں کہ تم اس بلی۔۔۔۔ میرا مطلب ہے کیٹی کو کپڑے کیوں پہنا رہی ہو اس کے ہاتھ میں چمکتا چاقو دیکھ کر اس نے فوراً اپنی بات بدلی تھی اس کی بات کو سمجھ گئی تھی۔

تاکہ میری جان میری شادی پر بہت پیاری لگے چلو کیٹی بے بی اب ہمیں پارلر بھی جانا ہے۔

وہ مسکرا کر کہتی نیچے کی طرف جانے لگی تھی جب کہ دیدم یہ سوچتے ہوئے اس کے پیچھے آئی تھی کہ وہ اپنی بلی کا کیا کروانے والی تھی۔

oooooo

دیشم میرا بچہ تم بھی چلی جاتی پارلر اچھے سے تیار ہو کر آجاتی لوگ بھی آنا شروع ہو گئے ہیں

تائی امی نے اسے سادگی سے گھر میں ہی تیار ہونے کے بعد کام میں مصروف دیکھ کر کہا۔

نہیں تائی امی میں کل جاؤں گی پارلر آج تو بالکل ٹائم نہیں ہے کام بہت زیادہ تھا اور سارے ہی چلے گئے ہیں۔ گھر میں کسی کا تو ہونا ضروری ہے اتنے سارے مہمان آرہے ہیں۔ وہ انہیں مطمئن کرتے ہوئے ملازموں سے باقی کام کا کہنے لگی تھی جب اس کا دھیان خداش کی طرف گیا۔

وہ اسے اس حد تک نظر انداز کر سکتا تھا اس بات کا اندازہ اسے اب ہوا تھا کل اس نے اس کے سامنے بہت بری باتیں کی تھیں اور اسے اس بات کا احساس ہو گیا تھا۔

جو بھی تھا اسے اس کے کردار پر انگلی اٹھانے کا کوئی حق نہیں تھا اس کے پاس آنے کے لیے اگر اس کی اجازت کا منتظر تھا یہ بھی اس کا احسان تھا وہ اس پر حق جتا سکتا تھا اس کے ساتھ جو چاہے کر سکتا تھا۔ لیکن اس نے کبھی بھی اس کی مرضی کے خلاف اس کی طرف پیش قدمی نہ کی تھی

وہ اسے سوری بولنے کا سوچتے ہوئے اس کی طرف جانے لگی تھی جو بھی تھا لیکن اس کے الفاظ غلط تھے وہ اسی احساس کے تحت اس کی طرف قدم بڑھا رہی تھی جب اچانک ہی خداش کو پیچھے سے آواز سنائی دی

ویرو۔۔۔۔۔ وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی آکر اس سے لپٹ گئی تھی جبکہ اسے اپنے سینے سے لگاتا خداش جی اٹھا تھا

وہ بے یقینی سے اپنے سامنے ہونے والے اس منظر کو دیکھ رہی تھی جس پر یقین کرنا اس کے لئے ممکن نہ تھا۔

کیا یہ حرم تھی۔وہ اس کے سامنے صحیح سلامت کھڑی تھی لیکن کیسے ممکن تھا حرم تو مر چکی تھی۔اسے تو خداش نے مار ڈالا تھا تو وہ اس کے سامنے کہاں سے آسکتی تھی

کیسے وہ زندہ واپس آسکتی تھی نہیں یہ ضرور اس کا کوئی خواب تھا

اور اگر وہ خواب نہیں تھا تب بھی وہ اپنی آنکھوں کے سامنے ہونے والے اس منظر کو کو قبول نہیں کر پا رہی تھی۔

وہ کتنی ہی دیر سے اپنے سینے سے لگائے کھڑا رہا۔بے تحاشا خوبصورت احساس کے تحت اس کی ننھی سی گڑیا اس کے بے حد قریب تھی وہ محبت سے اس کا ماتھا چومتا اسے اپنے سامنے کرتا اپنی آنکھوں کو سکون پہنچا رہا تھا جو اتنے دنوں کے بعد اسے دیکھ رہی تھی

ویسے ہی ہنستی مسکراتی اس کی چھوٹی سی گڑیا اس کے بالکل ساتھ تھی جبکہ اس کے پیچھے وہ آدمی کھڑا تھا جو اس کی گڑیا کو اس سے دور کر گیا تھا لیکن وہ کوئی غیر نہیں تھا

وہ ان کا اپنا تھا جس نے بہت کچھ سہا تھا بہت ساری مشکلات دیکھی تھی

وہ حرم کو خود سے علیحدہ کرتے ہوئے وہ اس کی طرف بڑھا تھا۔خداش نے خود ہی پہل کرتے ہوئے اسے گلے سے لگایا تھا جبکہ وہ خاموشی سے کھڑا تھا اس نے کسی طرح کی کوئی گرمجوشی نہیں دکھائی تھی۔

اور نہ ہی اس کے دل میں اس طرح کا کچھ بھی تھا جس کی بنا پر وہ اس سے خوش دلی سے ملتا

جب کہ حرم تو دیشم سے چپکی ہوئی تھی جواب تک بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔

کیاہوا مجھے واپس دیکھ کر آپ کو خوشی نہیں ہوئی۔ کیا آپ مجھ سے خفا ہو جو میں آپ کو بتائے بنا چلی گئی۔ لیکن میرا کوئی قصور نہیں ہے سارا قصور ان کا ہے آپ پلیز مجھ سے ناراض مت ہوں ورنہ میں بھی ناراض ہو جاؤں گی اس کی طرف سے یوں بے یقینی سے دیکھ کر وہ اس سے دور ہٹ کر ناراضگی سے کہنے لگی۔

خوشی تو ہوئی ہے حرم لیکن محترمہ کو جھٹکا زور کا لگا ہے تم چلو پہلے داداجان سے ملو جو تمہارے واپس آنے کی خوشی میں سکون کا سانس ہی نہیں لے رہے ہیں جب سے انہیں پتا چلتا ہے کہ تم لوگ آرہے ہو ان کے پیر زمین پر ہی نہیں ٹھہر رہے

میں آرام کرنا چاہتا ہوں خداش حرم کو سامنے والے کمرے کی طرف چلنے کا اشارہ کررہا تھا جب اس نے کافی رکھے سوکھے لہجے میں کہا۔

ہاں کیوں نہیں تمہارا کمرہ تیار کروادیا ہے داداجان نے پہلے داداجان سے ملو پھر آرام کر لینا خداش نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا تھا

فی الحال مجھے آرام کی ضرورت ہے میں کسی سے نہیں مل سکتا اگر آپ مجھے میرا کمرہ بتادیں تو آپ کی مہربانی ہوگی۔

اس کا انداز اس کے ساتھ کچھ لیادیا سا تھا

اسے کمرہ دکھادو۔اس نے پیچھے کھڑے ملازم سے کہا اور حرم کا ہاتھ تھام کر اسے داداجان کے کمرے کی طرف لے گیا۔

حرم۔۔۔۔اسے جاتے دیکھ کر اس نے پکارا تھا۔

آپ جا کر کمرے میں آرام کریں میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں وہ واپس اس کے پاس آتے ہوئے بولی

نہیں تم میرے ساتھ چلو وہ شاید بے یقینی کی کیفیت میں تھا شاید ان لوگوں پر بالکل یقین نہیں کر سکتا تھا۔

سر شوہر میں دادا جان سے مل کر آتی ہوں اگر آپ کو ڈاوٹ ہے تو آپ بھی چلے میرے ساتھ ملنے ان سے اس نے اس کا ہاتھ تھاما تھا

نہیں مجھے کسی سے نہیں ملنا اس گھر میں تمہارے علاوہ میرا اور کسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

تو بس ٹھیک ہے آپ اوپر اپنے کمرے میں چلیں میں آپ کو پورے بیس منٹ میں جوائن کرتی ہوں۔

اس نے بہت محبت سے اسے سمجھایا تو شاید وہ اس کی بات کو سمجھ گیا تھا۔

بیس منٹ سے ایک سیکنڈ اوپر نہیں وہ جاتے جاتے اسے وارن کر گیا تھا۔

سر آپ کا کمرا اوپر کی طرف ہے۔۔۔ ملازم کے ساتھ وہ اوپر کی طرف جانے لگا جبکہ دیشم حیران تھی کون تھا یہ لڑکا اور حرم کے ساتھ کیوں تھی۔

کیا چل رہا تھا یہاں اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

وہ حیران کیسے کبھی دادا جان کے کمرے کی طرف دیکھ رہی تھی تو کبھی وہ پر جاتے اس لڑکے کو جسے شاید آج سے پہلے اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

لیکن پھر یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ حرم سے اس لڑکے کا کیا تعلق تھا اور حرم اس کے ساتھ کیوں گئی تھی اور وہ اتنے وقت سے اس کے ساتھ کیسے رہی تھی

oooooo

داداجان کتنی ہی دیر اسے اپنے سینے سے لگائے کھڑے رہے وہ اتنی زیادہ خوش تھی کہ انتہا نہیں

داداجان کے نگاہیں بار بار دروازے کی جانب اٹھ رہی تھی جہاں سے ابھی تک کوئی بھی اندر نہیں آیا تھا خداش بھی ان کی بے چینی کو محسوس کر چکا تھا

داداجان وہ آرام کی خاطر اپنے کمرے میں گیا ہے یقینا لمبا سفر تھا وہ تھک گیا ہو گا اور ویسے بھی فی الحال اسے یہ ساری چیزیں قبول کرنے میں تھوڑا سا وقت لگے گا آپ پلیز پریشان مت ہوں میں سب کچھ سنبھال لوں گا خداش نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے انہیں یقین دلانے والے انداز میں کہا تھا

مجھے تم پر پورا یقین ہے کہ خداش تم سب کچھ سنبھال لو گے تم نے آج تک مجھے کسی چیز نے مایوس نہیں کیا اور مجھے یقین ہے کہ اس معاملے میں بھی تم پیچھے نہیں ہٹو گے یہ سب کچھ تمہارے حوالے ہے۔

ہم اسے واپس نہیں جانے دیں گے اب میں اپنے پوری خاندان کو مکمل کر دینا چاہتا ہوں میں تم لوگوں کے بغیر نہیں رہ سکتا مجھے میرا خون چاہیے اپنے خون کا ایک قطرہ بھی میں خود سے دور نہیں کر سکتا۔وہ یشام کے معاملے میں بہت زیادہ جذباتی ہو رہے تھے اور خداش ان کی کنڈیشن کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ بھی رہا تھا۔

داداجان یہ کس کی شادی ہو رہی ہے یہ اتنی ساری تیاریاں کس کی شادی کی خوشی میں کی جا رہی ہیں کیا دیدم آپو یا سومیہ آپو میں سے کسی کی شادی ہے وہ کب سے اپنے دل میں یہ سوال لیے بیٹھی تھی ان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

یہ ریدم کی شادی کی تیاریاں ہو رہی ہیں تم اسے نہیں جانتی لیکن تمہاری معلومات کے لیے میں بتا دیتا ہوں کہ وہ تمہارے چاچا کی بیٹی ہے تمہارے چچا ساغر کی بیٹی۔ ہمیں ہمارے بچھڑے ہوئے رشتے ملے ہیں حرم یشام بھی ہمارا پوتا ہے اور ریدم بھی ہماری پوتی ہے۔ یہ لوگ ہم سے بچھڑے ہوئے تھے بڑی مشکل سے واپس ملے ہیں۔ دادا جان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بہت خوشی سے بتایا تھا جب کہ وہ خود بھی ریدم سے ملنے کے لیے کافی زیادہ ایکسائیٹڈ ہو گئی تھی۔

تھوڑی دیر میں وہ پارلر سے واپس آجائے گی تو تم اس سے مل لینا۔

لیکن فی الحال جاؤ تم یشام تمہارا انتظار کر رہا ہوں گا دادا جان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے اپنے سر پر ہاتھ مارا۔

میں تو انہیں صرف 20 منٹ کہہ کر آئی تھی اب وہ یقینا مجھ سے ناراض ہو جائیں گے آپ نہیں جانتے آپ کا یہ جو سڑو پوتا ہے نہ بہت زیادہ والا سڑو ہے۔ یہ تو میں ہوں جو ان کھڑوس کو لائن پر لگا کر رکھتی ہوں ورنہ وہ اتنے کوئی ۔۔۔۔"کیا ہوا آپ مجھے گھور کیوں رہے ہیں وہ اپنی دھن میں بولے جا رہی تھی اور نہ جانے وہ کیا کیا بولنے والی تھی جب دادا جان کو خود کو گھورتے پا کر ان سے پوچھنے لگی۔

تم ہمارے سامنے ہمارے پوتے کے لئے اتنے عجیب قسم کے الفاظ استعمال کر رہی ہو تو کیا تم ہم سے شاباشی کی امید رکھتی ہو وہ ذرا سخت لہجے میں بولے۔

واواپوتے کو آئے دومنٹ نہیں ہوئے کہ اتنی خوبصورت حسین پلس معصوم پوتی بھول گئی۔مت بھولیں ان کو یہاں میں لے کر آئی ہوں اور اگر میں چاہوں تو ان کو واپس بھی لے کر جاسکتی ہوں۔

اس لیے بہتر ہوگا کہ پہلے پوتی سے پیار محبت جتائیں پھر پوتے سے ورنہ مجھ سے پنگا ناٹ چنگا وہ انہیں دیکھتے ہوئے ذرا سی گردن اکڑا کر بولی تھی اب کوئی معمولی بات تو تھی نہیں اس نے داداجان کا خواب پورا کیا تھا ان کے پوتے کو ان کی حویلی لے کر آئی تھی

جس پر وہ ان سے زیادہ نہیں تو آدھی پونی جائیداد لکھوانے کا تو کا ارادہ رکھتی تھی۔

خداش ہماری چھری لا کر دو پہلے ہم اس کی گردن کی اکڑ ختم کرتے ہیں۔ہمارے سامنے گردن اکڑاتی ہے کدھر گئی ہماری چھری۔۔۔؟

وہ آگے پیچھے دیکھتے خداش سے بولے جو ان لوگوں کو لڑتے دیکھ کر پہلے ہی یہاں سے غائب ہو چکا تھا جبکہ ان کو چھری کی طرف کافی سیریس طور پر متوجہ دیکھ کے وہ بھی وہاں سے بھاگ نکلی تھی۔

جبکہ اس کے کمرے سے بھاگتے ہی داداجان کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آگئی تھی آج وہ صحیح معنوں میں خوش تھے ان کا پورا خاندان ان کے ساتھ تھا ان کے پاس تھا ان کے بچھڑے رشتے ان کو مل چکے تھے۔

اب بس ان رشتوں کے دل میں موجود نفرت کی دھول کو صاف کرنا تھا جو مشکل تھا لیکن ناممکن نہیں

OOOOOO

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو یشام کو دائیں سے بائیں ٹہلتے ہوئے پایا وہ بے چین لگ رہا تھا اسے آتے دیکھ کر تیزی سے اس کی طرف قدم بڑھاتا اس کے دونوں بازو کو تھام چکا تھا

کیا کہا ان لوگوں نے تمہیں میرے بارے میں کہیں ان لوگوں نے تمہیں مجھے چھوڑنے کے لئے تو نہیں کہا۔۔۔۔؟

دیکھو اگر ایسا کچھ بھی ہے تو مجھے صاف صاف بتا دو میں ابھی کے ابھی اپنے ساتھ لے کر چلوں گا

مجھے ان لوگوں پر بالکل یقین نہیں ہے یہ تمہیں مجھ سے چھیننے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں

مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا مجھے ان لوگوں کی نیت پر پہلے ہی شک تھا اتنی دیر سے تم سے کیا باتیں کر رہے تھے یہی نہ کہ تم مجھے چھوڑ دو سب سمجھ میں آ رہا ہے مجھے یہ لوگ ہمیشہ سے۔۔۔۔۔۔

یہ سب کیا کہہ رہے ہیں آپ وہ لوگ ایسا کیوں چاہیں گے سب کو پتہ ہے میں آپ کی بیوی ہوں اور آپ کو یہاں تک لے کر آئی ہوں اپنے ساتھ کوئی بھی مجھے آپ کو چھوڑنے پر مجبور کیوں کہے گا

یشام آپ اتنے زیادہ شکی کیوں ہو گئے ہیں اس سے پہلی بار اسے اس کے نام سے پکارا تھا

لیکن اس وقت تو وہ اتنی ذہنی اذیت کے شکار میں تھا کہ وہ اس چیز کو محسوس ہی نہیں کر پایا تھا

کوئی مجھے آپ سے دور لے کر نہیں جائے گا اور نہ ہی میں آپ کو کبھی چھوڑ کر جاؤں گی یہاں کوئی نہیں ہے جو ہمیں ایک دوسرے سے الگ کرنا چاہے یہاں سب لوگ ہم سے محبت کرتے ہیں وہ آہستہ سے اپنے نازک سے ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھام کر اسے سمجھا رہی تھی جب اچانک ہی یشام نے اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ دیا

واپس چلتے ہیں حرم میں یہاں پاگل ہو جاؤں گا اس تھوڑی سی دیر نے مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے میں نہیں رہ سکتا ان لوگوں کے بیچ ایک عجیب سا ڈر مجھے ہر وقت ہی رہتا ہے

جتنی دیر ہوئی ہے مجھے یہاں آئے ہوئے اتنی دیر سے بس دل میں ایک ہی ڈر ہے کہ کہیں تمہیں مجھ سے چھین نہ لیا جائے مجھے نہیں ہے بھروسہ ان لوگوں پر میں نہیں اعتبار کر سکتا کسی پر بھی پلیز ہم واپس چلتے ہیں نہ۔

وہ اس کے کندھے پر سر رکھے اپنی دھن میں بولے جا رہا تھا جب حرم نے آہستہ سے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر سامنے کیا

ہم صرف پندرہ دن تک یہاں رہیں گے اگر ان پندرہ دن میں آپ کو اس بات کا یقین نہ ہوا کہ یہ لوگ آپ سے محبت کرتے ہیں اور ہمیں یہاں کوئی ایک دوسرے سے الگ نہیں کرے گا تو ہم واپس چلیں گے۔اور اگر آپ کو یقین ہو بھی گیا تب بھی ہم وہی کریں گے جو آپ چاہتے ہیں پلیز ریلیکس ہو جائیں میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ جو بھی آپ جو چاہیں گے وہی ہو گا

اتنا تو یقین کر سکتے ہیں نہ آپ اپنی حرم جان پر۔۔۔؟ وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی جب کہ یشام نے اگلے ہی لمحے اسے تھام کر خود میں بھینچ لیا تھا جیسے ایک سیکنڈ کے لئے بھی الگ نہ کرنا چاہتا ہو۔

حرم بچے نیچے آجاؤ ریدم پارلر سے آگئی ہے اسے باہر سے خداش کی آواز سنائی دی تھی۔

آپ کو پتا ہے میری ایک اور کزن بھی ہے اس کا نام ریدم ہے آپ ملیں گے اس سے۔

نہیں مجھے کہیں نہیں جانا۔وہ اسے خود سے الگ کرتا ہوا بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔

یہاں کمرے میں بور ہو جائیں گے نیچے شادی ہو رہی ہے بہت مزا آئے گا آئیں ناچلتے ہیں اس نے بہت پیار سے اس کا بازو تھامتے ہوئے کہا تھا

نہیں میں کہیں نہیں جانا چاہتا میں تھوڑی دیر آرام کروں گا تم جاؤ اور جلدی واپس آنا۔وہ خود کو ریلیکس کرتے ہوئے اسے جانے کی اجازت دینے لگا۔

ٹھیک ہے بس آپ آرام کریں بلکہ تھوڑی دیر کے لئے سو جائیں یہاں اس کمرے میں کوئی آواز نہیں آئے گی اور نہ ہی یہاں اس طرف کوئی آئے گا آپ جتنی دیر چاہے آرام کر سکتے ہیں میں جلدی آ جاؤں گی بلکہ میں ہر تھوڑی دیر میں جھانکی مارتے رہوں گی

۔تا کہ آپ کے دل میں یہ جو الٹے سیدھے وہم پیدا ہوتے ہیں نا یہ پیدا ہونا بند ہو جائیں وہ اس کے دونوں گالوں کو کھینچتے ہوئے اس کے قریب سے اٹھ گئی تھی۔جب اچانک یشام نے اس کا ہاتھ تھام لیا

تم جانتی ہو میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں اس کے سوال پر اس نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔

مجنوں جتنا۔۔۔اس نے بازو پھیلا کر جواب دیا تھا اور اس کے دلکش انداز پر خود مسکرا دیا۔

اس سے بھی زیادہ۔۔۔۔۔۔"

رانجھے جتنا۔۔۔؟اس نے پھر سے جواب دیا

بچھڑنے والوں کی بات کیوں کرتی ہو تم اس نے ذرا سختی سے پوچھا

تو پھر کس کی بات کروں۔۔۔۔؟وہ اسے دیکھ کر سوال کرنے لگی

یشام احمر جتنا کہو۔۔۔۔کیونکہ یشام احمر جتنا پیار کوئی نہیں کر سکتا۔اس نے اپنے نام پر زور دیا تھا۔جب اچانک ہی وہ اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اس کے گال پر اپنے گداز لبوں کا لمس چھوڑتی وہاں سے بھاگ نکلی تھی جب کہ وہ کتنی ہی دیر اپنے گال پر ہاتھ رکھے اس کے لمس کو محسوس کرتا رہا

oooooo

تم ایسے جاؤ گی شادی پر وہ کمرے میں آیا تو اسے سرخ رنگ کی خوبصورت فراک میں بے حد خوبصورتی سے تیار پا کر اس کے سامنے کھڑا ہوتے پوچھنے لگا

ہاں یہ فراک آپ لے کر آئے تھے میں نے سوچا آج کے فنکشن کی مناسبت سے یہ بہت خوبصورت لگے گی کیسی لگ رہی ہے مجھ پر وہ پوری طرح گھوم کر اسے دکھاتے ہوئے بولی

بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی اتار واسے اور اگر ایسا لباس پہنا ہو تو بند کمرے میں میرے سامنے پہنا کرو خبر دار جو تو اسے پہن کر باہر نکلی کچھ اور پہنو

ہزار طرح کے کام ہوں گے مجھے وہاں پر سارا دن تمہیں دیکھتا رہوں گا تو کام کیسے کروں گا۔اس طرح سے تو میرا دھیان ہی تم پر سے نہیں ہٹے گا بیوی ایسا ظلم میں برداشت نہیں کر سکتا چلو شاباش چینج کر کے آؤ

زریام نے اس کے منہ پر انکار مارا تھا

کیا مطلب ہے آپ کا میں اچھی لگ رہی ہوں اس لیے یہ ڈریس نا پہنوں یا آپ کو اچھا نہیں لگ رہا وہ گول مول جواب پر کنفیوز ہوئی تھی۔

بیوی تمہیں ساری زندگی مطلب سمجھاتے سمجھاتے میں بڈھا ہو جاؤں گا میری پیاری بیوی اگر تم اس لباس میں باہر نکلو گی تو میرا دھیان تم پر رہے گا اور میں اور کسی کام کے قابل نہیں رہوں گا

اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم اس طرح سج سنور کر نکلو کوئی اور رنگ پہن لو یہ دیکھ کر میرا دماغ خراب ہو جاتا ہے

پھر وہاں شادی میں تو ہزار طرح کی لڑکیوں نے سرخ رنگ پہنے ہوں گے کیا سب کو دیکھ کر آپ کا دماغ خراب ہو جائے گا وہ لڑائی کے موڈ میں آچکی تھی کیا مطلب ہے اس کا سرخ رنگ اسے اتنی بری طرح سے ری ایکٹ کرتا ہے کہ وہ کسی کو پہنے ہوئے دیکھ ہی نہیں سکتا

اووو میری بیوقوف جھلی بیوی مجھے دنیا والوں سے کیا واسطہ جب خدا نے میرے نصیب میں اتنا خوبصورت چاند سا چہرہ اور نور سے بھرا دل لکھ دیا ہے مجھے اور کسی سے کوئی مطلب نہیں لیکن تمہیں اس خوبصورت روپ میں دیکھ کر میں اپنے دل پر قابو نہیں رکھ سکوں گا

اب تو میں تیار ہوں گی آپ اپنے دل پر قابو کریں یا پھر کچھ بھی کریں میں چینج نہیں کرنے والی اور بھولیے گا مت کہ آپ آج مجھے ایک سرپرائز دینے والے ہیں وہ کہتے ہوئے دوپٹہ سر پر لیتی کمرے سے ہی نکل گئی تھی مطلب صاف تھا وہ بے چین ہو یا اس کی نگاہیں اسی پر جمی رہیں وہ کسی کام کے قابل نہ رہے لیکن وہ کپڑے بلکل چینج نہیں کرے گی

۔

مطلب وہ چاہتی تھی کہ اس کی نگاہیں صرف اور صرف اسی پر ہی جمی رہی

بڑی چالاک ہو گئی ہے یہ بیوی میری۔۔وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا خود بھی اس کے پیچھے ہی کمرے سے باہر نکلا تھا۔

oooooooooooo

واو تم کتنی پیاری ہو۔۔۔۔۔"

اللہ تم تو بالکل دیشم آپو جیسی ہو۔۔۔۔

میں تمہیں نام سے بلاؤں یا تمہیں بھی آپو کہہ بلاؤں ویسے تو تم مجھ سے بڑی ہو۔۔ لیکن میرا تمہیں آپو کہنے کا بالکل دل نہیں کر رہا

کیا مطلب تمہارا مجھے عزت دینے کا دل نہیں کر رہا۔۔اس کے کہنے پر وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی جس پر ریدم بھی ہنس دی ریدم بھی پہلی بار کسی سے اتنی فری ہوئی تھی اس گھر میں۔اصل میں اسے حرم پہلی ہی نظر میں بہت اچھی لگی اور جب اسے یہ پتہ چلا کہ وہ لندن سے آئی ہے تب وہ اسے اور بھی زیادہ اچھی لگی کیونکہ وہ اپنی کسی بھی حرکت سے لندن کی گوری نہیں لگ رہی تھی۔

نہیں میرا تو دل نہیں کر رہا اگر میں نہیں دوں گی تو چلے گا کیا وہ کیٹی کے ساتھ شرارتیں کرتے ہوئے اس سے بولی تھی

چلو یار تم بھی کیا یاد کرو گی نہیں دو عزت میں بھی نہیں لیتی۔وہ اس سے بولتی اپنے آپ کو شیشے میں دیکھ رہی تھی گرین کلر کے خوبصورت شرارے میں وہ آسمان سے اتری کوئی آپسرا الگ رہی تھی۔

یار تمہیں ایک بات بتاؤں آج سے پہلے میں اتنی پیاری کبھی بھی نہیں لگی اس نے بے ساختہ ہی اپنے شیشے میں نظر آتے عکس کو فلائنگ کس دی تھی۔

اور میں خداش ویرو کی شادی سے پہلے پیاری کبھی نہیں لگی تھی۔ لیکن شادی پر نامیں بہت زیادہ تیار ہوئی تھی کیونکہ مجھے اپنے بھائی کی شادی پر بیسٹ دکھنا تھا۔

اور تمہاری اپنی شادی پر۔۔۔؟ تھوڑی دیر پہلے تائی امی نے اسے بتایا تھا کہ حرم اپنے شوہر کے ساتھ آئی ہے تو مطلب صاف تھا کہ وہ شادی شدہ ہے پہلے تو اتنی چھوٹی سی لڑکی کی شادی کا سن کر اسے عجیب لگا تھا لیکن پھر جس طرح کی جولی اور ہنس مکھ طبیعت کی وہ لڑکی تھی۔

وہ اس کی شادی کو اگنور کیے اسی سے باتیں کرنے میں مگن ہو گئی۔ ویسے تو اس نے دیشم کی بہت تعریف سنی تھی لیکن وہ اسے تھوڑی نکچڑھی اور مغرور لگی۔ باقی سامیہ اسے اچھی نہیں لگی اور دیدم کی عقل وہ ٹھکانے لگا چکی تھی۔

میری شادی میں نہ بڑی مزے کی ٹریجڈی ہوئی ہے۔ میرے جو ٹیچر ہیں نہ مجھ پر مر مٹے اور پھر انہوں نے مجھے کڈنیپ کیا اور ہمارا نکاح ہوا اور اس کے بعد اب نہ وہ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں کہ میرے بنا رہ نہیں سکتے۔ اور ہاں سب سے مزے کی بات بعد میں نہ وہ میرے کزن نکلے تم زرا یہیں پر رکو میں جھانکی مار کر آتی ہوں۔ وہ کیا ہے نہ وہ گھبرا جاتے ہیں میرے بغیر اس نے شرمانے کی بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

اور پھر اگلے ہی لمحے کمرے سے باہر دوڑ لگا دی۔

وہ پتا نہیں اس سے کون کون سے سوال پوچھنے والی تھی اس کے منہ میں ہی رہ گئے مطلب اتنی عجیب و غریب مخلوق اس نے پہلی بار دیکھی تھی کیا وہ کوئی کہانی بنا رہی تھی یا سچ مچ میں اسے اغواء کر کے نکاح کیا گیا تھا اور یہ کزن والا کیا معاملہ تھا اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

وہ سوچتے ہوئے ایک بار پھر سے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھنے لگی کہ اچانک اس کے فون پر میسج ٹون بجی

اس نے فون اٹھا کر دیکھا تو اسی کا نمبر جگمگا رہا تھا۔

اس نے اگلے ہی لمحے میسج کھول کر دیکھا تھا جس پر لکھا تھا "دل بے قرار کو سکون چاہیے یار کے دیدار کا اگر تصویر مل جاتی تو گزارا ہو جاتا"

اور اس کے ساتھ ہی بہت سارے ریڈ ہارٹس

شائزم شاہ تمہارے دل کو ایسا سکون پہنچاؤں گی نہ کہ ساری زندگی سکون کے لئے ترسو گے تم وہ فون واپس بیڈ پر پھینکتے ہوئے آئینے کے سامنے آرکی۔

جو کچھ تم نے میرے ساتھ کیا ہے نہ شائزم شاہ اس کا اگر گن گن کر حساب نہ لیا تو میں بھی تمہاری پھوپھو کی بیٹی نہیں

oooooo

شائزم نے بڑی محبت سے میسج لکھ کر سینڈ کر دیا تھا لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ آیا سین تو اسی وقت ہی ہو گیا تھا اس کا میسج لیکن کوئی جواب نہ ملنے پر وہ بدمزہ ہوا تھا سب لوگ آج مہندی کی رسم ادا کرنے کے لیے جانے والے تھے

لیکن اسے کوئی بھی اپنے ساتھ لے کر نہیں جا رہا تھا کل نکاح ہونا تھا ویسے تو نکاح ہو چکا تھا لیکن یہ بات ان کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا یا زریام جانتا تھا جو کسی کو نہیں بتانے والا تھا۔

تین دن سے وہ اسے مسلسل میسجز کر رہا تھا لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں آیا تھا

اس نے دو تین بار دھمکیوں بھرے میسج کیے تھے کہ وہ اس کی کال کو ریسو کرے لیکن اس نے اس کی دھمکیوں پر بھی کوئی رسپونس نہیں دیا تھا

اسے غصہ تو بہت آرہا تھا اس حد تک نظر انداز ہونے پر لیکن اس وقت وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا وہ شادی کے لئے مان چکی تھی اتنا ہی کافی تھا پہلے ہی وہ اس کے ساتھ بہت غلط کر چکا تھا اب تو وہ اسے منانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

اسے یقین تھا کہ وہ اسے منا لے گا یہ تھوڑا مشکل تو تھا وہ اس کے ساتھ پہلے ہی بہت زیادہ غلط کر چکا تھا اپنے غصے اور انا کی تسکین کے لیے اس نے اس کے ساتھ زیادتی کی تھی

اسے زبردستی نکاح کرنے پر مجبور کیا تھا اگر وہ اس کے دل کی بات کو جان جاتا تو بہتر تھا پہلے تو اسے اس کی غلط فہمی دور کرنی تھی اپنی زندگی کو خوبصورت بنانے کے لئے اسے بھی بہت کوشش کرنی تھی۔

لیکن وہ سب کچھ کرنے کو تیار تھا وہ اس سے معافی مانگ کر اپنی زندگی کو بہت خوبصورت بنا دینے والا تھا یہ جانے بنا کے دوسری طرف وہ اس کے بارے میں کیا سوچ ہوئے ہے

oooooo

آپ یہاں کیوں آئے ہیں یشام وہاں جا چکا ہے وہ آپ کا انتظار کر رہا ہو گا آپ کو وہاں پارک میں ہونا چاہیے تھا وہ اچانک اسے اپنے سامنے دیکھتے ہوئے کہنے لگی تھی

اچھا آپ نے اسے بھیج دیا میں تو یہاں آگیا تھا اس سے ملنے کے لیے موسم خراب تھا سوچا وہ نہیں آیا ہو گا خیر کوئی بات نہیں اب میں آ ہی گیا ہوں تو یہاں اندر تھوڑی دیر بیٹھ جاتا ہوں

وہ خود ہی مجھے وہاں نہ پا کر یہاں آجائے گا وہ اندر داخل ہونے لگا جب اچانک ہی کیمز نے دروازے کے آگے رک کر اس کا راستہ بند کر دیا۔

معاف کیجیے گا میرا شوہر اور میرا بیٹا اس وقت گھر پر موجود نہیں ہے اور ان کی غیر موجودگی میں کوئی مرد میرے گھر آئے مجھے یہ بات منظور نہیں ہے

آپ ان کی موجودگی میں آیئے گا تو زیادہ بہتر رہے گا وہ اسے دیکھتے ہوئے بنا لحاظ کیے بولی تھی پہلے ہی اسے اس کی حرکتیں پسند نہیں تھی آج یشام گھر پر نہیں تھا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا کہ وہ اس آدمی کو اندر گھسنے دیتی

بھابھی جی میں بس تھوڑی دیر بیٹھ کر چلا جاؤں گا جب تک یشام آتا ہے وہ مجھے وہاں پارک میں نہ پا کر خود ہی یہاں آجائے گا موسم خراب ہو رہا ہے اس نے چہرے پر بشاشت طاری کرتے ہوئے اس سے کہا تھا

لیکن اس کا میٹھا لہجہ بھی اسے پگھلانے میں کامیاب نہ ہو سکا تھا اس نے نفی میں سر ہلایا تھا

نہیں بھائی صاحب آپ تبھی آئے گا جب احمر خود گھر پر موجود ہوں اور ویسے بھی آپ کا تعلق ان سے ہے مجھ سے نہیں اور مجھے ویسے بھی پسند نہیں کہ کوئی بے وجہ میں آکر میرے گھر بیٹھے میں آپ کی کوئی خدمت نہیں کر سکتی

اس نے اپنے انداز میں کسی طرح کی لچک نہ آنے دی تھی بے شک وہ احمر کا کزن تھا لیکن اس کے لیے ایک انجان مرد تھا شاید اتنی رعایت تو وہ احمر کے سگے بھائیوں کو بھی نہ دیتی تو یہ تو پھر اس کا کزن تھا

میں اتنا بے اعتباری انسان نہیں ہوں کہ آپ مجھے گھر کے اندر تک نہ آنے دیں اس نے ذرا سختی سے کہا تھا جیسے اس کی بات اسے بری لگی ہو اور وہ یہ بات اس پر ظاہر کرنا چاہتا ہو

لیکن وہ جانتی تھی کے اس کا یوں اسے دروازے پر کھڑے رکھنا اور اندر آنے کی اجازت نہ دینا اسے برا لگ رہا ہے لیکن کنیز یہ اپنے لیے بہت بہترین سمجھ رہی تھی

بے شک آپ بے اعتبار نہیں ہیں میرے شوہر کے لیے۔۔ لیکن میرے لیے میرے شوہر کے علاوہ ہر غیر مرد بے اعتبار ہے اس نے کہہ کر دروازہ منہ پر بند کر دیا تھا جب کہ راحیل کے لیے یہ زندگی کا سب سے توہین آمیز لمحہ تھا وہ مٹھیاں بھینچتا وہیں سے پیچھے ہٹ گیا تھا

ooooo

تم دونوں میں کیا کوئی ناراضگی چل رہی ہے وہ داداجان کے کمرے میں آئی تو داداجان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا

وہ ان کے سامنے ان کی دوائی رکھتے ہوئے نفی میں سر ہلا گئی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ ان دونوں کی آپسی لڑائی گھر کے بڑوں تک پہنچے

نہیں داداجان سب کچھ ٹھیک ہے کوئی لڑائی تو نہیں ہوئی بس تھوڑی سی ناراضگی ہے وہ بھی ان شاءاللہ ختم ہو جائے گی اس نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا تھا

خداش کے لیے اس کے دل میں اب تک جو بھی غلط فہمی تھی تقریباً دور ہو گئی تھی لیکن اس کے باوجود بھی خداش اسے منہ ہر گز نہیں لگا رہا تھا جب سے حرم واپس آئی تھی اس نے خداش کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی تھی

وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن وہ اسے منہ ہی نہیں لگا رہا تھا وہ جس طرف جا رہی تھی خداش وہ جگہ ہی چھوڑ دیتا میں نوٹ کر رہا ہوں خداش تمہاری طرف دیکھتا نہیں ہے وہ تم سے ناراض لگ رہا ہے تم دونوں میں کوئی لڑائی جھگڑا ہوا ہے تو مجھے بتا دو ہو سکتا ہے کہ میں تم لوگوں کی مدد کر سکوں وہ اس کی بے بسی کو دیکھتے ہوئے بولے تھے

اگر آپ چاہتے تو پہلے میری مدد کر دیتے پہلے مجھے بتا دیتے کہ یہ جو سب کچھ آپ لوگ کر رہے ہیں۔ جھوٹ ہے وہ تو مجھے تائی امی نے بتایا حرم کے بارے میں وہ شروع سے جانتی تھیں

سب لوگ اتنے پر سکون تھے اور میں یہاں حرم کا سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی دادا جان آپ لوگوں نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا

اگر آپ کے لئے تائی اور تایا ابو قابل اعتبار تھے تو میں کیوں نہیں گھر والوں سے آپ لوگوں نے یہ بات چھپائی احمر بھائی آپ کے لیے اتنی اہمیت رکھتے تھے کہ آپ کو یہ سارا کچھ کرنا پڑا تو یہ کرنے سے پہلے آپ ہمیں بھی بتا سکتے تھے آپ لوگوں نے یہ سب کچھ ہم سے چھپایا کیوں۔

کیونکہ یہ گھر کے بڑوں کی بات تھی ضروری نہیں کہ ہر چیز میں بچوں کو شامل کیا جائے اور تمہاری عقل سے ہم اندازہ لگا چکے تھے کہ تم اتنے اعتبار کے لائق ہرگز نہیں ہو وہ بنا لحاظ رکھے بولے تھے۔ وہ کچھ بولنا چاہتی تھی کہ دادا جان پھر سے بولے

تم اتنی عقل سے پیدل لڑکی ہو کہ اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکی کہ اگر حرم کی موت کا اس کا ماں باپ کو کوئی افسوس نہیں ہوا۔ تو تم کیوں پاگل ہو رہی ہو۔ تمہیں کیا لگتا ہے حرم کے ماں باپ اس سے محبت نہیں کرتے تھے۔ تم شروع سے ہی بچکانہ ذہانت کی مالک ہو ہم تمہیں کچھ بھی بتانے کا رسک نہیں لے سکتے

اور خداش آپ کے اعتبار کے قابل تھے یقیناً ہونگے وہ تو ہر لحاظ سے بالکل پرفیکٹ ہیں نہ آپ کے لئے وہ جو بھی کرتے ہیں سب کچھ پرفیکٹ ہوتا ہے اور میں جو بھی کرتی ہوں سب غلط۔ کیونکہ آپ کو پیار ہی بس انہی سے ہے

یہ ہے تمہاری ذہانت اس لئے ہم تمہیں کوئی بات نہیں بتاتے تم اس قابل ہی نہیں ہو تمہیں کسی راز میں شامل کیا جاسکے تمہاری ساری سوئیاں تو اس بات پر آکر اٹک جاتی ہیں کہ ہم خداش سے تم سب لوگوں سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ ہم خود اس کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں وہی ہمارے لئے ہمارا سب کچھ ہے

جس دن تمہارے ذہن سے یہ بات نکل گئی نہ کہ خداش کے علاوہ باقی بھی ہمارے لئے اہمیت کے حامل ہیں تم خود بخود عقلمند ہو جاؤ گی اور جس دن تمہارے عقل میں یہ بات سما گئی نہ اس دن اس قابل بھی بن جاؤ گی کہ تمہیں اس گھر کے راز میں شامل کیا جاسکے

اور اب ہمارا دماغ مت کھاؤ جا کر اپنے شوہر کو مناؤ اگر مانتا ہے تو اور اگر تم اسی سوچ کے ساتھ اس کے پاس گئی نہ کہ اس کے علاوہ اس گھر میں کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتا تو تم اسے کبھی بھی منانے میں کامیاب نہیں ہو سکو گی

تم جانتی ہو ہم نے خداش کو کبھی یہ بات نہیں بتائی کہ وہ ہمارے لیے کتنا اہم ہے۔وہ خود جانتا ہے کہ ہم اس سے کتنی محبت کرتے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ تم نہیں جانتی کہ ہم تم سے کتنا پیار کرتے ہیں۔اپنی فضول سوچ پر قائم رہ کر خداش کے پاس کبھی مت جانا۔

وہ اسے جانے کا اشارہ کرتے ہوئے بولے تھے جبکہ آج پہلی بار داداجان کے منہ سے اپنے لیے یہ ادھورا اظہار محبت سن کر اسے جہاں تھوڑا سکون ملا تھا وہ خداش کی ناراضگی اسے پریشان بھی کر گئی تھی

اس نے کہا تھا تم پچھتاوگی اور آج وہ سچ میں پچھتا رہی تھی

OOOOOO

حرم نے آہستہ سے روازہ کھول کر چوتھی دفعہ کمرے میں قدم رکھا تو ابھی تک سے سوتے ہوئے پایا وہ گہری نیند سو رہا تھا شاید سفر کی ساری تھکاوٹ مٹا رہا تھا تو مسکراتے ہوئے اس کے بالکل پاس آکر لیٹ گئی

اور اس کا ہاتھ تھام کر اپنے اوپر رکھتے ہوئے اس کے موبائل اٹھا کر خوبصورت سی مسکان کے ساتھ تصویر بنائی

اور جناب یہ رہی میری آپ سے ملاقات کی چوتھی سیلفی یہ میری چوتھی جھانکی تھی تا کہ آپ کو یقین آجائے کہ میں بار بار آپ سے ملنے آتی رہی اس نے بڑی محبت سے اس کی بند پلکوں کو چھو کر اسے احساس دلایا تھا کہ وہ اس کے پاس ہے

اور اس کا موبائل واپس اس جگہ پر رکھتے ہوئے آہستہ سے اس کا ہاتھ پیچھے کر کے اس کے قریب سے اٹھ گئی تھی

اپنے وعدے کے مطابق وہ بار بار کمرے میں آتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی اس وقت حرم کو سخت بھوک لگ رہی تھی لیکن وہ اس کے جاگنے کا انتظار کر رہی تھی تاکہ وہ دونوں ایک ساتھ کھانا کھا سکے

وہ اس کے لئے اتنا خاص ہو جائے گا اس بات کا اندازہ حرم کو پہلی دفعہ ہوا تھا وہ اسے اتنا چاہنے لگی تھی اسے ہر گز پتا نہ تھا لیکن آج اس کی بے پناہ چاہت اور اسے کھو دینے کے ڈر نے اسے اس بات کو قبول کرنے پر مجبور کر دیا تھا کہ وہ بھی اس کے لیے بے حد اہم ہے

اس کے دل نے سرگوشیانہ انداز میں اپنے ہی دل کا حال سنا دیا تھا

وہ اس شخص سے محبت کر بیٹھی تھی اور اس بات کو اپنے دل سے قبول بھی کر چکی تھی۔ کمرے کو باہر سے دوبارہ بند کرتے ہوئے وہ شادی کی رسموں میں شامل ہو چکی تھی ریدم کے سسرال والے آ چکے تھے جن کا ان سب نے مل کر ویلکم کرنا تھا

ooooo

رسم شروع ہو چکی تھی۔ سب لوگ باری باری آ کر اسے مہندی لگا رہے تھے عمایہ اور زریام کے مہندی لگا لینے کے بعد خداش اور دیشم کو رسم کرنے کے لیے کہا گیا۔

داداجان کب سے دیشم کو خداش سے بات کرنے کی کوشش میں ناکام ہوتے ہوئے دیکھ کر خود ہی ان کی مدد کے لیے آگے بڑھے تھے ان کا کوئی ارادہ نہ تھا اپنی بیوقوف پوتی کی مدد کرنے کا لیکن جو بھی تھا اب اپنی پوتی کے لیے انہیں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا

بے شک ان کی پوتی ہی عقل سے پیدل تھی تو انہیں خود ہی کوئی نہ کوئی حل نکالنا تھا۔

دادا جان میں ان سب رسموں کو نہیں کر سکتا آپ کو تو پتا ہے مجھے یہ سب کچھ نہیں آتا خداش نے معذرت کرنے کی کوشش کی تھی

مجھے آتا ہے میں بتاتی ہوں کیسے کرنا ہے وہ فوراً ہی اپنی خدمت لئے اس کے سامنے حاضر ہوئی تھی خداش نے سر سے پیر تک اسے خوبصورتی سے سجے سنورے دیکھا تھا

ایم ناٹ انٹرسٹڈ۔۔۔! شاید اس نے سب کا لحاظ کرتے ہوئے کہا تھا

انٹرسٹ لینا پڑتا ہے اپنے آپ تو آئے گا نہیں اور ویسے بھی اتنی محنت سے آپ نے سب کچھ کیا ہے تو رسم تو کرنی چاہیے نہ اس نے اس کا ہاتھ تھاما تھا جب خداش نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ اس کے نازک ہاتھوں کی گرفت سے کھینچ لیا تھا

اس نے کچھ کہا تو نہیں تھا لیکن آنکھوں سے وارن ضرور کیا تھا کہ اپنی اوقات میں رہو۔۔۔

اور پھر اسے دیکھے بنا ہی سٹیج کی طرف چلا گیا۔ جبکہ وہ خود شرمندہ ہوتے ہوئے اس کے ساتھ ہی اوپر قدم بڑھا چکی تھی۔ اب وہ اسے شرمندہ کرے ذلیل کرے کچھ بھی کرے جتنا کچھ وہ کر سکی تھی اس کے بعد خداش کا اسے الٹا سولی پر لٹکا دینا بھی جائز تھا

اوپر آکر ان دونوں نے رسم ادا کی تھی بلکہ اس نے کیا کیا تھا جو بھی کیا تھا دیشم نے کیا تھا جبکہ دیشم کا ہر رسم میں حصہ لینا مسکراتا انداز دیکھ ریدم حیران ہوئی تھی کہاں یہ مغرور لڑکی اس کو منہ ہی نہیں لگاتی تھی اور کہاں اب اس کی سگی بہنوں سے بڑھ کر اسے مہندی لگوا رہی تھی

اور اسے عجیب تو خداش کا انداز لگا تھا جو اب سے پہلے اس کا مجنوں بن کر اس کے آگے پیچھے گھومتا تھا اور آج اسے منہ ہی نہیں لگا رہا تھا

کنیز کیا آج دوپہر میں راحیل یہاں گھر پر آیا تھا۔۔۔؟

اور تم نے اس سے گھر کے اندر نہیں آنے دیا۔۔۔؟

یہاں تک کہ بدتمیزی سے دروازہ اس کے منہ پر بند کر دیا۔۔۔؟

وہ گھر آتے ہی اس سے سوال جواب کرنے لگا تھا جب کہ کنیز جو کھانا بنانے میں مصروف تھی ایک نظر اسے دیکھتی صرف ہاں میں سر ہلا گئی

جی بالکل ایسا ہی ہوا ہے وہ آپ کی غیر موجودگی میں گھر آئے تھے یشام ان سے ملنے کے لیے پارک گیا ہوا تھا اور وہ اندر آکر گھر میں بیٹھنا چاہتے تھے جو کہ مجھے ہرگز منظور نہیں تھا۔

جس کی وجہ سے مجھے ان سے بدتمیزی سے بات کرنی پڑی اور ان کے منہ پر دروازہ بند کرنا پڑا تا کہ وہ اندر آنے کی زحمت نہ کریں وہ بار بار اندر آنا چاہتے تھے اور مجھے یہ چیز ہرگز منظور نہیں تھی

اگر آپ کے کزن کی جگہ آپ کے سگے بھائی بھی ہوتے تو میں انہیں بھی اندر آنے سے منع کر دیتی اس نے صاف گوئی سے کہا تھا

اور اگر آپ مجھ سے اس بات پر خفا ہیں تو بے شک ہوتے رہے وہ مسلسل اپنے کام میں مصروف بولے جا رہی تھی

جبکہ اس کے انداز پر احمر کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ آ گئی

میں کیوں ناراض ہوں گا تم سے میں تو تمہیں شاباشی دینے آیا تھا اور یہ کہنے آیا تھا کہ بے شک میرے بھائی ہی کیوں نہ ہوں اگر تم اکیلے گھر پر ہو تو کسی کو بھی اندر نہیں آنے دینا اس لیے نہیں کہ مجھے ان لوگوں پر اعتبار نہیں ہے بلکہ اس لیے کیونکہ مجھے میری بیوی کے پردے کی قدر ہے

میں خوش نصیب ہوں کہ مجھے تم جیسی بیوی ملی ہے۔

اور تمہاری کوئی بھی بات مجھے کبھی بری لگی نہیں سکتی۔وہ بے حد محبت سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے اپنے بیٹے کی طرف متوجہ ہوا تھا جو پچھلے کچھ وقت سے اس سے ناراض تھا کیونکہ وہ راحیل سے ملنے نہیں جانا چاہتا تھا لیکن پھر بھی اس کا باپ اسے زبردستی اس سے ملنے سے مجبور کرتا تھا۔

اس نے نوٹ کیا تھا جو چاہت اور محبت اس کے لب ولہجے میں راحت صاحب ثقلین اور ثاقب صاحب کا نام لیتے ہوئے آتی تھی وہ راحیل کے ذکر پر نہیں آتی تھی یہ خون کی کشش تھی یا اسے راحیل پسند ہی نہیں تھا وہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا

لیکن یہ حقیقت تھی کہ جو لوگ اس سے محبت نہیں کرتے تھے اسے دھتکار رہے تھے اس کے دل میں ان کے لیے جگہ تھی لیکن راحیل کے لیے اس کے دل میں کوئی گنجائش نہیں تھی۔

کنیز آج کل میرا بیٹا مجھ سے کچھ زیادہ ہی ناراض رہنے لگا ہے۔ ویسے میرا ارادہ تھا اس کے ساتھ پلے ہاؤس جانے کا لیکن یہ تو مجھ سے بہت ناراض ہے اب میں کیسے لے کر جاؤں گا اسے احمر اس کے سامنے آکر ٹیبل پر بیٹھا تو وہ ناراضگی سے چہرہ پھیرنے لگا تھا لیکن وہ اس کی بات سن کر اس کی آنکھوں میں چمک آئی تھی

سچی بابا آپ مجھے پلے ہاؤس لے کر جاؤ گے وہ بڑی خوشی سے بولا جس پر احمر نے مسکراتے ہوئے اسے کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔

میرے بچے جب تم مجھ سے خفا ہوتے ہو نہ ایسا لگتا ہے جیسے پوری دنیا مجھ سے خفا ہو گئی ہے تم مجھ سے روٹھا مت کرو تم جو کہو گے میں کروں گا اپنی مما سے کہو کہ کھانا جلدی بنائیں

آج تو ہم نے اپنے بیٹے کی پسند کی جگہ پر جانا ہے وہ مسکراتے ہوئے بولا تو یشام فوراً اپنی ماں کے پیچھے لگ گیا تھا کہ وہ جلدی جلدی اپنا کام ختم کریں۔ جبکہ اس کے خوش ہونے پر وہ بھی جلدی جلدی اپنے ہاتھ چلانے لگی تھی

OOOOOOO

خداش فریش ہو کر باہر نکلا تو اسے بیڈ پر لیٹے ہوئے پایا غصے سے اس کی آنکھیں سرخ ہونے لگی تھی وہ اسے اپنے کمرے میں آنے سے منع کر چکا تھا بلکہ دھکے مار کر کمرے سے باہر بھی کر چکا تھا اس کی ہمت کیسے ہوئی تھی واپس اس کے کمرے میں آنے کی

اس کے پاس آتے ہوئے وہ ایک ہی جھٹکے میں اس کا بازو پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کر چکا تھا اور وہ جو سونے کی ناکام کوشش کر رہی تھی حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

اس سے ہرگز امید نہ تھی کہ وہ اسے سوتے ہوئے بھی اپنے کمرے میں برداشت نہیں کر سکتا

کیا کہا تھا میں نے تم سے دوبارہ اپنی شکل اس کمرے میں مت دکھانا تو کس کی اجازت سے میرے کمرے میں قدم رکھا ہے تم نے

میں نے کہا تھا نہ تمہاری ڈیمانڈ پوری ہو جائے گی میں داداجان سے طلاق کے بارے میں جلد ہی بات کر لوں گا لیکن فی الحال داداجان شادی کے کاموں میں بزی ہیں جیسے ہی شادی ختم ہوتی ہے تم اپنے رستے اور میں اپنے رستے تمہاری آرزو میں پوری کر دوں گا لیکن تم پھر میرے کمرے میں کیوں آئی ہو۔۔۔؟

وہ کسی طرح کا کوئی لحاظ مروت رکھنا ہی نہیں چاہتا تھا

خداش آپ ایک بار میری بات تو سن لیں میں جانتی ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے آپ مجھ سے ناراض ہیں آپ کو ناراض ہونا بھی چاہیے لیکن۔۔۔

میں ناراض ہوں تم سے۔۔۔۔۔؟ میں کیوں تم سے ناراض ہو گا تمہارا واسطہ کیا ہے میرے ساتھ تعلق کیا ہے تمہارا میرے ساتھ کہ میں تم جیسی لڑکی سے ناراض ہوں گا تمہیں تو میں اپنی زندگی کے کسی حصے میں شامل نہ کروں اور نہ ناراضگی۔۔۔۔۔ وہ تنفر سے ہنسا

ناراض اپنوں سے ہوا جاتا ہے غیروں سے نہیں اور تم سے یہ کاغذی رشتہ میں بہت جلد ختم کر دوں گا

نہ تم سے میرا کوئی تعلق رہا ہے اور نہ ہی میں مزید تم سے کوئی تعلق رکھوں گا نکلو میرے کمرے سے ابھی و اسی وقت۔۔۔۔۔۔۔

آپ پلیز ایک بار میری بات تو سن لیں

میں نے کہا نکلو میرے کمرے سے۔۔۔وہ بے حد غصے سے چلایا۔

میں نہیں جاسکتی باہر میرے کمرے میں مہمان رکے ہوئے ہیں۔داداجان نے مجھے اوپر بھیجا ہے۔پلیز مجھے رات کو یہیں پہ رہنے دیں۔ صبح ہوتے ہی چلی جاؤں گی۔وہ سمجھانے والے انداز میں بولی تھی۔

جب خداش غصے سے ٹاول پھینک کر بیڈ پر لیٹا اور ساتھ ہی لائٹ بھی آف کر دی۔

اس نے اندھیرے میں خداش کو گھورا تھا۔

اخر آج اس کی غلط فہمی دور ہو گئی تھی

کہ یہ شخص اس سے ناراض نہیں ہو سکتا

oooooooo

حرم کھانے کی ٹرے لئے اندر داخل ہوئی وہ شاید ابھی نہا کر نکلا تھا آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بالوں کو سنوار تا وہ اسے دیکھ کر مسکرا دیا تھا

شکر ہے سر شوہر آپ کی آنکھ تو کھلی ورنہ آج تو میں بھوکی ہی سو جاتی۔آپ کو پتا ہے میں نے ایک ذراسی مٹھائی کا ٹکڑا بھی اٹھا کر نہیں چیک کیا یہ سوچ کر کے آپ نے ابھی تک کچھ نہیں کھایا اتنی اچھی بیوی ہے آپ کی اور یہاں کسی کو احساس ہی نہیں وہ کھانا ٹیبل پر لگاتے ہوئے بول رہی تھی

مجھے پتا ہے میری بیوی بہت پیاری ہے وہ آگے بڑھتے ہوئے اچانک اس کے گال پر اپنے لب رکھ چکا تھا جب کہ حرم کی زبان جو بڑی تیزی سے اپنے جوہر دکھا رہی تھی منہ کے اندر ہی کہیں خاموش ہو کر بیٹھ گئی تھی۔

آپ ایسے نہ کیا کریں مجھے شرم آتی ہے وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھے ہوئے بولی جبکہ وہ دلکشی سے مسکراتے ہوئے صوفے پر بیٹھا اور اس کا بازو تھام کر اسے اپنے بالکل ساتھ بٹھا چکا تھا۔

میری اتنی اچھی بیوی نے اب تک مٹھائی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا بھی کیوں نہیں کھایا وہ نوالہ بناتے ہوئے اس کے منہ میں ڈالنے لگا

کیونکہ میری اماں کہتی ہیں کہ اگر شوہر بھوکا ہو تو بیوی کو کھانا نہیں کھانا چاہیے ایک ساتھ کھانا کھانے سے پیار بڑھتا ہے بس میں نے سوچا کہ میں بہت سارا پیار بڑھا لیتی ہوں۔

اس کے ہاتھ سے کھانا کھاتے ہوئے اس نے بڑے ہی سخی دل انداز میں کہا تھا جب کہ وہ مسکراتے ہوئے اس کی مسکراہٹ کو اپنے دل میں بسا رہا تھا

آپ نے اپنا موبائل فون دیکھا اس میں تصویریں دیکھی وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی

ہاں وہ تو میں نے تمہارے ہر چکر پر دیکھ لی تھیں۔وہ مزے سے بولا

مطلب آپ ہر بار جاگ رہے تھے۔۔۔؟

چار دفعہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں میں پانچ دفعہ آئی تھی پانچ تصویریں ہیں غور سے دیکھیں اس نے جلدی سے کہا

پہلی دفعہ تو میں سو رہا تھا نہ وہ مسکراہٹ دبا کر بولا

مجھے پہلے ہی شک تھا کہ آپ ہر بار پر جاگ رہے ہیں پر کیا ایکٹنگ کی ہے آپ نے مان گئے آپ کو آپ تو ایکٹنگ کے بادشاہ ہیں قسم سے وہ دانت دکھاتے ہوئے بولی۔

کہیں باہر چلیں۔ وہ اس کی بات نظر انداز کرتے بولا

آپ کو پتہ ہے کیا وقت ہو رہا ہے رات کے ساڑھے دس بجے ہیں اور آپ کو اندازہ بھی ہے کہ باہر کتنی سردی ہے ۔۔۔۔؟

اندازہ لگانے سے کیا ہوتا ہے جب تک محسوس نہ کیا جائے وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا

محسوس تو تب ہو گا نہ جب ہم آئسکریم کھائیں گے وہ سوچتے ہوئے بولی

تو پھر چلو چل کے ٹھیک سے محسوس کرتے ہیں وہ آخری نوالہ اس کے منہ میں ڈالتے ہوئے بولا۔

میں دادا جان سے پوچھ کر آتی ہوں وہ فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی

کسی سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے میں تمہارے ساتھ ہوں وہ اسے کہتے ہوئے اس کا جیکٹ نکال کر اسے زبردستی پہنانے لگا تھا مطلب وہ یہاں بھی اس کی صحت پر کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا

میرے خیال میں ہمیں ایک دفعہ پوچھ لینا چاہیے دادا جان ناراض ہوں گے اس طرح۔

مجھ سے ناراض ہونے کا کوئی حق نہیں رکھتا چلو اب اس کا ہاتھ تھام کر اسے زبردستی اپنے ساتھ لے گیا تھا جب کہ وہ چاہ کر بھی کسی کو بھی کسی کو بتا نہیں سکتی تھی کہ وہ لوگ باہر جا رہے ہیں

○○○○○○

اس کے دونوں ہاتھ مہندی سے بھرے ہوئے تھے جب تک یہ مہندی سوکھ نہیں جاتی تھی وہ لیٹ بھی نہیں سکتی تھی اور باہر بیٹھے بیٹھے وہ اچھی خاصی تھک بھی چکی تھی۔

اس کے باوجود بھی وہ اپنے ہاتھ پیر بچائے بیڈ پر بیٹھی ناچاہتے ہوئے بھی مہندی کے سوکھنے کا انتظار کر رہی تھی۔

جب اچانک اسے محسوس ہوا کہ اس کے علاوہ بھی کمرے میں کوئی موجود ہے اس نے مڑ کر بالکنی کی طرف دیکھا تو غصے سے اس کی آنکھوں میں جلن ہونے لگی اس کی ہمت کیسے ہوئی تھی اس کے کمرے میں آنے کی

تم گھٹیا انسان کس کی اجازت سے میرے کمرے میں آئے ہو دفع ہو جاؤ یہاں سے اپنی شکل مت دکھانا مجھے وہ غصے سے اس سے بولی تھی جو پتہ نہیں کیا کرنے میں مصروف تھا

ریلیکس جان من اتنا کیوں چلا رہی ہو میں یہیں پر ہوں میں آرام سے بات کرو ویسے مجھے بہت دکھ سے کہنا پڑ رہا ہے کہ لائٹنگ بالکل بھی اچھی نہیں کی گئی ذرا میرے گھر چل کر لائٹنگ دیکھو تو تمہیں پتا چلے کہ لائٹنگ کسے کہتے ہیں

یہ کیا کروایا ہے تمہارے گھر والوں نے اگر خرچہ بچانا تھا تو مجھے بتا دیتے میں کروا دیتا لائٹنگ اپنی مرضی سے ساری شادی کا چارم ختم کر رہے ہیں یہ تمہارے گھر والے

ہو گئی تمہاری بکواس ختم اس کے اندر داخل ہونے پر وہ اسے گھورتے ہوئے پوچھنے لگی تھی اگر تو اس کے ہاتھوں اور پیروں میں مہندی نہ لگی ہوتی تو وہ یقیناً اس وقت اس کی بینڈ بجا دینا چاہتی تھی

جی نہیں ابھی میری بکواس ختم نہیں ہوئی بلکہ ابھی میری بکواس شروع ہو گی سب سے پہلے تو تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے میرا فون کیوں نہیں اٹھایا پچھلے تین دن سے تمہیں فون کر کے خوار ہو رہا ہوں میں لیکن مجال ہے جو تم نے مجھے اپنی آواز تک سنائی ہو

مانا کہ شادی میں تم کچھ زیادہ خوش نہیں ہو لیکن کم از کم ہم فون پر ہائے ہیلو تو کر ہی سکتے ہیں نہ

اچھا ٹھیک ہے یار اب اتنا منہ بھی مت بناؤ ذرا مہندی دکھاؤ میرا نام کہاں لکھا ہے تم نے وہ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے اسکا ہاتھ دیکھنے لگا جب ریدم نے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیے وہ ابھی تک اسے گھورے جا رہی تھی یقیناً اسے امید نہ تھی اس کے یہاں آنے کی

یار ایسے گھورا مت کرو قسم سے میں منہ چوم لوں گا نیت بڑی سخت قسم کی خراب ہو رہی ہے میری تمہیں اس حسین روپ میں دیکھ کر۔

نکلو یہاں سے ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔۔۔۔وہ اسے گھورتے ہوئے بولی

جب کہ وہ اچانک ہی اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔

جب ریدم نے اس کے شدت سے بھرپور انداز پر اپنا ہاتھ اٹھا کر اس کے سینے پر رکھنا چاہا تھا لیکن اس سے پہلے ہی وہ اس کے بازو کو کہنی کے پیچھے سے پکڑ کر دور کر چکا تھا۔

اس کی سانسوں کی خوشبو کو خود میں اتار کر وہ پیچھے ہٹا

دماغ خراب ہے کیا تمہارا مہندی خراب کرنے کا ارادہ رکھتی ہو۔اگر مہندی خراب ہوئی نہ تو چھوڑوں گا نہیں وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تھا۔

اور پھر بڑی بے باکی سے اس کے بھیگے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے خشک کرتے ہوئے اٹھ گیا

تم ایک انتہائی کمینے انسان ہو اور میں تم سے کبھی کسی اچھی چیز کی امید نہیں کر سکتی وہ بے بسی سے اپنی گیلی مہندی کو دیکھتے ہوئے اسے کوسنے لگی

کمینہ تو میں سچ میں بہت ہوں اس بات کو میں خود بھی دل سے قبول کرتا ہوں لیکن تم سے وعدہ کرتا ہوں میں بہت خوش رکھوں گا تمہیں۔

کیونکہ تمہیں خوش رکھنا تو میرا فرض ہے آخر کار تم تو میری ہونے والی بلکہ ہو چکی بیگم ہو ویسے تو ہمارا نکاح کل ہونے والا ہے لیکن تمہیں دیکھے بنا رہ ہی نہیں سکا بہت پیاری لگ رہی ہو تم اور تمہیں دلہن کے روپ میں دیکھنے کے لئے میرا دل ابھی سے ہی فل سپیڈ میں دھڑک رہا ہے اور جب تم کل میرے پاس آؤ گی۔۔۔۔اف واللہ جانتی ہو کل میری زندگی کا سب سے خوبصورت دن ہونے والا ہے کیونکہ میری محبت میری چاہت سب کچھ میرے پاس ہو گا اور۔۔۔۔

اور اگر میں نے تمہیں تمہاری نانی نہ یاد کروادی تو میرا نام ریدم ساغر کاظمی نہیں وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی

اچھا تو محترمہ کے ارادے خطرناک ہیں وہ لطف اندوز ہوا۔

ویسے ایک بات بتاؤں یہ میرا دل ہے نا یہ آج بلکل بھی نیک نہیں ہے وہ ایک بار پھر سے اس کے بے حد قریب آتے ہوئے ہوئے بولا تو ریدم کا دل بے ساختہ دھڑک اٹھا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ کسی بھی طرح کی بے باکی مزید دکھاتا دروازے پر دستک ہوئی تھی

یہ کیا طریقہ ہے یہ لوگ کیا دن رات تمہارے کمرے میں ایسے ہی چکر لگاتے رہتے ہیں مجھے اس طرح کی ڈسٹربنس سخت ناپسند ہے۔

ریدم بیٹا میں نے تمہاری کیٹی کو دودھ پلا دیا ہے لے لو اسے باہر تائی امی تھی۔

اپنی شکل غائب کرو۔۔۔وہ اسے گھورتے ہوئے بولی

بڑی اکڑ رہی ہو ڈارلنگ یہ شکل تو آپ کو ساری زندگی دیکھنی ہے وہ اسے جتاتے ہوئے بولا۔

ریدم بیٹا کہیں سو تو نہیں گئی۔۔۔۔

بول دو کہ سو گئی ہو تائی امی کے سوال پر اس نے فوراً جواب دیا

نہیں جاگ رہی ہوں آ رہی ہوں وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

کتنی بے رحم ہو قسم سے وہ بدمزا ہو کر اٹھ گیا تھا جب کہ وہ مسکراتے ہوئے دروازے کی جانب جانے لگی جب اچانک ہی وہ اس کا چہرہ تھامتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا اس کا انداز انتہائی شدت لیے ہوئے تھا۔شاید نہیں یقیناوہ اس سے بدلہ لے رہا تھا

شائزم مسکراتے ہوئے اس کا سرخ چہرہ دیکھتا انتہائی بے باکی سے آنکھ دباتا ہوا وہاں سے نکل گیا تھا جب کہ وہ پیچھے پیر پٹخ کر رہ گئی۔

oooooo

کنیز کہاں ہو تم کنیز احمر بے حد خوشی سے گھر میں داخل ہوتے ہی اسے پکار رہا تھا جب کہ وہ جو کچن میں کام کر رہی تھی جلدی سے باہر نکلی

کیا ہوا ہے احمر آپ بہت خوش لگ رہے ہیں کیا کوئی خوشی کی بات ہے وہ اس کے پاس آتے ہوئے پوچھنے لگی تھی جبکہ وہ ہاں سر ہلاتا ہے اس لیے صوفے پر بیٹھا تھا

بابا جان مجھ سے ملنا چاہتے ہیں راحیل نے اپنا کام کر دکھایا اس نے بابا جان کو منا لیا۔جانتی ہو کنیز بھائی جان نے سخت مزاحمت کی لیکن پھر بھی راحیل نے ہمت نہیں ہاری اور آخر اس نے بابا جان کو مجھ سے ملنے کے لئے منا لیا ہے میں بہت خوش ہوں کنیز آخر بابا جان نے مجھے بلا لیا میں سمجھ نہیں پا رہا کہ اس نے یہ سب کچھ کیسے کیا اور میرے بھائی جن سے میں اتنی زیادہ محبت کرتا ہوں وہی لوگ میرے بابا کو میرے خلاف کر رہے ہیں اگر راحیل نہ ہوتا

احمر پلیز کسی کی باتوں میں مت آئیں ممکن ہے جو آپ کو دکھایا جارہا ہے وہ غلط ہو اور سچ کچھ اور ہو۔

نہیں کنیز جو میں نے دیکھا ہے وہی صحیح ہے اپنے بھائیوں سے میں اتنی محبت کرتا تھا اور وہ لوگ صرف دولت کے لیے اتنا گر گئے۔ کہ وہ چاہتے ہی نہیں کہ میں گھر واپس آؤں وہ افسوس سے بول رہے تھے جبکہ اپنے کمرے میں ہوم ورک کرتا یشام اپنے باپ کی یہ باتیں سن رہا تھا۔

اچھا آپ یہ ساری باتیں چھوڑیں مجھے بتائیں کہ باباجان سے ملنے کب جائیں گے وہ اس کا دھیان ہٹاتے ہوئے پوچھنے لگی جبکہ وہ اسے مزید بتانے لگا تھا۔

احمر جو بھی بات بتا رہا تھا اس میں زیادہ تر راحیل کی تعریفیں تھی راحیل کو اپنا دوست اپنا بھائی اور نہ جانے کیا کیا کہہ رہا تھا جس نے اس مشکل وقت میں اس کا ساتھ دیا تھا لیکن اس کے الفاظ اس کا لہجہ اس کی زبان اس کے اپنے ہی بھائیوں کے خلاف تھی۔ جو یشام کو بری طرح ڈسٹرب کر رہی تھی

oooooo

کہاں جا رہے ہیں زریام پلیز کچھ بتائیں بھی تو سہی وہ کافی زیادہ ایکسائٹڈ لگ رہی تھی جب کے وہ اسے کچھ بھی بتائے بنا اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا

مہندی کی رسم ادا کرنے کے بعد وہ سب لوگ گھر کی جانب جا رہے تھے جب اچانک ہی اس نے دادا جان سے کہا کہ وہ عمایہ کو کہیں لے کر جانا چاہتا ہے اور پھر وہ اسے کہیں لے آیا تھا

اور تجسس کے مارے اب تک صرف اس سے پوچھے جا رہی تھی اور وہ اسے کچھ بھی بتانے کو تیار نہ تھا اس نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ بس تھوڑی دیر میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لینا۔

بہت برے ہیں آپ اس طرح سے کوئی سرپرائز نہیں دیتا وہ اسے دیکھ کر روٹھے ہوئے لہجے میں بولی

تو زریام نے مسکراتے ہوئے گاڑی روک کر سامنے کی طرف اشارہ کیا تھا جہاں ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں لائٹ چل رہی تھی یقیناً کوئی اندر تھا لیکن کون۔۔۔۔۔!

شاید وہ اسے کسی خاص سے ملوانے کی خاطر یہاں لے کر آیا تھا۔

یہ کون سی جگہ ہے اور ہم یہاں کیوں آئے ہیں کیا وہاں اندر کوئی ہے کیا آپ مجھے یہاں کسی سے ملوانے کے لیے لائے ہیں۔۔۔؟

بہت زیادہ سوال کرتی ہو تم بیوی میں ایسے ہی تو نہیں کہتا کہ تم صرف شکل سے معصوم لگتی ہو باہر آؤ تو تمہیں پتہ چلا کہ وہاں کون ہے وہ مسکراتے ہوئے گاڑی سے نکلا اور اس کی طرف کا دروازہ کھول دیا۔

اگر آپ سے بھی سوال نہ کروں تو کس سے کروں۔۔۔؟ وہ اس کی بات کا برا مت منائیے بنا بولی تھی

کسی سے مت کرو مجھ سے ہی کرو آؤ جلدی وہ کب سے انتظار کر رہا ہے تمہارا وہ اس کا ہاتھ تھامے سے اندر کی طرف لے جانے لگا۔

جب کہ وہ اس کے ساتھ کھنچتی اندر تک آئی تھی لیکن سامنے کھڑے آدمی کو دیکھ کر حیرانگی سے کبھی زریام کو اور کبھی اسے دیکھنے لگی۔

○○○○○○○

ان کا جگر خون بنانا بند کر رہا ہے انہیں علاج کی ضرورت ہے فی الحال تو دوسرا بچہ پیدا کرنے کی کنڈیشن میں ہر گز نہیں ہیں۔

لیکن ڈاکٹر آپ نے تو کہا تھا کہ ان میڈیسن سے کسی طرح کا کوئی سائیڈ ایفیکٹ نہیں ہو گا اور آپ کہہ رہے ہیں کہ جگر۔۔۔۔۔۔۔

ضروری نہیں کہ یہ کوئی سائیڈ ایفیکٹ ہو یا ان میڈیسن کی وجہ سے ہوا ہو ہو سکتا ہے کہ کوئی شدید قسم کی بیماری ہو۔

اتنا فکر نہ کریں اس بیماری کا علاج ہے ان شاء اللہ یہ بہتر ہو جائے گی۔بس انہیں احتیاط کرنی ہو گی ڈاکٹر اسے سمجھاتے ہوئے بولی تھی جب کہ وہ یہ پچھلے چار سال سے اپنے دل میں دوسرے بچے کی خواہش لئے ڈاکٹرز کے چکر کاٹ رہے تھے آج انہیں دوسرا جھٹکا ملا تھا۔

فکر نہ کرے احمر ڈاکٹر کہہ تو رہی ہیں کہ اس بیماری کا علاج ہے جگر کا مسئلہ ایک عام سی بیماری سب ٹھیک ہو جائے گا کنیز نے اس کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اسے حوصلہ دیا تھا۔

یہ سب کچھ تمہاری ان فضول سوچوں کی وجہ سے ہے میں نے کہا تھا نہ کہ جب اللہ بہتر سمجھے گا تب بچہ ہو جائے گا لیکن نہیں تم نے تو یہ عجیب قسم کی میڈیسن کھانی تھی نا

اور یہ کوئی عام سی بیماری نہیں ہے کنیز خبر دار جو آج کے بعد تم نے کسی بھی طرح کی فضول میڈیسن لی وہ پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا

oooooo

عمایہ بھاگتے ہوئے سامنے کھڑے آدمی کے سینے سے جا لگی تھی جو کب سے بانہیں پھیلائے اسے اپنے پاس بلا رہا تھا

اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ ذریام اسے یہاں لے کر آئے گا اسے اس کے بھائی سے ملوائے گا وہ تو امید ہی چھوڑ چکی تھی کہ وہ اپنے شوہر کے سامنے اپنے بھائی سے کبھی ملاقات کر پائے گی

وہ کتنی ہی دیر اسے یونہی اپنے سینے سے لگائے کھڑا رہا جبکہ ذریام وہیں کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا تھا۔

تمہارے لئے وکیل میں نے ہائر کر لیا ہے اور ان شاءاللہ تمہیں کم سے کم سزا ہو گی تم نے بس اتنا کرنا ہے کہ کل صبح ہی اپنے آپ کو قانون کے حوالے کر دینا ہے

اور باقی سب کچھ میں سنبھال لوں گا تمہیں اور کسی چیز کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جب کہ عمایہ شاکڈ کی کیفیت میں اسے سن رہی تھی وہ کہہ رہا تھا کہ اس کا بھائی خود کو پولیس کے حوالے کر کے ساری زندگی جیل میں سڑتا رہے نہیں وہ ایسا نہیں ہونے دے سکتی تھی۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ذریام آپ چاہتے ہیں کہ بھائی ساری زندگی جیل میں رہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ان کا کوئی قصور نہیں ہے آپ کو پتہ ہے ان کے ہاتھ سے گولی غلطی سے چلی تھی وہ کسی کو مارنا نہیں چاہتے تھے۔

آپ پلیز ان کو پولیس کے حوالے مت کرے پلیز میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں انہیں پھانسی ہو جائے گی

کچھ نہیں ہو گا اسے عمایہ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔ میں اسے کچھ نہیں ہونے دوں گا کچھ بھی نہیں۔

تمہیں گھبرانے کی یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے یہ سارے کام میرے ہیں میں خود ہینڈل کر لوں گا تم بس اپنے بھائی سے ملو۔۔۔

اور بالکل ٹینشن مت لینا تم جانتی ہو تمہارا ٹینشن لینا کتنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے میں تم پر یا اپنے بچے پر کسی طرح کا رسک نہیں لے سکتا اسی لئے میں سوچ رہا تھا کہ یہ سارا معاملہ حل ہونے کے بعد تمہیں اس سے ملوانے لے کر آؤں گا۔

لیکن ارحم بہت پریشان تھا اسی لئے میں نے سوچا کہ پہلے تم دونوں بہن بھائی کی ایک ملاقات کروا کر اس کی پریشانی کو دور کر دیتا ہوں تم دونوں ایک دوسرے سے باتیں کرو میں اپنے دوست سے ذرا بات کر کے آتا ہوں وہ فون پر آنے والی کال کی طرف متوجہ ہوا تو ارحم عمایہ کو بٹھا کر اسے سارا معاملہ سمجھانے لگا تھا

OOOOOO

کیا ہوا دادا جان آپ اتنے زیادہ پریشان کیوں ہیں سب خیریت تو ہے نا وہ دادا جان کو دوائی دینے کے لئے ان کے کمرے میں آیا تو دادا جان کو کافی پریشان پایا

پتہ نہیں بیٹا حرم گھر میں کہیں پر بھی نہیں ہے اور یشام بھی کہیں پر نہیں ہے میں نے ملازم کو بھیجا تھا وہ پورا گھر دیکھ کر آئے وہ دونوں کہیں پر بھی نہیں ہے۔

کہیں وہ لوگ واپس تو نہیں چلے گئے کہیں یشام واپس تو نہیں چلا گیا اگر ایسا کچھ ہوا تو میرا کیا ہو گا۔ میرا احمر پھر سے مجھ سے روٹھ کر چلا جائے گا میں اسے دوسری بار کھو نہیں سکتا

خداش میں اس گھر کو ٹوٹتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا چاہے کچھ بھی ہو جائے یشام کو واپس نہیں جانے دوں گا۔

داداجان پلیز آپ پریشان مت ہوں وہ جانے سے پہلے ہمیں بتا کر جائیں گے اس طرح سے تو نہیں جا سکتے نا۔یشام نہ سہی لیکن حرم تو بتائے گی نا

آپ پلیز پریشان مت ہوں میں ابھی دیکھ کر آتا ہوں وہ۔پریشانی سے کہتے ہوئے کمرے سے نکلنے لگا تھا جب وہ دونوں گھر کے اندر داخل ہوتے نظر آئے۔

یہ کونسا وقت ہے باہر جانے کا تم لوگ کہاں گئے تھے اور کہیں گئے ہوئے تھے تو کم از کم بتا کر بھی تو جا سکتے تھے دادا جان کب سے پریشان ان لوگوں کو ڈھونڈ رہے ہیں

خداش نے ان کو روکتے ہوئے کہنے لگا تھا۔

میں کسی کا پابند نہیں ہوں جو کسی کو بتا کر جانا ضروری سمجھتا اپنی مرضی کا مالک ہوں اور ہمیشہ سے اپنی مرضی ہی کرتا آیا ہوں میرے لیے کسی کو بتا کر جانا ضروری نہیں تھا

اور اگر ہمارے لئے کوئی پریشان ہوتا ہے تو یہ ان کا اپنا سر درد ہے ہمارا نہیں میں اپنی بیوی کو جہاں چاہے لے کر جا سکتا ہوں مجھے اس کے لئے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔اس نے بہت بدلحاظی سے کہا تھا۔

جب کے اس کا انداز خداش کو بھی غصہ دلا گیا تھا۔

لیکن داداجان نے اسے کچھ بھی نہ کہنے کا اشارہ کیا تھا

بیٹاتم جہاں چاہے وہاں جاسکتے ہواور جب چاہے تب گھر واپس آسکتے ہو لیکن جانے سے پہلے اگر تم ایک بار ہمیں بتا دیتے تو اچھا تھا نہ ہم لوگ تم لوگوں کو ڈھونڈر ہے تھے بات اجازت لینے کی نہیں ہے اور نہ ہی ہم تمہیں اجازت لینے کے لیے فورس کرر ہے ہیں بس اگر تم بتادیتے تو پریشانی نہ ہوتی۔

اچھا تو آپ لوگ میرے لیے پریشان ہورہے تھے ویسے اگریہی پریشانی بیس سال پہلے دکھاتے تو واقعی میرے لیے بھی یہ قابل غور ہوتی جب میں آدھی آدھی رات کو بھوکا برف سے بھری سڑکوں پر بنا کسی گرم شے کے تنہا سورہا تھا۔

ارے یاد آیا تب آپ لوگوں کو پریشانی کیوں ہوتی میں تو آپ کے بیٹے کی ناجائزاولاد تھاناں۔۔۔جائز تو میں بیس سال کے بعداب ہوا ہوں۔

اس کا تمسخرانہ انداز داداجان کو سر جھکانے پر مجبور کر گیا۔

کیا چاہتے ہو تم ہم کس طرح سے منائیں تمہیں۔۔۔۔۔! بس ایک بار بتادو کہ ہم اپنی غلطیوں کا کفارہ کس طرح سے ادا کریں یشام ہم وہ کریں گے جو تم کہو کس طرح سے ہم تم سے معافی مانگیں۔اگر تم کہو گے تو ہم تمہارے پیر پکڑنے کو تیار ہیں وہ آگے بڑھے تھے جب وہ فورا پیچھے ہٹ گیا

آپ کے معافی مانگنے سے نہ تو میرا باپ زندہ ہوگا اور نہ ہی میری ماں مجھے کبھی دوبارہ ملے گی اسی لئے آپ کو اپنے سامنے جھکانے کی کوئی خواہش اب میرے دل میں باقی نہیں۔

اس لیے بہتر ہو گا کہ آپ یہ بے کار کوشش بھی مت کریں۔میں یہاں صرف اور صرف حرم کی خوشی کیلئے آیا ہوں اور ہم جلد ہی واپس چلے جائیں گے وہ حرم کا نازک سا ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے وہاں سے جا چکا تھا۔جب کے دادا جان بس جاتے ہوئے دیکھتے رہے

OOOOOO

کیا ہوا حرم تم ناراض کیوں ہو مجھ سے اس کے منہ بنا کر بیٹھنے پر اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے اس کا ہاتھ تھامنے لگا جب اگلے ہی لمحے وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔

اپنے دادا جان سے اتنی روڈلی بات کی آپ کو پتہ ہے ان سے کوئی بھی اس طرح سے بات نہیں کرتا وہ بڑے ہیں ہمارے گھر کے آپ کو اس طرح سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی

یہ میرا اور ان کا معاملہ ہے اس سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔اس نے سختی سے کہتے ہوئے اسے اپنے قریب کرنا چاہا تھا

جی بالکل یہ آپ کا اور ان کا معاملہ ہے میرا اس سے کوئی تعلق نہیں لیکن کوئی میرے دادا جان سے اس طرح سے بات کرے مجھے ہرگز منظور نہیں اور جو میرے دادا جان سے ایسے بات کرتا ہے میں اس سے بات نہیں کرتی

حرم اس نے غصے سے اسے سمجھانا چاہا تھا۔

کیا ہے۔۔۔۔۔!وہ بھی اتنے ہی غصے سے بولی

تم بدتمیزی کر رہی ہو اس کا انداز اسے پسند نہیں آیا تھا

نیچے آپ بھی دادا جان کو کوئی پھولوں کا ہار پہنا کر نہیں آئے۔وہ اسی انداز میں بولی

میں نے کہا یہ میرا اور ان کا معاملہ ہے تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ پھر سے غصے سے بولا

میرا تعلق کیسے نہیں وہ میرے دادا جان ہیں۔ اور آپ ان سے اس طرح سے بات نہیں کر سکتے۔

ٹھیک ہے میں آئندہ ان سے اس طرح سے بات نہیں کروں گا بلکہ میں ان سے بات ہی نہیں کروں گا اب موڈ ٹھیک کرو اس طرح سے روٹھ کر سوئی تو اچھا نہیں ہو گا تمہارے لئے وہ دھمکی پر اتر آیا تھا

میں تو ایسی ہی روٹھ کر سوؤں گی اگر منا سکتے ہیں تو منا لیں اس نے جیسے کھلی آفر کی تھی

منانا کیسے ہے یہ بھی بتا دو وہ اس کے انداز پر مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔

پیار سے۔۔۔۔۔۔اس کا انداز فرمائشی تھی

جبکہ اس کے کہنے کی دیر تھی کہ وہ اچانک اس کے لبوں پر جھکا اور بے حد محبت سے اس کی نازک پھڑ پھڑاتی پنکھڑیوں کو اپنے لبوں میں قید کرتے وہ اس کی سانسوں میں اشتعال برپا کر چکا تھا

اتنا پیار کافی ہے یا مزید پیار دکھاؤں۔ اسے اپنے سینے میں چھپاتے ہوئے اس نے بے حد محبت سے پوچھا تھا جب کہ اسے کوئی جواب موصول نہ ہوا تو وہ اسے مزید اپنی دھڑکنوں کے قریب کرتا مسکراتے ہوئے اسے خود میں قید کر چکا تھا

oooooo

اس کی آنکھ کھلی تو دیشم کا ہاتھ اس کے گرد لپٹا ہوا تھا جبکہ اسے اپنے سینے پر بھی بوجھ سا محسوس ہو رہا تھا اور وہ جانتا بھی تھا کہ یہ بوجھ کس چیز کا ہے۔

لیکن وہ زیادہ دیر تک اس بوجھ کو برداشت نہ کر سکا تھا اس کا بازو جو اس کے گرد لپٹا ہوا تھا اسے سختی سے پکڑتے ہوئے اس نے ایک جھٹکے سے پیچھے کی طرف پھینکا تھا جب کہ وہ پوری آنکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی اس کی نیند تو کہیں بہت دور تک بھاگ چکی تھی جس کو وہ پکڑ کر واپس بھی نہیں رکھ سکتی تھی۔

اپنی حد میں رہو لڑکی اگر میں نے تمہیں اپنے بیڈ پر سونے کی اجازت دے دی ہے تو اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ تم مجھ پر چڑھ کر سو۔

اور یہ اٹینشن حاصل کرنے کی ناکام کوشش کرنا بند کرو ان سب چیزوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔اس طرح کی چیپ حرکت دوبارہ مت کرنا۔ورنہ تمھارے حق میں بالکل بہتر نہیں ہوگا یہ نہ ہو کہ میں شادی ختم ہونے کا بھی انتظار نہ کروں۔وہ بنا کسی بھی طرح کا لحاظ رکھے بولا۔

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا خدا کی قسم میں نیند میں تھی مجھے پتا نہیں چلا۔اس نے ایکسپلین کرنے کی کوشش کی تھی

اب تم ساری زندگی نیند میں ہی رہو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا اور ویسے اس طرح کی چیپ حرکت تم نے اس وقت تو نہیں کی جب میں تمہاری نظروں میں ایک قاتل تھا بلکہ قاتل والی بات تو رہنے ہی دو

جب میں تمہاری نظروں میں ہوس پرست انسان تھا تب کی بات کرتے ہیں نا وہ اگر اسے شرمندہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا تو وہ سچ میں ہو گئی تھی۔

میں آپ سے سوری بول تو رہی ہوں نا میں غلط فہمی کا شکار تھی اور۔۔۔۔۔۔

اور اگر اب تم ساری زندگی بھی اس غلط فہمی کا شکار ہو تو مجھے کوئی افسوس نہیں کیونکہ اب میں تمہیں اپنے دل میں وہ پہلے والا مقام کبھی نہیں دے سکتا جو بچپن سے تمہارا تھا۔

اسی لئے تم یہ بے کار کوشش کرنا چھوڑ دو کیونکہ ایک بار اگر کوئی دل سے اتر جائے نہ تو وہ کبھی دوبارہ اس جگہ واپس نہیں پہنچ سکتا اور تم بھی دل سے اتر چکی ہو۔

اب تمہاری یہ کوشش یہ معافی نامہ سب میری نظروں میں بیکار ہے کوئی اہمیت نہیں رکھتی تمہاری ذات میرے لئے تمہارے آنسو تمہارا پچھتاوا اب میرے دل میں تمہیں وہ پہلے والا مقام واپس نہیں دے سکتا۔اسی لیے یہ فضول کوشش بھی اب چھوڑ دو کیونکہ اب مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا وہ غصے سے کہتا کپڑے لیے واش روم میں بند ہو گیا تھا جبکہ دیشم اپنے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتی وہیں ہارے ہوئے انداز میں بیٹھ گئی تھی وہ کیسے اسے منائے کیسے سب کچھ ٹھیک کرے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

ٹھیک کہتے تھے دادا جان اس نے کبھی اسے سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی وہ بچپن سے محبت کرتا تھا اور وہ صرف مقابلہ کرتی آئی تھی اس سے۔

وہ یہ تو دیکھتی رہی کہ دادا جان اس سے کتنی محبت کرتے ہیں لیکن اس نے یہ جاننے کی کوشش ہی نہیں کی کہ وہ کس سے محبت کرتا ہے۔اپنی جلن اور حسد کی وجہ سے اس نے کبھی خود اس کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی تھی۔

کہ اس کے دل میں وہ برسوں سے اپنا مقام بنائے ہوئے ہے نا جانے کب سے وہ اس سے محبت کرتا آیا تھا۔

وہ واش روم سے نکلا تو وہ ابھی تک ویسے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

اٹھواور شکل درست کرو گھر میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے کہ ہمارے بیچ کیا چل رہا ہے اور کیا ہونے والا ہے

کیا ہونے والا ہے۔۔۔؟ وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگی

شاید تم بار بار طلاق کا ذکر سن کر اپنا قلبی سکون چاہتی ہو اگر ایسا ہے تو

۔میں کوئی سکون نہیں چاہتی خداش میں معافی چاہتی ہوں میں سب کچھ ٹھیک کرنا چاہتی ہوں۔میں جانتی ہوں میری غلطی بڑی ہے میں نے بہت غلط الفاظ کا استعمال کیا ہے لیکن۔۔۔؟

لیکن تمہاری اس غلطی کی کوئی معافی نہیں۔فرض کرو کہ آج میں سب کچھ بھول کر تمہارے ساتھ اپنی نئی زندگی کی شروعات کرتا ہوں کیا گارنٹی ہے کہ سب کچھ ٹھیک رہے گا تم دوبارہ ایسا نہیں کرو گی آج تم میری ذات پر کیچڑ اچھال رہی ہو کیا گارنٹی ہے کیا ایسا دوبارہ نہیں ہوگا۔

بلکہ کیا گارنٹی ہے کہ تم کردار کے معاملے میں مجھ پر دوبارہ شک نہیں کرو گی۔دوبارہ ایسے الفاظ کا استعمال نہیں کروں گی میاں بیوی کا رشتہ یقین پر قائم ہوتا ہے۔اور جس میں یقین ہی نہ ہو رشتہ کیسا

تم حرم کے معاملے میں سوال اٹھاتی مجھے قاتل کہتی مجھے جیل کی سلاخوں کے پیچھے لے جاتی مجھے کوئی افسوس نہیں تھا لیکن تم نے مجھے کریکٹر لیس کہا۔تم نے کہا کہ میں تمہارے جسم کو اپنے مطلب کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ تم نے کہا کہ میں ایک ہوس کا پجاری ہوں۔تم نے میری محبت کو گالی دی۔تم نے اپنے اور میرے اس پاکیزہ رشتے کی توہین کی۔جس کی کوئی معافی نہیں ہے دیشم کم از کم اس معاملے میں میں تمہیں معاف نہیں کر سکتا

ہمسفر وہ ہونا چاہیے جو آپ کے جذبات کی قدر کرے جو آپ کے جذبات کو سمجھے۔اور بے شک میں نے تمہارے جذبات کو سمجھنے کی کوشش کی ہے اور تم میرے جذبات کو سمجھنے میں تو کامیاب ہوئی لیکن تم ان کی قدر نہ کر سکی۔ داداجان نے صحیح فیصلہ کیا تھا وہ بالکل ٹھیک کہتے تھے کہ میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر غلط فیصلہ کر رہا ہوں مجھے پہلے ہی ان کے فیصلے پر سر جھکا لینا چاہیے تھا۔

لیکن اب بھی دیر نہیں ہوئی تم سے اس تعلق کو ختم کر کے میں داداجان کو اپنی زندگی کے فیصلے کا اختیار دوں گا اور بے شک ان کا فیصلہ میرے حق میں درست ثابت ہو گا۔

وہ اس کی سماعتوں پر دھماکا کرتا وہاں سے باہر نکل چکا تھا جب کہ وہ اب تک یقین نہیں کر پائی تھی کہ اس سے طلاق لینے کے بعد وہ دوسری شادی اس بارے میں بھی اتنی جلدی سوچ چکا تھا

oooooo

کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے آج بارات کا دن ہے اور آج ریدم ہمیشہ کے لئے یہاں سے رخصت ہو جائے گی۔

ہم اپنی پوتی کو کسی اور کے نام کر دیں گے کتنا تھوڑا سا وقت تھا اس کے ساتھ جو ہمیں ملا لیکن ہم اپنے رب کے شکر گزار ہیں جس نے ہمیں اس حق سے محروم نہیں کیا ہماری پوتی ہم سے اتنے برسوں بچھڑی رہی لیکن پھر بھی ہم اسے رخصت کرنے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

داداجان بے حد خوشی سے بول رہے تھے جبکہ راحت صاحب اور ثقلین صاحب بالکل خاموش بیٹھے تھے جب کہ ثاقب صاحب ان کی باتوں پر مکمل اتفاق کرتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔

باباجان آپ فکر نہ کریں کیا ہو گیا اگر آج سا گر ہمارے بیچ میں نہیں ہے۔۔۔ ہم تو ہیں ناں ہم اپنی بیٹی کو بہت دھوم دھام سے رخصت کریں گے۔

ثاقب صاحب ان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولے تھے۔

جبکہ راحت صاحب اٹھ گئے ان کے پاس شاید اس طرح کی کوئی تسلی بھی نہیں تھی کیونکہ وہ شادی پر خوش نہیں تھے جس کا اظہار وہ کھلے لفظوں میں کر چکے تھے۔ باباجان کے خلاف وہ جا نہیں سکتے تھے ورنہ یقیناً وہ کبھی بھی یہ شادی ہونے ہی نہیں دیتے

ان کے لیے وہ لوگ آج بھی ان کے دشمن تھے۔

ان شاءاللہ ثاقب ایسا ہی ہو گا اور ایک اور بات جب ریدم کا نکاح ہو گا تب تم تینوں مجھے وہیں پر ملو اور اس کی رخصتی کے وقت بھی میں نہیں چاہتا کہ بعد میں ان لوگوں کو بات کرنے کا کوئی موقع ملے۔

ہم اپنی بیٹی کے لئے جتنا ہو سکے اس کا فیوچر بہتر بنانے کی کوشش کریں گے

شائزم بہت اچھا لڑکا ہے اور سب سے اہم بات کہ وہ ریدم سے محبت کرتا ہے اور ہمیں اپنی بیٹی کی خوشی کے بارے میں سوچنا چاہیے۔

داداجان سمجھاتے ہوئے اٹھ گئے

صبح کے وقت وہ واک کرنے کے لئے باہر جایا کرتے تھے۔

لیکن آج وہ کمرے سے نکلے تو انہیں اپنے آگے آگے یشام جاتا ہوا نظر آیا شاید وہ بھی صبح واک کرنے کے لئے باہر نکلتا تھا۔

○○○○○○○

اٹھ جائیں سارے یہ کون سا طریقہ ہے آج میری بارت جانے والی ہے اور ایسے گھوڑے بیچ کر سوئے پڑے ہیں جیسے کبھی جاگنا ہی نہیں ہے۔

زریام کی آنکھ شائزم کی زوردار آواز سے کھلی تھی وہ نیچے کھڑا چلائے جارہا تھا۔ جبکہ عمایہ جو تھوڑی دیر پہلے نماز سے فارغ ہوئی تھی اس کے انداز پر مسکرا دی

یہ کیسا دلہا ہے جسے اپنی شادی کی اتنی جلدی ہے اتنا کیوں مرا جا رہا ہے لڑکی نے اسی گھر میں آنا ہے وہ بھی اسی کے انداز میں اونچی اونچی آواز میں بولتا باہر نکلا تھا۔

یہ لڑکا باولا ہو گیا ہے اور کچھ بھی نہیں بارات ساڑھے گیارہ بجے گھر سے نکلے گی اوپر سے بابا جان کی آواز آئی تھی جو آج رات کو ہی اپنے ٹور سے گھر واپس پہنچے تھے۔

ہاں پتا ہے مجھے لیکن کم از کم تیاری تو کریں۔ یہ کون سا طریقہ ہے آج میری شادی ہے آپ لوگ ایسے گھوڑے بیچ کر سو نہیں سکتے۔

شائزم بچے ابھی تو صرف ساڑھے پانچ بجے ہیں دادی جان ہاتھ میں تسبیح لیے اسے سمجھانے کے لیے باہر نکلی تھیں۔

دادی جان شادی کی تیاری کرنی ہے بے شک ابھی تک صرف ساڑھے پانچ بجے ہیں لیکن تیاری کرتے گیارہ ہو جائیں گے کیا میں اپنے خاندان کے سست لوگوں سے واقف نہیں ہوں میری شادی کا دن آج ہی ہونا چاہیے چلیں جلدی سے تیاری کریں۔

اور دادا جان آپ اپنی اور اللہ تعالی کی میٹنگ ایک دن کے لیے تھوڑی چھوٹی نہیں کر سکتے تھے وہ انہیں مصلے پر بیٹھے دعائیں مانگتے دیکھ کر اب ان کے سر پر سوار ہو گیا تھا۔

سچ سچ بتاؤ شائزم کیا تم ساری رات سوئے بھی ہو وہ منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اس سے سوال کرنے لگے۔

نہیں دادا جان میں ایک سکینڈ کے لیے سو بھی نہیں سکا ایکسائٹمنٹ تھی کہ میری شادی ہونے والی ہے میں دلہا بننے والا ہوں ویسے تو میرے لئے بہت عام سی بات تھی لیکن آج اس کو فیل کر رہا ہوں تو مجھے بہت خاص لگ رہی ہے۔

چلیں نہ جلدی سے اٹھیں آپ وہ ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں صوفے پر بٹھا چکا تھا۔

امی سب جاگ گئے نا ابھی تک کوئی سو تو نہیں رہا نہ اس نے چائے کا مگ تھامے کمرے میں اپنی ماں کو آتے دیکھ کر پوچھا۔

نہیں بیٹا جی آپ کے اعلانیہ انداز نے سب کو جگا دیا ہے کہیں بارات ساڑھے گیارہ کے بجائے ساڑھے آٹھ بجے وہاں نہ پہنچ جائے۔

انہوں نے ذو معنی مسکراتے ہوئے کپ دادا جان کو پکڑایا تھا جبکہ دادا جان اس کے انداز پر خود بھی مسکرا دیے تھے کیونکہ اب تک وہ شادی کو لے کر کافی پریشان تھے

کہ پتا نہیں شائزم کے دماغ میں کیا چل رہا ہے لیکن آج اس کا انداز انہیں بہت کچھ بیان کر گیا تھا جس پر وہ خود بھی کافی زیادہ ریلیکس ہو گئے تھے۔

oooooo

وہ کافی دور سے جوگنگ کر کے واپس آیا اور ایک بینچ پر بیٹھ کر پانی پینے لگا جب وہ اس کے ساتھ ہی آ کر بیٹھ گئے تھے۔

اس نے ایک نظر انہیں دیکھا اور پھر اپنے کان میں ہیڈ فون لگا کر پھر سے سیٹ سے اٹھنے لگا جب بولنا شروع ہوئے۔

میں جانتا ہوں تم مجھ سے ناراض ہو شاید میرا چہرہ بھی دیکھنا پسند نہیں کرو گے۔

اگر آپ جانتے ہیں تو یہاں کیوں بیٹھے ہیں اس کا لہجہ کافی زیادہ بد تمیزانہ تھا

تمہیں میرا چہرہ پسند ہو یا نہ ہو لیکن تم میں تو میرے بیٹے کی جھلک ہے کیسے تم سے چہرہ پھیر سکتا ہوں بتاؤ۔۔۔؟

اچھا تو یہ ڈرامہ اس لئے ہو رہا ہے کیونکہ میری شکل دیکھ کر آپ کو یقین آ گیا کہ میں آپ کے بیٹے کی ہی اولاد ہوں۔اس کا انداز طنز میں ڈوبا ہوا تھا

ہم بہت پہلے سے جان چکے تھے یشام ہم نے تمہیں تلاش کرنے کی بہت کوشش کی لیکن تم ہمیں کہیں ملے ہی نہیں

۔

ڈھونڈنے سے کیا نہیں ملتا کاظمی صاحب اور آپ تو کافی پاور میں ہیں میرے سننے میں آیا ہے کیسے مان لوں کہ آپ نے مجھے ڈھونڈا اور میں آپ کو ملا نہیں۔

ویسے کیوں ڈھونڈا تھا آپ نے مجھے اپنے لاڈلے بھتیجے کے لیے۔۔۔۔؟

اس ذلیل کا نام مت لو ہمارے سامنے۔۔۔

ہاہاہاکل میں آپ کے لیے ناجائز تھا آپ کے بیٹے کی اولاد نہیں تھا آج آپ کا بھتیجا آپ کے لئے ذلیل ہو گیا۔آپ کو پتہ ہے آپ نے بہت کچھ غلط کیا لیکن افسوس آپ کو اس غلط کا احساس تب ہوا جب وقت نکل چکا تھا۔

یشام کیا تم ہمیں ایک موقع نہیں دے سکتے۔۔۔۔؟صرف اور صرف ایک موقع ہم تم سے اور کچھ بھی نہیں مانگتے ہم سب کچھ ٹھیک کر دیں گے یشام بس ایک بار ہمیں موقع تو دو۔

وہ التجا کر رہے تھے۔

میرے پاس آپ کو دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے کچھ بھی نہیں نہ تو میرے اندر آپ کے لیے کوئی جذبات ہیں اور نہ ہی کوئی شکوہ کوئی گلا جو کچھ میرے نصیب میں لکھا تھا وہ مجھے مل گیا اور جو نفرت میں اتنے سالوں سے آپ کے لئے پال رہا تھا وہ آپ کا یہ بے بس انداز اور جھکا ہوا سر مجھے کرنے کی اجازت نہیں دے رہا اگر دشمن ہار مان جائے تو اسے معاف کر دینا ہی اس کی سزا ہے۔

لیکن میری بے بسی دیکھیں نہ تو میں آپ کو معاف کر رہا ہوں اور نہ ہی کوئی سزا دیتا رہا ہوں۔

میرے دل میں آپ کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کاظمی صاحب خدا کے لئے بار بار میرے سامنے آنا بند کریں میں نے آپ کو اور آپ کے پورے خاندان کو اپنی حرم کے صدقے معاف کر دیا۔مجھے آپ لوگوں سے کچھ بھی نہیں چاہیے

حرم چاہتی ہے کہ میں پندرہ دن اس حویلی میں رکوں اور آپ لوگوں کی محبت پر ایمان لے آؤں اس کی خاطر میں یہاں پندرہ دن رکنے کو تیار تو ہو گیا ہوں لیکن آپ لوگوں کی محبت سے مجھے کوئی لینا دینا نہیں ہے میں پندرہ دن کے بعد اپنی حرم کو لے کر یہاں سے چلا جاؤں گا۔

اور میں امید کرتا ہوں کہ اب آپ بار بار میرے سامنے آکر یہ محبت والا ڈرامہ نہیں کریں گے مجھے نہیں چاہئے آپ کی محبتیں اور نہ ہی میں بار بار آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں۔

مجھے شرم آتی ہے یہ سوچ کر کہ میں آپ کے خاندان کا خون ہوں آپ لوگوں سے میرا تعلق ہے آپ لوگوں نے میرا سب کچھ چھین لیا میری خوشیاں میرا باپ میری ماں میرے باپ کا قصور صرف اتنا تھا کہ اس نے ایسی عورت سے محبت کی جو اس کے دین سے محبت کرتی تھی۔

لیکن میرا باپ یہ نہیں جانتا تھا کہ دین سے محبت کرنے والوں کو بھی ایسی سزا ملتی ہیں خدا کے لئے اب بار بار میرے سامنے مت آیئے گا۔

یہ شکل ضرور احمر کاظمی کی ہے لیکن اس میں موجود احمر کاظمی کا دل نہیں جو آپ کو معاف کرنے کا حوصلہ اپنے اندر رکھتا ہوں وہ کہہ کر وہاں سے جا چکا تھا جب کہ دادا جان بس اسے جاتے ہوئے دیکھتے رہ گئے

ooooooo

خداش یہ لیجئے آپ نے منگوایا تھا۔دیدم نے لاکر اسے پھولوں کی تھال پکڑائی تھی۔

اور پھر اس کے ساتھ ہی رک کر اس سے باتیں کرنے لگی تھی وہ جو کب سے بیٹھی خداش کو ہی دیکھ رہی تھی دیدم کے ساتھ اس کا ہنستا کھیلتا انداز اسے آگ ہی تو لگا گیا تھا

وہ اس سے اتنی کھل کر کہاں بات کرتی تھی ہمیشہ ایک فاصلہ ان لوگوں کے بیچ رہتا تھا آج وہ اسے ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہا تھا۔

دیدم کا بار بار مسکراتے ہوئے اس کے کندھے کو ہاتھ لگانا اور پھر کسی بات پر ہنس کر اس سے بے تکلف ہونا اور وہ جو ہر وقت اپنے چہرے پر بارہ بجائے رہتا تھا آج بڑی فرصت سے اس کی ایک ایک بات کا جواب دے رہا تھا۔

وہ کافی دیر برداشت کرتے ہوئے انہیں دیکھتی رہی تھی پھر نجانے اچانک اسے کیا ہوا کہ اپنی جگہ چھوڑ کر اس کے پاس آرکی

دیدم کوئی کام تھا تمہیں۔۔۔؟ وہ سیدھا اسی سے مخاطب ہوئی تھی

میں نے کب تم سے کہا کہ مجھے تم سے کوئی کام ہے دیدم کچھ حیران ہوتے اس سے بولی

میں اپنی بات نہیں کر رہی میں ان کی بات کر رہی ہوں کیا تمہیں خداش سے کوئی کام ہے۔اس کا انداز پھاڑ کھانے والا تھا

نہیں مجھے کوئی کام نہیں ہے تم ایسے کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔؟

کیوں کہ میں کب سے نوٹ کر رہی ہوں کہ تم ان کے پاس کھڑی ہو مجھے لگا شاید تمہیں کوئی ضروری کام ہو گا تبھی کھڑی ہو گی ورنہ شاید تم کسی نہ کسی کام میں مصروف ہوتی۔

وہ مجھے پھولوں کی یہ تھال دینے کے لئے آئی تھی اس کے لہجے کی جلن محسوس کر کے خداش نے خود ہی بات کو ختم کرنا چاہا۔

ہاں تو دے تو دیا اس نے آپ کو پھولوں کا تھال تو یہاں کیوں کھڑی ہے۔۔۔وہ اب سیدھی اس سے مخاطب ہوئی تھی۔

دیشم خداش میرے کزن ہیں اگر میں ان سے کھڑی ہو کر دو منٹ کے لیے بات کر رہی ہوں تو میرا نہیں خیال کہ اس سے تمہیں کوئی مسلہ۔۔۔۔۔۔

مجھے ہے مسئلہ بہتر ہو گا کہ اپنے کام سے مطلب رکھو خداش آج سے پہلے تمہارے لیے بھائی تھے نہ تو آگے بھی بھائی ہی رہنے چاہیے۔

دیشم فضول میں بات کو بڑھا رہی ہو اس کے انداز پر وہ تیز آواز میں بولی تھی

ہاں شاید میں فضول میں بات کو بڑھا رہی ہوں اگر تم نہیں چاہتی کہ میں اس بات کو مزید بڑھاوں تو دفع ہو جاؤ یہاں سے میں کوئی آنکھوں سے اندھی نہیں ہوں دکھتا ہے مجھے کہ تم کس طرح میرے شوہر سے فری ہونے کی کوشش کر رہی ہو۔

کیا بات ہے دیشم کاظمی تم نے تو اپنے رنگ ہی بدل لئے کل تک تو تم انہیں اپنا شوہر مانتی ہی نہیں تھی اور آج ان پر کسی کی نظر تم سے برداشت نہیں ہو رہی

اور کیا کہا تم نے کہ میں ان پر نظر رکھ رہی ہوں تو ذرا جا کر اپنی ساس اور سسر سے پوچھ لو کہ وہ مجھے کیوں کہہ رہے ہیں خداش کا خیال رکھنے کا۔

اگر تم اتنی اچھی بیوی ہوتی نہ تو کم از کم کیا تایا ابو اور تائی امی مجھے ان کی ذمہ داری ہر گز نہیں دیتے وہ بھی بنا کوئی لحاظ رکھے ہوئے بولی تو خداش نفی میں سر ہلا تھا اس کی طرف متوجہ ہوا۔

دیشم فضول باتیں ختم کرو اور بارات کے ویلکم کا انتظام کرو تھوڑی ہی دیر میں بارات یہاں پہنچنے والی ہو گی۔

اس کا اندازہ سمجھانے والا تھا اور دیشم جو یہ سوچ رہی تھی کہ خداش دیدم کو اس بات کا کوئی کرارا جواب دے گا۔اس کے بات کو اگنور کرنے پر وہ اسے دیکھ کر رہ گئی

ہو جائے گا بارات کا ویلکم پہلے مجھے یہ بتائیں امی اور۔۔۔۔۔۔۔

وہ میرا فیوچر اب بھی دیدم کے ساتھ سوچ رہے ہیں اور میرا نہیں خیال کہ تمہیں اس بات سے کوئی بھی مسئلہ ہونا چاہیے ویسے بھی تو شادی کے بعد ہماری طلاق ہونے والی ہے تو فضول کی بحث بند کرو اور اپنے کام پر توجہ دو اور دیدم پلیز تم میرے ساتھ آؤ مجھے دوسرے کپڑے نکال کے دو صبح سے میں یہی پہنے گھوم رہا ہوں۔وہ دیدم کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا ہوں وہاں سے نکل چکا تھا

جب کہ یہ سب کچھ دیشم کے لیے ناقابل قبول تھا

اس کی جگہ کسی اور کو دی جا رہی تھی یعنی کہ خداش کوئی مذاق نہیں کر رہا تھا بلکہ سچ مچ میں اپنی دوسری شادی کے بارے میں سوچا جا رہا تھا

لیکن ایسا کیسے ہو سکتا تھا کیا اس کی غلطی اتنی بڑی تھی کہ جس کو معاف نہ کیا جا سکے۔

کیا وہ سچ میں اسے طلاق دینا چاہتا تھا ہاں تو اس میں غلط کیا تھا وہ خود بھی تو اس سے طلاق چاہتی تھی اس کے اندر سے کسی نے کہا تھا

لیکن یہ سب کچھ اس طرح سے تو نہیں چاہتی تھی یا شاید وہ ایسا چاہتی ہی نہیں تھی

ooooo

نہیں یہ والا بھی نہیں پہنوں گی یہ والا پہنوں۔۔۔اف سر شوہر کہاں رہ گئے آپ کم از کم آکر میری تھوڑی سی تو مدد کر دیں یہ کون سا طریقہ ہے یہاں شوہر اپنی بیوی کی مدد کرنے کے لیے کیا نہیں کرتے اور ایک میرے شوہر سر ہیں صبح صبح بھاگنے چلے جاتے ہیں۔

وہ منہ بنائے بول رہی تھی۔

تم نے پکارا اور ہم چلے آئے بولیں مسز کیا خدمت کی جائے آپ کی وہ اس کی ساری باتوں کو سن چکا تھا اسی لئے مسکراتے ہوئے کمرے کے اندر داخل ہوا

اور بیڈ پر سجے مینا بازار کو دیکھنے لگا۔

آگئے آپ کی بہت لمبی زندگی ہے میں جب بھی آپ کو یاد کرتی ہوں آپ بوتل کے جن کی طرح حاضر ہو جاتے ہیں وہ خوش ہوتے ہوئے اس کے پاس آئی تھی جب کہ خود کو جن کہلوانے پر وہ ٹھیک ٹھاک مسکرا دیا سکا۔

یہ سارے کپڑے دیکھیں اور بتائیں کہ میں ان میں سے کونسا ڈریس پہنوں آج کے لئے آج بارات آنے والی ہے اور ویرو نے مجھے یہ چار سوٹ لا کر دیے ہیں ویسے پسند تو مجھے چاروں ہیں لیکن میں ایک ساتھ پہن نہیں سکتی اسی لیے مجھے بتائیں کہ میں کونسے والا پہنوں۔ کیا یہ بلو والا پہنوں کتنا پیارا ہے لیکن یہ پنک والا زیادہ پیارا ہے۔

اور وہ پرپل والا۔۔۔۔

ہاں مجھے پتا ہے تمہاری نیت سب پر خراب ہے لیکن میرے خیال میں تمہیں یہ ریڈ والا پہننا چاہیے کیونکہ یہ تم پر سب سے زیادہ سوٹ کرتا ہے۔

اس نے فوراً ہی اس کے مسئلے کو حل کرتے ہوئے ریڈ والے پر انگلی رکھی تھی۔

مجھے پہلے ہی پتہ تھا یہ والا مجھ پر سب سے زیادہ اچھا لگے گا فضول میں آپ کا انتظار کیا اب تک تو میں تیار ہو کر بیٹھ جاتی۔ وہ اس کا تھینکیو بولنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی یہ تو وہ جانتا ہی تھا لیکن وہ اس طرح سے اپنے انتظار کا احسان جتائے گی اس بات کا اندازہ اسے ہرگز نہیں تھا۔

لیکن وہ حرم یشام احمر تھی اس پر یہی انداز سوٹ کرتا تھا۔

آپ کون سے والے پہنیں گے ویسے میں نے آپ کے دونوں سوٹ نکال کر رکھ دیے ہیں یہ ویرو آپ کے لئے لے کر آئے ہیں ویسے مجھے بلیک والا زیادہ پسند آرہا ہے تو آپ وہیں پہنیں میں بھی تو آپ کی مرضی کا پہن رہی ہوں نہ تو اس حساب سے آپ کو بھی میری مرضی کے کپڑے پہننے چاہیے چلے آپ کے پاس زیادہ ٹائم نہیں ہے وہ سوٹ اٹھا کر اسے دے چکی تھی جبکہ اس کے انکار کو تو اس نے ویسے بھی کوئی اہمیت ہی نہیں دی تھی۔

حرم میری بات تو سنو میں وہاں نہیں جا رہا میں کسی کو نہیں جانتا میں کیا کروں گا وہاں جا کر اور تمہیں پتا ہے مجھے اس طرح کے فنکشن پسند نہیں ہیں میں بور ہو جاؤں گا۔

ارے آپ بور کیسے ہو جائیں گے اتنی کیوٹ اتنی پیاری اتنی معصوم بیوی آپ کے ساتھ ہے جو بار بار آپ کو دیکھے گی شرمائے گی۔میں ہوں نا آپ کے ساتھ آپ کو بالکل بور نہیں ہونے دوں گی چلیں اب آپ مجھے بور نہ کریں۔

وہ زبردستی اس سے چینجنگ روم میں دھکا دیتے ہوئے بولی تو اس کا انکار انکار ہی رہ گیا۔کیونکہ حرم کے سامنے انکار کرنا بہت مشکل تھا

اور ویسے بھی اس کی بیوی بہت کیوٹ اور بہت پیاری پلس معصوم تھی جو بار بار اسے دیکھ کر شرمانے والی تھی تو یہ والی ڈیل بری تو ہرگز نہیں تھی

ooooooo

آپ کب جا رہے ہیں بابا جان سے ملنے کے لیے بابا جان آپ کو بلا چکے ہیں آپ کو ایک بار ملنے چلے جانا چاہیے ہو سکتا ہے کہ بابا جان ہر چیز کو قبول کر لیں۔

تمہاری طبیعت کچھ ٹھیک ہو جائے تو ان شاءاللہ ہو آوں گا پاکستان سے بھی اور ویسے بھی راحت بھائی یہیں آئے ہوئے ہیں میں کل ان سے ملنے جاؤں گا۔

لیکن فی الحال پاکستان جانا میرے لیے آسان نہیں ہے یشام چھوٹا ہے وہ تمہارا خیال نہیں رکھ سکتا اور ڈاکٹر نے جب تک یہ کورس مکمل کرنے کے لیے کہا ہے میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا بہت لاپرواہ ہو تم۔

احمر میں ایسے ہی تو نہیں کہہ رہی نا آپ چھوٹی سی بات کو اتنا بڑا ابنار رہے ہیں دوائیاں میں ٹائم پر لے تو رہی ہوں اور آپ کون سا زیادہ دن کے لیے جائیں گے ایک ڈیڑھ ہفتے میں واپس آجایئے گا اتنے دن تک تو میں اپنا خیال رکھ لوں گی۔

میں تم پر بالکل بھروسہ نہیں کر سکتا کیونکہ تمہارا دماغ خراب ہے کل الماری سے مجھے وہ پھر سے دوائیاں ملیں ہیں تم کیا مجھے پاگل سمجھتی ہو یا عقل کا اندھا کیا مجھے نظر نہیں آرہا کہ تم دوبارہ پریگنیٹ ہونے کے لیے ان فضول قسم کی میڈیسن کا استعمال کرتی ہو

میری جان اولاد اللہ نصیب میں لکھتا ہے اس طرح دوائیاں کھانے سے ہر کسی کو بچے پیدا ہوتے ناں تو آج دنیا میں ہزاروں جوڑے بے اولاد نہ ہوتے۔

لیکن علاج کروانے میں کوئی برائی تو نہیں ہے نا احمر اور میں صرف یشام کے لیے۔۔۔۔۔

یشام کو کسی بھائی بہن کی ضرورت نہیں ہے ہم ہیں نہ اس کا خیال رکھنے کے لیے اگر اللہ نے چاہا تو ہو جائیں گے اور بچے اور خبردار تمہیں میری قسم ہے آج کے بعد تم نے اس طرح کی کسی بھی فضول میڈیسن کو ہاتھ لگایا تو۔

تمہیں یہ جو بیماری ہوئی ہے نہ یہ اسی کورس کے چکر میں ہوئی ہے وہ تو اللہ کا شکر ہے کہ ہمیں وقت رہتے ہی پتہ چل گیا ورنہ پتہ نہیں کتنا نقصان ہو جاتا۔

وہ کسی بھی حال میں اسے تنہا چھوڑنے کو تیار نہ تھا وہ اس معاملے میں اس پر یقین نہیں کر سکتا تھا یہاں تک کہ وہ اسے اپنی قسم دینے کو تیار ہو گیا تھا۔

جب کہ اس کے غصے کے آگے وہ ہار گئی تھی

oooooo

دادا جان یہ کیا ہو رہا ہے کیا چل رہا ہے اس گھر میں کیا کوئی مجھے بتانا پسند کرے گا۔

فنکشن کے بیچ دادا جان کو اپنے کمرے کی طرف آتے دیکھ وہ ان کے پیچھے ہی آ گئی تھی۔

اب کیا ہو گیا ہے اس گھر میں دیشم وہ پریشانی سے دیکھنے لگے تھے۔

کیا ہو گیا ہے آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں کیا آپ شامل نہیں ہیں اس سب میں کیا آپ نہیں جانتے ہیں کہ خداش دوسری شادی کر رہے ہیں اور وہ بھی کسی اور سے نہیں بلکہ وہ دیدم سے۔

وہ غصے سے پھٹ پڑی تھی دادا جان نے پر سکون انداز میں اس کی پوری بات کو سنا۔

ہاں بالکل ایسا ہی ہے میرے سننے میں آیا ہے کہ خداش ریدم کی شادی کے فوراً بعد ہی تمہیں طلاق دے دے گا تو اس کے فیوچر کے بارے میں مجھے کچھ تو سوچنا ہو گا نا۔

اور یہ اس کی ساری زندگی کا سوال ہے مجھے لگا تھا کہ تم اپنے اور اس کے رشتے کو بچانے کے لیے ضرور کچھ کرو گی لیکن تم تو ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ گئی ہو جیسے تم خود ہی خداش سے جان چھڑانا چاہتی ہو۔

پہلے تو میرا ارادہ تھا تم سے اس بارے میں بات کرنے کا تمہیں سمجھانے کا لیکن پھر بھینس کے آگے بین بجانے کا کوئی فائدہ نہیں سوچ کر خود ہی پیچھے ہٹ گیا اور اب تو خدا ش خود دوسری شادی پر رضامندی دے چکا ہے اگر وہ پہلے تم سے محبت کا دعویدار نہ ہوتا تو یقین مانو کہ میرا انتخاب کبھی بھی تم نہیں ہوتی۔

اور اب تو اس نے خود دیدم سے شادی کرنے پر کسی طرح کا کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ اس نے اپنی زندگی کا فیصلہ ہمارے ہاتھوں میں سونپ دیا ہے اور اس کی شادی کے لئے گھر کے سب لوگ رضامند ہیں۔

کسی نے میری رضامندی جاننے کی کوشش کی یہ کون سا قانون ہے ذرا مجھے بتانا پسند کریں گے وہ کیسے پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے دوسری شادی کا فیصلہ کر رہے ہیں۔۔۔۔؟

کیا انہوں نے اس چیز کے لیے مجھ سے اجازت مانگی ہے وہ انہیں دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی۔

بیٹا آپ پاکستان میں کھڑی ہیں اور یہاں مرد کو دوسری تیسری اور چوتھی شادی کرنے کے لیے کسی طرح کے اجازت نامے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

یہ مردوں کی سوسائٹی ہے۔ یہاں آپ کے یہ آدھے ادھورے قانون نہیں چلیں گے۔

خیر آپ ان فضول کے اصولوں میں وقت برباد مت کرو رسم کی تیاری کرو مجھے ریدم کی شادی میں کسی طرح کی کوئی کمی نہیں چاہیے وہ بس اتنا کہہ کر وہاں سے باہر نکل چکے تھے۔

انہیں صرف اور صرف ریدم کی فکر کھائے جا رہی تھی باقی پوتیوں سے تو جیسے ان کو کوئی مطلب ہی نہیں تھا اس نے ایک بار پھر سے پرانی سوچ کو زندہ کیا تھا۔

لیکن وہ غلط تھی یہاں بھی۔

داداجان صاف الفاظ میں اس کے سامنے اپنی محبت کا اقرار کر چکے تھے ان کے لیے ان کے سارے بچے ایک برابر تھے یہاں تک کہ خداش سے بھی انہیں بہت محبت تھی لیکن وہ ان کی محبت سے انکاری نہیں تھے

جو جلن جو حسد وہ اتنے سالوں خداش سے محسوس کرتی رہی وہی جلن و حسد وہ ریدم سے محسوس نہیں کرنا چاہتی تھی

۔

اپنے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ سجاتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکل آئی تھی باہر ڈھول باجوں کی آواز آرہی تھی مطلب صاف تھا کہ بارات آچکی تھی

oooooooo

وہ روم سے نکل کر باہر آیا تو اس کی جان سامنے ہی اپنے شرارے میں ادھر ادھر جاتی نظر آئی۔

اس پر نظر پڑتے ہی وہ بھرپور انداز میں دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر شرمائی تھی۔اس نے بڑی مشکل سے اپنے قہقہے پر کنٹرول کیا تھا۔

جب تھوڑی دیر بعد وہ اسے پلر کے پیچھے سے وہ چوری چوری اسے دیکھ رہی تھی یعنی وہ اپنا وعدہ پورا کر۔رہی تھی ۔پورے فنکشن میں مسکراہٹ ایک پل کے لیے بھی اس کے لبوں سے جدا نہ ہوئی۔

ooooooo

میں ایسی کسی رسم کو نہیں مانتا بھائی یہ نہیں ہوتا کچھ بھی بس جلدی سے مجھے میری دلہن دے دو میں اسے لے کر چلا جاؤں گا۔

یہ ناکہ بندی تو پولیس کے کام ہیں تم تو اتنی نازک نازک سی پیاری پیاری لڑکیاں ہو تم کو کہاں سوٹ کرتی ہے یہ ناکہ بندی۔

او ہیلو ہیلو ہیلو یہ سب کچھ نہیں ہوتا یہ سالیوں کا حق ہوتا ہے جو ان کے بہنوئی کو دینا پڑتا ہے اور آپ بھی تب تک گھر کے اندر انٹری نہیں مار سکتے جب تک آپ ہمارا حق ادا نہ کر دیتے

حرم سب سے آگے کھڑی تھی جبکہ اس کی کیوٹ کیوٹ باتیں شائزم کو بہت متاثر کر رہی تھی۔

دیکھو حرم رائٹ۔،۔؟

میں نے سنا ہے جو سب سے چھوٹی سالی ہوتی ہے ناوہ سب سے کیوٹ ہوتی ہے۔اور تم تو ماشااللہ کیوٹ ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین بھی ہو۔

تمہیں تو ان لوگوں کو سمجھانا چاہیئے کہ یہ لوگ فضول کام کرنا بند کریں اور تم ہی ان کا ساتھ دے رہی ہو بہت غلط بات ہے حرم۔میں تھکا ہارا بچارہ اتنی دور سے آیا اور تم۔۔۔۔۔

وہ اس کے انداز سے اس کی ہوشیاری کا اندازہ لگاتے ہوئے بولا تھا اور اس کا تیر سیدھا نشانے پر لگا تھا۔

ہاں ناانصافی تو ہو رہی ہے آپ کے ساتھ تو ایک تو ہم اس چڑیل کو آپ کے حوالے کر رہے ہیں اور اوپر سے پیسے بھی آپ سے مانگ رہے ہیں۔

ہٹاؤیہ سب کچھ کیاان کے لئے اس ریدم نامی چڑیل سزا کافی نہیں ہے وہ سومیہ اور دیدم کے ہاتھوں سے بینر لے چکی تھی۔

جب کہ دیشم اسے گھور رہی تھی جس کی گھوریوں کی پرواہ کیے بناوہ اس کا بھی ہاتھ تھام کر اسے راستے سے ہٹانے میں کامیاب ہوگئی۔

شائزم ایک بھی لمحہ ضائع کیے بنااندر داخل ہو گیا تھا

oooooooo

نکاح بہت سادگی سے ہوا تھا پہلے اندر کمرے میں ریدم کا نکاح پڑھوایا گیا نکاح کے دوران اس کے گھر کے سارے لوگ اس کے ساتھ کھڑے تھے داداجان کے حکم کے مطابق کوئی بھی اس لمحے اس سے دور نہ ہوا تھا۔

تایاجان نے خود اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اسے سائن کرنے کے لیے کہا تھا اپنے باپ کی شدید کمی محسوس کرتے ہوئے بھی تایاجان کا ہاتھ اپنے سر پر محسوس کرتے اسے سکون ملا تھا۔

اللہ پاک تمہیں تمہارے نصیب کہ ہر خوشی عطا کرے اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے انہوں نے بے حد محبت سے اسے دعا دی تھی۔

باہر سے نکاح نامے پر دستخط ہوتے ہی مبارک کا شور شروع ہو گیا۔

اور اندر بھی سب اسے مبارکباد دینے لگے نکاح تو پہلے بھی ہو چکا تھا لیکن زمین آسمان کا فرق تھا اس نکاح اور اس نکاح میں اس نکاح میں

آج اس کے سرپرست اس کے ساتھ تھے وہ کوئی بے آسرا بے سہارا لڑکی نہیں تھی

اس کی ماں نے بھاگ کر شادی کی تھی لیکن اس کے نصیب میں عزت سے رخصت ہونا لکھا تھا

۔

نکاح کے فورا بعد ہی لڑکیاں اسے باہر سٹیج پر لے آئی تھیں۔اس بھاری بھر کم لہنگے میں اس کے لئے قدم اٹھانا بھی اپنی جان کو عذاب میں ڈالنے کے برابر تھا

لیکن اپنے دادا جان کی خوشی کا احترام کرتے ہوئے اس نے بنا اعتراض کیے اس لہنگے کو پہن لیا تھا اور اس وقت سچ میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی لیکن انہوں نے اس کے چہرے پر گھونگھٹ ڈال کر اسے سب کی نظروں سے چھپانے پر مجبور کر دیا

oooooooo

شائزم بڑی خوشی سے باہر آیا تھا آخر کار وہ اپنی بیوی کے پاس بیٹھنے کے لیے جا ہی رہا تھا کہ جو صحیح معنوں میں بس چند لمحے پہلے کی تو نہیں تھی۔

اس نے بڑی چالاکی سے پہلے رسم کا تو بیڑا غرق کر دیا تھا

لیکن وہ کہاں جانتا تھا کہ اس کی جان اتنی آسانی سے نہیں چھوٹنے والی ابھی اس کا ایک پلان کامیاب ہوا ہی تھا کہ اسٹیج پر بیٹھے ریڈ لہجے میں گھونگھٹ میں چھپی لڑکی کے آگے پیچھے جا کر وہ چاروں چڑیلیں بیٹھ گئیں۔

اب یہ کیا ڈرامہ ہے وہ سخت بدمزہ ہوا تھا

یہ کوئی ڈرامہ نہیں ہے آپ کی خاطر ہم نے ایک رسم کو اگنور کیا لیکن اس رسم پر ہم کسی قسم کا کوئی کمپر ومائز نہیں کریں گے آپ کو دلہن چاہیے کہ نہیں نکالیں ہمارا حق ہے۔

ساڈا حق ایتھے رکھ۔

وہ سب یک زبان نعرے لگانے لگی۔

شائزم نے ایک بے بسی نظر ساتھ کھڑے زریام کو دیکھا تھا۔

بہت اچھا کیا آپ نے بگ بی جوان جھمیلوں میں پڑھے ہی نہیں۔۔۔سیدھی شادی کر لی۔

ارے میں تو کہتا ہوں کہ آپ نے دنیا کا سب سے نیک کام کیا ہے جوان چکروں میں آئے ہی نہیں۔وہ اسے شاباشی دیتے ہوئے اپنی جیب ہلکی کرنے لگا تھا۔

یہ ایک لاکھ روپے ہیں میرے پاس بانٹ لو آپس میں اس نے نوٹوں کی گڈی سامنے کی طرف کی تھی لیکن ان سب نے شور مچا دیا۔

کیا آپ صرف ایک لاکھ روپے دے کر ہماری بہن کو لے کر جائیں گے۔سب سے پہلے تو دیدم اٹھ کھڑی ہوئی تھی ۔جس کو ریدم حیرانگی سے دیکھ رہی تھی آج سے پہلے شاید ہی اس لڑکی کو کبھی اس پر اتنا پیار آیا ہو گا۔

زیادہ ہے کیا کہ میں آدھی واپس رکھ لیتا ہوں تمہیں جھٹکا کھانے کی ضرورت نہیں ہے شائزم اس کی فکر میں ہلکان ہوتے ہوئے بولا۔

ایک لاکھ تو صرف ہم دیدار کا لیتے ہیں یہاں اس کرسی پر بیٹھنے کے لئے کم از کم دس لاکھ تو دینا پڑے گا۔وہ واپس اس کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی کہ کہیں شائزم چالاکی سے کرسی پر نہ بیٹھ جائے۔

دس لاکھ۔۔۔۔پہلے دیدار کرواؤ میں منہ دیکھے بنا کوئی ڈیل نہیں کرتا وہ کافی دیر سوچنے کے بعد بولا۔

ارے ایسے کیسے دیکھیں یہ الاؤڈ نہیں ہے ہم آپ کو دکھا نہیں سکتے اگر ڈیل کرنی ہے تو دور دور سے کریں۔دیشم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

دیکھو میں اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹتا یار بزنس مین کا پوتا ہوں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ بنا دیکھے بھالے ڈیل ڈن کروں۔

اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ تمہیں تم لوگوں کی مطلوبہ رقم ملے تو دیدار کرواؤ۔وہ اپنی بات پر اڑا رہا۔

جب حرم دادا جان کے اشارے پر بیچ میں ہی اس کے سر سے گھوگھٹ ہٹا چکی تھی۔

اسے دیکھتے ہوئے جیسے وہ مبہوت رہ گیا اسے کچھ بھی سمجھ نہ آیا وہ اسے اتنی فرصت سے دیکھنے لگا جیسے وہاں اس کے علاوہ اور کوئی موجود ہی نہیں ہے اسے ہر گز اندازہ نہ تھا کہ اس کی ہمیشہ اجاڑ حالت بنا کر رکھنے والی چڑیل اتنی خوبصورت لگ رہی ہو گی۔

اس دیدار پر وہ دس لاکھ تو کیا اپنی ساری جائیداد لکھ کر ان کے نام کر دے۔

ارے یہ کیا کر دیا ہے تم نے۔۔۔۔اس کے اوپر فوراً گھوگھٹ ڈال دینے سے وہ بھڑک اٹھا۔

بات دیدار کی ہوئی تھی کوئی نظر نہیں لگوانی ہم نے اپنی دلہن کو اب ڈیل فائنل کریں۔

Urdu Novels Ghar

دیشم نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

بس ٹھیک ہے یار ڈیل مجھے پسند ہے تم لوگوں کی ڈیمانڈ میں پوری کرنے کے لیے تیار ہوں لیکن کیش نہیں ہے تو چیک سے کام چلا سکتی ہو تو بتاؤ۔

جی نہیں ہم کسی چیک شیک کو نہیں مانتے پیسے نکالیں گے تو بیٹھیں گے یہاں پہ۔شادی کرنے آئے تھے ایک لاکھ روپے لے کر کیا آپ کو یہ نہیں پتا کہ آپ کی چار سالیاں پہلے سے اس گھر میں موجود ہیں۔

اور دو کینیڈا میں ہیں۔ان کا حصہ تو آپ کو الگ سے دینا پڑے گا ایک لاکھ روپے سے شادیاں ہوتی ہیں کیا۔

سومیہ کو اس کے عقل پر حیرت تھی۔

شادی تو میری سات ہزار میں ہی ہو گئی تھی مولوی کو سات ہزار روپے دیے تھے نکاح والے دن مہنگی تو یہ شادی پڑ رہی ہے وہ بڑبڑایا تھا اس کی آواز سوائے زریام کے اور کسی نے نہیں سنی تھی۔

تھوڑا اونچ نیچ کر لو اور چیک سے کام چلا لو۔اس نے آفر کی۔جو بری نہیں تھی وہ چاروں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائی۔

تو پھر دے دیں چیک سائن کر کے۔یقیناً اس پر بھروسہ نہیں کر سکتی تھی۔

اور آخر کار چیک سائن کروا کر ہی انہوں نے دم لیا تھا۔

ooooooo

ہیلو ہیلو احمر کچھ بولیں۔۔۔۔کینز مسلسل فون کان سے لگائے اس کے کچھ بولنے کا انتظار کر رہی تھی جو بار بار فون تو کر رہا تھا لیکن کوئی بات نہیں کر رہا تھا۔

لینڈ لائن پر بار بار اسے فون آیا تو اس نے یہی سوچا کہ احمر کا فون ہو گا کیونکہ اس کے علاوہ کوئی گھر پر فون کرتا ہی نہیں تھا۔

کن۔یز۔۔۔وہ فون رکھنے ہی لگی تھی کہ اسے ٹوٹے بکھرے الفاظ میں اپنا نام سنائی دیا

اسلام علیکم !

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

احمر آپ ٹھیک تو ہیں آپ کہاں ہیں اس وقت احمر کچھ بولیں احمر وہ اونچی آواز میں بولی تھی اس کا یہ درد وہ برداشت نہیں کر پا رہی تھی شاید کچھ ہوا تھا۔

لیکن دوسری طرف سے کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

دوسری طرف خاموشی تھی کوئی بھی آواز نہیں آرہی تھی اور وہ چلائی جارہی تھی

ایسا لگ رہا تھا جیسے اس سے اس کا سب کچھ چھینا جا رہا ہے ایسا لگ رہا ہے جیسے کچھ بھی نہیں بچا ایسا لگ رہا تھا جیسے سب کچھ تباہ ہو گیا ہے

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو وہ اپنے بھائیوں سے ملنے کے لیے گھر سے گیا تھا اس نے کہا تھا کہ پہلے وہ اپنے بھائیوں سے ملنے جائے گا اور اس کے بعد وہ راحیل سے ملے گا جو پاکستان سے واپس دو دن پہلے ہی آیا ہے۔

لیکن اب اسے اس کی کوئی آواز نہیں آ رہی تھی ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی جیسے سب کچھ ختم ہو چکا ہو۔

وہ کافی دیر فون کان سے لگائے اونچی اونچی آواز میں سے پکارتی رہی لیکن دوسری طرف سے کوئی آواز نہ آئی تھی فون بند ہو گیا۔

اور پھر تقریباً دس منٹ کے بعد دوبارہ سے فون بجا تھا اس میں ہمت نہ رہی فون اٹھانے تو یشام نے بھاگ کر فون اٹھایا

۔

اور پھر اس نے اپنے بیٹے کی رونے کی اونچی اونچی آوازیں سنی تھیں۔

واپس آتے ہوئے احمر کا روڈ ایکسیڈنٹ ہوا تھا جس میں وہ اسے اس بھری دنیا میں تنہا اکیلے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔

وہ کچھ کہنا چاہتا تھا اپنی آخری سانس لینے سے پہلے اسے فون کیا تھا اسے کچھ بتانا چاہتا تھا لیکن وہ کچھ بھی نہ بتا سکا اسے صرف اپنا ٹوٹا ہوا نام سنائی دیا تھا اس کے بعد وہ بکھر گئی تھی

○○○○○○○

رخصتی بہت افسردہ ماحول میں ہوئی ہر کسی کی آنکھ اشکبار تھی سب ہی اسے رخصت کرتے ہوئے بہت رنجیدہ ہو گئے تھے حالانکہ اسے یہاں آئے زیادہ وقت نہیں ہوا تھا۔

Urdu Novels Ghar

لیکن اس کے باوجود بھی وہ بہت کم وقت میں ان لوگوں کے دل میں اتر گئی تھی اس نے کبھی کسی سے دوستی کرنے کی کوشش نہیں کی تھی نہ ہی کبھی کسی کے زیادہ قریب رہی تھی

لیکن پھر شاید یہ خون کی کشش تھی جو انہیں دوسرے سے ملاتی تھی وہ چند دن میں ہی ان کے لئے بے حد خاص ہو گئی تھی۔

حرم تو بس اس کی چند دنوں کی دوست تھی جو اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ جبکہ اس کا شوہر اس کے آنسو دیکھ کر بے چین ہو رہا تھا۔ صبح سے وہ اسے تنگ کر رہی تھی جو سب نوٹ کر رہے تھے اور اب بہت رو رہی تھی

پھر دادا جان نے اسے خود گاڑی میں بٹھاتے ہوئے الوداع کیا تھا یہ لمحہ ان کے لیے کتنا مشکل تھا یہ تو صرف وہی سمجھ سکتے تھے ان کی پوتی کو ابھی ان کے پاس آئے وقت ہی کتنا ہوا تھا کہ وہ ایک بار پھر سے ان سے دور چلی گئی تھی۔ حرم ان کے سینے سے لگی ان کا دکھ کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی

OOOOOO

کیا مطلب ہے آپ کا کیوں نہیں دیں گے آپ لوگ ہمیں احمر کی لاش۔۔۔۔؟ میں ان کی بیوی ہوں اور یہ میرا بیٹا ہے وہ بہت ہمت کر کے ہسپتال پہنچی تھی جہاں احمر کی لاش کو اس کے بھائی لے کر پاکستان جا رہے تھے۔

دیکھیں میم یہ ساری چیزیں ہمیں نہیں پتا جو ہمیں لاش کی ساری ڈیٹیل دے گا ہم لاش اسی کے حوالے کریں گے اور وہ لوگ اس کے بھائی ہیں۔

جو کہ ساری فارمیلٹیز پوری کر چکے ہیں اور اب وہ اس کو اپنے ساتھ پاکستان لے کر جا رہے ہیں۔

ڈاکٹر نے بات ہی ختم کر دی تھی۔

ماما ہم چل کر تایا جان سے بات کرتے ہیں میں نے یہاں اندر آتے ہوئے انہیں باہر کھڑے دیکھا تھا۔ یشام اس کا ہاتھ تھامے ہوئے بولا تھا اسے اندر آتے ہوئے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔

اس نے باہر کھڑے کسی کو نہیں دیکھا تھا لیکن اگر یشام کہہ رہا تھا تو یقیناً اس کے بھائی یہاں پہنچ چکے تھے۔

اور ممکن تھا کہ اس کے بھائی ہی اس لاش کو لے کر جانے والے ہوں۔ ہو سکتا ہے جس کی ڈیٹیل کی بات ڈاکٹر کر رہا ہو وہ ساری ڈیٹیل راحیل نے نہیں بلکہ ان لوگوں نے ہی دی ہوں۔

چلو آؤ باہر چل کر دیکھتے ہیں کہ تمھارے تایا کہاں ہیں ہم انہی سے ہی اس سلسلے میں بات کریں گے اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے اس نے خود کو مضبوط کیا تھا

جبکہ یشام اس کے ساتھ لگا باہر کی طرف جانے لگا تھا یہ لمحہ ان دونوں کو بری طرح سے توڑ چکا تھا لیکن وہ اپنے آپ کو مضبوط کرتے ہوئے ان مشکل حالات کا سامنا کر رہے تھے۔ جس میں وہ سب کچھ لٹا چکے تھے

OOOOOOO

آخر یہ فرض بھی ادا ہوا تھا بابا جان کو سہارا دے کر اندر لایا گیا تھا بے شک وہ اپنی زندگی کا سب سے مشکل اور خوشگوار پل گزار کر آئے تھے حرم نے ان کے لئے پانی لا کر انہیں پلایا تھا۔

یشام بیٹا آؤ بیٹھو ہمارے پاس وہ اندر داخل ہوتا سیڑھیوں کی طرف جا رہا تھا سب لوگ وہیں بیٹھے ہوئے تھے جب دادا جان نے بے حد محبت سے اسے پکارتے ہوئے کہا تھا۔

نہیں شکریہ۔۔۔۔"اس نے سرد لہجے میں جواب دیا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا جب اچانک حرم بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئی۔

شوہر سر آپ بھی نا سب اتنے پیار سے کہہ رہے ہیں تو تھوڑی دیر آ کر بیٹھ جائے نہ ہمارے پاس شادی مزے کی تھی نہ بورنگ تو نہیں لگی آپ کو ویسے میں اچھا شر مالیتی ہوں نا وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے زبردستی اپنے ساتھ نیچے گھسیٹ لی تھی۔

حرم میں تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتا ہوں اس نے حرم کو دیکھتے ہوئے ذرا سختی سے کہا تھا یقیناً وہ ان لوگوں میں نہیں رہنا چاہتا تھا لیکن حرم کو کون سمجھتا جو ہمیشہ سے اپنی کرنے اور اپنی سننے کی عادی تھی۔

ارے بیٹھ جائیں آرام سے ساتھ چلیں گے ابھی تو آپ نے چائے نہیں پی کیا یاد کریں گے آج میں آپ کو اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کر پلاؤں گی۔

خدا کے لئے بالکل بھی نہیں بہت بری چائے بناتی ہو تم خداش نے پیچھے سے کہا تھا۔

ہاں تو میں بری بناوں یا اچھی بناؤں میں اپنے شوہر کے لئے بناؤں گی آپ کو کیا مسئلہ ہے آپ کو پینے کے لیے نہیں کہہ رہی میں۔اور میرے شوہر سرنا میں جیسی بھی بناؤں پی لیتے ہیں انہوں نے تو میرے ہاتھ کا بنا کھانا بھی اتنے پیار سے کھالیا تھا آپ کی طرح نہیں ہیں یہ جو ہر چیز میں نقص نکالنے بیٹھ جائیں۔

اللہ پاک کے فضل و کرم سے بہت ہی نیک اور فرمانبردار شوہر ملا ہے مجھے ہیں نا شوہر سر آپ یہاں بیٹھیے میں آپ کے لئے ابھی دو منٹ میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔

حرم ایسے شوہر کو فرمانبردار اور نیک نہیں بیچارا کہتے ہیں خداش کو یشام پر بے ساختہ ترس آیا تھا۔جب سے وہ یہاں آئی تھی اس سے صرف اپنی ہی منوائے جا رہی تھی۔

آپ تو بس جلتے ہی رہنا مجھ سے خود تو فرمانبردار بیوی نہیں ملی نا اسی لیے میری خوشیاں دیکھی نہیں جا رہی آپ سے اس نے اسے گھورتے ہوئے بے مثال قسم کا طعنہ مارا تھا جس پر خداش نے ایک نظر دیشم کو دیکھا۔جو شرمندگی سے سر ہی نہ اٹھا سکی

اب ایسی بات بھی نہیں ہے میں بھی چائے بنا کر لا سکتی ہوں۔اپنی ماں کو خود کو گھورتے پا کر وہ شرمندہ ہوتے ہوئے اٹھی تو سب کے قہقہے بلند ہوئے۔

جب کہ وہ خاموشی سے بنا کچھ بھی بولے کیچن میں گھس گئی تھی۔

یشام یار میں معذرت خواہ ہوں تمہارے سامنے بیٹھ کر میں اچھی چائے پیوں گا اور تم۔۔۔۔۔"خداش اس کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہوئے اظہار افسوس کر رہا تھا۔

اس کی ادھوری بات کا مطلب وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا۔

نہیں کوئی بات نہیں اتنی بھی بری چائے نہیں بناتی وہ اس نے خود کو دلاسہ دیا تھا۔

ہاں پتا ہے اتنی بری نہیں بلکہ بہت بری بناتی ہے۔بیسٹ آف لک خداش نے اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا جب کہ سامنے بیٹھے دادا جان مسکرائے جا رہے تھے

ooooooo

یہ لیں جناب گرما گرم مزیدار چائے حاضر ہے اس نے چائے کا کپ لا کر اس کے سامنے رکھا تھا۔

تمہیں کیسے پتہ کہ مزے دار ہے کہ تم پی کر آئی ہو۔۔۔؟خداش نے چائے کا نورمل رنگ دیکھ کر کہا۔

کیا مطلب آپ کو لگتا ہے میں جھوٹی کر کے لائی ہوں جی نہیں مجھے ایسی تربیت نہیں دی گئی کہ کسی کو اپنا جھوٹا کھلاؤں ہاں میں جانتی ہوں جھوٹا کھانے سے پیار بڑھتا ہے لیکن الحمدللہ ہم دونوں میں پیار نیکسٹ لیول کا ہے تو اس کو بڑھانے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔وہ بے لگام بولے جا رہی تھی جب امی کو بیچ میں بولنا پڑا۔

حرم آہستہ اور ٹھہر کر بات کیا کرو یہ کون سا طریقہ ہے کب کون سی بات کس کے سامنے کرنی ہے کوئی اندازہ نہیں ہے تمہیں۔

یہ باتیں سب کے بیچ تھوڑی نہ کی جاتی ہیں۔امی کا انداز اسے ڈانٹنے والا تھا۔

امی جان آپ بھی نا بچی ہے جانے دیں اور یشام چائے چکھ کر بتاؤ گے کیسی ہے شکل سے تو ٹھیک ٹھاک لگ رہی ہے۔

ٹیسٹ سے بھی بہت اچھی ہے وہ جو ماں کی بات پر موڈ آف کر کے بیٹھنے والی تھی ایکسائیٹڈ سی یشام کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی۔

ہاں یشام دو میری پوتی کو نمبر کتنے دو گے دادا جان بھی اس کی طرف سے رزلٹ کے منتظر تھے۔

جبکہ وہ بھی اسے نظر انداز کرتے ہوئے چائے کا ایک گھونٹ لے چکا تھا۔

کیسی ہے۔۔۔؟ وہ دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تھی

زبردست بہت اچھی اس نے مسکراتے ہوئے ایک بار پھر سے کپ لبوں سے لگایا تھا

اس کے انداز سے کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کوئی جھوٹ بول رہا ہے یا اسے خوش کرنے کی کوشش کر رہا ہے

حرم کی خوشی کی کوئی انتہا ہی نہ رہی جب کہ وہاں موجود سب کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

کیا بات ہے یار تم نے سچ میں اچھی چائے بنائی تمہیں تو انعام ملنا چاہیے وہ اپنی جیب سے پانچ ہزار کا نوٹ نکالتے ہوئے اس کی طرف بڑھانے لگا تھا جب کچن سے دیشم ڈبا لے کر باہر نکلی۔

حرم بے وقوف لڑکی یہ کیا کیا ہے تم نے چینی کے بجائے نمک ڈال دیا چائے میں یہ کیا اوپر تمہیں نمک لکھا ہوا پڑھنا نہیں آیا۔

حد ہوتی ہے کسی چیز کی اور مجھے بھی یہی پکڑا کر باہر آگئی اگر میں نمک ڈال دیتی چائے میں تو۔۔۔۔۔۔؟ وہ اسے ڈانٹتے ہوئے بول رہی تھی جب کہ خداش اپنا نوٹ واپس جیب میں ڈال چکا تھا اور یشام کپ خالی کر کے سامنے ٹیبل پر رکھ چکا تھا۔

حرم ایک بات بتاؤں میں کبھی تمہارے معاملے میں غلط ہو ہی نہیں سکتا مجھے ہنڈریڈ پرسنٹ یقین تھا تم اچھی چائے نہیں بناؤ گی لیکن تمہارا شوہر تو سچ میں ضرورت سے زیادہ تمہارا فرمانبردار ہے۔

بھائی یہ تو نے گلے سے اندر کیسے کی۔۔۔۔؟اس نے ہنستے ہوئے یشام سے پوچھا تھا جو صرف اور صرف حرم کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

جو غصے سے سرخ ہو رہا تھا یا شرم سے جاننا اس کے لیے ذرا مشکل تھا۔

حرم چائے اچھی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں چمکتے آنسو دیکھ کر وہ پریشان ہو کر بولا تھا جب کہ حرم کو رونے کی تیاری پکڑتے دیکھ خداش بھی اسے دیکھنے لگا۔

نہیں تھی اچھی میں بری ہوں۔ مجھ سے کچھ بھی اچھے سے نہیں ہوتا سب مجھے پاگل سمجھتے ہیں۔وہ روتے ہوئے اپنی آنکھیں رگڑتی سب کچھ وہیں چھوڑ چھاڑ کر اپنے روم میں بھاگ گئی تھی۔

حرم۔۔۔۔حرم۔۔یار۔۔اچھی تھی چائے وہ اس کے پیچھے گیا تھا جب کہ خداش بھی اٹھ کر اس کے پیچھے جانے لگا جب دادا جان نے اسے روک لیا۔

خداش چھوڑو اسے بیٹا وہ خود سنبھال لے گا۔

ان کے کہنے پر وہ واپس بیٹھ گیا تھا جب کہ خداش کا دھیان سامنے خالی چائے کے کپ تھا۔

ویسے اچھا لڑکا ہے یہ یشام حرم کے لئے تو بہت اچھا ہے۔۔۔اس نے دادا جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دیئے

oooooooo

بھائی صاحب۔۔۔؟ وہ لوگ احمر کے بے جان وجود کو ایمبولینس میں شفٹ کر رہے تھے مطلب صاف تھا کہ وہ اسے پاکستان لے کر جا رہے تھے یقیناً ساری کاغذی کاروائی کرلی گئی تھی

اس نے دیکھا تھا راحت صاحب بری طرح سے رو رہے تھے۔ یہ لمحہ یقیناً ان کے لئے بھی بہت دردناک تھا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہمارے سامنے آنے کی شرم نہیں آئی بے غیرت عورت۔۔۔۔ ہمارے بھائی کی جان لے لی تم نے پھر بھی سکون نہیں ملا ارے کہیں شرم سے ڈوب مرو۔ جو تم چاہتی تھی وہی ہوا مر گیا ہمارا بھائی چھوڑ کر چلا گیا ہمیں ہمیشہ کے لئے۔

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔؟ وہ پہلے بھی ان کے منہ سے بڑے الفاظ سنتے آئی تھی لیکن اس طرح کے خنجر اسے کسی نے نہیں مارے تھے۔

ہم کیا کہہ رہے ہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اب ہم کیا کریں گے۔ شرم تو تمہیں آئی نہیں ہوگی۔ یہ گھٹیا کام کرتے ہوئے تمہارا سچ ہمارا بھائی برداشت نہیں کر سکا تمہارا گھٹیا کردار ہمارے بھائی کی جان لے گیا۔

لیکن یہ مت سوچنا کہ ہم اس چیز کو ایسے ہی چھوڑ دیں گے تمیں سزا ملے گی۔ اور ایسی سزا ملے گی تم ساری زندگی یاد رکھو گی ارے وہ بیچارہ تو تمہیں عزت کی زندگی دینے جا رہا تھا تمہیں سارے خاندان کے سامنے اپنا نام دے رہا تھا پوری برادری کے خلاف جا کر تمہیں اپنی عزت بنا چکا تھا اور بابا جان بھی راضی ہو گئے تھے ان سب چیزوں کے لیے

۔

لیکن تم نے اپنا اصلی رنگ دکھادیا اور یہ کس کی ناجائز اولاد ہے جسے احمر کا نام دے کر ہر طرف گھوم رہی ہو۔۔۔؟ یہ کس کا گندا خون ہے۔جسے لے کر اتنے سالوں تک تم احمر کو بیو قوف بناتی رہی۔

وہ بولنے پر آئے تو بولتے ہی چلے گئے وہ اس کے کردار کی دھجیاں اڑا رہے تھے جب کہ وہ خاموشی سے آنسو بہاتی انہیں سن رہی تھی وہ سننے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس سے اس کا مان تو چھین لیا گیا تھا وہ جو اس کے نام پر لڑا کرتا تھا وہ تو اس سے دور ہو گیا تھا۔

وہ جانتی تھی وہ جس طرح کے بیک گراونڈ سے آئی ہے کوئی بھی اسے عزت کی نظروں سے تو نہیں دیکھتا ہو گا۔ لیکن ان کی نظروں میں وہ اتنا گر چکی تھیں اس بات کا احساس اسی آج ہوا تھا۔

تمہارے پاس پندرہ دن کا وقت ہے ان پندرہ دن کے اندر اندر اس گھر کو چھوڑ دو جس میں تم احمر کے ساتھ رہتی تھی ۔

تمہیں کوئی حق نہیں ہے احمر کے نام پر رہنے کا اس گھر میں تم اب ہمیں ایک سیکنڈ بھی نظر نہ آؤ تو تمہارے حق میں بہتر ہو گا۔

جتنا جلدی اپنا انتظام کر سکتی ہو کرو اور اپنی اس گندی اولاد کو لے کر وہاں سے ہمیشہ کے لئے چلی جاؤ۔

بس کر دیں میں جانتی ہوں آپ کو مجھ سے کوئی ہمدردی نہیں ہے اور نہ ہی آپ لوگ میری شکل دیکھنا چاہتے ہیں لیکن بار بار آپ میرے بیٹے کو گالی نہیں دے سکتے یہ آپ کے بھائی کا خون ہے۔اس کی اولاد ہے خون ہے اس کا

اگر اسے لے کر آپ اتنی گندی اور گری ہوئی سوچ رکھتے ہیں تو خدا کے لئے میرے بیٹے کے ذہن میں یہ گھٹیا الفاظ نہ ڈالیں۔ میں مسلمان نہیں تھی لیکن میں جانتی ہوں کہ اس دین میں آنے کے بعد میں کیسی ہوں۔ مجھے اپنے کردار کی گواہی دینے کی ضرورت کسی کو بھی نہیں ہے

لیکن آپ میرے بیٹے کے بارے میں اس طرح کے الفاظ استعمال کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتے اگر آپ کو کوئی شک ہے تو آپ لوگ ابھی اور اسی وقت میرے بیٹے کا میڈیکل چیک اپ کروا سکتے ہیں۔ اپنی آنکھوں سے آنسو رگڑتے ہوئے اس نے انہیں آفر کی تھی۔

ارے بند کرو اپنی بکواس گھٹیا عورت۔۔۔۔۔۔ "ہم تو جیسے تمہارے بارے میں کچھ جانتے ہی نہیں۔ ارے بھائی صاحب یہ لڑکی صرف اور صرف احمر کے حصے کے لیے ڈرامے کر رہی ہے

تاکہ اس کے حصے کی جائیداد اس کے بیٹے کے نام ہو جائے اسی لئے تو یہ پلاننگ کی ہے اس نے اسی نے مروایا ہے احمر کو اسے راحیل کی آواز سنائی دی تھی۔

بھائی صاحب یہ ساری باتیں بعد میں فی الحال احمر کو پاکستان لے کر چلتے ہیں بابا کی حالت بہت نازک ہے۔ ثقلین نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جبکہ راحت صاحب اگلے ہی لمحے اسے پیچھے دھکا دیتے ہوئے وہاں سے نکل چکے تھے۔

ماما وہ بابا کو لے کر جا رہے ہیں روکیں انہیں۔ ماما پلیز

وہ یشی کے بابا کو لے کر جا رہے ہیں

یشی کے بابا کو مت لے کر جاؤ۔ وہ گاڑی کے پیچھے دوڑنے لگا بنا کسی کی پرواہ کیے وہ بس اپنے باپ تک پہنچنا چاہتا تھا۔

لیکن گاڑی بہت تیز چل رہی تھی وہ زیادہ دور تک پیچھا نہ کر سکا لیکن اس کی چیخوں کی آواز دور تک سنائی دیتی رہی مگر وہاں کسے پروا تھی وہ تو اس کے باپ کو ہمیشہ کے لیے اس سے چھین کر لے گئے تھے۔

اس سڑک پر بیٹھ دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا جبکہ اس کے پیچھے آتی کنیز نے اسے اپنے سینے سے لگایا تھا۔

ماما وہ لوگ لے گئے میرے بابا کو لے گئے وہ لوگ وہ روتے ہوئے اپنی ماں کے سینے سے لگا بولے جا رہا تھا۔ جبکہ وہ بھی اسے اپنے ساتھ لگائے اپنے آنسوؤں کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

ooooooooo

حویلی میں ہر طرف شور مچا ہوا تھا گاڑی حویلی کے اندر داخل ہوئی تو ڈھول باجے بجنا شروع ہو گئے۔ اور ڈھول باجوں کے ساتھ ساتھ اسے گولیاں چلنے کی آواز سنائی دینے لگی

وہ اگلی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جب کہ وہ سارے راستے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے آئی تھی راستہ زیادہ لمبا نہیں تھا وہ جلد ہی حویلی پہنچ گئے تھے۔

عمایہ نے اسے تھام کر باہر کھڑا کیا تھا اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے چکرا گئی تھی۔

آپ فکر نہ کریں ابھی کوئی رسم نہیں ہو گی ساری رسمیں کل صبح ہوں گی ہمیں پتا ہے آپ بہت زیادہ تھک گئی ہیں میں آپ کو آپ کے روم تک چھوڑ کر آتی ہوں۔

وہ اسے تھامے ہوئے اندر لے کر جا رہی تھی حویلی کی بہت ساری عورتیں باہر کھڑی اس پر پھول نچھاور کر رہی تھی جب کہ وہ عمایہ کے ساتھ تیز تیز قدم اٹھاتی اندر جا رہی تھی اسے تو بس کسی بھی طریقے سے اس لہنگے سے جان چھڑانی تھی۔

یہ تم مجھے آپ آپ کیوں کہہ رہی ہو قسم لے لو میں تمہاری دادی تو ہرگز نہیں لگتی۔وہ اپنی کیٹی اس کی گود میں پکڑاتے ہوئے کہنے لگی۔

اچھا سوری مجھے لگا تمہیں برا لگے گا۔عمایہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

برا کیوں لگے گا ہے خیر اس کا کتا کہاں ہے۔۔۔؟اسے اچانک ٹائیگر کی یاد آئی تھی۔

شائزم بھائی کے ٹائیگر کو بھی جانتی ہو تم وہ اوپر ہوتا ہے اپنے روم میں لیکن اسے کتا کوئی نہیں کہتا بھائی برا مناجاتے ہیں۔

وہ سب کچھ تم لوگوں کے لیے ہے میرے لیے تو رولز تھوڑے الگ ہیں اب مجھے روم تک چھوڑو میں بہت تھک گئی ہوں۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔جب ماما کی آواز آئی۔

لگتا ہے امی نیچے مہمانوں کے پاس کھڑی ہیں میں ایک منٹ میں واپس آتی ہوں اس نے سامنے سے تانیہ کو آتے دیکھ کر اس سے کہا تھا جب کہ وہ ہاں میں سر ہلاتے وہی رک گئی تھی

ہائے بھابھی جی کیسی ہو تم اور کیسی لگی یہ حویلی ویسے اس طرح کے گھر تم نے ابھی ہوسٹل میں تو نہیں دیکھے ہوں گے اس کا انداز طنز سے بھرپور تھا جبکہ اسے دیکھ کر اسے دیدم کی یاد آ گئی تھی۔

قسم سے مجھے تم جیسی ولن ٹائپ لڑکیوں پر نا بڑا ترس آتا ہے۔اس وقت میری آنکھوں کے سامنے سے دفع ہو جاؤ میرا بالکل کوئی ارادہ نہیں ہے تمہاری شکل دیکھنے کا ویسے اچھی خاصی خوبصورت ہو تمہارے کسی کزن کا تم پر دل نہیں آیا سمجھ گئی تمہاری ولن ٹائپ کوالٹی کی وجہ سے۔۔۔ہوتا ہے میری جان ہوتا ہے باہر دیکھو کوئی خاندان سے باہر کوئی تمہیں مل جائے۔

ہم خاندانی لڑکیاں ہیں گھر سے باہر تو منہ نہیں مارتی۔تانیہ نے اپنی طرف سے اس نے منہ توڑ جواب دیا۔

اے اے بے بی اسی لیے تو خاندانی لڑکے تم لوگوں کو منہ نہیں لگاتے باہر منہ مار کر ہمیں ڈھونڈ کر لاتے ہیں۔

ویسے کہاں گیا تمہارا خاندانی لڑکا ویسے مجھ سے تو اچھی تھی لیکن افسوس تم ایکسٹرا خاندانی تھی۔اس نے مسکراتے ہوئے عمایہ کو آتے دیکھا اور اس کی طرف قدم بڑھا دیئے جبکہ تانیہ چہرہ دھواں دھواں ہو چکا تھا۔

میں یہ گھر چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی یہ میرے مرحوم شوہر کا گھر ہے جس پر میں پورا حق رکھتی ہوں میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی میں ان کی بیوہ ہوں۔

تمہارے حق کی ایسی کی تیسی تمہیں تو ایک سیکنڈ اور ہم یہاں اس گھر میں نہیں رہنے دیں گے۔اور کتنے رنگ دکھانے ہیں تم نے اپنے ارے وہ بیچارہ تمہارے لئے لڑتے لڑتے مر گیا اور تم نے اپنے گندے کام نہ چھوڑے۔

کیا لگتا ہے تمہیں اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی ہم تمہیں اس گھر میں رہنے دیں گے۔ان کا انداز طنزیہ تھا

کیا کیا ہے میں نے آج جواب دیں مجھے آخر کس بات کا طنز کیا جا رہا ہے کس چیز کا طعنہ مارا جا رہا ہے مجھے بتائیں کیا قصور ہے میرا کون سے چیز آپ کے دل میں چبھ رہی میرے بارے میں۔

آخر کون سی ایسی غلطی کی ہے میں نے جس کے لئے آپ مجھ سے اتنی نفرت کرتے ہیں آپ لوگ مجھے بد کردار کہتے ہیں لیکن شاید آپ لوگ یہ نہیں جانتے کہ آپ کے بھائی کو شادی کے لیے میں نے نہیں کہا تھا بلکہ وہ خود میرے پیچھے پیچھے آتے تھے

میں نے ان سے شادی سے انکار کر دیا تھا کیونکہ میں تو بس اس مذہب میں آکر خوش تھی کہ مجھے ایک صحیح راہ مل گئی ہے شادی کے لیے انہوں نے مجھے فورس کیا تھا۔ مجھ پر دباؤ ڈالا گیا تھا مجھے مجبور کیا گیا تھا۔

اور اس شخص کی محبت کے سامنے میں ہار گئی لیکن آپ لوگوں نے تو میرے کردار کو تار تار کر دیا آپ لوگوں نے میرے معصوم بچے کو ناجائز قرار دیا۔

میں نہیں جانتی کہ کب کس وقت آپ لوگوں نے میرے کردار میں کوئی جھول دیکھا ہے لیکن میں آپ لوگوں کے کہنے پر کبھی اپنے گھر کو چھوڑ کر نہیں جاؤں گی شاید میں آپ کی فضول باتوں کا بھی جواب نہ دیتی لیکن اب بات میرے بچے کے آخری آسرے پر آگئی ہے۔

اور میں آپ کے تو کیا کسی کے بھی کہنے پر یہ گھر چھوڑ کر نہیں جانے والی۔ یہ میرے شوہر کا گھر ہے میں یہاں ہی رہ رہی ہوں پچھلے 12 سال سے مجھے ان کی جائیداد میں سے کچھ نہیں چاہیئے لیکن آپ لوگ مجھ سے میری چھت تو نہیں چھین سکتے۔

بس ہمارے سامنے کے ڈرامے بازیاں کرنا بند کر دو تمہیں کیا لگتا ہے کہ ہم تمہاری باتوں میں آجائیں گے کیا کیا ہے تم نے اور تمہارا کردار کس طرح کا ہے اگر یہ بتانے کے لئے ہمیں عدالت جانا پڑا نہ تو بھی جائیں گے۔

ہم پر ہمارے بھائی پر یااس کے اس گھر تمہارااور تمہارے اس بچے کا کوئی حق نہیں ہے اگر تم نہیں چاہتی کہ ہم تمہیں اور تمہارے اس ناجائز گند کو دھکے مار کر یہاں سے نکالیں بہتر ہے کہ اپنا رستہ ناپو کیونکہ حاصل تو تمہیں کچھ بھی نہیں ہو گا۔

وہ اپنی بات مکمل کرتے ہوئے باہر کی راہ لے چکے تھے جبکہ راحیل وہیں کھڑا مسکرا رہا تھا۔

ارے ارے کنیز مجھے تم پر بہت ترس آرہا ہے کتنے ظالم لوگ ہیں تمہیں گھر سے نکال رہے ہیں میں سمجھ سکتا ہوں لیکن تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہو نا میں تمہیں سہارا دوں گا تمہیں بھی اور تمہارے بیٹے کو بھی لیکن کے لئے میری ایک چھوٹی سی شرط ہے تمہیں۔۔۔۔۔

راحیل صاحب خدا کے لئے اپنی زبان سے کچھ بھی ادا کرنے سے پہلے یاد رکھئے گا کہ میں آپ کے مرحوم ماموں زاد کی بیوہ ہوں۔اس نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا تھا۔

بڑی سمجھ دار ہو تم کنیز فاطمہ ابھی تو میں نے اپنی بات کی ہی نہیں اور تم میری بات کی گہرائی تک بھی پہنچ گئی اچھی بات ہے بہت اچھی بات ہے لیکن میری آفر محدود مدت کے لیے نہیں ہے تمہارے سہارے کی قیمت صرف ایک رات۔۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔وہ کافی دیر کھڑی خود پر ضبط کرتی رہی تھی۔لیکن پھر اس کی برداشت سے باہر ہو گیا

کوشش کیجئے گا کے دوبارہ یہاں تشریف نہ لائیں۔ورنہ مجھے مجبوراًپولیس کا سہارا لینا پڑے گا۔وہ اسے باہر کا رستہ دکھاتے ہوئے بولی۔توراحیل فوراًہی غصے سے وہاں سے نکل گیا تھا اپنے منہ پر پڑنے والے اس تمانچے کو شاید وہ زندگی بھر یاد رکھنے والا تھا

OOOOOO

وہ جتنا جلدی ہو سکے سب سے جان چھڑا کر کمرے میں آیا تھا اس کی بے تابیاں عروج پر تھی
اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بس اپنی ریدم کے پاس پہنچ جائے اور اسے اپنی بے پناہ محبتوں کا یقین دلائے
پہلے تو ذریام نے اسے خوب پھنسا کر رکھا ہے اسے خوب تنگ کیا لیکن پھر آخر کار اسے اپنے معصوم بھائی پر ترس آ ہی گیا۔یا یہ کہنا ٹھیک رہے گا کہ اسے اپنی بیوی کی یاد ستانے لگی اور اسے چھوڑ کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔
اور آخر کار وہ بھی اپنے کمرے میں آ گیا لیکن اس کی خوشیوں کو مٹی میں ملاتے ہوئے ریدم اس کے آنے سے پہلے ہی اپنے کپڑے چینج کر کے بڑے ہی مزے سے بلینکیٹ لے کر بیڈ پر گہری نیند سو رہی تھی۔اچھی امید تو وہ اس سے رکھ ہی نہیں سکتا تھا لیکن وہ اس معصوم کے جذبات کے ساتھ ایسا بھی نہیں کر سکتی تھی
شاید وہ اسے تنگ کرنے کے لیے ایسا کر رہی تھی۔ہاں یقیناًوہ اسے تنگ کرنے کے لیے ہی ایسا کر رہی تھی ورنہ وہ اتنی بے رحم تو ہو ہی نہیں سکتی تھی اس سوچ کے ساتھ بیڈ کے پاس آیا تھا۔

ریدم ریدم اٹھ جا شیرنی کیوں ستا رہی ہے مجھے وہ اس کے سر پر سے بلینکیٹ کھینچتے ہوئے بولا تھا لیکن سامنے اسے گہری نیند میں پا کر اسے گھورنے لگا۔

ریدم۔۔۔۔۔اس نے سختی سے اسے پکارا تھا لیکن جواب نا آیا۔ مطلب وہ گہری نیند سو رہی تھی۔

ریدم تم اپنے محبوب شوہر کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی مانا کہ میں محبوب شوہر ثابت نہیں ہوا تمہارے لیے ظالم ثابت ہوا ہوں تمہارے حق میں لیکن یار میں سارا مداوا کروں گا میں جانتا ہوں میں نے تمہارے ساتھ بدسلوکی کی ہے اور تمہارے ساتھ زبردستی کر کے تمہارے ساتھ ظلم کیا ہے لیکن میں کیا کروں تمہاری ان باتوں نے مجھے بہت زیادہ ڈسٹرب کر دیا تھا میں ایسا کرنے کے لئے مجبور ہو گیا تھا پلیز مجھے معاف کر دو۔ وہ بے حد مدہم آواز میں بول رہا تھا۔

جو ریدم کے کانوں میں تو کیا ہی جاتی اس کے اپنے کانوں میں بھی کم ہی سنائی دے رہی تھی اف معافی مانگنا بہت مشکل تھا اس بات کا احساس اسے آج ہوا تھا۔

وہ کافی دیر اس کے چہرے کو دیکھتا رہا بند آنکھیں دھلا دھلایا چہرہ اس کی ساری بے قراریوں کو عروج پر لے گیا تھا لیکن وہ جیسے آج اس کے ہاتھ آنے کا کوئی ارادہ ہی نہیں رکھتی تھی اس کے جذبات کا بیڑا غرق کر کے وہ مزے کی نیند لے رہی تھی شاید اسے اس کے کرتوتوں کی سزا دے رہی تھی۔

اور شاید اس نے قسم بھی کھا رکھی تھی کہ وہ آسانی سے بخشنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

آخر کا تھک ہار کر وہ خود ہی اس کے بیڈ کے قریب سے اٹھ کھڑا ہوا اور چینج کرنے چلا گیا اس کی واپسی تقریباً دس منٹ کے بعد ہوئی تو وہ اسے اسی طرح سے سوتی ہوئی ملی

وہ جو اس کے دل میں تھوڑا سا شک تھا کہ شاید وہ جاگ رہی ہے صرف اسے تنگ کرنے کے لیے سونے کا ڈرامہ کر رہی ہو گی وہ غلط فہمی بھی دور ہو چکی تھی

وہ اس کے جذبات کا جنازہ بڑی دھوم دھام سے نکال چکی تھی اور اس کے حق پر فاتحہ پڑھ کے اب مزے سے سو رہی تھی۔

تمہیں اس چیز کے لیے میں کبھی معاف نہیں کروں گا جانتا ہوں میں تمہارے ساتھ بہت ظلم کیا ہے مزید میں تمہیں خود سے نفرت کرنے کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتا کرنا ورنہ شائزم شاہ اپنا حق چھوڑنے والوں میں سے ہر گز نہیں ہے لیکن یہ تم نے مجھ پر سچ میں بہت بڑا ظلم کیا ہے ریدم اس کا احساس میں تمہیں ضرور دلاؤں گا جاؤ کیا یاد کرو گی کر لو اپنی نیند پوری

اب اتنا بھی ظالم نہیں ہے تمہارے سرکا سائیں کہ تمہاری نیند کی بھی پروانہ کرے۔لیکن اس کا انتقام میں ضرور لونگا آج نہیں تو کل سہی۔اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے اس نے بڑی شدت سے بھرپور انداز میں گستاخی کی تھی وہ جو گہری نیند سو رہی تھی

ذرا سا کسمسائی لیکن اس کی نیند نہ ٹوٹی یقیناً بہت تھک چکی تھی آج شادی کے ان ہنگاموں میں اسی لیے اتنی گہری نیند سو رہی تھی وہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس اپنی جگہ بناتا اس کے نازک خوشبو سے سجے وجود کو اپنی بانہوں میں قید کرتا آنکھیں موند گیا تھا

oooooo

زریام تیزی سے قدم اٹھاتا کمرے میں داخل ہوا تھا جب اسے الماری میں سر دیے پایا اس سے پہلے کہ وہ اپنی چینجنگ کے لیے کوئی کپڑے نکالتی وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔

کالے رنگ کی خوبصورت ساڑھی میں اس وقت اس کا نازک دل کش سراپا اس کی پر شوق نگاہوں کا مرکز بنا ہوا تھا وہ کب سے بے تابی سے کمرے میں آنے کا انتظار کر رہا تھا اور آخر کار وہ ہی گیا تھا اپنی جان کے پاس

آج اگر میرا انتظار کیے بنا تم چینج کر لیتی تو قسم سے بہت برا حال کرتا تمہارا اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے وہ اسے اپنے بے حد نزدیک کر چکا تھا۔

اور آپ کو لگتا ہے کہ میں ایسا کچھ کرتی۔۔۔؟ اس کی گلے میں بازو ڈالتے ہوئے اس نے بڑے ہی دلفریب انداز میں پوچھا تھا وہ تو اس کے انداز پر قربان ہونے کو تیار ہو گیا۔

اب اتنی بھی ظالم نہیں ہو تم کیا اپنے معصوم شوہر کے ساتھ اتنا ظالمانہ سلوک کرتی اس کے رخسار کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے اس نے بڑی ہی محبت سے اس کی بیوٹی بون کو چوما تھا۔

جبکہ اس کے انداز پر وہ شرماتے ہوئے اس کے سینے پر اپنا سر رکھ کر کے خود کو اس کے سپرد کر چکی تھی اس کی نازک سے وجود کو اپنی باہوں میں قید کرتا وہ اسے بیڈ پر اٹھا لایا تھا۔

اب زریام شاہ تھا اور اس کی بے پناہ محبتوں کو محسوس کرتی عمایہ زریام شاہ جو اس کی تھی اور صرف اسی سے تھی

○○○○○○

کیا مطلب ہے آپ لوگوں کا میں ان کی بیوی نہیں یہ بات ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ان کے نکاح میں تھی بیوہ ہوں ان کی اور ان کے جانے کے بعد اس گھر پر میرا حق ہے میرے بچے کا حق ہے میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی۔

آج کچھ لوگ اس کے گھر آ کر اسے یہ گھر چھوڑنے کی آخری وارننگ دے رہے تھے لیگل نوٹس جاری کر دیے گئے تھے۔

اگر آپ ان کی بیوی ہیں تو اس بات کو ثابت کریں اس طرح سے آپ یہ سب کچھ نہیں کر سکتی کیا ثبوت ہے آپ کے پاس کہ آپ احمر کاظمی کی بیوی تھیں۔

نکاح نامہ کہاں ہے وہ مولانا کہاں ہے جس نے آپ لوگوں کا نکاح پڑھوایا اور سب سے اہم بات اس نکاح کے گواہان کہاں ہیں۔

گواہان کو تو میں نہیں جانتی لیکن مولانا کا تین سال پہلے انتقال ہو گیا ہے اور نکاح نامہ میرے پاس موجود ہے وہ کہتے ہوئے اٹھ کر الماری کی طرف آئی تھی۔

تھوڑی دیر میں وہ پوری الماری کو کھنگال چکی تھی لیکن اس میں سے کوئی نکاح نامہ برآمد نہ ہوا اسے یاد تھا اس نے یہیں پر سارے کاغذات رکھے تھے یہاں تک کہ یہیں پر یشام کے برتھ سرٹیفکیٹ بھی تھے۔

لیکن اس وقت یہاں پر کوئی بھی چیز موجود نہ تھی۔ یہاں پر تو یشام کے سکول کے کاغذات بھی یہاں موجود نہیں تھے یہ سب کچھ کہاں چلا گیا تھا۔

میں نے یہیں پر رکھے تھے اور شاید میں نے کہیں اور رکھ دیے ہوں گے میں ڈھونڈ کر لاتی ہوں آپ بیٹھیے۔وہ کہتے ہوئے پورا گھر دیکھنے لگی تھی لیکن نہ تو کسی کاغذ نے اس کے گھر سے ملنا تھا اور نہ ہی یہاں سے کچھ ملا تھا۔

کچھ ہو گا تو ملے گا نہ سر یہاں پر کچھ ہے ہی نہیں کوئی نکاح ہوا ہی نہیں یہ بچہ احمر کا نہیں بلکہ نا جانے کس کا ہے احمر کے علاوہ اور بھی بہت سارے مردوں کے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔

بند کرو اپنی بکواس خبر دار جو تم نے میرا نام کسی دوسرے کے ساتھ جوڑا اگر تمہیں یہاں میں اپنے گھر میں برداشت کر رہی ہوں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم جو منہ میں آئے وہ بولتے چلے جاؤ یہ تربیت دی ہے تمہارے والدین نے تمہیں ایک پاک دامن عورت پر اس طرح کی گھٹیا الزام لگاؤ۔

یہ تو غیر ہے لیکن آپ تو جانتے ہیں کیا آپ کو اس بچے میں اپنے خون کی کشش محسوس نہیں ہوتی کم از کم آپ تو اس کی گھٹیا چالوں میں آنا بند کریں۔روز محشر آپ کو بھی اپنے بھائی کو بھی دکھانا ہو گا وہ راحت صاحب کے سامنے کھڑی بول رہی تھی۔

تم ہمیں ان باتوں میں پھنسا نہیں سکتی لڑکی ہم تمہاری حقیقت سے بہت اچھے طریقے سے واقف ہیں۔کیا ہم نہیں جانتے کہ احمر کی موت تمہارے گھٹیا کاموں کی وجہ سے ہوئی ہے وہ بے چارہ جان گیا تھا کہ تمہارے کس کس کے ساتھ تعلقات ہیں۔

وہ بے چارہ تو یہ ہی برداشت نہیں کر سکا اسی لئے آج وہ ہمارے بیچ نہیں ہے وہ بہت نفرت سے اس کے منہ پر دھاڑے تھے۔

جب کہ ان کے منہ سے ایسے الفاظ سن کر اس نے راحیل کی طرف دیکھا تھا یہ سارے اسی کے الفاظ تھے اسی کی پلاننگ تھی یہ سب کچھ اسی نے کیا تھا نہ جانے کیوں اس کا دل چیخ چیخ کر اس بات کی گواہی دے رہا تھا۔

OOOOOOO

تم آج بھی یہی پر رہنے والی ہو وہ کمرے میں آیا تو اسے دیکھ کر کہنے لگا آج بھی گھر مہمانوں سے بھرا تھا کہ وہ آج بھی یہیں رہنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

کیوں کیا آپ اب اس کمرے میں اپنی دوسری بیوی کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اس کا انداز طنزیہ تھا۔

اگر میں ایسی کوئی خواہش کروں تو میرا نہیں خیال کہ وہ ناجائز ہو گی وہ بیڈ پر لیٹے ہوئے اس کے نازک سراپے کو اپنی نگاہوں کے حصار میں لے کر بولا تھا۔

اس کی بے باک نگاہیں اسے بری طرح سے ڈسٹرب کر رہی تھی وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کو ٹھیک کرنے میں مصروف تھی۔

ہاں بالکل آپ جو چاہے خواہش کر سکتے ہیں۔ میں بھلا کون ہوتی ہوں اعتراض کرنے والی مجھے تو اب جلد ہی آپ آزاد کر دیں گے اور میں ہمیشہ کے لئے اس کمرے سے چلی جاؤں گی۔

وہ برش وہی پر پٹختے ہوئے الماری سے کپڑے نکالنے لگی۔

اس میں چیزیں پٹخنے والی کونسی بات ہے اگر تمہیں وہ برش پسند نہیں ہے تو آرام سے وہیں رکھ دو دیدم یوز کر لیا کرے گی۔ وہ اپنا تکیہ ٹھیک کرتے ہوئے سنجیدہ انداز میں بولا جبکہ وہ اسے گھور کر رہ گئی مطلب اور اس کے یوز کی چیزیں بھی دیدم کو دینے کا بھی ارادہ رکھتا تھا۔

ہاں کیوں نہیں میں اپنا سارا سامان نہ اس کو دے دیتی ہوں ویسے بھی اپنا شوہر تو میں اس کو دے ہی رہی ہوں تو یہ ساری چیزیں بھی دینے سے میرا نہیں خیال کہ میرے خزانوں میں کوئی کمی آئے گی میری ساری چیزیں آپ اس کے حوالے کر دیں۔ وہ خاصی تپی ہوئی تھی۔

پتہ نہیں تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے پہلے مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی تو ہر وقت منہ پر بارہ بجے رہتے تھے اب تمہاری مرضی سے تمہاری پسند کا کام کرنے جا رہا ہوں پھر بھی تم وہی سب کچھ کرے جا رہی ہو۔

مجھے سمجھ میں نہیں آتا آخر تم چاہتی کیا ہو۔۔۔۔! اب تو تمہیں خوش ہونا چاہیے جو کچھ تم چاہتی تھی وہی ہو رہا ہے۔ میں تمہاری پسند کا کام کرنے جا رہا ہوں اور۔۔۔۔۔۔

میں نے کب کہا کہ مجھے آپ سے طلاق چاہیے میں یہاں آپ سے معافی مانگ رہی ہوں اپنی غلطیوں کی معذرت کر رہی ہوں اور آپ بار بار طلاق کی رٹ لگائے جا رہے ہیں میرے سامنے مجھے تو لگ رہا ہے کہ آپ کو خود ہی مجھ سے جان چھڑانے کا شوق ہے اور کچھ بھی نہیں۔

وہ جیسے پھٹ پڑی تھی جبکہ خداش پر سکون سا اسے دیکھ رہا تھا۔

خداش ایم سوری میں جانتی ہوں میں نے بہت غلط الفاظ استعمال کیے ہیں آپ کے سامنے بہت غلط بول گئی ہوں میں حرم کے بارے میں نہیں جانتی تھی لیکن میں جانتی ہوں کہ حرم کے موضوع سے ہٹ کر بھی میں نے آپ کی ذات کو بہت ٹھیس پہنچائی ہے لیکن۔وہ دیدم۔۔۔۔۔

یہی تو تمہارے ساتھ مسئلہ ہے دیشم تم رات کو کچھ اور صبح کچھ اور ہوتی ہو تم خود ہی نہیں جانتی کہ تم کیا چاہتی ہو۔

اگر حرم کے مسئلے سے ہٹ کر بات کی جائے نہ تو تب بھی تم مجھے کبھی اپنے ہمسفر کے روپ میں چاہتی ہی نہیں تھی تم ہمیشہ سے مجھ سے نفرت کرتی ہو وہ بھی بے وجہ تمہارے پاس مجھ سے نفرت کرنے کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے۔لیکن پھر بھی تمہیں مجھ سے نفرت ہے

لیکن میں اپنے دل کا کیا کرتا جو صرف اور صرف تمہیں چاہتا ہے اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں نے اپنا دل تمہارے سامنے کھول کر رکھ دیا تمہیں اپنی محبت کا حقدار بنا دیا تمہیں اس دل کی ملکیت سونپ دی۔اور تم نے کیا کیا مجھے ہوس پرست کہا میری محبت کو اتنے گھٹیا طریقے سے ذلیل کیا۔

اگر میں تمہیں سب کچھ بھول کر معاف کر دوں اور اپنی سچی محبت کی توہین کا کیا کروں۔۔۔۔؟

اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ کہ تم معافی کی حقدار ہو۔۔۔؟اس کے بعد اب تم دیدم کے بارے میں کچھ مت کہنا اب تو گھر میں شادی کی بات بھی چلنا شروع ہو چکی ہے اور میں وہی کروں گا جو اس گھر کے بڑے چاہتے ہیں بس اتنا کہہ کر وہ کپڑے لیے واش روم میں گھس گیا تھا۔

جبکہ دیشم جو صرف اس سے ایک اور موقع مانگ رہی تھی اپنے آپ میں ہی شرمندہ ہو کر رہ گئی۔

اس نے غلط کیا تھا۔ لیکن اس سے زیادہ غلط تھا یہ تھا کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی کوئی بھی اس کے شوہر کی زندگی میں آ رہا تھا اور وہ کچھ بھی نہیں کر رہی تھی۔

ساری غلطی اس کی اپنی ہی تھی وہ کسی دوسری کو اپنے اور اپنے شوہر کے بیچ میں آنے کی اجازت دی ہی کیسے رہی تھی

۔

ooooooo

آپ کے پاس اس نکاح کا کوئی ثبوت نہیں۔ کوئی گواہ ان کوئی نکاح نامہ نہیں ہے اور آپ خود کو احمر کاظمی کی بیوہ کہتی ہیں۔

میں ان کی بیوہ کو وکیل صاحب یہ ہمارا بچہ ہے۔ آپ اس کا ڈی این اے کروائیں۔ سب سچ سامنے آجائے گا۔ میرے بچے کا میڈیکل ٹیسٹ کیوں نہیں کروایا جا رہا۔

مجھے یہاں عدالتوں میں گھسیٹ کر میرے محرم شوہر کے بھائی پاکستان جا کر کیوں بیٹھ گئے ہیں۔ یہاں آکر اس کیس کو ختم کیوں نہیں کر رہے۔

مجھے میرے ہی گھر سے نکال کر وہ لوگ مجھے یہاں اس کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹانے پر مجبور کر چکے ہیں۔

مجھے میرے بیٹے کی چھت چاہیے۔ اس کا فیوچر چاہیے۔ مجھے انصاف چاہیے۔ میں بیمار ہوں میرے بعد میرے بچے کے پاس چھت تک نہیں ہو گی۔

ہم آپ کی بات کو سمجھ رہے ہیں۔ لیکن آپ بھی سمجھیں ڈی این اے چیک اپ یا اس طرح کے میڈیکل ٹیسٹ کا دعواء آپ احمر کاظمی پر کر سکتی ہیں۔ لیکن ان کے بھائیوں پر نہیں

آپ کا دعواء ہے کہ احمر کاظمی آپ کا شوہر تھا جو اب اس دنیا میں نہیں رہا آپ ان کے کسی بال یا ناخن کے ساتھ بھی ڈی این اے کروا سکتی ہیں رپورٹ آپ کے حق میں آجائے گی لیکن ہم ان کے بھائیوں کو یا ان کی فیملی میں کسی کو فورس نہیں کر سکتے۔

ہمارے پاس کوئی ایک چھوٹا سا ثبوت تک نہیں ہے۔ وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

اگر مجھے اس گھر کے اندر جانے دیا جائے تو شاید میں کچھ ڈھونڈ سکوں۔ وہ بے بسی کی آخری انتہا پر تھی۔ تین ماہ پہلے راحت صاحب اسے اسکے بچے کے ساتھ گھر سے بے دخل کر چکے تھے۔

اور وہ مجبور ہو کر اس گھر کو چھوڑ آئی تھی۔ لیکن پیچھے نہ ہٹی اس نے ان لوگوں پر کیس کیا تھا۔ اپنے گھر کے لیے لیکن وہ ثابت نہ کر سکی کہ وہ احمر کے نکاح میں ہے اس کے پاس کوئی ثبوت ہی نہیں تھا یہاں تک کہ آس پاس کے لوگوں نے بھی اس کی کوئی گواہی نہ دی تھی سب کا کہنا تھا کہ وہ دونوں ایک ساتھ رہتے تھے لیکن میاں بیوی تھے یہ کسی کو بھی پتہ نہ تھا۔

وہ اپنے بیٹے پر ناجائز ہونے کا ٹیگ نہیں لگا سکتی تھی وہ ان کی محبت کی نشانی تھا۔ پچھلے تین مہینوں سے وہ دھکے کھا رہی تھی۔ کبھی ایک جگہ جاتی تو کبھی دوسری جگہ بیماری نے اسے تھکانا شروع کر دیا تھا۔

یشام ہر روز اسے اپنی طرف سے ہسپتال بیچ کر سکول جاتا تھا لیکن وہ ہسپتال کے بجائے عدالتوں کے چکر کاٹ رہی تھی۔

اس کے معصوم سے بچے نے گھر چھوڑ کر اس سے کبھی شکوہ نہ کیا تھا کبھی اس سے کچھ بھی نہ پوچھا سب کچھ اس کی آنکھوں کے سامنے ہوا تھا

وہ نجائز لفظ کا مطلب بھی نہیں جانتا تھا تو وہ کیسے اسے اس ناجائز لفظ کے دلدل میں زندگی بھر کے لئے جھونک دیتی

ooooooo

حرم بس کردو میری جان اور کتنا روگی دیکھو تمہاری آنکھیں بھی سرخ ہونے لگی ہیں اب ایک اور آنسو مت بہانہ وہ مسلسل روئے جارہی تھی جب کہ وہ مسلسل اس کے پاس بیٹھا اس کے آنسوؤں کو صاف کر رہا تھا

کچھ مت کہے کچھ بھی مت کہیں آپ جھوٹے ہیں آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا کتنی خوش ہوگئی تھی میں کہ میں نے اچھی چائے بنائی ہے وہ آپ سب میرا مذاق بنا رہے تھے سب لوگ ہنس رہے تھے مجھ پر اور آپ بھی اندر ہنس رہے تھے وہ سوں سوں کرتے ہوئے اسے جواب دیتی اس کے ہاتھ میں پکڑے ٹشو کے ڈبے سے ٹشو نکالتے اپنی ننھی سی ناک کو رگڑ رہی تھی

حرم جان میں تم سے جھوٹ کیوں بولوں گا مجھے سچ میں چائے بہت اچھی لگی تھی مجھے کیا پتا اس میں چینی کے بجائے نمک ہے میری حرم کے تو ہاتھ میں مٹھاس ہے مجھے تو برا ذائقہ آیا ہی نہیں۔

وہ اسے سمجھاتے ہوئے کافی ان لاجک قسم کی باتیں کر رہا تھا لیکن حرم کے لئے وہ یقین کے قابل تھی

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ کو گندا ذائقہ آیا ہی نہیں نمک نمک ہوتا ہے اور چینی چینی ہوتی ہے چینی میٹھی ہوتی ہے اور چائے میٹھی نہیں تھی وہ اسے سمجھاتے ہوئے کہہ رہی تھی

ہاں حرم جان میں جانتا ہوں چینی میٹھی ہوتی ہے لیکن میں نے کہا نہ کہ میری حرم جان کے ہاتھوں میں مٹھاس ہے مجھے بالکل بھی گندا ذائقہ نہیں آیا اب کیا میں تم سے اتنا بڑا جھوٹ بولوں گا اب کی بار اس نے اس کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے اپنے گالوں پر رکھ دیے تھے جس سے وہ اس کے بے حد قریب آ چکی تھی

ویسے آپ ایسا جھوٹ بول تو نہیں سکتے۔ لیکن ایسا ہو بھی تو نہیں سکتا نہ وہ کبھی اس کی باتوں پر ایمان لاتی تو کبھی خود ہی رئیلیٹی میں چلی آتی

بس بات ختم میں جھوٹ نہیں بول سکتا نہ تو میں سچ کہہ رہا ہوں اب تم آنسو مت بہانہ تمہاری چائے بہت اچھی تھی ۔وہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اس کا ماتھا چوم کر بولا

تو یہ بات آپ صبح خداش ویرو کے سامنے کریئے گا اور وہ جو پانچ ہزار مجھے دے رہے تھے نہ وہ بھی لے کر دیجئے گا وہ اچانک ہی اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے لاڈ سے بولی تو یشام کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی وہ اس کے اتنے پاس آجائے گی یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا

تمہیں پانچ ہزار میں دے دیتا ہوں اس کے گرد اپنا حصار مضبوط کرتے ہوئے اس نے جیسے آفر کی تھی

آپ بھی دے دیجئے گا میں انکار تھوڑی نہ کروں گی لیکن ویرو کی جیب سے پیسے نکلوانے کا اپنا ہی مزہ ہے۔وہ اس کی آفر کو ریجیکٹ کیے بنا خداش سے پیسے نکلوانے کی وجہ بھی بتا چکی تھی جس پر وہ صرف مسکرا ہی سکا

OOOOOO

صبح اس کی آنکھ کھلی تو وہ اس کی گردن میں منہ دیے مزے سے سو رہا تھا۔ وہ پوری طرح اس کے حصار میں قید تھی۔

ریدم کا دل چاہا کہ وہ اسے شوٹ کر دے۔ وہ اس کے اتنے پاس تھا کہ اس کی گرم سانسوں کا لمس وہ اپنی گردن پر محسوس کر رہی تھی۔

نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی دھڑکنوں میں ہلچل مچ چکی تھی۔ وہ اس کی پناہوں سے نکلنے کے لیے کوئی راستہ تلاش کرنے لگی اس کے دونوں ہاتھ اس کے گرد لپٹے ہوئے تھے۔

اس کا دل تو چاہا کہ وہ ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کرے لیکن وہ کسی طرح کا ہنگامہ نہیں چاہتی تھی اسی لئے خود پر ضبط کرتے ہوئے اس نے اس کا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹانا چاہا۔ لیکن اس کا ہاتھ تھا یا بلڈوزر اتنا وزنی ہاتھ کس کا ہوتا ہے وہ سوچ کر رہ گئی

صبح صبح وہ اس کے منہ لگ کر اپنا دن خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اس لیے اس نے ایک اور کوشش کی تھی۔ لیکن اس کی یہ کوشش بھی بری طرح سے ناکام ثابت ہوئی تھی وہ اس کا ہاتھ خود پر سے ہٹانے میں کامیاب نہ ہو سکی۔

مجھے پتہ ہے تم یہ سب کچھ جان بوجھ کر رہے ہو انتہائی چھچھوڑے انسان تم کبھی سدھر نہیں سکتے میں کہتی ہوں ہٹاؤ اپنا ہاتھ میرے اوپر سے ورنہ

ایسی کی تیسی تمہاری ورنہ کیا کرو گی تم بولو کیا کر لو گی اچانک اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں قید کرتے ہوئے اسے اپنے نیچے کرتا پوری طرح سے اس کے اوپر آ چکا تھا۔

کمینے انسان تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم نرمی سے بات کی جائے گا اٹھو میرے اوپر سے تم مجھے ابھی جانتے نہیں ہو تمہاری دادی نے یاد کروادیں تو میرا نام بھی ریدم ساغر کا ظمی نہیں۔

ارے میری بے بی کو نانو کی اتنی یاد آرہی ہے کہ اپنے شوہر کو بھی اس کی دادی کی یاد دلانا چاہتی ہے لیکن مائی ڈیر وائفی رومانٹک موڈ کے درمیان میں بزرگوں کو یاد نہیں کرتے ورنہ وہ بے شرمی کی مثالیں دینے لگتے ہیں۔

اپنی بکواس بند کرو اور چھوڑو۔۔۔۔۔۔

اس کے الفاظ بیچ میں ہی رہ گئے تھے کیونکہ وہ اس کے لبوں پر اپنی قید سخت کر چکا تھا۔

صبح صبح شوہر کو اس انداز میں جگایا جاتا ہے بیوی خونخوار بلی کی طرح نہیں لگتا ہے بلیوں کے ساتھ رہتے رہتے خود بھی جنگلی بلی بن گئی ہو لیکن کوئی بات نہیں مجھے تمہیں واپس انسانوں کی کیٹگری میں ایڈ کرنے میں زیادہ وقت ہرگز نہیں لگے گا۔

رات کو جو تم نے میرے ساتھ ظلم کیا ہے نہ اس کا حساب میں ولیمے کے بعد پورا کروں گا فی الحال اٹھو اور تیار ہو جاؤ تھوڑی دیر میں پالر والی آتی ہو گی وہ اسے آزاد کرتے ہوئے مسکراتا ہوا واشروم میں جا بند ہوا تھا

OOOOOO

ماما آپ ڈاکٹر کے پاس گئی تھی وہ گھر میں داخل ہوئی تو وہ پہلے سے ہی اس کا منتظر تھا۔

گئی تھی بیٹا وہاں بہت سارے مریض ڈاکٹر کا انتظار رہے تھے جب تک میرا نمبر آیا تو ڈاکٹر کے اٹھنے کا ٹائم ہو چکا تھا۔

پھر سے کل والا بہانہ۔۔۔آپ کیوں نہیں جا رہی ڈاکٹر کے پاس آپ کی طبیعت دن بدن خراب ہو رہی ہے ماما آپ کو لاپروائی نہیں کرنی چاہیے۔اس کا ہاتھ تھام کر اسے کرسی پر بٹھاتے ہوئے بولا اور بھاگ کر اس کے لیے پانی بھی لے آیا صرف 10 سال کی عمر میں اس کا بیٹا سمجھدار ہو گیا تھا۔

شاید آہستہ آہستہ وہ سمجھنے لگا تھا کہ اس کی آنے والی زندگی کس قدر مشکل ہونے والی ہے۔

پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگاتے ہوئے وہ آہستہ آہستہ اس کی پیٹھ سہلا رہا تھا۔

اس کا معصوم بچہ آگے کیا کیا دیکھنے والا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن اتنا بتا تھا کہ یہ تو مشکلوں کی صرف شروعات ہے آگے بہت کچھ ان کی زندگی میں ہونے والا ہے وہ کیسے کرے گی ہر چیز کا مقابلہ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا۔جگر کی شدید تکلیف کے باعث بھی وہ ڈاکٹر کے پاس نہیں جا رہی تھی۔

اسے لگتا تھا کہ ڈاکٹر اسے کوئی بہت بری خبر سنانے والا ہے وہ اس خبر کو سننے کی ہمت وہ خود میں نہیں کر پا رہی تھی۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اگر اسے کچھ ہو گیا تو اس کا بیٹا کس طرح سے سروائیو کرے گا وہ اکیلا ہو جائے گا اس پر زندگی تنگ کر دی جائے گی اور پھر یہ ناجائز کا ٹیگ۔

اللہ مجھے ہمت دیں کہ میں اپنے بیٹے کے لیے لڑ سکوں میں اسے اس کا جائز حق دلا سکوں اس کا باپ لڑتے لڑتے مر گیا۔میں تو اسے اس ظالم دنیا میں تنہا چھوڑ کر مر بھی نیں سکتی۔وہ بے بسی سے آنسو بہا رہی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی۔

اس وقت کون آیا تھا بلا۔۔۔۔۔!وہ سوچتے ہوئے اٹھی اور دروازا کھولا

لیکن دروازے پر موجود انسان کو دیکھ کر وہ کتنی ہی دیر کچھ بولنے کے قابل ہی نہ رہی

OOOOOO

اس کی آنکھ کھلی تو خداش اس کے بے حد پاس تھا۔شادی کی تھکاوٹ کی وجہ سے اس کی آنکھ اب تک نہیں کھلی تھی وہ آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھنے لگی تھی جب اس کا دھیان اس کے چہرے پر گیا

اس نے ہر کسی کے منہ سے سنا تھا کہ خداش بہت پیارا ہے۔لیکن خود اس نے کبھی اس پر غور نہیں کیا تھا۔بے شک ان سب چیزوں کی وجہ "صرف اور صرف خداش کو زیادہ اہمیت ملنا ہی تھا سچ میں اس نے کبھی اس کے دلچسپ نقوش پر غور نہیں کیا تھا لیکن آج وہ اسے بے حد قریب سے دیکھ رہی تھی۔

گھنی پلکیں اس کی آنکھوں کو چھپائے ہوئے تھیں لیکن نہ جانے کیوں دیشم صرف اس کی آنکھوں کی بناوٹ میں ہی کھوئی ہوئی تھی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ آنکھیں کھولے اور وہ اسے دیکھ پائے۔

وہ اتنا پرکشش تھا کتنے دلکش نقوش کا مالک تھا وہ آج فرصت سے اسے دیکھ رہی تھی۔میں جانتی ہوں خداش میں نے بہت غلطیاں کی ہیں میں نے آپ کا بہت دل دکھایا ہے لیکن اب میں وعدہ کرتی ہوں میں اپنی ساری غلطیوں کا مداوا کروں گی۔

اب میں آپ کو خود سے کسی طرح کی شکایت کا موقع نہیں دوں گی اور کسی دوسرے کو میں اپنی زندگی میں آنے کی اجازت بھی نہیں دوں گی۔

اب میں آپ کو آپ کی بیوی بن کر بتاؤں گی اور اس دیدم کو بھی جس کی نظر میرے شوھر ھے اس بندی سے اچھی امید تو مجھے کبھی بھی نہیں تھی لیکن یہ میری شوہر پر نظر رکھے گی یہ بھی میں نے کبھی نہیں سوچا تھا لیکن اب اسے ایسے ڈیش ڈیش کر کے اپنے راستے سے ہٹاوں گی کہ سے پتا چلے گا کہ دیشم ہے کیا۔

اور اس کے لئے میں سب سے پہلے آپ کے دل میں انٹری لینے کا کوئی راستہ نکالتی ہوں میرا مطلب ہے آپ کے لئے ناشتہ بنا کر لاتی ہوں۔وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب سے اٹھ فریش ہونے جانے لگی تھی

oooooo

وہ مسکراتے ہوئے کچن میں آئی تھی اس کا دل چاہا کہ وہ خداش کے لیے کچھ سپیشل بنائے آج پہلی بار اس نے اپنے دل سے اس کے لیے کچھ بنانے کا فیصلہ کیا تھا

وہ اس کے لئے ناشتہ بنانا چاہتی تھی یقیناً اس کی اماں تو یہ بات سن کر خوش ہو جانے والی تھیں جو اسے دن رات خداش کے کھانے پینے کا دھیان رکھنے کا کہتی تھیں۔

لیکن اب اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ کوئی لاپرواہی نہیں کرے گی۔وہ اپنے شوہر کی ضرورتوں کا خیال خود رکھے گی وہ کسی بھی دیدم کو اس طرح اپنی زندگی میں داخل نہیں ہونے دے گی۔

خداش اس کا شوہر تھا جس کا خیال رکھنا اس کا فرض تھا اگر سب کا دھیان دیدم پر گیا تھا تو کہیں نہ کہیں اس میں غلطی اس کی اپنی ہی تھی اس نے اپنی اور خداش کی زندگی کو بہت زیادہ پبلک کر دیا تھا۔

Urdu Novels Ghar

اگر دوسرے لوگ ان کی زندگی میں انٹرفیر کر رہے تھے تو کہیں نہ کہیں غلطی اسی تھی اس نے اپنے اور خداش کے رشتے کو سیریس لیا ہی نہیں تھا لیکن بس اب اور نہیں۔

کیا بات ہے آج دیشم بی بی صبح صبح کچن میں نظر آرہی ہیں حرم اور دیدم ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی جب اسے اندر آتے ہوئے دیکھا۔

ہاں بالکل جناب ہم شادی شدہ لڑکیاں ہیں اور شادی شدہ لڑکیاں کچن میں نظر آئیں گی ہی میں خداش کے لئے ناشتہ بنانے آئی ہوں اس نے اپنی ماں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو اس کے انداز کر مسکرا دی تھیں

ہاں بیٹا کیوں نہیں آؤ بناؤ شوہر کے دل میں اترنے کا سب سے آسان طریقہ تو اس کے معدے میں انٹری مارنا ہی ہوتا ہے۔انہوں نے مسکراتے ہوئے اس کے سامنے چیزیں رکھی تھی۔

ہیں یہ کونسا نیا طریقہ نکالا ہے آپ نے چاچی حرم نے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا تھا جبکہ اس کے انداز پر دیشم بھی مسکرا دی تھی۔

تمہیں یہ ب کرنے کی ضرورت نہیں جانو تمہارا شوہر پوری طرح سے تمہارا ہی ہے۔قسم سے ایسے شوہر تو آئیڈیل ہوتے ہیں۔ایک تو اتنا ہینڈسم اور پھر پوری طرح سے اس کا دیوانہ دیدم کے انداز میں رشک تھا۔

میں دیکھ کر آتی ہوں وہ جاگ رہے ہیں یا ابھی سو رہے ہیں وہ اچانک ہی اٹھ کر کچن سے باہر نکل گئی تھی جبکہ اس کے ساتھ ہی چاچی بھی نکل گئیں وہ بھی دیدم کو پوری طرح سے نظر انداز کرتی خداش کے لیے ناشتہ بنانے میں مصروف ہو گئی تھی

OOOOOO

یہ تم کیا کر رہی ہو حرم۔۔۔۔؟ وہ خداش کا ناشتہ بنا کر فارغ ہوئی تو حرم کو کچن میں آ کر فریج سے آٹا نکالتے ہوئے دیکھا اس نے کبھی روٹی نہیں بنائی تھی۔ تو اس طرح کا گمان تو وہ کر ہی نہیں سکتی تھی کہ وہ روٹی بنانے جا رہی ہے

ابھی اماں نے بولا نہ کہ شوہر کے دل میں اترنا ہے تو اس کے کھانے پینے کا دھیان رکھو تو بس میں بھی اپنے شوہر کے کھانے پینے کا دھیان رکھ رہی ہوں ویسے تو میں پہلے ہی ان کے دل میں انٹری لے چکی ہوں لیکن میرا ارادہ ان کے معدے میں انٹری لینے کا بھی ہے۔

یشام احمر کاظمی کی سانس سانس پر حرم کا حق ہوگا ان کے جسم کا ایک ایک پیس ایک ایک انچ ایک ایک زرے پر حرم یشام کاظمی کا نام لکھا ہوگا۔

وہ مزے سے کہتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو الٹی سیدھی حرکتیں دیتی پیڑا بنانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی جب کہ دیشم اس کی باتوں سے کافی زیادہ امپریس ہوئی تھی وہ بھی جاننا چاہتی تھی کہ آخر وہ اپنے شوہر پر پوری طرح سے قابض ہونے کے لیے کیا کیا کرنے والی ہے لیکن فلحال وہ اسے اس کے حال پر چھوڑتے ہوئے خداش کا ناشتہ دینے کمرے میں جانے لگی تھی۔

ابھی سیڑھیوں کے اوپر پہنچی ہی تھی کہ سامنے سے اسے یشام آتا ہوا نظر آیا۔ اسے دیکھ کر وہ مسکرا دی تھی وہ حرم کے لئے بالکل پرفیکٹ تھا۔

گڈ مارننگ نیچے چلیں آپ کی بیگم آپ کا ناشتہ بنا رہی ہیں اس نے مسکراتے ہوئے اسے انفارم کیا تھا جبکہ یشام کے چہرے پر پریشانی آگئی تھی

اف یہ لڑکی بھی نہ وقت تیزی سے سیڑھیوں سے اترنے لگا تھا کہ جب اسے اچانک سے حرم کی چیخ سنائی دی۔

اس کی چیخ سنتے ہی یشام کے قدموں میں تیزی آگئی وہ خود بھی گھبرا کر ناشتہ ٹیبل پر رکھتی نیچے کی طرف آگئی تھی۔

جہاں کچن سے حرم کی چیخوں کی آواز سنائی دے رہی تھی وہ کچن میں آتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام چکا تھا جو تیزی سے ہلانے میں مصروف تھی۔

جل گیا میرا ہاتھ جل گیا شوہر سر وہ اونچی اونچی آواز میں روتے ہوئے اسے بتا رہی تھی جب کہ وہ بہت پریشان ہو چکا تھا اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑے وہ اس کے ہاتھ کا معائنہ کر رہا تھا

بس میری جان آرام سے میں تمہیں ابھی ڈاکٹر کے پاس لے کر چلتا ہوں کیا ضرورت ہے تمہیں یہاں آنے کی آو میرے ساتھ ہم ابھی ہسپتال چلتے ہیں۔ چلو آو بس بس ہم ابھی چل رہے ہیں

یشام بیٹا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے بس گی کا ذرا سا چھینٹا اس کے ہاتھ پر پڑ گیا ہے۔ چاچی نے سمجھانا چاہا

جی نہیں اس کا ہاتھ جل گیا ہے آپ کو نظر نہیں آرہا کتنا سرخ ہو رہا ہے اس کا ہاتھ اس نے سختی سے کہا تھا

نہیں اس کا ہاتھ جلا نہیں ہے بس ہلکا سا۔۔۔ راحت صاحب نے کچھ کہنا چاہا

Urdu Novels Ghar

آپ بس کریں پلیز ہلکا سا اگر ہلکا سا کچھ ہوتا تو کیا اس کا ہاتھ اتنا سرخ ہوتا کیا وہ اتنی رو رہی ہوتی تم میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو آو میرے ساتھ وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے باہر کی طرف گھسیٹ کر لے گیا تھا۔ جبکہ راحت صاحب کچھ بول ہی نہیں پائے

oooooo

میری بچی میری جان نانا جان اس کا ماتھا چومتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا چکے تھے جب کہ وہ کتنی دیر ان کے سینے پر سر رکھے خود بھی پر سکون رہی تھی جب اچانک کمرے میں تانیہ داخل ہوئی

دادا جان مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔۔۔۔

ابھی آپ ان سے کوئی بات نہیں کر سکتی آپ بعد میں آیئے گا پلیز یہ میرا وقت ہے اور میں اپنا وقت کسی کے ساتھ شیئر نہیں کروں گی وہ تانیہ کا انداز دیکھتے نانا جان کے مزید ساتھ لگتے ہوئے بڑے مان سے بولی تھی

یہ صرف آپ کے تو نانا ہیں نہیں کہ صرف آپ ہی ان سے بات کر سکتی ہیں۔ تانیہ نے کھا جانے والے انداز میں کہا تھا جبکہ اس کی جلن کو محسوس کرتی وہ بڑی خوش ہوئی تھی

نانا جان تو یہ صرف میرے ہی ہیں البتہ آپ اپنے رشتے سے ان سے کبھی بھی کہیں بھی مل سکتی ہیں لیکن یہ وقت میرا ہے۔

نانا جان کہیے ان سے کے مجھے آپ سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں ابھی تو میں آپ کو خود کے علاوہ اور کسی کے ساتھ شئیر نہیں کرنے والی اس کا انداز لاڈ سے بھر پور تھا

وہ برسوں اپنے اپنوں سے رشتوں سے دور رہی تھی وہ ہوسٹل میں پلی بڑھی تھی لیکن خود سے محبت کرنے والوں سے ناز اٹھانا اچھے طریقے سے جانتی تھی جب کہ نانا جان تو اس کے ہر انداز پر قربان ہونے کو تیار بیٹھے تھے

تانیہ میری جان بچے تم بعد میں آجانا انہوں نے مسکراتے ہوئے تانیہ سے کہا تھا

لیکن دادا جان مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے اب گھر میں یہ آگئی ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمارا آپ کے ساتھ تعلق ختم ہو گیا وہ کافی بد تمیزانہ انداز میں بولی تھی

ہائے اللہ یہ میں نے کب کہا کہ آپ کا ان سے تعلق ختم ہو گیا میرے آنے سے کیا ہو جائے گا بھلا میں تو اتنے دنوں سے نانا جان کے سینے سے نہیں لگی تھی اسی لیے کہہ رہی تھی لیکن اگر آپ کی بات زیادہ ضروری ہے تو آپ کر لے اس نے چہرے پر معصومیت سجاتے ہوئے ان کے سینے سے سر ہٹایا تھا

اتنے سالوں سے آپ ان کے ساتھ ہی تھی نا کیا ہو جاتا اگر تھوڑی دیر میں ان کے ساتھ وقت گزار لیتی لیکن آپ اپنی باتیں کرے میرا کیا ہے میرے تو نصیب میں ہی انتظار لکھا ہے کر لوں گی میں بعد میں آجاؤں گی۔ آنکھوں سے آنسو صاف کرتی وہ ان کے پاس سے اٹھنے لگی تھی جب نانا جان نے اس کا ہاتھ تھام لیا

نہیں میری جان تم کہیں نہیں جاؤ گی۔ تم جب چاہے جیسے چاہے اپنے نانا جان کے کمرے میں آسکتی ہو ان سے باتیں کر سکتی ہو کوئی تمہیں کچھ بھی کہنے کا حق نہیں رکھتا اور تانیہ بیٹا آپ بعد میں آیئے گا چلی جائیں اس کمرے سے وہ اسے دیکھتے ہوئے بولے جو اس کی بد تمیزی کو جانے کیسے برداشت کر گئے تھے لیکن ان کے انداز میں وارننگ ضرور تھی کہ وہ آج کے بعد ریدم کا دل دکھانے کی وجہ ہرگز نہیں بنے گی

وہ کتنی ہی دیر ان کو دیکھتی رہی جب کہ داداجان اسے نظرانداز کرنے کے بعد ریدم کی طرف متوجہ ہو گئے تھے جو پتا نہیں کون کون سی باتیں کرنے لگی تھی اس نے اتنی صفائی سے تانیہ کو اپنے اور داداجان کے بیچ سے نظرانداز کیا تھا کہ وہ خود بھی سوچ کر رہ گئی تھی کہ وہ وہاں موجود ہے بھی یا نہیں یقیناً یہ اس نے کل رات والی بات کا بدلہ لینے کے لئے کیا تھا

شاید اب وہ اسے یہی بتانے والی تھی کہ خاندانی کزنز ہی اگنور نہیں ہوتی بلکہ پوتیاں بھی ہوتی ہیں

ooooooo

ارے کچھ نہیں کچھ نہیں بس معمولی سا نشان ہے کچھ نہیں ہوتا ڈاکٹر اس کے ہاتھ پر بڑی ہی محبت سے مرہم لگاتے ہوئے بولی تھی جبکہ اس کی سوں سوں اب بھی جاری تھی

لگتا ہے پہلی دفعہ کچھ بنانے کی کوشش کی ہے ڈاکٹر نے اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے زور شور سے ہاں میں گردن ہلائی تھی

میری جان اگر آپ کو بنانا نہیں آتا کچھ تو آپ کو یہ کوشش کرنے کی ضرورت کیا تھی اس کے ہاتھ پر مساج کرتے ہوئے ڈاکٹر نے تفصیل جاننا چاہی کیونکہ اس کا انداز ڈاکٹر کو بہت کیوٹ لگ رہا تھا

مجھے اپنے شوہر کے معدے میں اترنا ہے اسی لیے میں ان کے لئے ناشتہ بنا رہی تھی۔میں نے پہلے بھی ایک دفعہ کھانا بنایا تھا تب صیام سر ساتھ تھے سب کچھ انہوں نے بنایا تھا میں نے صرف چمچ ہلایا تھا

اور آج توے پر پراٹھا میں نے خود ڈالا لیکن توے پر گھی تھا جس سے میرا ہاتھ جل گیا وہ تفصیل سے بتا رہی تھی۔

تو مسٹر شوہر آپ کی بیوی کیا اپنے جلے ہوئے ہاتھ کے ساتھ آپ کے معدے پر براجمان ہونے میں کامیاب ہوئی ہیں ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے یشام کو دیکھا تھا جو کافی زیادہ پریشان لگ رہا تھا۔وہ ہلکے ہلکے اس کے ہاتھ پر پھونک مارتے ہوئے اس کا درد کم کرنے کی بھی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا

حرم میری جان میرے معدے میں میرے دل میں میرے گردے میرے پھیپھڑے میں ہر جگہ صرف تم ہی تم ہو خدا کے لئے آج کے بعد کبھی بھی پراٹھا بنانے کی کوشش مت کرنا بلکہ تم کچھ بھی مت بنانا۔وہ بہت پیار سے اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا

جبکہ ڈاکٹر اپنا کام سے فارغ ہو کر اسے ایک ٹیوب لکھ کر دے چکی تھی۔

مجھے ایسے شوہر بہت اچھے لگتے ہیں جو اپنے بیوی کی فکر کرتے ہیں اور ایسی بیوی بھی جو اپنے شوہر سے محبت کرتی ہیں ۔میں اکثر ایسے کپلز کو الگ الگ کر کے ایک دوسرے کا خیال رکھنے کے لیے کہتی ہوں لیکن آج میں آپ دونوں کو ایک ساتھ کہوں گی کہ میں نے آپ دونوں جیسا پیارا کپل کبھی نہیں دیکھا۔

آپ دونوں کو ایک دوسرے سے اظہار محبت کرنے کی ضرورت ہی نہیں آپ دونوں کا انداز اس بات کا گواہ ہے کہ آپ دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں اللہ پاک آپ دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے

یہ میڈیسن میں نے لکھ کر دے دی ہے یہ ٹیوب آپ دو تین دفعہ لگائیں گے تو ان کے ہاتھ سے درد کے ساتھ ساتھ یہ نشان بھی غائب ہوتا جائے گا اور حرم اپنے شوہر کی بات پر کبھی مت آنا دل میں اترنے کی کوشش جاری رکھو

ہاں لیکن ہمیشہ کسی بڑے کو ساتھ رکھ کر ہی یہ کوشش کرنا ان شاءاللہ تم جلد ہی کھانا بنانے میں ماہر ہو جاؤ گی بس یہ سوچنا کہ یہ چیز کھا کر تمہارا شوہر خوش ہو گا تو تم اپنے آپ سے سیکھ جاو گی کسی بھی چیز کو سیکھنے کے لئے لگن ہونا ضروری ہے۔

اور تم میں کھانا بنانے کا شوق ہو یا نہ ہو لیکن تمہیں اپنے شوہر کے دل میں اترنے کے لئے کوشش کرنی ہے یہ لگن اپنے آپ تمہارے اندر پیدا ہو جائے گی۔

وہ بہت محبت سے اسے سمجھا رہی تھی جبکہ یشام جو اسے کچن میں دوبارہ نہ جانے کا کہہ رہا تھا ڈاکٹر کی بات سن کر صرف اسے گھور کر رہ گیا

ooooooo

ولیمہ رات کے وقت کے رکھا گیا تھا جس کے لئے سب لوگ آرام سکون سے تیاری کرنے والے تھے۔ ولیمے میں بہت لوگ شامل ہونے والے تھے بڑے سے بڑے نامور لوگوں کو انوائٹ کیا گیا تھا

وہ جتنا ایکسائیٹڈ کل تھا آج اس کی ایکسائٹمنٹ ماند پڑ چکی تھی کیونکہ اسے تھوڑی دیر پہلے ہی پتہ چلا تھا کہ آج ریدم رات کو اپنے گھر واپس جا رہی ہے اور اسے یہ بات بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔

لیکن مسئلہ یہ تھا کہ یہاں کسی کو اس کی پسند کی پرواہ نہیں تھی یہاں اگر کسی چیز کی پرواہ تھی تو یہ کہ یہ رسم ادا کرنی ہے اور ہر حال میں کرنی ہے۔

اس نے تو دادا جان سے یہ تک کہہ دیا تھا کہ رسم آپ لوگ کل ادا کر لیجئے گا لیکن دادا جان نے پھر اسے ایسی نگاہوں سے گھورا تھا کہ وہ کچھ کہہ ہی نہ پایا۔

اور وہ حسینہ کیسے مزے سے سب سے پیار لے رہی تھی۔ عمایہ اس سے ایسے باتوں میں مصروف ہوئی تھی جیسے صدیوں سے بچھڑی دو بہنیں ہوں۔

اور ماما تو بس اس کی بلائیں لے رہی تھی اور وہ شرماتے ہوئے کبھی ادھر تو کبھی ادھر جا رہی تھی۔

اچانک اس کی نظر اس کی طرف اٹھی تو اس نے شرما کر نگاہیں جھکا لی تھی اس کے انداز پر اسے جھٹکا لگا تھا وہ اس سے کیوں شرما رہی تھی۔ سمجھ نا آیا کل رات تو بڑے مزے سے اس کے آنے سے پہلے ہی سو گئی تھی تو اب اسے دیکھ کر شرمانے کی بھلا کیا تک بنتی تھی۔

وہ سوچ کر رہ گیا تھا اور پھر اس کی نظر جنت اور عمایہ کی طرف اٹھ گئی تھی جو شرارتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی وہ خامخواہ میں شرمندہ ہو گیا۔

اور اگلے ہی لمحے وہاں سے باہر نکل گیا یہ لڑکی صرف چڑیل ہی نہیں بلکہ ڈرامہ باز بھی تھی۔ سب پر اپنا اور اس کا رشتہ بڑی ہی خوبصورتی سے ظاہر کر رہی تھی اور سب کو یہ بتا رہی تھی کہ ان کے رشتے میں سب کچھ ہے وہ ایک پرفیکٹ کپل ہے۔

اس کا دل تو چاہا کہ سب کو چلا چلا کر بتائے کہ کل رات اس لڑکی نے اس پر کتنا ظلم کیا ہے اس کے معصوم جذباتوں کا جنازہ نکالا ہے۔

لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔شاید اس کے جذبات سوائے ٹائیگر کے اور کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا وہ اس کے ساتھ اس کے کافی سارے رنگوں کو دیکھ چکا تھا۔

وہ آکر سیڑھیوں پر بیٹھا تو ٹائیگر بھی اس کے ساتھ ہی آکر بیٹھ گیا تھا وہ بھی کافی پریشان لگ رہا تھا کیونکہ کل اس کے کمرے میں بھی ایک اور جان آگئی تھی اس کے کمرے کو اس کے ساتھ شیئر کرنے کے لیے ایک کونے میں اس کی خوبصورت سی باسکٹ لا کر رکھی گئی تھی۔

پہلے تو ریدم نے صاف انکار کر دیا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کو شائزم کے بیٹے کے ساتھ کمرہ شیئر کرنے نہیں دے گی اس کتے کا کیا بھروسہ کہیں اس کی اس معصوم سی کیٹی کو ایک نوالے میں نگل جائے

لیکن پھر دادا جان نے کہا تھا کہ ایسا کچھ نہیں ہو گا اور ان کے بھروسہ اس نے احسان کرتے ہوئے کیٹی کی باسکٹ ٹائیگر کے کمرے میں رکھنے کی اجازت دے دی تھی۔

اور ٹائیگر صاحب اپنا کمرہ ایک بلی کے ساتھ شئیر کرتے ہوئے بالکل بھی خوش نہیں تھے۔اس بات کو وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا

ooooo

یہ کیا ہے اور میرے کمرے میں کیوں ہے میں ناشتہ نیچے کرتا ہوں سب کے ساتھ وہ نہا کر نکلا تو ٹیبل پر ناشتہ پر دیکھا ۔ساتھ ہی بیڈ پر اس کے کپڑے بھی بالکل تیار تھے

ایک دن کمرے میں کرلیں گے تو کیا ہو جائے گا میں نے اتنے پیار سے آپ کے لئے ناشتہ بنایا ہے اور خبر دار جو آپ سے اگنور کر کے کہیں بھی گئے چلیں بیٹھیں اور آرام سے کھائیں وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے صوفے کی طرف کھینچنے لگی تھی

اس نے حیرت سے پہلے اس کے چہرے کو دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ کو اس کے انداز پر دیشم کے ہاتھ کی گرفت ہلکی پڑ گئی تھی۔

دیکھو لڑکی میرے ساتھ یہ ڈرامے بازی کرنا بند کرو مجھے ان سب چیزوں سے بالکل کوئی فرق نہیں پڑتا

اور آج تم میرے کمرے سے چلی جاؤ گی میں امید کرتا ہوں کہ آج کے بعد تم اس طرح کی حرکتیں نہیں کرو گی وہ بیڈ پر پڑے کپڑوں کو دیکھتے ہوئے بولا

میں تو کروں گی اور روز کروں گی اور میں اپنا کمرہ چھوڑ کر کیوں جاؤں گی وجہ میں شادی کر کے کمرے میں آئی ہوں

۔جناب پروپر رخصتی ہوئی ہے میری اور میں یہ کمرہ چھوڑنے والی ہر گز نہیں ہوں

بے شک آپ مجھے دھکے مار کر نکالیں تب میں رات کو واپس اس کمرے میں آجاؤں گی

اور یہ کپڑے میں نے بہت محبت سے تیار کیے ہیں پلیز یہی پہن کر باہر آیئے گا اور ناشتہ بھی بہت محنت سے بنایا ہے امید کرتی ہوں کہ آپ یہ ضرور کھائیں گے وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئی تھی جبکہ خداش اس کی حرکت پر اچھا خاصہ حیران ہوا تھا۔

وہ ایک نظر کپڑوں پر ڈال کر صوفے پر بیٹھ کر ناشتہ کرنے لگا

OOOOOOO

آپ یہاں وہ حیران سی اس کے دروازے پر کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی

باہر کیوں کھڑے ہیں آئیں اندر آئیں پلیز اس نے پورا دروازہ کھولتے ہوئے انہیں اندر آنے کے لئے کہا تھا وہ انگلش میں بات کر رہی تھی اس کا مطلب یہ تھا کہ آنے والا جو بھی تھا وہ اردو نہیں بولتا تھا کیونکہ اس کی ماں ہمیشہ اس سے اردو میں بات کرتی تھی

نہیں میں یہاں بیٹھنے کے لئے نہیں آیا میں تمہیں اور تمہارے بیٹے کو لینے کے لئے آیا ہوں میری بچی چلو اپنے گھر واپس چلو تمہارا باپ ابھی زندہ ہے وہ بہت محبت سے اسے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ یشام بھی سمجھ گیا تھا کہ وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ اس کا نانا ہے

ایم سوری ڈیڈا گر آپ اس شرط کے ساتھ مجھے یہاں سے لینے کے لیے آئے ہیں کہ میں اپنا مذہب چھوڑ دوں گی تو ایسا کچھ نہیں ہوگا۔ میں اپنا مذہب کسی بھی حالت میں نہیں چھوڑوں گی میں اور میرا بچہ الحمدللہ مسلمان ہیں۔

اس نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا تھا جب کہ وہ تھوڑی دیر پہلے جو اس سے محبت جتا رہے تھے اب ان کی آنکھوں میں آہستہ آہستہ غصہ گردش کرنے لگا تھا

بس کرو جس شخص کے لیے تم نے اپنا مذہب چھوڑا وہ تمہیں دنیا میں اکیلا چھوڑ کر چلا گیا ہے ایک بچے کے ساتھ کیسے رہو گی اس شخص کے سہارے ساری زندگی وہ چلا گیا لیکن تمہاری زندگی عذاب کر گیا ہے۔ وہ کافی غصے سے بول رہے تھے جبکہ وہ خاموشی سے انہیں سن رہی تھی لیکن ان کی آخری بات پر وہ مسکرا دی

میں نے اس شخص کی خاطر کچھ بھی نہیں کیا ڈیڈ میں نے اپنا مذہب اپنی مرضی سے چھوڑا ہے کیونکہ مجھے اس میں کوئی کشش محسوس نہیں ہوتی تھی لیکن اسلام کے دائرے میں داخل ہونے کے بعد میں نے اپنے خدا کو پالیا ہے اور میں واپس کبھی اس گمراہی کے راستے پر نہیں جاؤں گی چاہے مجھے آخری سانس ہی کیوں نہ آجائے

اور نہ ہی میں اپنے بیٹے اس کو کبھی غلط راستے کی طرف جانے دوں گی میرا بیٹا مسلمان ہے اور ہم مسلمان ہی مریں گے۔وہ فخر سے سر اٹھا کے بول رہی تھی جب کہ اس سے لڑنے جھگڑنے کے بعد اس کے ڈیڈ واپس چلے گئے تھے وہ اسے سمجھانے میں ناکام ہو گئے تھے

oooooo

امی وہ میں کیا کہہ رہی تھی کہ میں خداش کے آج کی رات کے کپڑے تیار کردوں دیشم نے حال میں قدم رکھا تو اسے دیدم کی آواز سنائی دی تھی عجیب سی چہک تھی اس کی آواز میں جو اسے بری طرح سے جلا گئی تھی

کیوں دیدم کیا ان کی بیوی وفات پا چکی ہے جو ان کے کام تم کرو گی اس کا انداز طنزیہ تھا وہ اسے بخشنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی بس بہت نظر رکھ لی تھی اس نے اس کے شوہر پر

استغفر اللہ میں نے ایسا تو کچھ بھی نہیں کہا دیدم نے پیچھے سے اچانک اسے آتے دیکھ کر کہا تھا یقیناً اب وہ اس کی بے عزتی کرنے والی تھی

میں تو صرف پوچھ رہی تھی کہ میں تیار کر دیتی ہوں ان کے کپڑے تم بیزی ہو گی نہ جانے کیوں آج کل دیدم کو کچھ بولنے سے پہلے سوچنا پڑتا تھا دیشم کی آنکھیں اسے ہر وقت خوف میں مبتلا کرتی تھی ایسا لگتا تھا جیسے وہ ابھی کچھ اٹھا کر اس کے سر پر دے مارے گی

یہی وجہ تھی کہ وہ اس سے زرا دور دور بچ کر رہی رہتی تھی۔

میں اتنی بھی مصروف نہیں ہوں کہ اپنے شوہر کا خیال نہ رکھ سکوں تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں ان کے کپڑے ریڈی کر آئی ہوں۔فی الحال وہ ناشتہ کر رہے ہیں تیار ہو کر تھوڑی دیر میں باہر آ جائیں گے اور رات کے لئے ان کا سوٹ بھی میں نے تیار کر کے رکھ دیا ہے

وہ تو تم سے خفا ہیں نا اب میرا انہیں خیال کہ جب وہ کسی سے ناراض ہوتے ہیں تو اس کے ہاتھ سے کچھ بھی لیتے ہیں ۔تمہیں یاد ہے ایک دفعہ وہ مشال آپی سے ناراض ہو گئے تھے تو ان کے ہاتھ کا کھانا بھی نہیں کھایا تھا

مجھے تو لگتا ہے کہ انہوں نے تمہارے ہاتھ سے بنائے ہوئے ناشتے کو بھی کرنے سے انکار کر دیا ہو گا اور ویسے بھی وہ روم میں ناشتہ نہیں کرتے عجیب بیوی ہو تم سے زیادہ تو ان کے بارے میں جانتی ہوں دیدم کے انداز میں طنز تھا جب اچانک ہی وہ سیڑھیوں سے نیچے اترتے نظر آیا دیشم کے لبوں پر گہری خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی تھی آخر اس نے نہ صرف اس کے ہاتھ سے ناشتہ کر لیا تھا بلکہ اس کے رکھے ہوئے کپڑے بھی پہن لیے تھے

دیدم ڈارلنگ بہن اور بیوی میں بہت فرق ہوتا ہے بہن سے ناراض ہونا اس کو نخرے دکھانا بھائیوں کا حق ہے۔اور میاں بیوی میں ناراض ہونے کا حق بیوی رکھتی ہے شوہر کا فرض اسے منانا ہوتا ہے نخرے دکھانا نہیں وہ بڑے مزے

سے کہتی خداش کی طرف قدم بڑھا چکی تھی ان کے درمیان جو بھی چل رہا تھا وہ کم از کم دیدم کے سامنے لانے والی نہیں تھی

اس کا شوہر اس سے ناراض تھا اسے نخرے بھی دکھا رہا تھا لیکن یہ بات سب کو کیوں بتائے یہ سب کچھ تو ان کا پرائیویٹ تھا

oooooooo

خدا کے لیے چھوڑ دو اس معصوم کو کیا بگاڑا ہے اس نے تمہارا کیوں اس کے ساتھ ایسا سلوک کر رہے ہو۔ پلیز میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں خدا کے لیے ایسا مت کرو۔ اس کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ مسلسل منتیں کر رہی تھی۔ جب شائزم نے اوپر قدم رکھا۔

کتنی پیاری ہے وہ۔۔۔۔ "مجھے لگا تھا کہ تم دونوں بھائی بہن بن کر رہو گے لیکن میں کہاں جانتی تھی کہ تم اس معصوم کے ساتھ ایسا سلوک کرو گے زرا دیکھو تو اس کو کتنی خوبصورت ہے وہ۔۔۔۔۔"

ہاں دیکھنے میں تو بہت پیاری اور بہت معصوم ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن ہے بہت بیہودہ سنی۔

کل سے اس نے میرے معصوم ٹائیگر کو تنگ کر رکھا ہے تم کچھ نہیں جانتی اتنی چالاک ہے نہ یہ لومڑی۔۔۔۔

شٹ اپ وہ لومڑی نہیں بلی ہے اس نے چلاتے ہوئے کہا تھا۔

ہاں وہی بلی اتنی چالاک ہے ناوہ بلی کے تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی اس نے ٹائیگر کی ناک میں دم کر رکھا ہے۔

Urdu Novels Ghar

ارے اتنا تنگ تو کوئی بیٹی بھی اپنے باپ کو نہیں کرتی ہو گی میرا معصوم سا بچہ جب سے تمہاری اس چالاک بلی کے چکر میں آیا ہے نہ بہت بری حالت میں ہے پورے کمرے پر قبضہ کرنا چاہتی ہے لیکن یہ جائیداد میں اپنے بیٹے کے نام لکھوں گا۔

تم اپنی جائیداد کو اپنے بیٹے کے نام لکھو یا اپنی قبر میں ساتھ لے جاؤ میری بیٹی کو تمہاری جائیداد کا کوئی لالچ نہیں ہے سمجھے تم۔بس جا کر اپنے اس کتے کو کہو کہ میری کیٹی کو اپنے منہ سے دور رکھے۔

کیسے الٹا پکڑ کر رکھا ہے اس نے وہ معصوم کیسے چیخ رہی ہے۔۔۔۔۔وہ اسے دکھاتے ہوئے بولی تھی۔

وہ میرا ٹائیگر ہے کتا نہیں اور میرا ٹائیگر بھی اسے منہ لگانا پسند نہیں کرتا وہ نیچے جا رہی تھی اس نے تو اس کی حفاظت کی ہے۔

نہیں چاہیے تمہارے کتے کی حفاظت۔۔۔اور کتے کو میں کتا ہی۔۔۔۔۔

باؤ باؤ۔۔۔۔۔ٹائیگر کی گرجدار آواز پر وہ اچھل پڑی تھی۔

دیکھو تمہارا کتا کیسے بھونک رہا ہے میرا مطلب ہے ٹائیگر۔۔۔۔

پلیز میری کیٹی۔۔۔۔وہ اسے راکشس روپ میں دیکھ کر اسی کی منت پر اتر آئی تھی جس پر شائزم نے ترس کھاتے ہوئے اس کی کیٹی کے پٹھے کو اس کے منہ سے نکالتے ہوئے اس کی گود میں پھینکنے والے انداز میں گرایا تھا اور اپنے ٹائیگر کو لیکر نیچے چلا گیا تھا

OOOOOOO

آدھی رات کا وقت تھا جب اسے محسوس ہوا جیسے اس کی ماں اس کے پاس نہیں ہے وہ جلدی سے اٹھا۔اور اپنی ماں کے بیڈ کی طرف دیکھا جہاں اس وقت کوئی بھی نہیں تھا اس نے پورے دروازہ کھول کر باہر دیکھا تو وہ اسے دور ڈیکس پر بیٹھی نظر آئیں۔

یشی تقریبا بھاگتے ہوئے اپنی ماں کے پاس وہاں پہنچا تھا جو وہاں ڈیکس پر بے حال پڑی مسلسل رو رہی تھی۔شاید وہ اس کے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی اسی لئے اس سے اتنی دور آکر اپنی تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔اس کی ماں کو تکلیف تھی اور اس تکلیف کو وہ سمجھ رہا تھا۔

ماماما کیا ہوا ہے آپ کو آپ ٹھیک تو ہیں نا آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی آئیں میں آپ کو ڈاکٹر کے پاس لے جاتا ہے وہ بہت زیادہ بے چین ہو گیا تھا۔

ڈاکٹر کے پاس کیوں میری جان میں بالکل ٹھیک ہوں کچھ نہیں ہوا مجھے تم تو بے کار میں پریشان ہو رہے ہو وہ میں تو ٹھنڈی ہوا کھانے یہاں آئی تھی اندر اچھا فیل نہیں کر رہی تھی نہ تم بے کار میں گھبرا رہے ہو اوگھر چلتے ہیں وہ اسے سمجھاتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر گھر کی طرف چل دی تھی

لیکن اس کے چہرے کی تکلیف سے وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ اس کی ماں کس حال سے گزر رہی ہے لیکن اس کی ماں اس کی بات کو سمجھتی نہیں تھی

oooooo

میرا پیارا ابھالو تمہارا ہاتھ اب کیسا ہے وہ حرم کے پاس آکر اس کا ہاتھ دیکھنے لگا تھا۔

اب تو بالکل ٹھیک ہو گیا ہے وہ یشام نے آئس کریم کھلائی تھی نہ تبھی ٹھیک ہو گیا تھا۔اس نے بڑے مزے سے اسے دیکھتے ہوئے بتایا تھا

اس نے یشام کو ایک نظر دیکھا۔جو اس کے آنے سے پہلے تو اس کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھا لیکن خداش کے آجانے کی وجہ سے اس نے اپنی توجہ ٹی وی کی طرف مرکوز کرلی تھی۔

پھر تو اور بھی زیادہ کوشش کرنی چاہیے میرا مطلب ہے تم نے اس کے لیے پراٹھا بنانے کی کوشش کی ہیں۔تمہیں اپنے ساتھ آئس کریم کھلانے لے کر گیا تو ممکن ہے تمہاری ایک اور کوشش پر وہ تمہیں کہیں اور لے جائے۔

بلکہ ایسا کرو کہ آج تم اس کا فیورٹ کھانا بنانے کی کوشش کرو اور انگلی کے بجائے ہاتھ جلانا۔اور پلیز تھوڑا سا زیادہ جلانا۔

تم اس کے بھائی ہو یا دشمن۔۔۔؟وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ یشام نے اس سے پوچھ لیا

حرم تو کچھ حد تک بے وقوف تھی لیکن اس کا بھائی بھی اس کے جیسا ہی تھا کیا۔جو اپنی بہن کو ایسے الٹے سیدھے مشورہ دے رہا تھا اور حرم جو اتنے زیادہ سنجیدہ انداز میں اسے سن رہی تھی اسے یقین تھا حرم اب دوبارہ کرنے کی کوشش ضرور کرے گی۔

یار ہوں تو بھائی ہی بس مذاق کر رہا تھا تم تو سیریس ہو گئے۔اس نے ہنستے ہوئے اسے دیکھ کر کہا تو یشام کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

جبکہ خداش اس کے ساتھ ہی بیٹھ کر میچ دیکھنے لگا تھا۔وہ جانتا تھا وہ باقی سب کے ساتھ اتنا جلدی گھل مل نہیں سکتا لیکن اسے اپنی فیملی کا حصہ بنانا خداش اپنا فرض سمجھتا تھا

OOOO/OO

نہیں آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ ہسپتال ضرور جائیں گی اگر آپ نے ہسپتال جانے میں آج ذرا سی بھی بہانا بازی کی تو میں آپ سے بالکل نہیں بولوں گا۔

وہ اسکول کے لئے تیار ہو کر بیٹھا تو کنیز اس کے سامنے ناشتہ رکھنے لگی تھی جب کے ساتھ ساتھ اس سے وعدہ بھی کر رہی تھی کہ وہ آج ہسپتال ضرور جائے گی لیکن وہ اپنی ماں کی رگ رگ سے واقف تھا۔

ارے میری جان میں وعدہ کر رہی ہوں میں آج ہسپتال ضرور جاؤں گی اب میں اپنے بیٹے کو شکایت کا بلکل موقع نہیں دوں گی بس اب تم مجھ سے ناراض مت ہونا وہ محبت سے اس کا ماتھا چومتے ہوئے خود اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلانے لگی.

چلو میری جان اب کھانا کھانا شروع کرو جب تم ٹھیک سے کھانا نہیں کھاتے مجھے سارا دن تمہاری فکر لگی رہتی ہے وہ اسے کھانا نوالا بنا کر کھلاتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ اپنی ماں کی محبت کو دیکھ کر اس نے مسکراتے ہوئے منہ کھولا۔

ماما بابا کیوں چلے گئے ہمیں چھوڑ کر کاش وہ آج ہمارے ساتھ ہوتے سب کچھ اچھا چل رہا تھا نہ۔۔۔؟ وہ اکثر کی باتیں کرتا تھا۔

زندگی اللہ کی امانت ہے آج نہیں تو کل ہم سب کو یہ دنیا چھوڑ کر جانا ہے ہم گئے ہوئے لوگوں کے لیے کچھ نہیں کر سکتے سوائے ان کی مغفرت کی دعا کے تم بھی اپنے بابا کے لیے دعا کیا کرو۔

دعا کرو کہ اللہ پاک انہیں اعلی مقام دے۔وہ اس کا ماتھا چومتے ہوئے محبت سے سمجھا رہی تھی۔

ماما بابا نے آپ سے وعدہ کیا تھا نہ کہ وہ آپ کو کبھی بھی چھوڑ کر نہیں جائیں گے تو انہوں نے وعدہ خلافی کیسے کر لی اس نے پھر سے پوچھا۔

ارے تمہیں کس نے کہا کہ انہوں نے میرے ساتھ وعدہ خلافی کی ہے ایسا تو کچھ بھی نہیں ہے انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ ان شاءاللہ وہ آخر میں میرا ساتھ نبھائیں گے اور دیکھنا آخرت کے دن ہم ایک بار پھر سے ساتھ ہوں گے۔

ماما بابا کو کس نے مارا۔۔۔۔؟اس کی بات کو سمجھتے ہوئے اس نے پھر سے ایک سوال پوچھا تھا جس کا جواب وہ نہیں جانتی تھی پولیس کا کہنا تھا کہ احمر مرا نہیں ہے بلکہ پورے پلاننگ کے ساتھ اس کا قتل کیا گیا ہے۔

وہ کوئی نارمل ایکسیڈنٹ نہیں تھا لیکن اس بات کا جواب کنیز کے پاس نہیں تھا وہ کچھ نہیں جانتی تھی ہاں لیکن کہیں نہ کہیں اسے راحیل پر شک تھا۔

بس اب باتیں ختم جلدی چلو وین آنے والی ہے تمہاری۔وہ اس کے سامنے سے برتن ہٹاتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر اسے باہر لے آئی تھی۔

سامنے سے بس آتی نظر آئی۔ تو وہ اسے خدا حافظ کرتا نیچے والی سڑک پر جانے لگا تھا۔ جب کہ وہ مسکراتے ہوئے واپس اندر جانے لگی۔

ابھی وہ دروازہ بند کرنے ہی لگی تھی جب اچانک کوئی اندر آ گیا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر کے اندر آنے کی وہ غصے سے دیکھتے ہوئے بولی تھی

ہمت تو تمہیں میں اب دکھاؤں گا اپنی کنیز فاطمہ بہت صبر کر لیا میں نے بہت برداشت کر لیا اب اور نہیں وہ اسے پیچھے کی طرف دھکا دیتے ہوئے بولا تھا کنیز نے اس کی نیت کو سمجھ کر چیخنا چاہا لیکن وہ اس کے منہ پر اپنا ہاتھ دبا کر رکھ چکا تھا

OOOOOO

یہ تم کیا کر رہی ہو لڑکی۔۔۔۔؟

ایک رات کے لیے جا رہی ہو تو اتنا سامان لے کر کیوں جا رہی ہو۔۔۔؟

اور ویسے بھی تم نے مجھ سے پوچھا نہیں جانے کا۔۔۔۔"میں تمہارا مجازی خدا ہوں سب سے پہلے تمہیں میری اجازت لینی چاہیے

میری اجازت کے بنا تم کہیں نہیں جا سکتی وہ کمرے میں آیا تو اسے سامان پیک کرتے ہوئے دیکھ کر نان سٹاپ بولتا ہی چلا گیا جب کہ وہ اس کی کسی بات کو اہمیت دیے بنا اپنے کام میں مصروف تھی۔

میں تم سے بات کر رہا ہوں اب اتنا بھی اگنور مت کرو اسے مسلسل اپنے ہی کام میں مگن دیکھ کر وہ پھر سے بولا تھا

اور تم میرا دماغ خراب مت کرو. میرا تمہارے منہ لگنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اس نے جیسے بہت پتے کی بات بتائی تھی لیکن اگلے ہی لمحے شائزم اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتا اسے اپنے بے حد قریب کر چکا تھا۔

اتنے دور سے میں بھی منہ لگنا پسند نہیں کرتا وہ تو پاس سے لگا جاتا ہے وہ اس کی تھوڑی کو پکڑتے ہوئے بولا جب اگلے ہی لمحے اس نے زوردار ہاتھ اس کے ہاتھ پر مارتے ہوئے اسے خود سے دور کیا تھا

میرا تم سے لڑنے کا بھی کوئی موڈ نہیں ہے۔ وہ اسے دھکا دیتے اپنے سامان کی طرف متوجہ ہوئی۔

میں نے شادی لڑنے کے لیے ویسے بھی نہیں کی۔ لیکن تمہاری بات کو بھی میں سمجھ سکتا ہوں وہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے

کنوارے سڑ سڑ کر مرتے ہیں

شادی شدہ لڑ لڑ کر مرتے ہیں۔۔۔"

لیکن ڈارلنگ اس کیٹگری میں ہر گز نہیں آتا۔ میں تو پیار کر کے مرنے والوں میں سے ہوں۔ اس نے کہتے ہوئے ایک جاندار بوسہ اس کے لبوں پر دیا تھا۔

کمینہ چھچھورا۔۔۔ مجھے پہلے ہی یقین تھا تم نے یہ شادی کی ہی چھچھوری حرکتوں کی وجہ سے ہے۔ اپنے ہونٹوں کو صاف کرتے ہوئے وہ اس سے دور ہو گئی تھے۔

کیا بات ہے ان باتوں کے بارے میں پوری معلومات رکھی ہوئی ہے تم نے اور کیا کیا جانتی ہو۔۔۔؟

مجھے بھی بتاؤ ذرا میں ان معاملوں میں ذرا اناڑی ہوں

وہ جن نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا اس کا دل چاہا کہ ایک مکا مار کر اس کے سارے دانت توڑ دے۔

ہاں اناڑی صاحب ماریہ تو آپ کی باجی تھی ناوہ غصے سے اسے گھورتی دھکا دیتی کمرے سے ہی نکل گئی تھی۔

اس کا شک درست تھا یہ سب ماریہ کی وجہ سے ہی خراب ہوا تھا

oooooooo

نہیں پلیز ایسا مت کرو جانے دو مجھے جانے دو میں تمہارے سگے بھائی کی نہ سہی لیکن تمہاری کزن کی بیوہ ہوں۔

میرے ساتھ ایسا کر کے تمہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا۔ کیوں گناہگار ہو رہے ہو۔۔۔"

کل حشر کے دن اپنے بھائی جیسے کزن کا سامنا کیسے کرو گے۔۔۔؟ خدا کے لئے مجھ پر یہ ظلم مت کرو مجھے پاک رہنے دو۔

میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں۔ میرے ساتھ یہ ظلم مت کرو کہ میں پہلے ہی دنیا کو منہ دکھانے کے قابل نہیں ہوں۔

پہلے ہی اپنے بچے کے لئے اس کے باپ کے نام پر لڑ رہی ہوں خدا کے لیے میرے ساتھ یہ ظلم مت کرو۔ وہ مسلسل اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر رہی تھی لیکن راحیل تو زمینی خدا بنا ہوا تھا اسے نہ تو اس کے واسطوں کی کوئی پروا تھی اور نہ ہی اس کی منتوں کی۔

میں نے تجھے کہا تھا میرے پاس آ جا میں تجھے رانی بنا کر رکھوں گا لیکن تجھے تیرے شوہر کے ساتھ وفا نبھانی تھی نہ اسے تو میں نے اسے راستے سے ہٹا دیا اب تیری باری ہے۔

بہت تڑپایا ہے تو نے آج میں اپنی تڑپ کو ختم کروں گا تیرے اس حسین بدن پر اپنے نام کی مہر لگاؤں گا آج تک میں نے جسے چاہا اسے حاصل کیا صرف تو ہی تھی جو میرے ہاتھ ہی نہیں آ رہی تھی۔

لیکن اب مجھے تیرا انتظار نہیں کرنا اب میں جو چاہوں گا وہ ہو گا آج میں تجھے بتاؤں گا کہ تم نے کس کے منہ پر طمانچہ مارا تھا۔

بہت غرور ہے نا تجھے اپنی پاکیزگی پر آج میں تجھے گندہ کر دوں گا۔

تو نے مجھے تھپڑ مارا تھا آج میں تجھے ایسا تھپڑ ماروں گا جو کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے گی۔

ساری زندگی منہ چھپاتے پھرتی رہے گی تو۔۔۔اور جہاں تک تیرے شوہر کے بھائیوں کی بات ہے تو ان پر تو یہ کبھی ثابت نہیں کر پائے گی کے تو احمر کی بیوی ہے۔ کیونکہ تیرا نکاح نامہ اور باقی سارے کاغذات میں نے غائب کیے تھے میں نے ان لوگوں پر بھی یہ بات ثابت کر دی ہے کہ تیرا تیرے شوہر سے کوئی نکاح نہیں ہوا تھا۔

اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہ ان کے بھائی کو مارنے کے پیچھے تیرا ہاتھ ہے۔ تیری عیاشیاں ختم نہیں ہو رہی تھی اور احمر کو سب کچھ پتہ چل گیا تھا۔ تم مرنے کے بعد کبھی پاک عورتوں میں شامل نہیں ہو گی

کیونکہ اب وہ لوگ یہاں کبھی واپس آئیں گے ہی نہیں۔ ان کا بھائی مر گیا اب وہ تجھ سے اور تیرے بچے سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے۔

لیکن میں رکھوں گا تجھ سے تعلق کیونکہ بہت آگ لگائی ہے تو نے اس دل میں اور اب اس آگ کو ٹھنڈا بھی تو ہی کرے گی۔ وہ اس پر جھپٹ پڑا تھا۔

اس کے دونوں بازوؤں کو قید کرتے ہوئے وہ اس سے اس کا مان لوٹ رہا تھا اس سے اس کی آبرو چھین رہا تھا اس سے اس کی ساری زندگی کی کمائی اس کی چادر لوٹنے کی کوشش کر رہا تھا جب اچانک کسی نے اس کے سر پر ایک زوردار لوہے کا راڈ دے مارا۔

اور پھر مارتا ہی چلا گیا راحیل جو پہلے لگنے والی ضرب پر بھی خود کو ہوش و حواس میں نہ رکھ سکا تھا دھڑا دھڑ لگنے والے راڈ نے اس کا حال بگاڑ دیا تھا۔

یشی۔۔۔۔۔ چھوڑ دو اسے۔۔۔۔۔یشی بیٹا چھوڑ دو وہ۔۔۔مر جائے گا۔۔کنیز چیخ رہی تھی چلا رہی تھی لیکن وہ تو جیسے سنا ہی نہیں رہا تھا وہ مسلسل اسے مارے جا رہا تھا۔

وہ اتنا غصے میں تھا کہ کنیز کے پکڑ کر پیچھے گھسیٹنے پر اس نے کنیز کو بھی دھکا مار دیا۔

اور ایک بار پھر سے اس لوہے کے راڈ کو راحیل کے سر کے بیچوں بیچ مارنے لگا۔پورا فرش راحیل کے خون سے بھر چکا تھا۔لیکن اس کا جنون کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا وہ شاید اسے جان سے مار دینا چاہتا تھا۔

چٹاخ۔۔۔۔۔۔یشی۔۔۔۔۔بس۔۔۔کر۔۔۔۔کرو۔۔۔۔وہ مر گیا ہے۔۔۔۔۔

مر گیا ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔

کنیز اسے پیچھے کھینچتے ہوئے اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مارتی اسے وہ بتانے کی کوشش کر رہی تھی جس پر وہ خود بھی یقین نہیں کرنا چاہتی تھی۔

مر گیا وہ دیکھو اسے مر گیا مار دیا تم نے اسے وہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے بتا رہی تھی۔

اچھاہوا مر گیا۔۔۔۔۔اگر نہیں مرتا۔۔۔تو میں مار دیتا۔۔۔وہ اسی انداز میں بولا تھا جب کہ کنیز نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خود میں بھینچ لیا تھا۔

اسے خود سے لگائے وہ مسلسل رو رہی تھی کیا ہو گا اب دنیا اس کے بیٹے کو قاتل کہے گی راحیل مر گیا۔

دنیا چھوڑ گیا سب کچھ ختم ہو گیا اب اس کے بیٹے کی زندگی تباہ ہو جائے گی۔

وہ خود کو احمر کاظمی کی بیوی ثابت نہیں کر پا رہی تھی۔

اپنے بیٹے کو احمر کاظمی کا بیٹا ثابت نہیں کر پا رہی تھی۔لیکن وہ جانتی تھی کہ دنیا اس کے بیٹے کو قاتل ثابت کرنے میں ایک منٹ نہیں لگائے گی۔

وہ اپنے بیٹے کی زندگی خراب ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی اس لیے ہمت پکڑی اور اٹھ کر بیگ نکالتے ہوئے دو چار سوٹ اس میں ڈالنے لگی۔

اس نے ایک نظر اپنے بیٹے کو دیکھا تھا جو اب تک مسلسل راحیل کی لاش کو غصے سے گھور رہا تھا جیسے اس میں دوبارہ جان آ جائے تو وہ اسے دوبارہ سے مار ڈالے۔

اس نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے گھسیٹتے ہوئے واش روم میں لے کر آئی اس کے ہاتھ پیر اچھے سے دھلا کر اس نے اس کے کپڑے بدلے۔اور پھر اسی طرح اسے گھسیٹتے ہوئے گھر سے باہر نکل گئی دروازے کو تالا لگایا۔

اب وہ کہاں جانے والی تھی یہ وہ بھی نہیں جانتی تھی۔

OOOOOO

تین دن گزر چکے تھے ان کو بھاگتے ہوئے وہ خود بھی نہیں جانتے تھے کہ ان کی منزل کیا ہے اور انہیں کہاں پہنچنا ہے

بس وہ ایک سے دوسری اور دوسری سے تیسری بس پر بیٹھ رہے تھے ان کی کوئی منزل نہیں تھی ان کو کہاں پہنچنا تھا

کہاں جانا تھا۔ کوئی نہیں جانتا تھا

وہ بس اس سفر کو مسلسل جاری رکھے ہوئے تھے

کبھی ان کی رات سڑک پر گزرتی تو کبھی وہ بس میں ہی سو جاتے

کنیز کے پاس جتنے پیسے تھے وہ ختم ہو چکے تھے اب تو اس کے پاس اتنے پیسے بھی نہیں تھے کہ وہ ایک جگہ کو چھوڑ کر

دوسری جگہ جا پاتی وہ لوگ گھر سے کافی آگے نکل آئے تھے

وہ اندازہ لگا پا رہی تھی کہ اس کے گھر کی اس وقت کیا حالت ہو گی یقیناً پولیس انہیں جگہ جگہ ڈھونڈ رہی ہو گی۔ اور

ممکن تھا کہ ان کے بارے میں پتہ لگا کر ان کے پیچھے ہی آ رہی ہو وہ اپنے بیٹے کو کیسے بچائے اس کے مستقبل کو کس

طرح برباد ہونے سے روکے اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اسے اپنے ساتھ لگائے بھاگ رہی تھی۔

لیکن وہ جانتی تھی کہ بھاگنا ہر مسئلے کا حل نہیں ہے آج نہیں تو کل پولیس ان تک پہنچ جائے گی اور پھر جیل کی

چار دیواری میں ان کی ساری زندگی گزر جائے گی اس کی زندگی کتنی تھی وہ نہیں جانتی تھی لیکن اب سانس اسے تنگ

کرنے لگی تھی وہ اپنی ہی اندرونی حالت سے بے چین ہونے لگی تھی تکلیف کبھی کبھار حد سے بڑھ جاتی اب اسے احمر

کی باتیں ٹھیک لگنے لگی تھی

دوسری اولاد کے لیے اس نے ہر ممکن کوشش کی جو شاید وہ کر سکتی تھی لیکن اس کی بیماری میں کہیں نہ کہیں ہاتھ ان سخت دوائیوں کا تھا جو اس نے استعمال کی تھی اور اب وہی دوائیاں اس کی زندگی کو موت کی طرف لے کر جا رہی تھی اس وقت تو وہ اپنے بیٹے کو تنہا چھوڑ کر شاید کہیں بھی نہیں جانا چاہتی تھی اگر اسے موقع ملے تو اب وہ اپنی زندگی کو بچانے کی کوشش ضرور کرتی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اب اپنے بیٹے کا وہی واحد سہارا ہے

اگر اس مقام پر آکر وہ اپنے بیٹے کو تنہا چھوڑ جاتی ہے تو اس کا بچہ برباد ہو جائے گا

ایک ناجائز ہونے کا ٹیگ اوپر سے اگر وہ بھی اسے چھوڑ جاتی ہے تو کیا بچتا اس کے معصوم بچے کے پاس

اس کا چھوٹا سا بچہ کس کس سے لڑتا کس کس کو ثابت کرتا کہ وہ احمر کاظمی کی اولاد ہے۔

اور جو غلطی وہ کر آیا تھا اس کے بعد تو شاید اس کی زندگی برباد ہونے میں کوئی کسر باقی نہ رہی تھی

اس دن کے بعد وہ بالکل خاموش تھا جیسے سکون میں ہو۔اس کی ماں جو کہہ رہی تھی وہ وہی کرنے میں مصروف تھا خاموشی سے اس کے ساتھ چلتا جا رہا تھا

ooooooo

کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔۔؟ یشام نے کمرے میں قدم رکھا۔تو اسے آئینے کے سامنے اپنی پنک کلر کی فراک لہراتے ہوئے پایا وہ بہت حسین لگ رہی تھی حسن تو یقیناً اسے گفٹ میں ملا تھا

لیکن وہ معصوم اپنے حسن سے بالکل انجان تھی وہ تو شاید جانتی تک نہیں تھی کہ اس حسین روپ میں وہ کس طرح سے یشام کے دل پر بجلیاں گراتی ہے وہ تو بس معصومیت میں ہی اس وقت بالکل پر سکون سی اس کے سامنے اپنی فراک لہرالہرا کر اسے دکھا رہی تھی

اور اس سے پوچھ بھی رہی تھی کہ وہ کیسی لگ رہی ہے

بالکل میری حرم جان جیسی لگ رہی ہو۔۔۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے اس کے طرف قدم بڑھائے اور آہستہ سے اس کی کمر پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنی جانب کھینچ لیا اس کی انداز نے اسے مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا

جب کہ اس کی اٹھتی جھکتی پلکوں کا رقص دیکھ کر وہ خود بھی بے خود سا ہوتا ہے اس کی آنکھوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا اس کی حرکت نے اسے شرمانے پر مجبور کیا وہ نگاہیں جھکائے اس کے ساتھ کھڑی مسلسل اپنے لبوں پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ سجائے ہوئی تھی

شوہر سر میں مانتی ہوں کہ میں بہت زیادہ پیاری لگ رہی ہوں لیکن پلیز آپ اس طرح سے مجھے نہ دیکھیں نا مجھے شرم آرہی ہے اسے مسلسل خود پر نگاہیں مرکوز کیے پا کر اس نے سمجھانے والے انداز میں کہا تھا جبکہ اس کی بات سننے کے بعد کمرے میں یشام کا دلکش قہقہ گونجا تھا

اچھا تو میری جان کو مجھ سے بھی شرم آتی ہے۔ بھی آنی چاہیے اب اگر میری حرم جان اپنے شوہر سے بھی نہیں شرمائے گی تو پھر بھلا کس سے شرمائے گی وہ یقینا اس کی حالت کے مزے لے رہا تھا

ہاں تو شرم تو مجھے آپ سے ہی آئے گی لیکن اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ آپ یہ کریں اگر مجھے شرم آرہی ہے تو آپ کو مسکرا کر مجھے جانے کے لیے کہہ دینا چاہیے ڈرامے میں ہیرو ایسا ہی کرتے ہیں وہ اسے سکھا رہی تھی

او سوری جان وہ کیا ہے نہ میں نے کبھی ڈرامے نہیں دیکھے اور شادی بھی میری پہلی دفعہ ہی ہوئی ہے تو اس چیز کا مجھے کچھ خاص ایکسپیرینس نہیں ہے لیکن تم سکھا دینا میں سب کچھ سیکھ جاؤں گا وہ ابھی تک اس کے گرد بازوؤں کا حصار مضبوط کیے کھڑا تھا

ہاں یہ رول ہوتا ہے اب آپ میرا راستا چھوڑیں مجھے جانا ہے۔

اچھا تو یہ رول ہوتا ہے لیکن رومانس کا ایک رول مجھے بھی پتا ہے جو شاید تم نہیں جانتی اس نے مسکراتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں کی گرفت میں مضبوطی سے تھاما

اور اس کے لبوں پر جھک کر اپنی محبت کی مہر ثبت کی

میرے خیال میں اس کے بعد ہیرو مسکرا کر ہیروئن کو جانے کی اجازت دیتا ہے۔اور ایک اور رول بھی ہوتا ہے۔

۔۔۔۔"وہ پیچھے ہٹ کر مسکراتے ہوئے شاید اسے دوسرا رول بتانے والا تھا اور اس بار حرم نے وہاں سے بھاگنے میں صرف ایک سیکنڈ لگایا تھا

جبکہ وہ پیچھے سے اسے پکارتا ہی رہ گیا کہ جاتے جاتے دوسرا رول سن کر جاؤ

OOOOOO

Urdu Novels Ghar

آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے چلیں جلدی کریں سب لوگ ہال میں پہنچ بھی چکے ہیں اس نے کمرے میں قدم رکھا تو ذریام بیڈ پر بیٹھا کسی سوچ میں مصروف تھا اسے دیکھتے ہی وہ چہرہ پھیر گیا تھا

جبکہ اس کی ناراضگی کو سمجھے بنا وہ اس کے پاس آتے ہوئے بیڈ پر اس کے کپڑے رکھنے لگے

میں آپ سے بات کر رہی ہوں دیواروں سے نہیں چلیں جلدی سے تیار ہو جائیں شادی پر نہیں جانا کیا آج آپ کے بھائی کا ولیمہ ہے

وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اسے دیکھ کر کہنے لگی تھی جب کہ وہ تو شاید آج سے منہ لگانے کا کوئی ارادہ ہی نہیں رکھتا تھا۔ سخت نگاہ سے اسے گھورتے ہوئے وہ چہرہ پھیر گیا تھا۔

عمایہ کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تھا یہ شخص اس سے ناراض نہیں ہو سکتا تھا تو پھر ایسا کیا ہوا کہ وہ یوں ناراض بیٹھا تھا

آگئی میری یاد آپ کو۔۔۔۔۔۔آپ کو بھی یاد آگیا کہ آپ کا ایک عدد شوہر بھی ہے جس کو آپ کے آنے کا انتظار ہوتا ہے

جو آپ کا دیدار کئے بنا رہ نہیں سکتا مجھے تڑپا کر بہت مزہ آتا ہے کیا۔۔۔؟ تمہیں یہ سب کچھ کرتے ہوئے کون سا سکون ملتا ہے تمہیں بتاو۔۔۔۔؟

میری غلطی ہے میرا دماغ خراب تھا جو میں تمہیں معصوم سمجھ رہا تھا تم تو سب جانتی ہو تم ترسانا بھی جانتی ہو اور تڑپانا بھی تم کہیں سے معصوم نہیں ہو جاؤ جا کر اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھو انہیں وقت دو شوہر جائے بھاڑ میں مجھے وقت دینے کی بالکل ضرورت نہیں ہے

مجھے بیوی بالکل نہیں چاہیے میں میرے لیے بیوی تھوڑی لے کر آیا تھا میں تو ان سب کے لئے لے کر آیا تھا جن کے ساتھ تم آجکل وقت گزار رہی ہو اگر تمہیں میری ضرورت محسوس نہیں ہوتی تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں بھی بنا بیوی کے کنوارا بن کر گھومتا رہوں

وہ بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا جب کہ عمایہ خود بھی کافی دن سے نوٹ کر رہی تھی کہ آج کل وہ زریام سے بات نہیں کر پا رہی لیکن زریام تو ان باتوں کو دل پر ہی لے بیٹھا تھا

زریام گھر میں شادی چل رہی ہے دادا جان نے ساری شادہ کی ذمہ داری مجھ پر ڈال دی ہے جب میں کمرے میں آتی ہوں تب تک آپ سو چکے ہوتے ہیں اور آج کل اتنا زیادہ کام ہے نا کہ صبح اٹھتے ہی میں کمرے سے نکل جاتی ہوں۔ اور اس وقت آپ آرام کر رہے ہوتے ہیں میں آپ کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی

لیکن اس کا یہ تھوڑی کا مطلب ہے کہ میں آپ سے پیار نہیں کرتی یا پھر مجھے آپ کا احساس نہیں ہے میں نے بہت غلط کیا ہے لیکن آئی پرومس میں آئندہ ایسا نہیں کروں گی۔ اور اب ناراضگی ختم کریں پلیز اتنی پیاری بیوی کو اب اتنی سی غلطی پر آپ غصہ تو نہیں دیکھا سکتے نہ

وہ اسے دیکھتے ہوئے اس کا چہرہ تھام کر اسے اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی جبکہ وہ کافی حد تک مان گیا تھا جب باہر سے بابا کی آواز سنائی دی

اس بارے میں میں رات کو بات کروں گا پھر سوچوں گا تمہیں معاف کرنا ہے کہ نہیں وہ جلدی سے اپنے کپڑے اٹھاتا کپڑوں سمیت کمرے سے نکل گیا تھا جب کہ عمایہ مسکرا کر نفی میں سر ہلاتے اس کے پیچھے ہی کمرے سے نکلی تھی

ooooooo

ولیمہ بہت دھوم دھام سے ہوا تھا ساری تیاری بہت اچھے طریقے سے کی گئی تھی وہ حال سے ہی ان لوگوں کے ساتھ گھر جانے والی تھی جب کہ اس کا شوہر اسے جانے نہیں دینا چاہتا تھا لیکن اس معاملے میں وہ بالکل بے بس تھا

اس کا بہت دل چاہ رہا تھا کہ وہ کسی بھی طرح ریدم کو روک لے لیکن ریدم تو اس کے ہاتھ ہی نہیں آ رہی تھی سارا دن بھی اس نے اسے بالکل منہ نہیں لگایا تھا لیکن ماننا پڑے گا اس لڑکی کو ایکٹنگ میں اس نے پی ایچ ڈی کر رکھی تھی

بے شک اکیلے میں وہ اسے گھورتی تھی اسے اس کی نانی یا دادی یاد دلا دیتی تھی لیکن سب کے بیچوں بیچ میں اتنی محبت سے اسے مخاطب کرتی تھی کہ حد نہیں

دو تین بار تو شائزم اس کے منہ سے "آپ" سن کر بے ہوش ہوتے ہوتے بچا وہ ہر بار اس کے دیکھنے پر شرما کر نگاہیں جھکا لیتی

اس کا انداز اسے پاگل کر دینے کے لیے کافی تھا اور پھر رات کو بڑی ہی صفائی سے اپنا سامان پیک کرتے ہوئے وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ جانے کے لئے تیار تھی رسم کے مطابق شائزم کو بھی ان کے ساتھ جانا تھا لیکن دادا جان نے کہا کہ ایسی کوئی رسم ہے ہی نہیں ان کے خاندان میں ان کے خاندان میں دلہا صبح اپنی دلہن کو لینے کے لئے آتا ہے

یہی وجہ تھی کہ وہ بھی داداجان کی بات ماننے پر مجبور ہو گیا تھا ورنہ اگر اسے آفر کی جاتی تو وہ ہرگز انکار نہ کرتا ان سب کے چلے جانے کے بعد اس نے واپس آکر اپنی سیڑھیوں پر ہی بیٹھتے ہوئے اپنی تھکاوٹ دور کرنے کے لیے بھرپور انگڑائی لی تھی جب ٹائیگر اس کے ساتھ آکر بیٹھا اس کے چہرے کی خوشی وہ پہچان چکا تھا

کیا بات ہے ٹائیگر آج بہت خوش نظر آرہا ہے اس نے اسے دیکھتے ہوئے کہا جس پر ٹائیگر نے زبان باہر نکال کر شاید اسے بتانے کی کوشش کی تھی کہ وہ سچ مچ میں بہت خوش ہے

سمجھ گیا اس لومڑی کے جانے کی وجہ سے خوش ہے تو لیکن یار میں خوش نہیں ہوں تیری ممی جو چلی گئی کوئی بات نہیں آنا تو اسے میرے پاس ہی ہے وہ اس کی پیٹھ سہلاتے ہوئے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔جب کہ ٹائیگر کیٹی کے واپس آنے کی خبر پر بالکل خوش نہیں تھا

ooooo

حرم ابھی تک نیچے تھی ریدم واپس آئی تھی تو وہ اسی سے باتوں میں مصروف تھی جب کہ وہ کمرے میں آگیا تھا ابھی اس کا ارادہ سونے کا تھا لیکن کسی نے اس کے کمرے کے دروازے پر دستک دی تھی

اس وقت بھلا کون آسکتا ہے اور سبھی لوگ جانتے تھے کہ حرم نیچے ہے تو پھر اس کے کمرے میں جو بھی آیا تھا یقیناً وہ اسی سے ملنے کے لیے آیا تھا

اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو سامنے راحت صاحب کو کھڑے دیکھا اس کا دل تو چاہا کہ دروازہ ان کے منہ پر بند کردے لیکن اس نے ایسا نہیں کیا تھا

کیوں آئے ہیں آپ یہاں۔۔۔؟ وہ دروازہ پورا کھول کر انہیں شاید اندر آنے کی اجازت بھی دے چکا تھا راحت صاحب نے آگے پیچھے دیکھتے ہوئے کمرے کے اندر قدم رکھا اور اگلے ہی لمحے دروازے کو بند کر دیا۔

مجھے تم سے کچھ باتیں کرنی ہے کیا تم مجھے اتنا وقت سکتے ہو

کیا آپ اس قابل ہیں کہ آپ کو اتنا وقت دیا جائے وہ شان بے نیازی سے صوفے پر بیٹھے ہوئے ٹانگیں سامنے شیشے کی ٹیبل پر رکھا تھا

میں تم سے کچھ نہیں پوچھنے والا تمہارے ماضی کے بارے میں صرف مجھے یہ بتادو کہ راحیل کو کیوں مارا تھا تم نے ۔۔۔۔۔؟ کیا تم بھی وہی حقیقت جان گئے تھے جو مجھے پتہ چلی تھی۔

کیا تم بھی جان گئے تھے کہ راحیل۔۔۔۔۔۔۔

اس گھٹیا انسان کا نام میرے سامنے بار بار لے کر مجھے مجبور نہ کریں کہ میں آپ کے ساتھ وہ کروں جس کے بعد مجھے میرے والدین کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑی۔

میں تمہاری نفرت کو سمجھ سکتا ہوں یشی۔۔۔۔۔

میں نام یشام احمر ہے راحت صاحب اس نام سے مجھے صرف میرے ماں باپ بلاتے تھے وہ ان کی بات کاٹتے ہوئے دھاڑا تھا

یشام۔۔۔۔میں شرمندہ ہو بیٹا۔

میں آپ کا بیٹا نہیں۔۔۔اس کا انداز تمسخرانہ تھا

یشام تم۔۔۔۔۔۔ تم نے قتل کیا تھا۔۔۔ قتل کوئی چھوٹی سی بات تو نہیں ہے نا۔

میرے خیال میں میں اس کیس سے باعزت بری ہو چکا ہوں آپ کو مجھ سے اس بارے میں سوال کرنے کا کوئی حق نہیں۔

میں تم سے کوئی سوال نہیں کر رہا یشام میں صرف اس رات کی حقیقت جاننا چاہتا ہوں

جانتا ہوں تم سب کچھ جان چکے ہو اس کیس میں سب کچھ سامنے آ گیا تھا ہم نے تمہیں بہت ڈھونڈا لیکن تم ہمیں کہیں نہیں ملے۔

ہم غلطی پر تھے یشام ہمیں گمراہ کیا گیا تھا ہمیں غلط بتایا گیا تھا

اور آپ نے اپنے بھائی کی اولاد پر یقین کرنے کے بجائے اس غلط پر یقین کر لیا میری نظر میں میرے باپ کا قاتل راحیل نہیں آپ ہیں کیسے بھائی تھے آپ جو اپنے بھائی کو اس کی خوشیاں تک نہ دے سکے۔

آپ میرا بچپن نہیں لوٹا سکتے راحت صاحب ہاں ہوں میں راحیل کا قاتل میں ہوں میں نے مارا تھا اسے ان ہاتھوں سے اور میں جانتا ہوں اگر میں اسے نا مارتا تو آپ مار ڈالتے اب آپ یہاں سے جا سکتے ہیں مزید میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا ماضی کو ماضی ہی رہنے دیجئے

تم ہمیں معاف نہیں کر سکتے۔۔۔۔؟ اس کے اٹھ کر کھڑے ہونے پر وہ بے بسی سے بولے

جن سے میرا کوئی واسطہ ہی نہیں انہیں بھلا کیا معاف کروں گا میں تو اپنے ہی باپ کی ناجائز اولاد ہوں جس کا کوئی نام و نشان نہیں بس اتنا کہہ کر کمرے سے نکل گیا تھا جب کہ دروازہ بند ہونے تک اسے راحت صاحب کی سسکیاں سنائی دیتی رہی

وہ تڑپ رہے تھے وہ روتے رہے شاید سالوں پہلے وہ بھی تڑپا کرتا تھا وہ بھی رویا تھا۔تب اس کی سسکیاں سننے والا کوئی نہیں تھا اور آج وہ سب کچھ سن کر بھی انجان بنا ہوا تھا

oooooooo

وہ کمرے میں آیا تو ڈیشم بلو کلر کی خوبصورت ساڑھی پہنے آئینے کے سامنے کھڑی تھی وہ کافی حد تک اس کے حسین روپ کی رعنائیوں کو واضح کر رہی تھی

یہ کیسا گھٹیا لباس پہن رکھا ہے تم نے کوئی شرم و حیا لحاظ نام کی چیز ہے تمہیں یہ کیوں پہنی ہے تم نے اتنی گھٹیا ساڑھی وہ اس کے سر پر سوار ہو کر اس سے پوچھنے لگا تھا۔

میں صرف چیک کر رہی تھی کہ مجھ پر ساڑھی کیسی لگتی ہے ایک لمحے کے لیے وہ بوکھلا کر پیچھے ہٹ گئی تھی

اور کس کی اجازت سے تم یہ چیک کر رہی تھی کس نے حق دیا تمہیں یہ لباس اپنے جسم پر پہننے کا ابھی تک تم میرے نکاح میں ہو خبردار جو اس طرح کی گھٹیا ڈریسنگ کر کے تم اس کمرے سے باہر نکلی ٹانگیں توڑ کر رکھ دوں گا تمہاری ۔وہ غصے سے آپے سے باہر ہو رہا تھا

کیا ہو گیا ہے خداش میں کوئی یہ ڈریس پہن کر کمرے سے باہر نہیں جا رہی تھی میں تو بس صرف دیکھ رہی تھی۔وہ اس کا غصہ دیکھ کر گھبراتے ہوئے بولی تھی پہلے ہی وہ غصے میں تھا وہ مزید اسے غصہ دلانا نہیں چاہتی تھی شادی کے ڈریسنگ میں یہ ساڑھی بھی اس نے اپنے شوق کی خاطر لائی تھی

لیکن خداش کا اتنا سیریس ری ایکشن دیکھ کر اسے فوراً ہی لباس چینج کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے اس نے واش روم کی راہ لی تھی جب اچانک ہی اس کی ساڑھی سے الجھ کر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی پرفیوم کی شیشی زمین میں گر گئی وہ اسے اٹھانے کے لئے جھکی ہی تھی کہ اس کا ہاتھ خداش کی گردن پر لگ گیا اس کے ناخن نے اپنا کام دکھاتے ہوئے اس کی گردن پر اچھا خاصہ زخم بنا دیا تھا

خداش ایم ریلی سوری وہ گھبرا کر اس کی گردن پر بننے والی سرخ لکیر کو دیکھنے لگی تھی۔

یا خدایا یہ میں نے کیا کر دیا وہ اس کی گردن پر ہاتھ رکھے کے زخم کا معائنہ کر رہی تھی جب کہ وہ مسلسل اس کے حسین وجود سے نگاہیں چرا رہا تھا اس وقت وہ سچ مچ میں اس کے لیے بہت بڑا امتحان بنی ہوئی تھی۔اور وہ خود پر مزید لگام نہ ڈال سکا

OOOOO

اس نے دیشم کی کمر کو جکڑ کر اپنے قریب کیا تھا۔وہ کسی کٹی ہوئی ڈال کی طرح اس کے سینے سے آ لگی تھی۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ لڑکی کیوں مجھے سکون سے نہیں رہنے دے رہی تم۔۔۔۔؟

پاس آتا ہوں تو پرابلم ہے دور جاتا ہوں تو پرابلم ہے آخر تم مجھ سے چاہتی کیا ہو

جواب دو مجھے کیوں مجھے سکون سے جینے نہیں دے رہی۔۔۔اس کی کمر پر اپنے ہاتھوں کی گرفت سخت سے سخت تر کرتا وہ اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا۔

خداش۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس کی سخت گرفت میں دیشم مچل اٹھی تھی۔

چپ۔۔۔۔۔۔۔۔"ایک لفظ نہیں بہت برداشت کر لیا میں نے تمہیں اب مزید تم میرے صبر کا امتحان نہیں لے سکتی اس کے دل کی دھڑکنیں دیشم کے دل کی دھڑکنوں کے ساتھ رقص کر رہی تھیں۔

خداش کے اس انداز نے اسے خوفزدہ کر دیا تھا۔

لیکن خداش تو اپنے ہی دھیان میں تھا وہ تو شاید جانتا تک نہیں تھا کہ اس کے سامنے کھڑی یہ نازک سی دوشیزہ اس وقت کس حال میں ہے۔

اس کے چہرے کو اپنے دائیں ہاتھ سے چھوتے ہوئے وہ اپنا ہاتھ اس کے سیاہ بالوں میں پھنساتا چلا گیا اور ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کھینچا۔

خداش۔۔۔۔

ہششش۔آواز نہ آئے ایک لفظ مت نکالنا ان لبوں سے آج میں بہکنا چاہتا ہوں وہ سرگوشی نما آواز میں کہتا اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔

اسے اپنے لبوں پر سخت گرفت محسوس ہوئی اس کا دل سینے کی دیواریں توڑ کر باہر آنے کو مچلا۔اس نے پیچھے ہٹنے کی کوشش کی لیکن خداش کی گرفت بہت سخت تھی وہ چاہ کر بھی ہل تک نہیں پا رہی تھی۔

وہ ظلم کر رہا تھا شاید بدلہ لے رہا تھا دیشم کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے تھے اس کی گرفت بہت سخت تھی اس کے قدم بے جان ہوتے جارہے تھے وہ پوری طرح اس کے آسرے پر کھڑی تھی

وہ اسے پوری طرح خود میں قید کیے ہوئے تھا اسے اپنی سانسیں تنگ ہوتی محسوس ہونے لگیں یہ لمحات مشکل نہیں مشکل ترین تھے۔

اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے فاصلہ بنانے کی کوشش کی لیکن یہ بے حد مشکل تھا اس کا ہاتھ بھی اس انچ بھر کے فاصلے میں کہیں دب کر رہ گیا

خداش۔۔۔۔"وہ ذرا سا پیچھے ہٹا تو دیشم نے فاصلہ بنانے کی کوشش کرتے ہوئے اسے پکارا تھا اس کے لہجے سے شاید وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کس حال میں ہے۔اس کی سانسیں بہت تیز ہو رہی تھیں۔لیکن وہ اس کو رعایت نہیں دے رہا تھا اسے ایک بار پھر سے اپنے قریب کھینچتے ہوئے وہ اس کی گردن پر جھکا تھا

اس کے بے لگام و بے باک لب اس کی گردن پر بے باکی اور بے اختیاری سے گردش کر رہے تھے اور وہ اس بار بھی اس کی پناہوں میں بالکل بے بس ہو کر رہ گئی تھی

وہ اپنی گردن پر اس کے جلتے دہکتے لبوں کا لمس محسوس کرتے ہوئے کانپ کر رہ گئی تھی اس کا انداز شدت سے بھرپور تھا اس کے انداز نے اسے خوف میں مبتلا کر دیا تھا اسے خداش کے اس قدم نے ڈرا دیا تھا اسے ہرگز امید نہ

تھی کہ وہ ایسا کچھ کرنے والا ہے اپنی ساڑھی کا پلو کندھے سے نیچے گرتے دیکھ اس کے دل کی دھڑکنیں اور بھی تیز ہونے لگی۔

خداش پلیز۔۔۔۔۔۔"خود کو اس کی بانہوں سے آزاد کرتے ہوئے وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتی ایک قدم کا فاصلہ بنانے میں کامیاب ہو گئی تھی جبکہ اس کی اکھڑی ہوئی سانسوں کو محسوس کرتا وہ خود ہی پیچھے ہٹ گیا تھا۔

ایم۔۔۔۔سوری۔۔۔دیشم مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

سوری میں بہک گیا تھا وہ شرمندہ سا پیچھے ہٹتے ہوئے اس کا پلو زمین سے اٹھاتا اس کے اوپر پھینکنے والے انداز میں وہ پیچھے ہٹنے لگا تھا

جب کہ دیشم بس اسے دیکھ رہی تھی۔یہ لمحہ ان دونوں کے لئے مشکل تھا خداش اپنے جذبات پر پہرے بٹھائے اس کو خود سے دور کر رہا تھا جب کہ دیشم کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے وہ ان انمول لمحوں کو وقتی جذبات کی نظر نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن اس وقت خداش کو خود سے دور کر دینے کا مطلب یہ تھا کہ وہ اپنا گھر اس کے ساتھ بسانا ہی نہیں چاہتی۔

وہ اس سے محبت کرتا تھا وہ کبھی بھی وقتی جذبات کو لے کر اس کے پاس نہیں آیا تھا

اس کے دل میں اس کی سچی خواہش تھی آج سے نہیں بچپن سے وہ اسے دیوانوں کی طرح چاہتا آیا تھا

اس نے کبھی اس کے جذبات کی قدر نہیں کی تھی اور اس وقت بھی وہ ایسا نہیں کر رہی تھی وہ اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی زندگی تباہ کر رہی تھی

اور وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی خداش اس کی جانب بیٹھ کیے شاید اس کی طرف سے کسی پیش قدمی کی امید میں تھا اور پھر وہ خود کو اس کے سامنے ہرانے کو تیار ہو گئی اپنی انا کو مار کر اس نے اپنی محبت کو پا لینے کا فیصلہ کر لیا تھا وہ اپنی تمام تر ہمت جمع کرتی اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھتی اسے اپنی طرف موڑ چکی تھی

خداش کتنی ہی دیر اس کے چہرے کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے خود ہی آگے بڑھ کر اپنے پنجوں کے بل کھڑے ہوتے ہوئے اس کی گردن پر اپنے لب رکھے تھے یہ عمل اتنا بے اختیارانہ تھا کہ خداش بے ساختہ ہی اس کے گرد اپنی بانہوں کا حصار تنگ کر گیا

وہ اس سے شاید اس طرح کی کوئی امید رکھتا ہی نہیں تھا وہ کبھی اس کے جذبات کو اس کی محبت اس کی دیوانگی اسکی جنونیت کو سمجھے گی خداش نے کبھی نہیں سوچا تھا اور نہ ہی وہ اس سے کوئی اچھی امید رکھتا تھا لیکن وہ خود اس کے پاس آ گئی تھی اس کی محبت کے سامنے ہار گئی تھی۔

اور پھر وہ کیسے نہ بہکتا وہ تو اس کی محبت کی اک نظر کا بچپن سے منتظر تھا یہ لمحے تو اس کے لیے زندگی سے کم نہ تھے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے وہ جا بجا اس کے نقوش کو چومتا چلا گیا۔

اور اس پر وہ کچھ بھی نہیں بولی تھی وہ خود کو اس کے حوالے کرتے ہوئے کہا کہ اس کے سینے سے لگ گئی تھی اس کے نازک سراپے کو اپنی بانہوں میں اٹھاتے ہوئے وہ بیڈ پر لے آیا تھا اس نے جو چاہا تھا اسے حاصل کر لیا تھا اس کی محبت اس کی پہلی چاہت اس کی پناہوں میں تھی اور وہ اسے چھو سکتا تھا اسے محسوس کر سکتا تھا اسے اپنا بنا سکتا تھا اور وہ اسے اپنا بنا رہا تھا

آئی لو یو۔۔۔۔۔۔۔"اس کے نازک ہاتھوں کو اپنے لبوں سے چومتے ہوئے اس نے سر گوشی نما آواز میں کہا تھا وہ اسے انمول کر گیا تھا

آئی لو یو ٹو خداش میں نے بہت غلط کیا پلیز مجھے معاف کر دیں۔

اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اس نے اپنے دل کی تمام تر رضامندی سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اس سے معافی چاہی تھی۔

اور خداش اسے خود میں سمیٹتا اسے اپنی محبت کے بارش میں بھگوتا چلا گیا۔

○○○○○○○

تم بتاؤ نہ تمہارے گھر پہ کیا ہوا اور تمہارا ہیرو۔۔۔ میرا مطلب ہے شائزم بھائی کتنے رومینٹک ہیں ان کا رومینٹک انداز کیسا ہے ڈراموں کے ہیرو کی طرح ہے کہ انگلش فلموں کے ہیرو کی طرح۔۔۔؟

ویسے تم نے میرے ہسبنڈ کو تو دیکھا ہے میرے شوہر سر یشام احمر کاظمی وہ بالکل انگریزوں کی طرح لگتے ہیں اس نے بڑے مزے سے اس کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے اسے بتایا تھا۔

نہیں میں نے ابھی تک ان کو ٹھیک سے نہیں دیکھا لیکن سر سے پیر تک ایک نظر دیکھنا پڑے گا وہ ہیروین والی نظر سے پتہ تو چلے کہ جناب کیسے ہیں

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا میں کچھ سمجھی نہیں حرم حیران ہوتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی آخر کہنا کیا چاہتی تھی کون سی ہیروئن والی نظر سے وہ اس کے شوہر کو دیکھنے والی تھی

ایک تو تم بہت بیوقوف ہو شادی شدہ لڑکیوں کو اتنا بیوقوف نہیں ہونا چاہیے لگتا ہے ابھی تک تمہارے شوہر نے تمہیں عقل نہیں دی خیر میں اس نظر کی بات کر رہی ہوں جو عموماً بیویوں والی ہوتی ہے اس نے آنکھ دبا کر اسے کہا تھا جس پر حرم کا منہ کھل گیا۔

کیا مطلب ہے تمہارا تم میرے شوہر کو میری نظر سے دیکھو گی۔۔۔۔؟یعنی کہ جس نظر سے میں انہیں دیکھتی ہوں۔وہ حیرانگی سے پوچھ رہی تھی۔

ہاں نا۔۔۔۔ریدم نے جوش سے کہا۔

اللہ اللہ شرم نام کی کوئی چیز نہیں ہے تم میں ابھی شائزم بھائی کو فون کر کے بتاتی ہوں

وہ باقاعدہ دونوں کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے توبہ توبہ کر رہی تھی جب کہ وہ اس کی حالت کے مزے لیتے ہوئے حیرانگی کا مظاہرہ کر رہی تھیں

ارے حرم اتنا حیران ہونے والی کونسی بات ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔لیکن حرم کی حالت دیکھتے ہوئے اسے مزہ آرہا تھا اسی لیے اسے تنگ کرتے ہوئے مزید بولی

کیا میں نے کچھ غلط کہہ دیا جو تم مجھے اتنی حیرانگی اور پریشانی سے دیکھ رہی ہو وہ معصوم بننے کی بھرپور ایکٹنگ کرتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ حرم کا منہ ابھی تک کھلا تھا

تمہارے پاس کیا نمبر ہے شائزم بھائی کا وہی تمہارے پرزے ٹائٹ کریں گے تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے شوہر کے بارے میں ایساالٹاسیدھاسوچنے کی اگر تم نے میری نظر سے میرے شوہر کو دیکھانہ تو تمہاری آنکھیں نکال کے بلور کھیلوں گی بلور آئی بڑی میرے شوہر کو میری نظر سے دیکھنے والی۔

کیاہوا حرم تم ایسے بات کیوں کر رہی ہو وہ ابھی تک اس کی حالت کے مزے لے رہی تھی۔

تمہاری توایسی کی تیسی اس کے ہونٹوں کی سائیڈ سے نکلتی مسکراہٹ کو دیکھ کر اسے تکیہ اٹھا کر اس کے سر پر مارنا شروع کر دیا تھا جب کہ وہ مزے سے اس کی حالت پر ہنستے ہوئے اس کا مذاق بنا رہی تھی۔

ارے میرے بے بی کو کیا ہو گیا جل گیا چھوٹے سے بچے کا چھوٹا سا دل ہائے اتنا پیارا لگتا ہے وہ بندہ تجھے کہ تو اسے کسی اور کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتی اور یار میں صرف ہیروئن والی نظر سے دیکھ رہی تھی میں کون سا اسے اپنے ساتھ اٹھا کر بیگ میں ڈالتے اپنے سسرال لے کر جانے کا پلان بنا رہی تھی

پلان بنا کر تو دیکھ پھر تو دیکھنا میں کیا حالت کرتی ہوں وہ اب تکیے سے اس کی دھلائی کر رہی تھی۔

یشام احمر کاظمی صرف میرا ہے اس پر صرف میرا حق ہے کسی نے اسے غلط نظروں سے دیکھا نہ تو میں حشر بگاڑ دوں گی ۔ حرم کافی غصے میں لگ رہی تھی لیکن ریدم نے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے اس سے معافی مانگی تھی۔

آئندہ میرے ساتھ ایسا مذاق مت کرنا اس نے دھمکی دی تھی لیکن اس کی دھمکی میں بھی معصومیت حد درجہ شامل تھی

اوکے میرا بچہ وہ اس کے دونوں گالوں کو کھینچتے ہوئے چٹاچٹ چوم چکی تھی۔

چھی مجھے اپنی گندی چومیاں مت دو اپنے شوہر کو دو مجھے نہیں چاہیے وہ اپنے دونوں گالوں کو صاف کرتے ہوئے بولی

۔

اچھا تو تم کیا صرف اپنے شوہر کو دیتی ہو۔۔۔۔اس نے پھر سے شرارت سے پوچھا۔جس پر حرم کے گال لال ہوئے

اف گندی عورت۔۔۔مجھے تم سے بات ہی نہیں کرنی جاؤ بھاڑ میں میری طرف سے مجھے تمہارے ساتھ سونا بھی نہیں ہے میں جا رہی ہوں اپنے روم میں

ارے حرم جان رو کو تو سہی اب میں نے اتنی بھی کوئی گندی بات نہیں کر دی کہ تم مجھے چھوڑ کر بھاگنے کے چکر میں آ جاو

اچھا تو تمہیں شوہر کی یاد آ رہی ہے اسی لئے بہانے بازیاں کر رہی ہو خیر جاؤ میری جان جاؤ تمہیں اس طرح کے بہانے کرنے کی ضرورت تو نہیں تھی۔

تم بس مجھے زکا سا اشارہ دے دیتی کہ تمہیں اپنے شوہر کے پاس جانا ہے تو میں کوئی اتنی ظالم سماج تھوڑی ہوں کہ تمہارے راستے کی رکاوٹ بن جاؤں گی۔

میں تو خود تمہیں تمہارے روم تک چھوڑ کر آؤں گی خیر جاؤ میری طرف سے تم آزاد ہو وہ سخی دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے جانے کی اجازت دے رہی تھی۔

تم بھاڑ میں جاؤ میری طرف سے وہ اس پر دو لفظ لعنت بھیجتی کمرے سے واک آؤٹ کر گئی تھی جبکہ اسے دور تک ریدم کے قہقہوں کی آواز سنائی دیتی رہی تھی

اس کا آج رات اس کے پاس رکنے کا ارادہ تھا لیکن ریدم نے اس کے سارے ارادے پر پانی پھیر دیا تھا اسے بہت غصہ آرہا تھا اس پر پہلے تو وہ اس کے شوہر پر نظریں گاڑے بیٹھی تھی اور پھر اسی کو ہی الٹی سیدھی باتیں سناتی رہیں اسے تو وہ صبح سیدھا کرنے کا ارادہ رکھتی تھی شائزم بھائی کے سامنے

اگر کل میں نے بھی اسے شائزم بھائی سے ٹھیک نہ کروایا تو میرا بھی نام حرم یشام کاظمی نہیں آئی بڑی کو جی چڑیل بو جنی جئی نہ ہو تو وہ منہ ہی منہ میں اسے باتیں سناتی اپنے کمرے میں آگئی تھی

○○○○○○

وہ لوگ ایک بہت چھوٹی سی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے جب اچانک کچھ یونیفارم کے ملبوس آفیسرز وہاں داخل ہوئے اور اگلے ہی لمحے وہ انھیں گرفتار کر چکے تھے

آپ کو راحیل احمد کے قتل کے جرم میں گرفتار کیا جاتا ہے۔کنیز کو ہتھکڑیاں لگاتے ہوئے بولے تھے جب یشام نے کچھ کہنا چاہا لیکن کنیز نے اسے اپنے ساتھ لگاتے اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھ لیا تھا۔

دو دن پہلے وہ ہسپتال گئی تھی جہاں مفت علاج کیا جاتا تھا اس نے اپنا چیک اپ کروایا تھا ڈاکٹر نے فوری طور پر اسے ایڈمٹ ہونے کے آرڈر دیئے تھے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی اس وقت اسے اپنے معصوم سے بچے کو لے کر کسی محفوظ جگہ جانا تھا

وہ کافی وقت سے سوچ رہی تھی کہ اسے کیا کرنا چاہئے وہ سمجھ چکی تھی کہ اس کی زندگی کے زیادہ دن نہیں بچے اسے اپنے بیٹے کے مستقبل کو محفوظ کرنا تھا اور اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ ہشام کا الزام اپنے سر لے لے گی یہی ایک طریقہ تھا جس کے بعد یہ دنیا اس کے بیٹے کو سکون سے جینے دیتی۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ اب آگے کیا کرنا ہے لیکن فی الحال وہ بس ایسا ہی کر سکتی تھی وہ اپنے بیٹے کو محفوظ مستقبل تو نہیں دے پا رہی تھی لیکن اسے زندگی تو دے سکتی تھی

وہ ویسے بھی زیادہ وقت جی نہیں سکتی تھی اس کے پاس زندگی کی بس کچھ سانسیں ہی تھی جس میں وہ اور کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی سوائے اپنے بیٹے کو بچانے کے۔

اور وہ ایسا ہی کرنے والی تھی اپنے بیٹے کو بچانے کی خاطر اس نے فیصلہ کر لیا تھا

ooooooo

وہ سب حیران اور پریشان تھے کنیز فاطمہ ایسا کر سکتی ہے کسی نے سوچا بھی نہیں تھا کہ یہاں راحیل کی لاش ملے گی وہ بھی بہت سڑی ہوئی حالت میں گھر کے باہر سے کافی دنوں سے بدبو آ رہی تھی لیکن گھر بند ہونے کی وجہ سے کوئی ٹھیک سے دھیان نہ دے سکا یہاں صرف ایک عورت اور اس کا بچہ رہتا تھا

انہیں یہاں آئے زیادہ وقت نہیں ہوا تھا اسی لئے سب لوگ بھی پریشان تھے۔ بھلا ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔

وہ لڑکی قاتل نکلے گی یہ تو کسی نے سوچا تک نہیں تھا لیکن ایسا ہوا تھا اس لڑکی نے قتل کیا تھا اور وہ بھی بہت بے دردی سے۔

جس راڈ سے قتل ہوا تھا اس پر اس عورت کے نہیں بلکہ اس کے بیٹے کے ہاتھوں کے نشان تھے لیکن اس عورت کا کہنا تھا کہ قتل اس نے کیا ہے۔

اگر قاتل خود ہی اپنا جرم قبول کر رہا تھا تو ساری کاروائی بھی اسی پر ہی ہونی تھی لیکن ہر شخص کو یقین تھا کہ قتل اس عورت نے نہیں کیا بلکہ اس کیس میں کوئی نہ کوئی راز ضرور چھپا ہے جب کہ کنیز نے یشام کو اپنی قسم دی تھی کہ وہ اس معاملے میں زبان نہیں کھولے گا کچھ بھی نہیں بولے گا۔

وہ چپ چاپ اپنی ماں کو اس مصیبت سے لڑتے دیکھ رہا تھا وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پا رہا تھا وہ سچ بولنا چاہتا تھا ساری دنیا کو چیخ چیخ کر بتانا چاہتا تھا کہ یہ اس نے کیا ہے لیکن اس کی ماں کی دی ہوئی قسم نے اسے چپ کروا دیا تھا۔

وہ تین دن سے جیل میں تھی اور وہ ہر روز اس کے پاس گھنٹوں آ کر بیٹھا تھا۔بچے کا اپنی ماں کے علاوہ کوئی سہارا نہیں تھا اسی لیے انگلینڈ گورنمنٹ نے اسے ایک شیلٹر ہوم میں شفٹ کروا دیا تھا جہاں اس کی ضرورت کا ہر سامان اسے مہیا کیا جا رہا تھا۔

وہ ہر روز اس سے ملنے کے لیے آتا تھا وہ اسے سمجھانے کی کوشش کرتا تھا کہ وہ سب کچھ سچ سچ بتا کر اپنی ماں کو بچا لے گا لیکن اس کی ماں ہمیشہ اسے سچ بتانے سے منع کر دیتی وہ اسے ان سب چیزوں سے نکال کر اسے اس کے فیوچر کے بارے میں بتانے کی کوشش کرتی تھی

اسے بتانے کی کوشش کرتی کہ اس کے ماں باپ اسے جائز ثابت نہ کر سکے لیکن وہ خود کو کبھی جھکنے نہیں دے گا وہ ثابت کرے گا کہ وہ ایک مسلمان ماں کا بیٹا ہے۔اس کی تربیت ایک مسلمان عورت نے کی ہے۔وہ جو اتنی سی عمر میں

ہر چیز کو سمجھ چکا تھا وہ اپنی ماں کی زندگی کے آخری لمحات کو نہ تو سوچنا چاہتا تھا اور نہ ہی سمجھنا چاہتا تھا لیکن زندگی نے اسے یہ دکھ بھی دینا تھا

○○○○○○○

کیا ہو گیا میری جنگلی بلی اس طرح منہ کیوں بنا کر بیٹھی ہوئی ہو صبح اس کی آنکھ کھلی تو اس نے حرم کو آئینے کے سامنے کھڑے دیکھا لیکن اس کا منہ بنا ہوا تھا

رات کو اسے اپنے پاس موجود دیکھ کر وہ کافی حیران ہوا تھا کیونکہ وہ رات کو ریدم کے کمرے میں رکنے کے لئے گئی تھی

تو اس کا واپس کمرے میں آ جانا اس کے لیے حیران کن تھا

پہلے تو وہ اسے جانے کی اجازت ہی نہیں دے رہا تھا لیکن اس کی ضد کرنے کی وجہ سے وہ مان گیا تھا۔

آپ نہ بالکل ٹھیک کہتے تھے شوہر سر مجھے نہ رات کو اسی کمرے میں رکنا چاہیے تھا میرا دماغ خراب تھا جو میں کزن چارہ نبھانے چلی گئی تھی۔

وہ لڑکی اس قابل ہی نہیں ہے کہ اس کو اپنا قیمتی وقت دیا جا سکے اس سے تو بہتر تھا کہ میں یہیں رہتی بیکار میں میرے چار پانچ گھنٹے برباد ہو گئے اس کے کمرے میں میں تو آئندہ کبھی اسے منہ ہی نہیں لگایا کروں گی وہ ایک بار اپنے سسرال چلی جائے کبھی اسے لینے کے لیے بھی نہیں جاؤں گی۔

وہ کافی غصہ ہو رہی تھی جبکہ اس کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش میں ناکام ہوتے ہوئے آخر یشام نے وجہ پوچھنے کے بارے میں سوچا تھا کیونکہ کل تک تو وہ اس کی فیورٹ کزن بنی ہوئی تھی۔

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے حرم لیکن مجھے بتاؤ تو سہی کہ ہوا کیا جو تمہاری فیورٹ کزن اچانک تمہاری دشمن بن گئی ہے وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے اسے بیڈ پر بٹھا کر پوچھنے لگا یقیناً بات کوئی چھوٹی سی ہو گئی لیکن حرم کے لئے ہر بات مسئلہ کشمیر تھی۔

اور اس کا ماننا تھا کہ اگر وہ اسے نہیں سنے گا تو پھر وہ کس کے ساتھ اپنے دل کی باتیں شیئر کرے گی اور اس کا بس چلتا تو وہ حرم کی ہر پرابلم کو حل کر دیتا اور اس کا یہ پرابلم وہی سولو کرنے والا تھا۔

وہ بوجنی ایک نمبر کی کمینی ہے وہ مجھے کہتی ہے کہ میرے شوہر کو یعنی کے آپ کو وہ میری نظر سے دیکھے گی اور آپ کو پتہ ہے کہ وہ کیا کہہ رہی تھی۔ حرم یار تم مجھ پر غصہ کیوں ہو رہی ہو تمہیں کیا ہو گیا ہے میں نے ایسی کونسی بات کر دی وہ بتاتے ہوئے باقاعدہ اس کی نقل اتارتے ہوئے بولی۔

یشام بالکل سنجیدہ انداز میں اسے سن رہا تھا جس پر وہ مزید بولی

اتنی معصوم بننے کے ڈرامے کر رہی تھی کہ کیا بتاؤں آپ کو۔ آئی بڑی وہ آپ کو میری والی نظروں سے دیکھنے والی کو جی جئی نہ ہو تو بالکل بھی خوبصورت نہیں ہے مجھے غلط فہمی ہوئی تھی میری آنکھیں دھوکا کھا گئی تھی۔

وہ اب خود کو کوس رہی تھی جو اتنے دنوں سے اس کی تعریفوں کے پل باندھتے نہیں تھکتی تھی۔

چلو اب ختم کرو اس موضوع کو دفع کرو ویسے بھی وہ چلی جائے گی نہ اپنے سسرال تو فضول کی باتوں پر اپنا دماغ خراب مت کرو تم یہ بتاؤ کہ تم نے ناشتہ کیا یا نہیں ویسے تو میرے آنے سے پہلے ہی کمرے سے نکل جاتی ہو

۔

وہ بوجنی چلی جائے گی نہ گھر تب جاؤں گی میں ناشتہ کرنے کے لیے نیچے مجھے اس کی شکل ہی نہیں دیکھنی ایک بار شائزم بھائی آجائیں انہیں بتاؤں گی اس کے کرتوت۔ چڑیل ڈائن۔ اس کا غصہ اب ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا جب کہ یشام اس کی بات سننے کے بعد خاموشی سے اٹھ کر نہانے چلا گیا تھا اندر جا کر اسے ہنسنا بھی تھا جو کہ حرم کے سامنے وہ نہیں کر سکتا تھا۔

oooooo

ہائے یشام کیسے ہو تم میں نے سنا ہے کہ تم بالکل انگریزوں کی فلموں کے ہیرو جیسے لگتے ہو ویسے میں نے تمہیں اب تک ان نظروں سے دیکھا نہیں

لیکن میں دیکھنا چاہتی ہوں اگر تمہاری اجازت ہو تو۔۔۔" وہ ناشتے کی ٹیبل پر آکر بیٹھا جب اچانک ریدم کہیں سے برآمد ہوتے ہوئے اس سے کہنے لگی تھی حرم تو اس کی ڈھٹائی پر اسے گھور کر رہ گئی۔

حد ہے عجیب بے شرم لڑکی ہو رات کو کیا تمہیں میں نے بتا نہیں دیا تھا کہ تمہیں ایسا کچھ بھی کرنے کی اجازت نہیں ہے پھر منہ اٹھا کر چلی آئی ہو یہاں

خبردار جو تم نے میرے شوہر کو ایک نظر بھی دیکھا وہ اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

جبکہ یشام اس کی شرارت کو سمجھتے ہی نظریں نیچے ٹیبل پر مرکوز کی اپنا ناشتہ کرنے لگا تھا

حرم یار کیا مسئلہ ہے ایک تو اس کی تعریف کر کر کے میرا دماغ خراب کر رہی تھی میرا شوہر ایسا میرا شوہر ویسا اب اسے دیکھ رہی ہوں تو بھی تمہیں مسئلہ ہے مجھے سکون سے دیکھنے کیوں نہیں دے رہی چاہتی کیا آخر تم۔۔۔یار میں تمہارے شوہر کی بہت تعریف کروں گی مجھے دیکھنے دو۔

وہ اسے پیچھے کرتے ہوئے یشام کی طرف دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن حرم پوری طرح اس کے راستے میں رکاوٹ بنی ہوئی تھی۔

کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں میرے شوہر کی تعریف کرنے کی ان کی تعریف کرنے کے لئے میں ہی کافی ہوں اور انہیں دیکھنے کے لئے بھی بس میں ہی کافی ہوں اگر تم نے ان پر نگاہ اٹھائی تو اچھا نہیں ہوگا

جاو جا کر اپنے شوہر کو دیکھو وہ بھی کم نہیں ہے۔

اچھا ایسا کیا لیکن یار میرا تو اسے دیکھنے کا دل ہی نہیں کرتا تم مجھے اپنے والا دیکھنے دو قسم سے بہت تعریف کروں گی وہ اپنی آنکھوں سے اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے بھرپور شرارت سے بول رہی تھی کہ اندر داخل ہوتا شائزم بھی اس بات کو سن کر صدمے میں تھا۔

کیا تمہارا مجھے دیکھنے کو دل ہی نہیں کرتا یہ سننے سے پہلے میرے کان کیوں نہ پک گئے بلکہ یہ کہنے سے پہلے تمہاری زبان جل کر کیوں نہ زمین پر گر گئی۔

اب وہ دہائیاں دیتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ اس کے پیچھے اندر داخل ہوتا خداش مسکراتے ہوئے یشام کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا۔

شائزم بھائی اچھا ہوا جو آپ آ گئے آپ کو پتا ہے آپ کی یہ چڑیل بیوی میرے شوہر پر ڈورے ڈال رہی ہے میرے شوہر کو میری نظروں سے دیکھنا چاہتی ہے لیکن میں اب اس کی آنکھیں پھوڑ دوں گی میں بول رہی ہوں بھینگی بیوی لے کر جائیں گے آپ اپنے گھر۔

حرم نے اسے کافی خطرناک دھمکی دی تھی جبکہ ریدم اس کے آ جانے کی وجہ سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی اتنی دیر سے حرم کے باہر نکلنے کا انتظار کر رہی تھی اور وہ جانتی تھی وہ اس کی وجہ سے باہر نہیں آ رہی اور پھر اس کے آتے ہی وہ بھی شرارتوں سے بھرا دماغ لئے حاضر ہو گئی تھی۔

اور اب وہ حرم کو تنگ کرنے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے رہی تھی

خداش یشام سے باتیں کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا اس کی کوشش اسے سمجھنے کی تھی اس کے بارے میں جاننے کی تھی وہ اس کا دوست بننا چاہتا تھا جبکہ حرم تو بس اپنے شوہر کو ریدم کی نگاہوں سے بچانے کی کوشش کر رہی تھی شائزم کے آجانے کی وجہ سے اس کی شرارتوں میں کمی ہو گئی تھی کیونکہ شائزم کی شرارتی نگاہیں بھی اسی کی طرف تھی

ooooooo

تمہیں کیا تمہارے گھر میں کوئی پوچھتا نہیں ہے جو صبح ہوتے ہی یہاں ٹپک پڑے ہو۔۔۔۔۔؟

وہ کمرے میں آئی تو شائزم اس کے پیچھے پیچھے کمرے میں آگیا تھا صبح ہی صبح اسے یہاں دیکھ کر سب خوش ہو گئے تھے لیکن ریدم کو کوئی خوشی نہیں ہوئی تھی اس کا ارادہ رات کو یہاں سے جانے کا تھا لیکن وہ صبح صبح ہی اسے لینے کے لئے آپہنچا تھا۔

جب بیوی آجائے نہ تب باقی لوگ پوچھنا کم کر دیتے ہیں میرا تو جینے مرنے کا سہارا تمہی ہو ڈارلنگ اب تو تمہارے پاس ہی آنا تھا وہ اسے کمر سے پکڑ کر اپنے قریب کرتے ہوئے دلکش انداز میں بولا تھا جبکہ اس نے اپنی کمر کے پیچھے جاتے ہوئے ہاتھ کو گھورا تھا۔

۔

چھچھورے انسان مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ کیوں مجھے سکون سے نہیں رہنے دے رہے ہو تم نے مجھے شادی کے لئے کہا تھا کہ تمہاری مرضی کے مطابق۔۔سب کے سامنے معافی مانگ کر میں نے وہ کیا جو تم چاہتے تھے۔

اور تم اگر مجھ سے مزید کسی طرح کی امید رکھتے ہو تو ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا میں تمہارے ساتھ اس دکھاوے کے رشتے کا حصہ صرف اس لئے بنی ہوں کیونکہ میں اپنے نانا جان کے پاس واپس آنا چاہتی تھی۔

لیکن یہ تمہاری بھول ہے کہ میں تم جیسے شخص سے کوئی رشتہ رکھنا چاہتی ہوں جو اپنا رشتہ دھوکے اور فریب کے ساتھ جوڑے وہ ریدم ساگر کا ظمی کی چوائس نہیں ہو سکتا۔

میں تمہیں اپنے دل میں کبھی بھی وہ مقام نہیں دے سکتی جو میرے دل میں میرے شوہر کے لیے تھا تم اس قابل ہی نہیں ہو میں نے اپنے لئے ہمیشہ سے ایک ایسے شخص کو چنا تھا

جس کا کردار شفاف ہو۔میں ہمیشہ اپنے لئے ایسے شخص کی امید رکھتی تھی جو اپنے پاک کردار کے ساتھ میری زندگی میں شامل ہو لیکن تمہارا کردار بھی تمہاری طرح انتہائی گھٹیا ہے۔

تم جیسا شخص کبھی بھی مجھ جیسی لڑکی کی پسند نہیں ہو سکتا اتنے گندے اور گھٹیا ماحول میں پرورش پانے کے باوجود بھی میں نے اپنے دل اور اس کی تمام تر وفائیں اپنے شوہر کے نام محفوظ کی تھیں میں نے کبھی اپنے دل میں غلط سوچ آنے تک نہیں دی۔

میں اپنے ہوسٹل کی لڑکیوں کو ان کے بوائے فرینڈز کے ساتھ باہر نکلتے دیکھتی تھی نہ تو مجھے ان سے گھن محسوس ہوتی تھی یہ سوچ کر کہ وہ لڑکی اپنے شوہر کی امانت اس کے جذبات کسی غیر پر لٹا رہی ہے میں اکثر دیکھتی تھی کے چند دن افیئر چلانے کے بعد اس سب لوگ موو آن کر جاتے تھے۔

ایک گھٹیا انسان نے تو میری ایک سہیلی کے ساتھ افیئر چلایا لیکن وہ اسے ڈیٹ کے بعد پسند نہیں آئی تو اس نے میری دوسری دوست کو اپنا بنانے کا فیصلہ کیا اور جانتے ہو اس نے شادی کس سے کی ہماری کلاس کی بہت ہی پیاری سی اور شریف لڑکی سے مجھے ایسے لوگوں سے نفرت محسوس ہوتی ہے جو خود انتہائی گھٹیا ہوتے ہیں لیکن انہیں لڑکی پاکباز اور پاکیزہ چاہیے ہوتی ہے۔

اور تم بھی انہی میں سے ایک ہو تمہارا کردار گھٹیا تمہاری سوچ گھٹیا اور جس انا کی تسکین کے لئے تم نے مجھ سے نکاح کیا ہے تمہاری وہ انا بھی گھٹیا۔نہ تو میری سوچ کل تمہارے لیے بدلی تھی اور نہ ہی آج بدلی ہے آنے والے ہر دن کے ساتھ مجھے تم سے نفرت ہو رہی ہے شاید تم کبھی بھی میری محبت کے قابل نہیں بن سکے۔

اور یہ تمہاری بھول ہے کہ میں تمہارے دب دبے میں آ کر تمہارے ساتھ اس رشتے کو قبول کروں گی میں بہت جلد تمہارا اصل چہرہ ناناجان کے سامنے لا کر تمہیں ایکسپوز کر دوں گی تم یہ مت سوچنا کہ میں تم جیسے انسان سے ڈرتی ہوں تم سے تو میری جوتی بھی نہیں ڈرتی۔

وہ بولنے پر آئی تو بولتی ہی چلی گئی جب کہ وہ سینے پہ ہاتھ باندھے اطمینان سے اسے سن رہا تھا شاید وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنی ساری بھڑاس نکال لے۔

بس یا اور کچھ کہنا چاہتی ہو تم ویسے میں نے آج دن کے لیے ہمارے لنچ کا انتظام کیا ہے ایک بہت ہی اچھے سے ریسٹورنٹ یہاں سے نکل کر ہم وہیں جانے والے ہیں۔

تمہارے ناناجان کو میں نے بتادیا ہے تو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اور ویسے بھی تمہارے لئے ایک بہت ہی اچھی خبر ہے ہم ہنی مون کے لئے کالام جا رہے ہیں وہیں جہاں سے یہ سفر شروع ہوا تھا۔

میں کیا سوچ رہا تھا جس جنگل میں ہم نے رات گزاری تھی کیا خیال ہے وہیں پر کیمپ لگا لیں۔۔

کتنی خوبصورت رات تھی نا لیکن اس رات ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت دور تھے

اب میں پاس آنا چاہتا ہوں کتنا اچھا ہوگا نہ ہم اپنی ویڈنگ لائف وہاں سے شروع کریں گے بہر حال میں کن باتوں میں لگ گیا آنٹی جی مجھے کہہ رہی تھیں کہ چائے ساتھ پیئں گے۔

سوری یار میں بھی نہ۔۔۔اب تو مجھے انہیں امی جان بولنا چاہیے نااب تو رشتے داری ہو گئی ہے وہ مسکراتے ہوئے اس کے گال کھینچتا باہر نکل گیا تھاجب کہ وہ حیرانگی سے منہ کھولے اس کی عجیب و غریب الٹی سیدھی باتیں سنتی رہی تھی

ooooooo

کنیز کو تاحیات قید سنائی گئی تھی اس کی بیماری کو مد نظر رکھتے ہوئے جب تک اس بیماری سے اس کی موت ہوتی ہے وہ اسی قید میں رہنے والی تھی اور اسے اس چیز کا کوئی افسوس نہیں تھا

کیونکہ جاتے جاتے وہ اپنے بیٹے کی زندگی آسان کر رہی تھی اس کے بیٹے کو ہر روز اس سے ملنے کا موقع دیا جاتا تھا وہ اپنے بیٹے کی دماغ سے اس نفرت کو نکالنے کی کوشش کرتی تھی جو وقت نے اس کے دماغ میں ڈال دی تھی۔

لیکن کچھ چیزیں وقت کے ساتھ شروع ہوتی ہیں اور وقت کے ساتھ ہی ختم ہوتی ہے یہ نفرت بھی وقت کے ساتھ شروع ہوئی تھی اور اب اسے وقت نے ہی ختم کرنا تھا۔

کنیز کا اچھا علاج ہو رہا تھا لیکن اب اس کی بیماری حد سے زیادہ بڑھ چکی تھی اس کی زندگی کے چند ہی دن باقی تھے۔

اور وہ اپنے بیٹے کے لئے جتنا ہو سکے اس کی بھلائی کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

oooooo

اس کی ماں چاہتی تھی کہ وہ بہت پڑھے لکھے کامیاب بنے وہ جتنا ہو سکے اپنی ماں کے خواب کو پورا کرنے کی کوشش کر رہا تھا اس کے تایا وغیرہ صرف ایک دو دفعہ ہی اسے نظر آئے تھے

وہ کنیز سے ملنے آئے تھے یا کوئی اور وجہ تھی وہ نہیں جانتا تھا لیکن اسے یہ پتہ چل چکا تھا کہ راحیل کی لاش کو وہ لوگ اپنے ساتھ لے گئے تھے یعنی کہ اس کو پاکستان میں جا کر دفنا دیا گیا تھا

اپنے بھائی کے لیے ان کے دل میں کوئی محبت نہیں تھی اور نہ ہی وہ اس کی اولاد کو اپنے بھائی کی اولاد مانتے تھے وہ خود ہی پیچھے ہٹ گیا تھا اس کے دل میں ان کے لئے نفرت پیدا ہونے لگی تھی اور پھر یہ نفرت اور بھی بڑھ گئی جب اسے ایک دن اچانک پتہ چلا کہ کنیز جیل میں دم توڑ چکی ہے۔

یتیم تو وہ پہلے ہی تھا لیکن اس کی ماں بھی اس چھین چکی تھی۔

وہ اپنی ماں سے آخری ملاقات کے لیے پہنچا تو اسے پتہ چلا کہ اس کے برتھ سرٹیفکیٹ پر وہ ایک عیسائی ہے اور اسے ایک مسلمانوں کی رسومات کے مطابق دفنایا نہیں جائے گا

اس چیز نے قیامت برپا کر دی تھی اس نے بہت شور مچایا بہت واویلا کیا لیکن کوئی بھی اس کی بات کو ماننے کو تیار نہیں تھا۔

وہ روتا رہا لیکن کوئی نہیں تھا اس کو سننے والا آخر تھک ہار کر اس نے اپنے تایا جان کو فون کیا تھا۔

ان کا نمبر اس نے کہاں سے ڈھونڈا تھا یہ تو بس وہی جانتا تھا لیکن دوسری طرف سے اسے کسی طرح کا جواب ہی موصول نہ ہوا اس نے ایک دو بار نہیں بلکہ چار گھنٹے مسلسل انہیں فون کیا تھا۔

کل اس کی ماں کی عیسائیوں کے مطابق آخری رسومات ادا کی جانے والی تھی اور وہ یہ چیز برداشت نہیں کر سکتا تھا اس کی ماں نے خود کو مسلمان ثابت کرنے کے لئے کیا نہیں کیا تھا اور یہاں آ کر وہ ہار رہی تھی وہ اسے ہارتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔

وہ اس دن واپس شیلٹر ہوم میں بھی نہیں گیا تھا وہ بس اپنی ماں کی خاطر وہی تھانے کے باہر بیٹھا رہا جب ایک آدمی اس کے پاس آیا وہ ایک ڈرائیور تھا جو یہاں سے ساری لاشوں کو قبرستان تک پہنچاتا تھا۔

اس بچے کی حالت دیکھ کر وہ اس سے یہ پوچھنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ وہ اتنی سردی میں یہاں باہر کیوں بیٹھا ہے۔۔۔؟

اور پھر اس نے وہ ہر بات اسے بتا دی تھی جو وہ سمجھ پا رہا تھا اسے اپنی ماں کی موت سے زیادہ اس بات کا افسوس کھائے جا رہا تھا کہ جس چیز کے لئے اس کے ماں ساری زندگی لڑتی رہی وہی حق اس سے چھینا جا رہا ہے۔

وہ آدمی خود بھی ایک عیسائی تھا لیکن شاید وہ اس کی بات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا اس نے بس اتنا کہا کہ کل صبح وہ اس کی ماں کی لاش کو مسلمانوں کے قبرستان تک پہنچا دے گا۔

بس اس نے وہاں اس کی ماں کی آخری رسومات کی ساری تیاریاں کرنی ہے اس آدمی کے پاس زیادہ پیسے نہیں تھے لیکن پھر بھی اس نے انسانیت کی خاطر اس پر وہ احسان کر دیا تھا جو اس کے سگے رشتے اس کے لیے نہ کر سکے اس کے دل میں اپنے رشتوں کے لیے نفرت مزید بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

اس آدمی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وہ قبرستان پہنچا تھا اور پھر وہاں پر اس نے موجود لوگوں سے اس چیز کا ذکر کیا لیکن ان لوگوں نے بھی اس سے اس کی ماں کے مسلمان ہونے کے سرٹیفکیٹس مانگے تھے جو اس کے پاس موجود نہیں تھے۔

وہ ان لوگوں کو کوئی ثبوت تو نہ دے سکا لیکن اس کے آنسو اور اس کے دلائل نے اس بات کو ثابت کر دیا تھا کہ اس کی ماں کوئی عیسائی نہیں تھی وہ ایک مسلمان تھی جو خود کو مسلمان ثابت نہیں کر سکی تھی۔

وہ جانتا تھا اس سب کے بعد وہ کبھی شیلٹر ہوم میں نہیں جا سکے گا اور نہ ہی کبھی اپنی تعلیم مکمل کر پائے گا لیکن وہ اپنی ماں کو اتنے بڑے امتحان میں ڈال کر اپنی زندگی محفوظ نہیں کر سکتا تھا۔

oooooooooooo

ریدم اور حرم کی لڑائی ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

ان دونوں کی لڑائی جھگڑے کو خوب انجوائے کرنے کے بعد خود واپس کمرے میں آیا

تو اسے بیڈ پر پر سکون نیند سوتے ہوئے پایا اسے امید تھی کہ جب تک وہ جاگنگ کر کے واپس آتا وہ جاگ جائے گی لیکن ایسا نہ ہوا

وہ اس کے بریک فاسٹ کرنے کے بعد بھی اب تک گہری نیند میں تھی اس کا اتنی گہری نیند میں ہونا بنتا بھی تھا آخر خداش کاظمی کی قربت نے اسے سونے ہی کہاں دیا تھا۔

خداش چہرے پر دلکش مسکراہٹ سجائے اس کی طرف قدم در قدم چلتے ہوئے آیا اور پھر دور سے ہی اس کے دونوں طرف اپنے دونوں ہاتھ جماتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنی گرم سانسوں کا لمس بخشنے لگا۔

اس کی اس قربت پر وہ جاگ تو گئی تھی لیکن اپنی آنکھیں کھول کر اس کی جانب نہ دیکھا اس کا دل مانو پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بے قرار ہو گیا تھا وہ اس کے اتنے پاس تھا۔ کہ اس نے اپنی سانسیں تک روک لی۔

جب اسے اپنی نازک سی گردن پر اس کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا۔

سانس لو۔۔۔۔۔۔ حکم دیا گیا

اس کے لال اناری چہرے پر جیسے سارے جسم کا خون سمٹ کر آ گیا تھا۔

جبکہ اس کا ہاتھ اس کی گردن پر گردش کر رہا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی حد کراس کرتا وہ اس کے ہاتھ کو اپنی نازک ہتھیلی میں قید کر چکی تھی۔

چھوڑو۔۔۔۔اس کا لہجہ حکمیہ تھا۔

خداش پلیز۔۔۔۔۔وہ یوں ہی آنکھیں بند رکھے اس سے التجا کر رہی تھی۔

او کے دین کس می۔۔۔۔۔۔وہ اس کے بے حد قریب جھکا اس سے فرمائش کر رہا تھا۔ جبکہ وہ گھبراتے ہوئے بند آنکھوں سے اس کا بات کرنے والا انداز بھی اسے بر اہر گز نہ لگا تھا وہ تو اس کے اس انداز کو بھی خوب انجوائے کر رہا تھا

خداش۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔اس نے آہستہ سے اپنی پلکوں کی جھالر اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ اس کے بے حد قریب تھا

اس نے خود کو پوری طرح اس کی پناہوں میں قید پاتے ہوئے کچھ کہنا چاہا۔

Urdu Novels Ghar

کس می۔۔۔۔۔اس کے ہونٹوں پر اپنی سانسوں کی تپش نچاور کرتے وہ ایک بار پھر سے اسے حکم دے رہا تھا۔

دیشم کافی دیر خاموشی سے اسے دیکھتی رہی جب کہ وہ کبھی اپنی ناک سے اس کے گال سہلا رہا تھا تو کبھی اپنی سانسوں سے اس کے ہونٹوں کو چھیڑ رہا تھا۔

جب اچانک ہی اس کی جیب میں موبائل فون بجنے لگا وہ خاصہ بدمزا ہو کر اپنے فون پر آنے والی کال کو دیکھنے لگا جو اہم ہونے کی وجہ سے اٹھانا ضروری ہو گیا تھا

وہ ایک نظر اس کے کانپتے وجود پر ڈالتا فاتحانہ انداز میں اس کے قریب سے اٹھتا بالکنی کی طرف چلا گیا تھا جبکہ دیشم اپنی سانسوں کی الجھی ڈور کو سنبھالتی واش روم میں بند ہو گئی تھی

ooooooo

یہ تو بہت اچھی خبر ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ آج کے دن کی سب سے اچھی خبر سنائی ہے تم نے آفیسر تم نے دل خوش کر دیا

اب تمہیں پتا ہے کہ تمہیں کیا کرنا ہے اس لڑکے کو آسانی سے نہیں چھوڑنا جتنا ہو سکے اتنے بڑے کیس میں پھنسانا ہے اسے وہ آسانی سے جیل سے نکل نا سکے

ویسے بھی کوئی اسے جیل سے نکال نہیں سکے گا کیوں کہ اس پر قتل کا کیس ہے اس نے ہمارے پوتے کا قتل کیا ہے بخشیں گے تو ہم بھی اسے ہرگز نہیں۔

وہ عمایہ کے ساتھ نیچے آ رہا تھا جب داداجان فون کان سے لگائے بول رہے تھے ان کی باتیں سن کر وہ یہ بات سمجھ چکا تھا کہ ارحم نے اس کی بات کو مان کر خود کو پولیس کے حوالے کر دیا ہے۔

اب باقی کام اس نے کرنا تھا لیکن داداجان کے ارادے اسے کافی زیادہ خطرناک لگ رہے تھے وہ نیچے کی طرف آیا تو خود کو تنہا پایا اس نے مڑ کر دیکھا تو عمایہ سیڑھیوں کے بیچ کھڑی داداجان کی گفتگو سن رہی تھی اس کی آنکھوں میں آنسو تھے اور پھر وہ وہیں سے پلٹ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اس کا ارادہ تھا اس کے پیچھے جانے کا لیکن فی الحال اسے داداجان سے بات کرنا زیادہ ضروری تھی۔

داداجان قاتل کے پکڑے جانے کی وجہ سے بہت خوش تھے اور وہ اس کے ساتھ کچھ برا کرنے والے تھے لیکن اس نے عمایہ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس کے ساتھ کچھ برا نہیں ہونے دے گا تو اپنی بیوی سے کیا وعدہ تو بھلا وہ کیسے توڑ سکتا تھا

ooooooo

اس کی ماں کی آخری رسومات ادا کر دی گئیں تھیں۔ آخر وہ پر سکون ہو گیا تھا آج اس نے وہ کر دیا تھا جو اس کا حق تھا اپنی ماں کو مسلمانوں کے رسم و رواج کے مطابق اس نے الوداع کیا تھا اس چیز کے لیے وہ بہت خوش تھا اپنی ماں کا دکھ اپنی جگہ لیکن اس نے اپنی ماں کو آخرت میں رسوا نہیں ہونے دیا تھا۔

اس نے ایک مسلمان عورت کا حق اس سے چھننے نہیں دیا تھا اسے اپنے بیٹے ہونے پر فخر تھا اور اسے یقین تھا کہ اس کی ماں کو بھی آج اس پر فخر ہو گا۔

وہ واپس نہیں جانے والا تھا اس کا واپس اس جگہ جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ جانتا تھا پولیس اس سے طرح طرح کے سوال کرے گی

ممکن تھا کہ اسے کوئی سزا دے دی جاتی وہ یہاں سے بہت دور چلے جانا چاہتا تھا وہ کہاں جائے گا کیا کرے گا کچھ نہیں جانتا تھا

لیکن وہ ہر اس رشتے سے دور چلا جانا چاہتا تھا جو اسے سوائے تکلیفوں کے اور کچھ نہیں دے رہے تھے۔ وہ اب ان کی طرف منہ بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

اس کے دل میں کہیں نہ کہیں اپنے باپ اور ماں کی موت کا بدلہ لینے کی خواہش تو تھی۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ فی الحال وہ اس قابل نہیں ہے کہ بدلہ لے سکے اس نے خود کو اس قابل بنانا تھا کہ ان لوگوں کو بتا سکے کہ وہ کیا ہے

ooooooo

باباجان یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ اس لڑکے کو یہاں لانا چاہتے ہیں۔۔۔؟

کیا ہو گیا ہے آپ کو آپ کو پتہ بھی ہے اس عورت نے راحیل کو قتل کیا تھا اور کہیں نہ کہیں ہمارے بھائی کو مارنے کے پیچھے بھی اسی کا ہاتھ تھا۔

آپ اس عورت کے بچے کو یہاں لانا چاہتے ہیں اس حویلی میں۔۔۔۔۔؟

اس عورت کے بچے کو نہیں ثقلین میں اپنے بیٹے کے بیٹے کو اس گھر میں لانا چاہتا ہوں اپنے خون کو اس گھر میں لانا چاہتا ہوں مجھے یقین ہے کہ وہ میرے احمر کا بیٹا ہے۔

مجھے میرے احمر کا بیٹا لادو مجھے میرا پوتا واپس لادو میں نہیں رہ سکتا اس کے بنا وہ میرا خون ہے وہ میرا اپنا ہے خداش کی طرح وہ بھی میرے بیٹے کی اولاد ہے میں اسے در در ٹھوکر نہیں کھانے دے سکتا اپنے ماں باپ کو کھو چکا ہے وہ اسے مجھے لادو میں پالوں گا اسے

لیکن اسے اس طرح دنیا کی ٹھوکروں میں نہیں پلنے دوں گا وہ جیسا بھی ہے جو بھی ہے جس کی بھی اولاد ہے لیکن میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ میرے بیٹے کا خون ہے اور وہ ہمارے پاس رہے گا۔

بابا جان فیصلہ کر چکے تھے اور اب ان کے فیصلے کے خلاف کوئی نہیں جا سکتا تھا

ٹھیک ہے بابا جان میں اگلے ہی ہفتے وہاں جانے کی تیاری کرتا ہوں اور جلد سے جلد اس کو ڈھونڈ کر لاتا ہوں۔

اگلے ہفتے نہیں تم کل ہی جاؤ پتہ نہیں بچہ کس حال میں ہو گا اسے کسی بھی طرح یہاں لے آؤ بابا جان نے حکم دیا تھا جس پر وہ خاموش ہو گئے تھے

ooooooo

آج صبح سے ہی اماں جان دیشم کو دیکھ رہی تھیں جو کافی نکھری نکھری سی اور شرمائی شرمائی سی لگ رہی تھی۔

کیا بنا رہی ہے میری جان انہوں نے کچن میں قدم رکھا تو اسے مصروف پایا۔

وہ اماں جان میں خداش کے لیے پلاؤ بنا رہی ہوں انہیں پسند ہے نا ویسے تو وہ ہمیشہ تائی امی کے ہاتھ کا کھاتے ہیں لیکن میں نے سوچا کہ مجھے بھی ٹرائی کرنا چاہیئے آپ کیا کہتی ہیں۔

ہاں کیوں نہیں میری جان ضرور بناؤ انہیں خوشی ہوئی تھی۔

وہ اپنے ہی دھیان میں لگی ہوئی تھی جبکہ اماں اسے دیکھ رہی تھیں جب اچانک دیدم وہاں آگئی۔

آج دوپہر میں کچھ مہمان آنے والے ہیں سامیہ کے سسرال سے اور ان کے لئے کھانا بنانے کا حکم مجھے ملا ہے تو کیا میں کچھ بنا سکتی ہوں

دیشم کو اس حد تک مصروف دیکھ کر وہ اس کے سر پر سوار ہوئی تھی آج کل تو دیدم اسے بالکل اچھی نہیں لگتی تھی۔

میں خداش کے لئے کھانا بنا رہی ہوں بس تھوڑی دیر میں بن جائے گا اس کے بعد تمہیں جو بھی کرنا ہے تم کرتی رہنا وہ اسے جواب دے کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی

تم خداش کے لیے اتنی محنت کیوں کر رہی ہو۔یہ میں کر دیتی ہوں ویسے بھی اب آگے یہ سب کچھ مجھے ہی کرنا ہے تو تمہیں اتنی محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اس کے انداز میں یقین تھا

جو تمہیں کرنا تھا نہ تم کر چکی ہو اب تم کچھ نہیں کر سکتی سائیڈ پر ہو جاؤ۔وہ غصے سے بولی۔

دادا جان نے مجھے خداش کا خیال رکھنے کا حکم دیا ہوا ہے دیدم نے کچھ یاد دلایا تھا۔

تو دادا جان کو جا کر کہہ دو کہ ان کی بیوی ابھی زندہ ہے ان کا خیال رکھنے کے لیے اس نے چبا چبا کر کہا تھا جبکہ دیدم بنا کچھ بولے کندھے اچکا کر کچن سے نکل گئی تھی

ooooooo

بابا جان ہم نے ہر جگہ اسے ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ ہمیں کہیں بھی نہیں مل رہا یقین کریں بابا جان ہم نے لندن کا چپہ چپہ چھان مارا ہے

پولیس سٹیشن میں بھی رپورٹ کی ہے لیکن اس بچے کی کوئی خبر نہیں ہے ان لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ تقریباً تین مہینے سے یہاں سے غائب ہے

اور وہ کہاں گیا کوئی نہیں جانتا ہے وہ شیلٹر ہوم سے اچانک غائب ہو گیا تھا بعد میں پتا چلا کہ اس کی ماں کی لاش بھی غائب ہو چکی تھی اس لڑکے کا کہنا تھا کہ اس کی ماں مسلمان ہیں اور وہ اپنی ماں کو عیسائیوں کے رسم و رواج کے مطابق دفنانے نہیں دے گا لیکن ہمیں اس کے بارے میں کچھ بھی پتا نہیں چل رہا۔

میں نے یہ سب سننے کے لیے تمہیں وہاں نہیں بھیجا مجھے نہیں پتا کہیں سے بھی اسے ڈھونڈ کر لاؤ کہاں جا سکتا ہے وہ چھوٹا سا معصوم بچہ کس طرح سے رہ رہا ہو گا نہ جانے کس طرح اپنا گزارہ کر رہا ہو گا اور تم مجھے الٹے سیدھے بہانے دے رہے ہو۔

باباجان پلیز آپ غصہ نہ ہوں ہم نے اسے ہر جگہ تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔ہم اسے ڈھونڈ رہے ہیں۔

اپنے دل سے اس کے لئے ہر طرح کی الٹی سیدھی بات نکال کر اسے ڈھونڈو باباجان نے پریشانی سے کہا تھا۔

اگر آپ نے انہیں معاف کر دیا ہے تو ہم بھی آپ کے حکم کے غلام ہیں۔ہمارے دل میں اس کے لیے کوئی الٹی سیدھی بات نہیں ہے ہم پوری ایمانداری سے اسے تلاش کر رہے ہیں

لیکن وہ کہیں نہیں مل رہا نہ جانے کہاں چلا گیا ہے۔لیکن پھر بھی ہم اپنی کوشش جاری رکھیں گے آپ پریشان مت ہوں وہ فون بند کرتے ہوئے بول رہے تھے جبکہ باباجان بس اسے واپس لانے کے لیے ان پر دباؤ ڈال رہے تھے

oooooo

تم مجھے یہاں لے کر کیوں آئے ہو جب کہ میں تمہیں سیدھا گھر چلنے کے لئے کہہ چکی ہوں

وہ گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے باہر روک چکا تھا جبکہ ریدم شاید پورے نخرے دکھانے کے موڈ میں تھی اسی لیے اسے گھورتے ہوئے اس سے سوال کر رہی تھی۔

یہ سوال تم اندر چل کر بھی مجھ سے پوچھ سکتی ہو یار مجھے بہت سخت بھوک لگی ہے اور سیریسلی جب میں بھوکا ہوتا ہوں نہ تب بیوی کے چونچلے ہرگز برداشت نہیں کرتا وہ گاڑی سے نکلتے ہوئے اس کے سائیڈ کا دروازہ بھی کھول چکا تھا۔

واٹ چونچلے۔۔۔۔۔میں نے کون سے بیوی والے چونچلے کیے ہیں تمہارے سامنے جو تم سے برداشت نہیں ہو رہا وہ غصے سے گاڑی سے نکلتے اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی تھی۔

ڈارلنگ یہ ادائیں یہ بہانے بہانے سے چھوٹا نخرے دکھانا چونچلے ہی کہلاتے ہیں وہ بڑے مزے سے بولا۔

لیکن پلیز تم برا مت مناؤ ڈارلنگ میں تو یہ چونچلے اٹھانے کے لئے مرا جا رہا ہوں لیکن ابھی مجھے بہت بھوک لگی ہوئی ہے اور میرا نہیں خیال کہ تم یہاں سڑک کے بیچوں بیچ کھڑی ہو کر کسی طرح کا کوئی ڈرامہ افوڈ کر سکتی ہو ویسے میں تو ہرگز نہیں کر سکتا اسی لئے چل کر کچھ کھا لیتے ہیں۔

افکورس ڈیئر سٹوپڈ ہسبینڈ تمہارے دیدار سے پیٹ بھرنے سے رہا میرا۔ وہ بڑے ہی دلربا انداز میں مسکراتے ہوئے آگے پیچھے کافی لوگوں کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر ریسٹورنٹ کے اندر قدم بڑھا چکی تھی۔ جب کہ وہ اس کے انداز پر عش عش کر اٹھا۔

دل جلانے کا یہ انداز سچ مچ میں شائزم کو بری طرح سے سلگا دیتا تھا

ooooooo

وہ لوگ تھک چکے تھے اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر دو ماہ گزر چکے تھے اس کی تلاش میں لیکن وہ کہاں نکل گیا تھا کوئی نہ جان سکا۔

اگر پتا تھا تو صرف اتنا کہ وہ ان کی پہنچ سے بہت دور جا چکا تھا اس کا کہیں کوئی آتا پتا انہیں نہ ملا وہ پریشان تھے اس کے لیے

نہ جانے کیوں وہ بے چین ہو گئے تھے ایک چھوٹا سا بچہ صرف دس سال کا نہ جانے کون سے سڑکوں پر ٹھوکریں کھا رہا تھا۔

اور وہ اتنے بے بس تھے کے اس کا پتہ ہی نہیں لگا پا رہے تھے۔ پچھلے دو مہینوں سے انہوں نے کوئی جگہ چھوڑی ہی نہیں تھی جہاں ان لوگوں نے اسے تلاش نہ کیا ہو۔

لیکن آج انہیں ہسپتال سے فون آیا تھا وہاں موجود 15 سالہ لڑکی نے انہیں فون کر کے ملنے کے لیے بلایا تھا۔ شاید وہ ان لوگوں کو یشام کے بارے میں کچھ بتا سکتی تھی

oooooo

عمایہ کیا ہو گیا ہے میری جان تم کیوں اس طرح سے رو رہی ہو کیا تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے۔۔۔؟

میں نے کیا کہا تھا تم سے اسے کچھ نہیں ہو گا تمہارا ذریام اسے کچھ نہیں ہونے دے گا کیا تمھیں مجھ پر اتنا بھی بھروسہ نہیں ہے

وہ کمرے میں آیا تو اسے بری طرح سے روتے ہوئے پایا وہ جانتا تھا وہ دادا جان کی ساری باتیں سن چکی ہے اور ان سب چیزوں نے اسے بہت تکلیف پہنچائی ہے۔

ہر بہن کی طرح وہ بھی اپنے بھائی کے لیے بے حد پریشان ہو گئی تھی وہ اس کی پریشانی کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہا تھا اور اپنے وعدے کے مطابق وہ ارحم کی پوری مدد بھی کرنے والا تھا لیکن عمایہ کے آنسو اسے بری طرح بے قرار کر رہے تھے۔

زریام وہ بھائی کو بہت بڑی سزا دلوانے والے ہیں بہت بڑے کیس میں پھنسانے والے ہیں مجھے یقین ہے کچھ نہ کچھ بُرا ضرور ہو گا اگر بھائی جیل سے آزاد نہ ہو سکے تو۔

میری جان ریلیکس ہو جاؤ کچھ نہیں ہو گا میں نے تم سے وعدہ کیا ہے نہ ارحم کو کچھ بھی نہیں ہو گا میں اسے جیل سے چھڑواؤں گا اسے باعزت بری کرواؤں گا اسے اس کیس سے نکالوں گا پلیز یہ ان خوبصورت آنکھوں کا حشر مت کرو اس کی دونوں آنکھوں کو چومتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔

اس کا ڈر غلط نہیں تھا سچ میں ارحم کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا تھا لیکن وہ ساری پلاننگ کر کے بیٹھا ہوا تھا

○○○○○○○

کیا بات ہے حرم جان بہت خوش نظر آ رہی ہو اس نے کمرے میں قدم رکھا تو حرم گنگنا رہی تھی اور اس کا گنگنانا اس بات کا گواہ تھا کہ وہ بہت خوش تھی

ویسے تو اس کی خوشی کی وجہ وہ جانتا تھا ریدم جو تھوڑی دیر پہلے اپنے شوہر کے ساتھ رخصت ہو چکی تھی بے شک پہلی دفعہ اس نے اسے رخصت کرتے ہوئے آنسو بہائے تھے لیکن آج وہ بہت خوشی سے لہرا لہرا کر گا رہی تھی۔

ہاں ناوہ بوجنی چلی گئی قسمے میری جان عذاب کر رکھی تھی مجھے جلانے کے لئے آئی تھی وہ ہمارے گھر میں جانتی ہوں میں کمینی نہ ہو تو۔

بس بس گالی مت دو بہت بری بات ہوتی ہے اپنی تیاری کرو ہمارے واپس جانے میں زیادہ دن نہیں ہیں۔اس نے اچانک بیڈ پر لیٹتے ہوئے اسے یاد کروایا تھا۔

انہیں یہاں آئے آٹھ دن گزر چکے تھے مطلب جانے میں سات دن باقی تھے اور اب تک وہ یشام کے دل میں گھر والوں میں سے کسی کے لیے بھی کوئی بھی جذبات جگانے میں کامیاب نہیں ہو سکی تھی

اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ وہ کتنی بڑی بے وقوفی کر رہی تھی وہ تو شادی کو انجوائے کرنے کے چکر میں لگی ہوئی تھی اور یہاں یشام تو جلد سے جلد اس گھر کو چھوڑنے کا ارادہ رکھتا تھا

ابھی تک وہ گھر میں کسی بھی انسان کے قریب نہ آ سکا تھا اور نہ ہی حرم نے خود ایسی کوئی کوشش کی تھی۔

لیکن اس نے دادا جان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کچھ بھی کر کے یشام کو ہمیشہ کے لیے اس گھر میں رکھے گی۔کچھ بھی کر کے ان کا پوتا انہیں واپس دے گی لیکن یہ سب اسے بہت مشکل لگ رہا تھا۔

کیا ہوا کن سوچوں میں لگ گئی وہ اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے بولا تو حرم نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا

۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے صیام کی ویڈیو کال دکھاتا اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا جب کہ وہ بھی صیام سے بات کرنے لگی ۔اوراب وہ سوچ رہی تھی کہ کیوں نہ اس کام کے لیے وہ صیام سے مدد لے

بھائی صاحب مجھے تو لگ رہا ہے کہ ہم بے کار میں ہی یہاں آئے ہیں۔ بھلا کوئی پندرہ سال کی بچی یشام کے بارے میں ہمیں کیا بتا سکتی ہے۔۔۔۔؟

وہ خود بھی بچی ہے ہم بھلا اس پر یقین کیسے کر سکتے ہیں ثقلین صاحب ان کے ساتھ سٹی ہوسپٹل آتو گئے تھے لیکن اب وہ یہاں آکر اس چیز کو وقت کا برباد کرنا قرار دے رہے تھے۔

یہ تو میں نہیں جانتا ثقلین کے وہ لڑکی ہمیں یشام کے بارے میں کیا بتائے گی لیکن وہ بچی ہے تو ہو سکتا ہے کہ اسے کچھ پتہ ہو یشام نے اسے کچھ بتایا ہو کہ وہ کہاں جانے والا ہے۔اور ہو سکتا ہے اس لڑکی کا تعلق اسی شیلٹر ہوم سے ہو۔اور وہ اس کی دوست ہو

وہ آگے کی طرف چلتے ہوئے ان سے بول رہے تھے جس پر ثقلین صاحب محض کندھے اچکا کر رہ گئے یہ بھی ان کے لئے ایک امید نہیں تھی کہ انہیں یشام کے بارے میں اب کچھ پتہ چل جائے گا۔

ہمیں تمنا نامی لڑکی نے یہاں بلایا ہے کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ تمنا کہاں ہے۔ ہمیں کسی ڈاکٹر ولید نے فون کیا تھا اس ہسپتال سے کہ تمنا نام کی پیشنٹ ہم سے ملنا چاہتی ہے کوئی چھوٹی بچی ہے وہ سامنے کھڑے وارڈ بوائے سے پوچھ رہے تھے۔

اچھاتو آپ تمنا سے ملنے آئے ہیں وہ کمرہ نمبر سترہ میں ہے آپ لوگ وہیں پر چلے جائیں۔ڈاکٹر ولید وہیں پر ہی ہوں گے شاید انہوں نے ہی آپ کو فون کیا ہے۔وہ انہیں بتاتے ہوئے آگے بڑھ گیا تھا جب کہ وہ اس کمرے کی طرف چلے گئے تھے جہاں اس وارڈ بوائے نے اشارے سے ان لوگوں کو جانے کے لیے کہا تھا۔

ooooooo

وہ اپنے کام میں کافی زیادہ مصروف تھی۔بس خداش کے لئے کچھ بیسٹ بنانا چاہتی تھی اسے پلاؤ پسند تھا اپنی ماں کے ہاتھ کا اسی لیے اس نے تائی امی کی خوب مدد لی تھی۔

جب کہ اپنے بیٹے کی فکر میں اتنی محبت سے کچھ بنانے پر تائی امی نے بھی خوشی خوشی اس کی مدد کی تھی۔

آلموسٹ سب کچھ ہو گیا ہے اب صرف سلاد کاٹنا رہتا ہے وہ بھی کاٹ لیتی ہوں۔تھوڑی دیر میں خداش واپس آجائیں گے۔کیا یاد کریں گے۔آج ان کے لیے سپیشل دعوت کا انتظام کیا ہے انہیں بھی تو پتا چلنا چاہیے کہ ان کی بیوی کتنی سگھڑ ہے۔

وہ اپنی ہی باتوں میں مگن بولے جا رہی تھی جب اسے اپنے بے حد قریب کسی کی بانہوں کا حصار محسوس ہوا اس سے پہلے کہ پیچھے مڑ کر دیکھتی اسے اپنی طرف کھینچا گیا تھا

اور اس کے بعد اپنی صراحی دار گردن پر اس کے جاندار بوسوں کی بارش نے اس کی دھڑکنوں میں طوفان مچا دیا تھا۔

خداش۔۔۔۔کیا کر رہے ہیں آپ کوئی آجائے گا اس نے گھبراتے ہوئے اور اس کے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے روکنا چاہتا تھا

لیکن وہ تو آج جیسے کسی اور ہی موڈ میں تھا اس کے ہاتھ کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے وہ اس کی کمر کے پیچھے لاک کر چکا تھا اور ایک بار پھر سے وہ اپنے ہونٹوں کی مدد سے اس کے دوپٹے کو سائیڈ پر کرتا اس کی گردن پر اپنی محبت جا بجا نچھاور کرنے لگا۔

خداش۔۔۔نہیں۔۔۔۔پلیز۔۔۔وہ اپنی الجھی ہوئی سانسوں کے ساتھ اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

لیکن وہ تو اس کی سننے کے موڈ میں ہی نہیں تھا وہ تو بس اپنی کر رہا تھا اس پر اپنا حق جتا رہا تھا پورے استحقاق سے اپنے حق وصول کر رہا تھا۔

خداش۔۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔؟اس کے دور ہٹنے پر غصہ ہوا تھا شاید اب اس دوری کی امید نہیں رکھتا تھا۔

کیا مسئلہ ہے کا کیا مطلب ہوا ہم کچن میں کھڑے ہیں کوئی آ بھی تو سکتا ہے نہ اس کے غصہ ہونے پر وہ سمجھاتے ہوئے بولی تھی۔

اچھا۔۔۔۔"تو چلو کمرے میں وہ جیسے ہر مسئلے کا حل نکال کر آیا تھا جبکہ اس کی فرمائش پر وہ سر سے پیر تک سرخ ہو گئی تھی۔

خداش۔۔۔۔۔۔

کیا خداش۔۔۔۔۔؟ یہاں مسئلہ ہے کمرے میں تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا چلو اس کا ہاتھ تھام کر اسے باہر لے جانے لگا تھا۔

کیا کر رہے ہیں خداش۔۔۔۔۔"اس طرح دن دیہاڑے ہم کمرے میں جاتے اچھا تھوڑی نہ لگے گا۔

واٹ نان سینس ہمارا کمرہ ہے ہم دن میں جائیں رات میں جائیں۔اس میں اچھا یا برا لگنے والی کون سی بات ہے۔اس کی باتوں پر اسے مزید غصہ آرہا تھا۔جب اچانک تائی امی کچن میں آگئیں۔

ارے بیٹا تم آگئے اچھا ہوا جو وقت پہ آگئے جلدی سے فریش ہو کر آجاؤ میری جان کیونکہ آج تمہاری بیوی نے بہت اچھا سا کھانا تیار کیا ہے تمہارے لیے۔دیشم بیٹا تم جلدی سے کھانا لگاؤ خداش کو بھوک لگی ہو گی۔

جی امی آؤ دیشم مجھے کپڑے دو۔۔۔۔۔"دیشم جو امی جان کے آجانے کی وجہ سے سکون کا سانس لے پائی تھی خداش کے حکم پر مزید نروس ہو گئی۔

بیٹا میں تمہیں کپڑے نکال دیتی ہوں دیشم تمہیں دادا جان بلا رہے ہیں۔امی جان نے مسئلہ ہی حل کر دیا تھا۔

جب کہ دیشم کو تو جیسے بہانہ مل گیا تھا وہاں سے بھاگنے کا خداش کی جذبے لٹاتی نظروں کا مقابلہ کرنا اس معصوم سے نازک جذبات والی لڑکی کے بس سے باہر تھا اسی لیے وہ اگلے ہی لمحے بنا کچھ بولے دادا جان کے کمرے کی طرف دوڑ لگا چکی تھی۔

کوئی بات نہیں ہے امی جان میں خود نکالوں گا اتنا بھی مشکل نہیں ہے۔آپ آرام کریں وہ انہیں کہتے ہوئے خود ہی سیڑھیوں کی طرف جا چکا تھا لیکن دیشم کی حالت اس کے عنابی لبوں پر گہرا تبسم بکھیر گئی تھی۔

ooooooo

اسلام علیکم میں ڈاکٹر ولید ہوں تمنا کا ڈاکٹر وہ اندر کمرے میں داخل ہوئے تو وہاں موجود ڈاکٹر نے خود ہی ان لوگوں کو پہچانتے ہوئے تعارف کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا

وہ دونوں اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے بیڈ پر بد حال سے پڑی تمنا کو دیکھنے لگے جو بیڈ پر بے سدھ پڑی ہوئی تھی اس کی حالت سے اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔

یہ بچی اس کے ساتھ یہ اس کی حالت۔۔۔۔

وہ ریپ وکٹم ہے اس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے چار ماہ پہلے کسی نے اسے بے آبرو کر کے جان سے مارنے کی کوشش کی ہے۔

اگر میں یہ کہوں کہ اس کے پاس زندگی کا زیادہ وقت نہیں بچا تو غلط نہیں ہوگا کہ اس وقت بہت بری حالت میں ہے شاید بچنا آسان نہ ہو ایسے میں اس لڑکی نے بڑی مشکل سے خود کو ان سب چیزوں کو فیس کرنے کے لیے تیار کیا ہے

۔

اس کا ایک مجرم اس دنیا سے جا چکا ہے جبکہ دوسرا مجرم آزاد گھوم رہا ہے۔

اپنی سانسیں ختم ہونے سے پہلے یہ بچی آپ لوگوں کو اس آدمی کے بارے میں بتانا چاہتی ہے جس نے اسے اس مقام تک پہنچایا ہے۔ میں نے بہت مشکل سے آپ لوگوں کے بارے میں پتہ کروایا ہے

کیونکہ اس معصوم سی لڑکی کو بس ایک چھوٹی سی امید ملی تھی انصاف کی احمر کاظمی نامی شخص نے اس کے لئے آواز اٹھانی چاہی تھی۔ لیکن اسے بھی درندوں نے راستے سے ہٹا دیا۔

اور الزام اس کی بے قصور بیوی پر لگانے کی کوشش کی اس کا ایک مجرم اس کی بیوی کے ہاتھوں قتل ہو چکا ہے جس کا نام راحیل احمد تھا۔

لیکن اس کا دوسرا مجرم دوسرا درندہ آزاد گھوم رہا ہے۔اور اس لڑکی نے ایک اور انکشاف بھی کیا ہے اس لڑکی کا دعوی ہے کہ دولت کی خاطر آپ کے دوسرے بھائی ساگر کاظمی کا قتل بھی اسی آدمی نے کروایا تھا راحیل احمد کے ساتھ مل کر۔

میں اس کیس کو دنیا کے سامنے نہیں لانا چاہتا تھا اس بچی کی چند ہی سانسیں بچی ہیں۔ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں اسے بچانے کی لیکن اس کی حالت دن بدن بگڑتی جا رہی ہے۔

اسی لیے میں نے آپ لوگوں کو ڈھونڈنا شروع کیا۔اور آپ لوگوں کے بارے میں سب کچھ پتہ لگا کر آپ لوگوں کو یہاں بلایا۔

مطلب کے تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ یہ بچی جانتی ہے کہ ساگر اور احمر کو راحیل کے ساتھ مل کر کس نے مارا۔۔۔وہ دونوں ہی تڑپ اٹھے تھے ان کا بھائی جس کو مرے ڈیڑھ سال گزر چکا تھا۔آج اس کے قاتل کو پکڑنے کی چھوٹی سی امید نظر آئی تھی۔

لیکن راحیل اتنا گر سکتا ہے کہ اپنے ہی خاندان کے لوگوں کو یوں بے دردی سے موت کے منہ تک پہنچا دے۔ساگر کے قتل کے پیچھے اس کا ہاتھ تھا اور ساگر تنہا نہیں تھا بلکہ اس کے ساتھ اس کی بیوی اس کی بیٹی اس کا ہونے والا بچہ تھا جو چند ہی دن میں دنیا میں آنے والا تھا۔

صرف ان لوگوں کو نہیں اور بہت سارے بے قصوروں کی جان لی تھی اس نے۔اور احمر کے ساتھ کنیز اور اس کا معصوم بچہ یشام جس کا اب تک کوئی پتہ نہیں چل رہا تھا کتنے لوگ تھے جو تباہ ہو گئے تھے اس راحیل کی وجہ سے اور یہ سب کچھ اس نے کس کے کہنے پر کیا تھا۔صرف دولت کے لیے

اور وہ جو کوئی بھی تھا آزاد گھوم رہا تھا راحت صاحب نے ایک نظر اس بچی کی طرف دیکھا جو اس وقت کتنی تکلیف میں تھی سمجھنا ان کے لئے مشکل نہیں تھا اس کی حالت ان کی آنکھوں میں آنسو لے آئی تھی۔

oooooooooo

وکیل صاحب آئے ہیں ملنے کے لیے ملو تمہاری طرف سے انہیں ہائر کیا گیا ہے وہ جیل میں بیٹھا کسی امید کا منتظر تھا جب کانسٹیبل نے اسے آکر بتایا اس کے لئے بھلا کس نے وکیل ہائر کیا تھا وہ کنفیوز ہو کر رہ گیا اس کے پاس اتنے پیسے کہاں تھے کہ وہ کسی وکیل کی فیس دے پاتا

لیکن اندر داخل ہوئے شخص کو دیکھ کر وہ کتنی ہی دیر کچھ بول ہی نہ پایا

خد۔۔خداش صاحب۔۔۔۔۔۔وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اپنی آنکھوں پر یقین کرنا اس کے لیے ذرا مشکل تھا۔

بیٹھ جاؤ آرام سے ارحم مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے تمہارے طرف سے وکیل میں ہوں وہ اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگا تھا۔

آپ وکیل ہیں۔۔۔۔؟وہ بے یقینی سے پوچھ رہا تھا۔اس کی حیرت پر وہ مسکرا دیا تھا۔

ہاں میں وکیل ہوں لیکن تم مجھ پر زیادہ امید مت رکھنا کیونکہ یہ میرا پہلا کیس ہے۔میرے پاس کچھ خاص ایکسپیرینس نہیں ہے لیکن وہ کیا ہے نہ تمہارے سالے نے زبردستی مجھے ان سب چیزوں میں گھسیٹ دیا۔

آپ دونوں تو دشمن۔۔۔۔۔۔۔

بچپن کے دوست تھے بیسٹ فرینڈ بڈی۔۔۔ایک اسکول ایک کالج ایک یونیورسٹی ایک ہوسٹل ایک روم ہم بچپن سے ساتھ ہیں۔

لیکن یہ بات آج تک کسی کو پتہ کیوں نہیں چلی آپ لوگوں کے خاندان میں اتنے دشمن ہیں۔۔۔۔"

دوستی دکھاوے کی محتاج نہیں ہوتی میرے دوست پوری دنیا کو چلا چلا کر بتانا کہ ہم دوست ہیں۔ہم ایک دوسرے کے بیسٹ فرینڈ ہیں ایک دوسرے سے ہر بات شیئر کرتے ہیں ایک دوسرے کے بنا رہ نہیں سکتے۔یہ دوستی نہیں دکھاوا ہے اور ہم یہ دکھاوا نہیں کرتے۔

ہم دونوں ہمیشہ سے ساتھ ہیں ان دشمنیوں کے باوجود بھی ہم نے کبھی ایک دوسرے سے جڑا تعلق نہیں توڑا کیونکہ ہماری دوستی ان سب چیزوں سے الگ ہے۔

اب ہم اس کیس کے بارے میں کچھ بات کریں اس دن کیا ہوا تھا ان سب کو جاننا چاہتا ہوں۔۔۔۔

اس دن کیا کیا ہوا تھا مجھے سب کچھ بتا دو وہ اس سے سوال جواب کرنے لگا تھا جبکہ ارحم اسے ایک ایک بات بتا رہا تھا۔

○○○○○○○○

ارے چاچا آپ ہمیں لینے کے لئے کیوں آئے ہیں ڈرائیور کیوں نہیں آیا میں نے تو آپ سے کہا تھا کہ اسے بھیجئے گا ۔وہ واچ مین کو اپنی گاڑی میں بیٹھے دیکھ کر ان سے پوچھنے لگی تھی آج وہ ہانی کو لے کر واپس جارہی تھی۔

جی وہ تو چلا گیا اس کے کسی جاننے والے نے بتایا کہ وہ یہاں سے اپنے گاؤں واپس جا چکا ہے۔شاید اب وہی پر کام کرے گا۔

میرا نہیں خیال کہ اس کی بھی واپسی ہو گی میں جلدی ہی کسی دوسرے ڈرائیور کا انتظام کروا دوں گا جی آپ کے لیے۔۔ بڑا اچھا اور نیک بچہ تھا ایسا ڈرائیور ملنا مشکل تو ہے لیکن کوئی نہ کوئی انتظام ہو جائے گا۔

نہیں وہ ایسے نہیں جاسکتا وہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے۔آپ مجھے اس کا نمبر دیجیے میں خود بات کروں گی۔میں اسے کہیں نہیں جانے دوں گی اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میرے سکول میں پیرنٹس میٹنگ میں جائے گا۔

اور مجھے ٹیچر کی ڈانٹ سے بچائے گا۔۔۔ہانی نے ضدی لہجے میں بول رہی تھی جبکہ اس کی باتوں نے جنت کو اچھا خاصہ شرمندہ کر دیا تھا۔

ہانی یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم بدتمیز لڑکی تمہاری ماں میں ہوں تمہارے ساتھ پیرنٹس میٹنگ میں صرف میں جاسکتی ہوں۔جنت نے اسے ڈانٹتے ہوئے سمجھایا تھا۔

آپ تو میری ماما ہو نا لیکن اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ میرے بابا بنیں گے۔اور جھوٹ جھوٹ کے بابا بن کر کے وہ مجھے ڈانٹ سے بچائیں گے وہ نہیں جاسکتے۔

شٹ اپ ہانی یہ سب سیکھتی رہی ہو تم اس ڈرائیور کے ساتھ۔۔۔اس کی باتیں سن کر جنت کو بہت زیادہ غصہ آرہا تھا اور اس نے ڈرائیور کا بھی لحاظ کیے بنا گاڑی میں ہی اس کی کلاس لگا دی تھی

معاف کیجیے گا میڈم میں بیچ میں دخل اندازی کر رہا ہوں۔لیکن اس میں قصور نہ تو ہانی بٹیا کا ہے اور نہ ہی اس بے چارے ارحم کا۔

ایک دن جب وہ ہانی کو لینے اسکول پہنچا تو اس کی عمر کے بہت سارے لڑکے لڑکیاں اس کا مذاق بنا رہے تھے کہ اس کے بابا نہیں ہیں

تو ہانی بٹیا نے خود کو ان سب چیزوں سے بچانے کے لیے کہہ دیا کہ ارحم اس کا بابا ہے۔اور ان سب بچوں نے سچ مچ میں اس کو ہانی بٹیا کا بابا ہی سمجھ لیا۔

یہاں تک کہ ان بچوں نے ان کے ٹیچرز کو بھی بتا دیا وہ اکثر ہانی کی باتیں ارحم کو بتاتے تھے وہ یہ بات بتانے کے لئے وہ آپ کے پاس بھی آنا چاہتا تھا۔لیکن کوئی نہ کوئی مسئلہ ہو جاتا اور پھر آپ بھی تو اسے قابل اعتبار کہتی تھی اسی لیے ہم نے اس بات کو اتنا بڑھایا نہیں۔

چلیں ٹھیک ہے جو بھی ہوا جلدی سے جلدی کسی ڈرائیور کا انتظام کر دیں۔وہ بات کو ختم کرتے ہوئے بولی ہانی نے کچھ کہنا چاہا لیکن اسے گھور کر اس نے چپ کروا دیا تھا

اس وقت اسے اپنی بیٹی پر بہت غصہ آرہا تھا جو پتہ نہیں کس کو اپنا باپ بنا کر پتا نہیں کیا کیا کرتی رہی

oooooooo

میری بچی میں نہیں جانتا کہ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں انصاف ہم ضرور دلوائیں گے. ہمیں بس اس درندے کا نام بتادو۔ راحت صاحب اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے اسے یقین دلاتے ہوئے کہہ رہے تھے۔

وہ دیکھ رہے تھے کہ تمنا بولنے کی کوشش کر رہی تھی وہ اتنی تکلیف میں ہونے کے باوجود بھی اس شخص کا نام لینے کی کوشش کر رہی ہے جس نے اسے یہاں تک پہنچایا۔

اس کی حالت بگڑ رہی ہے میرے خیال میں یہ سہی وقت نہیں ہے ڈاکٹر نے تمنا کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے انہیں سمجھانا چاہتا تھا جبکہ اس کی بگڑتی حالت دیکھ کر وہ دونوں پیچھے ہٹ گئے۔

لیکن شاید وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ لوگ یہاں سے جائیں اس نے راحت صاحب کے ہاتھ کو اپنے کمزور سے ہاتھ میں تھام رکھا تھا۔

وہ۔۔۔درندہ۔۔۔۔سردار۔۔۔ہے۔۔۔۔۔اس نے بڑی مشکل سے یہ لفظ ادا کیے تھے جبکہ وہ اس نام پر الجھ کر رہ گئے تھے سردار نام کا کوئی بھی آدمی ان کی پہچان میں نہیں تھا۔

سردار کون سردار ہم تو ایسے کسی انسان کو نہیں جانتے۔ کیا وہ شاہ خاندان میں سے ہے بتاؤ بیٹا ہمیں بتاؤ کوشش کرو تم بتا سکتی ہو۔ ہم تم سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اس حیوان کو موت کے منہ تک پہنچا دیں گے بس ہمیں بتاؤ کہ تمہارے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا کس نے ہمارے بھائیوں کی جان لی۔

کس نے ہمارا ہنستا کھیلتا گھر برباد کر دیا بتاؤ بیٹا ہم تمہیں انصاف دلائیں گے راحت صاحب ہر ممکن کوشش کر رہے تھے اس سے کچھ بلوا پانے کی۔

سردار نے۔۔۔ میرے بابا کو۔۔۔۔۔ مار ڈالا۔۔۔۔۔۔ مار ڈا۔۔۔لا۔۔۔۔۔

پلیز آپ ہٹ جائیں اس کی طبیعت خراب ہو رہی ہے۔ڈاکٹر نے ان لوگوں کو کمرے سے نکل جانے کے لیے کہا تھا جبکہ تمنا ان کی طرف آنے کی کوشش کر رہی تھی ان کا ہاتھ تھامتے ہوئے انہیں بہت کچھ بتانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن شاید وقت اس کا ساتھ دینے کو تیار نہ تھا۔

اپنی ادھوری سچائی کے ساتھ وہ راحت صاحب کا ہاتھ تھامے وہیں دم توڑ چکی تھی۔ جبکہ اپنی منزل کے اتنے پاس آکر یوں ناامید لوٹ جانا انہیں بری طرح سے تڑپا گیا تھا ان کا دل چاہا وہ دھاڑیں مار مار کر روئیں ان کے بھائیوں کا قتل ہوا تھا۔

ان کے ہنستے کھیلتے گھر تباہ ہو گئے تھے۔وہ دونوں اپنی زندگی میں خوش تھے۔ لیکن ان کی خوشیوں کو نظر لگائی گئی تھی کون تھا سردار۔۔۔ کہاں سے تعلق تھا اس کا۔۔۔۔۔۔"

کیا دشمنی تھی اس شخص کی احمر اور ساگر کے ساتھ۔

وہ کچھ بھی نہ جان پائے تھے کچھ بھی نہ ہی یشام کے بارے میں کچھ پتہ لگانے میں کامیاب ہوئے تھے اور نہ ہی انہیں پتہ چلا تھا ان کے بھائیوں کا قاتل کون ہے راحیل مر چکا تھا اگر وہ زندہ ہوتا تو یقیناً خود اسے مار ڈالتے۔

لیکن آج وہ خود بے موت مر رہے تھے۔انہوں نے ہر موڑ پر اپنے بھائیوں کا ساتھ دیا تھا انہیں ہمیشہ بابا جان کی ڈانٹ سے بچا کر بڑے بھائی کا مان دیا تھا لیکن سب ختم ہو گیا یہ سب کس نے ختم کیا تھا وہ نہیں جانتے تھے وہ ٹوٹ چکے تھے۔

ثقلین کاظمی کو سینے سے لگا کر وہ تڑپ تڑپ کر آنسو بہاتے رہے لیکن اپنے بھائیوں کے لئے وہ کچھ نہ کر سکے

ooooooo

میرے سر آ گئے۔بابا جان ویرو یہاں آئیں نا دیکھیں کون آیا ہے۔سب کہاں ہیں دیکھیں نا کتنا خاض مہمان آیا ہے میرا سب کہاں چھپ کر بیٹھیں ہیں باہر نکلیں۔حرم بہت خوش تھی۔اور چلا چلا کر شور مچاتے ہوئے سب کو بلا رہی تھی۔

اس کی چہکتی آواز پر سب لوگ باہر آ گئے تھے۔

جہاں دروازے پر انہیں ایک خوبرو سا نوجوان کھڑا نظر آیا جو اسے خاموش ہونے کا اشارا کر رہا تھا۔لیکن وہ کیوں خاموش ہوتی۔اس کا سب سے پیارا دوست پلس ٹیچر پہلی بار اس کے گھر آیا تھا۔

کیا ہش ہش۔۔۔۔؟آپ ہش ہو جائیں کیا آپ کو پتا نہیں ہے جب کسی کے گھر مہمان بن کے آتے ہیں تب یوں اشارے نہیں کرتے۔وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی تو صیام نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

وہ بے چارہ زندگی میں پہلی دفعہ کسی کے گھر مہمان بن کر آیا تھا تو اسے مہمان بننے کے رولز تو ہر گز نہیں آتے تھے۔

السلام علیکم اس نے سامنے سے آتے ہوئے دادا جان کو دیکھتے ہوئے سلام کیا تھا جبکہ ان کے ساتھ آتی پیچھے عورت کے سامنے جھک کر سر پر پیار لیا تھا۔

وعلیکم اسلام جیتے رہو خوش رہو ہمیں آج ہی پتہ چلا کہ تم یشام کے دوست ہو تمہیں دیکھ کر ہمیں بہت خوشی ہوئی۔ تمہارا آنا تو یشام کے لیے سرپرائز ہے اسے تو ہم نے بتایا ہی نہیں کہ تم یہاں آنے والے ہو تمہیں دیکھ کر خوش ہو جائے گا۔

دادا جان بہت خوشی سے اسے بتا رہے تھے جبکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اس کے یہاں آنے پر کتنا خوش ہونے والا ہے یہ تو شکر تھا کہ وہ اس گھر کو اپنا گھر مانتا ہی نہیں تھا ورنہ یقیناوہ اسے دھکے مار کر اس گھر سے باہر نکالتا۔ بلکہ واپس جہاز پر بھی چڑھا کر آتا

ابھی سو رہا ہوگا یقینااس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

ارے نہیں سو کہاں رہا ہے میرے خیال میں واک کرنے کے لیے گیا ہے بس تھوڑی ہی دیر میں آتا ہو گا تم بھی فریش ہو جاؤ ناشتہ ساتھ کریں گے۔

دادا جان نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا تھا لیکن اس کے چہرے پر اس سردی کے موسم بھی پسینہ آنے لگا تھا۔

تمہیں یاد ہے ناحرم تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تم مجھے کچھ نہیں ہونے دو گی دیکھو میں کنوارہ نہیں مرنا چاہتا۔ وہ اس کے کان کے قریب جھکتے ہوئے بولا تھا جس پر حرم نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اسے دلاسہ دے کر اپنے سر کو خم دیا تھا۔

آپ بالکل بے فکر ہو جائے میں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گی بلکہ میں اپنی جان پر کھیل کر آپ کی عزت بچاؤں گی میرا مطلب ہے جان بچاؤں گی۔

وہ اسے پوری پوری سپورٹ دے رہی تھی جب کہ وہ ملازم کے ساتھ فریش ہونے کے لیے گیسٹ روم میں آ گیا تھا لیکن وہ اندر ہی اندر یہ سوچ کر اس کی حالت بری ہو رہی تھی کہ یشام اس کا کیا حال کرے گا کیوں کہ یشام نے اس سے کہا تھا کہ وہ اگلے ہفتے واپس آنے والا ہے لیکن حرم کی قسم اسے یہاں تک کھینچ لائی تھی

○○○○○/○

وہ ہر طرف سردار نامی آدمی کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اس نام کا کوئی بھی بندہ ان کے آس پاس یا ان کے جاننے والوں میں سے تھا ہی نہیں۔

آخر کون ہو سکتا تھا یہ شخص اور کیا دشمنی تھی ان لوگوں کے ساتھ اس کی کہ اس نے ان لوگوں کے پورے خاندان کو برباد کرنے کی کوشش کی تھی۔

وہ جو انہیں برباد کرنے کے لیے یہاں تک پہنچا تھا یقیناً وہ خاموش تو اب بھی نہیں بیٹھنے والا ہو گا اس سب کے پیچھے یقیناً کوئی بہت بڑی وجہ تھی جسے وہ لوگ نہیں جانتے تھے۔

لیکن یہ سردار نامی شخص ان کے خاندان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا وہ سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ اس کی دشمنی صرف ساگر اور احمر سے تھی یا اس کی دشمنی میں ان کا پورا خاندان شامل تھا۔

ان کے دشمنوں میں سوائے شاہ خاندان کے اور کوئی نہیں تھا جس کی دشمنی حد سے زیادہ بڑھ گئی ہو لیکن شاہ خاندان والے ایک لمبے وقت سے بالکل خاموش تھے

ان لوگوں کو ان لوگوں سے کوئی سروکار ہی نہیں تھا ان کی طرف دیکھنا تک وہ پسند نہیں کرتے تھے کہ ایسے میں ایسا کیسے ممکن تھا کہ وہ لوگ دوبارہ اس طرح کی کوئی کوشش کرتے۔

یہاں تک کہ اپنی بیٹی کی موت کے بعد ان لوگوں نے کاظمی خاندان والوں سے بات کرنا چھوڑ دیا تھا وہ اس راستے پر بھی نہیں جاتے تھے جہاں سے کاظمی خاندان کے لوگ گزر رہے ہوتے۔

تو پھر ایسا کیسے ممکن تھا کہ وہ لوگ اس طرح اندر ہی اندر کوئی چال چلتے۔ یہ حقیقت تھی کہ ان کے اعتبار کے قابل وہ لوگ بھی نہیں تھے لیکن اس بات پر یقین کرنا بھی ممکن نہیں تھا کہ یہ ان کی چال تھی۔

یہ کوئی اور تھا جو ان دونوں خاندانوں کی دشمنی کو استعمال کر رہا تھا یہ تو حقیقت تھی کہ سب جانتے تھے کہ ان کا شک شاہ خاندان پر ہی جائے گا۔

لیکن شاہ خاندان میں بھی سردار نام کا کوئی آدمی نہیں تھا سردار نام تھا یا صرف انہیں گمراہ کرنے کے لیے اس نام کو بنایا گیا تھا۔

اس وقت ان کے دماغ میں ہر طرح کے سوچ آ رہی تھی لیکن ان کے پاس جواب نہیں آ رہا تھا وہ ہر ممکن کوشش کر رہے تھے اس نام کے پیچھے کی پہیلی کو سمجھنے کی لیکن یا تو وہ آدمی ضرورت سے زیادہ شاطر تھا یا یہ اس کا بنایا ہوا ایک کھیل تھا۔

جسے وہ لوگ سمجھ نہیں پارہے تھے وہ اس نام کے پیچھے الجھ کر اپنے بھائیوں کے قاتل کو یوں آزاد نہیں گھومنے دے سکتے تھے اس نے صرف ان کے بھائیوں کا قتل نہیں کیا تھا بلکہ نہ جانے تمنا جیسی کتنی معصوم لڑکیوں کی زندگی اس نے تباہ کر رکھی تھی۔

انہیں اس آدمی کو جلد سے جلد بے نقاب کرنا تھا لیکن کیسے ان کے پاس کوئی سراغ نہ تھا

ooooooo

ارے بیٹا ٹھیک سے کھاؤ۔۔۔اتنے فارمل کیوں ہو رہے ہو۔۔۔؟اپنا ہی گھر سمجھو۔۔۔۔"تائی امی اس کی پلیٹ میں کھانا ڈالتے ہوئے بول رہی تھیں۔جب کہ وہ حرم کو آنکھوں ہی آنکھوں میں التجا کرتے ہوئے اسے یشام سے بچانے کے لئے کہہ رہا تھا۔

کیا ہے آپ کو میرے شوہر اتنے بھی ظالم نہیں ہیں کہ آپ کو کھا جائیں گے آپ نیچے دیکھ کر کھانا کھائیں۔ایویں میری نظروں میں انہیں ظالم بنانے کی کوشش کیے جارہے ہیں وہ خاصی اونچی آواز میں بولی تھی۔

ارے تم اسے نہیں جانتی میں بچپن سے جانتا ہوں وہ کیسا ہے۔وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا تھا جبکہ سب لوگ ان کی طرف متوجہ تھے۔

ہاں بس اسی بات کا طعنہ دے دے کر مار ڈالیے گا مجھے کہ آپ میرے شوہر کے بچپن کے دوست ہیں اور بچپن سے ہی جانتے ہیں اگر میرے پیارے چچا جان کا دل آپ کے بیسٹ فرینڈ کی اماں پر نہ آیا ہوتا نہ تو وہ بھی یہاں پر ہمارے پاس ہماری حویلی میں ہوتے اور میں بھی بچپن سے جانتی انہیں۔

اوراب خبردار جو آپ نے مجھے اس بات کا طعنہ دیا میں بالکل آپ کی مدد نہیں کروں گی بچانے میں آپ کو وہ اچھا خاصا برا مناتے ہوئے بولی تھی۔

حرم پلیز یار میں ایسا تو کچھ نہیں کہہ رہا تھا میں تو بس کہہ رہا ہوں کہ میں بچپن سے جانتا ہوں وہ اتنا سیدھا نہیں ہے جتنا سیدھا وہ تمہارے سامنے بن کر رہتا ہے۔

کیا مطلب آپ میرے شوہر کو الٹا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔ وہ اسے گھورتے ہوئے بولی جب اچانک کوئی وہاں داخل ہوا تھا صیام کی تو سانسیں اٹک کر رہ گئی جب کہ وہ اسی کو گھور رہا تھا۔

اچھا ہوا شوہر سر جو آپ آ گئے آیئے ذرا آپ کو پتا ہے آپ کا یہ دوست آپ کو الٹا کہہ رہا تھا۔اس نے اس کے آتے ہی شکایت نامہ کھول لیا تھا جبکہ اس کی گھوریوں سے اس کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی تھی۔

یہاں کیا کر رہا ہے تو وہ اسے گھورتے ہوئے سوال کرنے لگا۔

ہم نے بلایا ہے اسے۔۔۔۔"

اور آپ نے کیوں بلایا ہے اسے راحت صاحب کے جواب پر اب وہ انہیں گھورتے ہوئے پوچھنے لگا۔

کیونکہ ہم اس کی شادی کرنا چاہتے ہیں حرم نے بتایا کہ اس کی نظر میں اچھا لڑکا ہے تو ہم نے سوچا کہ۔۔۔۔۔۔

کس کی شادی کر رہے ہیں آپ اس کے ساتھ وہ ان کی بات کاٹتے ہوئے وہ پھر سے بولا۔

ہم ڈھونڈلیں گے کوئی اچھی لڑکی ثقلین صاحب نے گفتگو میں حصہ لیا تھا۔

کیوں آپ لوگ کیا میرج بیرو کھول رہے ہیں۔ کہ آپ اس کے لیے کوئی اچھی لڑکی ڈھونڈ لیں گے۔اب اس کی نگاہیں ثقلین صاحب کی طرف تھی۔

نہیں ہم اپنی بچیوں کے لیے اچھے رشتے تلاش کر رہے ہیں۔تو حرم بہت تعریف کر رہی تھی۔ ثقلین صاحب گھبراتے ہوئے واپس بیٹھ کر اپنے ناشتے میں مصروف ہو گئے جب ثاقب صاحب نے کہا۔

اچھا تو آپ اپنی بیٹی کا رشتہ صیام سے کرنا چاہتے ہیں صیام کا آگے پیچھے کوئی نہیں ہے اسکا صرف میں ہی ہوں دوست بھائی رشتہ دار سب کچھ میں ہی ہوں۔ تو بتائیں کہ اپنی کون سی بیٹی کو میرے دوست کے ساتھ رخصت کرنا پسند کریں گے آپ وہ کرسی گھسیٹ کر ان کے سامنے بیٹھ گیا تھا۔

جبکہ صیام تو باری باری ان سب کے چہرے دیکھ رہا تھا یہاں اس کی شادی ہو رہی تھی اور وہ بالکل کسی مشرقی لڑکی کی طرح سر جھکائے بیٹھا تھا۔

دیدم کا۔۔۔۔۔۔۔ہم آجکل دیدم کا رشتہ تلاش کر رہے ہیں بس حرم نے ہمیں بتایا اس بارے میں تو ہم نے بلا لیا اسے وہ بھی شادی کرنا چاہتا ہے بیچارہ تنہا ہے۔

اسے بھی گھر گرستی سنبھالنی ہے اس کو بھی دنیا دیکھنی ہے اپنی بیوی بچوں کے بارے میں سوچنا ہے اپنا گھر بار دیکھنا ہے۔

بس اسی لئے ہم نے سوچا کہ اسے بلا لیتے ہیں اور دونوں بچوں کی ملاقات ہو جائے گی۔دادا جان نے ایک ہی سانس میں اچھی خاصی لمبی بات کر ڈالی تھی

دیدم آپی کے بارے میں میں نے آپ کو بتایا تھانا بہت بڑی چڑیل ہیں قسمے اس نے اپنے کان کے بے حد قریب حرم کی سرگوشی سنی تھی

مطلب کہ وہ اس رشتے کو لے کر کافی زیادہ سیریس ہو رہی تھی جب کہ اپنی ہی شادی کی بات پر وہ اتنا کنفیوز تھا کہ اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ یہاں چل کیا رہا ہے۔

کیا تم یہاں شادی کے سلسلے میں آئے ہو ان سب کی بات پر یقین کرتے ہوئے اس نے صیام سے پوچھا تھا وہ تو پہلے ہی پوپٹ بنا ہوا تھا یشام کے گھسے اور لاتیں برداشت کرنے کی ہمت اس میں ہر گز نہیں تھی اس نے بالکل کسی ریبوٹ کی طرح ہاں میں سر ہلایا۔

ٹھیک ہے اگر ایسی بات ہے تو تم ملو اس لڑکی سے اچھی لڑکی ہے۔ میرا نہیں خیال کہ تمہیں بری لگے گی وہ خوشگوار موڈ میں بولا تھا جیسے اسے یہ بات اچھی لگی ہو۔

جبکہ اس کے موڈ کو سمجھ کر اس نے بھی گہری سانس لی تھی یعنی اس کی جان بچ چکی تھی۔

میں فریش ہو کر آتا ہوں۔ اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا جب کہ حرم تو اس کے کندھوں کو پکڑ چکی تھی۔

پس اب آئے گا مزہ اب آپ نہ دیدم آپی کو دیکھتے ہی بس کر دینا وہ بہت زیادہ خوبصورت تو نہیں ہیں اور ان کی حرکتیں بالکل چوڑیلوں جیسی ہیں ایک نمبر کی بوجنی ہیں قسمے

لیکن آپ نہ ان سے شادی کر لینا کیونکہ آپ اگر ان سے شادی کر لو گے تو میرے شوہر سر زیادہ سے زیادہ اس گھر میں رہیں گے اور ہم سب انہیں اپنے پیار محبت سے ہمیشہ کے لئے یہاں پر رہنے کے لئے منا لیں گے۔

وہ پوری پلاننگ کرتے ہوئے اسے بتا رہی تھی جبکہ اسے سچ میں اس بات پر یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کی اتنی پیاری دوست پلس اسٹوڈنٹ اپنے شوہر سر کو ہمیشہ کے لئے اپنے گھر میں رکھنے کے لیے اسے بلی کا بکرا بناتے ہوئے اپنی چڑیل پلس بوجنی کزن کی شادی اس کے ساتھ کروا رہی تھی۔

OOOOOO

مجھے کہیں نہیں جانا سنا تم نے ابھی کے ابھی نیچے جاؤ اور نانا جان کو ہنی مون کا ٹکٹ کینسل کرنے کے لئے مناؤ وہ کمرے میں آتے ہی اس کے سر پر سوار ہوئی تھی۔

قسم سے یوں حکم چلاتے ہوئے بلکل جھانسی کی رانی لگتی ہو لیکن ہم جانسی کی رانی کو بھی قابو کرنا اچھے سے جانتے ہیں۔ میری پیاری جانھسی اگر اجازت ہو تو ایک چھوٹی سی کشتی کر لوں۔

وہ بڑے ہی دلفریب انداز میں اس کی طرف جھکتے ہوئے اجازت طلب نظروں سے اس کے لبوں کو دیکھ رہا تھا۔

اور اگر تمہاری طرف سے مجھے اجازت ملے تو میں تمہارے منہ پر ایک زوردار گھسا مار لوں۔ اس نے بھی مسکراتے ہوئے اسی کے انداز میں پوچھا تھا جس پر شائزم نے اگلے ہی لمحے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے اپنا گال اس کے بالکل سامنے کر دیا تھا اور اشارے سے اسے مارنے کے لیے بھی کہہ دیا تھا۔

تم جلدی سے اپنی طلب پوری کرو پھر میں اپنی طلب پوری کروں گا۔اور ایک بات میں تمہارے خواہش میں کسی طرح کی کوئی رکاوٹ نہیں ڈال رہا تو تم سے بھی ایسی ہی امید رکھتا ہوں۔

وہ ابھی تک اس کی طرف جھکے ہوئے بول رہا تھا جبکہ اس کی ڈھٹائی پر وہ سچ میں اسے ایک زوردار گھسا مار ہی دینا چاہتی تھی

لیکن وہ اس فضول شخص سے آگے فضول حرکتوں کی امید بھی رکھتی تھی اسی لیے پیر پٹختی نیچے کی طرف چلی گئی

۔لیکن ابھی وہ اتنی آسانی سے اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں تھا اسی لئے اس کے پیچھے ہی چلتا ہوا نیچے آیا۔

ooooooo

اسے امید نہ تھی کہ یشام اس کے اچانک یہاں آنے کو اتنی آسانی سے اگنور کر دے گا وہ تو اسے بہت اچھے طریقے سے ٹریٹ کر رہا تھا

یہاں تک کہ دیدم سے ملنے سے پہلے وہ اسے اچھی اچھی ٹپس بھی دے رہا تھا تا کہ دیدم پر اس کا اچھا اثر پڑے گا وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ اس کی طرح صیام بھی اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائے

اور دیدم اسے بری نہیں لگی تھی اس کے دوست کے لئے شاید وہ اچھی بیوی ثابت ہو سکتی تھی ہاں لیکن حرم کے لئے وہ اس کی اچھی کزن ہرگز نہیں تھی۔

وہ جانتا تھا کہ حرم اسے زیادہ پسند نہیں کرتی اور یہ بات اس نے اسے صاف صاف بتا ہی دی تھی بچپن سے ہی کزنز میں چھوٹے موٹے لڑائی جھگڑے ایسے معاملوں میں زیادہ اہمیت کے حامل نہیں ہوتے۔

اور وہ جانتا تھا کہ دیدم دل کی بری ہر گز نہیں ہے۔بے شک وہ اس خاندان سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتا تھا لیکن یہاں بات اس کی نہیں بلکہ اس کے دوست کی تھی اور وہ اس کے لئے ہمیشہ بہتر ہی سوچتا آیا تھا۔

oooooo

زندگی میں کبھی اتنا کنفیوز نہیں ہوا جتنا شادی کے معاملے میں ہو رہا ہوں یہ سب لوگ تو بالکل سیریس ہی ہو گئے ہیں

۔

پہلے لگ رہا تھا جیسے وہ سارے کوئی بہانہ بنا رہے ہوں لیکن بعد میں یہ معاملہ اتنا سیریس ہو گیا وہ لوگ تو سچ میں مجھے دیدم کو دکھا رہے ہیں اور یہ دیدم میڈم ہے کون۔۔۔؟

اور اگر حرم کی بات سچ ہوئی اور یہ لڑکی دیدم اصل میں کوئی چڑیل یا بوجنی ہوئی تو نہیں مجھے شادی سے انکار کر دینا چاہیے۔

پوری زندگی کا ڈھول گلے میں لٹکا کر بجانے سے بہتر ہے کہ میں یشام کو سچ بتا دوں کہ میں اسے یہاں اس گھر میں روکنے کے لیے اسے اس کے رشتوں سے محبت کرنے کے لئے حرم کی مدد کرنے آیا ہوں

ہو سکتا ہے میری سچائی اور ایمانداری کو دیکھ کر وہ مجھے کم مارے لیکن مجھے ان شادی بیاہ کے چکر میں ہر گز نہیں پڑنا چاہیے وہ اپنی سوچ میں ڈوبا سیڑھیاں اتر رہا تھا جب سامنے سے آتی لڑکی تیزی سے اس سے ٹکرائی تھی۔

ریلی سوری معاف کیجیے گا میں اپنے دھیان میں تھا وہ جلدی سے زمین پر بیٹھتے ہوئے اس کی زمین پر گری چیزیں وغیرہ اٹھا کر اسے دے رہا تھا۔

تبھی اس کی طرف دیکھتے ہی نگاہیں تھم سی گئی وہ بس اسے دیکھنے میں مگن ہو گیا تھا۔

کوئی بات نہیں میں بھی جلد بازی میں آ رہی تھی اس نے ساری چیزیں اٹھاتے ہوئے اس کی شرمندگی مٹانے کی کوشش کی تھی اس نے ایک بار اس شخص کو باہر لون کی طرف دیکھا تھا وہ یشام کا دوست تھا جو کچھ دن یہاں رکنے کے لئے آیا ہوا تھا۔

میرا نام صیام ہے۔۔۔میں یشام کا دوست ہوں شاید آپ کو میرے بارے میں پتہ ہو گا۔وہ نجانے کیوں تعارف کروا رہا تھا لیکن وہ اس لڑکی سے بات کرنا چاہتا تھا۔

میں دیدم ہوں۔یشام اور حرم کی کزن اس نے مسکراتے ہوئے بتایا تھا۔

اچھا تو آپ ہیں وہ بوجنی۔۔۔۔۔۔آپ تو بالکل بھی چڑیل نہیں ہیں۔بلکے آپ تو بہت زیادہ۔۔۔۔۔۔۔

ہاوڈیریو۔۔۔۔۔"تم ہماری ہمت کیسے ہوئی مجھے چڑیل کہنے کی کونسے اینگل سے میں تمہیں بوجنی نظر آتی ہوں۔خود اپنی شکل دیکھی ہے تم نے بندر کہیں کے میں تمہیں چڑیل لگتی ہوں تمہاری تو۔۔۔۔۔۔۔۔"

چھوڑوں گی نہیں میں تمہیں داداجان کو بتاتی ہوں۔وہ غصے سے پاؤں پٹختی سیڑھیوں سے اتر گئی تھی۔

بولا تھا نہ ایک نمبر کی چڑیل ہے۔اس نے اپنے پیچھے حرم کی آواز سنی تھی لیکن اس دفعہ اس کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ پھیل گئی تھی

OOOOOO

گھر میں چل کیا رہا ہے دیدم کو اتنی زیادہ اہمیت کیوں مل رہی ہے اور یہ دیدم کی شادی کی بات کیسے چل رہی ہے۔

مجھے اس بارے میں کچھ بتاؤ گی وہ سامیہ کے کمرے میں آئی تھی سب کچھ جاننے کے لیے جبکہ سامیہ تو شاید خود بھی اس سارے معاملے سے بالکل لا علم تھی۔

بات کہیں نہ کہیں سچ تھی کہ گھر میں دیدم کی شادی کی باتیں چل رہی تھیں۔ چھ مہینے کے بعد اس کا ہونے والا شوہر بھی کینیڈا سے پاکستان آنے والا تھا۔ اس کی شادی چھ مہینے بعد طے پائی تھی جب کہ دیدم کی شادی یہ لوگ جلد سے جلد کرنا چاہتے تھے۔

اس بارے میں مجھے کچھ بھی نہیں پتا۔ اگر پتا چلا تو تمہیں ضرور بتا دوں گی اور اگر تمہیں پتا چلا تو تم مجھے بتا دینا ویسے بھی دیدم کی شادی کی بات تو کافی عرصے سے چل رہی ہے میرے خیال میں معاملہ حل ہو گیا ہو گا۔

کون سا معاملہ حل ہو گیا ہو گا کہ دیدم کی شادی۔۔۔۔۔

دیدم کی شادی کا معاملہ حل ہو گیا ہو گا دادا جان نے فیصلہ کر لیا ہو گا اور۔ کیا خیر پلیز اب اگر تم چلی جاؤ تو اس نے اپنے موبائل پر آنے والے منگیتر کی کال کو دکھاتے ہوئے کہا تو دیشم کو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے کمرے سے نکلنا پڑا۔

اس کے دماغ میں تو صرف ایک ہی بات چل رہی تھی کہ دیدم کی شادی ہو رہی ہے تو کیا دیدم کی شادی خداش کے ساتھ ہو رہی تھی پچھلے دنوں سے گھر میں یہی باتیں چل رہی تھیں کیا ان سب کے بعد جب خداش اور دیشم اپنا رشتہ مکمل کر چکے ہیں خداش دوسری شادی کے بارے میں سوچے گا

کیوں نہیں سوچے گا یہ اس کی سوچ نہیں ہے بلکہ یہ تو گھر کے بڑوں کی سوچ ہے اور انہیں فرق نہیں پڑتا ان سب چیزوں سے کہ ان دونوں کا آپس میں رشتہ کیسا ہے انہیں تو بس خداش کی شادی پرفیکٹ لڑکی سے کرنی ہے اور وہ جانتی تھی کہ وہ پرفیکٹ نہیں ہے۔

وہ تو ان سب کی نظروں میں باغی ہے بدتمیز ہے۔اور وہ لوگ ایسی لڑکی کے ساتھ کبھی بھی خداش کی شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔

تو ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں نے کوئی فیصلہ کر لیا ہو ممکن تھا کہ یہ سب سچ ہو اب ان سب باتوں کا جواب تو صرف خداش ہی دے سکتا تھا۔

خداش کے رویے سے لگتا تو نہیں تھا کہ وہ اس سے اب تک خفا ہے وہ اپنے ہر بدتمیزانہ رویہ کی اس سے معافی مانگ چکی تھی۔اور خداش کی محبتیں اس کی شدتیں اس بات کی گواہ تھیں کہ وہ اسے دل سے قبول کر چکا ہے۔

تو پھر گھر والوں کی سوچ اتنی آگے کیسے جا سکتی تھی وہ خداش کی شادی کے بارے میں سوچ بھی کیسے سکتے تھے اس قصے کو تو وہ آج ہی ختم کرنے والی تھی

ایک بار خداش واپس گھر آ جائے تو اس سے بات کر کے خود اس کے منہ سے سب گھر والوں کے سامنے یہ بات کہلوانے والی تھی کہ ان کا رشتہ بالکل ٹھیک چل رہا ہے اور کسی کو بھی کچھ بھی الٹا سیدھا سوچنے کی ضرورت نہیں ہے خداش کے معاملے میں وہ اب کسی طرح کی غلطی نہیں کر سکتی تھی یہ اس کی پوری زندگی کا سوال تھا

oooooo

کاظمی صاحب اگر اجازت ہو تو آپ کے اس عالیشان اصطبل میں تشریف لا سکتا ہوں وہ ہاتھ میں پکڑے کچھ کاغذات لئے باہر کھڑا اس سے اجازت مانگ رہا تھا جبکہ خداش جو اپنے ہی دھیان میں اپنے سب سے پسندیدہ گھوڑے کو نہلا رہا تھا اس کے آنے پر مسکرا دیا

اجازت شاہ صاحب۔۔۔۔۔ تشریف لائے اور بتائے کیسے آنا ہوا اسے دیکھتے ہی اس کا موڈ خوشگوار ہو گیا تھا

یہ اس کیس کے بارے میں تھوڑی سی انفارمیشن حاصل کی تھی سوچا وکیل صاحب کو دے آوں دیکھ لو کافی کچھ مل جائے گا تمہیں اس میں جو تمہاری کافی مدد کر سکے گا۔

وہ کاغذ ساتھ رکھی چھوٹی سی میز پر رکھتے ہوئے اس سے بولا تھا جب کہ خداش اپنا کام چھوڑ کر کاغذات چیک کرنے لگا تھا۔

تمہیں جانوروں میں سب سے زیادہ گھوڑا پسند ہے نا وہ اس کے گھوڑے کو سہلاتے ہوئے پوچھنے لگا تھا۔

نہیں یار تم بھی مجھے بہت پسند ہو۔اس نے اچانک لقمہ دیا تھا جس پر زریام نے اسے گھور کر دیکھا۔

میں جانور کی بات کر رہا ہوں۔اس نے گھورتے ہوئے کہا

تم خود کو انسان سمجھتے ہو حیرت ہے۔وہ اب بھی باز نہ آیا۔

تیری تو ایسی کی تیسی کہاں سے میں تجھے جانور نظر آتا ہوں اس نے پانی اور صرف سے بھری بالٹی اٹھا کر خداش کے اوپر ڈال دی تھی۔

خداش حیرانگی سے اپنے آپ کو بھیگا ہوا دیکھ رہا تھا اس نے سامنے کھڑے ذریام کو دیکھا جو خود بھی اپنی بے اختیاری پر تھوڑا پریشان ہو کر باہر کی طرف دوڑ لگا چکا تھا۔

کمینے تجھے تو میں چھوڑوں گا نہیں۔سالے خود باپ بننے جارہا ہے اور حرکتیں تیری بچوں جیسی ہیں۔تیری تو آج میں بینڈ بجاؤں گا

وہ پانی کا پائپ لیے اس کے پیچھے بھاگا تھا جبکہ ذریام سے جتنا ہو سکے وہ خود کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا کیونکہ وہ جس پانی سے اپنے گھوڑے کو نہلا رہا تھا وہ گرم تھا لیکن پائپ سے آنے والا پانی ٹھنڈا یخ تھا

○○○○○○

وہ کافی اچھے موڈ میں گھر واپس آیا تھا لیکن دیشم کو پریشان سا بیڈ پر بیٹھے ہوئے پایا۔

کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو نا طبیعت ٹھیک ہے نہ تمہاری اسے پریشان دیکھ کر وہ اس کے پاس ہی بیٹھ کر اس کے ماتھے کو چھونے لگا تھا

دیدم کی شادی ہو رہی ہے۔اس نے اسے گھورتے ہوئے بتایا تھا

تو اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے یہ تو اچھی بات ہے کہ گھر میں شادی ہو گی اچھا سا ماحول بنے گا تمہیں تو ویسے بھی شادی وغیرہ کے ماحول اچھے لگتے ہیں وہ اس کی پریشانی کو سمجھ نہیں پایا تھا۔

مطلب کے اب آپ میرے سامنے دوسری شادی کر لیں گے اور آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کی شادی کو اٹینڈ کروں اور انجوائے کروں وہ لڑنے کے موڈ میں کہتی اچانک اس کے سر پر دھماکہ کر چکی تھی خداش نے بڑی مشکل سے اپنے اچانک امڈ آنے والے قہقے کو کنٹرول کیا تھا۔

تمہیں کس نے بتایا کہ دیدم کی شادی میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی بات مکمل کر ہی نہیں پایا تھا جب وہ بیچ میں بول پڑی۔

میں آپ کو چھوٹی بچی لگتی ہوں کیا لگتا ہے آپ کو میں ابھی تک پانی کو مومو بولتی ہوں۔ یہاں آپ میری سوتن لانے کی تیاریوں میں ہیں اور آپ کو لگتا ہے کہ مجھے کچھ پتہ ہی نہیں چلے گا واہ۔

ایک بات کان کھول کر سن لیجئے خداش کاظمی اس کمرے میں میرے سوائے کوئی اور لڑکی آئی تو بالوں سے گھسیٹ کر اس کمرے سے تو کیا اس حویلی سے باہر پھینک کر آؤں گی اپنی ملکیت پر تو میں اپنی ملکیت کی بھی نظر برداشت نہ کروں۔

ابھی کے ابھی جا کر نیچے سب کو بتا کر آیئے کہ آپ پر صرف میرا حق ہے اور وہ دیدم کی بچی اس گھر سے جلدی سے جلدی رخصت ہو جائے تو بہتر ہو گا اب اگر اس نے آپ پر نظر رکھنے کی کوشش کی یا آپ کے لیے کھانا بنانے کی کوشش کی تو میں اسی ہانڈی میں اسے پکا دوں گی۔

وہ غصے سے بولتے ہوئے شاید خود بھی نہیں جانتی تھی کہ کیا کہہ رہی ہے جبکہ خداش اپنے لبوں پر ہاتھ رکھے اپنی ہنسی کو اس سے چھپانے کی کوشش کر رہا تھا

اوکے میں بتادوں گا تم اتنی پریشان کیوں ہو رہی ہو آرام سکون سے میری بات سنو یہاں بیٹھو ہم اس معاملے کو حل کرتے ہیں اس طرح چلا کر چیخ کر صرف یہ معاملہ مزید الجھے گا۔

میں کچھ نہیں جاننا چاہتی جائیے آپ اس نے دروازے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

جب کہ خداش خاموشی سے کمرے سے نکل گیا تھا وہ مزید اس سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔اور نہ ہی اپنے نئے نویلے سدھرے ہوئے رشتے کو خراب کرنا چاہتا تھا۔

لیکن دیشم کے لہجے میں اپنے لیے چاہت دیکھ کر وہ بہت خوش تھا اس کا دل خوشی سے سرشار ہو گیا تھا جتنی محبت وہ اس سرپھری لڑکی سے کرتا تھا اتنی ہی محبت وہ بھی اس سے کرتی تھی اسے بھلا اور کیا چاہیے تھا

OOOOOOO

تمہارا ایڈیا پہلی بار سنا تھا نہ دیدم مجھے لگا تھا کہ تم ایک نمبر کی پاگل ہو سمجھ نام کی کوئی چیز تمہارے اندر ہے ہی نہیں دیشم جیسی لڑکی جیلس کیسے ہو سکتی ہے لیکن تم ٹھیک تھی اور میں غلط

بہت اچھا کیا میں کہتا ہوں کہ تم نے ورلڈ کا بیسٹ کام کیا ہے اب مزید ہم اس معاملے کو کھینچیں گے نہیں یہی پر ختم کر دیں گے گھر میں تمہاری شادی کی باتیں چل رہی ہیں

داداجان نے تمہارے لئے ایک بہت اچھا لڑکا دیکھ رکھا ہے تو اب مزید دیشم کو کسی بھی طرح کی ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں ہے میں مان گیا تمہاری پلاننگ کمال کی تھی۔

وہ باہر لان میں لگے پودوں کو پانی دے رہی تھی جب خداش اس کے پاس آیا۔

گھر میں ان کی شادی کی کوئی بات نہیں چل رہی تھی نہ ہی تایا ابو اور تائی امی نے اسے خداش کا خیال رکھنے کے لیے کہا تھا لیکن دادا جان ان کی پلاننگ میں شامل تھے یہ سارا پلان دیدم نے بنایا تھا۔

ان دونوں کے بیچ چلتے مسائل کو دیکھ کر دیدم نے اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑائے تھے اور پھر کمال اداکاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے دیشم کو خوب جلایا تھا۔

میں نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ میں کمال کی اداکارہ ہوں آپ ذرا اوپر کی طرف دیکھیں آپ کی بیگم کھڑکی سے ہم دونوں کو دیکھ کر اب تک جلیس ہو رہی ہے اور یہ نہ ہو کہ وہ آپ کا کچومر اور مجھے دیگچی میں ڈال کر بھنا ہوا قیمہ بنا دے۔

میں تو نکل رہی ہوں۔ باقی آپ جانیں اور آپ کی بیگم وہ پانی کا پائپ وہیں پر چھینک کر اندر کی طرف بھاگ گئی تھی کیونکہ وہ مزید دیشم سے کوئی پنگا نہیں لینا چاہتی تھی

ooooooo

آخر کار وہ جیت گیا تھا اس سے لڑ جھگڑ کر اس نے اپنی بات منوالی تھی

ان کا سفر شروع ہو چکا تھا دادا جان کو تو وہ پہلے ہی منا چکا تھا کہ وہ لوگ کلام جائیں گے پہلے تو اتنی سردی میں وہ ان لوگوں کو اتنی ٹھنڈی وادی میں بھیجنے کے حق میں نہیں تھے

لیکن اس کی ضد کے سامنے وہ بلا کس کی چلنے دیتا تھا اور پھر اس نے دادا جان کو پتہ نہیں کس طرح اپنی محبت کی داستان سنائی تھی اور کہا تھا کہ وہ دونوں پہلی دفعہ وادی کلام میں ملے تھے

اور وہیں جا کر ان دونوں نے ایک دوسرے کے دل میں اپنا گھر کیا تھا اور وہیں اسی وادی سے اپنی نئی زندگی کی شروعات کرنا چاہتے ہیں تو پھر داداجان اس کی اس کہانی کو کیسے نہ مانتے

اس وقت وہ گاڑی میں فل رومانٹک میوزک چلائے سفر شروع کر چکا تھا جب کہ وہ اکتائے ہوئے بیٹھی تھی داداجان نے توان کے ٹکٹ بک کروائے تھے لیکن اس نے کہا کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ رومینٹک سفر پر جانا چاہتا ہے

داداجان کو تو اس کی ہر بات پسند آ رہی تھی ان کو کوئی اعتراض ہی نہ تھا۔

چہرہ ہے یا پھول کھلا

زلف گھنیری شام ہے کیا

ساگر جیسی آنکھوں والی

یہ تو بتا تیرا نام ہے کیا

نام تو میں جانتا ہوں آپ کو ہم مسز شائزم کے نام سے جانتے ہیں لیکن یہ منہ کیوں بنایا ہوا ہے ذرا سا مسکرا دو ڈارلنگ ہم ہنی مون پر جا رہے ہیں۔

اس طرح سے منہ لٹکا کر جاؤ گی تو کیا ہنی مون اچھے سے گزار پائیں گے۔۔۔؟ اس کے کب سے بنے ہوئے منہ کو دیکھ کر وہ کہنے لگا تھا وہ جتنا خوش تھا اس کا موڈ اتنا ہی خراب تھا۔

شائزم پلیز۔۔۔۔ تمہارے ساتھ آ گئی ہوں نا کر لی نا تم نے اپنی من مانی اب خدا کے لئے مجھے تنگ مت کرو۔ وہ کافی اکتائے ہوئے لہجے میں بولی۔

میں تمہیں تنگ نہیں خوش کرنے کی کوشش کررہاہوں یار پلیز اس طرح سے ناراض مت ہو۔میں جانتاہوں تم مجھ سے ناراض ہو میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا ہے لیکن میں تمہیں تمہارے ہر سوال کا جواب دوں گا۔

تمہارے پاس کوئی جواب نہیں ہے کیونکہ میں تمہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی ہوں۔اسی لیے مجھے دھوکا دینے کی بے وقوف بنانے کی کوشش تو تم کرنا ہی مت۔

تم نے وہ کیا جو تم چاہتے تھے اب میں وہ کروں گی جو میں چاہتی ہوں۔میں بہت جلدی تمہارے اور اپنے اس رشتے کو ختم کردوں گی تمھارے جیسے شخص کے ساتھ اپنی زندگی برباد نہیں کرسکتی۔

میرے جیسے شخص کے ساتھ تم رہنا چاہو یا نہ رہنا چاہو۔لیکن یہ رشتہ اب کبھی ختم نہیں ہوگا یہ بات اپنے ذہن میں جتنی جلدی بٹھا سکتی ہو تو تمہارے حق میں بہتر رہے گا

وہ کافی دیر سے اسے پیار سے سمجھانے کی کوشش کررہا تھا اس کی ہٹ دھرمی پر ضدی لہجے میں بولا اور گاڑی کی سپیڈ مزید تیز کرگیا۔جب کہ وہ بھی چہرہ پھیر چکی تھی۔

oooooo

کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں پر بھی جانے کی وہ دونوں ایک دوسرے سے یہاں گھر کے اندر بھی تو مل سکتے ہیں میرا نہیں خیال کہ اس طرح کی کوئی بھی فضول حرکت کرنے کی ضرورت ہے

ہم گھر کے اندر ہی اندر ان کی ملاقات کروادیتے ہیں۔حرم اس طرح باہر تنہائی میں ملنا مجھے بالکل بھی ٹھیک نہیں لگتا نہ ہی ہمارا کلچر اس چیز کی اجازت دیتا ہے۔

اور ویسے بھی تمہارے گھر والے شادی تک آ گئے ہیں تو ایک ملاقات تو وہ کرواہی دیں گے خود سے ہی ہمیں الٹے سیدھے پلین بنانے کی ضرورت نہیں ہے

اسے حرم کا آئیڈیا بہت برا لگا تھا وہ دیدم اور صیام کی ملاقات کروانے کی پلاننگ کر رہی تھی۔

میں نے کب کہا کہ وہ اکیلے میں ملیں گے ہم سب جائیں گے گھومنے پھرنے کے لیے بس بہانہ لگائیں گے کہ ہم صیام سر کو اپنا ملک دکھانا چاہتے ہیں۔ حرم نے اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بتایا تھا

وہ یہ پورا ملک گھوما ہوا ہے چپکے چپکے کو وہ بہت اچھے طریقے سے جانتا ہے بہت فضول آئیڈیا ہے کوئی ضرورت نہیں ہے اس طرح کی کوئی بھی اوٹ پٹانگ حرکتیں کرنے کی۔

شوہر سر آپ کتنے معصوم ہیں آپ کو تو کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔میں جانتی ہوں کہ صیام سر پاکستان کا چپا چپا گھومے ہوئے ہیں چلیے دادا جان بھی جانتے ہیں بابا جان بھی جانتے ہیں لیکن دیدم آپو تو نہیں جانتی نا۔

نہ اماں کو پتہ ہے نہ چاچی کو پتہ ہے تو ہم ان کے سامنے انہیں گھومانے کے لئے لے کر جائیں گے اسی بہانے سب گھر والوں کی اوٹنگ بھی ہو جائے گی۔

میں ابھی جا کر سب سے بولتی ہوں دیکھئے گا میرا آئیڈیا سب کو پسند آئے گا۔اور وہاں باہر جا کر نا ہم دیدم آپو اور صیام سر کی ملاقات کروائیں گے۔

مطلب کے ہم سب جائیں گے۔۔۔؟وہ ابھی تک شاید اس کی پوری بات کو سمجھا نہیں تھا

ہم سب نہیں ہم سب گھر والے جائیں گے اس نے انگلی کے اشارے سے یشام کو بیچ سے نکالا تھا مطلب کہ وہ اسے اپنے ساتھ لے کر نہیں جانا چاہتی تھی۔

مطلب کے تم مجھے اپنے ساتھ لے کر نہیں جا رہی آخر اس نے پوچھ ہی لیا تھا۔

ہائے اللہ آپ بھی چلنا چاہتے ہیں یہ ہوئی نہ بات مجھے لگا تھا کہ سب گھر والوں کے ساتھ شاید آپ جانے میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں گے۔وہ خوشی سے چہکتے ہوئے بولی۔

بہت اچھی بات ہے آپ بھی چلے اسی بہانے آپ بھی سب سے تھوڑی دیر گل مل لیں گے۔مجھے یقین ہے آپ کو بہت اچھا لگے گا سب کا ساتھ ہم سب ساتھ میں گھومیں گے کھائیں گے پیئیں گے انجوائے کریں گے۔وہ بہت خوشی سے بتا رہی تھی۔

تم نے پہلے سہی سوچا تھا میں نہیں جا رہا اور نہ ہی مجھے اس طرح کے کسی گیدرنگ میں انٹرسٹ ہے تو تم لوگ جاؤ انجوائے کرو وہ اچانک اپنی بات سے مکر گیا تھا جس پر حرم کندھے اچکا گئی۔

مجھے پہلے ہی پتا تھا انکار کر دیں گے۔خیر کوئی بات نہیں میں تیاری کرتی ہو جانے کی وہ برا منائے بنا بولی تھی جبکہ یشام نے اچانک اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ لیا اور بڑی محبت سے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں قید کیا تھا
۔

کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ان سب کو بھیج کر تم میرے ساتھ رومینٹک سی ڈیٹ پر چلو۔اس نے نرمی سے اس کے چہرے پر اپنی انگلی پھیرتے ہوئے کہا۔

Urdu Novels Ghar

ہو تو سکتا ہے لیکن یہ لوگ میری پلاننگ خراب کر دیں گے آپ کو نہیں پتا یہاں پر صرف میں ہی سمارٹ ہوں۔ ہم کل بھی تو جا سکتے ہیں نہ ڈیٹ پہ وہ انکار کیے بنا بولی تھی۔

فائن جیسی تمہاری مرضی اس نے محبت سے اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے کہا تو اس کے چہرے پر پیاری سی مسکان آ گئی۔

آپ بہت اچھے ہیں شوہر سر میری ہر بات مان لیتے ہیں آئی لو یو اس نے جوش سے کہتے ہوئے اس کے گال پر اپنے لب رکھنے چاہے تھے لیکن وہ بے ساختگی میں ہی اپنا چہرہ اس کے لبوں کی طرف پھیر چکا تھا۔

حرم کے تو وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایسا کچھ ہو جائے گی اپنے لبوں پر اس کے نازک لبوں کا لمس محسوس کرتے یشام خود بھی حیران رہ گیا تھا

حرم نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھ دیا تھا اس سے اس طرح کی کوئی حرکت ہو جائے گی یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا وہ جو کب سے حیران کھڑا اسے دیکھ رہا تھا اپنی مسکراہٹ دبا کر اپنے چہرے پر مزید حیرانگی سجائی

یہ کیا۔۔۔۔حرم اس طرح اچانک سے تم ایسا کیسے کر سکتی ہو وہ بات کو کھینچنے لگا تھا جب کہ وہ جو سوچ رہی تھی کہ وہ اس بارے میں بات نہیں کرے گا

حیرانگی سے اس کی جانب دیکھنے لگی

اب یہ تو غلطی سے ہی ہوا تھا وہ اس پر کیا کہتی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا پتا نہیں کیسے ہو گیا غلطی سے میں تو آپ کے گال پر کس کرنے والی تھی۔

ارے ایسے کیسے ہو گیا غلطی سے کس بھی کیا غلطی سے ہوتا ہے تم بھی انتہا کر رہی ہو ایسا بھی کیا ہوتا ہے۔ تمہیں مجھے کس کرنے سے پہلے کم از کم سوچنا تو چاہیے تھا۔

اس کی پریشانی سے خراب ہوتی حالت دیکھ کر اسے مزہ آ گیا تھا وہ اسے مزید پریشان کرنے لگا۔

ارے اس میں سوچنے والی کون سی بات ہے آپ نے بھی تو مجھے کیا تھا نا جب ہم انگلینڈ میں تھے۔اس نے اسے یاد دلایا تھا

ہاں تو وہ تو تم میری بیوی ہو میں تم سے پیار کرتا ہوں میں تو تمہیں ابھی بھی۔ کس کر۔ سکتا ہوں میں تمہارے ساتھ کچھ بھی کرنے کا مکمل حق رکھتا ہوں لیکن تم اس طرح۔۔۔۔

واہ جی واہ مطلب آپ شوہر ہیں تو کچھ بھی کرنے کا حق رکھتے ہیں اور میں بیوی ہوں تو کچھ بھی نہیں کر سکتی کان کھول کر سن لیجئے آپ بھی میرے شوہر ہیں اور میں بھی آپ پر پورے حق رکھتی ہوں میں جو چاہے کر سکتی ہوں ایک کس کروں یا ہزار کون ہے مجھے روکنے والا۔۔۔۔۔؟

آئے بڑے شوہر سر کہیں کے اپنی باری پر یاد نہیں آتی یہ الٹی سیدھی باتیں اسے تو سچ مچ میں غصہ آ گیا تھا۔

اچھا چلو ٹھیک ہے آئندہ احتیاط کرنا دوبارہ ایسی غلطی نہیں ہونی چاہیے۔وہ بات کو ختم کرنے کے موڈ میں بولا تھا جبکہ حرم اسے گھور کر رہ گئی۔

اووو ہیلو کیوں نہیں ہونا چاہیے دوبارہ میں ہزار بار کروں گی کون ہے مجھے روکنے والا جس طرح آپ میرے شوہر ہیں۔میں بھی آپ کی بیوی ہوں میں کچھ بھی کر سکتی ہوں

اور میں دوبارہ کیا تو بارہ بھی کروں گی اور ہاں اب میں جا رہی ہوں نیچے فضول باتوں میں میرا وقت خراب کر رہے ہیں۔

حرم الٹے سیدھے ہاتھ نچاتی اسے اپنی طرف سے بہت تگڑا جواب دے کر کمرے سے باہر نکل گئی تھی جبکہ اس کے جاتے ہی یشام کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ بکھر گئی تھی اور وہ اس کی محبت محسوس کر کے سرشار ہوا تھا میری معصوم سی لڑاکا بیوی۔ وہ زیر لب بڑبڑاتے ہوئے اس کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔

oooooo

زریام آپ کو بالکل بھی بخار نہیں ہے۔ اس نے تیسری چوتھی بار اس کے ماتھے کو چھوا تھا شاید کہیں سے ہلکا پھلکا سا گرم محسوس ہو جائے لیکن اسے بخار بالکل بھی نہیں تھا

وہ پتا نہیں کیوں کب سے اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا اور خود بیڈ پر الٹا لیٹا ہوا اسے کہہ رہا تھا کہ وہ بیمار ہے اسے سخت بخار ہے

چپ رہو تم بیوی جب میں تمہیں کہہ رہا ہوں کہ میں بیمار ہوں تو میں بیمار ہوں تمہیں کیوں سمجھ میں نہیں آ رہا بہت جلدی ہے نیچے جا کر سب کو خوش کرنے کی میری خدمت کرو

شوہر بیمار ہے اور تمہارے سیر سپاٹے ختم نہیں ہو رہے وہ غصہ ہونے لگا تھا

خدایا زریام مجھے سیر سپاٹے کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے مجھے نیچے جا کر کام کرنا ہے آپ سمجھ کیوں نہیں رہے ہیں ۔کیا سوچ رہے ہوں گے سب کے میں نو بجے تک کمرے میں گھسی ہوئی ہوں۔

تو میں بھی تو نو بجے تک کمرے میں گھسا ہوا ہوں تمہارا شوہر بیچارہ بیمار پڑا ہے اور تم اس کا خیال کرنے کے بجائے پتا نہیں کس کس کے بارے میں سوچ رہی ہو وہ اسے شرم دلانے کی کوشش کر رہا تھا۔

اگر آپ بیمار ہوتے تو میں نہیں جاتی آپ کے پاس سے لیکن آپ کہیں سے بیمار نہیں ہیں۔

اچھا تو مطلب میں جھوٹ بول رہا ہوں وہ اسے گھورتے ہوئے بولا

میں نے یہ کب بولا کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں میں بس یہ کہہ رہی ہوں کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔وہ گھبرا کر بولی۔ کہیں اب وہ اس بات پر اس سے خفا نہ ہو جائے

سمجھ گیا میں بیوی سب سمجھ گیا بیمار شوہر سے زیادہ تمہیں جانے کی جلدی ہے لوگوں کی باتوں کی پرواہ تو تم یہاں کیوں بیٹھی ہو جاو چلی جاؤ۔ کیا فرق پڑتا ہے یہاں شوہر بخار سے تڑپ تڑپ کر بے ہوش ہو جائے۔

بخار سے تڑپنے کے لیے بخار ہونا چاہیے عمایہ نے اس کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا جس پر زریام نے اسے گھور کر دیکھا وہ گھبرا کر نظریں جھکا گئی۔

تمہیں جانا ہے نا تو جاو چلی جاؤ بیکار میں میرے منہ لگنے کی ضرورت نہیں ہے میں پہلے ہی بیمار ہوں۔

یہاں گھر میں کوئی اور بیمار ہوتا تو میڈم بیٹھ کر اتنی خدمتیں کر رہی ہوتی اور یہاں شوہر نیم بے ہوش حالت میں پڑا ہے کسی کو پرواہی نہیں۔

نیم بے ہوشی کی حالت ایسی نہیں ہوتی عمایہ کی زبان میں کھجلی ہوئی تھی زریام نے ایک بار پھر سے اسے گھورا مطلب وہ اس کی کسی بات کو سچا سمجھنے کو تیار نہیں تھی۔

نکلو ابھی کے ابھی نکلو اس کمرے سے تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ میں تم سے اپنی خدمتیں کرواوں۔شام تک یہ خوبصورت شکل مجھے مت دکھانا۔صرف رات میں دکھانا۔جاؤ نکلو اس کمرے سے ابھی تو میں تمہارے ساتھ بالکل نہیں رکنا چاہتا وہ اسے کمرے کے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا تھا۔

اچھا نہ میں خیال رکھ رہی ہوں آپ کا۔آپ کی خدمت کر رہی ہوں آپ۔۔۔۔۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے احسان عظیم کرنے کی میں یہی بخار میں تڑپ کر نیم بے ہوش سے بے ہوش بھی جاؤں تو بھی واپس اس کمرے میں نہ آنا گیٹ آؤٹ دفع ہو جاؤ میں اپنے بخار کے ساتھ خود اپنا خیال رکھ سکتا ہوں مجھے بیوی نہیں چاہیے۔

تم جا کر باقیوں کی خدمت کرو۔اس کا اشارہ اب بھی کمرے کے دروازے کی طرف تھا۔

چلیں ٹھیک ہے میں جا رہی ہوں آپ غصہ مت ہوں نا اس نے آخر بات ختم کرتے ہوئے اٹھنا چاہا تو زریام کا منہ کھل گیا۔

مطلب اب تم بیمار شوہر کو اس حالت میں چھوڑ کرنے جا رہی ہو شرم سے ڈوب مرو بیوی وہ کسی بھی حالت میں خوش نہیں ہو رہا تھا عمایہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔اس طرح کی سچویشن کو پہلی دفعہ فیس کر رہی تھی

زریام میں جاؤں کہ نہیں جاؤں گا بات کلیئر کر دیں نا۔وہ تنگ آ کر بولی۔

یہاں آ کر میرا سر دباؤ میری نکمی بیوی۔وہ اسے کسی بھی قیمت پر خود سے دور نہیں جانے دینا چاہتا تھا آج اسے چھٹی تھی اور وہ بالکل بھی بیمار نہ ہونے کے باوجود بہانے سے بیمار ہو کر اسے اپنے قریب رکھ رہا تھا۔

وہ اس کے پاس آتے ہوئے اس کے سرہانے کے پاس بیٹھ کر آہستہ آہستہ اس کا سر دبانے لگی بس وہ خوش ہو جائے اس سے۔ جب کہ زریام نے اس کی گود میں اپنا سر رکھتے ہوئے اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بنا لیا تھا۔

اس طرح سے میں سر نہیں دبا سکتی پیچھے ہٹیں پلیز آپ صرف سر دبائیں میرے ساتھ فری نہ ہوں سمجھیں۔

وہ اس کے غصے کی وجہ سے ہلکی سی ہی مگر اس سے ناراض تو تھی۔

میں تو ایسے ہی سر دبواتا ہوں فری ہو کر اس کا ہاتھ اس کی کمر پر بے لگام گردش کر رہا تھا۔

جب باہر سے امی کی آواز آئی۔

عمایہ بچے کہاں رہ گئی تم وہ دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے بولی تو زریام نے اس کی گود سے سر نہیں اٹھایا تھا۔

کیا ہوا میرا بچہ تم ٹھیک تو ہو اسے اس طرح سے ذریام کا سر دباتے دیکھ وہ پریشانی سے اس کے پاس آئی تھیں۔

امی ان کی طبیعت خراب ہے سر میں درد ہے میں ان کا سر دبا رہی ہوں۔ اس نے شرمندگی سے اس کا سر اپنی گود سے ہٹانا چاہا تھا لیکن وہ آنکھیں بند کیے پرسکون پڑا تھا۔

ہائے اللہ میرے بچے کی طبیعت خراب ہے عمایہ بیٹا تم اس کا سر دباؤ میں اس کے لئے چائے بنا کر لاتی ہوں۔ کہیں بخار ہی نہ ہو گیا ہو۔ امی پریشانی سے کہتی واپس باہر جا چکی تھیں جبکہ زریام نے مسکراتے ہوئے ایک بار پھر سے اس کے گرد اپنی بانہوں کا حصار مضبوط کر لیا تھا۔

آپ بہت شیطان ہیں زریام۔ اس کا ہاتھ پھر سے اپنی کمر پر محسوس کرتے ہوئے وہ بولی۔

شرم کرو بیوی شوہر کو شیطان نہیں کہتے اللہ ناراض ہوتا ہے۔وہ شرارت سے شرم دلاتے بولا جبکہ اس کے شرارتی انداز پر وہ بھی مسکرادی تھی

ooooo

اپنا خیال رکھیے گا اور مجھے بہت سارا مس کیجئے گا میں جلدی واپس آجاؤں گی ہم اندھیرا ہونے سے پہلے لوٹ آئیں گے
۔

وہ ہلکی پھلکی تیاری کے ساتھ اس سے کہہ رہی تھی جو کب سے بیٹھا صرف اسی کو ہی دیکھے جارہا تھا وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔

میں نہیں رکھ رہا نا خیال یہ تو تمہارا فرض ہے نا باقی حق تو بڑے اچھے سے جتاتی ہو وہ صبح والی بات یاد کرتے ہوئے بولا ۔جبکہ حرم کے چہرے پر سرخی بکھر گئی۔

جلدی واپس آکر اپنا فرض نبھاو۔اس نے شرارت سے کہا تو حرم پیاری سی مسکان کے ساتھ مسکرادی۔

میرے ساتھ رہ کر آپ بالکل میرے جیسے ہوتے جارہے ہیں بہت اچھی بات ہے میں آپ کا خود خیال رکھوں گی آپ کو اپنا خیال رکھنے کی ضرورت نہیں ہے بس مجھے مس کیجئے گا۔

اس نے اس کے پاس آتے ہوئے کہا۔اور اس کے ساتھ بیٹھ کر اس کے سینے کے ساتھ لگتے ہوئے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے گرد پھیلا کر تھام لیا۔

میں بہت پیاری ہوں نہ۔۔۔؟وہ آنکھیں بند کیے اس سے پوچھ رہی تھی اس کے انداز پر مسکرا دیا۔

اگر تم تعریف سننے کے موڈ میں ہو تو جانے کا ارادہ کینسل کر دو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں تمہاری بہت ساری تعریف کروں گا۔اس کی گرد اپنی باہوں کا حصار تنگ کرتے ہوئے اس نے اس کی گردن پر اپنی گرم سانسوں کا لمس چھوڑا تھا۔

اور اس کی اس حرکت نے حرم کو کانپنے پر مجبور کر دیا۔

ارادہ کینسل تو نہیں ہو سکتا آپ ابھی ہلکی پھلکی تعریف کر دیں دیکھیں میں کتنی پیاری لگ رہی ہوں۔اس نے بڑی معصومیت سے اس کی توجہ اپنی طرف دلائی تھی جب کہ وہ تو پہلے سے ہی پورا کا پورا ہی اس کے سحر میں قید تھا۔

چلو کیا یاد کرو گی۔بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔اب مزید میں تمہاری تعریفیں کل کروں گا ڈیٹ پر اس نے آہستہ سے اس کے چہرے کے گرد میں ہاتھ پھیلاتے ہوئے اس کے ماتھے کو چوما اور پھر وہ جو اس کی قید سے آزاد ہونے والی تھی کہ وہ اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر اس کی راہ فرار بند کر گیا۔

اب جو حق حاصل ہے کبھی کبھی لے لینا چاہیے۔تمہیں بھی کھلی چھوٹ ہے اور باقی کے حقوق میں کل وصول کر ہی لوں گا وہ ذو معنی انداز میں بولا

کون سے حقوق۔۔۔؟اس کے ذو معنی انداز نے حرم کو پوچھنے پر مجبور کر دیا تھا۔

اب وہ تو میں تمہیں کل ہی بتاؤں گا نا بس یہ سوچ لو کہ اب ہم اس رشتے کو مکمل کرنے والے ہیں ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے کے ہونے والے ہیں۔اب مزید یہ دوریاں ہم میں نہیں رہیں گے۔

لیکن ہم میں تو کوئی دوریاں نہیں ہیں ہم تو ایک ہی ہیں نا اور ہمارا رشتہ بھی مکمل ہے۔وہ کنفیوز تھی۔

جاؤ وہ سب لوگ جانے کے لیے تیار ہیں اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے اس نے بات ختم کر دی تھی۔

او میں بھول ہی گئی میں جلدی واپس آ جاؤں گی آپ اپنا خیال بالکل مت رکھیے گا وہ میرا کام ہے بس مجھے مس کیجئے گا اس نے جاتے ہوئے اسی کے انداز میں اس کے ماتھے پر بوسہ دیا اور کمرے سے باہر بھاگ گئی۔

جبکہ وہ اس کا نرم سا لمس اپنے ماتھے پر محسوس کرتا مسکرا دیا تھا۔

ooooooo

آپ کو یہاں گھمانے کے لیے کوئی نہیں لے کر آیا آپ کو یہاں دیدم آپی سے ملانے کے لئے لائے ہیں اور آپ یہاں کیمرہ لے کر تصویریں کیوں بنا رہے ہیں۔

ادھر دیں مجھے کیمرا اور ادھر جائیں سب گھر والوں کے پاس حد ہی ہو گئی میرے پلان کا بیڑا غرق کر رہے ہیں۔ وہ صیام کے ہاتھ سے کیمرہ کھینچتے ہوئے غصے سے بولی تھی۔

زیادہ بہانے لگانے کی ضرورت نہیں ہے بھابھی جی آپ یہاں مجھے دیدم سے ملوانے کے لیے نہیں لائی تھی آپ یہاں یشام اور داداجان کو ایک دوسرے سے باتیں کرنے کا موقع دینے کے لئے مجھے اور باقی سب گھر والوں کو لے کر آئی ہے اور وہاں بچارے ملازموں کو بھی چھٹی کروا دی۔

اور بیچارے داداجان پہلے ہی بیمار تھے اور آپ کو یہ غلط فہمی ہے نہ کہ یشام ان کا خیال رکھے گا تو۔ اسے دور کر دو وہ ایسا کچھ بھی نہیں کرنے والا پچھتاؤ گی تم اسی لیے تو میں یہاں آنے سے منع کر رہا تھا لیکن تمہارے دماغ میں جو چلتا ہے تو اسی پر مہر لگا دیتی ہو دیکھ لینا یشام داداجان کا حال بھی نہیں پوچھے گا

اللہ اللہ جب بھی کیجئے گا منحوس بات ہی کیجئے گا یہاں میں صرف داداجان کے لیے نہیں آئی مجھے پتا ہے میرے شوہر سر بہت اچھے ہیں وہ داداجان کا بہت خیال رکھیں گے

اور داداجان زیادہ بیمار نہیں ہیں بلکہ ہلکا سا بخار ہے ان کو اگر گھر میں ملازم ہوتے تو شاید یشام کمرے سے باہر نہیں نکلتے لیکن مجھے یقین ہے جب انہیں پتہ چلے گا کہ گھر میں داداجان اور ان کے علاوہ کوئی نہیں ہے تو وہ داداجان کا خیال ضرور رکھیں گے

اور دوسری بات یہ سب گھر والے نہ آپ کی شادی دیدم آپو سے کروانے کے لیے بالکل سیریس ہیں وہ بہت اچھی ہے میں مذاق کر رہی تھی کہ وہ بوجنی اور چڑیل ہیں۔

آپ کہیں شادی سے بھاگنے کا پلان تو نہیں بنا رہے ہیں میری باتیں سن کر اس نے اپنے دل کو زبان دی تھی۔

اب اس حسینہ کے سحر سے بچ کر نکلنا ممکن نہیں۔وہ پوری طرح دیدم کے نقوش میں کھویا ہوا بول رہا تھا جو دیشم کو جلیس کرنے کے لئے خداش کے آگے پیچھے گھوم رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ دیشم کی نگاہوں کو خود پر محسوس کر کے خداش کے پیچھے چھپ رہی تھی

ooooooo

اسے کافی بھوک لگی ہوئی تھی صبح اس نے ناشتہ نہیں کیا تھا ابھی تک کوئی بھی ملازم کمرے میں کھانا دینے کے لیے نہ آیا تو وہ نیچے چلا آیا لیکن پوری حویلی ویران پڑی تھی۔

یہ کیا گھر میں تو کوئی بھی نہیں ہے ملازم شاید آج چھٹی پر ہیں چلو کوئی بات نہیں میں کسی ہوٹل چلا جاتا ہوں۔

ویسے بھی یہاں گھر پر رہ کر کیا کروں گا۔۔۔۔؟وہ کمرے میں آکر اپنا جیکٹ پہنتا گھر سے جانے کا ارادہ کر چکا تھا

ابھی وہ سیڑھیوں پر ہی پہنچا تھا جب اسے کسی کے کھانسنے کی آواز سنائی دی۔

کون ہے باہر بیٹا ذرا پانی دے جانا۔اور یہ دیکھ جاؤ خداش نے کون سی دوائی دینے کے لئے کہا تھا۔دادا جان کی آواز کو وہ پہچان چکا تھا۔ان کی کمزور سی آواز اس بات کی گواہ تھی کہ وہ بیمار ہیں۔

وہ ان کے کمرے کے آگے سے گزر کر باہر نکل آیا تھا۔اس نے باہر آکر ہر طرف دیکھا یہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا عجیب تھے سب لوگ اگر وہ بیمار تھے تو ان لوگوں کو جانا ہی نہیں چاہیے تھا

ایسی بھی کیا باہر نکلنے کی دلچسپی تھی کہ بیمار انسان کو چھوڑ کر چلے گئے اور گھر میں کوئی ملازم تک موجود نہیں تھا عجیب لاپرواہ لوگ تھے۔

اسے ان لوگوں کی یہ حرکت بہت بری لگی تھی وہ واپس اندر آیا۔اور ہلکے سے دروازے کو کھول کر کمرے کی طرف دیکھا وہ بیڈ پر لیٹے ہوئے تھے اسے دیکھ کر ان کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی تھی۔

یش۔۔۔۔۔۔وہ بے حد خوشی سے اٹھ کر بیٹھنے لگے تھے جبکہ وہ کافی اکھڑے ہوئے انداز میں بولا۔

باہر کوئی بھی نہیں ہے نہ کوئی ملازم ہے نہ ہی کوئی گھر کا فرد میں ہی تھا اور میں بھی جا رہا ہوں اب باہر میں خداش کو فون کر دیتا ہوں وہ کسی ملازم کو بھیج دے گا۔

اس نے کہہ کر دروازہ بند کرنا چاہا تھا۔جب اسے ان کی آواز سنائی دی

یش پانی۔۔۔۔۔"اس کے ہاتھ رک گئے تھے اس کا دل چاہا کہ وہ کہہ دے کہ ملازم آ کر پانی دے دے گا لیکن وہ اتنا بے مروت نہیں تھا اس کی ماں نے اس کی ایسی پرورش تو نہ کی تھی کہ وہ ایک بیمار انسان کو پانی تک نہ پلاتا۔

وہ جلدی جلدی قدم اٹھاتا اندر داخل ہوا کچھ فاصلے پر کھڑے پانی کے جگ سے پانی نکالتا ہوا وہ ان کے پاس رکھ چکا تھا جب کہ داداجان جو اس کے ہاتھ میں پانی کا گلاس دیکھ اپنا ہاتھ اوپر کر چکے تھے گلاس تھامنے کے لیے وہ ہوا میں ہی رہ گیا۔

اس کا ارادہ باہر نکل جانے کا تھا جب اس کا دھیان سامنے پڑی میڈیسن پر گیا۔

یہ میڈیسن کھانی ہے شاید آپ نے دوپہر کے کھانے سے پہلے اسے ان کی تھوڑی دیر پہلے والی بات یاد آئی جب وہ پوچھ رہے تھے کہ خداش نے کونسی میڈیسن کھانے کے لئے دی تھی۔

اس میڈیسن کے بعد کھانا کون دے گا۔۔۔؟ وہ کافی اکھڑے ہوئے انداز میں پوچھ رہا تھا۔

میں لے لیتا ہوں بیٹا تھوڑی دیر میں ملازم آجائے گا۔

یہ میڈیسن کھانے کے فورا بعد آپ نے کھانا کھانا ہے لیجئے یہ میڈیسن میں کچن میں دیکھ کر آتا ہوں کچھ کھانے کے لئے ہے کہ نہیں۔

وہ ایک گولی نکال کر ان کی ہتھیلی پر رکھتا پانی کا گلاس انہیں تھما کر باہر نکل گیا تھا جب کہ داداجان سے یہ خوشی سنبھالی نہیں جا رہی تھی کہ ان کا پوتا ان سے باتیں کر رہا ہے

OOOOOO

Urdu Novels Ghar

اس نے کچن میں آکر سارے برتن دیکھے تھے لیکن کھانے کے لئے کچھ بھی بنا ہوا نہیں تھا اسے بے شک اس انسان سے کوئی ہمدردی نہ تھی لیکن پھر بھی نہ جانے کیوں وہ اس کے لئے کھانا بنانے لگا۔

کھانا بنانا اس کے لئے ہر گز کوئی مشکل کام نہیں تھا اس نے زیادہ سے زیادہ 25 منٹ کا وقت لیا تھا۔ اتنے کم وقت میں وہ ان کی صحت کے لحاظ سے ان کے لیے ایسا ہی ہلکا پھلکا سب کچھ بنا سکتا تھا۔

یقیناً یہ کھانے کے بعد ان کی میڈیسنس اچھا اثر کر سکتی تھی۔ وہ ایک ذمہ دار انسان تھا اسے اپنی ہر طرح کی ذمہ داری کا احساس تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ اس وقت وہ اس شخص کے ساتھ گھر پر بالکل تنہا ہے۔ اور وہ بیمار شخص اس کے رحم و کرم پر ہے۔

اس نے کھانا بنانے کے بعد خود ٹیسٹ کیا تھا نمک مرچیں سب کچھ بالکل پرفیکٹ تھا۔ وہ پیشنٹ تھے ان کے لئے ذرا بے احتیاطی خطرناک ثابت ہو سکتی تھی اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی وجہ سے کسی کو بھی تکلیف ہو۔

اور یہ سب کچھ وہ ان کے لئے تو ہر گز نہیں کر رہا تھا۔ اس کے پیچھے کی وجہ تو حرم تھی۔ جس کی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔ بے شک وہ ان سب سے نفرت کرتا تھا لیکن حرم ان سب سے محبت کرتی تھی۔ اور اس کے لئے صرف حرم کی محبت ہی کافی تھی دنیا کے ہر دکھ سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے۔

اور وہ لڑکی جو اسے دنیا کی سوچ سے دور لے کر جا سکتی تھی کیا وہ اس کی خوشی کے لیے اتنا بھی نہ کرتا

○○○○○○○

یہ کھانا کھالیں آپ اس وقت میں دال ہی بنا سکتا تھا آپ کے لئے اور یہ دال کافی ہلکی ہے۔ ہسپتال میں اکثر پیشنٹ کو دی جاتی ہے۔ میرا نہیں خیال کہ یہ آپ کی صحت پر کوئی برا اثر ڈال سکتی ہے۔ آپ یہ کھا لیجیے۔ وہ کھانے کی ٹرے ان کے سامنے رکھتے ہوئے بول رہا تھا

یہ کس نے بنائی ہے کیا کوئی بنا کر گیا تھا دوپہر کا کھانا۔۔۔؟ مجھے تو خداش نے کہا تھا کہ دوپہر میں ملازم آئے گا۔ کیا باہر کوئی ملازم آیا ہوا ہے وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگے۔

وہ اس سے باتیں کرنا چاہتے تھے اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتے تھے۔ لیکن یشام کے چہرے کی بیزاری صاف کہہ رہی تھی کہ وہ وہاں سے جانا چاہتا ہے۔ یشام کے چہرے کے سارے تاثرات وہ پڑھ سکتے تھے لیکن وہ نہیں چاہتے تھے کہ وہ ان کی نظروں سے دور جائے

یہ کسی ملازم نے نہیں میں نے بنایا ہے وہ ادھر کچن میں کچھ بھی نہیں تھا جو میں آپ کو کھانے کے لئے دے سکتا اسی لئے جو میں جلدی میں بنا سکا وہ بنا کر لے آیا ہوں آپ کے لئے امید کرتا ہوں کی آپ کو پسند آئے گا۔

اور اگر پسند نہیں بھی آ رہا تو ابھی کھا لیجئے کیونکہ یہاں پر اور کچھ بھی نہیں ہے جو میں آپ کو دے سکوں اور پیشنٹ کے لئے ایسے ہی کھانے ہوتے ہیں۔

تمہیں کھانا بنانا بھی آتا ہے اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ مریضوں کو کون سا کھانا دیا جاتا ہے انہوں نے مسکراتے ہوئے دلچسپی سے پوچھا۔

جی بالکل میں ہسپتال میں جاب کر تا رہا ہوں ٹین ایج میں اور کھانا کھانا تو ہر انسان کی ضرورت ہے اسی لئے بنانا بھی سیکھ گیا۔

کیونکہ میں بہت چھوٹی عمر میں ہی سمجھ گیا تھا کہ جو باپ مجھے اپنا نام ٹھیک سے نہ دے سکا وہ مجھے نوکر چاکر تو دینے سے رہا۔ پھر باقی کرم نوازیاں آپ لوگوں کی تھی۔ مجھ سے بات مت کیجئے کاظمی صاحب کیونکہ میری باتیں آپ کو تکلیف دیں گیں۔

اور میں کسی کو تکلیف دے کر اپنی ماں کو خود سے ناراض نہیں کر سکتا۔ اپنے کمرے میں جا رہا ہوں میں خداش کو فون کر دیا ہے۔ وہ کوئی ملازم بھیج دے گا۔ وہ کہہ کر کمرے سے نکل گیا تھا جب کہ دادا جان کچھ بھی نہ بول پائے۔

یشام کی ناراضگی نہ تو غلط تھی اور نہ ہی بے وجہ۔ لیکن انہوں نے محسوس کیا تھا اس کے لہجے میں ان کے لئے نفرت نہیں تھی۔

oooooo

اب تو اٹھ جاؤ جب سے آئی ہو سو ہی رہی ہو دوپہر کا ایک بج رہا ہے۔ یہ اس کی چوتھی کوشش کی اسے جگانے کی۔ وہ ہر بار اسے جگانے کے لیے آتا تو وہ چہرہ پھیر کر دوبارہ سو جاتی۔ سفر لمبا تھا یقیناً تھکاوٹ کی وجہ سے وہ ابھی تک اپنی نیند پوری نہیں کر پائی تھی۔

لیکن اس دفعہ اس نے اپنے شوہر پر رحم کر ہی دیا تھا۔

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ کیوں مجھے سکون سے سونے نہیں دے رہے۔۔۔ وہ اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

مجھے یہاں کمرے میں کون لے کر آیا۔۔۔؟میں تو گاڑی میں تھی نہ اسے اچانک یاد آیا تھا وہ لوگ تو گاڑی پر سفر کر رہے تھے تو وہ یہاں کیسے پہنچا گئی۔

یہی تو فرق ہے تم میں اور مجھ میں ظالم محبوبہ۔میں تمہاری طرح نہیں ہوں جو تمہیں اس برفیلے موسم میں گاڑی میں چھوڑ کر خود روم میں آ کر آرام کرتا۔محبت کی ہے جانے من مرتے دم تک نبھائے گے۔وہ مزے سے کہتا اس کے قریب آیا تھا

بس بس اب احسان کر ہی دیا ہے تو زیادہ جتانے کی ضرورت نہیں ہے۔کھانے کے لیے کچھ آرڈر کرو مجھے بھوک لگی ہے۔

وہ آرڈر مارتی واش روم میں بند ہو گئی تھی۔ایک پل کے لیے تو وہ خود بھی کنفیوز ہو گیا۔کہ وہ اس کا شوہر ہے یا ملازم وہ یہاں ہنی مون پر آ کر خود کے ساتھ کسی طرح کا ظلم نہیں کروا سکتا۔

واہ ایک تو میڈم کو گاڑی سے اٹھا کر روم میں لاؤ اپنے سارے کے سارے جذبات کو کنٹرول کر کے ان کو فراہم کرو اور پھر ان کے آرڈر بھی ملاحظہ کرو۔

وہ اونچی اونچی آواز میں اسے سناتا۔روم سے نکل گیا تھا جب کہ وہ ناک سے مکھی اڑاتی اپنے کام میں مصروف رہی

OOOOOOO

یہ تو آپ نے بہت اچھا سوچا ہے بابا جان مجھے کوئی اعتراض نہیں۔اس سے بہتر بھلا اور کیا ہو گا کے آپ کے رہتے ہوئے ہی زریام اور شائزم کو ان کے حصے کی جائیداد تو نہیں دے دی جائے۔

کل عدالت میں پیشی ہو گی۔ باقر کے قاتل کو سزا سنائی جائے گی۔اور پھر ان شاءاللہ آپ باقی جو بھی کاغذی کام کرنا چاہتے ہیں آرام سکون سے کر لیجئے گا۔ کیا کہتے ہو چھوٹے انہوں نے ساتھ بیٹھے پرویز کو مخاطب کیا تھا۔ جہنوں نے مسکراتے ہوئے ان کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔

جی بابا جان جو آپ کا حکم لیکن مجھے زیادہ خوشی تو اس بات کی ہو گی کہ کل میرے بیٹے کے قاتل کو اس کے انجام تک پہنچایا جائے گا

لیکن دکھ اس بات کا ہے کہ کل ایک امپورٹنٹ میٹنگ کے لئے مجھے جانا پڑ رہا ہے۔ میں کل عدالت میں آپ لوگوں کے ساتھ نہیں آسکوں گا لیکن آپ مجھے بتاتے رہے گا کہ کیا فیصلہ ہوا۔

ہاں کیوں نہیں پرویز فکر مت کرو میں تمہیں سب کچھ تفصیل سے بتاؤں گا۔ ان شاءاللہ کل باقر کے قاتل کا عبرتناک انجام ہو گا۔ فصل صاحب نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے دروازے کی طرف دیکھا جہاں عمایہ چائے کی ٹرے پکڑی کھڑی تھی۔

وہ خاموشی سے ٹیبل پر چار کھتی کمرے سے باہر نکل گئی۔ جبکہ وہ لوگ ایک بار پھر اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے تھے۔

ooooooo

خداش نے کہا تھا کہ وہ ملازم بھیج دے گا لیکن شام تک کوئی بھی نہ آیا۔ تو وہ خود ہی اٹھ کر واپس نیچے آیا نہ جانے کیوں وہ ان کا احساس کر رہا تھا۔

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ بیڈ پر بیٹھے کوئی کتاب پڑھ رہے تھے۔

آپ کو کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے اگر ہے تو بتایئے میں دے جاتا ہوں اور آپ اٹھ کر بیٹھے کیوں ہیں۔

میرے خیال میں خداش کل آپ سے اسی بات پر ناراض ہو رہا تھا نہ آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو اتنی دیر بیٹھنا بھی آپ کی صحت کے لیے موثر ثابت ہو سکتا ہے۔

لیٹ جایئے۔بیکار میں تھکاوٹ ہو جائے گی آپ کو وہ کمرے کے اندر آتے ہوئے ان سے بول رہا تھا

فکر مت کرو بیٹا اس سے بھلا مجھے کیا ہو گا بس تھوڑی دیر بیٹھا ہی تو ہوں لیٹ لیٹ کر تھک گیا تھا

مجھے آپ کی فکر ہر گز نہیں ہے اور مجھے بات بات پر بیٹا مت کیا کریں۔میں بار بار آپ کے کمرے میں اس لیے آرہا ہوں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ کل کو آپ کو کچھ ہو جائے اور یہ الزام میرے سر پر آجائے جس طرح میرے باپ کی موت کو آپ نے میری ماں کے گلے میں ڈال دیا تھا۔

میری طرف سے آپ اٹھیں بیٹھیں آئی ریلی ڈونٹ کیئر۔وہ تلخی سے کہتا دوبارہ کمرے سے نکل گیا تھا۔جب کے دادا جان کتاب ایک طرف رکھتے ہوئے بیڈ پر واپس لیٹ گئے

oooooo

ویسے یہ سب کچھ بہت عجیب نہیں لگ رہا ایک تو میں اتنا جلدی شادی کرنا نہیں چاہتی دوسرا میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی جس نے مجھے اتنی باتیں کہی ہیں اور تیسرا مجھے تم سے ملنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

وہ کھانا کھانے ایک ریسٹورینٹ میں پہنچے تو وہاں دیدم کو زبردستی صیام سے بات کرنے کے لئے الگ کیا گیا وہ تو یہی جان کر شاکڈ رہ گئی تھی کہ اس کی شادی اس آدمی کے ساتھ کی جا رہی ہے جو اسے خوب صورت ہی نہیں سمجھتا۔ میں تمہاری ساری پرابلمز کو سمجھ رہا ہوں لیکن یقین مانو میں نے وہ ساری باتیں خود سے نہیں کہی تھی وہ سب کچھ تو مجھے حرم بتاتی رہی ہے۔

حرم نے تو مجھے اور بھی بہت ساری الٹی سیدھی باتیں کہی تھیں۔اور تمہیں دیکھنے کے بعد نہ میرے دل میں جو بھی الٹی سیدھی چیزیں آئی تھی غائب ہو چکی ہیں اب تو بس ایک ہی چیز دماغ میں آ رہی ہے شادی کروں گا گھر بساؤں۔ قسم سے اپنے ہی دوست کو دیکھ کر نہ بڑی جلن محسوس ہوتی ہے۔ کتنی مست شادی شدہ زندگی گزار رہا ہے وہ مجھے بھی ایک ایسی ہی زندگی چاہیے۔

اک پیاری سی بیوی حرم کی طرح چھوٹا سا گھر۔۔۔۔

میں حرم کی طرح ہرگز نہیں ہوں۔وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

مجھے حرم کی طرح لڑکی چاہیے بھی نہیں لڑکی تو تمہاری جیسی ہونی چاہیے۔ویسے مجھے پتا ہی نہیں ہے کہ یہاں گلاب کے پھول کہاں ملتے ہیں ورنہ اس پھول جیسی لڑکی کو ایک پھول تو ضرور پیش کرتا۔

مجھے پٹانے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔؟میں ڈائیلاگ بازی سے امپریس نہیں ہوتی۔وہ اس کی کوشش پر پانی پھیرتے ہوئے بولی۔

ڈائیلاگ بازی تو شادی کے بعد کی جاتی ہے میرے خیال میں اور پٹانے والا مسئلہ تو کہیں ہے ہی نہیں تمہارے گھر والے پہلے ہی پٹ گئے ہیں مجھ سے اور رہی تمہیں پٹانے کے بات تو شادی کے بعد موقع مانگوں گا اگر دیا تو ٹھیک ہے ورنہ کسی بورنگ ٹیپیکل کپل طرح اپنی شادی شدہ زندگی شروع کر دیں گے۔

وہ بڑی مایوسی سے بولا تھا۔

بہت تیز آدمی ہو تم۔۔۔پتہ نہیں حرم کو تم کیوں معصوم لگتے ہو۔

میرے خیال میں پاکستان میں لڑکیاں شوہر کو آپ کہہ کر مخاطب کرتی ہیں۔وہ واپس ہوٹل کے اندر کی طرف جانے لگے تو اس نے جیسے یاد دلانے والے انداز میں کہا۔

ہاں مگر شوہر کو۔۔۔۔۔۔"وہ مسکرائی

تو مطلب تم ہاں نہیں کرنے والی اندر جا کر وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگا۔

زیادہ تیز آدمی مجھے پسند نہیں آتے۔وہ کہہ کر اندر بھاگ گئی تھی جبکہ صیام نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے شانت کرنے کی کوشش کی تھی مطلب اس کی پہلی ہی محبت ناکام ہونے والی تھی

oooooo

السلام علیکم دادا جان کیسے ہیں آپ آپ نے کچھ کھایا اپنا خیال رکھا کہ نہیں۔۔۔۔وہ گھر آتے ہی سب سے پہلے ان کے کمرے میں آیا تھا۔

وعلیکم اسلام میری جان میں بالکل ٹھیک ہوں۔ہاں میں نے کھانا کھالیا تھا۔یشام نے میرا بہت خیال رکھا تم لوگوں نے توسب ملازموں کو بھی چھٹی دی تھی۔

وہ اس کے لئے اپنے ساتھ جگہ بناتے ہوئے کہنے لگے۔

نہیں تو میں نے تو کسی ملازم کو چھٹی نہیں دی۔ہاں شاید حرم دی ہو گی میرا فون اسی کے پاس تھا۔میڈم کا کہنا تھا کہ میں آج کے دن اپنا فون بالکل استعمال نہیں کر سکتا۔کیونکہ ان کا شکوہ تھا کہ وہ لوگوں کے ساتھ وقت نہیں گزار سکتا۔

خیر اب بتائیں آپ کا دن کیسا گزرا۔۔۔؟وہ اپنی بات ختم کرتے ہوئے ان سے کہنے لگا۔

الحمدللہ میرا دن بہت اچھا گزرا یشام نے بہت خیال رکھا میرا تمہیں پتا ہے اس نے دن میں میرے لیے کھانا بھی بنایا۔بہت کچھ سہا ہے اس نے بہت کچھ برداشت کیا ہے۔اتنی جلدی سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر آگے بڑھنا اس کے لیے آسان نہیں ہے ہمیں وقت لگے گا اسے اپنی طرف لانے میں۔وہ بیڈ کراون کے ساتھ سر لگائے اس سے کہہ رہے تھے۔

اور ہم اسے اپنی طرف لے آئیں گے دادا جان آپ پلیز پریشان مت ہوں یقین رکھے خدا پر وہ ہمارے ساتھ ہے ان شاءاللہ بہت جلد یشام اپنا تلخ ماضی بھول کر ہمارے ساتھ ایک اچھی اور خوشگوار زندگی کی شروعات کریگا۔وہ انہیں یقین دلاتے ہوئے بولا تھا جبکہ اس کے انداز پر انہوں نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا تھا۔

ooooooo

تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے لڑکی تمہیں سکون نہیں ملتا کیا۔جہاں بھی خداش کو دیکھا وہی ان کے پیچھے لگ گئی کیا تم چاہتی ہو میں تمہارا سر پھاڑ دوں۔

وہ راہداری سے اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب اچانک دیشم اس کے سامنے آ گئی پہلے تو دیدم گھبرا کر اپنے دل پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔پھر ٹھنڈی آہ بھر کر اسے دیکھنے لگی۔

اف ڈرادیانہ تم نے مجھے حد ہوتی ہے کسی چیز کی اب کیا کر دیا میں نے دیکھو دیشم میری تمہارے شوہر پر کوئی نظر نہیں ہے

لیکن اب اگر کوئی مجھ سے اچھے سے بات کرے گا تو میں اسے اچھے سے ہی جواب دوں گی نہ تمہاری طرح منہ پھاڑ تو ہوں نہیں میں تو سب کو الٹے سیدھے جواب دیتی پھروں گی آخر تہذیب بھی کوئی چیز ہے۔

اب راستے سے ہٹو میرے مجھے اپنے کمرے میں جانا ہے وہ کیا ہے نا کہ جلدی سونا ہے میں نہیں چاہتی کہ شادی والے دن میری آنکھوں کے نیچے ڈارک سرکلز آ جائیں۔

تمہیں تو پتہ ہی نہیں ہوگا نا میری شادی کا چلو کوئی بات نہیں میں بتا دیتی ہوں۔دادا جان اگلے دس دن میں میری شادی کروانے والے ہیں ایکسائٹڈ۔۔۔۔؟وہ کیا ہے نہ یشام بھائی جلدی واپس جانے کی تیاری کر رہے ہیں تو دادا جان چاہتے ہیں کہ اس کے جانے سے پہلے پہلے میری شادی ہو جائے۔

وہ بڑے مزے سے اس کے سر پر دھماکا کرتی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی جبکہ دیشم کو کوئی اور نہ ہی ڈر لاحق ہو گئے تھے۔

دیدم کی شادی خداش کے ساتھ کی جا رہی تھی یہی بات سوچ سوچ کر اس کا دماغ پوری طرح ڈسٹرب ہو گیا تھا اس کے سر میں بے حد درد ہونے لگا وہ سیدھی اپنے کمرے میں آئی تھی خداش سے بات کرنے کے لیے۔

اسے یقین تھا کہ خداش نے اب تک اپنے اور دیدم کے رشتے کے بارے میں کسی کو بھی کچھ نہیں بتایا تھا تبھی تو یہ بات اتنی زیادہ آگے جا رہی تھی اس قصے کو تو وہ کسی بھی حالت میں ختم کرنا چاہتی تھی۔

دیدم کو تو کیا کسی بھی عورت کو اپنی سوتن کے روپ میں برداشت نہیں کر سکتی تھی

OOOOOO

وہ کمرے میں آئی تو خداش گہری نیند میں تھا شاید وہ واپس آتے ہی سو گیا تھا کل صبح اسے اپنی کسی بے حد ضروری کام کے سلسلے میں کہیں جانا تھا

اس کا دل چاہا کہ وہ اسے ابھی اٹھا کر یہ ساری باتیں بتا دے کے گھر میں اس کی دوسری شادی کی مکمل تیاری کی جا چکی ہے بلکہ اگلے دس دنوں میں اس کی دوسری شادی بھی کروا رہے ہیں۔

دوپہر میں وہ سب لوگوں کو ریسٹورنٹ میں چھوڑ کر اسے اپنے ساتھ ایک بے حد خوبصورت پارک پر لے کر گیا تھا ۔دیشم کا کہنا تھا کہ اسے بھوک نہیں لگی تو ایسے میں خداش کو موقع مل گیا تھا اس کے ساتھ چند پل گزارنے کا۔

اور بے شک وہ اس کے ساتھ خوشگوار لمحات گزار کر واپس آئی تھی لیکن واپس آ کر اسے سب کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھی تھی سب لوگ ہی دیدم سے بڑی محبت سے پیش آ رہے تھے۔

یہ سب لوگ دیدم کو اتنی اہمیت کیوں دے رہے تھے اسے تو سرے سے یہی بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی اس نے خداش سے پوچھا تو اس نے کہہ دیا۔ کہ وہ لوگ جلد سے جلد دیدم کی شادی کرنا چاہتے ہیں اسی سلسلے میں اسے اتنی زیادہ اہمیت دی جارہی ہے۔

اس کا دل چاہا کہ وہ اسے جگادے لیکن وہ کافی زیادہ تھکا ہوا تھا اسی لئے اپنے آپ کو پرسکون کرنے کی ناکام کوشش کرتے بیڈ پر بیٹھ گئی جب اس کا دھیان سامنے الماری کے باہر لگے اس کے کالے کوٹ پر گیا تھا۔

خداش وکیل تھا اس نے وکالت کی تھی۔اس کی اس کامیابی سے جیلس ہو کر ہی تو اس نے وکیل بننے کا خواب دیکھا تھا۔اپنی سوچ پر وہ نفی میں سر ہلاتی اس کے سینے پر سر رکھ چکی تھی۔جب خداش نے اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بناتے ہوئے اسے تحفظ کا احساس دلایا تھا

oooooooooooooo

شوہر سر آپ بہت اچھے ہیں آپ نے دادا جان کا اتنا خیال رکھا ان کے لیے کھانا بنایا ان کے پاس بھی رہے ان کو میڈیسن بھی دی آپ بہت اچھے ہیں آئی لو یو۔

تمہیں مجھ پر صرف تب پیار آتا ہے جب میں تمہارے لیے کچھ نہ کچھ کرتا ہوں ویسے نہیں آتا جب میں تمہیں باہر جانے کی اجازت دیتا ہوں تب تم مجھ سے پیار جتاتی ہو۔جب میں تمہارے لئے کچھ لاتا ہوں تب تم مجھ پر پیار جتاتی ہو

ویسے ہی نہیں آتا یو ہی بیٹھے بیٹھے تمہیں کبھی مجھ پر پیار نہیں آیا اور میں ہوں جو زندگی کے ایک ایک پل ایک ایک لمحے میں تمہیں چاہتا ہوں۔

نہیں ایسا تو نہیں ہے میں تو آپ سے سچی میں بہت پیار کرتی ہوں ہر وقت آپ کو ایسا کیوں لگا وہ اپنے جھمکے اتار کر وہی ٹیبل پر رکھتی چینج کیے بنا ہی اس کے پاس بستر میں آکر گھس گئی تھی۔

کیونکہ تم ایسے ہی تو مجھے بتاتی ہی نہیں صرف تب ہی بتاتی ہو جب میں تمہارے لئے کچھ کرتا ہوں اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے اس نے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

ہاں یہ تو میں نے کبھی سوچا ہی نہیں۔ یہ تو بہت غلط بات ہے نا مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے اس طرح سے تو آپ کو لگے گا کہ میں صرف اپنے مطلب کے لئے آپ سے پیار کرتی ہوں

لیکن ایسا نہیں ہے سچی آپ بتائیں میں آپ کو کیسے بتاؤں کہ میں آپ سے پیار کرتی ہوں۔

اپنے اسمارٹ دماغ کا استعمال کرتے ہوئے وہ اسی سے سوال کرنے لگی تھی اب اسے ثابت تو کرنا ہی تھا کہ وہ اس سے پیار کرتی ہے ورنہ وہ کچھ بھی سمجھ سکتا تھا۔

یہ تو تم سوچو کہ تم مجھے کیسے بتاؤ گی ابھی تو مجھے نیند آرہی ہے اور تیار رہنا یاد ہے نا کل ڈیٹ پر جانا ہے۔ وہ بیڈ پر لیٹے ہوئے اسے یاد کروایا گیا تھا

ہاں کل ڈیٹ پر جانا ہے اور کل ڈیٹ پر میں آپ کو بتاؤں گی کہ میں آپ سے اتنا پیار کرتی ہوں اس نے جیسے چیلنج دیا تھا۔ یشام نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلایا۔ جب کہ وہ اب یہ سوچ رہی تھی کہ وہ ایسے کیسے بتائے گی

،oooo

کیا بات ہے میری خونخوار بلی کا موڈ خراب ہے۔خداش فجر کی نماز پڑھ کے واپس گھر آیا تو اسے بیڈ پر اداس بیٹھے دیکھا
۔

میں رات سے آپ سے بات کرنا چاہتی تھی شکر ہے آپ مجھے میسر تو ہوئے۔

جان من ہم تو صرف آپ کو ہی میسر ہیں۔حکم کریں ہم آپ کے لئے کیا کر سکتے ہیں اس کے لبوں کو چومتے ہوئے وہ اسے اپنی دھڑکنوں کے ساتھ لگاتا اپنی من مانی پر اتر آیا تھا۔

خداش مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔وہ بے چینی سے اس کی گرم سانسوں کو خود سے دور کرتے اس کا چہرہ تھام چکی تھی۔

تو تم کرو اپنی ضروری بات مجھے بھی ضروری کام کرنا ہے اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں قید کرتے ہوئے وہ اپنا چہرہ اس کی گردن میں چھپاتا جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا۔

ایسے کیسے کروں بات آپ تو مجھ پر دھیان ہی نہیں دیتے۔دیشم شکوہ کر گئی۔خداش نے حیرانگی سے اس کے سرخ چہرے کو دیکھا۔

آپ کے چہرے کی رونق ہمی سے ہے محترمہ۔یہ حسین رنگ وروپ ہم نے ہی بخشے ہیں آپ کے حسین سراپے کو آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں کہ ہم آپ پر دھیان نہیں دیتے ہمارا تو ایک ایک پل آپ کی یاد میں گزر جاتا ہے۔

اسے اپنے قریب کرتے ہوئے وہ مکمل اس سے قید کرتا جا رہا تھا۔

گھر میں آپ کی دوسری شادی کی تیاری چل رہی ہے۔اور آپ کا رومانس ختم نہیں ہو رہا۔وہ اس اس کے بے باک لبوں پر ہاتھ رکھتی اسے بہت پتے کی بات بتا رہی تھی

دیشم گھر میں کوئی شادی نہیں ہو رہی میری دوسری تو ہر گز نہیں ہو رہی تم بیکار میں تمہیں پریشان ہو۔

تم میری بیوی ہو میں تم سے پیار کرتا ہوں میں دوسری شادی کیوں کروں گا دماغ خراب ہے تمہارا۔

کیوں فضول کی باتیں سوچ سوچ کر اپنا اور میرا یہ خوبصورت وقت برباد کر رہی ہو آج بہت ضروری کام کے سلسلے میں جانا ہے مجھے اور تمہارے ساتھ یہ وقت گزار کر میں آرام سکون سے کوئی اور ٹینشن نہیں پالنا چاہتا اسی لئے اب مجھے تمہاری آواز نہ آئے۔

لیکن سب لوگ کہہ رہے ہیں دیدم کی شادی ہو رہی ہے اور سب لوگ آپ کے لئے بہترین بیوی۔۔۔

میں کوئی بچہ ہوں جو کسی کے بھی کہنے پر دوسری شادی کر لوں گا دیدم کی شادی ہو رہی ہے۔

ہونے دو تمہیں تو خوش ہونا چاہیے کہ گھر میں شادی کا ماحول ہونے والا ہے۔اور ویسے بھی جلد ہی ممکن ہے کہ وہ اس گھر سے بھی چلی جائے تو تمہارا سب سے بڑا مسئلہ تو اس کے جانے سے ہی حل ہو جائے گا نہ جلن کا۔

اس نے شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو دیشم نے اسے گھورا تھا جس پر غور اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے وہ اس کے چہرے پر جھک گیا۔

میں اس سے نہیں جلتی اس میں ایسا کچھ نہیں ہے جس سے مجھ میں جلن پیدا ہو اور وہ آپ کو دیکھتی ہے تو مجھے اچھا نہیں لگتا آپ تو صرف میرے ہو نہ وہ کیوں دیکھتی ہے آپ کو۔۔۔۔؟ وہ منہ بسور بڑے لاڈ سے اس کا پیار سب نے گردن پر وصول کر رہی تھی۔

خود دیکھتی نہیں ہو کسی کو دیکھنے نہیں دیتی بیوی تم نے بڑا حال بگاڑ رکھا ہے میرا۔

دیکھتی ہوں تو آپ کی نیت خراب ہو جاتی ہے نہ دیکھنا بہتر ہے میری معصوم جان کے لیے۔ وہ ہنستے ہوئے اسے چڑانے لگی۔

تمہاری معصوم جان کی تو ایسی کی تیسی یہ کیس ختم ہو جائے تو کہیں گھومنے چلیں گے۔

اس نے فیصلہ سنایا تھا۔

جی نہیں میں دوبارہ یونیورسٹی جوائن کروں گی۔ آپ نے وکالت شروع کی ہے تو میں پیچھے کیوں رہوں آپ کے خلاف کیس لڑا کروں گی ہائے کتنا مزا آئے گا نہ ہم عدالت میں بحث کیا کریں گے۔ وہ ابھی سے ہی فیوچر کے بارے میں سوچ کر کافی زیادہ اکسائیڈ ہو رہی تھی۔

جب کہ خداش یہ یہ سوچ رہا تھا کہ وہ اپنی خواہش پوری کرنے کے لیے وکیل بننا چاہتی ہے یہ اس سے لڑنے کے لیے

ooooooo

کیٹی ادھر نیچے مت جانا پہلے بھی تمہاری وجہ سے میں نے جنگل میں رات گزاری تھی خود تو میڈم واپس آ گئی اور مجھے اس آدمی کے ساتھ لگا دیا۔

کیامیری تعریف ہورہی ہے وہ شایداس کے پیچھے پیچھے ہی آرہا تھا۔

میں نے تم سے کہا تھا کہ میں گھومنے جاناچاہتی ہوں تمہارے بنا تم پھر بھی میرے پیچھے آ گئے حد ہوتی ہے چپکو پو نے کے بھی۔وہ منہ بنا کر بولی

چپکو پانے۔۔۔۔۔"اس نے اس لفظ کے مطلب کو سمجھنا چاہتا تھا

ہر وقت آگے پیچھے لگے رہنے کو کہتے ہیں اس نے بر سات الفاظ میں مطلب بتایا تھا جس پر وہ سمجھنے والے انداز میں ہاں میں سر ہلا گیا۔

ٹائیگر اپنی بہن کا خیال رکھنا میں تمہاری ممی کو گھما کر لاتا ہوں۔اس نے ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جب اگلے ہی لمحے ٹائیگر کیٹی کو پٹے سے پکڑ کر بھاگ نکلا جبکہ ریدم تو چلاتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگی تھی لیکن وہ پہلے ہی اس کا ہاتھ تھام کر اسے پہاڑی سے نیچے جانے والے رہ کی طرف لے آیا

کیامسئلہ ہے تمہارے ساتھ کمینے انسان تمہارا وہ کتا میری کیٹی کو کھا جائے گا۔

ارے کچھ نہیں ہوتا تمہاری کیٹی کو میرا ٹائیگر اپنی بہنوں کی طرح اس کا خیال رکھتا ہے۔ہمارا رشتہ تو تم سدھرنے دے نہیں رہی ان دونوں کا تو سدھرنے دو۔وہ التجائیں انداز میں بولا تھا

میرا ہاتھ چھوڑ دو مجھے تمہارے ساتھ گھومنے نہیں جانا وہ اپنا ہاتھ چھڑواتے ہوئے بولی تھی۔

بس کرو یار کب تک یہ سب کچھ چلتا رہے گا میرے خیال میں اب بہت ہو چکا ہے ہمیں اپنے رشتے کے بارے میں سوچنا چاہیے۔وہ تنگ آکر بولا تھا اس کا اس طرح سے ہاتھ چھڑا کر دور جانا اسے اچھا نہ لگا تھا۔

ہمارے بیچ کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہونے والا شائزم شاہ کیوں کہ میں تمہیں کبھی بھی قبول نہیں کرنے والی سمجھے تم اور اب میرے پیچھے مت آنا میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں۔

وہ غصے سے کہتی پہاڑی راستے سے نیچے کی طرف جانے لگی تھی جب کہ وہ بھی اسے تھوڑا وقت اکیلے دینے کا سوچتا واپس اوپر ہوٹل کی طرف جانے لگا۔

ooooooo

وہ نیچے کی طرف جاتے یہ سوچ رہی تھی کہ وہ کس طرف جائے جب اسے احساس ہوا کہ اس کے پیچھے کوئی آرہا ہے اس نے مڑ کر دیکھا تو کوئی بھی نہیں تھا پر غصہ آیا وہ اس کا پیچھا کر رہا تھا

شائزم شاہ تم اس قابل ہو ہی نہیں کہ تم پر اعتبار کیا جا سکے میں نے کہا میں اکیلی جانا چاہتی ہوں تو تمہیں سمجھ میں نہیں آرہا کیوں آرہے ہو میرے پیچھے واپس جاؤ۔

اب تم سے شادی کر لی ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہوا کہ تم ہر وقت میرے سر پر سوار رہو گے زہر لگتے ہو ایسی حرکتیں کرتے ہوئے چھچھورے عاشق نہ ہو تو وہ غصے سے کہتی آگے بڑھنے لگی تھی جب کہ اسے پیچھے سے کوئی آواز نہ آئی تو اسے یہی لگا کہ وہ واپس جا چکا ہے۔

نیچے کی طرف کوئی بھی نہیں تھا بس ایک آبشار بہہ رہی تھی۔ جیسے اس پہاڑی اور خاص کر اس ہوٹل کی خوبصورتی کی وجہ کہا جائے تو غلط نہ تھا

وہ جب پچھلی دفعہ یہاں آئی تھی تب اس طرف بہت سارے لوگ سیر و تفریح کے لیے آئے تھے لیکن آج شاید سب کو ہی سردی لگ رہی تھی۔

ریدم مسکراتی ہوئی اس آبشار کو دیکھنے لگی تھی وہ بے حد حسین تھی کوئی بھی اس نظارے کو دیکھتا تو اس کے حسن میں کھو جاتا۔

اس خوبصورت نظارے کو دیکھتے ہوئے اپنے آپ ہی اس کے چہرے پر مسکان آگئی تھی جب اچانک اسے اپنے پیچھے کوئی محسوس ہوا اس نے ایک لمحے میں ہی سوچ لیا تھا کہ وہ کون ہو سکتا ہے اس نے مڑ کر دیکھا تو شائزم نہیں تھا بلکہ کوئی شخص تھا جس نے چہرے پر ماسک پہن رکھا تھا

یہ کون تھا وہ ہر گز نہیں جانتی تھی لیکن اس کے ہاتھ میں موجود چاقو اس بات کا گواہ تھا کہ وہ اس کا دوست یا ہمدرد ہر گز نہیں تھا اس نے چاقو کو اٹھایا اور اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی ریدم کی چیخ پورے جنگل میں گونجی تھی اس شخص کو پیچھے دکھا دیتے ہوئے اپنی جان بچانے کی خاطر وہ اوپر کی جانب بھاگ گئی تھی وہ جتنا ہو سکے اتنی تیزی سے بھاگ رہی تھی۔ جب شائزم تیزی سے اپنی طرف بھاگتے ہوئے آتا نظر آیا وہ اگلے ہی لمحے اس کے ساتھ جا لگی تھی

شائزم۔۔۔وہ آدمی مجھے مارنا چاہتا ہے وہ ہپتے ہوئے اس سے کہہ رہی تھی جب کہ وہ پریشانی سے اس کی حالت دیکھ رہا تھا۔

کیا کون تھا بتاؤ مجھے۔۔۔ریدم پلیز میں ہوں یہاں وہ پریشانی سے اس سے پوچھ رہا تھا جبکہ ٹائیگر وہاں جا کر ہر طرف دیکھ رہا تھا لیکن وہ مایوس ہی لوٹ کر واپس اوپر کی جانب آنے لگا۔

کون تھا بولو۔۔۔۔۔ریدم بتاؤ مجھے کیا تم جانتی ہو اسے کیا کہہ رہا تھا۔۔۔۔؟

کیوں آیا تھا بتاؤ مجھے۔اور یہ چوٹ کیسے لگی تمہیں اس نے اس کے بازو سے بہتے خون کو دیکھ کر پوچھا تھا جہاں پر چھری سے وار کیا گیا تھا۔

سردار۔۔۔سردار تھا۔۔۔۔وہ سردار تھا شائزم۔۔۔وہ سردار ہی تھا میں اسے پہچان سکتی ہوں اس نے میرے بابا کو مارا میری ماما کو میری آنکھوں کے سامنے مارا وہ وہی تھا۔وہ مجھے بھی مارنے آیا تھا وہ مجھے بھی مار ڈالے گا۔

کچھ نہیں ہو گا تمہیں کوئی تمہیں کچھ نہیں کر سکتا میں تمہارے ساتھ ہوں وہ اسے اپنے ساتھ لگائے واپس اوپر کی طرف جانے لگا تھا اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا اس کی حالت بگڑ رہی تھی۔

oooooo

کمرے میں آنے کے بعد بھی اس کی حالت نہ سنبھلی تھی اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے وہ اس پر کمبل ڈال چکا تھا وہ اسے اپنے قریب سے اٹھنے نہیں دے رہی تھی

اس کا ڈر وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکا تھا وہ موت کے منہ سے واپس آئی تھی اگر وہ شخص اس کے چیخنے سے پہلے ہی اس پر وار کر دیتا تو کیا ہوتا وہ اسے کھونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا

ابھی تو وہ ٹھیک سے اپنی محبت کو حاصل تک نہ کر پایا تھا کون تھا وہ شخص جس نے یہ حرکت کی تھی کون تھا یہ سردار یہ تو اسے تب ہی پتہ چل سکتا تھا جب ریدم ریلیکس ہوتی اور ریدم کو ریلیکس کرنا اس وقت اس کے لئے کافی مشکل تھا وہ اتنی زیادہ ڈری ہوئی تھی کہ اب تک کانپ رہی تھی۔

ریدم پلیز تم ڈرو مت میں تمہارے ساتھ ہوں میرے ہوتے ہوئے تمہیں کچھ نہیں ہو سکتا۔ میں تمہارے پیچھے ہی آرہا تھا پھر سوچا ٹائیگر اور کیٹی کو دیکھ لیتا ہوں۔ تمہیں تھوڑی دیر اکیلے وقت دینے کے بارے میں سوچ کر میں نے غلطی کی تھی مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

لیکن اب آئندہ ایسی کوئی غلطی نہیں کروں گا تم ہمیشہ میرے پاس رہو گی۔ ہم صبح ہوتے ہی پولیس میں رپورٹ کریں گے۔ اگر اس آدمی کا تعلق یہاں کہیں سے بھی ہوا تو پولیس اسے گرفتار کر کے سخت سے سخت سزا دی جائے گی

وہ اسے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہہ رہا تھا لیکن ریدم تو اسے کچھ اور ہی بتا رہی تھی

وہ سردار تھا میں جانتی ہوں اسے میں اسے پہچانتی ہوں۔ وہ ہزار نقاب پہن کر آئے میں پھر بھی اسے پہچان لوں گی ۔اس نے میری آنکھوں کے سامنے میرے ماں باپ کا قتل کیا تھا انہیں دھوکے سے اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔

وہ جانتا ہے میں اسے پہچانتی ہوں اسی لیے وہ مجھے مارنے آیا تھا وہ مجھے مار ڈالے گا میں جانتی ہوں وہ مجھے مار ڈالے گا

شائزم پلیز تم مجھ سے دور نہیں جانا

وہ اس کے سینے سے لگتی اس کی منتیں کر رہی تھی جب کہ وہ تو خود بھی اس سے کہاں دور جانا چاہتا تھا اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اس کے سرد پڑتے جسم کو سہلانے لگا تھا۔

اس کا ڈر کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی حالت بگڑتی جا رہی تھی۔

میں کہیں نہیں جاؤں گا تم سے دور تم ریلیکس ہو جاؤ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اس نے اس پر ٹھیک سے کمبل اڑیا تھا

oooooooooo

ہمیں یقین نہیں آرہا خداش ایسا کر سکتا ہے وہ ہمارے خلاف کیس لڑ رہا ہے وہ بھی اس آدمی کے حق میں جس نے ہمارے پوتے کا قتل کیا

وہ بے حد غصہ میں تھے تھوڑی دیر میں کورٹ کی کارروائی شروع ہونے والی تھی جب انہیں پتہ چلا تھا کہ ارحم کا کیس خداش کے ہاتھ ہے۔

دادا جان پلیز آپ پریشان مت ہوں آپ اتنی زیادہ ٹینشن کیوں لے رہے ہیں کچھ نہیں ہو گا اور ویسے بھی اگر خداش نے اس کیس میں ہاتھ ڈالا ہے تو ضرور اس کے پاس کوئی ثبوت ہو گا کوئی وجہ ہو گی ورنہ وہ کہاں انٹرسٹ لیتا ہے۔

اور اب تو ہمارا اس کے ساتھ فیملی ریلیشن ہے ہم بگاڑ نہیں سکتے زریام نے سمجھانے کی کوشش کی تھی

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا اگر ان لوگوں کے ساتھ ہماری خاندانی تعلقات ہے تو ہم اس بات کو نظر انداز کر دیں کہ ہم نے اپنا پوتا کھویا ہے۔

ہمارا پوتا مرا ہے زریام ہم اس بات کو بھول نہیں سکتے ہم کسی قیمت پر اپنے پوتے کے قاتل کو آزاد نہیں ہونے دے سکتے کس بنا پر خداش یہ کیس لڑ رہا ہے کیوں کر رہا ہے وہ ایسا جب کہ وہ جانتا ہے کہ وہ آدمی ایک قاتل ہے۔

جی بالکل شاہ صاحب آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں وہ آدمی قاتل ہے آپ کے پوتے کا قتل کیا ہے اس نے لیکن یوں ہی سزا سنا دینا انصاف تو نہیں پہلے ہمیں اس کے بارے میں سب کچھ پتہ تو کروانا چاہیے نا انہیں اپنے پیچھے سے خداش کی آواز سنائی دی تھی۔

کیا کہنا چاہتے ہو تم کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ ہمارے پوتے کا قتل اس نے نہیں کیا یا وہ بے گناہ ہے کیوں لڑ رہے ہو تو یہ کیس جب کہ حقیقت سے تم بھی واقف ہو اس دن تمہارے ساتھ ہی اس نے گھوڑے کی ریس کی کی ناں۔۔۔؟

جس میں وہ ہار گیا تھا پھر وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ڈیرے پر گیا تھا وہ جہاں اس بدبخت نے ہمارے پوتے کی جان لے لی تھی۔اور پھر بھاگ گیا اور آج اسے اس کے کیے کی سزا مل رہی ہے تو تم ہمارے بیچ آرہے ہو۔

شاہ صاحب میں آپ کے بیچ میں نہیں آرہا میں صرف اس کے حق میں دلائل دوں گا اگر میری بات آپ کو ٹھیک لگی تو ٹھیک ہے لیکن ایک طرفہ فیصلہ میں ہونے نہیں دے سکتا۔

اسے غلطی ہوئی ہے جو وہ موقع واردات سے بھاگ گیا اس کے علاوہ اس نے اور کوئی غلطی نہیں کی اور یہ بات میں ثابت کروں گا۔

باقی کچھ غلطیاں آپ کی طرف سے ہوئی ہیں۔آپ نے ارحم کی بہن کو اپنے پوتے کے ساتھ ونی کیا۔بے شک یہ نکاح تھا لیکن یہ ایک زور زبردستی کی شادی تھی اور میرا نہیں خیال کہ ہمارا قانون ہمیں ایسا کچھ بھی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔

وہ زریام کو دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

کیا مطلب ہے تمہاری اس بکواس کا اس کیس میں کہیں پر بھی میری بیوی کا نام نہیں آنا چاہیے وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تھا۔

کیس کھل ہی گیا ہے تو اب سارے نام سامنے آئیں گے۔لڑکی سے بھی اس کی مرضی پوچھی جائے گی اور اس زور زبردستی کے رشتے میں اس پر جو جو ظلم ہوئے ان سب کا حساب آپ کو دینا ہو گا۔

ڈومیسٹک وائلنس کا کیس بن سکتا ہے۔وہ ابھی بتا ہی رہا تھا جب پیچھے سے ایک آدمی کالے کوٹ میں آکر اس سے کچھ کہنے لگا۔

دادا جان تو غصے سے اندر کی طرف جا چکے تھے جبکہ ذریام اب تک اسے گھور رہا تھا اس کی گھوریوں کو نظرانداز کرتا خداش اپنا سارا دھیان پیپر کی طرف لگانے کی کوشش کر رہا تھا

لیکن ذریام کی نیلی آنکھوں کو اگنور کرنا اتنا آسان نہ تھا

تو مجھ پر ڈومیسٹک وائلنس کا کیس کرے گا۔۔۔؟اس کے کالے کوٹ کو پکڑ کر اس نے اپنی جانب کھینچا تھا۔

زاری یار کیا کر رہا ہے استری خراب ہو جائے گی۔یہ ساری حرکتیں نہ تو بھابھی کے ساتھ کیا کر میں تیری بیوی نہیں ہوں۔اور یہ گھوریاں شوریاں بھی بھابھی پر ہی ڈالا کر مجھے فضول میں ڈرانے کی ضرورت نہیں ہے وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتا اسے پیچھے کرتے ہوئے اندر چلا گیا تھا۔

جب کے ذریام ہاتھ پر مکا اس کے پیچھے ہی آیا تھا

ooooooooooo

جج صاحب یہ کیس بالکل صاف ستھرا ہے اس شخص نے قتل کیا ہے اور خود اس نے اپنا جرم قبول کیا ہے۔

اس شخص کے قتل کرنے کے پیچھے کوئی وجہ نہیں تھی بس اپنے دوست سے جلن اور حسد کی وجہ سے۔اس کی دولت اور جائیداد کی وجہ سے اس نے ایک ہنستے کھیلتے انسان کی زندگی ختم کر دی۔

ایک معصوم بچی کو یتیم کر دیا ایک معصوم سی لڑکی کو بیوہ کر دیا۔ایسے شخص کو آزاد گھومنے کا کوئی حق نہیں ہے۔میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ اسے سخت سے سخت سزا دی جائے۔

مخالف وکیل عارف صاحب تقریبا پندرہ منٹ سے بولے جا رہے تھے اور ارحم بالکل خاموش کھڑا تھا اور خداش بھی خاموشی سے سن رہا تھا۔

جتنا اس نے اس وکیل کا نام سن رکھا تھا اسے لگا تھا کہ اسے کافی بحث کرنی پڑے گی۔اس کیس کو جیتنے کے لیے لیکن اب یہاں بیٹھے بیٹھے وہ بدمزہ ہونے لگا تھا

اب اس کو اندازہ ہو چکا تھا کہ یہ کیس اتنی بحث والا ہے ہی نہیں۔وکیل بار بار ایک ہی بات دہرائی جا رہا تھا کہ ارحم کو سخت سے سخت سزا ملنی چاہیے۔

کسی لڑاکا عورت کی طرح وہ کبھی باقر کی بیوی کو بیچ میں گھسیٹ تھا تو کبھی اس کی بچی کو۔حالاں کے خداش بہت اچھے طریقے سے جانتا تھا کہ باقر کی طلاق کافی سال پہلے ہی ہو چکی تھی اور باقر کی شادی زریام کی بہن سے ہوئی تھی۔

وکیل پندرہ بیس منٹ بول کر آرام سے اوپر بیٹھ گیا تھا جج صاحب کو فیصلہ کرنے میں مشکل تو نہیں تھی لیکن اگر وہ یہاں بیٹھا تھا تو مطلب صاف تھا کہ وہ تو کالا کوٹ پہن کر تماشہ دیکھنے ہر گز نہیں آیا

وکیل صاحب نے اسے اپنا دوست مخاطب کرتے ہوئے اسے کچھ کہنے کے لئے چھوٹ دی تھی۔

جب جج صاحب نے بھی اسے کچھ کہنے کی اجازت دے دی۔

شکریہ مائی لاڈ۔۔۔۔میرے قابل دوست عارف صاحب نے جو کچھ کہا بالکل صحیح ہے۔باقر کا بہت بے دردی سے قتل کیا گیا اور کسی بھی خاندان کے لیے یہ بات بہت بڑا دھچکا ثابت ہو سکتا ہے کہ ان کا جوان بیٹا اس طرح سے مارا گیا

۔

میں سمجھ سکتا ہوں کہ یہ ان سب کے لئے بہت تکلیف دا رہا ہو گا لیکن یہ بار بار ارحم کو قاتل کہہ رہے ہیں اسے درندہ صفت اور پتا نہیں کیا کیا کہنے کی کوشش کی جا رہے ہیں

وکیل صاحب کو لگتا ہے کہ میں اس کیس میں بے وجہ ہی انٹرفیر کر رہا ہوں حالانکہ یہ مقدمہ بالکل صاف ستھرا ہے اس میں کچھ بولنے کی ضرورت ہی نہیں قاتل خود اپنا جرم قبول کر چکا ہے۔

بالکل یہ ساری باتیں غور کرنے لائق ہیں لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ آخر اس دن ہوا کیا تھا۔

ایسا کیا ہو گیا کہ اگرار حم کو اسے گولی مارنے کی ضرورت پیش آئی تھی بلکہ وہ باقر کا بہت اچھا دوست تھا اور ہمیشہ اس کے ساتھ ساتھ رہتا تھا یہاں تک کہ باقر اسے اپنا بیسٹ فرینڈ بھی کہا کرتا تھا

تو پھر ایسا کیا ہو گیا ارحم جو آپ کو یہ قدم اٹھانا پڑا۔۔

خداش وہاں موجود ہر انسان کو نظر انداز کیے صرف ارحم سے سوال جواب کرنے لگا تھا

ooooooo

میری اور باقر کی دوستی تین چار سال پرانی تھی وہ گھوڑے کی ریس میں خداش کاظمی کو ہرانے کا خواب دیکھتا تھا اسے یقین تھا وہ ایسا ضرور کرے گا اس کا جنون اسے بری طرح اس بات پر اکساتا تھا کہ وہ ہار نہیں سکتا

اسے یقین تھا کہ وہ اس بار جیت جائے گا چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے اس دفعہ ہار اس کا مقدر نہیں بنے گی جس کی وجہ سے اس ریس کے درمیان میں بے ایمانی کرنے کا فیصلہ کیا تھا اس بے ایمانی میں ہم سب دوست اس کے ساتھ شامل ہو گئے تھے

لیکن اس کے باوجود بھی آپ سے میرا مطلب ہے خداش کاظمی سے جیت نا سکا اور اس بات کا افسوس ہی اسے پاگل کر رہا تھا۔ارحم کے باقر کی بے ایمانی قبول کرنے پر خداش کے لبوں پر تبسم بکھرا تھا۔وہ بے ایمانی سے بھی سے ہارا نہیں سکا تھا

وہ غصے سے آپے سے باہر ہو گیا تھا ہم سب نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ یہ صرف ایک کھیل تھا جس میں ہار جیت ایک نارمل سی بات ہے

لیکن وہ کچھ بھی سننے کو تیار ہی نہیں تھا اسی لئے میں نے اس سے غصے سے کہہ دیا کہ خداش کاظمی کو ہرانا اس کے بس کی بات ہی نہیں ہے اسی بات پر اس نے پستول نکال کر مجھ پر وار کرنے کی کوشش کی تھی۔

وہ خداش کو مارنے کے لیے جانا چاہتا تھا ہم سب اسے روک رہے تھے۔میں بھی اس کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا وہ نشے میں دھت تھا ہمیں یقین تھا کہ اگر ہم نے اسے نہ روکا تو وہ ایسا کر گزرے گا

اس کا دماغ پوری طرح سے خراب ہو گیا تھا مجھے بندوق چلانا آتی ہی نہیں تھی میں نے تو کبھی پستول ہاتھ میں نہیں لی تھی۔

تو قتل کرنا تو بہت دور کی بات ہے

میں بس اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا جب گولی چلی تو پستول اسی کے ہاتھ میں تھی میں نہیں جانتا مجھ سے یہ سب کچھ کیسے ہو گیا لیکن وہ میرے ہاتھوں مارا گیا جس بات کا افسوس مجھے کبھی زندگی میں نہیں آئے گا۔

وہ ایک ایک بات انہیں بتائے چلے جا رہا تھا جب کہ وہاں موجود سب لوگ صرف اسے سن رہے تھے۔

یہ تو من گھڑت کہانی ہے اصل میں ایسا کچھ ہوا ہی نہیں تھا حقیقت یہ تھی کہ یہ حسد کا شکار تھا اور یہ۔۔۔۔

میرے قابل دوست میرے خیال میں آپ کو آپ کی بات پیش کرنے کا مکمل موقع دیا گیا تھا۔آپ کو اس طرح بیچ میں دخل اندازی کرنے کا کوئی حق نہیں۔خداش نے نہ جانے اس وکیل کی دخل اندازی کو کس طرح اسے سہا تھا

اس نے کہا تو وکیل سے تھا لیکن وہ دیکھ جج صاحب کی طرف رہا تھا۔

جس پر جج صاحب نے بھی اسے خاموش رہنے کی تاکید کی تھی۔

جی تو ارحم آپ نے کہا کہ نہ تو آپ کو گولی چلانا آتی تھی اور نہ ہی آپ نے اس سے پہلے پستول کبھی ہاتھ میں لی تھی ۔اور میرا نہیں خیال کہ پستول چلانا یا کسی کا قتل کرنا کوئی اناڑیوں والا کام ہے۔۔۔"

پھر آپ یہ بتائیں کہ اگر یہ جو آپ بتا رہے ہیں وہ حقیقت ہے تو آپ وہاں سے بھاگ کیوں گئے۔۔۔۔؟

میرے دوستوں نے کہا تھا وہ سب لوگ کہہ رہے تھے کہ میں بچ نہیں پاؤں گا میرا بہت برا انجام ہو گا میں بہت زیادہ گھبرا گیا تھا وہ بوکھلاہٹ میں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

کہ میں کیا کروں دوستوں کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے میں وہاں سے بھاگ نکلا تھا اتنا عرصہ وہی لوگ مجھے پیسے وغیرہ بھیجتے رہے۔

میں جتنا بھاگ سکتا تھا اتنا بھاگا لیکن اب یہ سب کچھ میری برداشت سے باہر ہو گیا تھا۔کیوں کہ جیسی چھپ چھپا کر زندگی میں گزار رہا تھا اس سے تو بہتر جیل کی قید تھی۔

در حقیقت میں خود کو اس بات کے لیے معاف نہیں کر پا رہا تھا کہ میرے ہاتھوں ایک جیتا جاگتا شخص موت کے گھاٹ اتر گیا۔وہ سر جھکائے بولے جا رہا تھا۔خداش نے صرف اس کے جھکے سر کو دیکھا تھا۔اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے یا جھوٹ لیکن اس نے اس کی آنکھوں میں سچائی دیکھی تھی

یو آنرآپ نے میرے مؤکل کی ساری بات سنی ہے۔اور یقیناً مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ قتل سیلف ڈیفنس میں ہوا ہے۔

اپنی بات مکمل کرتے ہوئے وہ عارف صاحب کو دیکھنے لگا جن کے چہرے پر استہزایہ مسکراہٹ تھی۔

بے شک اب ان کے بولنے کی باری تھی۔

آپ نے جو باتیں کہی ہیں وہ بالکل درست ہے خداش صاحب لیکن یہ فیصلہ آپ نہیں کریں گے کہ یہ قتل سیلف ڈیفنس میں ہوا ہے یہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے

کیونکہ میرے سننے میں آیا ہے یہ باقر اور خداش کاظمی کا پہلا مقابلہ نہیں تھا بلکہ اس سے پہلے بھی خداش کاظمی سے وہ چھ سات بار ہار چکا تھا۔تو اس بار اتنا غصہ کے باقر اپنی ہی جان کا دشمن بن گیا یہ بات کچھ ہضم نہیں ہو رہی۔

اب میں نے ہاضمے کی گولیاں تو رکھی نہیں ہیں اپنے پاس۔ان کی مسکراہٹ پر اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا جس کی وجہ سے وہاں موجود سب لوگ ہی ہنسنے لگے تھے

لیکن عارف صاحب کو شاید اپنی بے عزتی محسوس ہو گئی تھی۔اور پھر جج صاحب کے آرڈر آرڈر نے سب کے چہرے سے مسکراہٹ نوچ ڈالی تھی.

کاظمی صاحب کیا آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے کہ یہ قتل اپنا بچاؤ کرتے ہوئے ہوا ہے کہاں ہیں باقر کے دوست جو اس بات کی گواہی دیں

کیونکہ بقول ارحم کے وہ سب وہاں موجود تھے۔اوران کے سامنے ہی یہ واقع پیش آیا ہے توان سب کو یہاں ہونا چاہے۔عارف اسے لاجواب کرنے کی کوشش کررہا تھا۔

جی یورانر وہ سب یہاں موجود ہیں۔جج صاحب کے اس کی طرف دیکھتے ہی اس نے بڑے ادب سے کہا جس پر عارف کی زبان پھر بند ہوگئی۔

ooooooo

میرا نام شاکر خان ہے اور میں نے اس دن ارحم کو وہاں سے بھاگنے کے لیے کہا تھا میں جانتا ہوں مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن اس دن ہم سب بہت زیادہ گھبرا گئے تھے۔

باقر کی حالت شراب پینے کی وجہ سے بہت خراب ہو چکی تھی وہ کسی بھی حالت میں خداش سے انتقام لینا چاہتا تھا اس کا ارادہ خداش کے پاس جا کر اسے قتل کر دینے کا تھا ہم سب اسے روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔

لیکن وہ ہماری بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھا ہم نے اسے سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن ہم لوگ کامیاب نہ ہو سکے ہم بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئے تھے سب لوگ ڈر گئے تھے۔

جہاں ایک دوست کو کھونے کا دکھ تھا وہی دوسرے دوست کے ساتھ کچھ غلط ہونے کا بھی ڈر تھا بس اسی لئے ہم نے یہی سوچا کہ ارحم کو موقع واردات سے بھگا دیتے ہیں لیکن ہمیں ہر گز اندازہ نہ تھا کہ ایسا کر کے ہم اسے مزید مصیبت میں پھنسا رہے ہیں کہیں نہ کہیں ارحم کے بھاگنے کے پیچھے ہمارا ہی ہاتھ تھا

ہم نے اسے مجبور کر دیا تھا وہاں سے جانے کے لیے اس کے لئے ہم شرمندہ ہیں۔

شاکر سر جھکا کے بولے جا رہا تھا جب کہ اس کی پوری بات سننے کے بعد اس نے عارف صاحب کو اس سے کچھ پوچھنے کے لئے کہا تھا جس پر وہ نفی میں سر ہلا گئے ان کے پاس کوئی سوال نہ تھا۔

انہوں نے دوستوں کو پیش کرنے کے لئے کہا تھا جب کہ وہ پوری تیاری سے یہاں آیا ہوا تھا۔ وہ اس کیس کو جتنا آسان سمجھ رہے تھے یہ اتنا ہی الٹا نکلا تھا۔

ان کے حساب سے اس کیس میں ایسا کچھ بھی نہ تھا جس پر بحث کی جاتی یا زیادہ محنت کی ضرورت ہوتی لیکن ابھی انہیں احساس ہو رہا تھا کہ وہ یہ کیس لے کر غلطی کر چکے ہیں۔

کیس کی کاروائی اگلی تاریخ تک منتقل کر دی گئی تھیں فیصلہ اگلی تاریخ پر ہونا تھا۔

زریام کو کچھ حوصلہ ہوا تھا کیونکہ اب کافی حد تک وہ اس کیس سے اچھی کی امید رکھتا تھا یقیناً عمایہ اس کے انتظار میں بیٹھی یہی سوچ رہی ہو گی کہ آخر کیا ہوا ہے۔

اس کا دل تو چاہا تھا کہ پہلے اسے فون کر کے بتا دے کہ سب کچھ ٹھیک ہے لیکن پھر یہ سوچ کر کہ وہ گھر ہی جا رہا ہے اس نے اسے فون نہ کیا تھا وہ دادا جان کو تھام کر باہر آیا تو کافی زیادہ پریشان لگ رہے تھے۔

میں نے کہا تھا نہ کہ یہ لڑکا اس چیز میں ہاتھ ڈال رہا ہے تو مطلب صاف ہے کہ یہ ہم سے کوئی پرانی دشمنی نکال رہا ہے دیکھا تم نے کس طرح وہ ہر بات پر باقر کو غلط ثابت کر رہا تھا اسے شراب کے نشے میں ثابت کر رہا تھا اور وہ ارحم کو تو بے گناہ ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا تھا۔

داداجان باقر کہ ڈی این اے ٹیسٹ میں بھی یہی آیا تھا کہ وہ بری طرح شراب کے نشے میں تھا اور آپ تو جانتے ہی ہیں نا کہ وہ نشے میں کس طرح کی حرکتیں کرتا تھا۔

مجھے کہیں نہ کہیں یہ بات ٹھیک لگ رہی ہے کیونکہ اس کے یہ سارے دوست کافی سمجھدار تھے یقیناً ان لوگوں نے اسے روکنے کی کوشش کی ہوگی۔ وہ کہاں کسی کی سنتا تھا۔

بے شک زندگی اور موت اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے لیکن ارحم نے جو بھی کیا وہ اپنے بچاؤ میں کیا اور اپنے بچاؤ میں کیے جانے والا کوئی بھی قدم قانون کی نظروں میں غلط نہیں ہے۔

اور یہ بھی مت بولیے کہ باقر کے پستول پر اس کی اپنی انگلیوں کے نشان تھے ارحم کے نہیں ارحم تو صرف موقع واردات سے بھاگ جانے کی وجہ سے قاتل ثابت ہوا ہے۔

اور اب قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر کوئی جھوٹ تو نہیں بولے گا اور باقی جہاں تک خداش کی بات ہے تو ارحم خداش کا کوئی سگا نہیں ہے۔ جو وہ اس کے لیے پریشان ہوتا۔

خداش کا نہ سہی لیکن تمہارا تو سگا ہے نہ تمہاری بیوی کا بھائی ہے۔ ان کا لہجہ زہر میں ڈوبا ہوا تھا اپنے ایک پوتے کی لڑائی میں وہ اپنے دوسرے پوتے کو بری طرح سے ہرٹ کر رہے تھے۔

بے شک وہ میری بیوی کا بھائی ہے اور اگر وہ مجرم ثابت ہو گیا تو آپ سے پہلے میں اسے سزا دوں گا۔

لیکن افسوس مجھے ایسا لگتا نہیں مجھے بھی یہی لگ رہا ہے کہ ارحم نے صرف موقع واردات سے بھاگ کر غلطی کی ہے باقی اس نے کچھ نہیں کیا باقر اپنی غلطی کی وجہ سے مرا ہے۔

خیر داداجان،ہمیں آپ گھر چلنا چاہیے بہت وقت ہو گیا ہے۔وہ کہہ کر گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا جب کہ داداجان خاموشی سے اس کے پیچھے چلے آئے تھے۔

ooooooo

چھوڑدو چھوڑ میرے بابا کو مت مارو ماما بابا۔۔۔۔۔ریدم نیند میں چلائی جارہی تھی جبکہ اس کے بالکل ساتھ بیٹھا شائزم پہلے تو اس کی حالت پر حیران ہوا تھا لیکن پھر آہستہ سے اس کے گرد باہوں کا حصار بناتے ہوئے اسے اپنے قریب کیا۔

ریلیکس میری جان کوئی نہیں ہے یہاں کوئی تمہارے بابا کو کچھ نہیں کرے گا آنکھیں کھولو ریدم۔۔۔۔۔دیکھو میں تمہارے پاس ہوں۔

وہ۔۔مار دے گا۔۔۔۔۔۔مجھے۔۔۔۔۔اس کے سینے میں خود کو چھپاتے ہوئے وہ چلا رہی تھی جب کہ وہ اسے اپنے مزید قریب کرتے ہوئے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

کوئی تمہیں کچھ نہیں کر سکتا میری جان میں تمہارے ساتھ ہوں اس کے بخار سے تپتے وجود کو خود سے لگاتے ہوئے وہ پریشانی سے کہہ رہا تھا وہ کس طرح سے اس ڈر کم کرے کس طرح اسے اپنے ہونے کا احساس دلائے۔

اس حملے کے بعد وہ بری طرح سے ڈر گئی تھی۔وہ تحفظ چاہتی تھی۔وہ کسی کا سہارا چاہتی تھی وہ چاہتی تھی کوئی ہو جو اس کے لیے اس کی ڈھال بنے۔لیکن شاید وہ اس پر یقین نہیں کر پا رہی تھی۔

وہ اسے خود سے دور نہیں جانے دینا چاہتی تھی شاید وہ جانتی تھی۔کہ اس کے قریب وہ محفوظ ہے۔

سب کچھ بھول جاؤ سب کچھ اپنے دماغ سے نکال دو ریدم کوئی نہیں ہے یہاں صرف میں ہوں دیکھو مجھے میرے ہوتے ہوئے کوئی تمہیں چھو بھی نہیں سکتا۔

اس کے گالوں پر اپنے لبوں کو حرکت دیتے ہوئے وہ اسے اپنے قریب کرتا جا رہا تھا۔اس وقت ان سوچوں سے اس ڈر سے نکالنے کے لئے وہ اسے اپنے ہونے کا احساس دلا رہا تھا اس کا ارادہ اس کی مرضی کے بنا اس کے ساتھ کسی طرح کا تعلق قائم کرنے کا ہرگز نہیں تھا لیکن بہکتا جا رہا تھا۔

پناہوں میں سچی چاہت ہو اور پھر اس پر جائز تعلق تو خود کو روکنا ناممکن ہو جاتا ہے اور اس وقت شاید شائزم کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا وہ اس کا ساتھ چاہتی تھی۔

اور شائزم اس کی قربت میں اپنا آپ بھلائے جا رہا تھا۔وہ اتنے کمزور اعصاب کا مالک تو ہرگز نہ تھا کہ وہ کسی لڑکی کو اس کی مرضی کے خلاف چھوتا اس کی گردن پر گردش کرتے اپنے بے باک لبوں کو لگام دیتا وہ اس کے قریب سے اٹھنے لگا تھا جب اسے اپنے گرد اس کی باہوں کا حصار محسوس ہوا۔

وہ اسے اپنے پاس رکھنے کے لئے ہر قیمت پر تیار تھی۔وہ بس اس کا ساتھ چاہتی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسے خود سے دور کر دے۔

اور شائزم بھی اسے خود سے دور نہیں کر پایا تھا اس کے نازک سے وجود کو خود میں قید کرتے ہوئے وہ اس پر جھکتا چلا گیا۔

وہ جو شروعات میں اس بات کو لے کر پریشان تھا کہ وہ پہلے ہی اسے اور اس کے کردار کو کوستی ہے تو اس سب کے بعد کیا وہ آسانی سے اس کے ساتھ اپنی زندگی کی شروعات کر سکے گی

لیکن اب جو بھی تھا وہ بہت آگے بڑھ چکا تھا اور یہاں سے پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اس کے نازک سے وجود کو خود میں قید کرتے ہوئے وہ اپنی تمام تر سچے جذبات کے ساتھ اس پر اپنی شدتیں لٹاتا چلا گیا۔

ریدم نے کوئی مزاحمت نہ کی تھی۔نہ ہی اس نے اسے روکا تھا بلکہ اس کے محبت سے اٹھائیں گے قدم کو اس نے خاموشی سے قبول کر لیا تھا۔

اور ریدم کی اس قبولیت نے اسے مزید اس کے پاس آنے پر مجبور کر دیا تھا وہ اپنی تمام تر حدود کراس کرتا اسے اپنا بنا رہا تھا۔اس کے دل میں نہ تو اب کل کا کوئی ڈر تھا اور نہ ہی کوئی ریدم کی سوچ کا کوئی دکھ وہ بس یہ لمحہ جینا چاہتا تھا اپنی محبت کو پالینا چاہتا تھا اور اس نے اسے پالیا تھا

OOOOOO

صبح اس کی آنکھ کھلی تو اسے اپنے وجود میں ایک عجیب سے تھکن محسوس ہوئی۔

اپنے بے حد قریب اسے بے سدھ پڑے دیکھ کر رات کے سارے منظر اس کے آنکھوں کے سامنے آ گئے تھے۔

وہ بیڈ پر بنا شرٹ کے دنیا جہان سے بیگانہ پڑا تھا اس کے چہرے پر سکون ہی سکون تھا جبکہ ریدم بس اسے گھورے جا رہی تھی شاید اس کی گھوریوں کا ہی نتیجہ تھا کہ اس کی آنکھ کھل گئی تھی۔

اس نے حیرت سے اسے اپنے آپ کو دیکھتے پایا۔

ریدم۔۔۔۔۔اس نے کچھ کہنا چاہا تھا لیکن نہ جانے کیوں اسے اس طرح سے خود کو گھورتے پا کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی جیسے وہ بڑی خوبصورتی سے چھپاتا اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔

رات کو کیا ہوا تھا۔؟۔۔۔اپنے آپ کو اس کی شرٹ میں قید دیکھتے ہوئے اس نے اوپر کے بٹن بند کر کے خود کو اس سے دور کیا تھا۔

یہ بھی میں تمہیں بتاؤں کہ رات کو کیا ہوا تھا کوئی سستا نشہ کر کے آئی تھی تم تم نے رات کو میرے ساتھ ۔۔۔۔اس نے اپنے سینے پر دونوں ہاتھ باندھتے کہا

۔ایک شریف انسان بیان تک نہیں کر سکتا مجھے نہیں پتا تھا کہ ہاسٹل میں رہنے والی لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں میں لٹ گیا میں برباد ہو گیا۔

تم نے کل رات مجھے کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا تم نے میرا ریپ۔ہائے میں کیا منہ دکھاؤں گا ماریہ کو۔۔۔وہ بے چاری تو میرے انتظار میں سوکھ کر کانٹا ہو گئی ہو گی میری پہلی محبت میری جان۔۔۔۔۔۔

شٹ اپ تمہیں شرم نہیں آرہی اپنی بیوی کے سامنے اس گھٹیا لڑکی کا نام لیتے ہوئے اور میرے قریب آنے سے تم اس ماریہ کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے ہاں میں بیوی ہوں تمہاری۔ماریہ کے ساتھ منہ کالا کر کے نہیں آئے ہو جو اس طرح بیٹھ کے عورتوں کے طرح رو رہے ہو۔

Urdu Novels Ghar

تم میرے شوہر ہو۔ تمہارے پاس آنے کا حق صرف میرا ہے۔اور یہ سب کچھ بہت نورمل ہوتا ہے شادی شدہ زندگی میں ہاں ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ یہ رشتہ نہیں بنانا چاہتی تھی لیکن شاید یہ ایسے ہی ہونا تھا

کل رات کو میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی اس آدمی نے مجھ پر حملہ کیا تھا میں مرنے والی تھی۔ میں اس آدمی کو پہچانتی ہوں۔ کل میں شاید اسی ڈر کے زیر اثر میں تمہارے پاس چلی آئی۔

اور تم بھی موقع کی تلاش میں تھے پتا ہے مجھے تو اتنا رونا دھونا کیوں کر رہے ہو۔ میرے سامنے معصومیت کے ڈرامے کرنا بند کرو جیسے میں تو تمہیں جانتی ہی نہیں نا۔

اگر میں غلطی سے آ گئی تمہارے پاس تو تم نا آتے۔ تو نہ ہوتا تمہارے ساتھ ریپ اب میں تمہارے ساتھ زبردستی تو کرنے سے رہی۔ اور نہ ہی میں نے تمہیں فورس کیا ہے۔ وہ اسے گھورتے ہوئے بولے جا رہی تھی۔ لیکن بار بار نگاہیں جھکا لیتی وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہیں کر پا رہی تھی۔ شاید نہیں یقیناً وہ اس سے شرما رہی تھی شائزم مسکرا دیا

اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ سمجھ رہی تھی کہ رات بے اختیاری میں وہ خود ہی اس کے پاس چلی آئی تھی۔

وہ اس سب کو بظاہر تو نارمل قرار دے رہی تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ اندر سے کس طرح کے کشمکش کا شکار ہے۔

یقیناً وہ یہ سب کچھ اس طرح سے تو ہر گز نہیں چاہتی تھی۔ رات وہ خود ہی اپنی بے اختیاری میں اس کے پاس چلا گیا تھا پھر ریدم نے اسے روکا نہیں اور وہ رکا نہیں تھا۔

لیکن ریدم ان سب چیزوں کو قبول کر رہی تھی بنا اسے کچھ بھی الٹی سیدھی باتیں کہے اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا۔

ناشتے کے لیے آرڈر کر دو مجھے بھوک لگی ہوئی ہے۔وہ نظر چراتے ہوئے اٹھنے لگی تھی جب اگلے ہی لمحے وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکنے لگا

اب کیا تکلیف ہے وہ اسے گھورتے ہوئے کھا جانے والے انداز میں بولی جب اس نے مسکین سی شکل بنا کر اپنی طرف اشارہ کیا۔

میں جانتا ہوں میں بہت ہاٹ ہوں لیکن میرا نہیں خیال کہ ایک بیوی ہونے کے ناطے تم مجھے اس طرح کہیں باہر جانے کی اجازت دو گی تو اگر تمہاری اجازت ہو تو میں اپنی شرٹ لے لوں۔

لے لو میں نے کب تمہیں منع کیا ہے وہ حیرانگی سے اسے دیکھ کر بولی وہ اس سے اجازت کیوں مانگ رہا تھا۔

شائزم آنکھوں میں بے باک سی چمک لیے اگلے ہی لمحے اٹھ کر اس کے روبرو آتا اس کے بٹن پر اپنا ہاتھ رکھ چکا تھا
۔

چھچھوڑے انسان الماری سے دوسری نکالو۔جلدی سے اس کے ہاتھوں کو پیچھے کرتی اس سے کافی دور فاصلے پر جا رکی تھی۔

اچھا نا یار تم مار کیوں رہی ہو اس کے پیچھے ہٹنے پر وہ قہقہ لگاتے الماری کی طرف بڑھ رہا تھا۔جب کہ وہ اپنا سرخ چہرہ جھکائیں جلدی سے واش روم کی طرف چلی گئی تھی۔

جبکہ شائزم سوچ رہا تھا کہ اب وہ اپنے اور ریدم کے درمیان کوئی دوری نہیں آنے دے گا اس نے سوچ لیا تھا کہ ماریہ کے حوالے سے غلط فہمی کو جلد ہی ختم کرے گا

oooooooo

مجھے آپ کی ہیلپ چاہیے دیشم آپو آپ یہاں آکر بیٹھیں اور مجھے بتائیں کہ میں سر شوہر کو کس طرح سے بتاؤں کہ میں ان سے پیار کرتی ہوں میرا مطلب ہے وہ کہتے ہیں کہ جب مجھے میرا مطلب ہوتا ہے صرف میں تبھی ان سے اپنے پیار کا اظہار کرتی ہوں یوں ہی کبھی بھی نہیں کرتی تھی جیسے وہ کرتے ہیں۔

انہیں لگتا ہے کہ میں مطلبی ہوں صرف اپنے مطلب کے وقت ان سے پیار کرتی ہوں لیکن ایسا نہیں ہے میں ان سے بہت زیادہ پیار کرتی ہوں آپ میری ہیلپ کرو نہ۔

صبح اٹھتے ہی وہ کچن میں آئی تھی جہاں امی اور چاچی کے ساتھ دیشم کو کھانا بنانے میں مصروف دیکھا وہ اسے پکڑ کر اپنے پاس بٹھا چکی تھی۔

ہاں تو تم مت کیا کرو نہ اس وقت اظہار جب تمہیں اپنی مطلب کی چیزیں چاہیے ہوتی ہیں شوہر کو اس بات کا احساس دلانا پڑتا ہے کہ بیوی اسے کتنا چاہتی ہے ضروری نہیں کہ الفاظ سے آپ اپنے انداز سے بھی بتا سکتے ہیں امی نے بیچ میں بولتے ہوئے اسے سمجھایا تھا۔

ہاں تو بتائیں نا کہ میں اپنے انداز سے کس طرح سے انہیں بتاوں کہ میں ان سے پیار کرتی ہوں۔آج میں ان کے ساتھ ڈیٹ پر جانے والی ہوں۔

اور انہوں نے مجھے کہا ہے کیا آج وہ ہم دونوں میں دوریوں کو مٹا دیں گے اور ہمارا رشتہ اور بھی مضبوط ہو جائے گا ہم ہمیشہ کے لئے ایک ہو جائیں گے لیکن ہم تو شادی کر کے ایک ہو چکے ہیں نہ۔

میں نے ان سے کہا ہے کہ میں ڈیٹ پر آپ کو بتاؤں گی کہ میں آپ سے کتنا پیار کرتی ہوں اور اب آپ سب میری مدد کرو۔ وہ ان سب کو دیکھتے ہوئے بولی جبکہ چاچی تو نظریں جھکا کر مسکرانے لگی تھیں۔

بھابھی اس کی مدد کریں اسے سچ میں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔

میں کیا مدد کروں دیشم خود ہی سمجھائے گی اسے سب کچھ۔ وہ بے چارہ تو اس کی بے وقوفیوں کی نظر ہو رہا ہے شاید اسی لیے اس نے ابھی تک اس رشتے کی شروعات نہیں کی تھی۔

اس کی بے وقوفیاں برداشت کر کے بے چارہ سوچتا ہو گا کہ اس نے شادی کی ہے یا بچی گود لے لی ہے۔

باباجان کو پوتی کی شادی کی فکر لگ گئی تھی اس چیز کا انہوں نے خیال تک نہیں کیا کہ یہ شادی کے قابل بھی ہے یا نہیں۔۔

دیشم سمجھاؤ اسے عقل گھٹنوں میں ہے اس کی بتاوا سے میاں بیوی کا رشتہ کس طرح سے مضبوط ہوتا ہے تاکہ یہ پھر سے کوئی بے وقوفی نہ کرے۔امی نے التجائی انداز میں دیشم سے کہا تھا جب کہ وہ صرف اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ باہر لے گئی تھی

oooooooo

کیا ہوا تم اتنی پریشان کیوں ہو اب کونسا نیا مسئلہ لے کر بیٹھی ہو خداش کمرے میں آیا تو اسے بیڈ پر بیٹھے پایا۔

وہ حرم اور ریشام بھائی باہر گئے ہوئے نہ انہیں کو سوچ رہی تھی۔

ان کو سوچنے کی کیا ضرورت ہے خداش کنفیوز ہو کر اس سے پوچھنے لگا اب وہ اسے کیا بتاتی کہ وہ کیوں پریشان ہے صرف نفی میں سر ہلا کر اسے ریلیکس کرتے ہوئے وہ مسکرا دی تھی۔

ایک بات بتاؤں مجھے حرم کو لے کر بہت سارے وہم تھے لیکن یشام کو دیکھا نا تو سمجھا کہ حرم کے معاملے میں ہم بیکار میں پریشان ہو رہے ہیں وہ انسان صرف حرم سے محبت نہیں کرتا بلکہ جنون کی حد تک اسے چاہتا ہے۔

میں گرنٹی دے سکتا ہوں وہ انسان حرم کو تکلیف پہنچانے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا اس کی آنکھوں میں حرم کی محبت کا ایک سمندر آباد ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔

اس کا ہاتھ تھامتے وہ ایک ہی سانس میں بولتا چلا گیا تھا جب کہ اپنی بہن کے معاملے میں اس کا اتنا یقین اسے بھی مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔

اور حرم کی بیوقوفیوں کے بارے میں آپ کیا کہنا چاہیں گے اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

یشام کو حرم کی بیوقوفیاں اچھی لگتی ہیں اسے وہ ہر حال میں قبول ہے جس طرح مجھے تم ہر حال میں قبول ہو۔

اب دیکھو نہ تھوڑے ستم تو تم نے مجھ پر بھی نہیں ڈھائے دن رات مجھے تڑپایا میری شادی کے اولین دنوں میں خود سے دور رکھا تمہیں یاد ہے وہ رات جب بخار کی حالت میں۔ میں تمہارے قریب آیا تھا اس دن تم نے مجھے دھتکار دیا وہ دن میں زندگی کا سب سے بدترین دن تھا۔

آج بھی اگر کبھی مجھے وہ رات یاد آتی ہے نہ مجھے غصہ آنے لگتا ہے تم پر خود پر اپنے جذبات پر اپنے اٹھائے اس قدم پر۔۔۔اس دن تم نے مجھے۔۔۔۔۔

کیا ہم سب کچھ بھلا کر آگے نہیں بڑھ سکتے خداش میں جانتی ہوں میں غلط تھی میں نے آپ کے ساتھ بہت برا رویہ رکھا لیکن میں سوائے آپ سے معافی مانگنے کے اور کچھ نہیں کر سکتی۔

کیوں نہیں کر سکتی کیا تم میری زندگی سے اس رات کے نقش کو مٹا نہیں سکتی۔ کیا تم مجھے وہ رات بھولنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ کیا تم میری زندگی سے اس سیاہ رات کی کرچیاں مٹا نہیں سکتی

اس رات تو تم اپنی مرضی سے مجھ سے دور چلی گئی تھی تو کیا واپس اپنی مرضی سے میرے پاس نہیں آ سکتی۔ تمہیں حاصل کرنے کے بعد بھی میں خود کو مکمل نہیں تصور کر پا رہا کیا تم مجھے مکمل نہیں کر سکتی وہ ابھی بول ہی رہا تھا جب اچانک دیشم نے آگے بڑھ کر اس کے لبوں پر اپنے نازک لب رکھ دیئے۔

وہ حیران نہیں ہوا تھا نہ ہی وہ اس سے پیچھے ہٹا تھا وہ جانتا تھا دیشم اتنی بے باک نہ سہی لیکن اسے منانے کے لیے اپنی سی ایک کوشش ضرور کرے گی۔

میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں خداش میں گزرے ہر برے دن کو آپ کی زندگی سے نکال دوں گی اپنی محبت سے اپنی چاہت سے ہر بری یاد آپ کے دل سے مٹا دوں گی جو میری وجہ سے آپ کی تکلیف کی وجہ بنی۔

میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں کچھ معاملوں میں میرا دل باغی ہو گیا تھا۔ میں نے کبھی آپ کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی آپ کے دل میں میرے لئے کبھی بھی کچھ غلط نہیں تھا لیکن میری بچگانہ سوچ آپ کو قبول ہی نہیں کر پا رہی تھی

Urdu Novels Ghar

آپ کے ہر فیصلے کو میں اپنے لئے ایک چیلنج سمجھ لیتی تھی میں اس بات کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں تھی کہ آپ ہر معاملے میں صحیح تھے اور میں غلط۔

لیکن اب ایسا نہیں ہو گا میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں میں آپ کو ایک بہت اچھی بیوی بن کر دکھاؤں گی۔

اس کی گردن میں اپنا چہرہ چھپاتے ہوئے اس کے تمام ترجذبات جگا چکی تھی. جبکہ خداش بھی اسے اپنی باہوں میں قید کیے اس کے بالوں میں چہرہ چھپانا چلا گیا

oooooooo

وہ دادا جان کو گھر چھوڑنے کے بعد واپس ایک ضروری کام کے سلسلے میں آیا تھا اب واپس گھر جاتے ہوئے وہ بالکل تنہا تھا جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی گاڑی مسلسل اس کا پیچھا کر رہی ہے۔

اس نے دو تین دفعہ اپنی گاڑی روک کر بھی چیک کیا تھا وہ گاڑی اس کا پیچھا کر رہی تھی یا صرف اس کی غلط فہمی تھی وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا اس سے پہلے اس کے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا۔

کون ہو سکتا ہے یہ میرے پیچھے کیوں آرہا ہے زریام نے تھوڑے فاصلے پر جا کر گاڑی ایک بار پھر سے روک دی تھی ۔اسے لگا شاید وہ رستہ بھٹک کر اس کے پیچھے آرہا ہو لیکن گاڑی روکنے کے کافی دیر بعد تک وہ اس کے آنے کا انتظار کرتا رہا وہ نہیں آیا تو کندھے اچکا کر پھر سے اپنی گاڑی سٹارٹ کر دی تھی جب اسے پھر سے ایسا ہی محسوس ہونے لگا۔

اس نے ایک دفعہ پیچھے مڑ کر دیکھا جب اسے احساس ہوا کہ اچانک اس کی گاڑی کے سامنے کوئی اور گاڑی آئی ہے لیکن وہ کوئی گاڑی نہیں بلکہ بہت بڑا ٹرک تھا۔اگر وہ وقت پر نہ دیکھتا تو یہ ٹرک اس کی گاڑی سے ٹکرا بھی سکتا تھا

اس ایریا میں اس طرح کے کسی ٹرک کا آنا اس کے لیے کافی حیرت انگیز تھا

لیکن اپنی گاڑی پیچھے مڑتے ہوئے اسے احساس ہوا کہ وہ ٹرک آیا نہیں بلکہ لایا گیا ہے وہ بھی کسی خاص مقصد کے لئے

۔

اپنے پیچھے آتی گاڑی کی سپیڈ کے ساتھ ہی وہ ان کا مقصد سمجھ چکا تھا اگلے ہی لمحے اس نے ماہرانہ انداز میں اپنی گاڑی ان دونوں گاڑیوں کے بیچ سے نکالی تھی اس کا شک بلکل درست ثابت ہوا تھا۔

یہ اس پر ایک جان لیوا حملہ تھا اس نے اپنی گاڑی روکے بنا وہاں سے نکالنا چاہی تھی وہ سمجھ چکا تھا کہ اس ٹرک کو یہاں کیوں بھیجا گیا ہے۔

لیکن اس کے ساتھ ایسا کون کروا سکتا تھا اس کا کوئی دشمن بھی نہیں تھا۔ تو پھر کس کی ہو سکتی تھی یہ حرکت۔ سوچتے ہوئے اس نے اپنی گاڑی کی سپیڈ مزید تیز کر دی تھی۔

اس گاڑی کے ساتھ دو گاڑیاں اور بھی اس کا پیچھا کرنے لگی تھی اس وقت گاڑی روکنا یا ان لوگوں کے بارے میں جاننا سراسر بیوقوفی تھی۔ وہ لوگ یہاں اس کی جان کے دشمن بنے ہوئے تھے۔

اس سے جتنا ہو سکا اس نے اتنی تیزی سے اپنی گاڑی ان لوگوں کی پہنچ سے دور کر دی تھی لیکن ذہن میں سوال تھے بلا اس کے ساتھ ایسا کون کروا سکتا ہے

ooooooo

واو شوہر سر یہ تو بہت خوبصورت جگہ ہے۔وہ کیمپ کے باہر اس خوبصورت جگہ کو دیکھ رہی تھی جو آج کی رات کے لئے اسپیشل یشام نے تیار کروائی تھی۔

آپ نے تو ہماری ڈیٹ کے لئے بالکل پرفیکٹ جگہ چنی ہے۔ماننا پڑے گا آپ کی پسند لاجواب ہے وہ ریڈ کلر کی خوبصورت فراک کے ساتھ ہائی ہیل پہنے اس کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔

یہ خوبصورت سی ڈریس اس نے خود اس کے لیے خریدی تھی۔اور آج صبح گھر سے نکلنے سے پہلے اس نے اسے یہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ تیار رہنا لیکن یہ ہائی ہیل پہن کر آنا اس کا اپنا فیصلہ تھا۔

کیونکہ حرم کو لگتا تھا کہ اس کا قد اپنے شوہر کے قد سے بہت چھوٹا ہے۔

تم سے خوبصورت اور کچھ بھی نہیں۔آج میں تمہیں یہاں کس لئے لایا ہوں یہ تو تم جانتی ہی ہو نا۔لیکن میں آج تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں۔

لسٹ ڈانس۔۔۔اس نے اس کے سامنے ہاتھ بڑھاتے ہوئے اس سے کہا تھا۔جبکہ حرم نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے وہ اسے اپنے بے حد قریب کرتا آہستہ آہستہ اسے اپنے ساتھ موو کرنے لگا تھا۔

مجھے نہیں پتا تھا آپ کو یہ سب کچھ بھی آتا ہے مجھ سے پہلے اور کتنی ڈیٹ کر چکے ہیں اس کے دونوں کندھوں پر اپنے ہاتھ جمائے وہ اس سے سوال کرنے لگی تھی

میری زندگی میں تمہارے علاوہ کبھی کسی اور عورت کا وجود نہیں رہا حرم میرے لیے تم ہی میرا سب کچھ ہو تم سے پہلے میری ماں جن سے میں نے بہت محبت کی۔اور اب تم میری زندگی بس تمہی دونوں پر ختم ہوتی ہے۔

وہ اسے گھماتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنے بے حد قریب کر گیا۔

مطلب کے آپ بھی میری طرح ناٹ ایکسپیر یمنڈ ہو وہ کھکھلاتے ہوئے بولی تو اس نے مسکراتے ہوئے اس کے سرخ رخسار وپر اپنے لب رکھ دیئے تھے۔حرم نے مسکرا کر نگاہیں جھکالی تھی۔

حرم وعدہ کرو کہ ہمیشہ ایسی ہی رہو گی۔ کبھی بدلو گی نہیں۔میں چاہتا ہوں کہ تمہاری یہ معصومیت ہمیشہ قائم رہے۔ میری محبت کے رنگ میں گھل جانے کے بعد بھی تم ایسی ہی رہنا۔

یشام احمر کا عشق بن کر۔اس کی گردن پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ اس کی ریڈ کی ہڈی میں سنسناہٹ پیدا کر گیا تھا۔

ایک لمحے کے لیے اس کا ہاتھ یشام کے کندھے سے ہٹا تھا لیکن اگلے ہی لمحے وہ اسے اپنے بے حد قریب کرتے ہوئے اس کے لبوں پر جھک گیا۔

جب کہ وہ اس کی گردن میں اپنی باہیں ڈالتے ہوئے خود کو پوری طرح اس کے سپرد کر چکی تھی اگر اس کے پاس اس کا سہارا نہ ہوتا تو یقیناوہ زمین پر گر جاتی۔

لیکن یشام احمر کا سہارا اب اس سے کوئی الگ نہیں کر سکتا تھا اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار تنگ کرتے ہوئے وہ اسے اپنے مزید قریب کرتا چلا جا رہا تھا۔

کرو مجھ سے وعدہ کہ ایسی ہی رہو گی۔ کبھی خود کو بدلو گی نہیں کسی کے کہنے پر خود کو چینج کرنے کی کوشش نہیں کرو گی
۔

نہیں کروں گی۔۔۔ہمیشہ ایسی رہوں گی اب میں اپنی ہیل اتار دوں میرے پیر میں چب رہی ہے۔وہ میں جوش جوش میں پہن کر آگئی تھی کہ میری ہائی ٹ آپ کی ہائٹ سے زیادہ کم نہ لگے۔اس نے بڑی معصومیت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

کیا تمہارے پیروں میں درد ہو رہا ہے تمہیں ایسا کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی وہ اسے خود سے الگ کرتے ہوئے اگلے ہی لمحے زمین پر بیٹھ کر اس کی ہیل اتارنے لگا تھا۔

آپ وہاں سے اٹھ جائے شوہر پیروں پر بیٹھا اچھا نہیں لگتا۔وہ خود ہی اس کے ساتھ بیٹھ کر اپنی ہیل اتارنے لگی تھی جب کہ وہ اس کی سنی ہی کہاں رہا تھا اس کے پیروں سے ہیل اتارتے ہوئے وہ اس کے نازک سے پیروں کو دیکھنے لگا تھا

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

اور اگلے ہی لمحے اسے کچھ بھی بولنے کا موقع دیے بنا اپنی باہوں میں قید کرتا ہوا اٹھا کر اندر کیمپ کی طرف لے گیا تھا۔

آپ کو بس مجھے گودی میں لینے کا شوق ہے ویسے میں چل سکتی ہوں اس کی گردن میں باہیں حمائل کرتے ہوئے اس نے اس کے سینے پر اپنا سر رکھتے شرارت سے کہا تھا۔

میرا بس چلے تو میں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی باہوں میں قید کر لوں یہ تو کچھ بھی نہیں اسے بیڈ پر رکھتے ہوئے اس نے نرمی سے اس کے گالوں کا بوسہ لیا تھا۔

تم میں ایسی کشش ہے حرم جو میرے جیسے پتھر دل کو بھی مدہوش کر دیتی ہے۔جانتی ہو کتنی محبت کرتا ہوں میں تم سے۔آج میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں آج کے بعد ہم دونوں ایک ہو جائیں گے۔

جس دن سے دیکھا ہے نہ تمہیں اپنا بھی ہوش نہیں رہا۔ہر وقت تمہارے خیالوں میں کھویا رہتا تھا۔خود سے بھاگنے لگا تھا اپنے دل کے سوالوں سے بھاگنے لگا تھا۔اس کے گالوں کو بیقراری سے چومتے ہوئے وہ بولتا چلا گیا۔

تمہارے بنا اب اس دل بے چین کو کوئی قرار نہیں تم ہی ہو سب کچھ تم ہو۔تم پر تو اب یہ جان بھی نثار۔

اب تم سوچ رہی ہو گئی کیا عجیب دیوانوں جیسی باتیں کر رہا ہوں دیوانہ ہی تو کر دیا ہے تم نے۔اس کے گرد اپنی باہیں پھیلاتے ہوئے وہ اس کے چہرے کے اتنے قریب تھا کہ اس کی سانسیں بھی حرم اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھی

۔

لیکن آج وہ اس سے پیچھے ہٹنے یا دور جانے کا ارادہ رکھتا ہی نہیں تھا آج تو وہ فاصلہ مٹا دینا چاہتا تھا۔

جانتا ہوں تم نے مجھے کوئی ادائیں نہیں دکھائی لیکن ایسا جادو چلایا مجھ پر ایسے برے طریقے سے پھنسایا ہے کہ اب خود کو مظلوم اور تمہیں جادوگرنی سمجھنے لگا ہوں وہ بولتے ہوئے مسکرا دیا تھا

کیونکہ وہ آنکھوں میں حیرت لیے اسے دیکھ رہی تھی۔یقیناً اسے امید نہ تھی کہ وہ اسے ایسا کوئی نام دینے والا ہے۔

ایسے مت دیکھو خود پر کنٹرول نہیں کر پاؤں گا وہ ایک جھٹکے سے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا تو اب حرم کو اس سے عجیب سا خوف محسوس ہونے لگا

ایسا دیوانہ ہوا ہے یہ دل کہ ہمیشہ تمہاری قربت کے لیے مچلتا رہتا ہے لیکن پھر بھی میرے صبر کی انتہا دیکھو خیر اب تو میرا جہان تمہاری آغوش میں سمٹے گا۔

جانتا ہوں صرف ان لوگوں نے تمہیں معصوم سے بچی بنا کر رکھا ہوا ہے اتنی معصوم نہیں ہو کہ میرے جذبات کو سمجھ ہی نا سکو۔ بتا دوا گر ابھی مزید تڑپانے کا ارادہ ہے تو دماغ ٹھکانے لگا دوں گا۔ کیوں کہ میرا مزید تڑپنے کا یا تم سے دور رہنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے آج تو سارے فاصلے مٹا دوں گا۔

اب صرف تمہارا نام میرے نام سے نہیں جوڑے گا بلکہ تمہاری ایک ایک سانس پر میری حکومت ہو گی تم میری ہو جاؤ گی آج۔

وہ کب سے بولے جا رہا تھا جبکہ حرم صرف اسے سن رہی تھی یا پھر اس کے لبوں کا لمس کبھی اپنی گردن پر کبھی گالوں پر کبھی آنکھوں پر محسوس کر رہی تھی۔

اس کے جسم میں ایک سنسناہٹ تھی وہ کانپ رہی تھی لیکن اس کے باوجود بھی اس کی ساری حرکتوں کو خاموشی سے سہ رہی تھی۔

وہ اس کی محبت میں ڈوبی آواز سے اپنے لیے بے قراریاں سن رہی تھی۔ جب اچانک یشام نے اسے کھینچ کر خود میں بھینچ لیا۔

تو کہو کہ تم میری ہونے کے لیے تیار ہو۔بنالوں تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنا اسے خود میں قید کرتے ہوئے اس نے بڑے ہی دلفریب انداز میں پوچھا تھا جیسے وہ انکار کر دے گی تو وہ پیچھے ہٹ جائے گا لیکن وہ تو شاید آج واپس جانے کا کوئی بھی راستہ چھوڑ کر ہی نہیں آیا تھا۔

اس کے یوں ہی کتنی دیر خاموش رہنے پر اس نے مزید اس کے جواب کا انتظار نہ کرتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں بھر کر خود میں قید کر لیا تھا اس کے بے باک لب بے قراری سے اس کے نازک وجود پر پھسلتے چلے جا رہے تھے۔

اور حرم خاموشی سے اس کی شدتوں کو سہتی چلی جا رہی تھی۔بنا کچھ بولے بنا کچھ کہے وہ اپنا آپ اس شخص کے نام کر چکی تھی۔جس کی بے قراریاں عروج پر تھی۔

یشام۔۔۔۔اس کی شدتیں حد سے بڑھنے لگیں تو اس کی بے قراریوں میں سانسیں لیتی وہ بے چینی سے اس کا نام پکار بیٹھی تھی۔

جب اس کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے اس کے لبوں کو چوما تھا حرم کچھ بھی نہیں بول پائی تھی۔اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے اس کی دھڑکنوں میں اشتعال برپا کرتا وہ اس کے ہوش اڑا چکا تھا۔

خوبصورت لمحات آہستہ آہستہ سے گزر رہے تھے۔اور گزرتے ہر پل کے ساتھ وہ اپنی بے قراریاں اس پر عیاں کرتا چلا گیا۔آسماں پر دور کہیں بادلوں میں چاند بھی شرما کر اپنا آپ بادلوں میں چھپا گیا تھا

oooooooooo

ان دونوں نے پولیس میں رپورٹ کروائی تھی۔اس نے پولیس کو یہ بھی بتایا تھا کہ اسی شخص نے برسوں پہلے اس کے ماں باپ کا بھی قتل کیا تھا

لیکن اس وقت اس کی عمر بہت کم تھی اسی لیے پولیس کو اس کی باتوں پر کچھ خاص یقین نہیں تھا لیکن اب ہوئے اس حملے کی وہ بھرپور کاروائی کرنے والے تھے۔

پولیس نے بہت غور سے اس کی باتیں سن کر رپورٹ لکھ لی تھی اور اس پر کام بھی شروع کر دیا تھا جبکہ شائزم اسے اپنے ساتھ لے آیا تھا ایک ہوٹل میں لنچ کرنے کے بعد وہ اسے ہوٹل واپس لے جانے کے بجائے پتا نہیں کہاں لے کر جانے لگا۔

ہم کہاں جا رہے ہیں تم تو کہہ رہے تھے کہ ہوٹل واپس چلیں گے اسے کسی اور ہی سفر کی طرف رواں دواں دیکھ کر اس نے پوچھ ہی لیا تھا۔

نہیں ہم واپس ہوٹل نہیں آ رہے ہیں مجھے ایک اور بہت ضروری جگہ پر جانا ہے اسی لئے ہم وہاں جا رہے ہیں۔

تو تم مجھے اپنے ساتھ لے کر کیوں جا رہے ہو مجھے ہوٹل میں ہی چھوڑ دو۔اور اپنا ضروری کام کر کے واپس آ جانا۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی شاید وہ اس وقت میں کہیں پر بھی نہیں جانا چاہتی تھی۔

نہیں جہاں میں جا رہا ہوں وہاں تمہارا جانا بہت ضروری ہے اور اگر وہاں تمہارا جانا ضروری نہیں بھی ہوتا پھر بھی میں تمہیں اپنے ساتھ ضرور لے کر جاتا۔

وہ ہوٹل تمہارے لیے سیف ہر گز نہیں ہے ریدم ایک بار تم پر حملہ ہو چکا ہے میں نہیں چاہتا کہ دوبارہ ایسا کچھ بھی ہو اور تب تک تو بالکل بھی نہیں جب تک وہ مجرم گرفتار نہیں ہو جاتا۔

وہ آدمی آزاد ہو رہا ہے اور میں تمہاری جان پر بالکل رسک نہیں لے سکتا اسی لئے جہاں میں جا رہا ہوں چپ چاپ میرے ساتھ چلو۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو ریدم خاموشی سے ہاں میں سر ہلا کر اس کا پیچھے رکھا جیکٹ خود پر ڈالتے آنکھیں بند کر گئی تھی۔

تمہیں نیند آرہی ہے کیا۔۔۔؟ ویسے میں نے رات کو تمہیں اتنا بھی نہیں جگایا تھا۔ کہ تم سوتی ہی رہو اٹھو مجھ سے باتیں کرو سفر کافی لمبا ہے میں بور ہر گز نہیں ہونا چاہتا۔

یہ سفر تم نے شروع کیا ہے تم بور ہو یا نہ ہو میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں مجھے نیند آرہی ہے اور میں سونا چاہتی ہوں تو جب تمہاری منزل آجائے مجھے تنگ کرنے کی ضرورت نہیں۔

مجھے سچ میں اندازہ نہیں تھا کہ تم اتنی بری بیوی ثابت ہونے والی ہو۔اسے افسوس ہو رہا تھا

اگر اندازہ ہوتا تو کیا تم مجھ سے شادی نہیں کرتے۔وہ چہرے سے جیکٹ ہٹا کر اس سے پوچھنے لگی تھی۔

نہیں اگر مجھے پتا ہوتا تو میں ماریہ سے شادی کرتا نہ سوتی اور نہ سونے دی۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بول ہی رہا تھا جب ریدم کی گھوری نے اس کا منہ بند کروا دیا۔

اچھا سوری تم سو جاو میں تنگ نہیں کرتا وہ کان پکڑ کر بولا تو ریدم نے جیکٹ واپس چہرے پر ڈال دیا جبکہ وہ شائزم دلکشی سے مسکرایا

ooooooo

حرم جان اور کتنا سونا ہے اب بس بھی کر و اٹھ جاؤ واپس گھر نہیں چلنا کیا۔۔۔۔۔؟ وہ بے حد محبت سے اس کے چہرے پر سے بال ہٹاتے ہوئے اس کے چہرے پر جھکا نرمی سے پوچھ رہا تھا۔

آئی لو یو شوہر سر آپ بہت اچھے ہیں۔۔۔۔ وہ نیند سے بوجھل آنکھیں کھولتے اس کے گرد اپنی باہوں کے حصار تنگ کرتی اس کے سینے سے لگتے ہوئے بولی تھی۔

آئی لو یو ٹو میری جان لیکن بس اب اور نہیں سونا گھر واپس چلنا ہے بہت وقت ہو گیا ہے۔ تمہارے گھر والے بھی پریشان ہو رہے ہوں گے۔

آپ کو ان کی پریشانی کی اتنی فکر کیوں ہے۔ شوہر سر آپ کو تو ان سے کوئی محبت نہیں تو پھر وہ پریشان ہوں یا نہ ہوں آپ اتنی فکر کیوں کرتے ہیں۔

مجھے اپنی وجہ سے نہیں تمہاری وجہ سے پریشانی ہے وہ تمہیں لے کر پریشان ہو رہے ہوں گے۔ میرے لیے نہ سہی تمہارے لیے تو عزیز ہیں نا وہ لوگ۔۔۔۔۔؟ وہ اسے دیکھتے ہوئے بات ختم کر رہا تھا۔

کاش میں دادا جان کا خواب پورا کر پاتی۔ لیکن سچ ہے کسی کے دل میں زبردستی محبت نہیں جگائی جا سکتی۔

وہ لوگ آپ سے بہت پیار کرتے ہیں آپ کو بے انتہا چاہتے ہیں۔ اس دن جب آپ مجھے دادا جان سے ملوانے کے لیے اسپتال لے کر گئے تھے نا تو میں نے دادا جان سے کہا تھا کہ مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا میں کسی طرح کے زبردستی کے رشتے کو نہیں نبھانا چاہتی۔

تو پتہ دادا جان نے کیا کیا انہوں نے میرے سامنے ہاتھ جوڑ دیے انہوں نے کہا کہ حرم تم ہی ہو جو میرے پوتے کا خیال رکھ سکتی ہو اسے رشتوں سے محبت کرنے پر مجبور کر سکتی ہو اسے اس کے اپنوں کے پاس واپس آ سکتی ہو۔ انہوں نے مجھ سے کہا حرم میں جانتا ہوں میں تمہارے ساتھ ناانصافی کر رہا ہوں۔ تمہیں ایک زبردستی کا رشتہ نبھانے پر مجبور کر رہا ہوں۔ لیکن مجھے معاف کر دینا۔

لیکن میرے پوتے سے نفرت مت کرنا بے شک تم مجھ سے نفرت کر لینا لیکن میرے پوتے سے نفرت مت کرنا اس نے بہت کچھ سہا ہے۔اب اسے محبت کی ضرورت ہے۔ جاؤ میں تمہیں اپنے پوتے کے ساتھ عزت اور مان سے رخصت کرتا ہوں۔

اس کا بہت خیال رکھنا اور واپس لے آنا۔ میں آپ کو واپس لانے میں تو کامیاب ہو گئی۔ لیکن آپ کو آپ کے رشتے نہ دے سکی میں دادا جان کا وعدہ نہیں نبھا سکی۔

میں بھی کن باتوں میں لگ گئی نا ویسے آپ سوچ رہے ہوں گے میں کتنی بُورنگ باتیں کرتی ہوں ویسے میں بالکل بھی بورنگ نہیں ہوں چلے اب بہت لیٹ ہو رہا ہے ہمیں چلنا چاہیے۔وہ جلدی سے اس کی قریب سے اٹھ گئی تھی جب کہ وہ کتنی ہی دیر اس کی باتوں کو سوچتا رہا

ooooooo

یہ کس کا گھر ہے شائزم۔۔۔۔۔۔؟ گاڑی ایک بے حد خوبصورت سے گھر کے باہر کی تھی۔اس کی آنکھ کھولی تھوڑی دیر پہلے ہی کھلی تھی۔ایک بجے سے شروع ہوا یہ سفر اب شام کے ساڑھے سات بجے ختم ہوا تھا۔

اخر وہ لوگ اس مقام تک آ گئے تھے جہاں شائزم اسے لے کر جانا چاہتا تھا۔وہ وادیِ کلام کی حدود سے بہت پہلے ہی باہر نکل آئے تھے اس کے یہاں آنے کا کیا مقصد تھا وہ سمجھ نہیں پائی تھی لیکن اتنے دور وہ آیا تھا تو ضرور کوئی وجہ نہیں تھی

یہ میرے بہت ہی پیارے دوست کا گھر ہے آجاؤ باہر وہ لوگ کب سے ہمارے آنے کا انتظار کر رہے ہیں میں نے انہیں وہاں سے نکلتے ہی میسج کر دیا تھا۔

وہ اس کی سائڈ کا دروازہ کھولتے ہوئے اس سے بول رہا تھا جب کہ وہ کچھ کنفیوز سی گاڑی سے باہر نکل آئی تھی۔

یہ تو بے حد خوبصورت گھر ہے مجھے ایسے چھوٹے چھوٹے گھر بہت اچھے لگتے ہیں۔اس نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا تھا جب کہ وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے اندر کی طرف لے جانے لگا۔

میں داداجان سے کہوں گا کہ ہمیں کلام میں ایک ایسا ہی چھوٹا سا گھر چاہیے جس میں ہم کبھی بھی آ کر رہ سکے۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جبکہ وہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ اندر چلی آئی تھی

او تمہیں اپنے دوست سے ملاتا ہوں اس نے مسکراتے ہوئے اونچی آواز میں سلام کیا تو سامنے والے کمرے سے بڑی خوشی سے ایک چہرہ باہر نکلا تھا لیکن اپنی نگاہوں کے سامنے اسے دیکھ کر اسے شائزم پر بے حد غصہ آیا تھا۔

یہ ہے ماریہ میری بہت اچھی دوست تم تو جانتی ہی ہو اسے اس نے اس کے غصے کی پرواہ کیے بغیر ماریہ کا ہاتھ تھام کر اسے اس کے سامنے کر دیا تھا۔جب کہ وہ غصے سے اسے گھورے جا رہی تھی

تمہیں پتا ہے ریدم جب مجھے پتہ چلا کہ تم دونوں نے شادی کر لی ہے تو مجھے کوئی حیرانگی نہیں ہوئی تم دونوں کو پہلی دفعہ دیکھ کر ہی میں سمجھ گئی تھی کہ تم دونوں میں کچھ نہ کچھ ہے اور پھر ایک دفعہ شائزنے کہا تھا کہ وہ اور تم ایک دوسرے کے منگیتر ہو۔ جسے بعد میں تم نے کلیئر کر دیا۔

لیکن اس کے بعد بھی نا مجھے یقین تھا کہ دونوں میں کچھ تو ہے اور اگر کچھ نہیں ہیں تو ہو جائے گا۔

اور دیکھو میرا اشک بلکل ٹھیک نکلا تم لوگوں کا کپل پرفیکٹ ہے اتنی خوشی ہو رہی ہے تم دونوں کو ایک ساتھ دیکھ کر کیا بتاؤں۔

بتانا و تنا بعد میں کر لینا پہلے کھانا لگاؤ مجھے بہت بھوک لگی ہوئی ہے اور تمہاری شوہر گرامی کدھر ہیں۔۔۔۔۔؟

وہ ماریہ کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

ہاں میں کھانا لگاتی ہوں۔سب کچھ تیار ہے بس تم لوگوں کی آنے کا انتظار تھا وہ بھی نماز پڑھ رہے ہیں بس ابھی آتے ہوں گے۔

تم نے شادی کر لی اس نے حیرانگی سے ماریہ کو دیکھ کر کہا تھا پہلے اس کی ڈریسنگ سٹائل نے اسے حیران کیا تھا لیکن نظر انداز کر گئی۔

کیا تمہیں شائزنے نہیں بتایا میری شادی کے بارے میں وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگی۔

نہیں مجھے تو اس نے کچھ بھی نہیں بتایا۔اس نے فوراً انکار کرتے ہوئے کہا تو ماریہ خود ہی مسکرا کر اسے بتانے لگی۔

ہاں ہماری شادی کو ساڑھے تین ماہ ہو چکے ہیں۔ ہم نے تم سے بھی رابطہ کرنے کی بہت کوشش کی لیکن تمہارا نمبر ہی بند ہو گیا تھا۔ ورنہ تمہیں بھی ہم اپنی شادی پر ضرور بلاتے۔

تمہارے پاس میرا نمبر تو نہیں تھا وہ پورے یقین سے بولی تھی اس نے شائز کو بھی اپنا نمبر ہرگز نہیں دیا تھا۔ اس سے پہلے کے ماریہ کچھ کہتی کسی نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیے تھے۔

اس نے گھبرا کر فوراً اس کے ہاتھ اپنی آنکھوں سے ہٹائے تو جیسے اپنی آنکھوں پر اسے یقین نہ آیا سامنے زکی کا مسکراتا چہرہ تھا۔

زکی۔۔۔۔؟ تم یہاں وہ اچھی خاصی کنفیوز ہو گئی تھی جب کہ ذکی مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ تھام چکا تھا۔

کیا ہوا یار تم اتنی چونک کیوں گئی ہو۔۔۔۔؟ تمہیں کیا شائز نے یہاں آنے سے پہلے کچھ بھی نہیں بتایا۔

یار یہ کیا تم دونوں بار بار مجھے گھسیٹ رہے ہو میں کیا تم لوگوں کا غلام ہوں کہ تم لوگوں کی پرسنل باتیں سب کو بتاتا پھروں گا وہ کھانے سے بھرپور انصاف کرتے ہوئے انہیں ڈپٹ کر بولا۔

اچھا اچھا سوری تو اپنا کھانا ٹھوس۔۔ مجھے لگا تھا کہ اس نے تمہیں بتا دیا ہو گا ہے یر چھوڑ اس کو اچھا ہی ہے نہ تمہیں سرپرائز مل گیا۔ وہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

یہ سب کچھ ہوا کیسے تم لوگوں کی شادی کیسے ہوئی اور تم نے تو اسے دھوکا دیا تھا نہ تو پھر شادی۔۔۔۔؟ وہ بہت زیادہ کنفیوز تھی جو منہ میں آ رہا تھا وہ بولتی جا رہی تھی۔

صبر کرو کھانا تو کھا لو سب کچھ بتائیں گے آرام سکون سے بتائیں گے۔

بس یہ سمجھ لو کہ اللہ نے ہم دونوں کا نصیب ایک ساتھ لکھا تھا۔

میں نے اپنی ساری غلطیوں کی زکی سے معافی مانگی۔زکی نے مجھے معاف کر دیا اور مجھے شادی کی آفر کی تھی جسے میں نے قبول کر لیا۔شائزم ہماری شادی میں سب سے خاص مہمان تھا۔

بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ شادی کی ساری تیاریاں اس نے کروائی ہے تو ہر گز غلط نہیں ہو گا۔باقی آج رات تم یہی رکو گی تو میں تمہیں سب کچھ بتاؤں گی

ہماری شادی کیسے ہوئی کیا ہوا سب کچھ اس نے مسکراتے ہوئے کھانا اس کے سامنے رکھا تو وہ قدرے ریلیکس ہو کر مسکراتے ہوئے کھانا شروع کر چکی تھی جب کہ اس کے چہرے کا سکون دیکھ کر شائزم بھی مسکرا دیا

oooooo

آج ایک بار پھر سے عدالت میں جنگ چھڑی ہوئی تھی وکیل عارف اپنی طرف سے دلائل دے رہا تھا لیکن خداش ہر لحاظ سے اس پر بھاری پڑ رہا تھا۔

اس کے ہر سوال کا جواب وہ بڑے پر سکون انداز میں دے رہا تھا وہ کسی بھی طریقے سے اسے خود سے آگے نکلنے کی اجازت نہیں دے رہا تھا خداش کاظمی نے ہارنا سیکھا ہی کہا تھا جو وہ ایک وکیل کے سامنے ہار جاتا۔

اگر عدالت اپنے نتیجے پر پہنچ چکی تھی خداش ثابت کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا کہ یہ قتل سیلف ڈیفنس میں ہوا ہے کیوں کہ پستول پر صرف اور صرف باقر کی انگلیوں کے نشان تھے ارحم کی انگلی کا کوئی نشان اس کی پستول پر موجود نہیں تھا۔

اور اگر کچھ نشان تھے بھی تو پستول کی دوسری سائیڈ پر تھے۔جہاں سے گولی چلنا ناممکن سی بات تھی۔

ذریام بھی داداجان کو اس بات کا مطلب سمجھانے میں کامیاب رہا تھا کہیں نہ کہیں وہ پہلی کاروائی میں ہی سمجھ گئے تھے کہ یہ کیس خداش آسانی سے جیت جائے گا۔

کیونکہ بے شک اپنے پوتے کی فطرت سے وہ بھی واقف تھے بس اس کی موت کا غم انہیں کھائے جا رہا تھا لیکن ایک بے قصور کو سزا دینے کے حق میں وہ بھی نہیں تھے وہ عمایہ کے بارے میں سوچتے ہوئے بھی پریشان ہو جاتے تھے لیکن اپنے پوتے کو انصاف دلانے کی ایک ضد تھی۔

لیکن اب جبکہ یہ کیس ان کے سامنے کھلتا چلا جا رہا تھا تو وہ خود ہی اس بات کو سمجھ گئے تھے کہ یہاں پر غلطی صرف باقر کی ہے۔

سیلف ڈیفنس میں ہوئے قتل کی کوئی سزا نہ تھی لیکن موقع واردات سے بھاگ کر وہ گناہ گار ہو گیا تھا اسے چھ مہینے کی قید سنائی گئی تھی۔بے شک سزائے موت یا عمر قید سے وہ کم ہی تھی۔

زریام نے اس سے کہا تھا کہ وہ اس سزا کو بھی کم کروانے کی کوشش ضرور کرے گا لیکن ارحم نے اسے منع کر دیا تھا وہ پہلے ہی اس کے لیے بہت کچھ کر چکا تھا ایک زندگی جو وہ مشکل سے جی رہا تھا اس میں کچھ آسانیاں پیدا ہو گئی تھی۔

خداش کو لگا تھا کہ اس سارے کیس میں کہیں نہ کہیں عمایہ کو بھی گھسیٹا جا سکتا ہے لیکن ذریام نے اسے الگ کر کے بھی منع کیا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی بیوی اس حال میں کورٹ کچہریوں کے چکر کاٹے۔اور پھر خداش کی بات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا

اس نے اپنے طریقے سے ہی ان سب چیزوں کو ہینڈل کر لیا تھا دادا جان خداش سے کچھ ناراض نظر آ رہے تھے لیکن کہیں نہ کہیں وہ بھی جانتے تھے کہ یہاں پر غلط خداش نہیں بلکہ ان کا اپنا پوتا ہے۔

oooooooo

عمایہ صبح سے اس کے واپس آنے کا انتظار کر رہی تھی

زریام نے جانے سے پہلے اس سے کہا تھا کہ میں تمہارے لیے ضرور آج کوئی خوشخبری لے کر آؤں گا

بس دعا کرنا سب کچھ بہت اچھے سے ہو جائے جس طرح ہم نے سوچا ہے بالکل ویسا ہی ہو جائے۔

بس وہ تب سے ہی جائے نماز پر بیٹھی اپنے بھائی کی رہائی کی دعائیں مانگ رہی تھی ان کورٹ کچہریوں کے چکر کو تو نہیں جانتی تھی لیکن ایک بہن اپنے بھائی کے لیے دعائیں تو کر ہی سکتی تھی۔

اور اس نے اس کام میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔اسے نیچے سے زریام کی گاڑی کی آواز سنائی دی تو وہ فوراً ہی نیچے چلی آئی تھی۔

وہ دادا جان کے ساتھ اندر داخل ہو رہا تھا ایک نظر اسے دیکھتا دادا جان کے لیے پانی کا کہتے ہوئے وہ انہیں ان کے کمرے کی طرف لے گیا وہ جلدی سے کچن میں گئی اور دادا جان کے لیے پانی لے کر آئی۔

اس کے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیتے ہوئے اس نے دادا جان کو پلایا تھا اور پھر آرام کرنے کا کہتا اس کے ساتھ باہر نکل آیا۔

زریام سب کچھ ٹھیک تو ہے نا کیا ہوا کورٹ میں۔۔۔۔؟ارحم بھائی کو۔۔۔۔۔

الحمدللہ۔۔۔عمایہ خداش نے کیس جیت لیا ہے۔ارحم بے گناہ ثابت ہو گیا ہے

اس نے آہستہ سے اس کے گرد باہیں پھیلاتے ہوئے اپنے کمرے کی راہ لی تو اسے بتایا تھا اس کے چہرے پر کتنے رنگ آئے تھے۔

کیا سچ میں مجھے یقین نہیں آرہا اللہ پاک تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہاں ہیں بھائی اور میں کب ملنے جاؤں گی ان سے ملنے کے لیے۔۔۔؟وہ بے حد خوشی سے اس سے پوچھ رہی تھی۔

فی الحال تو وہ جیل میں ہی ہے کیونکہ ایک غلطی اس نے کی تھی وہ موقع واردات سے بھاگ گیا تھا جو کہ قانون کی نظر میں گناہ ہے اور اس گناہ کی سزا اسے ضرور ملے گی اسے 6 مہینے کی قید ہوئی ہے لیکن تم فکر مت کرو چھ مہینے کی قید عمر قید سے کم ہے۔

ان شاءاللہ بہت جلد وہ ہمارے ساتھ ہو گا پلیز اس بات پر رونے مت بیٹھ جانا اس نے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے ماتھے پر رکھے تھے۔

سب کچھ ٹھیک ہے بس تھوڑے سے وقت میں ہم سب ایک ساتھ ہوں گے۔ان شاءاللہ اس کی شادی ہم دھوم دھام سے کروائیں گے۔بلکہ اپنے بھانجے اور بھانجی کا نام بھی وہ خود ہی رکھے گا وہ تمہارے پاس ہو گا۔

اس سے یوں ہی باتوں میں لگائے کمرے میں لے آیا تھا جبکہ عمایہ صرف ہاں میں سر ہلاتی بھیگی آنکھوں سے مسکرا دی تھی۔

ان شاءاللہ ایسا ہی ہو گا۔مجھے آپ پر پورا یقین ہے آپ اپنا وعدہ کبھی توڑ ہی نہیں سکتے اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے پورے یقین سے بولی تھی جبکہ اس کے گرد باہیں پھیلاتے ہوئے کو اس کے یقین پر مسکرا دیا تھا۔

اور مجھے تمہارے اس یقین پر یقین ہے۔اور اللہ پاک یہ یقین کبھی ٹوٹنے نہیں دے گا۔

○○○○○○

شوہر سر آئی لو یو آپ بہت بہت بہت اچھے ہیں میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں وہ حویلی کے اندر داخل ہوتے اس کے بازو سے لگے ہوئے بولی تھی۔

یہ تمہیں کل سے مجھ پر کچھ زیادہ ہی پیار نہیں آ رہا بات بات پر اظہار محبت ہو رہی ہے۔حرم جان تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ وہ اس کے گرد باہیں پھیلاتے ہوئے اس کے ماتھے کو چھوتا شرارت سے بولا تھا۔

ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں ایک دم فٹ فاٹ میں نہ آپ سے اپنی محبت کا اظہار کر رہی ہوں بنا کسی مطلب کے آپ کو لگتا ہے نہ کہ مجھے جب بھی آپ سے کوئی مطلب ہوتا ہے صرف تب آپ سے اپنے پیار کا اظہار کرتی ہوں اسی لئے اب میں ہر وقت آپ سے اپنے پیار کا اظہار کروں گی۔

جب جب مجھے آپ پر پیار آئے گا میں آپ سے اظہار کرتی رہوں گی اور آپ تو اتنے اچھے ہیں کہ پتھر کو بھی آپ سے پیار ہو جائے تو حرم تو اتنی پیاری ہے۔سب سے پیار کرتی ہے تو آپ تو میرے شوہر ہیں میری پرسنل پراپرٹی میں آپ سے پیار کیوں نہ کروں۔

اس کے بازو کے ساتھ جھولتی وہ بڑے مزے سے بول رہی تھی جبکہ اس کی چالاکی پر مسکراتے ہوئے اس نے اس کے لبوں کو چوم ڈالا تھا۔

ہائے اللہ یشام یہ آپ کیا کر رہے ہیں کسی نے دیکھ لیا تو۔

کوئی دیکھتا ہے تو دیکھتا رہے مجھے نہ پہلے کبھی کسی کی پرواہ تھی اور نہ ہی اب ہو گئی تمہارے منہ سے اپنا نام بہت خوبصورت لگتا ہے۔

سچ میں اس کے منہ سے اپنا نام سن کر وہ خوش ہوا تھا اب بھی اور کل رات کو بھی لیکن کل رات جذبات کے اٹھتے سمندر کے بیچ وہ کچھ بھی نہیں بولا تھا۔

صرف میرے منہ سے نہیں بلکہ آپ کا نام ہی خوبصورت ہے۔اسی لئے آپ کو سنتے ہوئے اچھا لگتا ہے لیکن مجھے نہ آپ کا نام لیتے ہوئے شرم آتی ہے تو میں تو یہی کہوں گی جو میں کہتی ہوں۔

ٹھیک ہے مجھے کوئی مسئلہ نہیں بس کبھی کبھی میرے نام سے بلا لیا کرو۔وہ فوراً مان گیا تھا۔

کہاں تھے تم لوگ رات بھر جانتے ہو دادا جان کتنے پریشان تھے۔کم از کم کہیں جانے سے پہلے بتا تو دیا کرو خداش نیچے آتے انہیں دیکھ چکا تھا تبھی ان کی طرف آتے ہوئے بولا۔

وہ ہم گھومنے پھرنے گئے تھے۔تو آتے ہوئے لیٹ ہو گئے تو سوچا فضول میں رات کا سفر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسی لئے ہوٹل میں ہی روم لے لیا۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنے ڈیٹ کے قصے کہانیاں خداش کی سماعتوں میں انڈیلتی وہ پہلے ہی بات سنبھال چکا تھا۔

Urdu Novels Ghar

چلو ٹھیک ہے لیکن تم بتا کر جایا کرو مجھے ہی فون کر دیتے خیر جاو فریش ہو کر آ جاؤ ہم ناشتہ ساتھ کریں گے۔ خداش نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی ہاں میں سر ہلاتا کمرے کی طرف جانے لگا۔ حرم کو خداش کے ساتھ اس کا رویہ بہت اچھا لگا تھا۔

oooooo

یہاں آؤ اور اب مجھ سے پوچھو جو سوال پوچھنا ہے تمہارے ہر سوال کا جواب دوں گی میں جانتی ہوں تم زکی کی وجہ سے مجھے پسند نہیں کرتی لیکن سچ کہوں تو اس ٹرپ سے پہلے میری زندگی کچھ الگ تھی میری سوچ الگ تھی میں بہت بڑے بڑے خواب دیکھتی تھی۔

میری خواہش تھی کہ میں کسی امیر انسان کو پھنسا کر اس سے شادی کر لوں اور ساری زندگی مزے سے گزاروں لیکن ضروری نہیں جیسا ہم سوچتے ہو سب کچھ ویسا ہی ہو جائے میری زندگی میں بھی اس دن بہت کچھ الگ ہوا جانتی ہو اس دن جب تم وہاں سے جانے والی تھی۔

میں نے شائزم کو اپنے پیار میں پھنسانے کی بہت کوشش کی لیکن وہ شخص شاید ایسا تھا ہی نہیں اسے عورت کے وجود سے شاید کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

جانتی ہو میں اس کے ساتھ کسی بھی طریقے سے اپنا ریلیشن شپ بنانا چاہتی تھی میں اس دن اس کے کمرے میں چلی گئی۔ اور میں نے انتہائی گری ہوئی حرکت کی

جب تم اچانک وہاں کمرے میں آگئی اس دن تم جانے والی تھی نہ تو شائزم کمرے سے باہر نکل گیا تھا میں بھی زیادہ دیر اس کے کمرے میں نہیں رکی۔

میں نے بعد میں جب اس سے ملنے کی کوشش کی تو اس نے مجھے ایسا آئینہ دکھایا کہ میں خود سے بھی نظریں ملانے کے قابل نہ رہی۔

اس نے کہا کہ مجھ میں اور ایک طوائف میں کوئی فرق نہیں۔اس نے کہا کہ میں ایک عزت دار گھرانے میں پیدا ہوئی طوائف ہوں۔اور میں بھی وہی سب کچھ کرتی ہوں جو وہ گری ہوئی عورتیں کرتی ہیں۔بس فرق یہ ہے کہ انہیں اپنی اوقات پتا ہوتی ہے۔اور ہم اوقات سے باہر نکل جاتی ہیں۔

اس نے مجھ سے کہا کہ کوئی بھی امیر آدمی مجھ سے لڑکی سے شادی نہیں کرنا چاہے گا کیونکہ ہر پیسے والا شادی کیلئے مجھ جیسی لڑکی کا خواب کبھی نہیں دیکھتا۔

مرد کتنا ہی بولڈ کیوں نہ ہو کتنا ہی بے باک کیوں نہ ہو لیکن اپنے لئے عورت اسے پاکدامن ہی چاہیے ہوتی ہے۔

اس نے کہا کہ مجھے استعمال تو کیا جاسکتا ہے لیکن اپنے گھر کی عزت بنا کر نہیں رکھا جاسکتا۔اس دن مجھے اس کا لفظ طوائف کسی گالی سے کم نہیں لگا تھا۔

میں وہاں سے چلی گئی تھی۔لیکن گھر جانے کے بعد مجھے احساس ہوا کہ میں نے زندگی میں کچھ بھی ٹھیک کیا ہی نہیں ہے میں نے بہت سارے لڑکوں کا دل توڑا لیکن زکی سے سچی محبت کرتا تھا۔میرے لئے اس نے اپنا کریئر تک داؤپر لگا دیا۔

میں نے سوچا کہ میں اس سے معافی مانگ کر شاید اپنی نظروں میں کوئی مقام حاصل کر سکوں میں اس کے پاس گئی تھی اس سے ملنے کے لیے۔

جانتی ہو تم جو آنسو شائزم کی باتوں کی وجہ سے ایک لمبے وقت تک رکے رہے زکی کے سامنے بہنے لگے۔اور جب میں نے اس سے معافی مانگی نہ تو اس نے مسکرا کر مجھے معاف کر دیا۔

میں نے اسے دھوکہ دیا تھا اس کی محبت کا مذاق اڑایا تھا اس کا دل توڑا تھا لیکن پھر بھی اس نے مجھے معاف کر دیا۔اس نے مجھے شادی کی پیشکش کی میں انکار نہیں کر پائی۔

میں عزت کی زندگی گزارنا چاہتی تھی اور زکی مجھے وہ دے رہا تھا میرا پاسٹ جاننے کے بعد بھی وہ مجھے قبول کرنے کے لئے تیار تھا اور مجھے کچھ نہیں چاہئے تھا میں نے اس کی پیشکش کو قبول کر لیا اور سب سے پہلے میں نے شائزم کو فون کیا نہ جانے کیوں اس دن وہ مجھے میرا سب سے بڑا ہمدرد لگا سچا دوست لگا۔

اور وہ سچا دوست سچ میں میرا سچا دوست ثابت ہوا تھا اس نے نہ صرف ہمارے گھر والوں کو منایا بلکہ ہماری شادی کی تیاریاں بھی اسی نے کی۔اور یہ گھر دیکھ رہی ہوں یہ خوبصورت سا گھر بھی اس نے ہمیں شادی پر گفٹ دیا تھا۔

تم سوچ رہی ہو گی کہ میں تمہیں یہ ساری باتیں کیوں بتا رہی ہوں۔ایک بات تو یہ ہے کہ میں تم سے اپنے دل کی باتیں شیئر کرنا چاہتی تھی تو دوسری وجہ یہ ہے کہ تم شائزم کی بیوی ہو اور تم نے مجھے اس کے ساتھ بہت نازیبا حالت میں دیکھا تھا۔

میں جانتی ہوں تم دونوں کی زندگی میں سب کچھ ٹھیک ہے کچھ بھی غلط یا شک کی گنجائش نہیں ہے لیکن میں پھر بھی اپنی طرف سے ایک چھوٹی سی کوشش کرنا چاہتی ہوں اگر اس دن کے بارے میں تمہیں کوئی ڈاوٹ ہے تو میں اسے کلیئر کرنا چاہتی ہوں۔

الحمدللہ میں اپنی زندگی میں بہت خوش ہوں اور میں یہی چاہتی ہوں کہ تم بھی اپنی زندگی ہنسی خوشی گزارو اس دن شائزم نے مجھے میری عزت کی ویلیو بتائی تھی مجھے بتایا تھا کہ مجھے خود کو برباد نہیں کرنا چاہیے۔

میں بہت خوش ہوں اپنی زندگی میں آگے بڑھ کر میں یہی چاہتی ہوں کہ اللہ تمہیں بھی بہت ساری خوشیوں سے نوازے ہمیشہ خوش رہو۔اس کے ہاتھ تھامیں وہ بولتی چلی جا رہی تھی جبکہ ریدم کچھ بھی نہیں کہہ سکی

oooooo

وہ کمرے میں آئی تو شائزم ابھی تک جاگ رہا تھا اسے دیکھتے ہی مسکرا دیا۔

کتنا عجیب شخص تھا وہ اتنا سب کچھ ہو جانے کے باوجود بھی اس کے چہرے سے مسکراہٹ ہی نہیں گئی تھی اس نے بہت بے بنیاد باتیں کی تھیں اس کے کردار پر سوال اٹھایا تھا جس کا بدلہ اس نے بے شک بہت غلط طریقے سے لیا تھا لیکن اس کی نیت میں کوئی جھول نہیں تھا۔اگر اس نے سب سے چھپ کر اس سے نکاح کیا تھا تو پھر سب کے سامنے ریدم کیلئے بارات لے کر آیا تھا۔کچھ معاملوں میں وہ غلط تھا باقی ساری غلطی ریدم کی تھی۔

بنا کچھ بھی جانے اس نے اس پر سوال اٹھایا تھا جو یقیناً اس کی انا پر ناگوار گزرا تھا۔

اب تو تمہیں یقیناً نیند نہیں آئی ہو گی آخر لمبی چوری نیند لی ہے تم نے اس کے اپنے پاس آکر بیٹھنے پر وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا جب ریدم نے مسکراتے ہوئے اس کا چہرہ تھاما اس کی یہ حرکت اس کے لئے کافی حیران کن تھی۔

اگر میں تم سے یہ کہوں کہ مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے تو کیا تم مجھ پر یقین کر لو گے۔اس کے ماتھے کے ساتھ اپنا ماتھا ٹچ کرتے ہوئے وہ اس سے سوال کر رہی تھی۔

یقین کیوں نہیں کروں گا جان من کہتے ہیں کہ نکاح کے دو بول میں بہت طاقت ہوتی ہے ان دو بول کے ساتھ ہی محبت کی شروعات ہو جاتی ہے تو محبت تو تمہیں مجھ سے بہت پہلے ہو گئی تھی احساس آج ہوا ہو گا یا ممکن ہے کہ کل رات سے ہی احساس ہو گیا ہو تو وہ کہتے ہیں کہ جذبات کا طوفان اٹھتا ہے نہ تو سب کچھ خود بخود پتہ چل جاتا ہے تمہاری آنکھوں کے سامنے وہ جو نفرت کا دھواں اٹھا تھا نہ صاف ہو گیا ہو گا۔

تمہیں ہر طرف یہ حسین چہرہ نظر آرہا ہو گا۔وہ شاید اس کی باتوں سے بالکل بھی حیران نہیں تھا بلکہ اسے اپنی محبت پر یقین تھا آج نہیں تو کل وہ اس کی محبت میں ڈوبنے ہی والی تھی۔

ہاں تم ٹھیک کہتے ہو مجھے تم سے سچ میں پیار ہو گیا ہے۔لیکن تمہارے اس چہرے میں مجھے کچھ خاص نظر نہیں آتا مجھے نہ اس سے پیار ہو گیا ہے وہ اس کے سینے پر دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی تھی۔

مطلب اتنا خوبصورت چہرہ تمہیں قابل محبت نہیں لگا اور وہ جو اندر کہیں کسی کونے میں چھپ کر بیٹھا ہے تمہیں اس سے محبت ہو گئی وہ اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے اپنے ساتھ لگاتا اس سے سوال کر رہا تھا۔

ہاں کیوں کہ وہ تم سے اچھا ہے۔وہ بات ختم کرنے لگی

تم مجھے موقع ہی کہاں دیتی ہو یہ بتانے کا کہ میں کتنا اچھا ہوں۔اس کی گردن پر اپنے لبوں کو حرکت دیتا وہ اسے سمٹنے پر مجبور کر گیا۔

تم بہت بدتمیز ہو اور اگر تمہیں موقع مل جائے تو تم اور مزید بدتمیزی پر اتر آتے ہو۔اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے وہ اس کی شرٹ کے اوپری تین بٹن بند کر رہی تھی۔

جھوٹ مت بولو کب موقع دیا تم نے مجھے جو میں تمہیں اتنا بدتمیز لگا ہوں۔اسے ایک جھٹکے سے اپنے مزید قریب کرتے ہوئے اس کے ہاتھ تھامتا پیچھے کمر سے لگا چکا تھا۔

کل رات جو تم نے کیا اسے موقع کا ہی فائدہ اٹھانا کہتے ہیں۔اور کون سا موقع چاہیے تمہیں۔۔۔؟اپنا چہرہ اس کے چہرے کے بے حد قریب کر کے اس نے اپنے چہرے کو ذرا سائیڈ کرتے ہوئے کہا تھا۔

کیونکہ وہ اس کے اتنے قریب تھا کہ اس کے ہونٹ اس کے چہرے سے مس ہو رہے تھے۔

اسے موقع فائدہ اٹھانا نہیں کہتے تم موقع دو تو میں ٹھیک سے فائدہ اٹھا کر بتاؤں گا۔اسے بیڈ پر گراتے ہوئے وہ اس کے اوپر اپنا سایہ سا بنا گیا تھا۔

جاؤ کیا یاد کرو گے دیا تمہیں موقع۔ریدم نے مسکراتے ہوئے اس کے گال پر اپنے لب رکھے تھے۔اور وہ جواب تک اس کی کسی بات سے حیران نہ ہوا تھا جھٹکا کھا کر رہ گیا۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بھی کہتی اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتے وہ اس کے لبوں کو قید کر چکا تھا۔نا ریدم نے کوئی صفائی دی تھی اور نہ ہی شائزم نے کوئی صفائی مانگی تھی۔حقیقت خود بخود سامنے آ گئی تھی۔

بے شک وہ دونوں ہی اپنے رشتے کو مزید الجھانا نہیں چاہتے تھے ریدم کے لئے اتنا ہی کافی تھا کہ اس کا شوہر اعلی کردار کا مالک ہے شائزم تو تھا ہی اس کا دیوانہ وہ اس پر یقین کر رہی تھی اس کے لئے اتنا ہی کافی تھا

○○○○○○○

تم یہاں کن کاموں میں الجھ گئی ہو میں نے تمہیں کہا تھا کہ تیار رہنا ہم لنچ ساتھ کریں گے وہ گھر واپس آیا تو اسے کچن میں لگے دیکھا۔

ہاں بس میں ابھی تیار ہو کر آتی ہوں وہ کیا ہے نہ کہ چاچی جان کی طبیعت خراب ہے تو میں ان کے لیے ہی سوپ بنا رہی تھی۔

اس گھر میں ان کی ایک بیٹی بھی رہتی ہے یہ سارے کام کر سکتی ہے تمہیں ہلکان ہونے کی ضرورت نہیں جلدی سے تیار ہو کر آؤ ہمیں ابھی نکلنا ہے۔

اسے اس کا یہ خد متگزار انداز بالکل پسند نہیں آیا تھا جو لوگ اس کی قدر نہیں کرتے تھے وہ ان کے لئے کیوں اتنی محنت کرتی تھی۔

تانیہ تو کچھ دنوں میں گھر سے چلی جائے گی پھر تو مجھے ہی سنبھالنا ہے نہ اور ویسے بھی اپنوں کے کام آنے میں کسی چیز کے ملنے کی امید نہیں رکھنی چاہیے میں جانتی ہوں ایک نہ ایک دن چاچی جان سب کچھ بھول کر مجھے قبول کر لیں گیں۔

اسی لیے مجھے میرا فرض نبھانے دیں میں بس ابھی انہیں یہ دے کر آتی ہوں آپ تب تک کمرے میں چلیے۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جب کہ ذریام صرف ہاں میں سر ہلا گیا۔

تانیہ کا ایک جگہ سے رشتہ آیا تھا اور دادا جان اس میں کافی سیریس بھی تھے گھر کے دونوں بیٹوں کی شادی ہو چکی تھی تو چاچی کو بھی مزید اب کوئی امید باقی نہ بچی تھی

اسی لیے انہوں نے بھی رشتے کے لئے ہاں کر دیا تھا جبکہ تانیہ شادی اس کے بعد امریکہ جانے کی خوشی میں ہر چیز بھلائے بیٹھی تھی۔

oooooo

چاچی جان یہ سوپ میں نے آپ کے لئے بنایا ہے آپ یہ لے لیجئے آپ کی طبیعت بہتر ہو جائے گی۔

وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے سوپ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی انہوں نے ایک نظر اسے دیکھا تھا وہ اس سے کتنی ہی نفرت کریں کتنا ہی غصہ کریں لیکن اس کے باوجود وہ ان کا بہت خیال رکھتی تھی تانیہ کو پتا تھا ان کی طبیعت خراب ہے لیکن اس نے صبح سے اس طرف جھانکا تک نہیں تھا۔

اور وہ ان کی فکر میں ہلکان ہوتی ان کے لئے سوپ بنا کر لائی تھی اور صبح انہیں میڈیسن دے کر گئی تھی۔اس کے بعد دو تین دفعہ کمرے میں صرف یہ پوچھنے آئی تھی کہ انہیں کچھ چاہیے تو نہیں۔

یہاں رکھ دو میں لے لوں گی انہوں نے لہجے میں نرمی لانے کی کوشش ہر گز نہیں کی تھی لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس پر غصہ ہر گز نہیں کر پائیں تھیں۔

میں زریام کے ساتھ باہر جا رہی ہوں لیکن میں نے ملازمہ کو بتا دیا ہے وہ آپ کا خیال رکھے گی۔ وہ انہیں بتا کر باہر نکلنے لگی جب کہ وہ کچھ بھی نہیں بولی۔

لگتا ہے چاچا جان کے کپڑے باہر ہی رہ گئے ہیں میں انہیں اندر چینجنگ روم میں رکھ کر آ جاؤں اس نے صوفے پر رکھے کپڑوں کو دیکھ کر کہا تھا جو شاید ملازمہ رکھ گئی تھی چاچی کوئی جواب نہ دیا صرف ہاں میں سر ہلایا تھا۔

ان کا کمرہ کافی گندا ہو رہا تھا جتنا ہو سکے اتنا سمیٹ کر وہ باہر چلی گئی تھی۔ جبکہ وہ صرف اسے دیکھتی رہیں

ooooooo

یہ کیا اب بھی تم لوگوں کو گئے ہوئے دن ہی کتنے ہوئے تھے کہ اچانک سے واپس آ گئے۔

تم لوگوں کو ہنی مون پر ایک ہفتے کے لئے نہیں بھیجا تھا۔ دادا جان کو ان کا یوں اچانک واپس آ جانا بالکل اچھا نہیں لگا تھا وہ چاہتے تھے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارے

اور یہ دونوں واپس آ گئے تھے۔

نانا جان ہمارا دل نہیں لگ رہا تھا آپ لوگوں کے بنا اسی لئے ہم واپس آ گئے۔ وہ بڑے لاڈ سے ان کی گردن میں باہر ڈالتے ہوئے بولی تو مسکرا دیئے تھے۔

دراصل وہ انہیں کچھ بھی بتانا نہیں چاہتے تھے۔ ریدم پر ہوا جان لیوا حملہ سوائے ذریام کے اور کسی کو بھی معلوم نہ تھا ۔ وہ دادا ان سے باتوں میں مصروف ہو گئی جبکہ وہ فریش ہونے کے بہانے اسے کمرے میں آنے کا اشارہ کرتا کمرے سے نکل گیا تھا۔

oooooooo

ہم نے تم لوگوں کو جہاں دیدم کی شادی کے سلسلے میں بلایا ہے۔میرے خیال میں تم سب کو ہی صیام پسند آیا ہے تو میں مزید دیر نہیں کرنا چاہتا شادی کی ساری تیاریاں ہم دھوم دھام سے کرے گے۔دادا جان نے کہا

صیام کو ماشاءاللہ سے ہماری دیدم بہت پسند آئی ہے اور سچ کہوں تو دیدم کے لئے صیام مجھے بھی بہت اچھا لگا ہے بہت نیک اور فرمانبردار بچہ ہے۔

دیدم کے لئے جو رشتہ آیا تھا وہ بھی قابل غور تھا لیکن مجھے یہ بچہ دل سے اچھا لگا ہے اور میں یہی چاہتا ہوں کبھی دیدم اسی کے ساتھ بسے۔راحت صاحب اپنی رائے رکھتے ہوئے بولے تھے جبکہ ثاقب صاحب کا بھی کچھ ایسا ہی ارادہ تھا اس لئے ثقلین صاحب نے کسی طرح کا کوئی اعتراض نہ کیا۔

بس میں یہی چاہتا تھا کہ تم لوگ آرام سکون سے آپس میں اس چیز کا مشورہ کر کے مجھے جواب دے دو میں نے دیدم سے پوچھا تھا اسے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔

بہت سمجھدار ہوگئی ہے ماشاءاللہ سے ہر چیز کو سمجھنے لگی ہے۔اللہ پاک اس کے نصیب اچھے کرے۔وہ دل سے دعا دیتے ہوئے بولے۔

ہمیں امید ہے کہ شادی کے درمیان یشام زیادہ نہ سہی ہمارے کچھ قریب تو آ ہی جائے گا۔

ان شاءاللہ ایسا ہی ہو گا بابا جان میں سوچ رہا تھا کہ کیوں نہ اسے سردار کے بارے میں بتا دیا جائے اس سے یہ بات چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

سرداراس کے باپ کا قاتل تھااسے بھی یہ جاننے کا حق ہے کہ اس کا باپ کس کے ہاتھوں مارا گیا ہے۔

اور میں نے بھی ریدم سے اس سلسلے میں بات کی تھی وہ مجھے کہہ رہی تھی کہ اس نے شخص کو دیکھا ہوا ہے وہ اسے پہچان سکتی ہے

ویسے جب یہ سب کچھ ہوا تو ریدم کی عمر بہت کم تھی میں یقین سے تو نہیں کہہ سکتا کہ اسے ان سب چیزوں کے بارے میں پتہ ہو گا لیکن مجھے لگتا ہے کہ ریدم ہماری مدد کر سکتی ہے۔

ہمارے بھائیوں کا قاتل آزاد گھوم رہا ہے اور ہمیں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے نہیں رہ سکتے ہمیں کچھ تو کرنا ہو گا ۔سردار نے ہمارا ہنستا کھیلتا گھر برباد کیا ہے ہمارے دو بھائیوں کا قتل کیا ہے اور نہ جانے کتنے لوگوں کی زندگی برباد کی ہے۔۔۔۔وہ ابھی بول ہی رہے تھے کہ اچانک دروازہ کھلا۔

وہ دونوں دروازے پر کھڑے انہیں سن رہے تھے ثقلین صاحب تو اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

آپ لوگ خاموش کیوں ہو گئے بتائیں کون ہے وہ آدمی جس نے میرے بابا کا قتل کیا آپ لوگ جانتے ہوئے بھی کچھ نہیں کر رہے۔کون ہے سردار وہ راحت صاحب کے سامنے کھڑا ان سے جواب مانگ رہا تھا

جب کہ وہ خاموشی سے سر جھکائے ہوئے تھے انہیں یقین تھا زیادہ نہ سہی لیکن کچھ باتوں وہ سن چکا ہے اس سے کچھ بھی چھپانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا وہ خود بھی اسے سب کچھ بتا دینا چاہتے تھے

ooooooo

گھر میں مکمل خاموشی تھی کہنے کو دو ہفتوں میں یہاں پر شادی شروع ہونے والی تھی لیکن آج کل گھر کا ماحول کچھ عجیب سا تھا

وہ سو رہا تھا۔ جبکہ ریدم عمایہ تانیہ اور ماما کے ساتھ شوپنگ پر گئی تھی۔ دادا جان اپنے روم میں اور زریام اپنے کام پر گیا تھا۔

گھر میں صرف چاچی جان ہی تھیں جو کافی دنوں سے بیمار تھیں۔ ڈاکٹر ریگولیٹ کرنے آ رہے تھے۔ لیکن ان کی طبیعت پر کوئی خاص فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

لیکن اپنی بیٹی کی شادی کو لے کر بھی وہ بہت زیادہ پریشان تھیں وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ان کی وجہ سے تیاریاں رک جائیں۔

اسی لیے انہوں نے سب کو زبردستی شوپنگ پر بھیجا تھا۔

جانے سے پہلے بھی عمایہ انہیں میڈیسن وغیرہ دے کر گئی تھی وہ اتنا خیال رکھتی تھی کہ وہ چاہ کر بھی اس کے ساتھ کسی طرح کی کوئی سختی نہیں کر پا رہی تھیں۔

انہیں اندر ہی اندر عجیب سا محسوس ہونے لگا تھا وہ لڑکی دن رات ان کی خدمت میں لگی اپنے شوہر کو ناراض کر رہی تھی۔ اس وقت تانیہ کی شادی کو لے کر سب سے زیادہ فکر مند بھی وہی تھی اس کی چھوٹی سے چھوٹی چیز سے لے کر بڑی سے بڑی تیاری اس کے سر پر تھی

ریدم کو تو کسی چیز کی سمجھ ہی نہیں تھی لیکن عمایہ نے ابھی ابھی ریدم اور شائزم کی شادی میں جس طرح سب کچھ سنبھالا تھا دادا جان نے تانیہ کی شادی کی ساری ذمہ داری بھی اسی کے کندھوں پر ڈال دی تھی۔

جس دن سے وہ اس گھر میں آئی تھی اس نے اس گھر اور گھر والوں کو اپنا گھر ہی سمجھا تھا لیکن افسوس کہ وہ اسے اپنی بیٹی نہ سمجھ سکے

ooooooo

دیشم کچن میں کھڑی خداش کے لیے کھانا بنا رہی تھی خداش تھوڑی دیر میں ریدم کو لینے کے لئے اس کے گھر جانے والا تھا۔اس نے تھوڑی دیر پہلے ہی اسے بتایا تھا کہ دادا جان اس سے ملنا چاہتے ہیں

تو وہ اسے فون کر کے کہہ چکا تھا کہ وہ اسے لینے کے لیے آئے گا ویسے بھی ہنی مون سے آنے کے بعد وہ واپس گھر نہیں آئی تھی۔

جبکہ یشام سب کچھ جاننے کے بعد بالکل خاموش ہو گیا تھا وہ کسی سے کوئی بات نہیں کر رہا تھا وہ بھی ریدم سے ملنے کا خواہش مند تھا۔اور خداش بھی یہی چاہتا تھا کہ یہ مسئلہ جلد سے جلد حل ہو۔

راحت صاحب نے اسے ساری بات بتاتے ہوئے اس سے معافی مانگی تھی لیکن وہ بنا کچھ بھی کہے ان کے کمرے سے نکل کر اوپر چلا گیا تھا۔

اس کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے حرم بھی بار بار اس سے وجہ جاننے کی کوشش کرتی رہی لیکن وہ چاہ کر بھی اسے کچھ بھی بتا نہیں پایا تھا اس وقت وہ عجیب طرح کی ذہنی کشمکش کا شکار تھا۔

اسے افسوس تھا راحت صاحب پر اتنی بڑی بات جاننے کے بعد بھی وہ لوگ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے ان لوگوں میں سے کسی نے بھی سردار کے بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کی تھی اور اگر کی بھی تھی تو اس میں کامیاب نہیں ہوئے تھے۔

سردار کون تھا اور اس نے یہ سب کچھ کیوں کیا تھا یہ تو وہ نہیں جانتا تھا لیکن وہ اس شخص سے بے انتہا نفرت کرنے لگا تھا اسے یقین تھا اگر وہ شخص اس کے سامنے آیا تو وہ اسے جان سے مار ڈالے گا

اور اب اس کے بارے میں اسے صرف اور صرف ریدم ہی بتا سکتی تھی نہ جانے کیوں اسے یقین تھا کہ ریدم جو کہہ رہی ہے وہ سچ ہے آخر اپنے ماں باپ کے قاتل کے بارے میں کوئی جھوٹ کیوں بولے گا

oooooooo

اس کے کمرے میں کوئی داخل ہوا تو اس نے محسوس کر لیا تھا اسے یہی لگا کے ریدم شاپنگ سے واپس آگئی ہو گی۔رات دیر میں سونے کی وجہ سے وہ فیکٹری کا ایک چکر لگا کر واپس آکر سو گیا تھا۔

ویسے تو وہ واپس ریدم کو اس کے گھر لے جانے کے لیے آیا تھا لیکن ریدم نے اسے بتایا کہ خداش خود ہی اسے لینے کے لئے آنے والا ہے اسی لیے وہ اس کے ساتھ ہی جائے گی اور پھر وہ شاپنگ کے لئے نکل چکی تھی۔

اس کے لئے نیند پوری کرنے والا آپشن بور ہونے سے بہتر تھا۔اسی لیے وہ آتے ہیں سو گیا تھا اور اب اسے جاگے تقریباً پانچ چھ منٹ ہو گئے تھے لیکن وہ بیڈ پر بے وجہ ہی پڑا تھا۔

اسے یقین تھا ریدم اس کے ساتھ کوئی نہ کوئی شرارت ضرور کرے گی لیکن کافی دیر گزر جانے کے بعد بھی جب اسے کچھ بھی محسوس نہ ہوا۔ تو اسے سمجھنے میں زیادہ وقت نہ لگا کہ اس کے پیچھے ریدم نہیں بلکہ کوئی اور ہے۔

اور روشنی کی وجہ سے بیڈ پر ہونے والے سائے نے اسے سچ میں جھٹکا دیا تھا اس سے پہلے کہ اس کے قریب آتا یا اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا شائزم نے پھرتی سے ایک زوردار لات اس کے پیٹ پر ماری تھی اور پھر اگلے ہی لمحے وہ اسے دبوچنے کے لئے اس کی طرف آیا تھا۔

اس کے چہرے پر ماسک تھا۔ اور خود کو اس نے پوری طرح سے کور کر رکھا تھا۔ لیکن اس کا حلیہ بالکل ویسا ہی تھا جیسے ریدم نے بتایا۔ وہ اس کے پاس آ کر اس کا محسوس کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کے بازو پر وار کرتا تو اسے دھکا دیتا کمرے سے باہر بھاگ گیا

وہ اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے رہداری کی طرف آیا تھا لیکن افسوس وہ اس کے ہاتھ سے نکل گیا۔۔

کیا ہوا ہے تمہیں یہ خون۔۔۔۔ دادا جان دوڑتے یوئے اس کے پاس پہنچے تھے۔

اس کے بازو سے نکلتے خون کو دیکھو پریشان ہو گئے تھے۔

دادا جان کسی نے مجھ پر حملہ کیا ہے۔ ہمارے گھر میں کوئی ایسا شخص موجود ہے جو مجھے مارنا چاہتا ہے

صرف مجھے ہی نہیں بلکہ ریدم کو بھی کلام میں ریدم اور پھر مجھ پر بھی جان لیوا حملہ ہوا تھا۔ ریدم بہت زیادہ ڈر گئی تھی خود پر ہوئے حملے کا ذکر میں نے ریدم کے سامنے بھی نہیں کیا تھا۔

وہ پہلے ہی بہت زیادہ خوفزدہ تھی میں نہیں چاہتا تھا کہ وہ مزید پریشان ہو۔ اسی لیے ہم اتنا جلدی واپس گھر آئے تھے۔

وہ خون کو روکتے ہوئے ان سے کہہ رہا تھا جب کہ دادا جان بس اسے سن رہے تھے۔

تم پریشان مت ہو میں پولیس کو فون کرتا ہوں اور تم چلو ڈاکٹر کے پاس۔ وہ بہت پریشانی سے اس کے بہتے ہوئے خون کو دیکھ رہے تھے۔

نہیں دادا جان میں بالکل ٹھیک ہوں آپ پریشان مت ہوں اور میں خود صبح پولیس سٹیشن جاؤں گا میں نے ویسے بھی رپورٹ لکھوائی ہوئی ہے۔ یہ جو کوئی بھی ہے ہمارے گھر تک آچکا ہے۔

ہمیں بہت خیال رکھنا پڑے گا۔ بہتر ہے کہ ریدم یہاں سے چلی جائے کچھ دن کے لیے۔ اس کی غیر موجودگی میں ہی ہم سمجھ پائیں گے کہ یہ شخص کون ہے۔

میں نہیں چاہتا کہ وہ ان سب مسئلوں میں پڑے۔ تو پہلے ہی منٹلی طور پر کافی زیادہ ڈسٹرب ہے۔ وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بول رہا تھا جب کہ وہ اسے اپنے ساتھ باہر لاتے ڈاکٹر کو فون کر چکے تھے۔ اگلے دس منٹ میں زریام بھی گھر آ چکا تھا۔

اس نے آکر شائزم کو دیکھا تو پریشان رہ گیا گھر کے اندر آکر کوئی ان پر حملہ کر رہا تھا اور وہ اس کی شکل تک نہیں دیکھے پائے تھے۔

اسے اپنی سکیورٹی پر غصہ آرہا تھا اس طرح کوئی گھر کے اندر آیا گئے تھا اور آیا کیا دن دہاڑے اس نے شائزم پر حملہ بھی کر دیا تھا۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا رات کے اندھیرے میں اس پر حملے ہو رہے تھے اور دن کے اجالے میں شائزم پر جب کہ ایسا ہی حملہ دم پر بھی ہو چکا تھا۔

اور اس بات کو وہ ایزی ہرگز نہیں لے سکتے تھے یہ ضرور ان کے کسی بہت بڑے دشمن کا کام تھا لیکن کوئی بھی اس طرح گھر کے اندر نہیں آسکتا تھا۔ اس طرح کسی مشکوک انسان کا آنا اور پھر یوں حملہ کرنا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ وہ پوری طرح ان سب چیزوں میں الجھ رہا تھا

oooooooo

وہ چاہتا تھا کہ ریدم کے آنے سے پہلے پہلے ہی ڈاکٹر واپس چلا جائے لیکن ایسا نہ ہو سکا۔ وہ باہر لاؤنج میں بیٹھے اسی چیز کے بارے میں بات کر رہے تھے جب ان لوگوں کی واپسی ہوئی۔

شائزم کیا ہوا تمہارے ہاتھ پر وہ تقریباً بھاگتے ہوئے اس کے پاس آگئی تھی۔ جب کہ امی بھی پریشانی سے اس کے ہاتھ پر بندھی پٹی دیکھنے لگیں۔

شائزم پر جان لیوا حملہ ہوا ہے۔ کسی نے اسے جان سے مارنے کی کوشش کی ہے وہ بھی دن دہاڑے اتنی سکیورٹی کے باوجود کوئی ہمارے گھر کے اندر آکر ہمارے پوتے کو جان سے مارنے کی کوشش کر رہا ہے۔

آخر کون ہے یہ شخص جو ہم پر یوں حملہ کر رہا ہے۔ داداجان بے حد پریشانی سے انہیں بتا رہے تھے۔

جبکہ شائزم جواب تک انہیں یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ یہ بات گھر میں کسی کو نہیں پتا چلنا چاہیے ان کی جلد بازی پر سر پکڑ کر رہ گیا۔

ریدم کے علاوہ شائزم پر بھی حملے ہو رہے تھے اور ایک ہفتہ پہلے کسی نے اسے بھی مارنے کی کوشش کی تھی۔ آخر کون تھا یہ اور کیوں تو یہ سب کچھ کر رہا تھا ذریام خود بھی بہت پریشان تھا

نانا جان میں بتا رہی ہوں یہ وہی شخص ہے یہ سردار ہی ہے وہی ہمیں مارنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مجھے لگتا ہے اسے پتہ چل گیا ہے کہ میں زندہ ہوں

اور اسے یہ بھی پتا ہے کہ اسے پہچانتی ہوں اسی لیے وہ یہ سب کچھ کر رہا ہے ریدم یقین سے کہہ رہی تھی۔ کہ یہ سب کچھ کرنے والا کوئی سردار نامی آدمی ہے۔ جو صرف ان کی جان کا دشمن نہیں ہے بلکہ اس نے اس کے والدین کا بھی قتل کیا ہے۔

لیکن اس سردار نامی شخص کی شائزم اور زریام کے ساتھ بھلا کیا دشمنی تھی اور اسے کیوں مارنے کی کوشش کر رہا تھا

ooooooo

شام کو تایا ابو اور خداش دونوں اسے لینے کے لئے آ گئے تھے۔ ان دونوں کو دیکھ کر اسے بہت خوشی ہوئی تھی۔ وہ نہیں جانا چاہتی تھی لیکن شائزم اسے بھیجنے پر باضد تھا

نانا جان نے اسے تیار ہونے کے لئے کمرے میں بھیج دیا تو وہ بھی اپنا ضروری سامان پیک کرنے کمرے میں آئی تھی ۔ شائزم سے تو اس کی ناراضگی پکی تھی اس کے ہاتھ پر اچھا خاصہ زخم آیا ہوا تھا۔

وہ اسے کتنی دفعہ منع کر چکی تھی کہ وہ نہیں جائے گی لیکن وہ اس کی کسی بات کو ماننے کے لیے تیار ہی نہیں تھا

وہ پیکنگ کر رہی تھی۔جب اسے اچانک کمرے کا دروازہ بند ہوتا محسوس ہوا۔وہ مسکرا کر اپنا کام کرتی رہی کیونکہ اسے یقین تھا کہ پیچھے شائزم ہی ہو گا۔یقیناوہ اسے منانے کے لیے ہی آیا تھا

آہستہ آہستہ چلتا وہ اس کے پیچھے رکا تھا۔وہ کافی دیر کچھ نہ بولا تو اس نے مڑ کر دیکھا۔جب اچانک دوسرے فرد نے فضا میں ہاتھ بلند کیا اور تیز رفتاری سے وہ اپنا ہاتھ اس کی طرف لایا تھا۔بھرپور کوشش کے باوجود بھی اس بار سے بچ نہ سکی تھی۔

چاقو اس کے بازو اچھا خاصہ نشان چھوڑ گیا تھا۔وہ اسے دھکا مار کر چیخی تھی اس کی چیخ پورے گھر میں گونج گئی تھی۔وہ کمرے سے باہر جانا چاہتی تھی جب اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر دوسری دفعہ اس پر وار کیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنے کام میں کامیاب ہوتا وہیں پڑا وائس اٹھا کر اسے مار چکی تھی۔اس کی چیخ سن کر سب لوگ اس کے کمرے کی طرف بھاگے تھے۔لیکن اس سے پہلے ہی وہ بھاگتے ہوئے تایا جان کے سینے سے جا لگی تھی۔

اس کے ہاتھ میں ایک ماسک وہ اس کا چہرہ دیکھنے میں کامیاب رہی تھی۔

تایاابو وہی تھا میں نے دیکھا وہ وہی تھا اس نے مارا ہے۔میں سچ کہہ رہی تھی۔تایاابو وہ یہ وہی شخص ہے۔وہ روتے ہوئے ان کے ساتھ لگی چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی۔جبکہ وہ لوگ اس شخص کو ڈھونڈ رہے تھے یقیناًوہ ابھی گھر سے باہر تو نہ نکلا ہو گا

وہ گھر کا کونا کونا چیک کر چکے تھے یہاں کوئی شخص نہ تھا جس پر شک کیا جاسکتا۔وہ گھر کا چپہ چپہ دیکھ چکے تھے لیکن کوئی انجان شخص یا کوئی ایسا انسان جو اعتبار کے قابل نہ ہو وہاں موجود نہیں تھا۔

ایک بات تو سمجھ آچکی تھی وہ جو بھی تھا صرف ریدم کا دشمن نہیں تھا بلکہ اس گھر کے بیٹوں کا بھی دشمن تھا۔اور شاید وہ سردار نہیں تھا کوئی اور تھا۔

لیکن ریدم نے اس کا چہرہ دیکھا تھا اس کا ماسک اس کے ہاتھ میں تھا مطلب صاف تھا کہ ریدم سچ بول رہی تھی لیکن ریدم۔کا دشمن مارنے کی کوشش کیوں کرتا۔

کیا ریدم کے ماں باپ کو مارنے والا انسان ساگر کا نہیں بلکہ افشین کا دشمن تھا

یہ پہیلی الجھتی ہی جا رہی تھی کوئی سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اچانک ان لوگوں کے ساتھ ہی سب کچھ کیوں ہو رہا ہے اچانک کوئی زریام اور شائزم کا دشمن کیسے بن سکتا ہے کوئی تو وجہ ہو گی۔

کہ وہ شخص ریدم کے ساتھ ساتھ اسے ان دونوں کو بھی جان سے مار دینا چاہتا ہے۔ان کی نظر میں ایسا کوئی دشمن نہ تھا۔

ریدم ان حالات میں تمہارا یہاں رہنا بالکل بھی سیو نہیں ہے میں اور شائزم اپنی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ تم اپنے تایا جان کے ساتھ چلی جاؤ۔جب تک ان سارے مسئلے کا کوئی حل نہیں نکلتا تم اپنے تایا جان کے گھر پر ہی رہو زریام نے اس مفید مشورہ دیتے ہوئے کہا تھا

نہیں میں کہیں نہیں جاؤں گی۔میں اپنے شوہر کو ایسے حالات میں چھوڑ کر تو ہر گز نہیں جاؤں گی جب تک وہ آدمی پکڑا نہیں جاتا تب تک تو ہر گز نہیں۔

وہ فیصلہ کرتے ہوئے بولی تھی۔آپ لوگ میری فکر کرنا چھوڑ دے آپ لوگ اس آدمی کے بارے میں پتہ کروائے مجھے یقین ہے کہ یہ وہی آدمی ہے اس کی دشمنی آج کل سے نہیں بلکہ سالوں پرانی ہے

میرے بابا اس کی بہت عزت کرتے تھے وہ جب بھی ہمارے گھر آتا تھا بہت خوش ہوتے تھے۔بابا کے ساتھ بیٹھ کر انہیں عجیب طرح کے مشورے دیتا تھا کبھی کہتا کہ تمہیں اپنی جائیداد کا حصہ مانگنا چاہیے کبھی کہتا کہ تم اپنے بچوں سے ان کا حق چھین رہے ہوں ان کا فیوچر برباد کر رہے ہو تمہیں واپس چلنا چاہیے وہ بابا جان کو زبردستی واپس گاؤں لے کر جانا چاہتا تھا۔

ماما بہت لڑتی تھی وہ اس شخص پر یقین نہیں کرتی تھیں۔لیکن بابا نے ان کی بھی کوئی بات نہ سنی

اس دن ہم لوگ اس شخص کے ساتھ گاؤں جا رہے تھے اس نے گاڑی راستے میں روک کر میرے بابا اور ماما کو مار ڈالا ۔وہ دوسرا شخص راحیل تھا جو اس کے ساتھ تھا وہ اس کے حکم کا غلام تھا وہ جو کہتا تھا راحیل وہی کرتا تھا۔

وہ مسلسل بڑبڑائے جا رہی تھی جو جو اسے یاد تھا وہ انہیں بتانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ان لوگوں کے لئے فی الحال ریدم جان بچانا ضروری تھی خداش اور تایا جان نے سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ اپنی بات پر ڈٹی رہی جس کی وجہ سے ان دونوں کو خالی ہاتھ واپس جانا پڑا لیکن داداجان کل انہیں اپنے گھر کھانے پر انوائٹ کر لیا تھا۔

بس آپ سب لوگ مل کر اس چیز کا کوئی نہ کوئی حل نکالنا چاہتے تھے جس کے لیے وہ لوگ حامی بھر چکے تھے۔ان کے جانے کے فورا بعد ہی پولیس یہاں آ چکی تھی۔

پولیس نے گھر کا چپہ چپہ چھان مارا تھا ان لوگوں نے اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی تھی۔اس کے چہرے سے اترے ماسک کو وہ اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ان کے مطابق ان کی مدد کر سکتا تھا۔

گھر کے عجیب ماحول نے سب کو ذہنی ڈسٹربنس کا شکار کر رکھا تھا۔گھر کے باہر سکیورٹی ٹائٹ کر دی گئی تھی۔یہاں تک کہ گھر کے اندر بھی سیکیورٹی گارڈز کا انتظام کروایا گیا تھا۔

داداجان اس سچویشن میں بہت زیادہ پریشان تھے اور انہوں نے اپنے بیٹوں کو بھی گھر واپس آنے کے لیے کہہ دیا تھا اگر زریام اور شائزم پر جان لیوا حملہ ہو رہے تھے تو یقیناً ان کی جان بھی خطرے میں تھی اور وہ اپنے گھر کے کسی فرد کو کھونا نہیں چاہتے تھے۔

oooooo

زریام مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔زریام پتا نہیں کیوں مجھے لگتا ہے کہ میں اس سردار نامی آدمی کے بارے میں کچھ جانتی ہوں۔

اس کے کپڑے نکال کر اسے دیتے ہوئے کہنی لگی تو زریام کھٹک گیا۔

مجھے نہیں لگتا کہ تم اس کے بارے میں کچھ بھی جانتی ہو عمایہ ان سب چیزوں کے بارے میں تمہیں سمجھ نہیں ہے ۔وہ پیار سے اس کا گال چھوتے ہوئے سمجھانے لگا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ کسی بھی طرح کی ٹینشن لے

نہیں زریام میں کچھ جانتی ہوں میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں میں دو تین دنوں سے یہ بات آپ سے شیئر کرنا چاہتی تھی لیکن پھر مجھے لگا کہ شاید میں کسی غلط فہمی کا شکار ہو لیکن اب مجھے لگ رہا ہے کہ میں کسی غلط فہمی کا شکار نہیں ہوں۔

عمایہ اس کے ساتھ بیٹھی اسے کچھ بتاتی جا رہی تھی جبکہ زریام کے چہرے کے نقوش میں سختی آتی جا رہی تھی یقیناً وہ بے یقینی کی کیفیت میں اسے سن رہا تھا

○○○○○○○

کھانا تقریباً تیار ہو چکا تھا عمایہ نے بہت محنت سے سب کچھ بنایا تھا۔آج وہ سب لوگ شادی کے بعد پہلی بار ان کے گھر آرہے تھے۔تو سارا انتظام بہت اعلی طریقے سے کیا گیا تھا۔

کل تایا ابو اور خداش نے ریدم کو اپنے ساتھ چلنے کے لئے بہت کہا لیکن وہ ان کے ساتھ آنے کو نہیں مان رہی تھی ۔لیکن اس وقت وہ ان سب کے یہاں آنے پر بہت زیادہ خوش تھی

وہ خود بھی یشام سے مل کر بہت ساری باتیں کرنا چاہتی تھی اسے اچھا لگا تھا کہ یشام بھی پہلی دفعہ اس کے گھر آنے والا تھا۔ورنہ وہ تو کسی سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا تھا۔

عمایہ سب کچھ تیار ہے نہ میں تمہاری کوئی ہیلپ کروں کیا وہ کچن میں آئیں تو اسے لگے ہوئے دیکھا تھا وہ ساری تیاری کر چکی تھی۔اس نے آپ جناب کا تکلف عمایا اور اپنے درمیان نہیں آنے دیا تھا اور نہ ہی اسے یہ سب کچھ پسند تھا وہ عمایہ کی دوست بننا چاہتی تھی اور سچ میں وہ دونوں دوست بن چکیں تھیں

نہیں میں نے سب کچھ کر لیا ہے تم جاؤ بس تیار ہو جاؤ۔میں بھی جا رہی ہوں اپنی حالت سدھارنے کے لئے وہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ ہی کچن سے باہر نکلی تھی۔

پچھلے کچھ دنوں سے گھر کا ماحول بہت عجیب ہو رہا تھا ان پر ہونے والے حملوں کی پریشانیوں وہ سب لوگ ایک پر سکون ماحول چاہتے تھے۔ جس میں کاظمی خاندان والوں کا ان کی دعوت قبول کرنا ان کے لیے کافی خوشی کی بات تھی۔

اسی لیے ان کی دعوت کا اہتمام بھی بہت اچھے طریقے سے کیا گیا تھا اب بس ان لوگوں کے آنے کا انتظار تھا

••••••

مجھے یقین نہیں آرہا شوہر سر آپ سچ میں ہمارے ساتھ جا رہے ہیں۔ شکر ہے آپ بھی کسی طرف تو چلنے کو تیار ہوئے۔

وہ اس کے لئے کپڑے نکالتے ہوئے بہت خوشی سے بولے جا رہی تھی جب کہ وہ اس کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

آج تم نے مجھے آئی لو یو نہیں بولا۔ وہ اچانک ہی اس سے فرمائشی انداز میں بولا تو حرم کے ہاتھ رک گئے۔

میں نہیں بولوں گی پرسوں سے میں جب بھی آپ کو آئی لو یو بولتی ہوں تو آپ میں جن آ جاتا ہے۔ وہ اسے گھورتے ہوئے ناراضگی بڑے انداز میں بولے تو یشام کا دلکش قہقہ پورے کمرے میں گھونج اٹھا۔

تو حرم جان اس جن کو آئی لو یو آئی لو یو کر کے جگایا بھی تو تم نے ہی ہے۔ اور اب یہ جن ہمیشہ کے لئے تم پر عاشق ہو گیا ہے۔ اب تو تمہارے آئی لو یو بولنے کا بھی انتظار نہیں کرے گا اس کی نازک سی کمر میں اپنا بازو ڈالتے ہوئے وہ اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرا چکا تھا

کیا ہوا کیا اب اپنا شوہر اچھا لگنا بند ہو گیا۔ اس کی گردن پر چبتے ہوتے ہوئے وہ شرارت سے بولا تھا۔

نہیں اچھے تو بہت لگتے ہیں لیکن اب نہ آپ بہت شرارتی ہو گئے ہیں ہائے اللہ میں تو بھول ہی گئی۔ماما نے کہا تھا جلدی نیچے آنا۔ارے ہٹیں

مجھے وہ اپنا آپ اس کی گرفت سے چھڑواتے باہر بھاگنے کی پوری تیاری کر چکی تھی۔جبکہ اس کا انداز ایسا تھا کہ وہ خود ہی اسے چھوڑنے پر مجبور ہو گیا۔

جلدی سے تیار ہوں کہیں لیٹ مت ہو جائیے گا وہ باہر بھاگتے ہوئے واپس آ کر پھر سے بولی تو وہ بھی مسکراتے ہوئے اپنے کپڑے اٹھانے لگا جب اپنی شرٹ کی جیب پر اسے ایک کاغذ نظر آیا

یقیناً یہ کاغذ اس کی حرم جان نے ہی رکھا تھا وہ جلدی سے اس کاغذ کو نکال کر اس پر لکھی تحریر پڑھنے لگا

آئی لو یو شوہر سر۔۔۔۔۔۔اس کے لبوں پر جاندار مسکراہٹ آ گئی تھی وہ کاغذ واپس اپنی جیب میں رکھتے وہ کپڑے چینج کرنے چلا گیا تھا اور شاید یہ کاغذ کا ٹکڑا ہمیشہ ہی اس کے دل کے پاس رہنے والا تھا حرم جان کا یہ اظہار محبت اور یہ انداز بھی اس کے لئے جان سے عزیز تھا۔

ooooooooo

آیئے آیئے بہت خوشی ہوئی آپ سب ہمارے بلانے پر یہاں آئے آج سچ میں لگ رہا ہے کہ پرانی تلخیاں ختم ہو چکی ہیں اور نئے رشتوں کی شروعات ہو چکی ہے وہ انہیں اپنے گھر کے اندر لاتے ہوئے بہت خوشی سے کہہ رہے تھے۔

تھوڑی دیر میں ان کے بیٹے بھی انہیں جوائن کرنے والے تھے۔وہ جانتے تھے کہ اب تک وہ لوگ اس رشتے دل سے قبول نہیں کر پا رہے ہیں لیکن دادا جان یہی چاہتے تھے کہ اب یہ نام نہاد دشمنی ختم کر دی جائے۔

آپ نے اتنے پیار سے بلایا تھا ہم کیسے نہیں آتے۔اور اب تو ہماری بیٹی کا معاملہ ہے اب تو آنا جانا لگا ہی رہے گا بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے ہمیں بلایا۔وہ صوفے پر بیٹھے ہوئے ان سے بولتے تھے کہ دادا جان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی لیکن پھر بھی وہ شاہ صاحب کے بلاوے پر آ گئے تھے۔

جی بالکل اب تو آنا جانا لگا ہی رہے گا اب تو رشتے داری ہو گئی ہے۔ریدم عمایہ بچے کھانے کی تیاریاں کرو۔جب تک ہم گپ شپ کرتے ہیں۔دادا جان نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ بھی ان بزرگوں کی محفل سے اٹھ کر اندر چلی گئی جب کے یشام صیام اور خداش کو زریام شائزم اوپر چھت پر لے گئے تھے۔گھر کا ماحول بہت خوشگوار ہو گیا تھا ان سب کے یہاں آنے کی وجہ سے ہر کسی کے چہرے پر مسکراہٹ تھی

چاچی جان تو کمرے سے باہر نہ نکلیں تھیں جبکہ تانیہ بھی ان لوگوں کے آنے پر زیادہ خوش نہ تھی اسی لیے وہ بھی اپنی ماں کے ساتھ کمرے میں بند ہو گئی تھی۔دادا جان کو ان کی یہ بات پسند نہ آئی تھی لیکن فی الحال چاچی جان کی طبعیت کو دیکھتے ہوئے وہ کچھ بھی نہیں بولے تھے۔

ooooooo

کھانا بہت خوشگوار ماحول میں کھایا گیا تھا کھانا کھانے کے فوراً بعد ہی زریام ان سب کو واپس اوپر آنے کا اشارہ کرتا چلا گیا تھا۔

اس نے اپنا یہ سارا مسئلہ خداش سے ڈسکس کیا تھا اور اس کے بعد اس نے جو مشورہ دیا وہ اسی پر کام کر رہا تھا یقیناً وہ جلد ہی اس مسئلہ کے حل تک پہنچنے والے تھے

لیکن نجانے کیوں وہ چاہتا تھا کہ جس شخص کا چہرہ بار بار اس کی آنکھوں کے سامنے آ رہا ہے ان کا دشمن وہ نہ ہو۔ وہ اس سارے مسئلے کا حل بھی چاہتا تھا لیکن اندر سے بہت گھبرایا ہوا بھی تھا۔

زریام خدا سے ایک ہی دعا مانگ رہا تھا کہ اس کا دشمن وہ نہ ہو جو وہ سوچ رہا ہے اگر عمایہ کا شک سے ہی ثابت ہوا تو شاید اس کا ہستا کھیلتا گھر برباد ہو سکتا تھا۔

وہ گرل کے ساتھ کھڑا نیچے لان نیچے دیکھ رہا تھا جب اسے محسوس ہوا کہ اس کے پیچھے کوئی آیا ہے۔

آیئے میں آپ کے ہی آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ اس نے بہت دکھ سے کہا تھا۔۔ لیکن دوسری طرف سے اسے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔

آپ ابھی تک کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں وار کیجئے اور مار دیجئے مجھے شاید اس طرح سے آپ کو کچھ سکون مل جائے گا ۔شاید اس طرح سے آپ کے بیٹے کا بدلہ پورا ہو جائے گا۔ یا پھر یہ ساری جائیداد آپ کے نام کر دی جائے گی اسی لیے کیا نا آپ نے یہ سب کچھ۔۔۔۔؟ بنا مڑے بولتا چلا جا رہا تھا۔

میں آپ سے کوئی سوال نہیں کروں گا نہ آپ سے کوئی جواب مانگوں گا مجھے میرے سارے جواب مل چکے ہیں ہمارے ساتھ جو کچھ بھی آپ نے کیا یہ آج کے بات ہے

لیکن وہ لوگ جب آپ مانگیں گے جو آپ کی وجہ سے یتیم ہو گئے۔ آپ کی وجہ سے جن کے سر سے ماں باپ کا سایہ چھن گیا وہ لوگ جواب مانگیں گے آپ سے چاچا جان ریدم اور یشام نے آپ کا کیا بگاڑا تھا۔

ان کے ساتھ ایسا کیوں کیا آپ نے یہ جواب مجھے نہیں ان کو چاہیے اس نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا تھا ان کے ہاتھ کانپ رہے تھے جب کہ ذریام کا اشارہ دروازے پر کھڑے ریدم۔اور یشام کی طرف تھا۔

یہ ایسے جواب نہیں دے گا ذریام اس سے جواب میں مانگوں گا وہ غصے سے اس کا گریبان پکڑتے ہوئے اس کے ہاتھ سے چاقو کھینچ کر نیچے پھینک چکا تھا اور اگلے ہی لمحے اس کے چہرے پر موجود ماسک اتار کر اسے بھی نیچے کی طرف اچھال دیا تھا۔

یہ ہر سوال کا جواب دے گا لیکن یہاں نہیں وہاں۔وہ اسے گھسٹتے ہوئے بولا تھا۔زریام نے آگے بڑھ کر ان کا گریبان اس کے ہاتھ سے چھڑوانا چاہا تھا۔

پیچھے ذریام شاہ یہ تمہارا معاملہ نہیں ہے۔تم نے کوئی نقصان نہیں اٹھایا یہ میرا اور ریدم کا مجرم ہے اس سے سوال جواب کرنے کا حق ہم رکھتے ہیں اور سزا دینے کا بھی۔وہ اسے وارن کرتے ہوئے بولا۔

اور اگلے ہی لمحے اسے گھسیٹتے ہوئے نیچے کی طرف لے گیا۔

ریدم پلیز رو کو سے یہ معاملہ اس طرح سے اچھالنے سے کچھ نہیں ہو گا ہم آرام سکون سے بھی بات کر سکتے ہیں ۔اس نے ریدم کو سمجھانا چاہا تھا۔

آرام سکون سے ان معاملوں میں بات کی جاتی ہے جن میں کوئی جانی نقصان نہ ہوا ہو۔زریام بھائی ہم نے صرف اپنے والدین نہیں اپنا بچپن اپنی زندگی اپنی پہچان کھوئی ہے۔

اور یہ معاملہ آرام سکون سے حل نہیں ہو گا۔اپنے آنسو چھپاتی وہ تیزی سے سیڑھیوں سے اتر گئی تھی جب کہ زریام بھی ان کے پیچھے ہی آیا تھا اسے ہر گز امید نہ تھی کہ خداش کا آئیڈیا اس طرح سے کام کرے گا۔

اس نے کہا تھا کہ وہ کھانے سے انکار کر کے اوپر جائے گا اگر وہ اس کا دشمن ہوا تو اسے مارنے کے لیے تنہائی کا منتظر رہے گا اور خداش کو یقین تھا کہ وہ شخص اس کے گھر میں موجود ہے اور اس کا شک صحیح ثابت ہوا تھا

اس نے آج صبح ہی دبئی فون کیا تھا جہاں سے پتہ چلا کہ چاچا جان وہاں آئے ہی نہیں۔جبکہ چاچا جان کے دبئی والے نمبر پر فون کرنے پر چاچا جان نے کہا تھا کہ وہی پر موجود ہیں۔

نمبر بند جا رہا تھا جب کہ واٹس ایپ اون تھا مطلب تھا کہ وہ پاکستان میں ہی موجود تھے صرف جھوٹ بول کر کوئی کھیل کھیل رہے تھے۔اور اب یہ کھیل بھی ان کے سامنے کھل کر آ جاتا تھا۔

ooooooo

یشام۔۔۔یہ تو۔۔۔۔۔۔خداش اپنی پلاننگ کے حساب سے ہی سوچے ہوئے تھا کہ تھوڑی دیر بعد میں وہ قاتل ان کے ہاتھ لگ چکا ہو گا لیکن سامنے پرویز صاحب کو دیکھ کر اس کی خوش اڑ گئے تھے۔

ہاں یہی ہے یہی ہے وہ آدمی یہی ہے سردار۔۔۔۔۔۔"جس کا یہ سارا کیا کرایا ہے پوچھو اس سے خداش کیوں کیا اس نے کیا بگاڑا تھا میرے ماں باپ نے اس کا کیا بگاڑا تھا ریدم کے ماں باپ نے اس کا کیوں ہم سے ہمارے بڑوں کا سایہ چھینا کیوں ہمیں یتیم کر کے دنیا کی ٹھوکروں میں پھینک دیا۔

پوچھو اس سے خداش ورنہ میں اسے جان سے مار ڈالوں گا۔صیام نے بڑی مشکل سے اسے قابو کر رکھا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس آدمی کو ختم کر دے۔

داداجان بے یقینی کی کیفیت میں سامنے سر جھکائے پرویز صاحب کو دیکھ رہے تھے جب کہ دروازے سے اندر داخل ہوتے فیصل صاحب خود شوک کی کیفیت میں تھے۔

وہ دن رات بس یہ سوچنے میں ہلکان ہو رہے تھے کہ آخر کون ہے جو یہ سب کچھ کر رہا ہے اپنے ہی بھائی کا ایسا بھیانک روپ دیکھ وہ بھی حیران رہ گئے تھے۔

کیوں کیا تم نے یہ سب کچھ پرویز کس چیز کی کمی تھی۔ تمہیں کیوں کیا تم نے یہ سب کچھ کون سی مجبوری تھی تمہاری کے اپنوں کو ہی جان سے مارنا پڑا افشین کوئی غیر نہیں تمہاری سگی بہن تھی۔داداجان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ انہیں کچھ کر بیٹھیں۔

خاموش کیوں ہو تم جواب کیوں نہیں دے رہے آخر کیا بگاڑا تھا ان لوگوں نے تمہارا کیوں ان کی جان لے لی تم نے راحت صاحب ان کا گریبان پکڑتے انہیں جھنجھوڑ چکے تھے۔

رک جاؤ راحت اس سوال کا جواب پولیس اس سے پوچھے گی۔اب تو اس کا فیصلہ عدالت کرے گی۔داداجان بے حد حصے سے بولے تھے جبکہ شاہ صاحب خود ہی پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے تھے اتنے سالوں سے جس انسان کو ڈھونڈ رہے تھے آج ان کا اپنا خون ان کے سامنے آ روکا تھا۔شور شرابہ سن کر تانیہ اور چاچی جان بھی باہر آ گئی تھیں وہ اب تک بے یقینی کی کیفیت میں تھے جبکہ فیصل صاحب اندر آ گئے تھے۔

ایک منٹ رک جائیں پلیز ہو سکتا ہے آپ لوگوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو پرویز تم کچھ بول کیوں نہیں رہے بتاؤ اگر تم نے یہ سب کچھ کیا ہے تو کیوں۔۔۔۔۔۔"

کیوں یہ سوال آپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں بھائی جان آپ جب یہ ساری جائیداد آپ کے بیٹوں کے نام کرنے کی باری آئی تو کتنے سکون سے کہہ دیا آپ نے کہ بابا جان آپ کا حکم سر آنکھوں پر تب تو آپ نے نہیں پوچھا کیوں بابا جان آپ یہ ناانصافی کیوں کر رہے ہیں سب کچھ میرے بیٹوں کے نام کیوں لکھ رہے ہیں پرویز کی اولاد کے نام کیوں کچھ نہیں۔

جب آپ کی بہن گھر سے بھاگ نکلی تب آپ کو کسی نے کچھ نہیں کہا کیونکہ آپ تو بڑے تھے لیکن میرا اس گھر سے نکلنا محال ہو گیا تھا ارے میرا سالہ جس کے ساتھ افشین کی شادی ہونے والی تھی وہ سر اٹھا کر مجھے ایک بگوڑی کا بھائی کہتا تھا۔

ارے وہ مجھے کہتا تھا کہ مجھے ڈوب کر مر جانا چاہیے جس کے ہوتے ہوئے اس کی بہن گھر سے بھاگ گئی میرا سالہ مجھے بے غیرت کہتا تھا تب تو آپ نے کبھی بھی مجھ سے نہیں پوچھا پرویز اداس کیوں ہو پرویز کیا پریشانی ہے۔

میرا جوان جہان بیٹا مارا گیا اس کے قاتل کو موت کے منہ میں بچانے کے لیے آپ کا یہ بیٹا میرے بیٹے کو چھوڑ کر اس قاتل کا ساتھ دینے نکلا تھا۔ تو کیا میں سے زندہ چھوڑ دیتا۔

میرے بچے کا تو کسی کو دکھ ہی نہیں تھا کسی کو اس کی موت کا افسوس ہی نہیں تھا اس کے مرنے کے دوسرے دن آپ کا یہ بیٹا اسی کے قاتل کی بہن سے شادی کر کے آ گیا اور اس پورے خاندان میں عزت کے ساتھ سب سے متعارف کروایا۔

اور اب یہ اس خاندان کا وارث پیدا کرنے جا رہی ہے۔اس خاندان کو پوتا دینے جا رہی ہیں۔ لیکن میں ایسا کیسے ہونے دیتا

میں نے سوچا تھا کہ اس جائیداد پر یا تو میرے بچے حکومت کریں گے یا پھر کوئی بھی نہیں اسی لئے میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں آپ کے دونوں بیٹوں کو مار کر آپ کو بتاؤں کہ جوان بیٹے کے مرنے کا دکھ کیا ہوتا ہے

بہت سوچ سمجھ کر کیا تھا میں نے یہ سب کچھ میں تو اسے بھی مار دینا چاہتا تھا لیکن یہ اس دن زندہ بچ گئی اس نے ریدم کو دیکھتے ہوئے نفرت آمیز لہجے میں کہا۔

بہت ڈرامے بازیاں کرنی پڑیں۔۔۔صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر وہ بے حد پر سکون انداز میں بولا۔

میں نے سوچا تھا کہ افشین کو اس انداز میں ماروں گا کہ اس کی لاش بھی کسی کو نہ ملے میں نے ڈھونڈتے ڈھونڈتے آٹھ سال لگا دیے اور جب وہ ملی تب میرے بابا جان فرماتے ہیں کہ اسے معاف کر کے گھر واپس لے آئیں گے آٹھ سال کی بدنامی برداشت کرنے کے بعد آپ کو لگتا تھا میں اسے زندہ اس گھر میں واپس آنے دوں گا۔

پھر مجھے پتا چلا کہ راحت صاحب بھی انہیں تلاش کر رہے ہیں اور کہیں نہ کہیں ان لوگوں تک پہنچ چکے ہیں راحت صاحب ملاقاتیں کرنے جاتے تھے ان سے انہیں یہ پیغام دینے جاتے تھے کہ ان کے باباجان نے معاف کر دیا ہے گھر واپس بلا رہے ہیں۔

یہ الگ بات ہے کہ ان لوگوں نے کبھی ان کی کسی بات پر یقین کیا ہی نہیں اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ راحت صاحب کے ساتھ مل کر لوگوں کو کہیں دور دفنا آؤں گا لیکن یہ تو بھائی کے پیار میں پاگل ہو رہے تھے۔

انہیں دنوں میری ملاقات راحیل سے ہوئی جس نے مجھے بتایا کہ اس حویلی میں ایسا کچھ ہونے والا ہے پھر کیا میں نے اس کے ساتھ مل کر ایک پلان ترتیب دیا اور راحیل کو وہاں لے کر گیا

اور اس بات کا یقین دلایا کہ حویلی والے انہیں معاف کر چکے ہیں اور واپس گھر بلا رہے ہیں۔ بہت پاپڑ بیلنے پڑے انہیں یقین دلانے کے لیے افشین اپنے بھائی کو بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی اس نے آخری وقت تک مجھ پر یقین نہ کیا۔

لیکن اس کی زندگی کا فیصلہ تو میں کر چکا تھا۔ ان دونوں کے مارنے کے بعد میں نے اس بچی کو ڈھونڈنے کی کوشش کی جو میرے لیے کوئی خطرہ ہرگز نہیں تھی۔ لیکن نہ جانے وہ لڑکی کہاں چلی گئی مجھے نہیں ملی اور پھر مجھے پندرہ سال کے بعد پتہ چلا کہ وہ لڑکی تو میرے ہی باباجان کے پاس تھی۔

لیکن افسوس کے یہ زندہ ہے وہ بالکل بھی اپنی کسی کیے پر شرمندہ نظر نہیں آ رہے تھے۔

اوراحمر۔۔۔۔"اس نے تمہارا کیا بگاڑا تھا۔ساگر نے تمہاری بہن کو گھر سے بھگایا تھا لیکن احمر۔۔۔"اس کا کیا قصور تھا اسے کیوں مارا تم نے راحت صاحب یہ سب کچھ برداشت سے باہر ہو رہا تھا۔

وہ تو میں نے راحیل کے کہنے پر کیا تھا راحیل کہہ رہا تھا کہ اس کی بہن کو احمر نے دھوکا دیا ہے۔جب کہ وہ ان دونوں کی شادی کے بعد دولت کی امید لگائے بیٹھا تھا۔تو شادی نہ ہونے کی وجہ سے اسے ملی نہیں۔

اور پھر بعد میں وہاں لندن میں اس کا دل احمر کی بیوی پر آگیا تھا وہ کسی بھی طریقے سے اسے حاصل کرنا چاہتا تھا۔پھر اس کا دل تو آئے دن کسی نہ کسی لڑکی پر آیا ہی رہتا تھا یہاں تک کہ ایک ڈیل کے لئے میرے ایک دوست کی بیٹی پرویز کی نیت خراب ہوگئی تھی۔

اس نے اس لڑکی کے ساتھ زیادتی کی تھی اور مجھے بھی ان سب چیزوں میں شامل کر دیا تھا جس کی وجہ سے مجھے اس کے باپ کا بھی قتل کرنا پڑا۔

وہ ایک مرد کو بری طرح اپنی جان میں پھنسے ہوئے تھا۔اس کی بیوی کے چکر میں وہ کسی بھی طریقے سے احمر کو پاکستان بھیجنا چاہتا تھا۔

اس کی نیت کنیز پر اتنی خراب تھی کہ وہ صرف ایک موقع کی تلاش میں تھا وہ خود میرے لئے ایک مصیبت تھا اس دن احمر راحیل سے ملنے کے لئے اس کے فارم ہاؤس آنے والا تھا۔

جہاں پر میرے اس دوست کی اسی بیٹی کے ساتھ اس نے زیادتی کی تھی۔ہمیں اس لڑکی کے ساتھ دیکھ کر احمر بھڑک اٹھا اور اس نے کہا کہ وہ اس کے لیے آواز اٹھائے گا۔

وہ پولیس سٹیشن جاکر ہماری رپورٹ لکھوآنے والا تھااس کے علاوہ ہمارے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا ہم نے راستے میں ہی اس کا کام تمام کروادیا۔ایک ٹرک سے اس کی گاڑی کچلواکر اسے ہمیشہ کے لئے ختم کردیا۔

اور آج مجھے یہاں پکڑے جانے کا کوئی ڈر نہیں ہے آج نہیں تو کل سب کو پتہ چل ہی جاناتھا کیونکہ اس نے بتادیناتھا کہ یہ سب کچھ میں کررہاہوں شادی والے دن ہی مجھے احساس ہوگیاتھا کہ کچھ نہ کچھ تو یہ لڑکی جانتی ہے اسی لئے میں نے اپنی ساری تصویریں حال سے نکلوادیں۔

لیکن پھر بھی اس لڑکی نے مجھے نہیں بھلایااور بھولے کی تو یہاں بھی مجھے نہیں کیونکہ اسے لگتا ہے میں اسے چھوڑ دوں گاتوایساتوہر گز نہیں ہوگا۔اس نے کہتے ہوئے اگلے ہی لمحے اپنی سائیڈ سے پستول نکال کرریدم کانشانہ لیاتھا حویلی میں گولی کی آواز گونجی تھی۔اور پھر خاموشی چھاگئی

○○○○○○○

اچانک حویلی میں گولی کی آواز گونجی تھی۔ریدم ایک کھچاوکے ساتھ شائزم سے جالگی تھی۔یشام غصے سے اس کی طرف آرہاتھا۔اس سے پہلے کے گولی اس کاسینہ چڑتی صیام نے سردار کو دھکادیا۔

گولی سینے میں لگنے کے بجائے بازو کو چھوکر گزرگئی تھی جبکہ یشام اپنادرد بھلائے صیام کی طرف بڑھاتھا۔خداش وقت رہتے پرویز کے ہاتھ پرایک زوردار لات مارچکاتھااس کی پستول دور کر گری تھی۔

صیام۔۔۔صیام تو ٹھیک تو ہے نہ تجھے لگی تو نہیں۔۔۔کھوتے تیرا دماغ خراب تھا یہ کیا حرکت کی ہے تو نے تجھے گولی لگ جاتی تو۔۔۔۔۔وہ ایک زوردار مکا اس کے منہ پر مارتے ہوئے اپنا غصہ نکالنے لگا۔

اور اگر تجھے گولی لگ جاتی تو۔جس طرح تجھے تیرا کھوتا پیارا ہے اسی طرح مجھے بھی میرا کھوتا پیارا ہے۔وہ اس کے منہ پر ہلکا سا پنچ مارتا اس کا ہاتھ دیکھنے لگا جہاں سے گولی چھو کر گزری تھی نشان بالکل ہلکا سا تھا۔

یِشام نے اگلے ہی پل سے کھینچ کر اپنے ساتھ بھینچ لیا تھا بچپن کا ساتھ تھا۔اس پر تو وہ ٹھیک سے غصہ بھی نہیں کر تھا وہ بھی تو اسی کی طرح تھا بے آسرا بے سہارا ایک کار ایکسیڈنٹ پر اس کے ماں باپ مر گئے تھے فقط دس سال کے تھے وہ لوگ جب ان کی ملاقات ہوئی

اسلام علیکم!

ہمارے ادر گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ریڈرز چوائس

https://ezreaderschoice.com/ آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائیٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: https://www.facebook.com/mubarra1

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

انگلش حکومت سے بچ کر ایک چھوٹے سے ہوٹل میں چھوٹی سی عمر میں ہی برتن مانجتے ہوئے ان دونوں نے ایک دوسرے کا ساتھ نبھایا تھا ایسا کیسے ممکن تھا کہ زندگی کے اس موڑ پر وہ ایک دوسرے کا ساتھ چھوڑ دیتے۔

ان دونوں کی پہچان یہ تھی کہ وہ زندگی کے سرد و گرم ایک ساتھ دیکھ چکے تھے ان دونوں کا ہی ایک دوسرے کے ساتھ ہونا ضروری تھا ان کے پاس فقط ایک رشتہ تھا دوستی کا جیسے وہ مرتے دم تک نبھانے والے تھے

پولیس کو فون کر دیا گیا تھا۔اسی لئے پولیس دس منٹ میں ہی وہاں پہنچ آئی تھی یشام یہ کیس پولیس میں نہیں لے کر جانا چاہتا تھا بلکہ اس کا حل وہ خود چاہتا تھا۔ لیکن وہ لوگ نہیں چاہتے تھے کہ وہ کسی بھی طرح سے قانون اپنے ہاتھ میں لے کیونکہ یہ کام جن کا تھا انہوں نے ہی کرنا تھا۔

سارے ثبوت اور گواہ ان کے پاس موجود تھے وہ آدمی اپنی ہر غلطی قبول کر چکا تھا لیکن ابھی تک چلا چلا کر کہہ رہا تھا کہ وہ انہیں معاف نہیں کرے گا۔

ان لوگوں کی وجہ سے اس کا بیٹا مرا ہے اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہوا زندگی بھر کی بدنامی برداشت کی ہے اس نے ۔حالانکہ سچ یہ تھا کہ جس طرح سے باقی سب نے اس بات کو قبول کر لیا تھا۔

افشین کی شادی کے معاملے میں کہیں نہ کہیں غلط وہ بھی تھے تو اسے بھی قبول کرنا تھا۔جب اسلام ہمیں بیٹی سے اجازت مانگ کر اس کی زندگی کا فیصلہ کرنے کا حکم دیتا ہے تو پھر بیٹیوں کو اتنا بے مول کر کے ان سے یہ حق کیوں چھینا جاتا ہے۔

بیشک افشین غلط تھی گھر سے بھاگ کر اپنے ماں باپ کی بدنامی کروانا کوئی فخر یہ کام نہیں لیکن اسے اس کی سزا بہت بڑی ملی تھی۔

اس بات کا احساس بابا جان کو بہت پہلے ہی ہو گیا تھا وہ تو اسے دل سے معاف بھی کر چکے تھے اور واپس گھر بھی لانا چاہتے تھے کتنے سالوں کے بعد وہ اپنی بیٹی سے ملنے جا رہے تھے لیکن سب کچھ خراب ہو گیا جب کہ کاظمی صاحب نے بھی اپنے بیٹے کو دل سے معاف کر دیا تھا اس دشمنی کو شاید پندرہ سال پہلے ہی ختم کر دیتے۔

یہاں تک کہ انہوں نے کنیز کو بھی قبول کر لیا تھا وہ کنیز کو بھی گھر لانا چاہتے تھے۔اپنے پوتے کو واپس چاہتے تھے ۔اور انہوں نے بہت تلاش بھی کیا تھا۔کنیز کی وفات کے بعد انہوں نے ایسی کوئی جگہ نہیں چھوڑی تھیں جہاں انہوں نے ہاشم کو تلاش نہ کیا ہو

لیکن کبھی کبھی سب کچھ ختم نہیں ہوتا بلکہ خراب سے خراب تر ہو جاتا ہے کچھ ایسا ہی ہوا تھا ان کے ساتھ بھی۔ لیکن اب ایک نئی امید بندھ گئی تھی سب کچھ ٹھیک ہونے کی

OOOOOO

شوہر سر آپ کا تو بہت زیادہ خون بہہ رہا ہے۔وہ پریشانی سے اس کا بازو دیکھی تھی جبکہ اپنے لیے اس کا فکر مند ہونا اسے اتنا اچھا لگا تھا کہ وہ بے اختیار ہو کر سکے کسی کے ہونے کا ہوش کیے بنا اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔

حرم نے خجل سا ہو کر سب کی طرف دیکھا تھا جو چہرہ جھکائے مسکرانے میں مصروف تھے.

میرے خیال میں تمہیں ڈاکٹر کے پاس چلنا چاہیے۔دادا جان بھی اس کا بازو دیکھتے ہوئے بولے۔

ارے نہیں دادا جان زیادہ نہیں لگا ابھی صیام بینڈج کر دے گا ٹھیک ہو جائے گا اتنی زیادہ چوٹ نہیں لگی وہ سرسری سے انداز میں بولا جبکہ دادا جان اس کے منہ سے پہلی دفعہ "دادا جان" لفظ سن کر حیران رہ گئے تھے۔اس کا انداز جتنا سرسری تھا وہ اتنے ہی دیر بس اسے دیکھتے ہی رہے۔

کوئی مجھ سے فرسٹ ایڈ باکس لادے گا۔صیام عمایہ کی جانب دیکھتے ہوئے بولا تو وہ ہاں میں سر ہلاتی وہاں سے بھاگ نکلی تھی۔

پانچ منٹ میں ہی وہ اس کی بینڈج کا سارا سامان لے کر واپس آ گئی تھی صیام نے بہت احتیاط سے اس کے زخم کو صاف کیا تھا لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک بار ڈاکٹر کو چیک ضرور کروائے جس پر اس نے سر کو خم دیتے ہوئے اس کی بات ماننے کا یقین دلایا تھا۔

جب کہ حرم بلکل ساتھ بیٹھی ہلکی ہلکی اس کے زخم پر پھونک مار کر اس کی تکلیف کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ تو بس اس کے اس قدر کی کیئر رنگ انداز کو جان لٹاتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

بس دل میں ایک خواہش جاگ رہی تھی کہ اس وقت یہاں کوئی نہ ہوتا تو وہ اسے سینے میں چھپا کر کہیں قید کر لیتا۔

حرم جان میں ٹھیک ہوں مجھے درد نہیں ہو رہا وہ بے حد پیار سے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولا تھا۔

ہو رہا ہے بہت ہو رہا ہے وہ پھر سے اس کے زخم پر ہلکی ہلکی پھونک مارتے ہوئے بولی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی بیٹھ کر رونا شروع کر دی۔

ان لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مگن دے کر دادا جان نے سامنے بیٹھی اپنی چھوٹی بہو کو دیکھا تھا جو بالکل خاموش نگاہوں سے زمین کو دیکھ رہی تھیں۔

بہو تم نے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ان سب چیزوں میں سب سے زیادہ نقصان تمہاری ذات کو ہی پہنچا ہے لیکن سچ کا ساتھ دے کر تم نے ثابت کیا ہے۔ کہ برائی کتنی ہی طاقتور کیوں نہ ہو اچھائی پر غالب نہیں آ سکتی۔

تم نے عمایہ کو ڈریسنگ روم میں بھیجنے کے لیے وہ کپڑے خود وہاں رکھے تھے۔اور تمہاری سوچ کے عین مطابق عمایہ سب کچھ سمجھ گئی تھی۔وہاں ڈریسنگ روم میں عمایہ نے ماسک اور وہ لباس دیکھا تھا جو پرویزان سب کاموں کے لئے استعمال کررہا تھا۔

عمایہ نے فوراً یہ ساری باتیں ذریام کو بتائی تھی۔اور۔ذریام نے گھر کے بڑے بیٹے ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے ہر چیز کو سنبھال لیا مشکل تھا لیکن اب اللہ پاک کے فضل و کرم سے سب کچھ ٹھیک ہے

تم نے جو کھویا ہے وہ تو ہم تمہیں واپس نہیں کر سکتے۔۔لیکن ہمارے لئے تم ہماری بیٹی ہو اور ہمیشہ رہو گی۔بہت محبت سے بول رہے تھے جبکہ بڑی مشکل سے اپنے چہرے پر مسکراہٹ لا کر انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرنے لگیں۔

جو بھی ہوا ٹھیک ہوا بابا جان میں تھک گئی تھی اس یکطرفہ رشتے کو نبھاتے نبھاتے۔اپنے آپ کو اس گھر کا حصہ بنانے کی ہر ممکن کوشش کی میں نے میں ہر معاملے میں الجھتی تھی اور اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ مجھے ہر معاملے میں انٹرفیر کرنا پسند تھا

بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں اپنی نئی زندگی میں اس حد تک الجھی ہوئی تھی کہ سوچتی تھی کہ اگر میں کسی اور چیز میں اپنی ذات کو شامل کروں گی تو وہ ساری الجھنیں خود بخود سلجھ جائیں گی۔

پرویز کا دوسری عورتوں کے ساتھ تعلق تھا۔اپنے دل پر پتھر رکھ کر میں نے ان کی اس گھٹیا عادت کو قبول کر لیا ۔انہوں نے میرے بیٹے کو بھی اپنے جیسا بنایا ان کو تانی سے محبت نہیں تھی۔کیونکہ وہ بھی بڑے بھائی کی طرح ایک اور بیٹا چاہتے تھے جو اس جائیداد کا حصہ دار بن سکے۔

میں انہیں دوسری دفعہ بیٹا نہ دے سکی۔تو اس بند کمرے میں دن رات میں نے اپنے شوہر کی دوسری شادی کی خواہش سنی تھی۔یہ سب کچھ آج سے نہیں چل رہا تھا یہ سب کچھ کہیں سالوں سے چل رہا تھا شادی کے شروع کے چند سال انہیں سمجھنے میں گزر گئے اور جتنا سمجھا اس آدمی نو اسے ایک پہیلی ہی پایا۔

میں تھک چکی تھیں۔یہ سب کچھ کرتے کرتے میری بس یہی ایک خواہش تھی کہ میری تانی اسی گھر کی بہو بن جائے لیکن بیٹیوں کے نصیب کا فیصلہ ماں باپ نہیں کر سکتے میں خوش ہوں جو فیصلہ آپ نے تانی کے لئے کیا۔

میں ایک انسان کی گناہگار ہوں اور وہ جنت ہے میں اس کے ساتھ بہت بدسلوکی کی اس کے پیچھے کی وجہ کہیں نہ کہیں بیٹا تھا جسے میں نے کھویا تھا۔

جنت مجھے بتاتی تھی کہ باقر اسے مارتا ہے اس کے ساتھ بدسلوکی کرتا ہے۔اپنی بیوی ہوتے ہوئے وہ باہر کی عورتوں سے میل ملاقات رکھتا ہے۔۔پرویز جنت کی جائیداد کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتے تھے وہ طلاق جیسے چکروں میں پڑھنا ہی نہیں چاہتے تھے

میں خود ڈرتی تھی کیونکہ پرویز نے مجھے کہا تھا کہ اندر جنت کا گھر ٹوٹا تو میرا گھر بھی ٹوٹ جائے گا میں جنت کو سمجھاتی تھی۔ کہ اپنا گھر بچانا اس کے اپنے بس میں ہے اگر باقر خود نشے کی حالت میں ایسی حرکت نہ کرتا تو یقیناً جنت بھی میرے جیسی زندگی گزار رہی ہوتی لیکن اللہ کو کچھ اور منظور تھا

اور الحمدللہ آج میں پر سکون ہو آپ لوگوں سے معافی مانگتی ہوں اس شخص کے ساتھ کے لیے میں نے بہت کچھ کیا ۔اپنے بچوں کے خوشحال مستقبل کے لیے میں بھی بے بس تھی۔

اتنے سالوں سے میں بھی ویسی زندگی گزار رہی تھیں تو یقیناہمارے ملک میں ستر فیصد عورتیں گزار رہیں ہیں میں جانتی ہوں میں معافی کے قابل نہیں ہوں لیکن پھر بھی میں آپ لوگوں سے معافی چاہوں گی۔

آپ کا کوئی قصور نہیں ہے چاچی جان پلیز آپ معافی نہ مانگے عمایہ سب سے آگے بڑھ رہی تھی ان کے ہاتھ تھامتے ہوئے اس نے انہیں اپنے ساتھ لگا لیا تھا

جب کہ وہ اس کے سینے سے لگتیں نجانے کتنی دیر روتی رہیں

بادل چھٹ چکے تھے اب آسمان صاف ہو چکا تھا برا وقت تھا لیکن گزر گیا تھا آخر وہ شخص جس نے ان کی زندگی میں تباہی مچا رکھی تھی اپنے انجام تک پہنچ گیا تھا

ان سب لوگوں نے اجازت لیتے ہوئے اپنے گھر کی راہ لی تھی وہ آج بھی ریدم کو اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہہ رہے تھے لیکن اپنے شوہر کی اتری ہوئی شکل دیکھ کر اس نے نہ جانے کا فیصلہ کیا۔اور ان سے معذرت کرتے ہوئے کل شائزم کے ساتھ آنے کا وعدہ بھی کر لیا۔

اس کے نہ جانے کا سن کر وہ کتنا خوش ہوا تھا اس بات کا اندازہ اس کے چہرے سے لگا چکی تھی۔ جہاں پر دلکش مسکراہٹ تھی

ooooooo

اسے ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی لیکن پھر بھی داداجان نے واپسی پر ڈاکٹر کے پاس اس کا چیک اپ کروایا تھا۔ وہ اس پر کسی طرح کا کوئی رسک لینے کے بارے میں نہیں سوچ سکتے تھے

اس لیے ان کی ضد پر اس نے بھی کسی طرح کا کوئی احتجاج نہ کیا اور اپنا مکمل چیک اپ کروایا تھا ڈاکٹر نے چیک کرتے ہوئے اس کے ٹھیک ہونے کی ضمانت دے دی تھی۔ جس کے بعد اب داداجان قدر ریلیکس ہو کر واپس گھر آ چکے تھے۔

آج جب وہ خوش تھے ان کے بیٹوں کا قاتل پکڑا جا چکا تھا لیکن اس چیز نے انہیں تکلیف بھی دی تھی۔ ان کا دکھ ایک بار پھر سے تازہ ہو گیا تھا ان کے بیٹوں کی لاشیں ایک بار پھر سے ان کی آنکھوں کے سامنے گھوم گئی تھی۔

بہت مشکل وقت گزارا تھا۔ یہ بھولنے والا تو ہر گز نہیں تھا۔ راحیل کوئی غیر نہیں بلکہ ان کی اپنی سگی بہن کا بیٹا تھا بہت چاہا تھا انہوں نے اس کو بالکل اپنے بیٹے کی طرح

وہ اکثر کہتے تھے کہ ان کی کوئی بیٹی نہیں ہے ورنہ وہ اپنی بیٹی راحیل کے نام کر دیتے لیکن اب وہ سوچ رہے تھے کہ خدا کا شکر ہے کہ ان کی کوئی بیٹی نہیں اگر کوئی بیٹی ہوتی تو اس کا حال بھی پرویز کی بیوی کی طرح ہوتا دنیا کے سامنے تو ہشاش بشاش اپنی زندگی بسر کر رہی ہے لیکن اندر ہی اندر گھوٹ کر مر رہی ہے

اکثر کہتے تھے کہ بیٹی نہیں ہے تو کیا ہوا بیٹا تو ہے نہ انہوں نے راحیل کی بہن کو ہمیشہ کے لئے اپنے بیٹے احمر کے نام لکھنا چاہا تھا لیکن احمر نے اپنی راہ بدل لی۔

بے شک دل کے معاملے پر کبھی زور نہیں چلتا احمر نے بھی اپنے دل کا فیصلہ کیا تھا اور اپنی راہ بدل لی تھی اس نے جسے چاہا اسے ٹوٹ کر چاہا اس کے جانے کے بعد بھی کنیز نے اس سے وفا نبھائی تھی

وہ مرتے مر گئی لیکن اس نے کبھی احمر کے نام کے ساتھ بے وفائی نہیں کی تھی۔

کیا میں جان سکتا ہوں کہ آپ رات کے اس وقت یہاں پر بیٹھے کیا کر رہے ہیں کیا آپ کو اندازہ نہیں ہے کہ سردی میں آپ کی طبیعت خراب ہو سکتی ہے

انہوں نے پیچھے سے یشام کی آواز سنائی دی تھی

آج پہلی بار اس نے انہیں داداجان کہہ کر پکارا تھا وہ نے سینے پہ ہاتھ باندھنا انہی کو دیکھ رہا تھا ان کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی پر دم توڑ گئی وہ کھل کر مسکرا نہ پائے تھے بیٹوں کا غم شاید اس وقت ہر احساس پر بھاری تھا۔

تمہارے باپ کی بہت یاد آرہی ہے۔وہ بھی بالکل تمہاری طرح دیکھتا تھا بس اس کی آنکھوں کا رنگ الگ تھا تم میں اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔وہی قد وہی آواز اسی کی طرح ضدی ہو تم بھی۔وہ بے حد آہستہ آواز میں بات کر رہے تھے جب وہ ان کے ساتھ ہی باہر بڑے دروازے کی چار سیڑھیوں پر آکر بیٹھ گیا۔

اچھا مجھے لگتا تھا کہ ان سے زیادہ ہی ہینڈسم ہوں۔شکریہ میری خوش فہمی دور کرنے کے لئے۔بہت ہلکے پھلکے سا انداز تھا۔

اصل سے سود پیارا ہوتا ہے مجھے تم سے زیادہ پیارے لگتے ہو انہوں نے رازدارانہ انداز میں کہا تھا۔

لگتا نہیں ہوں میں ہوں ہی زیادہ پیارا آپ نے غور سے دیکھا نہیں نا۔۔۔؟ شاید وہ شکوہ کر رہا تھا

مجھے ڈر ہے کہیں تمہیں نظر نہ لگ جائے۔ ویسے بھی تم بہت کم میرے سامنے آتے ہو نہ میں چاہتا ہوں کہ تم ہمیشہ میری نگاہوں کے سامنے رہو لیکن ڈر لگتا ہے یہ نہ ہو کہ میں تمہیں جی بھر کر دیکھو تو تم کہیں چلے جاؤ۔ ان کے لہجے میں مایوسی تھی

اور اگر میں آپ سے وعدہ کروں کہ میں کہیں نہیں جاؤں گا ہمیشہ آپ کے پاس رہوں گا۔ تو کیا تب بھی آپ مجھے نظر بھر کر نہیں دیکھیں گے۔۔۔؟ وہ سوال کر رہا تھا جب کہ داداجان کی نگاہیں اس کے نقوش میں الجھ سی گئیں۔

تم مذاق کر رہے ہو۔۔۔؟ وہ بے یقین تھے

آپ کو لگتا ہے میں آپ سے ایسا مذاق کروں گا۔۔۔۔؟ اس نے الٹا سوال کیا۔

ہاں یہ سچ ہے میں آپ سے خفا تھا۔ لیکن میری ماں نے مجھے کبھی کسی سے نفرت کرنا نہیں سکھایا داداجان۔

میں یہ سوچ کر آپ لوگوں سے دور تھا کہ آپ لوگ میرے دشمن ہیں لیکن مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ جس درد سے میں گزر رہا ہوں کہیں سالوں سے آپ بھی اسی دکھ کے زیر اثر ہے میری ماں کے ساتھ جو کچھ ہوا شاید وہ اس کے نصیب میں لکھا تھا۔

شاید کوئی بھی والدین اپنے بیٹے کے لیے ایک غیر مسلم عورت کو سوچ کر ایسے ہی ری ایکٹ کرتے ہوں گے۔ شاید آپ لوگ اپنی جگہ سہی تھے لیکن اپنے ماں باپ کو کھو کر جو کچھ میں نے برداشت کیا اس کے بعد میں اتنی جلدی ان سب چیزوں کو قبول نہیں کر پا رہا تھا۔

لیکن آج میں نے بہت سوچا میں نے سوچا اگر ہمارا دکھ ایک جیسا ہے تو ہم ایک دوسرے کے ساتھ کیوں نہیں بانٹتے

۔

میں جانتا ہوں کہ آپ لوگ مجھے میرے والدین واپس نہیں کر سکتے اور نہ ہی میں آپ لوگوں کو آپ کا بیٹا واپس کر سکتا ہوں لیکن ہم ایک دوسرے کا سہارا تو بن سکتے ہیں نہ۔

وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ داداجان اس کے سینے پر سر رکھ کر زار و قطار رونے لگے۔ اس نے اگلے ہی لمحے ان کے گرد اپنی باہوں کا حصار بنایا تھا اس عمر میں ان کا اس طرح بچوں کی طرح رونا اسے بری طرح سے پریشان کر گیا تھا لیکن شاید یہ سالوں کا غبار تھا جو ان کے اندر بند تھا

میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں داداجان میں آپ کو چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤں گا میں ہمیشہ آپ کے پاس رہوں گا اپنے اپنوں کے پاس اپنے رشتوں کے پاس۔ میں بے آسرا نہیں ہوں میری پہچان ہے اور میری پہچان آپ ہیں۔ ان کے آنسو صاف کرتے ہوئے بے حد اپنائیت سے بولا

تم آج خداش کے لب و لہجے میں باتیں کیوں کر رہے ہو وہ اس کے انداز میں چھپے اپنے دوسرے پوتے کے الفاظ بہت اچھے طریقے سے پہچان چکے تھے۔

کیوں کہ یہ سارے میرے ہی الفاظ ہیں دادا جان وہ پیچھے سے بولا۔دادا جان نے چہرے پر دلکش مسکراہٹ سجا کر اسے بلایا تھا جب کہ وہ ان کی دائیں طرف آکر بیٹھا۔ان کے پاس ان کے دو مضبوط سہارے تھے۔جو بے شک ان کے لئے بے حد عزیز تھے۔

تم لوگ میرے پوتے نہیں میری طاقت ہو۔میرا مان ہو میرا غرور ہو وہ ان دونوں کو اپنے ساتھ دیتے ہوئے سرشار انداز میں بولے تھے۔جب کے وہ مسکراتے ہوئے ان کے ساتھ لگے تھے جبکہ حویلی کی چھت کی گرل کے ساتھ کھڑے تینوں بھائی مسکرا دیئے تھے۔بے شک غم کے بادل چھٹ چکے تھے اب خوشیاں ہی خوشیاں ان کے منتظر تھیں۔

○○○○○○

گھر میں شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی گھر کا ماحول بہت خوبصورت ہو چکا تھا حویلی کو دلہن کی طرح سجا دیا گیا تھا دیدم کی شادی اسی ہفتے طے پائی تھی صیام کی طرف سے باراتیوں میں پورا شاہ خاندان شامل تھا۔

یہاں تک کہ شادی سے پہلے وہ لوگ صیام کو اپنے ساتھ لے کر گئے تھے کیونکہ بارات وہاں سے آنے والی تھی۔

اس طرح سے یہ فاصلے سمٹ جائیں گے کسی نے نہیں سوچا تھا لیکن یہ ایک خوشگوار تبدیلی تھی ان کے نئے رشتوں کی شروعات کی۔

○○○○○○○○

شوہر سر۔۔۔اٹھیں ناشادی ہے گھر میں اور آپ گھوڑے بیچ کر سونا بند کریں ایسا کب تک چلے گا آخر میں معصوم جان کب تک ہر چیز سنبھالتی رہوں

اٹھیں اٹھ کر اپنی ذمہ داریوں کا کچھ احساس کرے۔وہ گہری نیند سو رہا تھا رات اپنی شدتوں کا بھرپور اظہار کرنے کے بعد وہ حرم کو اپنی دھڑکنوں کے ساتھ لگا کر سویا تھا۔

لیکن وہ صبح صبح ہی جاگ گئی ہوئی تھی اور اب اسے بھی جگانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔

جی حرم جان بولیں کیا ہیں میری ذمہ داری جو مجھے نبھانی ہیں اس کا چہرہ اپنے قریب کرتے ہوئے وہ اسے خود پر جھکا چکا تھا۔

میرا مہندی والا کھوسہ بہت ٹائٹ ہے اور نہ میرا دوپٹہ بھی بہت کم کام والا ہے مجھے اس پر کام کروانا ہے۔میں نے کہا بھی تھا کہ ڈریس پسند ہے لیکن دوپٹا پسند نہیں لیکن میری تو کوئی سنتا ہی نہیں ہے اس گھر میں اب گھر میں شادی ہے اور میری کوئی چیز تیار نہیں۔

وہ کافی دکھی انداز میں بولی تھی۔یشام کو سچ مچ میں اس کی صورت پر ترس آگیا۔

ٹھیک ہے ہم دو گھنٹے کے بعد شاپنگ پر چلیں گے ہم اپنی پسند کی ہر چیز لے لینا۔اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا جب کہ وہ خوش ہو گئی تھی۔

یہ ہوئی نہ اچھے نہیں بلکہ بیسٹ ہزبنڈ والی بات میں ذرا نیچے شو آف کر کے آتی ہوں وہ ساری کہہ رہی تھیں کہ مجھے کوئی بھی اب مہندی والے دن بازار لے کر نہیں جائے گا میں ابھی سب کو بتا کر آتی ہوں۔

وہ بڑی خوشی سے اس کے قریب سے اٹھنے لگی تھی جب اسے پیچھے سے یشام کی آواز سنائی دی۔

میں تمہیں اس شرط پر دو گھنٹے کے بعد اپنے ساتھ باہر لے کر جاؤں گا جب تم یہ دو گھنٹے میرے ساتھ میری باہوں میں رہو گی وہ آنکھوں میں خمار لیے اس سے بولا تھا۔

آپ نے پہلے ایسی کوئی شرط نہیں رکھی تھی۔اس کے یوں ہاتھ بڑھانے پر وہ منہ بنا کر بولی۔

اب اگر تم مہندی والے دن بازار چلنے کی پلانگ کر سکتی ہو تو یہ تو دل کی پلاننگ ہے حرم جان کبھی بھی کہیں بھی وہ اسے کھینچ کر اپنے اوپر گراتا اپنے ساتھ اسے بھی بلینکیٹ میں قید کر چکا تھا۔

اوراب حرم اوراس کی نازک سی جان شوہر سے کے شکنجے میں تھی

OOOOOOOO

کل رات مہندی بہت دھوم دھام سے کی گئی تھی اور آج بارات جانے والی تھی۔

شادی میں جنت بھی شامل تھی حویلی کا ماحول اتنا خوبصورت تھا کہ وہ خود کو روک ہی نہیں پائی تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے سچ میں ان کے بیٹے کی شادی ہو اور فیصل صاحب نے صیام کو سچ میں اپنا بیٹا ہی تو بنا لیا تھا۔

شادی کی ساری رسموں میں چاچی جان بالکل اس کی ماں کا کردار ادا کر رہی تھیں۔ایسے لگ رہا تھا جیسے صیام کو اس کی فیملی واپس مل گئی ہو وہ بہت خوش تھا ان دنوں نے اسے بہت راحت دی تھی لیکن وہ کچھ افسردہ بھی تھا۔

Urdu Novels Ghar

کیونکہ حقیقت یہی تھی وہ لوگ صرف ماں باپ بن رہے تھے لیکن انکے ساتھ اس کا خون کا کوئی رشتہ نہیں تھا وہ۔اس کے سگے نہیں تھے اس کے اپنے نہیں تھے لیکن اپنوں سے بڑھ کر اس کا ساتھ دے رہے تھے۔بے شک رشتے احساس کے ہوتے ہیں وہ اسے اپنا ساتھ دے رہے تھے اپنا نام دے رہے تھے جس کے لیے وہ بے حد خوش تھا

oooooo

زریام یہ کچھ تنگ نہیں لگ رہا مجھے لگ رہا ہے کہ میں موٹی ہو رہی ہوں زریام نے اپنے کمرے میں قدم رکھا تو وہ آئینے کے سامنے کھڑی تھی ممتا کا نور اس کے چہرے سے چھلکنے لگا تھا۔جیسے دنیا بھر کا حسن اس کے چہرے میں سمٹ آیا تھا

اگر یہ کہا جائے کہ وہ دن بادن خوبصورت سے خوبصورت ترین ہوتی جا رہی تھی تو یہ غلط ہر گز نہیں تھا وہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس آرہا تھا۔وہ جھک کر اس لپسٹیک سے سجے لبوں پر اپنی لب رکھے تھے

تم بے حد خوبصورت لگ رہی ہو میری جان اور یہ ڈریس تمہیں بالکل بھی ٹائیٹ نہیں ہے بس تم ایسا محسوس کر رہی ہو ڈونٹ وری تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو اگر یقین نہ آئے تو میری آنکھوں میں دیکھ لو۔

وہ نرمی سے اس کے گرد اپنی باہوں کے حصار بناتے ہوئے بولا تو عمایہ نے نظریں جھکا کر اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا تھا۔

اب اگر تم دل دھڑ کنے والے کام کرو گی تو سوچ لو شادی پر جانے نہیں دوں گا اس نے ہلکی سے دھمکی دی تھی جس پر وہ فوراً اس سے الگ ہو کر مسکرا کر کمرے سے نکل گئی۔ جبکہ اس کی اس پیاری سی مسکان میں زریام شاہ نے اپنا خوبصورت مستقبل دیکھا تھا

OOOOOO

سب کچھ بہت خوش اسلوبی سے سرانجام پایا تھا دیدم ہمیشہ کے لئے اپنے گھر کی ہو گئی تھی۔

ساری رسمیں بہت اچھے طریقے سے کی گئی تھی دیدم کے جانے کا دکھ تو سب کو ہی تھا لیکن حرم کو اس بات کی زیادہ خوشی تھی کہ اس کے صیام سر بھی گھر کے ہو گئے

اس شادی کے فوراً بعد ہی تانیہ کی شادی کی تیاریاں بھی شروع ہونے والی تھی تانیہ کی شادی امریکہ کے ایک اچھے گھرانے میں ہو رہی تھی اس کا ہونے والا شوہر بزنس مین تھا جو کہ بزنس پارٹیز میں ہی ان سے ملا تھا اور اس طرح یہ رشتہ ہو گیا۔

اور شادی کے فوراً بعد ہی دوسری طرف ایک اور شادی ہونے والی تھی۔ دیدم اور صیام اگلے ہفتے ہی یہاں سے واپس جانے والے تھے کیونکہ صیام نے دوبارہ سے اپنی جاب جوائن کرنی تھی۔

اب اس کے کندھوں پر ایک زمیداری آ گئی تھی جسے اس نے نبھانا تھا اسی لیے اس نے فوراً ہی واپس جانے کا فیصلہ کیا تھا دادا جان نے اسے روکنا چاہا تھا لیکن اس نے بہت مناسب الفاظ میں انہیں منع کر دیا تھا۔

OOOOOO

وہ بالکل تیار ہو کر کھڑی تھی اب بس جوتے پہننے باقی تھے شائزم کے کپڑے تیار کر کے اس نے بیڈ پر رکھ دیے تھے اپنی تیاری کو ایک آخری نظر دیکھ کر وہ اپنے جوتے پہننے لگی جب وہ کمرے میں داخل ہوا۔

اتنا لیٹ کر دیا تم نے آؤ جلدی سے تیار ہو جاؤ میں تو ال موسٹ تیار ہوں تانیہ تو پالر چلی گئی ہے۔اسی لئے نیچے سب کچھ مجھے ہی سنبھالنا ہو گا وہ اٹھتے ہوئے بولی تھی اس کی ہائی ہیل کی وجہ سے وہ شائزم کے کندھے کے برابر تھی۔

وہ اپنی دھن میں بولے جا رہی تھی جبکہ شائزم کی نگاہیں تو اس کے لبوں میں ہی الجھ کر رہ گئی تھی سرخ گداز لبوں پر یہ رنگ قیامت ڈھا رہا تھا وہ بہت کوشش کے بعد بھی خود کو قابو میں نہ رکھ سکا۔

اور اگلے ہی لمحے اسے کھینچتے اپنے قریب کرتا ہے وہ اس کے لبوں کو قید کر چکا تھا۔

شائزم۔۔۔۔"دماغ خراب ہو گیا ہے کیا کیا کر رہے ہو تم مجھے نیچے جانا ہے ابھی اتنی مشکل سے تیاری کی ہے ۔۔۔۔۔"وہ بول ہی رہی تھی کہ وہ بے خود ہوتا ایک بار پھر سے اس کا چہرہ تھامتے اس کے لبوں پر جھک گیا تھا انداز شدت سے بھرپور تھا وہ اس کی جان کو مشکل میں ڈال چکا تھا۔

شائزم۔۔۔۔"وہ احتجاج کر رہی تھی لیکن دوسری طرف پروانہ کی گئی وہ اپنا کام بہت اطمینان سے کے کر پیچھے ہٹا تو اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

حد ہوتی ہے غیر ذمہ دار لڑکی یہاں پر گھر میں شادی ہو رہی ہے اور تم مجھے گھورے جا رہی ہو۔اپنی ذمہ داری کا کوئی احساس ہے بھی گھورو نہیں اپنی تیاری مکمل کرو ہمیں نیچے جانا ہے کتنے کام ہیں وہ پیچھے ہٹتا دلکشی سے مسکراتے ہوئے اپنے کپڑے اٹھا کمرے میں چلا گیا تھا جب کہ وہ ڈریسنگ روم کے دروازے کو گھورتی رہ گئی

اپنی سرخ شکل دیکھ کر غصے والے مٹھیاں بھینچنے کے اور کچھ نہیں کر پائی تھی

OOOOOO

آپ نے مجھے یہ بات کرنے کے لئے یہاں بلایا ہے دادا جان میں پہلے بھی آپ کو کہہ چکی ہوں کہ میں دوسری شادی کرنے میں بالکل بھی انٹرسٹڈ نہیں ہوں میرا پہلا ایکسپریس کی بہت تلخ رہا ہے میں مزید اپنی زندگی کو مشکل نہیں بنانا چاہتی

وہ سب لوگ وہاں کمرے میں موجود تھے جب دادا جان نے اچانک جنت سے دوسری شادی کی بات کر دی۔ شادی کے دنوں میں وہ جس طرح اکیلی اور چپ چاپ سب سے الگ تھی دادا جان نے خود ہی اس کے لئے ایک مناسب فیصلہ کیا تھا۔

ابھی اس کی اتنی عمر نہیں تھی جتنی سوچوں نے اسے الجھا رکھا تھا صرف چوبیس سال کی عمر میں وہ ایک بیوہ کی زندگی گزار رہی تھی جو انہیں ہر گز منظور نہیں تھا اور پھر زریام نے یہی مشورہ دیا تھا کہ وہ جنت کی دوسری شادی کریں گے اور اس کے لیے اس کی نظر میں بہترین رشتہ ہے

جنت ہم تمہارے ساتھ کوئی زبردستی نہیں کر رہے ہیں بس کہہ رہے ہیں کہ تم سوچو ابھی تو چھ مہینے ہی تمہارے پاس تم ان چھ مہینوں میں سوچ سمجھ کر فیصلہ کر کے ہمیں جواب دو

دیکھو بیٹا ہم جانتے ہیں ہماری زندگی کا غلط فیصلہ کیا لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم اپنی زندگی کو روک دو تمہارے آگے پوری زندگی پڑی ہے اسے صحیح ہمسفر کے ساتھ جینا شروع کرو ہانی کی پریشانی کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم

سب ہیں۔اس کے ساتھ ہم تمہارے لئے ایسا ہمسفر ڈھونڈیں گے جو تمہیں ہانی کے ساتھ قبول کرے گا اور اگر اسے ہانی قبول نہ ہوئی تو ہم سب ہانی کے اپنے ہیں۔

بالکل نہیں میں ایسے کسی شخص سے شادی نہیں کرنا چاہتی جسے میری بیٹی قبول نہ ہو میں کسی ایسے انسان سے شادی کروں گی جو میرے ساتھ میری بیٹی کو بھی قبول کرے گا۔

اور وہ کوئی بھی ہو مجھے اس سے شادی پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن میں اپنی بیٹی کے بنا کہیں بھی نہیں رہوں گی اگر آپ کو میری شادی کرنی ہے تو کسی ایسے شخص سے کیجئے گا جو میرے ساتھ میری بیٹی کو بھی قبول کرے وہ جیسے شرط رکھ کر گئی تھی۔

oooooo

ٹھنڈی ٹھار ہوائیں ان کا استقبال کر رہی تھی یہ جگہ اس کی سوچ سے زیادہ خوبصورت تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ خداش اتنا خوبصورت ائی لینڈ اس کے نام کر چکا ہے۔

وہ اس آئی لینڈ کو بہت سال پہلے دیکھ کر گیا تھا اور اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اس پر اپنی بیوی کا نام لکھوائے گا اور یہاں تو اس نے یہ پورا آئی لینڈ اس کے نام کر دیا تھا اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیے وہ اسے اس جگہ کی خوبصورتی دکھا رہا تھا۔

ویسے آپ مجھے میرے نام کا ستارہ کب دکھا رہے ہیں اسے اتنا خوش دیکھ کر اس کے ساتھ ساتھ قدم بڑھاتے شرارت سے بولی تھی۔

اس کے لئے تو تمہیں میرے ساتھ آسمان پر چلنا ہوگا۔اسے اپنے قریب کرتے ہوئے وہ بھی اسی کے انداز میں بولا۔
اور آسمان میں تو میرے خیال میں ہم کبھی بھی نہیں جاسکتے۔مطلب میرا استارہ ویسٹ ہو جائے گا وہ دکھی ہوئی تھی۔
ہر گز نہیں وہ میں تمہیں رات چاند کی چاندنی میں دکھاؤں گا۔وہ اپنی شیپ پر موجود ٹیلی سکوپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا مطلب وہ ہر چیز کا انتظام کر کے آیا تھا اس کو دیکھتے ہوئے وہ صرف مسکرا ہی پائی تھی کیونکہ اس کی محبتوں کا مقابلہ کرنا تو شاید اس کے بس میں ہی نہیں تھا۔

صحیح کہتا تھا وہ شخص جتنا پیار دیشم سے خداش کاظمی کرتا تھا اتنا کوئی نہیں کر سکتا تھا اس کی محبت اک جنون تھی جو ہر دن کے ساتھ بڑھتی چلی جارہی تھی۔

آپ سے ایک بات کہوں۔۔۔اس کے تحفظ بھرے حصار کے ساتھ وہ شیپ سے اترتے ہوئے اس کے گرد اپنی باہیں پھیلا چکی تھی۔

آئی لو یو مور اینڈ مور۔۔۔تمہارا آئی لو یو میری محبت کا مقابلہ نہیں کر سکتا اسی لئے اپنی باتوں سے نہیں بلکہ اپنے انداز سے اپنی محبت کا اظہار کرو۔

وہ اس کی بات سمجھ کر کہنے لگا جب کہ وہ منہ کھولے اسے دیکھنے لگی تھی اسے کیسے پتہ تھا کہ وہ یہ بولنے والی تھی۔
میں یہ نہیں بولنے والی تھی میں تو یہ کہنے والی تھی یہ ائی لینڈ بہت خوبصورت ہے۔ہم اپنے بچوں کو بھی یہاں لے کر آئیں گے۔وہ اپنی بات بدل گئی جب کہ خداش حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا تھا اس کا شاکڈ انداز دیکھ کر وہ ہنس دی تھی زندگی کے کسی موقع پر تو اس نے بھی اسے جھٹکا دیا تھا۔

کیا۔۔۔۔دیشم۔۔۔۔میں۔۔۔۔

ہاں آپ بابا بننے والے ہیں اور میں ماماتو مسکراتے ہوئے اس کا چہرہ تھام کر بولی تو اس نے اگلے ہی لمحے اس سے خود میں بھینچ لیا۔

مجھے یقین نہیں آرہا ہوں میں باپ بننے والا ہوں۔میرے بچے دنیا میں آنے والے ہیں او مائی گاڈ دیشم آئی لو یو۔آئی لو یو سو مچ۔وہ بہت خوش تھا بے حد خوش اسے اپنے ساتھ لگائے کھل کر اس سے اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا جب کہ دیشم اس کے جذبات کو سمجھتے ہوئے اس کے سینے پر سر رکھے اس کی فیوچر پلاننگ سن رہی تھی

OOOOOO

چھ ماہ بعد

عمایہ نے ایک صحت مند بیٹے کو جنم دیا تھا جو بالکل اس کی طرح بے حد خوبصورت تھا اس کی نیلی آنکھیں بالکل اپنے باپ پر تھیں۔اس کا کیس بہت نارمل تھا۔ذریام نے اس کے پریگنینسی کے دنوں میں اس کا بہت زیادہ خیال رکھا تھا ایک پل کو بھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیا تھا۔

اور پھر ریدم نے بھی اسے کوئی کام نہیں کرنے دیا تھا آہستہ آہستہ وہ بھی اپنے گھر کی ذمہ داریوں کو سمجھ چکی تھی تانیہ کے جانے کے بعد تو اس نے خود ہی آہستہ آہستہ ہر چیز کو سمجھنا شروع کر دیا تھا اسے اپنی ذمہ داری کا بھرپور احساس تھا

اس کے ہوتے ہوئے عمایہ تو بالکل آزاد ہی ہو گئی تھی۔اس نے عمایہ کو بستر سے نیچے پیر بھی نہ رکھنے دیا تھااور اس وقت سب سے پہلے بے بی کو اٹھایا بھی اسی نے تھا۔

ڈارلنگ ہمیں جلدی سے جلدی اپنی بیٹی کو اس دنیا میں لانا پڑے گا کہ یہ بہت خوبصورت ہے اگر اس پر لڑکیاں فدا ہو گئی تو۔۔۔۔۔؟ تمہیں تو احساس ہی نہیں ہے اپنے ہونے والے داماد کا شائزم اس کے پیچھے کھڑے بول رہا تھا اس نے گھور کر اسے دیکھا تھا چند دن پہلے دادا جان نے کہا تھا کہ زریام کی پہلی اولاد شائزم کی پہلی اولاد کے نام کی جائے گی وہ سرسری سی ایک بات تھی لیکن شائزم اس چیز کو لے کر کافی سیریس تھا۔

دیکھو اس نے سات ماہ بعد آنا ہے تو سات ماہ بعد آئے گی اسی لیے میرا دماغ خراب کرنے کی ضرورت نہیں ہے فی الحال مجھے بچے کو پیار کرنے دو۔ وہ اسے پیچھے کرتے ہوئے بولی دو مہینے پہلے اسے بھی ماں بننے کی انوکھی خوشخبری ملی تھی۔

جیسے لے کر وہ بہت الگ محسوس کر رہی تھی لیکن یہ احساس سب سے خوبصورت تھا۔

OOOOOOOO

زریام نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے اسے مبارکباد دی تھی۔ان کا بچہ بالکل ٹھیک اس دنیا میں آ چکا تھا جو اللہ پاک کی کرم نوازی تھی ورنہ وہ تو بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی لیکن ڈاکٹر نے اسے اچھی امید دلوائی تھی۔

شکریہ میری جان مجھے اتنا خوبصورت تحفہ دینے کے لیے وہ اس کے ہاتھ تھامے ہوئے بے حد محبت سے بول رہا تھا جب کہ وہ تو بس اپنے رب شکر ادا کر رہی تھی

جس نے اس کا دامن خوشیوں سے بھر دیا تھا

ooooooo

بچے کا نام ابھی سوچا جا رہا تھا۔ جو کہ بچے کے ماموں نے رکھنا تھا۔ اس کی سزا دو ماہ پہلے ہی مکمل ہو چکی تھی۔ وہ جیل میں بہت اچھے طریقے سے رہا تھا حسن اخلاق کی وجہ سے جلد ہی سزا کم کر کے آزاد کر دیا گیا جو اس کے لئے کافی خوشی کی بات تھی اس وقت وہ ذریام کی کمپنی میں مینیجر کی پوسٹ سنبھالے ہوئے تھا۔

یار نام تو بہت سارے آ رہے ہیں میرے ذہن میں لیکن نام کو ایسا ہونا چاہئے جو دنیا کو بتا دے کہ یہ ذریام شاہ کا بیٹا ہے۔ اس سوچتے ہوئے بولا تھا۔

بابا شامی نام رکھتے ہیں۔۔۔ اس کے گود میں بیٹھی ہانی نے کافی سوچ بچار کے بعد نام دیا تھا۔

ہاں ضروری تو گھر کا نام تھا نہ وہ تو شامی ہی رکھ لیں گے میری بیٹی بڑا نام تو بتا ہی نہیں سکتی ایک نام تو پکا ہو گیا اب اسکول والا نام سوچتے ہیں۔ وہ ایک بار پھر سے سوچ میں مصروف ہو گیا

2 ماہ پہلے جب وہ جیل سے چھوٹ کر واپس آیا تو ذریام کے کہنے کے فوراً بعد اس نے اپنا رشتہ جنت کے لئے بھیج دیا تھا جنت اسے ہمیشہ سے ہی پسند تھی اور جنت سے کہیں زیادہ وہ ہانی کے قریب تھا جب اس نے اپنا رشتہ مانگا تو جنت نے فوراً انکار کر دیا تھا

کیوں کہ اسے لگتا تھا کہ باقر اس کے ہاتھوں مارا گیا اسی لیے وہ اس پر ترس کھا کر یا اپنی غلطی کا کفارہ ادا کرنے کے لیے سے شادی کرنا چاہتا ہے۔

لیکن ایسا کچھ بھی نہیں تھا اس نے بہت واضح الفاظ میں جنت سے کہا تھا کہ وہ یہ شادی ہانی کے لئے کرنا چاہتا ہے اس لیے نہیں کیونکہ ان کو باپ کی ضرورت ہے بلکہ اس لیے کیونکہ اسے ہانی کی ضرورت ہے

وہ ہانی کو بے پناہ چاہتا ہے اور اس کو اپنی بیٹی بنانا چاہتا ہے جنت نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ اس شخص سے شادی کرے گی جو اس کے ساتھ اس کی بیٹی کو بھی قبول کرے گا۔

جنت کے پاس کوئی بہانہ باقی نہ رہا تھا۔چار دن کے اندر ہی اس کا نکاح کر دیا گیا۔پندرہ دن تک ان کا نکاح کر رہا تھا ۔جس میں ارحم نے نہ صرف اسے عزت دی تھی بلکہ اسے بتایا تھا کہ بیوی اس کی نگاہوں میں کیا ہے۔

وہ باقر سے الگ تھا دادا جان کا کہنا تھا کہ اگر وہ اس نکاح کو چھ ماہ تک رکھنا چاہتے ہیں تو بھی انہیں کوئی اعتراض نہیں وہ جنت کی خوشی چاہتے ہیں اور۔جنت نے محض پندرہ دن میں ہی اس کے حق میں فیصلہ سنا دیا تھا۔

وہ ہر لحاظ سے باقر سے بہتر تھا اس نے اسے پچھلے دو مہینوں میں ایک بہترین شوہر پایا تھا۔لیکن شوہر سے کہیں زیادہ وہ ایک اچھا باپ تھا۔

اس نے جنت سے یہ بھی کہا تھا کہ اگر وہ مزید اولاد نہیں چاہتی تو وہ اس چیز کے لیے کبھی اسے فورس نہیں کرے گا بلکہ وہ ہانی کے ساتھ ہی ایک بہترین زندگی گزار سکتا ہے۔

ہانی اسے بابا کہہ کر اسے باپ ہونے کا احساس دلا سکتی ہے اور اس کے علاوہ اسے اور کچھ بھی نہیں چاہیے۔لیکن وہ شخص جو اس کے لیے اتنا کچھ کر رہا تھا اس کے ساتھ اس طرح کی ناانصافی کیسے ہونے دے سکتی تھی

اسے یقین تھا جب اس کے اپنے بچے ہوں گے تب بھی وہ سب سے زیادہ پیار ہانی سے ہی کرے گا وہ جنت سے زیادہ ہانی کو چاہتا تھا۔

ہانی اس کے لئے اس کی زندگی تھی گھر آتے ہی سب سے پہلے وہ ہانی کا چہرہ دیکھتا تھا یہاں تک کہ وہ جنت کو کتنی دفعہ کہہ چکا تھا کہ ہانی کو کہا کرو کہ مجھے جگایا کرے تم بھی صبح مجھے اپنی شکل مت دکھایا کرو۔

میں سب سے پہلے اپنی بیٹی کی شکل دیکھتا ہوں تو میرا دن اچھا گزرتا ہے اور تمہاری شکل دیکھتا ہوں تو کہیں نہ کہیں سے ڈانٹ کھانے پڑتی ہے کبھی عمایہ سے بھی بابا سے اور کبھی کبھی تو تمہاری شکل دیکھ کر جاتا ہوں تو میری بیٹی بھی مجھ سے خفا ہوتی ہے۔

شروع میں تو جنت کو اس کی یہ بات اچھی نہیں لگی تھی لیکن اب وہ سمجھ گئی تھی کہ ارحم کی زندگی میں سب کچھ ہانی کے بعد ہی آتا ہے۔

اس وقت وہ ہسپتال کے باہر ڈیکس پر بیٹھے گوگل پر اچھے اچھے ناموں کی ریسرچ کر رہے تھے اس کی بیٹی نے اس کا گھر کا نام بتا کر اسے بالکل ٹینشن فری کر دیا تھا اب تو صرف اسکول کا نام ہی سوچنا تھا جو مشکل ہرگز نہیں تھا بقول ہانی اور اس کے باپ کے

ooooooo

پانچ سال بعد

شامی (شامق) بہن کو بالکل تنگ نہیں کرنا اگر روئی نہ تو بہت مار کھاؤ گے۔ گول مٹول سا پانچ سال کا بچہ اپنی نیلی آنکھوں سے اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھ پیر دیکھ کر خوش ہو رہا تھا جب پیچھے سے عمایا کی آواز سنائی دی۔

ماما میری بہن کتنی پیاری ہے۔ میں اس کو ولی (سجاول) کے ساتھ کھیلنے نہیں دوں گا۔ اسے کمرے سے باہر چار سالہ ولی جھانکتے نظر آ گیا تھا

کیوں نہیں کھیلنے دو گے وہ اس کی بہن ہے۔ وہ بھی اس کے ساتھ کھیلے گا۔ وہ الماری میں سارے کپڑے سیٹ کرتے ہوئے اسے دیکھ کر جواب دیتی کمرے سے نکل گئی تھی لیکن جانے سے پہلے اسے تاکید کرنا نہیں بولی تھی کہ شنایا رونی نہیں چاہیے۔

تم نے تائی امی سے کیوں بولا کہ میں شنایا کے ساتھ کھیل نہیں سکتا وہ غصے سے کمرے میں داخل ہوتا اس کے سر پر سوار ہوا تھا۔

یہ میری بہنا ہے تمہارے ساتھ نہیں کھیلے گی۔ شامی کا جواب بڑا ہی زوردار ثابت ہوا تھا۔

اگر یہ صرف تمہاری بہن ہے تو تائی امی نے کیوں کہا کہ یہ میری بھی بہن ہے ولی کسی طرح ھارنے کے موڈ میں نہیں تھا۔

نہیں یہ صرف میری بہن ہے اگر یہ تمہارے بہن ہوتی تو تمہارے ماما بابا کے ساتھ سوتی لیکن یہ تو میرے ماما بابا کے ساتھ سوتی ہے۔ تو یہ کس کی بہن ہو گی۔۔۔۔؟ میری۔۔

وہ خود ہی سوال کرتا ہوں خود ہی جواب دے چکا تھا جبکہ ولی کو اس کا جواب ٹھیک لگا تھا وہ مایوس ہو کر کمرے سے نکل گیا

OOOOOOO

نہیں نہیں نہیں میں کھانا نہیں کھاؤں گا پہلے مجھے بہن لا کر دو۔ ریدم تقریباً زبردستی اس کے منہ میں کھانا ٹھوس رہی تھی لیکن وہ ایک ہی ضد پکڑ کر بیٹھا تھا یہ آج کل سے نہیں بلکہ پورے ایک ہفتے سے ہو رہا تھا۔

وہ کسی بھی طرح سے اس کی بات ماننے کو تیار نہیں تھا ایک ہی ضد پکڑ کر بیٹھا تھا کہ اسے اس کی بہن چاہیے وہ شامی کی بہن سے نہیں کھیلے گا۔

ارے بھائی صبر کر اجائے گی تیری بہن۔۔۔۔۔۔"تم اس کی پیدائش میں بہت خوش ہو رہی تھی نہ اس کی جگہ اگر میری بیٹی آئی ہوتی نہ دنیا میں تو اتنا تنگ نہیں کر رہی ہوتی شائزم اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے ریدم سے بولا تھا جو اسے گھور کر رہ گئی۔

خبردار جو میرے بیٹے کی پیدائش پر کچھ الٹا سیدھا بولا یہ تو اللہ کی دین تھی بیٹی کی جگہ بیٹا آ گیا لیکن۔۔۔۔

۔اب تو بیٹی لانی پڑے گی۔۔۔ شائز نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس کے بیٹے کی ضد کافی زور پکڑ رہی تھی۔جب کہ ریدم ابھی تک اپنے بیٹے کے بڑے ہونے کا انتظار کر رہی تھی

بیٹا ہم لا دیں گے آپ کی بہن آپ کو پلیز اب کھانا تو کھالو۔وہ بڑے ہی پیار اسے اپنے ساتھ لگاتے سمجھاتے ہوئے بولی تھی لیکن وہ تو سمجھنے کو تیار ہی نہ تھا اسے اس کی بہن چاہیے تھی اور ہر قیمت پر چاہیے تھی۔

ایسے نہیں پہلے وعدہ کرو۔وہ اپنا ہاتھ اس کے سامنے کرتے ہوئے بولا تو تھک ہار کر ریدم کو اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھنا پڑا۔باپ پر نہ سہی لیکن اسے اپنی ماں پر پورا یقین تھا کہ وہ اپنا کیا ہوا پرومس نبھاتی ہے

○○○○○○○

مجھے ایک ضروری کیس کروانا ہے۔وہ سامنے والی کرسی پر بیٹھی مسز خداش کاظمی سے بولا تھا۔

جو ہسبنڈ وائف کے کیسز میں کافی ماہر وکیل مانی جاتی تھی۔اسے وکالت میں قدم رکھے ابھی دو سال بھی بمشکل ہی ہوئے تھے لیکن پھر بھی وہ ان سب چیزوں میں ماہر ہوتی جا رہی تھی۔

جی بولیں کیا مسئلہ ہے میں آپ کی کیا مدد کر سکتی ہوں اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے وہ اپنا کام چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

میری بیوی بہت بری ہے مجھ سے پیار نہیں کرتی ہر وقت کام کام کام کام ابھی میں کل سے اسے کہہ رہا ہوں کہ ہم نے ڈنر پر باہر جانا ہے لیکن اس کا کام ختم ہی نہیں ہو رہا اب میں پچھلے پندرہ منٹ سے باہر ہارن بجا بجا کر اس کو آنے کا کہہ رہا ہوں لیکن محترمہ نخرے کر رہی ہے۔

وکیل صاحبہ مجھے انصاف چاہیے۔کوئی تو حل نکالے آخر یہ سب کچھ کب تک چلے گا اس کے دو کارٹون گاڑی میں بیٹھے میرا دماغ کھا رہے تھے میں مجبور ہو کر یہاں آپ کے پاس اپنا دکھ رونے آیا ہوں۔

کیا مطلب آپ نے ان دونوں کو اپنی گاڑی میں رکھا ہے ابھی گاڑی کا کچومر نکال دیں گے پھر آپ کہیں گے کہ میں ان کو سکھاتی نہیں ہوں۔وہ جلدی سے اٹھ کر باہر بھاگ گئی تھی خداش بھی اس کا موبائل اور چند ضروری چیزیں اٹھاتا باہر آگیا تھا کیونکہ اب اس کا اسے اندر بھیجنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

اب وہ اسے اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ پلے لینڈ لے کر جانے والا تھا جہاں کا وعدہ بھی تھا۔

ماما آگئی ماما آگئی۔وہاج گاڑی کے سٹیر نگ کے ساتھ چمٹا ہوا بول رہا تھا جبکہ دوسری سائیڈ پر اس کا شانت شاہاج پیارا سا بیٹا خاموشی سے اپنے بابا کی موبائل پر گیم کھیل رہا تھا۔

ان دونوں میں گیارہ مہینوں کا فرق تھا۔لیکن مزاج میں تو زمین اور آسمان تھے۔

یہ کیا کر رہے ہو آپ وہاج اترو نیچے وہ گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کر اسے سٹیر نگ سے الگ کر رہی تھی جو کہ پورا چوکلیٹ سے بھرا ہوا تھا۔

ماما بابا نے جوتے۔۔۔۔وہ ادھوری بات کرتا اسے اپنے پیروں کی طرف متوجہ کر رہا تھا یقیناً ان کو یہاں تیار کر کے لانے والا اس کا شوہر ہی تھا۔

وہ اسکول سے سیدھا اپنے گھر لے کر گیا تھا اور انہیں جیسے تیسے تیار کر کے یہاں آیا تھا وہ اس کے پیروں کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگی تھی کیونکہ لیفٹ سائیڈ کا جوتا رائٹ میں اور رائٹ کا لیفٹ میں تھا۔

بابا کو کچھ نہیں آتا۔مکمل طور پر موبائل کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بھی شاہاج کا ذہن اسی کی طرف تھا اس نے اپنے باپ کی شان میں قصیدہ پڑھا تھا۔

ہاں تجھے تو بہت آتا ہے نا تو ہی پہنا دیتا وہ گاڑی کی چابی دیشم کی طرف پھینکتا خود اس کی سائیڈ پر آ کر بیٹھا تھا۔ مطلب خداش یہ بھی چاہتا تھا کہ وہ خود ڈرائیو کرے۔

بیگم ہم آپ کا زیادہ انتظار نہیں کر سکتے وہ جو بڑی مشکل سے اپنے چھوٹے بیٹے کے جوتے سیدھے کرنے کے بعد اس کے ہاتھ دلوار ہی تھی اسے پیچھے سے آواز سنائی دی تھی۔

جس پر وہ فوراً وہاج کو بیٹھا کر گاڑی اسٹارٹ کر چکی تھی۔

ooooooo

یشام یار اتنا پریشان کیوں ہو رہا ہے بچے سب کو ہوتے ہیں اور ڈاکٹر نے کہہ تو دیا ہے کہ۔یہ۔کیس بالکل نارمل ہے تو بے کار میں اتنا پریشان ہو رہا ہے۔

میرا دماغ خراب مت کر وہ بہت پریشان تھی۔پتا نہیں وہ اندر کس حالت میں ہو گی تو جا یہاں سے وہ اسے گھورتے ہوئے بولا تھا جبکہ اس کی پریشانی کو سمجھتے ہوئے صیام نے پھر سے اپنا منہ بند کر لیا تھا۔

تھوڑی دیر میں انہیں اندر سے بچے کے رونے کی آواز سنائی دی تھی۔

لگتا ہے بے بی دنیا میں آ گیا صیام کافی دیر کے بعد بولا تھا اور وہ جو کب سے آپریشن تھیٹر کے دروازے سے کسی کے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا

کانگر یچولیشن بیٹی ہوئی ہے۔آپ کی مسز بالکل ٹھیک ہیں تھوڑی دیر میں روم میں شفیٹ کر دیا جائے گا تب آپ ان سے مل سکتے ہیں تب تک اپنی بچی سنبھالے۔نرس نے سرخ کلر کے خوبصورت کمبل میں ایک چھوٹا ساوجود اس کو پکڑ یا تھا۔

سیم پکڑ نا گر جائے گی۔وہ بوکھلائے انداز میں بولا تھا

پاگل ہو گیا ہے کیا کچھ نہیں ہوتا تو اس کو گرائے گا تھوڑی بس آرام سے پکڑ کر سر کے نیچے ہاتھ رکھ اور اس طرح سے اپنے ساتھ لگالے وہ بہت سمجھداری سے اسے بتا رہا تھا

جب کہ یشام بے یقینی سے اس کا نازک ساچہرہ دیکھ رہا تھا

نہیں تو پکڑا سے گر جائے گی اس نے فورا بچی اس کے حوالے کر دی تھی۔

یار کیا ہو گیا ہے باپ بن گیا ہے بالکل بچوں جیسی حرکتیں کر رہا ہے یہاں بیٹھ میں تیری گود میں رکھتا ہوں اسے حسرت بھری نگاہوں سے اپنی بچی کی جانب دیکھتے ہوئے پاکر وہ بڑے پیار سے سمجھاتے ہوئے بولا تھا جب کہ وہ فورا اس کی بات مان گیا تھا شاید وہ خود بھی اسے اپنی گود میں لینا چاہتا تھا۔

اب یہ تیری گودی میں جائے گی۔صیام بڑے ہی پیار سے اسے اس کی گود میں رکھتے ہوئے بولا

جب کہ وہ ایک ہاتھ سے اسے تھامے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کی ملائم سے گالوں کو چھو رہا تھا۔

صیام نے اس منظر کو اپنے موبائل میں قید کیا تھا۔اور اگلے ہی لمحے دیدم کو سنیڈ بھی کر دیا تھا۔

جو اپنے دوسرے بچے کی پیدائش کی وجہ سے آج ان کے ساتھ نہیں تھی۔ ورنہ اسے بھی یہیں پر ہونا تھا تقریباً دو سال سے دادا جان کا لندن کا سارا بزنس یشام ہی سنبھال رہا تھا جبکہ پاکستان کی ساری ذمہ داری خداش نے اپنے کندھوں پر لے لی تھی۔

دادا جان اسے خود سے دور نہیں بھیجنا چاہتے تھے لیکن نئی کمپنی کھولنے کی وجہ سے وہ تقریباً دو سال سے یہیں پر ہی تھے۔ اور یہیں پر ہی اس نے اپنی فیملی کو بڑھانے کے بارے میں سوچا تھا جب تک حرم کی پڑھائی مکمل نہ ہو جائے وہ اس پر کسی طرح کا کوئی بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔

اور اب شادی کے پانچ سال بعد یہ ننھی سی پری اس کی گود میں تھی جسے دیکھتے ہوئے ہی اسے عجیب سے گھبراہٹ ہو رہی تھی۔ وہ سب سے زیادہ حرم کو چاہتا تھا لیکن اب نہ جانے اسے کیوں لگ رہا تھا کہ یہ محبت حرم کی محبت پر حاوی ہونے والی ہے۔

حرم کو روم میں شفٹ کر دیا گیا ہے اور محترمہ آپ کو یاد کر رہی ہیں جلدی چلے ورنہ ہسپتال میں شور مچائے گی وہ۔ صیام نے فوراً ہی نرس کا پیغام اس تک پہنچایا تھا اور وہ اگلے ہی لمحے بچی اس کے حوالے کرتا بھاگا تھا

لیکن پھر اچانک مڑ کر آیا اور اس کے چہرے کو تھام کر دیکھتے ہوئے اس کے پورے چہرے کو چوم ڈالا وہ بھی اس کے پیار کو کافی انجوائے کر رہی تھی

OOOOOO

یشام اس کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا تھا جب کہ حرم نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولتے ہوئے اسے ڈھونڈنا چاہا تھا۔

وہ باہر ہے صیام کے پاس اس کی تلاش کو دیکھتے ہوئے وہ مسکرا کر بولا تھا

کیسی دکھتی ہے میری طرح یا آپ کی طرح وہ ایکسائٹڈ ہو رہی تھی

تمہاری طرح۔۔۔۔وہ خوش ہوتے ہوئے بتانے لگا لیکن شاید حرم کو اس کا جواب پسند نہیں آیا تھا۔وہ تو بھول ہی گیا تھا کہ اگر وہ حرم کی طرح دکھتی ہوئی تو ممکن تھا کہ یشام حرم سے زیادہ اس سے پیار کرنے لگے۔

میرا مطلب ہے زیادہ میری طرح لگتی ہے تھوڑی سی تم سے بھی ملتی ہے وہ فوراً بات بدل گیا

ہاں پھر ٹھیک ہے ویسے وہ چھوٹی ہے تو مجھ سے زیادہ پیاری ہو گی نا لیکن آپ زیادہ پیار مجھ سے کرنا ٹھیک ہے۔۔۔۔؟

بلکہ آپ مجھے پیار دینا میں اسے دوں گی وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تھی جب کہ وہ اس کے ماتھے پر پیار کرتا اسے اپنے ساتھ لگا چکا تھا۔

وہ ابھی صرف دنیا میں آئی تھی تو حرم کو اپنی محبت کا ڈر لگ گیا تھا جب کہ وہ تو ابھی سے ہی اپنا دل اُس کے ساتھ جوڑ کر چکا تھا۔

میں پوری کوشش کروں گا کہ میں تم دونوں کو برابر پیار دے سکوں۔اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے وہ بار بار باہر دیکھ رہا تھا۔جہاں سے صیام اسے اپنے ساتھ لگائے پتہ نہیں کون سی کہانیوں میں مصروف تھا

زندگی اتنی حسین ہو جائے گی کہاں انہوں نے سوچا تھا لیکن بے شک وہ پاک ذات بہتر نہیں بہترین نواز نے والی ہے ۔مشکل سے مشکل وقت گزر جاتا ہے کیونکہ وقت کو روکنے کی عادت نہیں ہوتی اور پھر خوشیاں اور چاہتیں ہماری منتظر رہتی ہیں۔

○○○○○○○○

الحمدللہ ختم